الله الذي خلق كل شيء وهو بكل شيء عليم

توفیق سلسلہ بیتال مجموعہ گوناگون تشکیل کتاب مستطاب بدائع مصنوعات کمترین قدرت خالق عز اسمہ مسمی بہ

[illegible]

حسب فرمائش لالہ بہاری لال صاحب تاجر کتب بعد حفظ حق تالیف بار اول ماہ مارچ سنہ ۱۸۹۲ عیسوی

در بلدہ عظیم آباد پٹنہ
در مطبع احمدی واقع شہر طبع شد

قدرت مبدع العجائب کا اظہار
عجائب المخلوقات اردو کا اشتہار

پہلے آیۂ کریمہ فتبارک اللہ احسن الخالقین ورد زبان ہے پھر ذات اشیٔ عجیب کا بیان ہے مشتریان عجائب
بشارت ہو شائقین ہمت بلند کو مسرت ہو کہ موالید ثلاثہ میں جو چیزیں عجیب الصورت ہیں یعنی نباتات و جماد
حیوانات میں جو شکلیں غریب الخلقت ہیں اس کتاب میں انکا حال بہ تفصیل تمام ہے عجائب المخلوقات اسکا نام ہے
پیشتر کتاب ایسی کمیاب تھی کہ پڑھنے کو کیا دیکھنے کو بھی میسر نہیں آتی تھی اول [illegible] فارسی زبان میں طبع ہوئی بعد
خدا بخش خانصاحب نے جناب مجمع الکمالات آیت تبتل حضرت رب المشرقین مولوی امجد حسین صاحب شاگرد رشید
باعمل فاضل اجل حضرت مولانا محمد نذیر علی صاحب لکھنوی دام فیوضہ سے اردو زبان میں ترجمہ کرا کے
کی جو کہ چند ہی روز میں بڑی قدر کے ساتھ فروخت ہو گئی اوسکے بعد ماو ہوام صاحب کاغذی نے ۱۸۶۶ع میں خانجہ
موصوف سے حق تالیف اس کتاب کا حاصل کر کے مطبع ثمر ہند لکھنؤ میں چھپوایا جب وہ بھی سب فروخت ہو گئی
تو پھر شائقین کو دکان دکان تلاش کرنے کی تکلیف اوٹھانی پڑی لہذا ناز مند نے زو ماوہو رام سے حق تالیف

اس کتاب کا بتاریخ ۲۹ ماہ جو
تین روپیہ آٹھ آنہ قیمت کتاب و محصول
بلا تامل روانہ کیجائیگی والا بعد

مطبوعہ ... پریس لکھنؤ
بہاری لال ساکن لکھنؤ شاہ گنج

کیا اوسکا چروا ہے نے پس کہا اوسی چروا ہے سے بھیڑیے نے کون مالک ہوگا اوس گلہ کا جبکہ ن میسر ہوگا کہ کوئی
چروا ہا انکا نہوگا سوا میرے یعنی شہر ویران ہوگا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سچا جانا مین نے اوسکے قول
کو اور ابوبکر اور عمر نے یعنی تصدیق میری بعینہ اونکی تصدیق ہے خلاصہ کلام معنی غریب کے نزدیک حکما کے تین قسم ہین ہرایک کا
جدا جدا نام ہے اول آثار نفسانی اگر اوسکو خیر مین صرف کرے تو معجزہ انبیاے علیہم السلام ہے اور کرامات اولیا رحمہم اللہ
ہے اور اگر شر مین صرف کرے تو سحر ہے دوم آثار اجرام سماوی و عنصری مخصوص ساتھ شکل اور وقت کے اور اوسکو طلسم
کہتے ہین سوم آثار اجسام ارض جیسے کھینچنا مقناطیس کا لوہے کو اوسکو خواص کہتے ہین یہ قول کلی امور غریبہ ہین
کتاب مین جزئیات ہرایک کے جدا جدا مذکور ہونگے انشاء اللہ تعالی **مقدمہ چوتھا موجودات کی تقسیم مین**
جو موجود سوا واجب الوجود کے ہے مخلوق واجب الوجود کا ہے ذرہ ذرہ مین عجائب اور غرائب بے شمار ہین ہر شخص بمقدار
فہم کے ادراک کرتا ہے ذکر اوسکا مجملاً کیا جاتا ہے کہ موجودات کی دو قسم ہین ایک قسم وہ ہے کہ ادراک اوسکا خارج ہے حد
بشر سے فرمایا اللہ تعالی نے ویخلق مالا تعلمون یعنی پیدا کی گئی ہین چیزین کہ تم نہین جانتے ہو اون مین کلام کرنا ممکن
نہین اور دوسری قسم وہ ہے کہ مجملاً اوسکو جانتے ہین لیکن تفصیل پر اوسکے واقف نہین ہین وہ دو حال سے خالی نہین
ہے یا مرئی ہے یا غیر مرئی جو غیر مرئی ہے جیسے عرش کرسی ملائکہ جن شیاطین پس مجال فکر اوسمین تنگ ہے کلام
اوسمین نہین کرسکتے مگر اوسیقدر کہ بہ نصوص و اخبار ظاہر ہوا ہے اور جو مرئی ہے جیسے آسمان ستارہ شمس
و قمر اور دورہ اونکا اور اختلاف حرکات اونکا اور زمین جو زمین پر ہے جیسے پہاڑ جنگل دریا کان نباتات حیوانات
اور جو دریا کے اندر ہے اور جو درمیان آسمان زمین کے ہے جیسے ہوا ابر باران برق رعد صاعقہ شہب پس ان مین مجال
کلام کی ہے ہرایک کا حال بجاے خود کتاب مین مذکور اکثر آویگا انشاء اللہ تعالی یہ سب اجناس عجائب کے ہین کہ جو اس
کتاب مین مذکور ہین ہر جنس متنوع ہے اوپر چند انواع کے اور ہر نوع منقسم ہے اوپر چند اصناف کے اور شہب
اوسکے حصر سے خارج ہین یہ سب اوسکی وحدانیت پر ایک برہان قاطع قائم ہین شعر ولله فی کل تحریکة
وتسکینة ابدًا شاهدًا + وکل شیء له آیة تدل علی انه واحد ++

فہرست مقالہ اول کتاب عجائب المخلوقات اردو

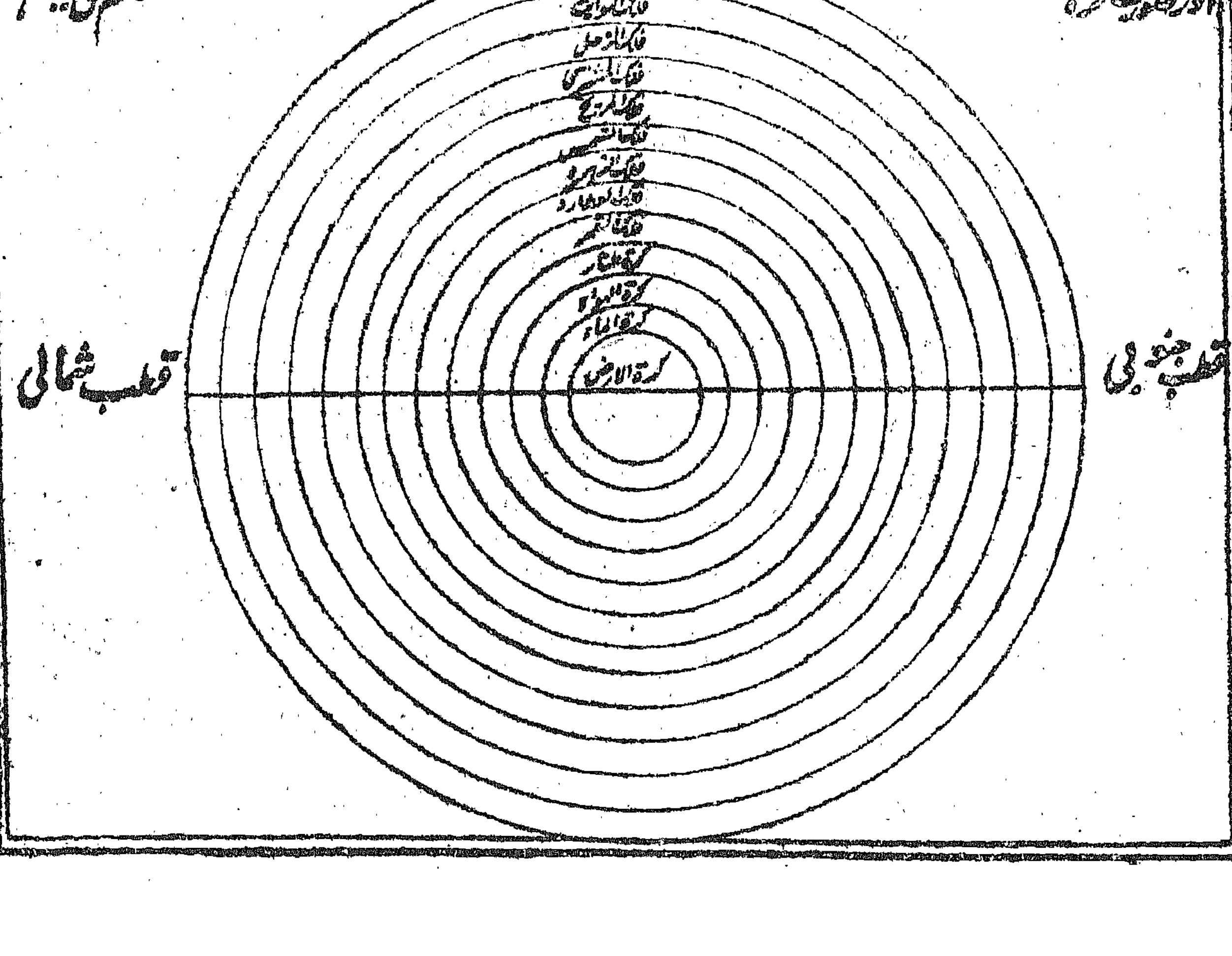
تمام شد

فہرست مقالہ دوم کتاب عجائب المخلوقات اردو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقالہ اول علویات کے بیان مین اور اسمین تیرہ نظرین ہین **نظر اول** آسمان کی حقیقت اور اوسکی شکلون اور وضعون اور حرکتون کے بیان مین علی سبیل الاجمال حکما قائل ہین کہ آسمان جسم بسیط گول بصورت کرے کے متحرک ہے اپنے مرکز پر کرۂ قابل ہے اوسکو نہ بھاری ہی نہ ہلکا گرم ہے نہ سرد تر ہے نہ خشک نہ ٹوٹ سکتا ہی نہ جوڑ سکتا ہی اور ہر ایک مقدمہ پر دلیلین بھی لکھی ہین مگر اس کتاب مین وہ متروک ہین اور جملہ آسمان بموجب قول تحقیق کے نو ہین ایک دوسرے کو محیط جیسے پیاز کے چھلکے تلے اوپر ہوتے ہین بحساب تحتانی اوپر کا سطح ہر ایک کا کہ مسمی بمحدب ہے دوسرے آسمان کے نیچے کے سطح سے کہ مسمی بمقعر ہے ملا ہوا ہے سات آسمان اونمین سے ایسے ہین کہ اونپر ایک ایک ستارہ سیارہ ہے اور ہر ایک اپنے ستارے کے نام سے مشہور ہے پہلا فلک قمر کہ عناصر کو محیط ہے دوسرا فلک عطارد تیسرا فلک زہرہ چوتھا فلک شمس پانچوان فلک مریخ چھٹا فلک مشتری ساتوان فلک زحل اور آٹھوین پر کواکب ثابتہ بیشمار ہین اسوجہ سے مشتہر بفلک ثوابت ہی ستارے ان آسمانون مین ایسے جڑے ہین کہ جیسے نگینہ انگوٹھی مین گر نگینہ وار پار نہین ہوتا ہی اور ستارے وار پار ہین اور نوین پر کوئی کوکب نہین مثل اطلس کے سادہ ہی اور سبکو محیط ہے اور سب سے بڑا اسی سبب سے مشہور بفلک اطلس و فلک اعظم و فلک الافلاک ہے یہ سب افلاک کلی ہین ان سبکو مع عناصر اربعہ کے کرۂ عالم کہتے ہین ہر ایک ان افلاک تسعہ سے مشتمل ہے مرکز عالم پر اور مرکز بھی ہر ایک کا مرکز کرۂ عالم کا ہے

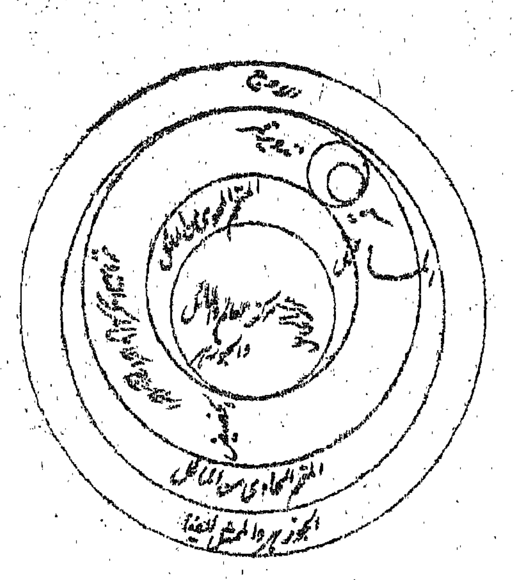
اور صورت کرۂ عالم کی یہ ہے



ہر فلک سیارہ مشتمل ہی اوپر اور افلاک کے جیسے تداویر اور خارج المرکز اور سوا سے اسکے کہ بیان انکا آگے آویگا اور انھین کو فلک
جزئیہ کہتے ہین انھین سے بھی بعض کا مرکز مرکز عالم ہی اور مشتمل ہین مرکز عالم پر جیسے فلک مائل اور بعض انھین سے
مشتمل ہین مرکز عالم پر لیکن مرکز اونکا مرکز عالم نہین ہی جیسے افلاک خارج المرکز اور بعض نہ مشتمل ہین مرکز عالم پر اور
نہ مرکز اونکا مرکز عالم ہی جیسے تداویر ہر ایک فلک اپنے اپنے مکان خاص مین اپنے جسم سے متحرک ہی نہ ایک کنارہ ٹھہرتا ہی
نہ ایک نقطہ اپنی جگہ سے ہٹتا ہی فلک اعظم کی حرکت مشرق سے مغرب کی طرف ہی اور افلاک باقیہ کی بالعکس اور جملہ حرکات کہ عالم
مین موجود ہین حسب ضبط متقدمین اصحاب رصد خصوصًا بطلیموس کہ اوسکی رصد نہایت معتبر ہی ۴۵- ہین ایک حرکت
فلک اعظم کی اور ایک فلک ثوابت کی اور چھ چھ فلک زحل و مشتری و مریخ کی کہ جملہ اٹھارہ ہوتی ہین اور دو فلک شمس کی
اور چھ فلک زہرہ کی اور نو فلک عطارد کی اور چھ فلک قمر کی اور دو حرکتین اجسام تحت فلک قمر کی اور وہ حرکت خفت
و ثقل کی ہی اور جو متحرک فرض کیا جاوے اوسکی حرکت سے حرکت ہر آسمان کی زیادہ تر ہی اور سب آسمانون سے فلک اعظم
کی حرکت سریع تر ہی حکما نے لکھا ہی کہ جتنی دیر مین بڑا دوڑنے والا گھوڑا دونون قدم اگلے اوٹھا کر زمین پر رکھے اتنی دیر مین
فلک اعظم بمقدار تین ہزار فرسنح کے مسافت قطع کرتا ہی اور کواکب اپنے آسمانون کے ساتھ متحرک ہین مگر سیارات
بجاے خود بھی متحرک ہین ہذا ما بلغ اللہ فہم العقلاء و ذہن الاذکیا یعنی یہ وہ چیز ہی کہ دریافت کیا اوسکو فہم عقلا اور ذہن اذکیا
نے واللہ الموفق بالصواب نظر دوم فلک القمر کے بیان مین فصل پہلی فلک قمر کے دو سطح ہین مرکز ہر ایک کا مرکز
عالم ہی سطح محدب کہ عبارت ہی سطح اعلی سے ملا ہوا ہی سطح اسفل فلک عطارد سے اور سطح مقعر اوسکا کہ عبارت ہی سطح اسفل سے
ملا ہوا ہی سطح محدب کرۂ نار سے اور ایک دورہ اوسکا بحرکت ذاتیہ کہ مغرب سے مشرق کیطرف مقرر ہی اٹھائیس روز مین
تمام ہوتا ہی اور دورہ اوسکے فلک تدویر کا چودہ روز کا ہی پس ایک دورۂ فلک کلی مین اوسکے دو دورے ہوتے ہین
دورۂ اول مین رخ منور مہتاب کا طرف زمین کے ہوتا ہی اور دوسرے دورہ مین رخ غیر منور اوسکا جانب زمین کے
پس فلک کلی منقسم ہوتا ہی چار افلاک پر تین فلک محیط ہین کرۂ ارض کو اور ایک فلک صغیر ہی غیر محیط اون تینون مین
سے اول کو جوزہر کہتے ہین سطح اعلی اوسکا مماس ہی سطح اسفل فلک عطارد کو اور دوم کو مائل کہتے ہین سطح اعلی اوسکا
مماس ہی سطح اسفل فلک جوزہر سے اور سطح اسفل اوسکا مماس ہی کرۂ نار سے اور مائل اسوجہ سے کہتے ہین کہ منطقہ اوسکا
مائل ہی منطقہ جوزہر سے اور مرکز اسکا مرکز عالم ہی اور سوم کو فلک خارج المرکز کہتے ہین کہ مرکز اوسکا خارج ہی مرکز عالم سے
اور ہٹا ہوا ہی ایک طرف فلک کلی سے در آتا ہی فلک مائل مین اسطرح پر کہ سطح اعلی اوسکا مماس ہی سطح اعلی فلک مائل کو
ایک نقطہ مشترکہ پر اور اس نقطہ کو اوج کہتے ہین اور اسیطرح سطح اسفل اوسکا مماس ہی سطح اسفل مائل سے ایک نقطہ مشترکہ پر
اور اس نقطہ کو حضیض کہتے ہین اسی سبب سے دو جسم مختلف الثخن یعنی غلظت اور رقت کے مائل سے حاصل
ہوتے ہین ایک حاوی ہوتا ہی خارج المرکز او دوسرا محوی رقت حاوی کی اوج کی طرف ہی اور غلظت اوسکی حضیض

کی طرف اور رقت اور غلظت محوی کی بالعکس اور ان دونون سے ہر ایک کو متمم کہتے ہین اور چوتھا فلک صغیر کہ تحت فلک
خارج المرکز مین ہی اوسکو فلک تدویر کہتے ہین اور ماہتاب اسی فلک مین جڑا ہی اور حرکت قمر کی اسی فلک کی حرکت کے تابع ہی
اور حرکت ذاتیہ اس فلک کی خاص ہی جدا حرکت فلک کلی سے حکما قائل ہین کہ ثخن فلک قمر یعنی بعد درمیان سطح اعلی و
سطح اسفل کے ایک لاکھ اٹھارہ ہزار چھیاسٹھ میل ہی بطلیموس نے ثخن افلاک اور مقادیر اجرام کواکب اور دوائر اور اقطار
اونکے کو دلائل ہندسیہ سے ثابت کیا ہی اور دراصل اس امر کی تصدیق مین کوئی شک نکریگا مگر وہ شخص کہ علم ہندسے سے
واقف ہوا اور جو شخص کہ مقالہ دوم اقلیدس کو جانتا ہی اوسپر یہ امر آسان ہی اگر ذہن یاری کرے

اور صورت فلک قمر کی یہ ہی



فصل دوسری حقیقت قمر کے بیان مین

ماہتاب ایک ستارہ ہی کہ مکان طبعی اوسکا فلک اسفل ہی اور جرم اوسکا تاریک ہی نور قبول کرتا ہی آفتاب سے باشکال مختلفہ موافق اپنے بعد کے آفتاب سے اور سیر برج مین دو شب اور دو ثلث شب رہتا ہی اور تمام فلک کو ایک مہینے مین قطع کرتا ہی اور ماہتاب تمام ستارون سے چھوٹا ہی اور سب سے سریع یعنی تیز رو ہی اسی سبب سے اسکو پیک فلک کہتے ہین اور فلک بھی اسکا تمام افلاک سے چھوٹا ہی اور منازل اوسکے اٹھائیس ہین کہ ہر شب کو ایک منزل طی کرتا ہی
اور اگر انتیسوین شبکو بھی پوشیدہ رہتا ہی تو اوس شب کو بھی ایک منزل قطع کرتا ہی اور جبکہ آفتاب سے گذر کر پشت آفتاب پر آتا ہی
ہلال ہو جاتا ہی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ مَنَازِلَ حَتَّى عَادَ كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ اور کتب اہل ہیئت
سے معلوم ہوا ہی کہ جرم ماہتاب کا ایک جزو ہی سوا او نتالیس حصون زمین سے اور دائرہ قمر کا چار سو باون میل کا ہی اور قطر جرم قمر



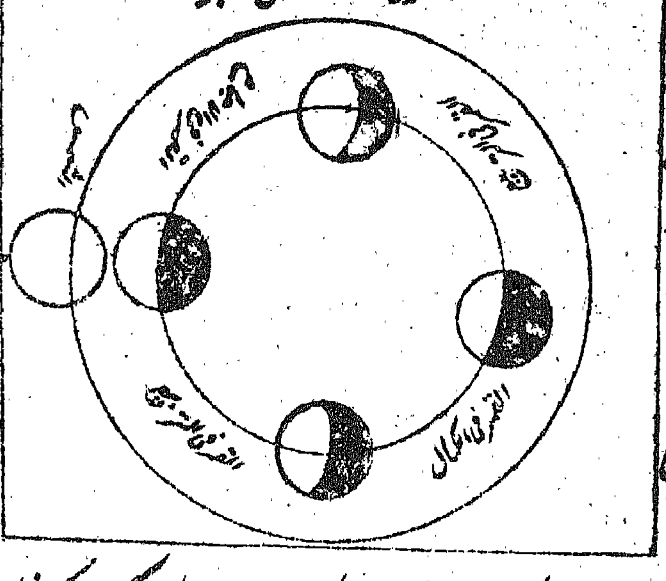
ایک سو چالیس میل کا ہی تقریبا اور یہی ہی مذہب اصحاب ہندسہ کا اور کہتے ہین کہ صورت قمر کی یہ ہی واللہ اعلم

فصل تیسری زیادتی و نقصان نور قمر کے بیان مین

جرم قمر کثیف اور تاریک ہی قابل النور سوا ایک ٹکڑے کے ہیچ مین کہ سیاہ معلوم ہوتا ہی پس وہ نصف کہ مقابل آفتاب ہی ہمیشہ روشن ہوتا ہی اور جبکہ مقارن آفتاب کے ہوتا ہی نصف روشن اوسکا آفتاب کیطرف ہوتا ہی اور نصف غیر روشن زمین کی طرف

پس اوسوقت نظر اہل عالم سے مخفی ہوتا ہی اور جب آفتاب سے دور ہوتا ہی مشرق کی طرف بمقدار نو درجہ یا دیادہ کے نصف سیاہ اوسکا جانب مغرب ہوتا ہی اور جسقدر کہ اوس سے روشن ہوئے بشکل ہلال دکھلائی دیتا ہی پھر جتنا کہ آفتاب سے دور ہوتا جاتا ہی جرم اوسکا زیادہ روشن ہوتا جاتا ہی یہانتک کہ مقابل آفتاب کے ہو جاتا ہی پس اوسوقت وہ نصف کہ مقابل زمین کے ہی اوس وقت تمام روشن ہو جاتا ہی اور اوسکو بدر کہتے ہین بعد اوسکے نصف آخر مہینے مین جیسا جیسا کہ نزدیک آفتاب کے ہوتا جاتا ہی نور اوسکا کم ہوتا جاتا ہی یہان تک کہ مقارن آفتاب کے ہوتا ہی اوسوقت وہ نصف کہ روشن ہی جانب فلک عطارد کے ہوتا ہی اور وہ نصف کہ غیر روشن ہی جانب زمین کے پس نظر اہل زمین سے مخفی ہوتا ہی اگر مہینا انتیس دن کا ہوتا ہی تو اٹھائیسوین شب کو چھپتا ہی اگر مہینا تیس دن کا ہی تو انتیسوین شب کو چھپ جاتا ہی اور ہمیشہ ہر مہینے مین اسیطرح گھٹتا بڑھتا ہی حتی یبلغ الکتاب اجلہ

اور صورت اوسکی یہ ہی



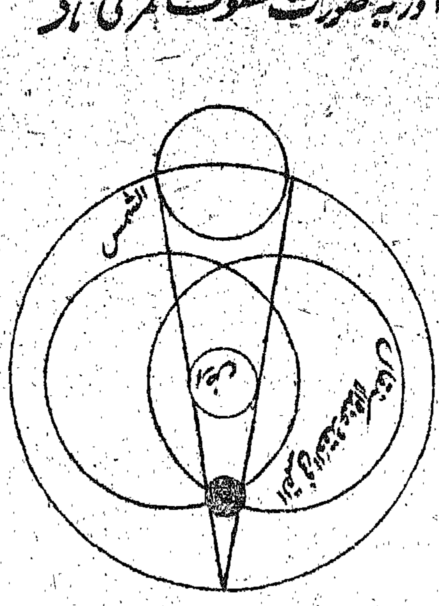
فصل چوتھی

خسوف ماہ کے بیان مین سبب خسوف کا حائل ہونا زمین کا ہی درمیان جرم ماہتاب اور آفتاب کے وقت استقبال کے جب ایک دو نقطون راس یا ذنب پر قریب کسیکے ان نقطون سے پہونچتا ہی زمین درمیان ماہتاب اور آفتاب کے متوسط اور حائل ہو جاتی ہی اور ماہتاب اوسکے سایہ مین واقع ہوتا ہی اور اپنے سواد اصلی پر دکھائی دیتا ہی اور منخسف نظر آتا ہی اور چونکہ آفتاب زمین سے بہت بڑا ہی پس سایہ اوسکا بشکل مخروطی پیدا ہوتا ہی کہ قاعدہ اوسکا دائرہ صفحہ زمین کا ہوتا ہی وجہ اوسکی یہ ہی کہ خطوط شعاعی کہ آفتاب سے خارج ہوتے ہین اور زمین تک پہونچتے ہین اور زمین کو طی کرکے اطراف سے نکل جاتے ہین اور دوسری طرف ایک نقطہ پر سب ملتے ہین اور سایہ زمین مخروطی الشکل پیدا ہو جاتا ہی پس اگر قمر کو فلک البروج سے استقبال کے وقت عرض نہو تو تمام جرم ماہتاب کا سایہ مخروطی مین واقع ہوگا اور کل منخسف ہو جائیگا اور دیر تک رہیگا اور اگر فلک البروج سے اسکو عرض ہوگا تو کچھ منخسف ہوگا اور کچھ نہین اور کبھی جرم قمر کا ماس ظل مخروطی کے ہوتا ہی یعنی کنارہ اوسکا ملا ہوا کنارہ سایہ مخروطی کے ہوتا ہے اس حالت مین کچھ بھی منخسف نہوگا اور یہ صورت اوسوقت ہوتی ہی کہ عرض قمر برابر نیم مجموع قطرین قطر قمر اور قطر ظل کی ہو اور اگر نصف مجموع قطرین سے کم ہوگا اوس صورت مین ایک ٹکڑا منخسف ہوگا

فصل پانچوین

خواص اور تاثیرات قمر مین تاثیرات قمر جملہ بواسطہ رطوبات قمر کے ہوتے ہین جسطرح آفتاب کی جملہ تاثیر بواسطہ حرارت کے بعض اونمین سے گھٹنا بڑھنا

اور یہ صورت خسوف قمر کی ہی



دریا کے پانی کا ہی کہ جب
دریا کے ہوتا ہی پانی اوس طرف کا
اوس طرف سے بلند ہوتا ہی
آتا ہی حتی کہ جب ماہتاب
پہونچتا ہی مد دریا یعنی زیادتی
اور جب ماہتاب وسط السما سے
گھٹنا دریا کا شروع ہوتا ہی تا آنکہ
اوس وقت جزر کامل ہوتا ہی پھر
دوبارہ مد دریا پیدا ہوتا ہے

ماہتاب طرف مشرق یا مغرب
بڑھتا ہی اور جیسا جیسا کہ قمر
اوسیطرح آب دریا بھی ترقی
اوس موضع کے وسط السما پر
اوسکی اپنی غایت پر پہونچتی ہی
میل کرتا ہی یعنی ہٹتا ہی جزر یعنی
قمر مغرب اوس موضع پر پہونچے
جب ماہتاب ہان سے آگے بڑھتا ہی
یہانتک کہ قمر وتد الارض پر پہونچے

اوس وقت پھر مد دریا کا کامل ہوتا ہی اور جب قمر وتد الارض سے زائل ہوا پھر جزر دوبارہ اوسکا ہوا حتی کہ قمر افق مشرق پر
پہونچتا ہی پھر مد پیدا ہوتا ہی الغرض اسیطرح ہر شبانہ روز مین دو مد اور دو جزر اوس موضع مین ہوتے ہین وقت ابتدای
مد کے دریا کو حرکت عظیم ہوتی ہی پانی نیچے سے تغیانی کرکے اوپر آتا ہی اور نفخ عظیم اور موج اور باد سخت پیدا ہوتی
ہے تا آنکہ جزر شروع ہو اوسوقت یہ سب امور موقوف ہو جاتے ہین اوس وقت جو شخص کنارہ دریا مین ہوتی ہین عمیق
وہ زیادتی آب اور انتفاخ اوسکا مشاہدہ کرتے ہین اور مد اوس جگہ سے شروع ہوتا ہی کہ موضع وسیع ہو اور عمیق اور
پانی زیادہ اور ہوا مین سخت اور ماہتاب وسکے افق پر ہو یا مسامت ہوتا یا بخرہ کثیرہ پیدا ہون اور قصد نکلنے کا کرین اور
نکل نہ سکین پس ہیجان اور نفخ عظیم پیدا ہو جاوے اور پانی طغیانی مین آوے اور جہان یہ امور پائے نہ جاوینگے وہان
مد و جزر بھی نہوگا اور یہ کیفیت اوس مد و جزر کی ہی کہ جو ہر روز طلوع و غروب آفتاب سے پیدا ہوتا ہی اور جو مد و جزر
مہینے مین ایکبار ہوتا ہی وہ خلاف اوسکے ہی اور دریا کے رہنے والے کہتے ہین کہ وقت اجتماع شمس و قمر سے تا امتلاء قمر
دریا زیادتی مین رہتا ہی اور بعد امتلاء کے نقصان اوسمین شروع ہوتا ہی اجتماع ثانی تک اور منجملہ اوسکے کیفیت ابدان حیوانات
کی ہی کہ تاثیر قمر سے ابدان حیوانات کے وقت زیادتی نور کے قوی ہوتے ہین اور نمو اونپر غالب ہوتا ہی اور اخلاط طرف
ظاہر بدن کی طرف متوجہ رہتے ہین اور عروق ممتلی اور مزاج مین حرارت غالب رہتی ہی اور بعد زمان امتلاء کے بدن حیوانات
ضعیف ہو جاتے ہین اور نمو قلیل اور اخلاط باطن کی طرف متوجہ اور امتلاء سے عروق کمتر اور برودت مزاج پر غالب
ہوتی ہی اور یہ مقدمات علماے طب پر خوب ظاہر ہین منجملہ اوسکے قول اطبا ہی کہ جب بیمار نصف اول ماہ مین بیمار ہوتا ہی
طبیعت اوسکی دفع بیماری پر زیادہ قادر ہوتی ہی بنسبت اوسکے کہ نصف ماہ آخر مین بیمار ہو کیونکہ بسبب اسکے کہ نصف اول مین
قمر بسبب زیادتی نور کے طبیعت کو قوت دیتا ہی اور منجملہ اوسکے یہ امر ہی کہ جب ماہتاب بڑھتا ہی [illegible] ہوتا ہی بال بدن حیوانات

مین بہت جلد نکلتے ہین اور ایسے قوی ہوتے ہین کہ اوکھاڑنا اونکا دشوار ہوتا ہی اور نقصان قمر مین بالعکس اسکے آور منجملہ اوسکے کثرت شیر حیوانات ہی منقول ہی کہ جب قمر زائد النور ہوتا ہی شیر حیوانات کی چھاتیون مین بڑھ جاتا ہی اوسی مقدار سے کہ جب قمر ناقص النور ہوتا ہی اور ایسا ہی دماغ حیوانات اور زردی اور سپیدی انڈون کی زیادت نور قمر مین بڑھ جاتی ہی اور منقول ہی کہ یہ حالات مذکورہ ایک وزمین بسبب احوال قمر کے مختلف ہوتے ہین یعنی جب قمر فوق الارض ہوتا ہی حکم اوسکا حکم زائد النور کا ہوتا ہی اور ربع غربی مین تحت الارض حکم اوسکا بالعکس ہوتا ہی اگر کوئی شخص ان امور کا لحاظ رکھے اور تجربہ کرے آثار اوسکے مشاہدہ ہون آور منجملہ اوسکے فاسد ہونا اشیاء زائد الرطوبت کا ہی اور انسان جب چاندنی مین بہت بیٹھتا ہی خواب وپیر غالب ہوتا ہی اور کسل معلوم ہوتا ہی اور سستی اعضا اور زکام اور درد سر پیدا ہوتا ہی اور اگر گوشت چاندنی مین رکھدیا جاوے بو اور مزا اوسکا بگڑ جاتا ہی آور منجملہ اوسکے مقدمہ مچھلیون کا ہی کہتے ہین کہ مچھلی نصف اول ماہ مین دریا اور نہرون اور حوضون مین فربہ اور زیادہ ہوتی ہین آور منجملہ اوسکے افعال حشرات الارض ہین اول ماہ مین حشرات اپنے سوراخون سے زیادہ نکلتے ہین اور گزندگی اونکی سخت ہوتی ہی اور تاثیر انکی زہر کی قویتر ہی اور منجملہ اوسکے حال درندونکا ہی کہتے ہین کہ درندے اول ماہ مین طلب شکار زیادہ کرتے ہین آور منجملہ اوسکے کیفیت مقدمہ اشجار کی ہی کہتے ہین کہ درخت اگر اول ماہ مین لگایا جاتا ہی بہت جلد بڑھتا ہی اور پھیلتا ہی اور اگر نکاح اور حمل زیادت نور قمر مین واقع ہو بہت خوب ہوتا ہی اور اگر وقت نقصان نور قمر مین واقع ہون یا جسوقت کہ قمر وسط السما سے گذر جاتا ہی تو یہ چیزین کامل نہین ہوتی ہین اور درخت دیر کو بار ور ہوتے ہین اور اکثر خشک ہو جاتے ہین آور منجملہ اوسکے مقدمہ ریاحین اور زراعت اور ترکاریون اور عناب کا ہی کہتے ہین کہ بالیدگی ان چیزون کی اول ماہ سے تا زمان امتلا زیادہ ہوتی ہی بہ نسبت زمان محاق کے خصوصًا شفتالو اور تربوز ککڑی کھیرہ لوکی مین اور یہ امور ارباب فلاحت یعنی کسانون پر خوب ظاہر ہین آور منجملہ اوسکے امر غریب ہی کہ شعاع ماہتاب کی جسوقت میوہ پر پڑتی ہی رنگ عجیب سرخ زرد سبز اسکے پیدا ہوتا ہی اور جو رنگ کہ اول ماہ مین پیدا ہوتا ہی وہ اچھا ہوتا ہی بہ نسبت آخر ماہ سے اور منجملہ اوسکے مقدمہ قصب اور کتان کا ہی جب شعاع قمر قصب یا کتان پر پڑتی ہی اوسکے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی ہی چنانچہ قول شاعر شاہد اپنے مدعا کا ہی ؎

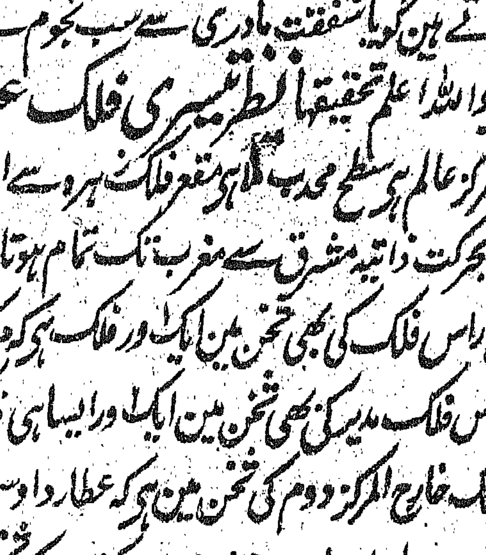
آنچہ با عاشقان رخ او کرد ٭ با قصب نور قمر نکند

اور تاثیر بحبہ اول ماہ مین زیادہ ہوتی ہی بہ نسبت آخر ماہ سے اور منجملہ اوسکے امر معادن ہی جو جواہرات نصف اول ماہ مین پیدا ہوتے ہین صفا اونکی زیادہ ہوتی ہی اون جواہر سے کہ جو آخر ماہ مین پیدا ہوتے ہین اور اس مقدمہ کو ارباب معادن خوب پہچانتے ہین اور حکما کہتے ہین کہ جو شخص چاہی کہ تجربہ کرے اپنی قوی طبیعی کا کہ کسطرح بسبب زیادتی نور قمر کے قوی ہو جاتی ہین اور اوسکے گھٹنے سے گھٹ جاتی ہین چاہی کہ جب قمر قریب بدر کے ہو بیچ شروع مین استعمال کرے نورہ کا واسطے ازالہ موے بدن کے اور فرق دیکھے درمیان اسوقت اور وقت نقصان قمر کے کسواسطے کہ طبیعت قوی ہوتی ہی بسبب زیادتی نور قمر کے اور نورہ کے اثر سے باز رکھتی ہی بلکہ اگر وقت زیادتی نور مین فصد اور کچھنے لگا کرے تو درد بہت ہوگا اور سختی سے اوکھڑینگے

خاتمہ کیفیت مجرہ مین اور وہ ایک سپیدی ہے آسمان پر کہ عربی مین اوسکو شرج السما کہتے ہین اور فارسی مین راہ کہکشان اور حکمانے کوئی قول فیصل اسکی حقیقت مین نہین لکھا ہے بعضے کہتے ہین کہ سبب اسکا کواکب صغار ہین کہ ایک دوسرے کے قریب اور متصل واقع ہین اور اہل عرب اونکو ام النجوم کہتے ہین اس سبب سے کہ یہ ستارے بہت چھوٹے ہین اور ایک دوسرے سے ملے ہوے باہم تمیز نہین ہو سکتے اور مانند پارۂ ابر سپید کے دکھائی دیتے ہین جاڑون مین کنارۂ آسمان پر ہوتے ہین اور گرمیون مین اول شب وسط السما پر اوترسے دکھن تک اور آخر شب مین پھر کر پورب پچھم ہو جاتے ہین گویا شفقت مادری سے سب نجوم کے جو یاے حال ہین اور آسمان اوسکا نسبت ہمارے دور رہو ہی کرتا ہے واللہ اعلم بحقیقتہا **نظر تیسری فلک عطارد مین** یہ مرکب ہے دو سطح کروی سے کہ باہم مقابل ہین مرکز اوسکا مرکز عالم ہے سطح محدب ملا ہے مقعر فلک زہرہ سے اور مقعر اوسکا ملا ہے سطح محدب فلک قمر سے ایک سال مین دورہ اوسکا بحرکت ذاتیہ مشرق سے مغرب تک تمام ہوتا ہے اور جس طرح ثخن فلک قمر مین ایک اور فلک خارج المرکز ہے اوسی طرح اس فلک کی بھی ثخن مین ایک اور فلک ہے کہ مرکز اوسکا مرکز عالم سے جدا ہے خارج المرکز اوسکو فلک مدیر کہتے ہین اور اس فلک مدیر کی بھی ثخن مین ایک اور ایسا ہی فلک ہے کہ اوسکو فلک خارج المرکز کہتے ہین اور فلک تدویر عطارد اسی فلک خارج المرکز دوم کی ثخن مین ہے کہ عطارد اوسمین جڑا ہے اور عطارد کے دو اوج ہین ایک فلک کلی مین اور دوسرا فلک مدیر مین اور ایسا ہی دو حضیض ہین کہتے ہین کہ ثخن فلک عطارد یعنی مسافت مابین

سطح اعلی و سطح اسفل اوسکی مین ایک لاکھ اٹھاہی
ہزار چارسو بیاسی میل ہے اوپر مذہب بطلمیوس
صاحب الرصد کے اوسنے یہ دلائل ہندسی
اسکو ثابت کیا ہے لیکن ہمارے وقت مین جدول
عطارد کے ہرایک زیچ مین مختلف ہین اس لیے
کہ بسبب طول مدت کے اصول بطلمیوسی متغیر
ہوگئے اور مثال اختلاف اصول کی زیجات سے
یہ ہے کہ مثلاً جس وقت قران عطارد کو اکب سے
ساتھ نظر آتا ہے وہ وقت زیچ مین اوسکے بعد کا ہے

اور صورت فلک عطارد کی یہ ہے



اوس کوکب سے اور جو وقت کہ زیچ مین اوسکے قران کا ہے اوس وقت بعد نظر آتا ہے واللہ الموفق للصواب

فصل در خواص عطارد مین عطارد کوکب ہے مختلف الحال سعد کے ہمراہ سعد اور نحس کے ہمراہ نحس اسی وجہ سے منجم اوسکو منافق کہتے ہین اوسکے خواص سے ہے کہ تیزی گویائی اور دانش پیدا کرتا ہے اگر مقارن سعد

اور صورت عطارد کی یہ ہی

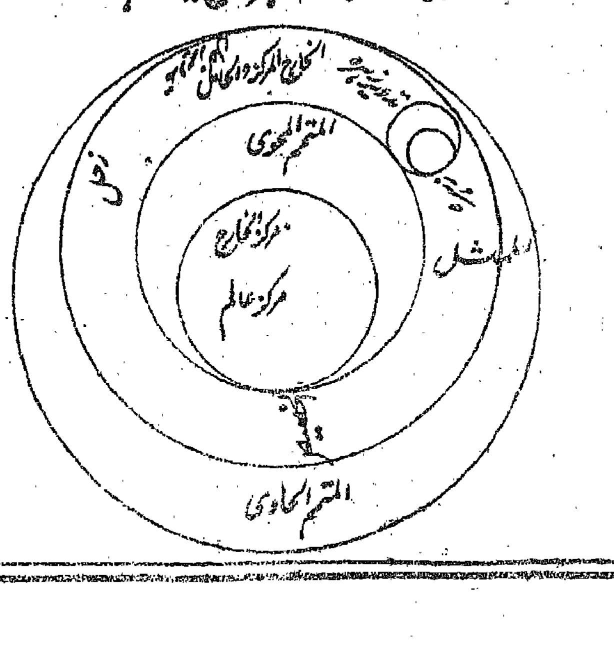


اور ہوشیاری ہوتی ہے اور اگر نوکر اور حیل مین عشرہ روز اور رجعت او اوسمین بہت گرد آفتاب کے اسی سبب سے اور کہتے ہین

ہی تو گویا کہ جیسے صرف مقارن شمس ہی مین اور ہر برج رہتا ہی تقریبا استقامت ہی اور ہمیشہ پہنتا ہے کمتر نظر آتا ہی

کہ جسم اوسکا بائیسوان حصہ زمین کا ہی اور دائرہ اوسکے جرم کا دو سو چھیاسی فرسخ ہی اور اوسکا قطر دو سو تہتر میل کا ہی نظر چہارم فلک زہرہ مین اوسکے دو سطحین ہین مقابل مرکز ہر ایک کا مرکز عالم ہی سطح اعلی اوسکی ملی ہی مقعر فلک آفتاب سے اور سطح ادنی محدب فلک عطارد سے دورہ اوسکا مغرب سے مشرق کی طرف بحرکت ذاتیہ ایک سال مین تمام ہوتا ہی مثل دور فلک آفتاب کے مگر فرق اتنا ہی کہ فلک التدویر زہرہ کو زہرہ کی سیر کو مخالف سیر آفتاب کے کر دیتا ہی کبھی سریع تر ہوتا ہی اور کبھی بطی پس جب حرکت اوسکی سریع اور مستقیم ہوتی ہی زہرہ آگے آفتاب ہو جاتا ہی اور جب بطی اور راجع ہوتی ہی زہرہ پیچھے ہو جاتا ہی اور شرح اوسکی انشاء اللہ تعالی بحث رجوع اور استقامت کواکب مین آئیگی اور ثخن فلک زہرہ یعنی مسافت مابین سطح اعلی اور اسفل کے تین ہزار پانسو پچانوے میل ہی اور صورت فلک زہرہ بعینہ صورت فلک شمس کی ہی اسمین فلک تدویر زیادہ ہی فلک شمس مین نہین ہی اگر اوسکے فلک التدویر کو

صورت فلک زہرہ کی یہ ہے



جرم شمس تجویز کرین تو

فصل خواص زہرہ

کہتے ہین اسے سعادت ہر برج مین ستائیس روز مثل عطارد کے ٹھہرتا ہی متعلق ہی موافق راے ہین کہ اوسکے دیکھنے سے اگر کسی شخص پر حرارت

کچھ فرق باقی نرہے مین زہرہ کو منجم سعد اصغر مین مشتری سے کم ہی اور رہتا ہی اور ہمیشہ گرد آفتاب کے اور عشق و لہو لعب وغیرہ سے منجمین کے آپ بعض قائل سرور و فرح پیدا ہوتا ہی عشق غالب ہو وہ شخص

زہرہ کو دیکھا کرے تو عشق اوسکا کم ہو جائیگا چنانچہ قول شاعر گواہ ہی ؎ در روی تو نگہ کنم اندہ کم شود
چون عاشقی کہ بنگرد از دور زہرہ را ۔ اور بعض قائل ہین کہ محبت وبا ہ اوس سے متعلق ہی اور یہ بھی کہتے ہین کہ اگر زمان نکاح مین زہرہ
ناظر ہو اور نیکو حال درمیان زوج اور زوجہ کے محبت عظیم پیدا ہو اور جرم زہرہ ایک جزو ہی چونتیس ۳۴ جزو اور ثلث جزو
جرم زمین سے اور قطر جرم زہرہ کا ر چار سو اونچاس میل اور سدس میل ہی **نظر پانچوین فلک شمس مین** فلک

اور صورت زہرہ کی یہ ہی

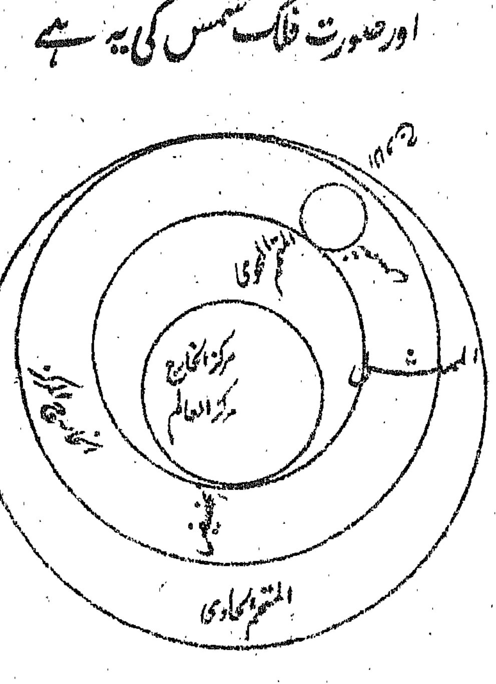


آفتاب محدود ہی دو سطح سے کہ مرکز اونکا مرکز ملی ہوئی ہی مقعر فلک اوسکی ملی ہوئی محدب اوسکا مغرب سے مشرق ساٹھ روز اور ربع ایک روز اوسکے ثخن مین ایک اوسکا خارج ہی مرکز سابقہ کے بلا تفاوت

مقابل کردی الشکل عالم ہی سطح اعلی اوسکی مریخ سے اور سطح اسفل فلک زہرہ سے اور دور تک بحرکت ذاتیہ تین سو مین تمام ہوتا ہی اور فلک اور ہی کہ مرکز عالم سے مثل افلاک الّا یہ کہ جرم آفتاب کا

مانند فلک تدویر نہین ہی اور اسمین نہایت حکمت بالغہ اور لطف پروردگار ہی نسبت عالم کے اسلیے کہ اگر آفتاب کیواسطے
فلک تدویر ہوتا تو مثل اور ستارون کے راجع ہوتا اور زمانہ گرمی اور سردی کا مضاعف ہو جاتا یعنی چھ چھ مہینے کی فصل ہوتی
جب آفتاب سمت الراس پر گرمیون مین چھ مہینے رہتا غایت حرارت سے اکثر حیوانات ہلاک ہو جاتے اور

اور صورت فلک شمس کی یہ ہے



نباتات جل جاتے فصل مین سمت الراس دور ہو جاتا اکثر کو فساد عارض ہوتا یعنی مسافت مابین کے تین لاکھ پچپن ہزار

اور ایسا ہی جاڑون کی سے جب چھ مہینے حیوانات اور نباتات اور ثخن فلک الشمس کا سطح اعلی و سطح اسفل چونتیس میل ہے

فصل ۲ جرم شمس کے بیان مین

آفتاب بزرگتر تک جسامت کے اور کواکب ہی از روے روشن تر جملہ کواکب

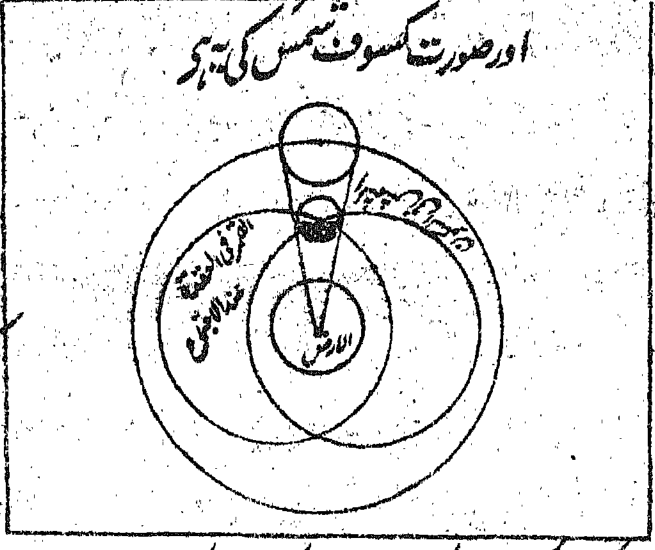
سے اور مکان طبعی اوسکا کرہ چہارم ہی منجمین قائل ہین کہ آفتاب پادشاہ کواکب ہی اور قمر وزیر عطارد منشی مریخ امیر لشکر مشتری قاضی زحل خزانچی زہرہ خدمتگار اوسکا ہی اور آسمان اقالیم اور بروج شہر اور درجات دیہات اور دقائق محلی اور توابع مثل مکانات کے ہین اور یہ تشبیہ بہت اچھی ہی اور عجائب قدرت باریتعالی سے ایک یہ امر ہی کہ آفتاب کو اوسنے آسمان چہارم مین جڑا ہی تا طبائع مصنوعات کی اوسکے حرکات سے معتدل رہین اسلیے کہ اگر فلک ثوابت پر ہوتا عناصر اوس سے دور ہوجاتے اور مرکبات غایت برودت سے فاسد ہو جاتے اور اگر اول آسمان پر ہوتا شدت حرارت سے جل جاتے دوسرا لطف اوسکا یہ ہی کہ آفتاب کو اوسنے متحرک پیدا کیا اگر ایک جگہ پر قائم ہوتا تو اوس جگہ حرارت کی شدت ہوتی اور دوسرے مقام پر برودت ہوتی اور فساد برودت ظاہر ہی لہذا حکمت باریتعالی کی مقتضی اس امر کے ہوئی کہ ہر روز مشرق سے طلوع ہوا اور مغرب مین غروب تاکہ تمامی زمین کھلی ہو اور اوسکے شعاع سے بہرہ یاب ہوا اور ہر سال مین اوسکے واسطے دو میل مقرر ہوے ایک متصل شمال دوسرا قریب جنوب کے تاکہ دونون جانبین بھی اوس سے فائدہ پاوین فسبحانہ ما اعظم شانہ اور جرم آفتاب ایک سو چھیاسٹھ حصہ زمین سے بڑا ہی اور قطر جرم آفتاب کا اکتالیس ہزار نوسو اٹھانوے میل ہی

اور صورت شمس کی یہ ہی



فصل کسوف شمس مین سبب کسوف حائل ہونا ماہتاب کا بیچ درمیان آفتاب اور ہماری نظرون کے ازانجا کہ جرم قمر تاریک اور سیاہ ہی اس سبب سے حاجب ہو جاتا ہی اور آفتاب کو ہماری نگاہ سے چھپا دیتا ہی جب مقارن قمر ہوتا ہی آفتاب کے کسی نقطہ پر دو نقطون راس و ذنب سے یا کسی اور نقطہ پر کہ قریب کبھی نقطے کے اون دونون نقطون کی سے ہو قمر آفتاب کے نیچے گذرتا ہی پس حائل ہوتا ہی درمیان آفتاب اور ہمارے ابصار کے اسلیے کہ خطوط شعاعی کہ

اگر سے نکلتے ہین اور مرئی تک پہونچتے ہین شکل اونکی مخروطی ہوتی ہی زاویہ اوسکا باصرہ اور قاعدہ اوسکا مبصر ہوتا ہی پس جب ماہتاب درمیان ہمارے اور آفتاب کے حائل ہوگا مخروط جرم ماہتاب پر ادل جائیگا اور آفتاب نظر نہ پڑیگا پھر اگر ماہتاب کو فلک البروج سے عرض نہوگا تمام جرم ماہتاب مخروط مین واقع ہوگا اور آفتاب تمام وکمال چھپ جائیگا اور اگر ماہتاب کو عرض ہوگا مخروط آفتاب سے منحرف ہوگا جسقدر کہ عرض مقتضی ہو اس صورت مین کچھ آفتاب نظر آئیگا اور کچھ چھپ جائیگا اور زمانہ کسوف بہت ہوگا اسلیے کہ قاعدہ مخروط شعاعی کا جب صفحہ قمر پر منطبق ہوگا فی الحال اوس سے منحرف ہوگا اور روشنی پیدا ہوگی در مقدار کسوف باختلاف اوضاع مساکن اور مناظر کے مختلف ہوتا ہی اور بعض بلاد مین کبھی کسوف نہین ہوتا ہے



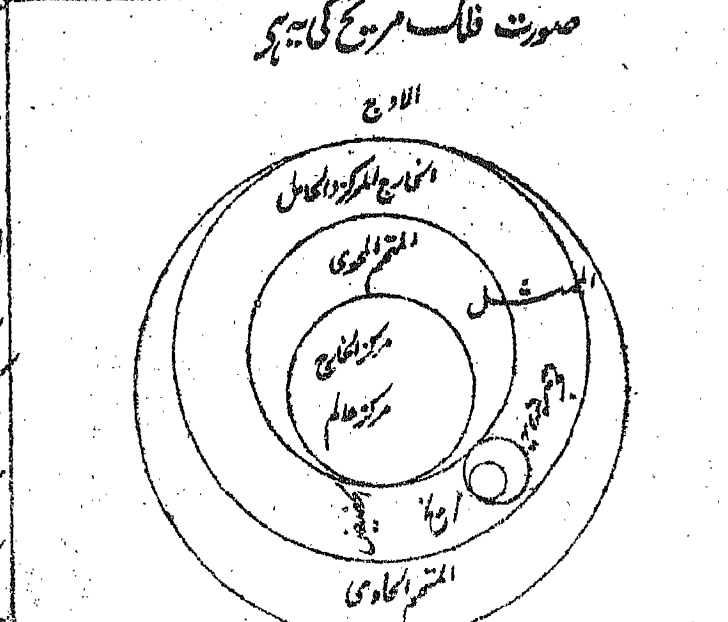
فصل خواص شمس

مین شمس کی تاثیرات علویات اور سفلیات مین ظاہر ہین علویات مین یہ تاثیرات ہین کہ کمال روشنی سے اپنے جلکو اکب کو معدوم کردیتا ہی اور قمر کو روشن کرتا ہی اور جو خواص ماہتاب کے مذکور ہوے ہین وہ سب آفتاب سے مستفاد ہین اور تاثیر اوسکی سفلیات مین یہ ہی کہ جب حرارت آفتاب کی دریا مین لگتی ہی بسبب گرمی کی بخارات اوٹھتے ہین ساتھ اجزاء ناریہ کے اور اجزاء ہوائیہ سے مرکب ہوتے ہین پس اجزاء ناریہ قصد اپنے مرکز کا کرتے ہین اور جسوقت ہوا بارد یعنی کرہ زمہریر تک پہونچتی ہی کثرت برودت سے کثیف ہوجاتے ہین اور بصورت ابر کے ظاہر ہوتے ہین اور ہوا اوسپر مسلط ہوتی ہی جس جگہ پر دوڑ کا پہونچانا چاہتا ہی لیجاتی ہی تا سبب حیات بلاد اور عباد کا ہو اور اوسکے فیض سے نہرین اور چشمے جاری ہوتے ہین اور سبب پھلون اور کھیتی کا ہو جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی جل شانہ نے ھُوَ الَّذِي يُرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ حَتَّىٰ إِذَا أَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنَاهُ لِبَلَدٍ مَيِّتٍ فَأَنْزَلْنَا بِهِ الْمَاءَ فَأَخْرَجْنَا بِهِ مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ اور منجملہ اون تاثیرات سفلیہ کی ایک تاثیر یہ ہی کہ جسوقت اجزاء آبی اجزاء ارض کے ساتھ مختلط ہوتے ہین اوس سے عصارات باطن زمین مین پیدا ہوتے ہین اور حرارت آفتاب کی اوسکو پکاتی ہی پس موافق قابلیت ہر موضع کے اجسام معادن مختلفہ پیدا ہوتے ہین جیسے سونا چاندی سیسا لوہا یاقوت تانبا پارہ گندھک ہرتال نمک اور سوا اسکے انکے اور فوائد ان چیزون کے پوشیدہ نہین ہین اور منجملہ اون تاثیرات کے ایک یہ ہی جس جگہ حرارت آفتاب کی پہونچتی ہی اوس جگہ درخت اوگتے ہین اور کھیتی ہوتی ہی اور گھانس نکلتی ہی اور جس جگہ نہین پہونچتی ہی وہان کچھ نہین اوگتا اگر منظور ہو کہ ہم تاثیرات آفتاب کو نباتات مین دیکھین نیلوفر سورج مکھی سیدھی کو ملاحظہ کرین کہ ابتدای بہار مین جب آفتاب ارتفاع مین ہوتا ہی یہ چیزین کیسی پر زور ہوتی ہین اور جب آفتاب وسط السماء پر پہونچتا ہی کمال اونکی قوت کا ہوتا ہی اور جب آفتاب زوال پر آتا ہی آثار پژمردگی کے پیدا ہوجاتے ہین اور جب آفتاب غروب ہوتا ہی

یہ چیزین بالکل پژمردہ ہوتی ہین دوسرے روز جب آفتاب پھر طلوع کرتا ہی اپنے حال پر رجوع کر جاتی ہین اور منجملہ اوسکی تاثیرات کے ایک یہ ہی کہ صبح کے وقت حیوانات کے بدنون مین قوت ونشاط پیدا ہوتی ہی اور جیسا جیسا کہ آفتاب بلند ہوتا ہی قوت و حرکت اونکی بڑھتی جاتی ہی یہانتک کہ جب آفتاب وسط السما پر پہونچتا ہی قوت اونکی کامل ہوتی ہی پھر جبکہ آفتاب ڈھلتا ہی ضعف قوی مین پیدا ہوتا ہی اور جیسا جیسا کہ قریب بغروب ہوتا ہی ضعف بڑھتا ہی حتی کہ جسوقت غروب ہوتا ہی تمام حیوانات اپنے مسکن کیطرف متوجہ ہوتے ہین اور مردون کیطرح اپنی جگہہ پر پڑے رہتے اور جب آفتاب پھر طلوع ہوتا ہی حیوانات بدستور اپنی حالت کی طرف رجوع کرتے ہین اور ایک تاثیر عجیب اوسکی یہ ہی کہ جن لوگون کے سمت الراس پر رہتا ہی مانند بلاد حبش کے رنگ اونکے سیاہ ہوتے ہین اور چہرے بھنے اور بدن خشک اور اخلاق اونکے مثل اخلاق درندون کے ہوتے ہین اور جن لوگون کے سمت الراس سے دور ہی جیسے اہل صقالیہ سر اونکے خام ہوتے ہین اور رنگت اونکی سفید اور چہرے اونکے چوڑے اور بدن اونکے فربہ اور اخلاق اونکے مانند اخلاق جانورون کے اور منجملہ اوسکے عجائب کے یہ ہی کہ اوج آفتاب کا ہر برج مین تین ہزار برس کا ہوتا ہی اور چھتیس ہزار برس مین فلک کو طی کرتا ہی اور اس زمانہ مین کہ سنہ ۱۲۶۶ ہجری ہین برج جوزا مین ہی اور کہتے ہین کہ جب اوج اوسکا برج جنوبی مین ہوتا ہی شکل زمین کی بدل جاتی ہی یعنی جو ربع کہ آباد ہی ویران ہوتا ہی اور جو ربع کہ ویران ہی آباد اور دریا خشک ہو جاتے ہین اور صحرا دریا اور تر دکھن ہوتا ہی اور دکھن تر واللہ اعلم بحقیقۃ

یعنی اللہ دانا تر ہے حقیقت حال کا

نظر چھٹی فلک مریخ مین اوسکے فلک کے دو سطح ہین متقابل کہ مرکز اونکا مرکز عالم ہی سطح اعلی ملا ہوا ہے فلک مشتری کے سطح اسفل سے اور سطح اسفل ملا ہی فلک آفتاب کے سطح اعلی سے اور دورہ اوسکا بحرکت ذاتیہ مغرب سے مشرق کی طرف سے اور ایک سال و چھ مہینے بائیس دن مین تمام ہوتا ہی اور صورت اوس فلک کی مانند صورت فلک قمر یا فلک زہرہ کے ہی لہذا حاجت اعادہ نہین ہی اور ثخن اوسکا یعنی مسافت درمیان سطح اعلی و سطح اسفل کے بقول بطلیموس بیس کرور تین لاکھ چھتر ہزار نو سو اٹھانوے میل ہے



فصل خاصیت مریخ مین منجم اوسکو نحس اصغر کہتے ہین اسلیے کہ نحوست اوسکی نحوست زحل سے

کم ہے اور قمر اور دو غیرہ سب اور اسی کی طرف ہین اور جسم مریخ اور قطر اوسکا پینتیس میل ہے اور ... تقسیم ہوتا ہے ہے اور ہر روز دقیقہ کے طے

اور صورت مریخ کی یہ ہے

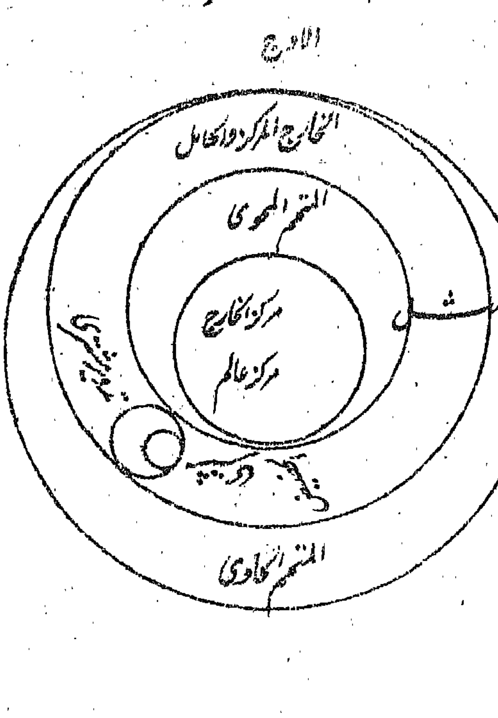


غلبہ قتل لوٹ غضب اصناف ترک کو منسوب کرتے ڈیوڑہ زمین کا ہے نولاکہ اسی ہزار آٹھسو ہر برج مین اگر چالیس روز رہتا قریب چالیس کرتا ہے واللہ اعلم

نظر ساتوین فلک مشتری مین دو سطح ہین متقابل مرکز دونون کا مرکز عالم ہے سطح اعلی اوسکا ملا ہوا ہے سطح اسفل فلک زحل سے اور سطح اسفل سطح اعلی فلک مریخ سے دورہ اوسکا مغرب سے مشرق کیطرف بحرکت ذاتیہ گیارہ برس دو مہینے پندرہ روز مین تمام ہوتا ہے اور صورت اوسکی مثل فلک مریخ کے ہے اور ثخن اوسکا یعنی مسافت مابین سطح اعلی و سطح اسفل کے بیس کروڑ تین سو تیئیس میل ہے **فصل خاصیت مشتری مین**

مشتری ستارہ سعد ہے اہل نجوم اسکو سعد اکبر کہتے ہین اس لیے کہ زہرہ سے زیادہ نیکیان اور سعادت اوسکی طرف منسوب ہے اور اکثر عظیمہ اوسکی کرتے ہین اور جرم اوسکا برابر چوراسی مرتبہ اور ایک ثلث زمین کے ہے اور ایک سبع اور قطر اوسکا برابر ہے چار حصہ اور ایک ربع اور ایک سدس قطر زمین کی اور ہر روز پانچ دقیقہ طے کرتا ہے

اور صورت فلک مشتری کی یہ ہے



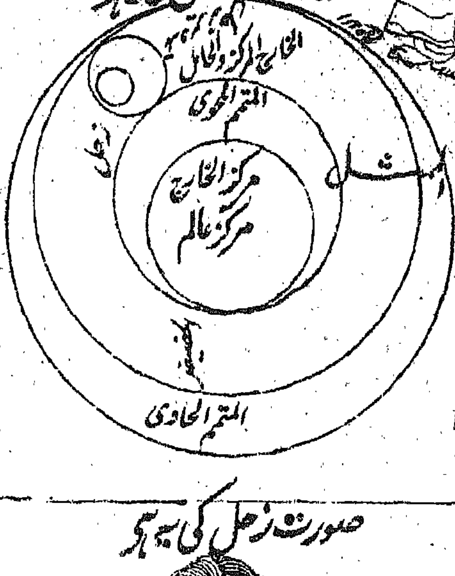
نظر آٹھوین فلک زحل کے بیان مین فلک زحل کے



صورت مشتری کی یہ ہے

دو سطح مقابل ہین مرکز
اونکا مرکز عالم ہے
اور سطح اعلی
مماس سطح اسفل
فلک ثوابت
کے ہے اور سطح
اسفل سطح اعلی فلک مشتری سے
اور دورہ خاص اپنا کہ مغرب سے جانب مشرق کی ہے

اور صورت فلک زحل کی یہ ہے



انتیس برس پانچ مہینے چھ روز مین تمام کرتا ہے اور بقول
جرم فلک زحل کا بقول بطلمیوس اکیس کروڑ چھ لاکھ
چھتیس ہزار چھ سو چھ میل ہے

فصل خاصیت زحل

مین زحل ستارہ نحس ہے اہل نجوم اسکو نحس اکبر
کہتے ہین اسلیے کہ نحوست مین مریخ سے زیادہ ہے
اور ہلاکی اور خرابی اور غم و اندوہ کو اسیکی طرف منسوب
کرتے ہین اور جرم زحل برابر
اکاسی مرتبہ اور ایک سدس
زمین کے ہے اور قطر جرم زحل
قطر زمین کے چالیس مرتبہ
اور ایک ثلث کے برابر ہے اور
اہل نجوم کہتے ہین کہ زحل کا
دیکھنا غم پریشانی خرابی لاتا ہے
جیسے کہ زہرہ کا دیکھنا خوشی اور فرحت



صورت زحل کی یہ ہے

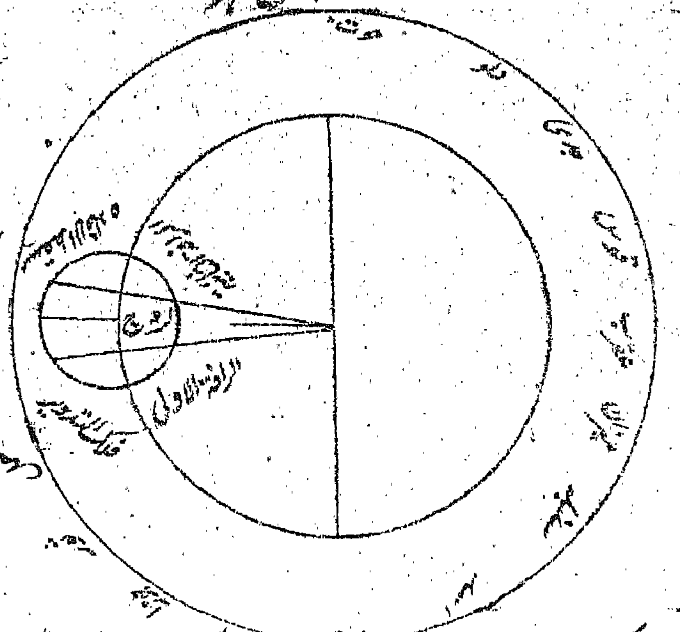
فصل بیان کیفیت رجوع اور استقامت

کواکب مین رجوع کواکب اور استقامت کواکب منسوب ہے طرف فلک تدویر کے جبکہ سیر فلک تدویر کی

موافق سیر فلک حاوی کے ہوتی ہی سیر کوکب بڑھ جاتی ہی اس لیے کہ دو حرکتیں جمع ہو جاتی ہین ایک حرکت فلک
حاوی کی اور ایک فلک تدویر کی اور اسوقت کوکب مستقیم دکھائی دیتا ہی اور ابتداے استقامت اعلی فلک تدویر
سے ہوتی ہی اور جب کوکب اسفل فلک تدویر تک پہونچتا ہی سیر فلک تدویر کی مخالف سیر فلک حاوی کے ہوتی

ہی پس جب تک کہ حرکت تا حد اوسکی کم رہتی ہے
حرکت فلک حاوی سے کوکب مستقیم دکھائی دیتا
ہی مگر سیر اوسکی اس وقت کمتر ہوتی ہی اور جب حرکت
اوسکی حرکت فلک حاوی سے بڑھ جاتی ہی راجع
دکھائی دیتا ہی اسواسطے کہ فلک حاوی اگرچہ فلک
تدویر کو حرکت دیتا ہی لیکن حرکت فلک تدویر کی سریع
حرکت فلک حاوی سے ہوتی ہی اسلیے کہ فلک حاوی
مثلاً ایک جزو حرکت کرتا ہی تو فلک تدویر دو جزو ایک جزو
اوسکے مقابل میں ہٹتا ہی اور ایک جزو قاطع البتہ

صورت کواکب کی یہ ہو



رجوع معلوم ہوتا ہی جب دونوں حرکتیں مستوی ہوتی ہین کوکب مستقیم دکھائی دیتا ہی اور اگر توضیح اوسکی چاہین تو صورت
اوسکی اسطرح ہی کہ مثلاً وقت استقامت کوکب کے ایک خط فرض کرین خارج مرکز زمین سے اسطرح پر کہ جرم کوکب
قطع کرتا ہوا فلک البروج تک پہونچے اور ایک خط اسی طور پر اور فرض کرین وقت رجوع کوکب کے پس فرق استقامت
و رجوع کا بخوبی مشاہدہ ہو جائیگا نظر نوین فلک ثوابت کے بیان مین فلک ثوابت مین دو سطحین مین
متقابل ہر کہ دونوں کا مرکز مرکز عالم ہی سطح اعلی مماس ہوتی ہی سطح ادنی فلک اعظم سے اور اسفل اعلی فلک زحل سے اور دورہ
خاص اوسکا مغرب سے مشرق کیطرف چھتیس ہزار برس مین تمام ہوتا ہی اور سو برس مین ایک درجہ طی کرتا ہی اور قطب
اس فلک کے قطب دائرۃ البروج کے ہین کہ آفتاب وسیر دورہ کرتا ہی انشاء اللہ تعالی ذکر اوسکا قریب آویگا اور رصد بطلیموسی
سے ثابت ہی کہ جملہ کواکب ثابتہ اسی فلک مین جڑے ہین اسی وجہ سے حرکت اونکی مختلف نہین ہی اور ثخن اوسکا یعنی
مسافت درمیان سطح اعلی و اسفل اوسکی کے قریب چونتیس ہزار سات سو چوالیس میل کے ہی اور یہی مقدار قطر اعظم
کواکب ثابتہ کا ہی اور جرم ادنی کوکب ثابتہ کا جو اول درجہ عظیم مین ہی برابر چورانوے مرتبہ اور ایک خمس زمین کے ہی اور
جرم اصغر کوکب ثابتہ کا کہ ششم درجہ عظیم مین ہی برابر اٹھارہ مرتبہ زمین کے ہی اور قطر فلک ثوابت کا کہ وہ محور فلک البروج
ہی ایک ارب اکاون کرور پانچ لاکھ سینتیس ہزار ایک سو چوراسی میل کا ہی جو شخص کہ علم ہندسہ سے آگاہ نہین ہی اگر ان مقادیر کا
انکار کرے اور کہے کہ جو شخص زمین پر ہی آسمانون کی پیمائش کیونکر کر سکتا ہی اور مقدار اجرام کواکب کے کس طرح

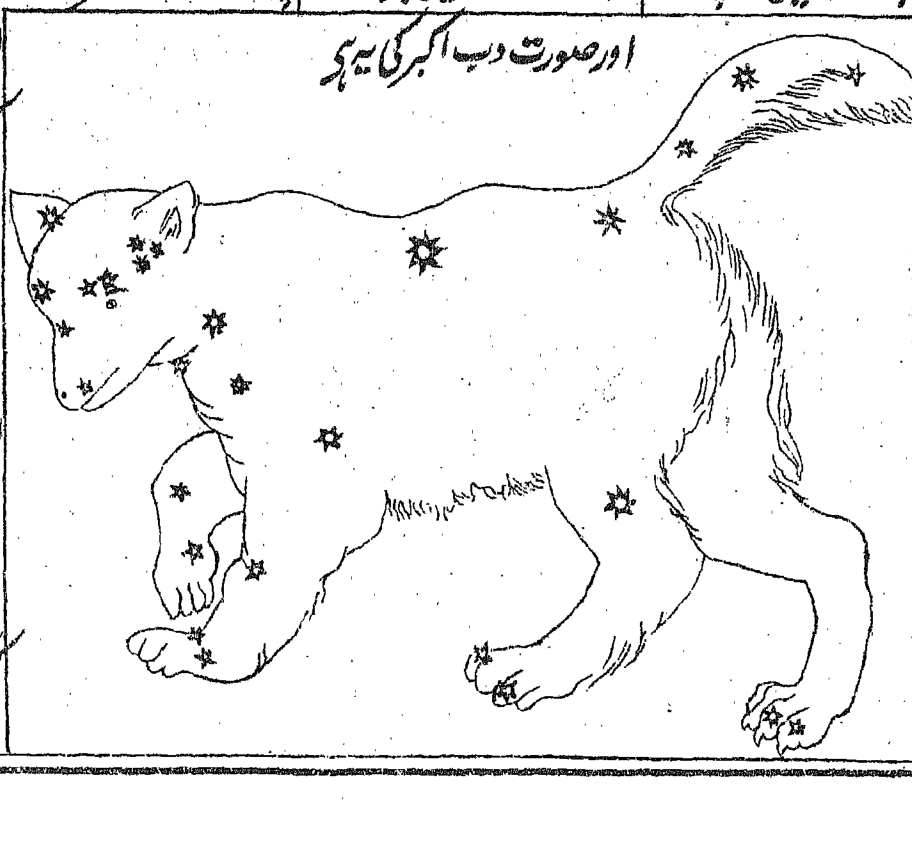
معلوم کر سکتا ہی تو یہ انکار اوسکا قابل اعتبار نہین ہی جو علم اوسکو ہوا لازم نہین ہی کہ دوسرے کو بھی ہو فان لکل عمل رجال
فسبحان من ابدأ هذه الاجسام الرفيعة وزينها بهذه الاجرام المنيرة وخص كل واحد منها بما شاء من المقدار
ثم اعطى لنوع البشر البتة ادراك بها هذه الامور الغامضة فقال تعالى شانه وفضلناهم على كثير ممن خلقنا تفضيلا
یعنی ہر کام کے لیے ہر آدمی جدا ہی تسبیح کہنا چاہیے خدا ے پاک کی کہ پیدا کیا ان اجسام رفیعہ کو اور زینت دی اونکو کواکب
منیرہ سے اور مخصوص کیا ہر ایک کوکب کو ساتھ ایک مقدار کے پھر فضیلت دی نوع بشر کو اوپر جمیع انواع کے ساتھ عقل
کے دریافت کرتا ہی اوسکے سبب سے ان تمام امور غامضہ کو فرمایا حق تعالی نے وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَى كَثِيرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا[1]
تَفْضِيلًا **فصل ۱ کواکب ثابتہ کے بیان مین** اعداد کواکب ثابتہ کے اس کثرت سے ہین کہ انسان
ضبط نہین کر سکتا ہی لیکن ایک ہزار بائیس کواکب البتہ اونسے ضبط کیے ہین سوسولہ وہ کوکب ہین کہ جنسے اڑتالیس
صورتین مرکب ہوتی ہین ہر صورت مشتمل ہی چند کواکب پر کہ بطلمیوس نے بالاستیعاب اونکا کتاب مجسطی مین لکھدیا ہی
بعضے اونمین سے شمال مین واقع ہین اور بعض منطقۃ البروج پر کہ سیر کواکب سیارہ کا راستہ ہی اور بعض جنوب مین
اور ہر ایک صورت کا علحدہ علحدہ نام رکھا ہی تشبیہ دی ہی بعض کو صورت انسان سے مثل جوزا کے اور بعض کو حیوان
دریائی سے مثل سرطان کے بعض کو حیوان بری سے مثل حمل کے بعض کو طیور سے مثل عقاب کے اور بعض کو غیر حیوان
سے مثل میزان کے اور سفینہ کے بعض کو صورت ناتمام سے تشبیہ دی مثل قطعۃ الفرس کے اور بعض ان صورتون سے
ایسی ہین کہ نصف اوسکا ایک حیوان سے مشابہ ہی اور نصف حیوان آخر سے مثل رامی کے اور بعض وہ صورتین
ہین کہ تمام نہین ہوتی ہین جبتک دوسری صورت سے کوئی کوکب اونمین ملایا نہ جاوے جیسے ممسک الاعنہ ہی کہ
صورت اوسکی تمام نہین ہوتی ہی جبتک کوکب نیر اوپر طرف شمالی قرن ثور کے واقع ہی اوسکے ساتھ ضم ہوا سلیے کہ
کوکب قرن ثور پر واقع ہی اور یہی قدما ممسک الاعنہ بیان صورتون کو اسواسطے تالیف کیا ہی تاکہ کواکب کو بذریعہ انکے
پہچان لین اور پتا اور نشان دے سکین مثلاً کہین کہ وہ کوکب فلان صورت سے فلان عضو کی جانب شمال مین یا
اوپر منطقۃ البروج یا جانب جنوب مین واقع ہی پس فوراً معلوم ہو جائیگا اور جو چاہین کہ طالع وقت کو معلوم کرین ارتفاع
ایک کا اوس سے پہچان لین غرض حاصل ہوگی اور باقی کواکب اون ایک ہزار بائیس کواکب سے ایک سو اٹھارہ ہین کوئی
شکل اونسے مرکب نہ تھی لہذا اونکو منسوب کر دیا ہی اوس صورت کی طرف کہ جسکے نزدیک واقع ہین اور خارج الصورت اونکا
نام رکھدیا ہی جیسے وہ کوکب نیر کہ حمل کے سر پر ہی اور اہل عرب اوسکو ناطح کہتے ہین اور منجملہ اون اڑتالیس صورتون سے
اکیس اوتر مین ہین اور بارہ منطقۃ البروج پر اور پندرہ دکھن مین اب ہر ایک صورت کو مع کواکب خارج الصورت کے
بہ تفصیل بیان کرتے ہین واللہ الموفق للصواب **فصل ۲ صور شمالیہ کے بیان مین** اور وہ اکیس صورتین ہین
اور مجموع کواکب اونکے تین سو تیس ہین اور کواکب خارج الصورت اونتیس ہین پس جملہ تین سو اونسٹھ ہوتے ہین کوکبۃ الاصغر الدب

[1] اور زیادہ کیا ہم نے انکو اپنے بہت سے مخلوقات پر جو پیدا کی ہم نے فضیلت دیکر

نزدیک قطب شمالی کے واقع ہی اور ستارے اوسکے نفس صورت مین سات ہین اور خارج صورت ایک اہل عرب اون
سات کو بنات النعش صغرےٰ کہتے ہین منجملہ اوسکے چار کوکب کو کہ بصورت مربع مستطیل کے ہین نعش کہتے ہین دو ضلع شیٔبین پر
اور دو ضلع پسین پر اور خاص ان دونون کو فرقدین کہتے ہین ایک کو انور الفرقدین اور دوسرے کو اخفی الفرقدین اور تین
کوکب کو کہ دنبال پر ہین اونکو بنات کہتے ہین ایک بن دنبال پر اور دو طرف پر اور ایک ستارہ روشن کہ کنارہ ذنب پر
واقع ہی اوسکو جدی کہتے ہین اور اوس سے قبلہ کو پہچانتے ہین اور ان کواکب اصل صورت اور خارج صورت کو
جسوقت دیکھین تو مانند سمکہ کے معلوم ہوتے ہین اور اوسکو فاش کہتے ہین کسواسطے کہ فاش آسیا کی صورت پر ہی
کہ قطب درمیان رہتا ہی اور قطب دائرہ معدل النہار کا نزدیک کوکب جدی کے ہی **کوکب دب اکبر** ستائیس ہین
نفس صورت مین اور آٹھ کوکب خارج الصورت
ہین عرب چار کوکب کو کہ بصورت مربع مستطیل
ہین اور تین کوکب کہ اوسکے دنبال پر واقع ہین
بنات النعش الکبرے کہتے ہین وہ چار نعش ہین


اور صورت دب اصغر کی یہ ہی

اور تین بنات پھر ان تین کواکب سے وہ کوکب کہ کنارہ دنبال پر ہی اوسکو قاید بنات کہتے ہین اور جو درمیان مین
ہین اوسکو عناق کہتے ہین اور جو کہ قریب نعش کے بن دنبال پر واقع ہی اوسکو جون کہتے ہین اور ایک ستارہ چھوٹا
متصل عناق کے ہی اہل عرب اوسکو سُہا کہتے ہین اور اوس سے امتحان کرتے ہین اپنی بصارت کا اور کہتے ہین
کہ جو شخص اوسکو دیکھے اور کہے اعوذ برب الهیئة من کل عقرب وحیّة اوسے اوس شب کو ہوام سے صدمہ
نہ پہونچے اور چھ ستارہ ہین کہ اوپر اقدام ثلثہ اوسکے ہین ہر ایک قدم پر دو کوکب اونکو فقرات الظبا کہتے ہین اسواسطے
کہ ہر دو کوکب اونمین ایک فقرہ
ہی اور وہ ستارہ کہ دہنے پیر پر ہی
اوسکے قریب ایک ستارہ واقع ہی
اوسکو صرفہ کہتے ہین اور وہ دنبال
اسد پر واقع ہی اور چند ستارہ ہین
مجتمع بالا صرفہ کے اونکو صلبہ کہتے ہین
اہل عرب کہتے ہین ضرب الاسد
بذنبہ الارض فقرات الظبا
اور سات ستارہ کہ گردن اور سینہ


اور صورت دب اکبر کی یہ ہی

اور دونون نالو پر ہین مثل نصف دائرہ کے معلوم ہوتے ہین نام اونکا سریر النعش ہو اور بعضی اونکو حوض بھی کہتے ہین اور کواکب
چند کہ برابر ہر دو چشم و گوش و سر و بینی اوسکے کے واقع ہین اونکو ضبا کہتے ہین گویا کہ اسد سے بھاگا ہو اور دو کوکب ان
آٹھ خارج الصورت سے کہ درمیان جملہ اور عایہ کے ہین ایک دونون مین روشن تر ہو اہل عرب اوسکو کبد الاسد کہتے ہین
اور چھ کواکب کہ باقی ہین نیچے فقرۂ سوم کے دست چپ پر واقع ہین تین اونمین سے روشن تر ہین اونکو ظبا کہتے ہین اور
باقی کو اولاد ظبا **فصل سوم قطب شمالی کے خواص مین** قطب شمالی ظاہر ہو اور دکھائی دیتا ہو گرد اوسکے بنات النعش
صغری اور چند کواکب روشن اور ہین اگر کل کو جمع کرین تو شکل سمکی یعنی مچھلی کی صورت اوس سے پیدا ہو اور قطب بیچ میان سمکے
ہو کہتے ہین کہ اوس قطب مین بہت خاصیتین ہین منجملہ اوسکے ایک یہ ہو کہ قطب شمالی اور دب اصغر کے دیکھنے سے عارضہ
رمد اور جرب العین کا دور ہوتا ہو ترکیب اوسکی یہ ہو کہ شب یکشنبہ کو جسوقت کواکب خوب منور اور ظاہر ہوون بیمار
اوٹھے اور قطب شمالی کے برابر کھڑا ہو کر اوسکو دیکھے اور سلائی کو عرق گلاب مین تر کرکے گو عارضہ ایک ہی آنکھ مین
ہو مگر دونون آنکھون مین پھیرتا جاے اور یہ پڑھتا جاے یا اہل عالم القطب اشفونی من ہذہ العلۃ انا متاذ منہا
وارحمونی وارحمونی یا رحماء واقلعوا ہذا الرمد والجرب من عینی اور اس عمل کو شب دوسری یکشنبہ تک مکرر کرے
انشاء اللہ تعالی اوسکو شفا ہو گی اور رمد اور جرب اوسکا دور ہوگا اور منجملہ اوسکے یہ ہو کہ شیر بھیڑیا تیندوا اور تمام چوپائے جب
بیمار ہوتے ہین اس قطب کے برابر کھڑے ہو کر اوسکو دیکھتے ہین شفا پاتے ہین اور منجملہ اوسکے یہ ہو کہ شیرنی جب حاملہ ہوتی
ہو اوسپر نہایت ضعف اور کسل طاری ہوتا ہو حتی کہ کثرت ضعف سے اکثر بیہوش ہو جاتی ہو اور دانا پانی اوسکا چند روز
موقوف ہو جاتا ہو پھر وہ جاتی ہو اور آب روان مین جا کھڑی ہوتی ہو اور قطب شمالی مین نظر کرتی ہو اوس رنج سے
شفا اور تسکین پاتی ہو اور منجملہ اوسکے یہ ہو کہ صاحب یرقان شب جمعہ کو اس قطب کے برابر کھڑا ہو کر نظر اپنی اوس
قطب پر اور اون کواکب پر جو اوسکے گرد ہین ٹھہراے اور دست چپ قطب اور اون ستارون کی طرف دراز
کرے جسطرح کسی چیز کے مانگنے کے واسطے ہاتھ بڑھاتے ہین پھر اوسکو اپنے کلیجے پر رکھ کے اور اس دعا کو پڑھے
یا کوکب قطب الشمالی اشفونی من ہذا الیرقان الذی قد امرضنی واسہر لیلی واقلقنی ارحمونی وارحمونی و
اشفونی منہ آمین اور دوسری شب آدینہ تک مکرر عمل کرے انشاء اللہ تعالی شفا پاویگا کواکب التنین ستارے
اوسکے اکتیس ہین اور جملہ داخل صورت ہین جو کوکب کہ اوسکے زبان پر واقع ہو اوسکو اہل عرب رافض کہتے ہین اور
چار ستارے کہ اوسکے سر پر ہین اونکو عوائذ اور ایک ستارہ صغیر کہ درمیان عوائذ کے واقع ہو اوسکو ربع کہ معنی بچہ شتر کے
ہی کہتے ہین اور دو ستارے روشن کہ اوسکے دنبال پر واقع ہین اونکو ذنبین کہتے ہین اور دو ستارے خفی کہ آگے ذنبین کے

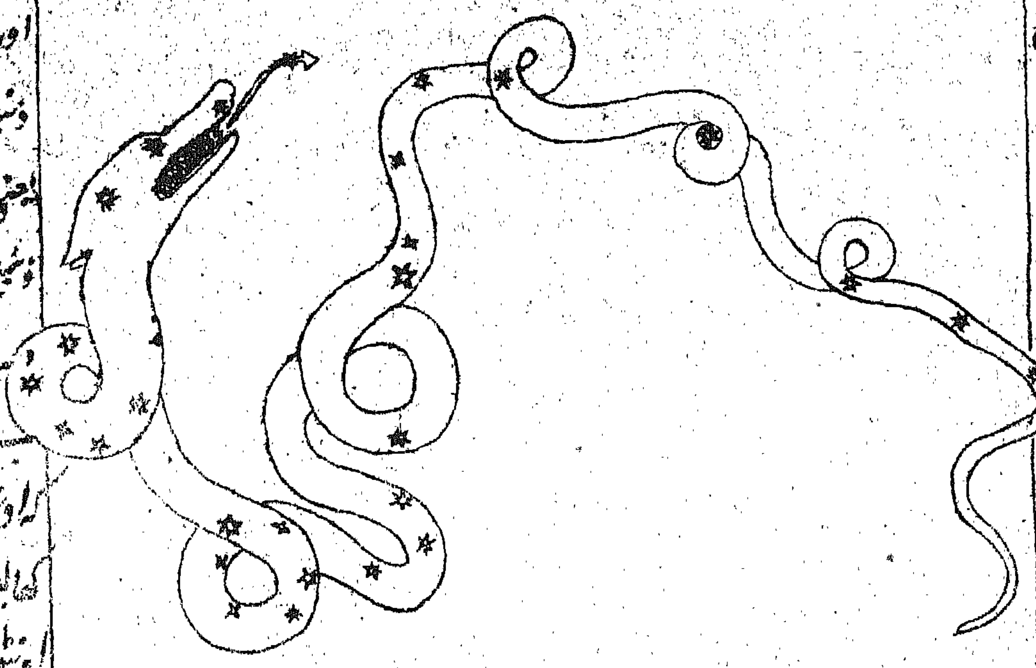
---

۱۲ دو مجکو اور شفا دے تو مجکو اس علت سے ۲ ۱۲ ۱۲ ۳ مجکو رحم کرو مجھپر اور رحمت | مجکو اور جگایا راتون کو اور قلق مین | مجکو اس یرقان سے کہ جسنے بیمار کیا | ۱۲ سعد ای کو کبہ قطب شمالی شفا دے | خارش کو میری آنکھ سے ۱۲ | اور دفع کرو ای رحم کرنیوالو | کرو اور رحم کرو اور | اور رحمت کرو اور رحم | کر تکلیف دیتے ہین | مجکو اس مرض سے | ای اہل عالم قطب کے شفا دو

اظفار الذئب
اور درمیان
ذنبین تنین
یعنی جو واقع
ذنبین کی
[illegible]
[illegible]
سر اونٹ کے
بچہ البین اور
اونٹون کے

ہین اونکو
کہتے ہین
عوائد اور
چند منعطفات
ہین اہل عرب
تشبیہ
دیکھیڑیون
چاہتے ہین
بچے کو
عوائد کو چار

صورت تنین یہ ہی



ساتھ کہ گرد سے بچے کو گھیرے ہین تاکہ بھیڑیے سے بچالین اور ایک کوکب روشن اور تابان کہ اصل ذنبال پر واقع ہے

صورت قیقاوس یہ ہی



اوسکو فرخ
کہتے ہین
القیقاوس
اوسمین داخل
دو خارج صورت
کوکب
اور کوکب
واقع ہے
جو کوکب واقع
اوسکو قرحہ
جو اوسکے
واقع ہی اوسکو

اوسکو اہل
یعنی کفار
کوکبت
کہ گیارہ ستارے
صورت اور
ہین درمیان
ذات الکرسی
جدی کے
اوسکے سینہ پر
ہی اہل عرب
کہتے ہین اور
داہنے کندھے پر

غرق اور جو کوکب خارج الصورت کہ ذنب دجاجہ پر ہی اوسکو روف کہتے ہین اور دائرہ کہ اوسکے کواکب قریب الذراع
کواکب خارج الصورت اور کوکب داہنے بازو کو کبیرہ دجاجہ سے پیدا ہوتا ہی اوسکو قدر کہتے ہین اور جو بائین قدم

اوسکو راعی اور جدی دونون قدمون کے بیچ ستارہ صغیرہ ہی اوسکو کلب الراعی کہتے ہین اور جو کواکب صغیرہ کہ اوسکے قدمون اور کوکبہ جدی کے بیچ مین ہین اونکو غنائم کہتے ہین **کوکبۃ العوا** جملہ کواکب اوسکے تیئیس ہین داخل صورت اور ایک خارج از صورت اور یہ جملہ کواکب میان کواکب ثلاثہ و کواکب بنات النعش کبری کے بصورت ایک مرد کے کہ داہنے ہاتھ مین عصا لیے ہوئے کھڑا ہی واقع ہین اور کواکب کہ اوسکے سر اور دونون شانون اور عصا پر واقع ہین اون سبکو ضباع کہتے ہین اور وہ کوکب کہ دست چپ اور ساعد دست مذکور اور چند کوکب خفیہ کہ جوا وسکے گرد ہین ان سبکو اولاد ضباع

کہتے ہین اور ایک کوکب بیچ دونون رانونکے اوسکو عرب حارس السماء کہتے ہین کہ کوکب نہایت شعاع آفتاب سے ہوتا ہے اور کہ ساق اوسکو رمح

خارج صورت روشن درمیان واقع ہے سماک رامح اور حارس الشمال اس سبب سے روشن ہی ناپدید نہین جو کوکب چپ پر ہی کہتے ہین

صورت عوا یہ ہے



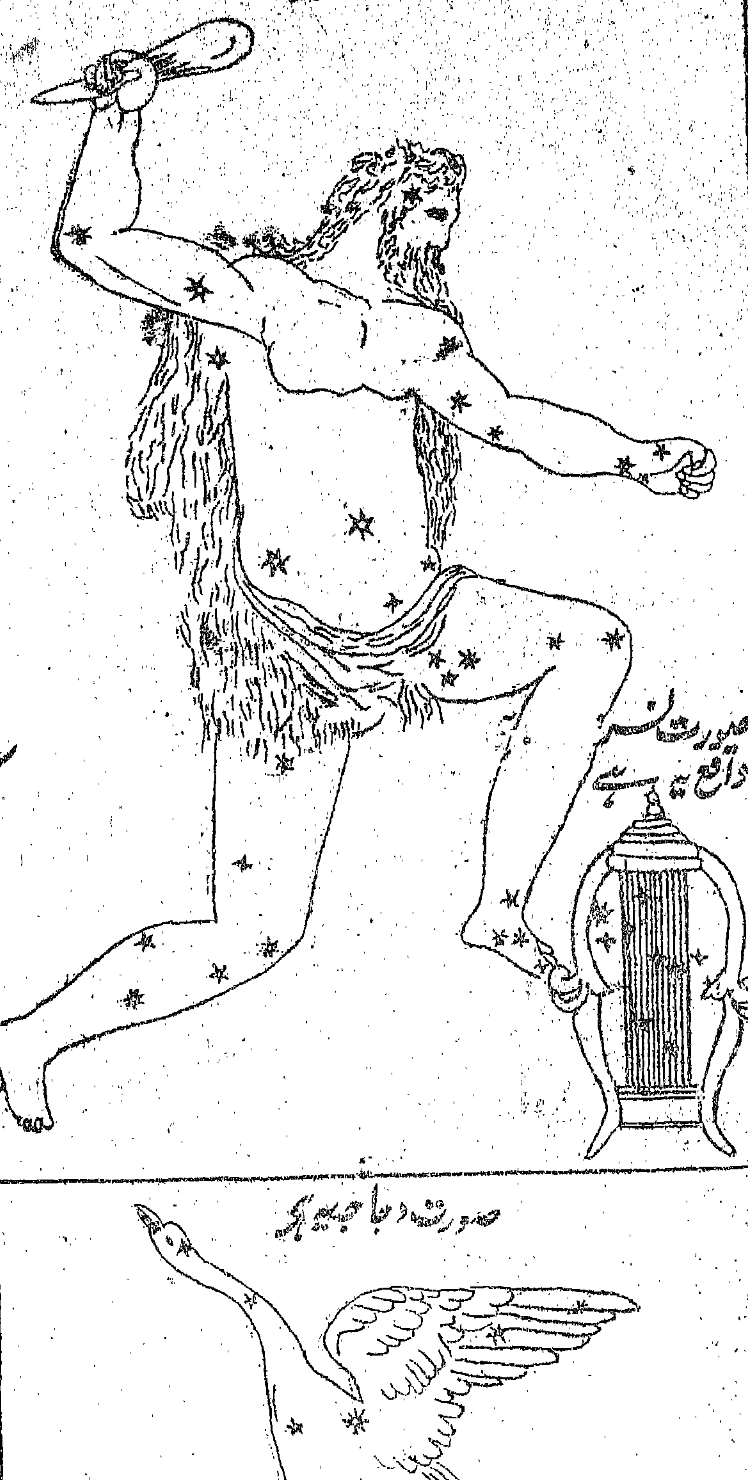
کواکب الفکہ جمیع کواکب اوسکے آٹھ ہین داخل صورت اور یہ کواکب پیچھے عصا کے ضباع کے اوپر شکل مستدیر کے واقع ہین استدارت کا نسہ کنارہ شکستہ ہین ناقص ہے مانند اسی سبب سے اہل فارس اوسکو کاسہ درویشان کہتے ہین اور ان کواکب سے ایک کوکب ہی کہ اوسکو

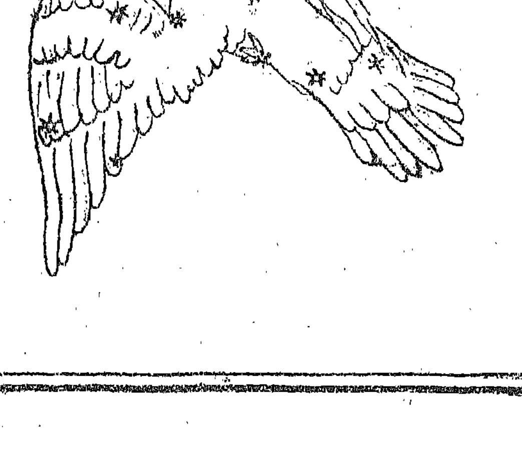
اور صورت اکلیل یہ ہے



نیر الفکہ کہتے ہین اور صورت فکہ کی یہ ہی **کواکب جاثی** اور اوسکو راقص بھی کہتے ہین کواکب داخل الصورت اوسکے سوائے اون کواکب کے کہ فیما بین اوسکے اور عوا کے مشترک ہین اٹھائیس ہین اور کوکب خارج الصورت کہ ساعد راست کے قریب واقع ہی ایک ہی اور یہ کواکب بصورت ایسے مرد کے کہ دونون ہاتھون کو پھیلا کے اور دونون زانوون کو خم کیے ہوئے واقع ہی دہنا پیر اوسکا عوا کی طرف ہی اور بایان پیر نزدیک اون چار کوکب کے ہے

کہ سر پنین پر واقع ہین
کو کہتہ الشلیاق
اور جملہ داخل صورت
اس صورت میں ہے
کہ نزدیک اوسکے ہین
یعنی سہ پایہ دیگ کے
کہتے ہین اسوجہ سے
کہ دونون بازو اوسکے
اور عوام اوسکو اثافی
کہتے ہین اور قریب
ایک ستارہ اور ہے
کہتے ہین
سب اونیس ستارے ہے
اور دو خارج صورت
ایک صف مین واقع
کو صف مین قطع
کہتے ہین گویا چیاروں
دوڑاتے ہین اور
کہ ذنب طائر پر ہین
اسلیے کہ فوارس کے
قائل ہین کہ وہ ستارہ
وہ بھی داخل فوارس ہے
طرف ہین اور دو بائین
صورت کے
یہ کوکب بصورت


صورت جاثی یہ ہے
صورت سلیاق واقع یہ ہے


صورت دجاجہ یہ ہے

اور انکو عوائد کہتے ہین
ستارے اوسکے دس ہین
دو ستارہ روشن کہ
ہے اور اون دو ستاروں کے
اور مجموعہ مثل مثلث
واقع ہین وانکو النسر الواقع
کہ مشابہ ہین کرگس
سمیٹے ہوئے گرا چاہتا ہے
یعنی سہ پایہ دیگ
اوس ستارہ روشن کے
روشن کہ اوسکو الطائر
کو کبتہ الدجاجہ
ہین سترہ داخل صورت
ہین چار ستارے کہ
ہین اور مجرہ یعنی کہکشان
کہتے ہین اونکو فوارس
ہین کہ متفرق کھوڑے
دو ستارے روشن
اونکو ردف کہتے ہین
پیچھے ہین اور بعض
جو داہنے بازو پر ہے
اور دو ستارے داہنی
طرف اور ایک عقب
کو کبتہ ذات الکرسی
ایک عورت ہے کہ

کرسی دو پایہ پر تکیہ لگائے پیر لٹکائے بیٹھی ہو درمیان کہکشان کے بالا کواکب سر قیقاوس کے واقع ہین اور ستارے
اوسکے تیرہ ہین اونمین سے جو روشن ہے اہل عرب اوسکو کف الخضیب کہتے ہین اور ٹھہرایا ہے کہ یہ کف الخضیب کف مبسوط ثریا کا ہے



صورت ذات الکرسی یہ ہے

تشبیہ دی ہے اس ہاتھ کو پھیلائے ہوئے ہاتھ کے ساتھ

کوکبہ برساوش صورت اوسکی مثل ایک مرد کے ہے
کہ داہنے پیر کو اوٹھائے ہوے بائین پیر پر کھڑا ہوا ہے داہنے
ہاتھ مین شمشیر برہنہ لیے ہوئے اور سر پر رکھے اور بائین ہاتھ
مین اوسکے راس غول یعنی دیو کا سر کٹا ہوا جملہ ستارے اوسکے
اونتیس ۲۹ ہین چھبیس ۲۶ داخل صورت اور تین ۳ خارج صورت

صورت برساوش یہ ہے



کوکبہ ممسک الاعنہ صورت اوسکی مانند اوس مرد کے
ہے کہ کھڑا ہوا ہے ایک ہاتھ مین تازیانہ اور بائین ہاتھ مین باگ
اور واقع ہے پشت حامل راس الغول پر درمیان ثریا و دبران
کے ستارے اوسکے تیرہ ۱۳ ہین جملہ داخل صورت چونکہ خیمہ کے ساتھ
مشابہ ہین لہذا اہل عرب اونکو خبا کہتے ہین اور ستارہ روشن کہ
اوسکے دوش چپ پر ہے اوسکو عیوق کہتے ہین اور جو بائین کہنی
پر ہے اوسکو عنز کہتے ہین اور دو ستارہ کہ اوسکے ساعد چپ پر ہین اونکو
جدیین کہتے ہین اور کواکب عناز بھی اور عیوق کو رقیب الثریا بھی
کہتے ہین اس جہت سے کہ اکثر ثریا کے ساتھ طلوع کرتا ہے اور
ایک ستارہ کہ اوسکے داہنے شانہ پر ہے اور دو ستارے کہ اوسکے
کعبین پر ہین ان تینون کو قوابع العیوق کہتے ہین



صورت ممسک الاعنہ یہ ہے

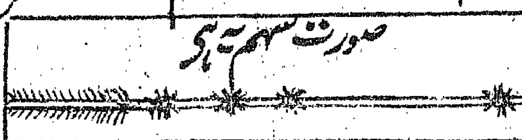
کوکبہ الحوا و الحیہ صورت اوسکی مانند اوس
مرد کے ہے کہ دونون ہاتھون سے سانپ پکڑے کھڑا ہو
ہوا ہین جملہ ستارہ اونتیس ۲۹ ہین چوبیس ۲۴ داخل صورت
اور پانچ خارج صورت جو ستارہ کہ سر پر ہے
اوسکو راعی کہتے ہین اور جو کوکبہ حاثی کے سر پر ہے اوسکو
کلب الراعی کہتے ہین اور جو ستارہ کہ اوسکے داہنے شانہ پر ہے اوسکو بھی


صورت حوا وحیہ یہ ہی

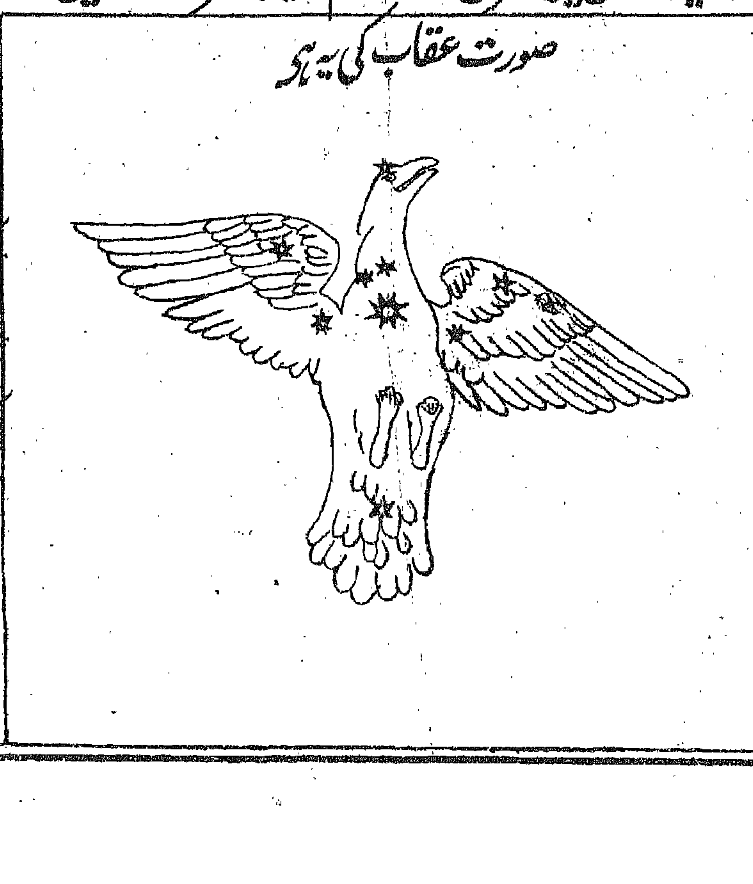
کلب الراعی کہتے ہین
ستارہ ہین اور
اونمین سے جو گردن
الحیہ کہتے ہین اور جو
... ہی اوسکو
ہین اسلیے کہ
واقع ہین
گردن پر
اوسکو
کہتے ہین
ہے کہ یہین

اور ... ہین اٹھارہ
... داخل الصورت
پر ہین اوسکو عنق
... ستارونکی کہ
نسق شامی کہتے
شام کیطرف
اور جو صف
واقع ہے
نسق یمانی
اس وجہ
کی طرف

ہی اور یا بین دونون نسق کو روضة الاغنام کہتے ہین کوکبة السہم کہ ستارے اوسمین پانچ ہین درمیان منقار دجاجہ اور نسر
طائر کے ہین کہکشان پر مانند تیر کے کہ پیکان اوسکا جانب مشرق کے ہو


صورت سہم یہ ہی

اور سوفار مغرب کیطرف واقع ہے جسوقت کہ وسط السما پر پہونچتا ہی
طول اوسکا دو گز دکھائی دیتا ہی کوکبة العقاب ستارے اوسمین نو داخل صورت ہین اور چھ خارج صورت تین ستارون کو نسر
صورت سے نسر طائر کہتے ہین مقابل ہین نسر واقع کے اور عوام شاہین میزان کہتے ہین اور نسر طائر اس لیے کہتے


صورت عقاب کی یہ ہی

ہین کہ وہ بشکل کرگس
منجملہ کواکب خارج الصورت
عوام میزان کہتے ہین اور
سر پر ہین اونکو ظلمتین
ستارے اوسمین
ایک ستارہ روشن
ہی اوسکو دنبال
جو ستارہ کہ درمیان
اونکو قعود کہتے ہین

پرواز کنندہ کے ہی اور
کے تین ستارون کو
وہ دو ستارہ کہ اوسکے
کہتے ہین کوکبة الدلفین
دس ہین اونمین سے
کہ دنبال پر واقع
دلفین کہتے ہین اور
ہین واقع ہین
اور عوام اونکو صلیب

اور اوسکو عمود الصلیب کہتے
تابع ہے اور دلفین جانور دریائی
ہے کو کہتے قطعۃ الفرس
اوسکے دو ستارے متصل ہین
ایک بالشت کے ہے اور یہ
اور دو ستارے ہین متفرق فاصلہ
اور یہ دونون اوسکے سر پر ہین اور یہ
کو کہتے الفرس الاعظم کے قریب

ہین اور یہ کوکب کشتی غارق کے
ہے کہ ڈوبنے والے کو بچاتا
ستارے اوسمین چار ہین منجملہ
کہ بعد درمیان اونکے قریب
دونون اوسکے منہہ پر واقع ہین
اون مین قریب ایک گز کے ہے
یہ قطعۃ الفرس قریب دلفین کے پیشانی پر ہے
بصورت ایک گھوڑے کے ہے

صورت دلفین کی یہ ہے



صورت قطعۃ الفرس یہ ہے



کہ اوسکے سر اور گردن اور دونون اگلے پیر اور سینہ وغیرہ کمر تک موجود ہو اور پیچھے اور پچھلے پیر نہین ہین
اوسمین ستارے بیس ہین منجملہ اونکے ایک ستارہ کہ اوسکی ناف پر ہے وہ مشترک ہے درمیان اسکے
اور صورت کو کہتے مراۃ المسلسلہ کی کہ اوسکے سر پر واقع ہے اوسکو سرۃ الفرس کہتے ہین اور ایک جو ستارہ کہ
اوسکی پشت پر واقع ہے اوسکو جناح الفرس کہتے ہین اور جو اوسکے شانے پر ہے اوسکو منکب الفرس
کہتے ہین اور ایک ستارہ اوسکی پیٹھ پر نزدیک گردن کے ہے اوسکو متین الفرس کہتے ہین اور ایک اوسکے

ہین جو نقطہ پر ہے
سکہتے ہین اور
ان چار کواکب
وستین الفرس
اور کوکب مشترک
پر واقع ہین
اور دو ستارے
اونکے عرقوب
دو ستارے مین

اوسے قم الفرس
ارباع مجموع
یعنی منکب الفرس
وجناح الفرس
کو شکل مربع
دلو کہتے ہین
کہ اونمین مقدم ہین
کہتے ہین اور
یعنی پر جناح

صورت فرس اعظم کی یہ ہے



واقع ہین اونکو کرب کہتے ہین اور دو ستارے کہ اوسکی گردن پر ہین اونمین سے تالی کو سعد التمام کہتے ہین
اور ستارے کہ اوسکے سینے پر ہین اونمین جو مقدم ہے اوسکو سعد البارع کہتے ہین اور دو ستارے کہ اوسکے
زانو پر ہین اون مین سے جو شمالی ہے اوسکو سعد المطر کہتے ہین کو کہتے المراۃ المسلسلہ

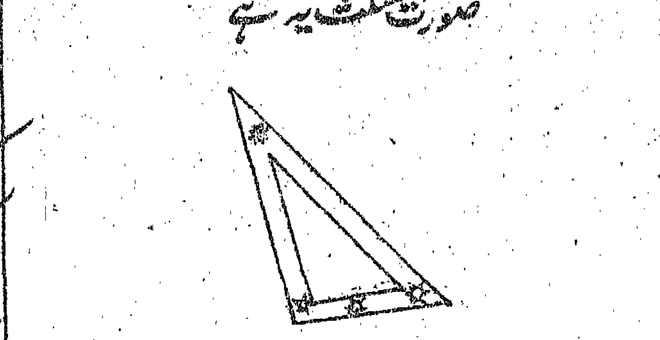
[illegible] ۱۸۲۸

یہ کوکب بصورت ایک عورت کے کہ دہنا ہاتھ اوسکا اوپر کیطرف اور دست چپ اوسکا دامن کیطرف کھنچا ہے اور اوسکے پیرون پر بہت ستارے جمع ہین گویا کہ اوسکے پیرون پر زنجیر پڑی ہے اسیوجہ سے اوسکو کوکبۃ المسلسلہ کہتے ہین جملہ ستارہ اوسمین داخل صورت تیئیس ہین سواے اوس ستارہ روشن کے کہ مشترک ہے درمیان اوسکے اور سرۃ الفرس کے منجملہ ان کواکب نورانی کے ایک نورانی کہ اوسکے سر پر واقع ہے اوسکو بطن الحوت کہتے ہین



صورت مراۃ المسلسلہ یہ ہے

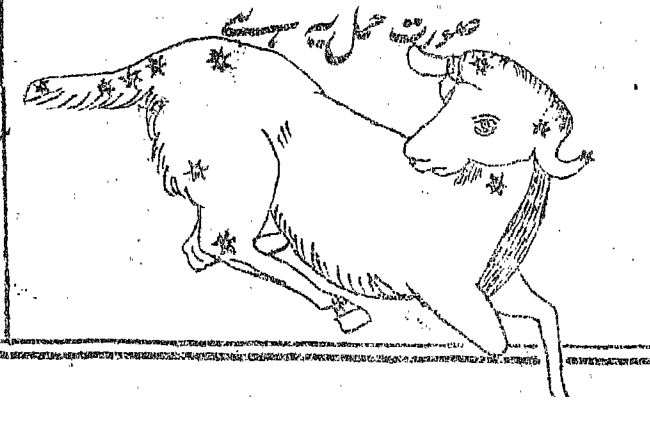
کوکبۃ المثلث یہ کوکب مثلث و اکی صورت پر ہے اور اوسمین چار ستارے ہین سوے اوس ستارہ منور کے کہ پاے چپ مراۃ المسلسلہ واقع ہے منجملہ اوسکے ایک ستارہ سر مثلث پہ ہے اور تین قاعدہ کے یہانتک کہ تمہا صور شمالیہ کا کہ سب اکیس صورتین ہین واللہ الموفق



صورت مثلث یہ ہے

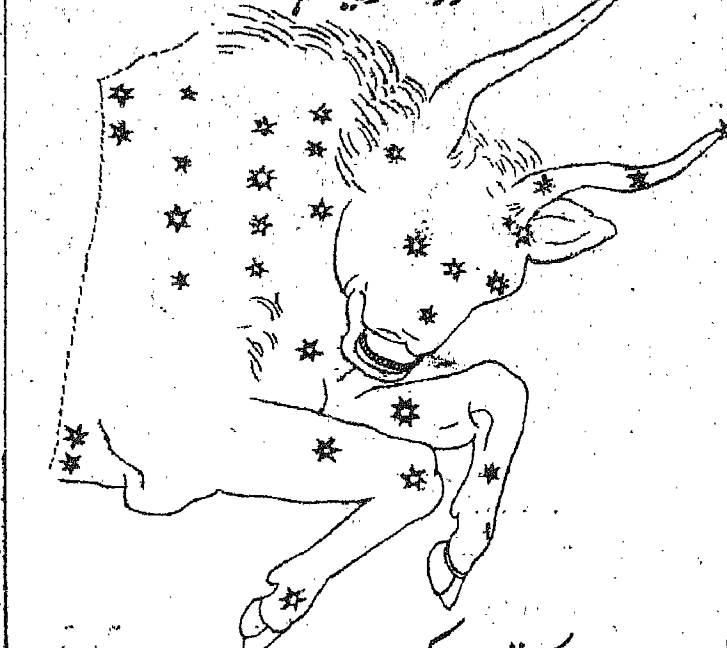
فصل ۳ فی بروج الاثنا عشر

فصل بروج دوازدہ گانہ کے بیان مین یہ جو صورتین کہ دائرۂ منطقۃ البروج مین کواکب سیارہ کی راہ پر ہے واقع ہین وہ سب بارہ ہین اور اونکو بارہ برج کہتے ہین جو برج جسکی صورت پر واقع ہے اوسیکے نام سے مشہور ہے چنانچہ ذکر ہر ایک برج کا مع نام اور شکل اور تفصیل کواکب کے موافق مذہب منجمین اور اہل عرب کے اس فصل مین کیا ہے اول برج سے شروع کرتے ہین **کوکبۃ الحمل** یعنی یہ کواکب بینڈھے کیصورت پر واقع ہین مقدم اوسکا مغرب کیطرف اور موخر اوسکا مشرق کیطرف اور منہ اوسکا پشت کی طرف پھرا ہوا ہے جملہ ستارہ اوسمین اٹھارہ ہین تیرہ داخل صورت اور پانچ خارج صورت منجملہ اونکے دو ستارے روشن کہ اوسکے سر پہ ہین اونکو شرطین کہتے ہین اور ایک ستارہ روشن خارج صورت اوسکی شاخ پر واقع ہے اوسکو ناطح اور جو ستارہ کہ آلت اوپر ان پر بشکل مثلث متساوی الاضلاع ہین اونکو بطین کہتے ہین اور شرطین اور بطین جو منزلین منازل قمر سے ہین **کوکبۃ الثور**



صورت حمل یہ ہے

یعنی برکھ بیل کی صورت پسہہ کمر سے آدھا جسم پچھلا نہین ہی مقدم اوسکا مشرق کیطرف اور موخر اوسکا مغرب کیطرف
اور ستارے اوسمین سوا اوس ستارہ روشن کے کہ اوترطرف قرن کے شمالی جانب اور دہنے پر ممسک الاعنہ
کی صورت کے واقع ہے اور مشترک ہے فیما بین صورت اور اوسکی صورت کے اسکے تیئیس ستارہ ہین داخل
صورت اور گیارہ خارج صورت اونمین سے چار ستارے متوالی موضع قطع پر ایک صف مین واقع ہین اور
ایک ستارہ روشن سرخ اوسکی چشم جنوبی پر ہے اوسکو دبران اور عین الثور کہتے ہین اور جو ستارے کہ اوسکے



صورت ثور یہ ہے

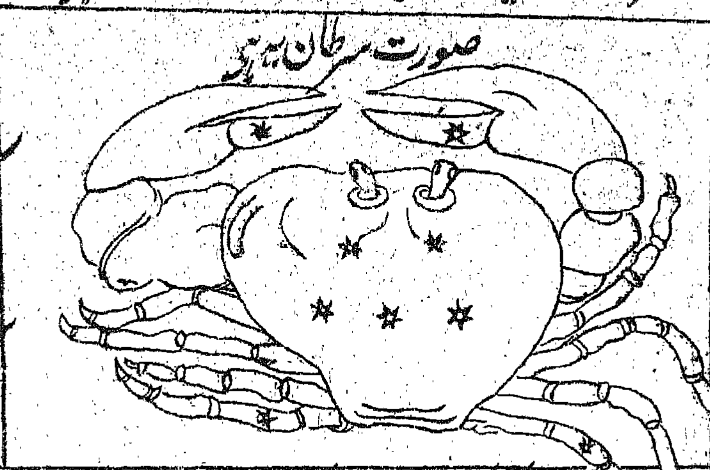
دوش پر ہین اونکو ثریا کہتے ہین اور نجم بھی وہ سب
چھہ ستارے ہین بشکل خوشہ انگور کے گویا مجموع
ایک ستارہ ہی دو روشن اور باقی خفی اور بعضے
کہتے ہین کہ سات ہین اور دو ستارے متقارب
کہ اوسکے گوش پر واقع ہین اونکو کلبین کہتے
ہین گویا کہ وہ دو کلب ہین دبران کے اور عرب
دبران کو شوم و نحس جانتے ہین اس سے
خشک سالی ہوتی ہی اور چند ستارے کہ حوالی
ثور مین ہین اونکو قلاص کہتے ہین **کوکبہ**
التوامین یعنی جوزا ہندی مین اوسکو متھن کہتے ہین یہ صورت صورت دو آدمیون کی سی ہی سر اونکے
اوتر اور پورب کی طرف اور پیر اونکے پچھم اور دکھن کیطرف ہین ستارے ایک صورت کے دوسری صورت سے
ملے ہوے ہین اور دونون صورتون کی ملاکے سب اٹھارہ ہین داخل صورت اور سات خارج صورت
دو ستارے روشن کہ ان دونون کے سرون پر ہین عرب اونکو ذراع مبسوط کہتے ہین اور دو ستارے کہ لیتان



صورت توامین یہ ہے

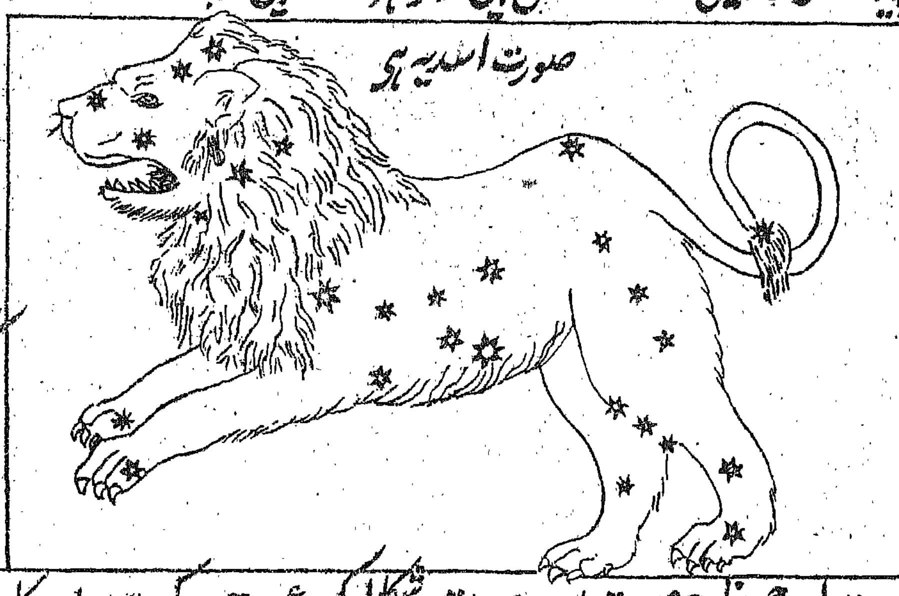
صورت شمالی غربی پر ہین اونکو ہقعہ غنعہ کہتے ہین
اور بعضے ایک کو ہنعہ اور دوسرے کو اذرع
کہتے ہین اور دو ستارے کہ اوپر قدم صورت اول کے
ہین اور وہ ستارہ کہ اوسکے آگے واقع ہی اون سبکو
نجاشی کہتے ہین **کوکبة السرطان**
یعنی کرک نو ستارے اسمین داخل صورت ہین
اور چار خارج صورت وہ ستارہ کہ انہین سے

روشن ہے اہل عرب اونکو نثرہ کہتے ہین اور مجسطی نے نثرہ کو معلف بیان کیا ہی اور دو ستارے کہ نثرہ کے پشت پر



صورت سرطان یہ ہے

ہین اونکو حمارین کہتے ہین اور ایک ستارہ
کہ اوپر ایک پیر جنوبی اس شکل کے ہے
اوسکو طرفہ کہتے ہین یہ کوکبۃ الاسد یعنی
سنگ ستائیس ستارے ہین اوسمین داخل صورت ہین اور آٹھ
خارج صورت جو ستارے کہ اوسکے منھ پر ہین اور
جو ستارے سرطان کے خارج صورت ہین ان
سکو طرفہ کہتے ہین اور چار ستارے کہ اوسکی گردن پر ہین اونکو جبھہ اور جو ستارے کہ اوسکے سینے پر ہین اونکو قلب
اور جو اوسکی پیٹھ اور تہی گاہ یعنی ناف کے متصل ہین اونکو زبرہ کہتے ہین اور جو ستارہ کہ اونکے موخر دم پر ہے اوسکو



صورت اسد یہ ہے

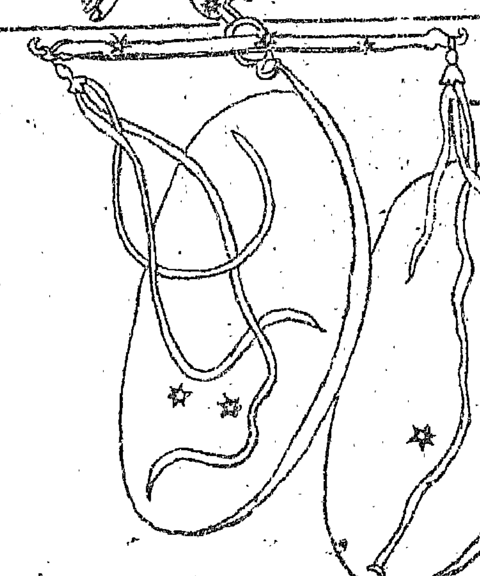
صرفہ کہتے ہین اسواسطے کہ وہ جب
مغرب مین ساقط ہوتا ہی سردی
موقوف ہوتی ہی اور جب طلوع
کرتا ہی تحت الشعاع سے گرمی موقوف
ہوتی ہے کوکبۃ السنبلہ
یعنی کنیا اور اسکو کوکبۃ العذرا
بھی کہتے ہین ستارے اوسکے
چھبیس داخل صورت اور چھہ خارج صورت ہین یہ صورت بشکل ایک عورت کے ہے سر اوسکا جانب صرفہ کے
کہ وہ ایک ستارہ روشن ہے دنبال اسد پر اور پیر اوسکے اوس مقام پر ہین کہ جہان زبانہ ترازو ہی اہل عرب
اوس ستارے کو کہ بائین دوش سنبلہ پر ہی اوسکو عوا کہتے ہین اور عوا نام ہے تیرھوین منزل کا منازل قمر
سے اور بعضے کہتے ہین کہ عوا اوس ستارے کا نام ہے جو نیچے بغل و شکم سنبلہ کے ہے اسلیے کہ کتا پیچھے
شیر کے بہت فریاد کرتا ہے اور عواء البرد بھی کہتے ہین اسواسطے کہ جب سے طلوع کرتا ہے سنبلہ تا غروب
سردی رہتی ہی اور اوس ستارہ روشن کو کہ نزدیک ہاتھ سنبلہ کے ہے اور اوسکو کہ سنبلہ کے ہاتھ مین ہے
سماک اعزل کہتے ہین اس لیے کہ ہتھیار نہین رکھتا ہے اور مقابل اوسکے سماک رامح ہے اور اہل نجوم ان ستارونکو
ساق الاسد کہتے ہین اور وہ ستارہ کہ بائین پیر پر ہے اوسکو عفر کہتے ہین اسواسطے کہ نزدیک اوسکے
ایک ستارہ خفیہ اور ہے گویا کہ یہ اوسکو چھپائے ہے کوکبۃ المیزان یعنی تولا ستارے اوسکے آٹھ

واخل صورت
کواکب
کواکب
کے واقع
تو خارج
اور اس
سے کوئی
مشہور نہین ہے
العقرب
ستارے
اکیس داخل
ہین اور تین
اور اہل عرب
کہ اوسکی
ہین اونکو
کہتے ہین
روشن
کہ اوسکے
اوسکو قلب
ہین اور وہ ستارہ
قلب العقرب
اوسکے
نساط
ہین اور
ستارہ کہ حمرات

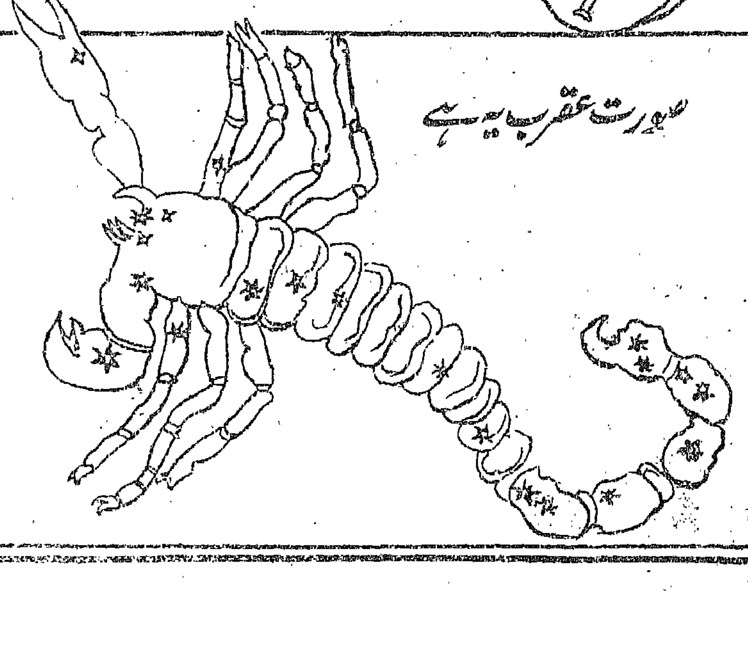
صورت سنبلہ یہ ہے



صورت میزان یہ ہے

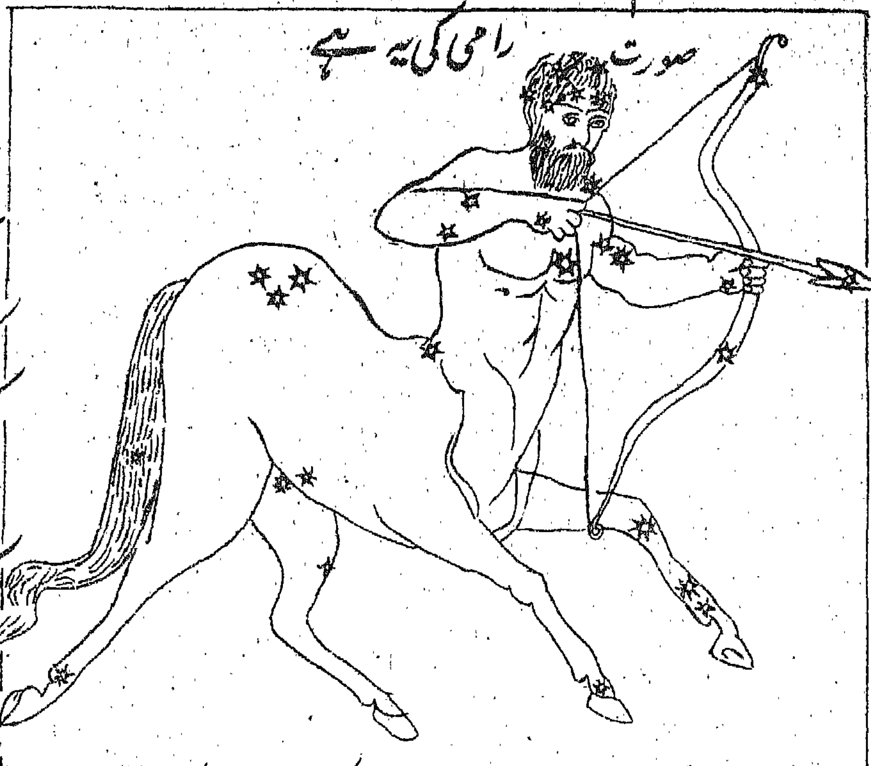


صورت عقرب یہ ہے



ہین ع زبیان
عذرا اور
عقرب
ہین اور
صورت
مجموع
ستارہ
کو کبستر
یعنی سر چھیک
اوسکے
صورت
خارج صورت
اون ستارونکو
پیشانی پر
اکلیل
اور وہ ستارہ
مائل بسرخی
بدن پر ہے
العقرب کہتی
ہین گے
وہ ستارہ کہ پیچ
ہے اونکو
کہتے
ہین
چند
واقع ہین

ہین اونکو فقرات کہتے ہین اور وہ دو ستارے کہ کنارہ ذنب پر واقع ہین اونکو شولہ کہتے ہین کوکبتہ الرامی
یعنی قوس ہندی مین اوسکو دھن کہتے ہین ستارے اوسمین جملہ اکتیس ہین اور گرد اوسکے کوئی ستارہ نہین
منجملہ اونکے جو ستارہ اوپر پیکان اور قبضۂ کمان اور طرف جنوب قوس اور طرف دست راست کے ہین وابسے
اہل عرب ان سبکو انعام وارد کہتے ہین اسلیے کہ کہکشان کو نہر کے ساتھ تشبیہ دیتے ہین اور یہ ستارے اوسکے
کنارے پر واقع ہین پس گویا نعائم ہین کہ پانی پینے کو لب نہر آئے ہین اور جو ستارے کہ دوش چپ اور پائے


صورت رامی کی یہ ہے

سہم اور شانۂ چپ
اوسکے واقع ہین
پورب طرف کچھ
انعام صادر
گویا کہ نعائم ہین
ہین اور دو ستارے
گوشۂ شمالی پر ہین
ہین اور دو ستارے
ران پر ہین اونکو
کوکبتہ الجدی

اور زیر نعل
اور کہکشان سے
ہٹے ہین اون کو
کہتے ہین یعنی
کہ پانی پیکر جاتے
کہ کمان سے
اونکو ظلیمین کہتے
کہ پائین ساق اور
مردین کہتے ہین
یعنی ملکر اوسمین

اٹھائیس ستارے ہین اور گرد اوسکے کوئی ستارہ نہین ہے منجملہ اونکے دو ستارے کہ اوسکے سر اور دم پر واقع ہین
اونکو سعد ذابح کہتے ہین یعنی جو ستارہ انمین روشن ہے اوسکو ذابح کے ساتھ تشبیہ دیتے ہین اور جو خفی ہے اوسکو
بکری کے ساتھ گویا کہ وہ اوسکو ذبح کرتا ہے اور اوسکی روشنی کو مٹاتا ہے اور دو ستارے روشن کہ اوسکے دنبال پر


صورت جدی یہ ہے

واقع ہین اونکو حجبین
یعنی ولد ہندی ہین اوسکو
ستارے داخل صورت ہین
دو ستارے روشن کہ اوسکے
اہل عرب سعد الملک کہتے
چپ پر ہین ہے اون ستارون کے
سعد السعود کہتے ہین اور

کہتے ہین کوکبتہ السابح
کمبھ کہتے ہین اوسمین بیالیس ۴۲
اور ہین خارج صورت منجملہ اوسکے
دوش راست پر ہین اونکو
ہین اور دو ستارے کہ دوش
کہ جو دنبال جدی پر ہین اونکو
تین ستارے کہ دست چپ پ

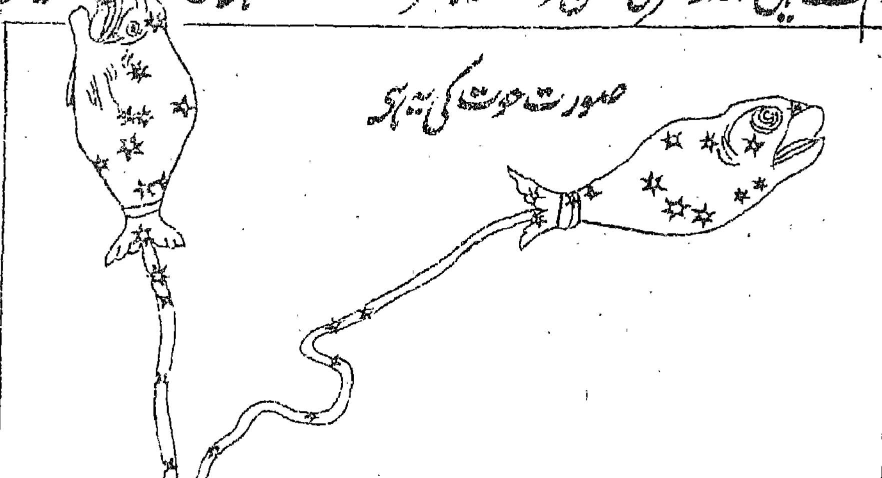
ہین اونکو سعد بلع اسلیے کہتے ہین کہ ان دونون مین مسافت کم ہے مسافت فیما بین سعد ذابح سے اور انکو تشبیہ دیتے ہین کشادہ دہن سے کہ آمادہ ہو کسی شی کے کہانے پر اور کہتے ہین کہ وقت طوفان نوحی کے جب پروردگار عالم نے ارشاد فرمایا یَا اَرْضُ ابْلَعِی مَاءَكِ اوسوقت یہ دونون ستارے طالع تھے اور وہ تین ستارے کہ اوسکے داہنے

ہاتھ پر ہین اونکو سعد
کہ دہنے ساعد پر ہے
کو سعد الاخبیہ
جب یہ ستارے طالع
حشرات الارض نیچے
جاتے ہین بسبب
اور وہ ستارے کہ
حوت پر ہے اوسکو
اور بعض طلیم
یعنی حوت ہندی ہین
اس کوکبہ مین چوبیس ۲۴ تثلیث


صورت ساکب الماء یہ ہے

اور اوس ستارے کو
اخبیہ اور مجموع
کہتے ہین اسلیے کہ
ہوتے ہین ہوام اور
زمین کے چلے
شدت سردی کے
دکھن کی طرف دہن
ضفدع کہتے ہین
کوکبۃ السمکتین
اسکو مین کہتے ہین
ستارے داخل

صورت ہین اور چار خارج صورت اور شکل اوسکی مانند دو مچھلیون کے ہی ایک اونمین سے پشت فرس اعظم پر ہے اوسکو سمک متقدم کہتے ہین اور دوسری دکھن طرف کوکبہ مراۃ المسلسلہ کے ہے ان دونون کے درمیان مین ایک خط


صورت حوت کی یہ ہے

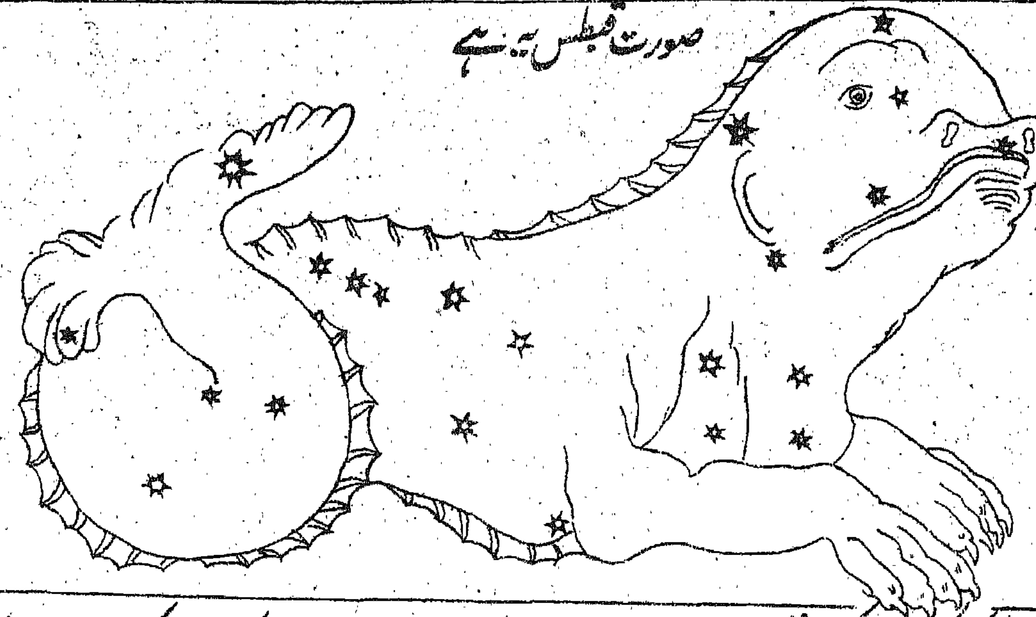
پنچید ار ستارونسے
بیان صور
اور وہ پندرہ
چنانچہ بیان
مذہب منجمین اور
آتا ہے مثل بیانات
کوکبہ قیطس

کھیچا ہے **فصل ۵**
جنوبیہ مین
صورتین ہین
ہر ایک کا موافق
اہل عرب کے
سابق کے
یہ ایک کوکب

دریائی جانور کی صورت پر ہے کہ مقدم اوسکا مشرق کی طرف برج حمل سے دکھن جانب اور موخر اوسکا مغرب کی طرف اون تین ستارون کی پشت پر کہ جو خارج از صورت دلو ہین ستارے اوسمین بائیس ہین عرب اون ستارونکو

کہ جو اوسکے سر پر ہین کف الجذما کہتے ہین اسواسطے کہ شش اوسکی کف الخضیب سے کم ہی اور پانچ ستارے کہ اوسکے آخر بدن پر ہین اونکو نعامات کہتے ہین اور جو ستارہ کہ اوسکے اصل دنبال پر ہی اوسکو نظام کہتے ہین اور ایک ستارہ اوسکی دم کے دکھن طرف کے شعبہ پر ہی اوسکو ضفدع ثانی کہتے ہین لیکن فرق اتنا ہی کہ ضفدع اول دلو سے خارج صورت فیما بین اوسکے اور قیطس کے واقع ہی

صورت قیطس یہ ہے



کوکبۃ الجبار کواکب اوسکے اٹھتیس ہین صورت ہین اور وہ بصورت مرد استادہ کے ہے دکھن طرف طریق آفتاب سے اور اوسکے ہاتھ مین عصا اور کمر پر تلوار ہے عرب اون تین کواکب کو جو اوسکے منھ پر ہین ہقعہ کہتے ہین اور اثافی بھی اور وہ ستارہ اعظم کہ اوسکے داہنے دوش پر ہی منکب الجوزا اور ید الجوزا کہلاتا ہے اور وہ دو ستارے کہ بائین دوش پر ہین اونکو ناجد و مرزم کہتے ہین اور اون تین ستارونکو کہ ایک صف مین ہین اونکو منطقۃ الجوزا کہتے ہین اور

اون تین ستارونکو کہ متصل ہین سیف الجبار کہتے ہین وہ ستارہ بڑا کہ بائین کہتے ہین اور راعی اور اون بعض ستارونکو قوس کے واقع ہین اور ذوائب الجوزا بھی یہ صورت بشکل ایک کثیر الالتفات کے

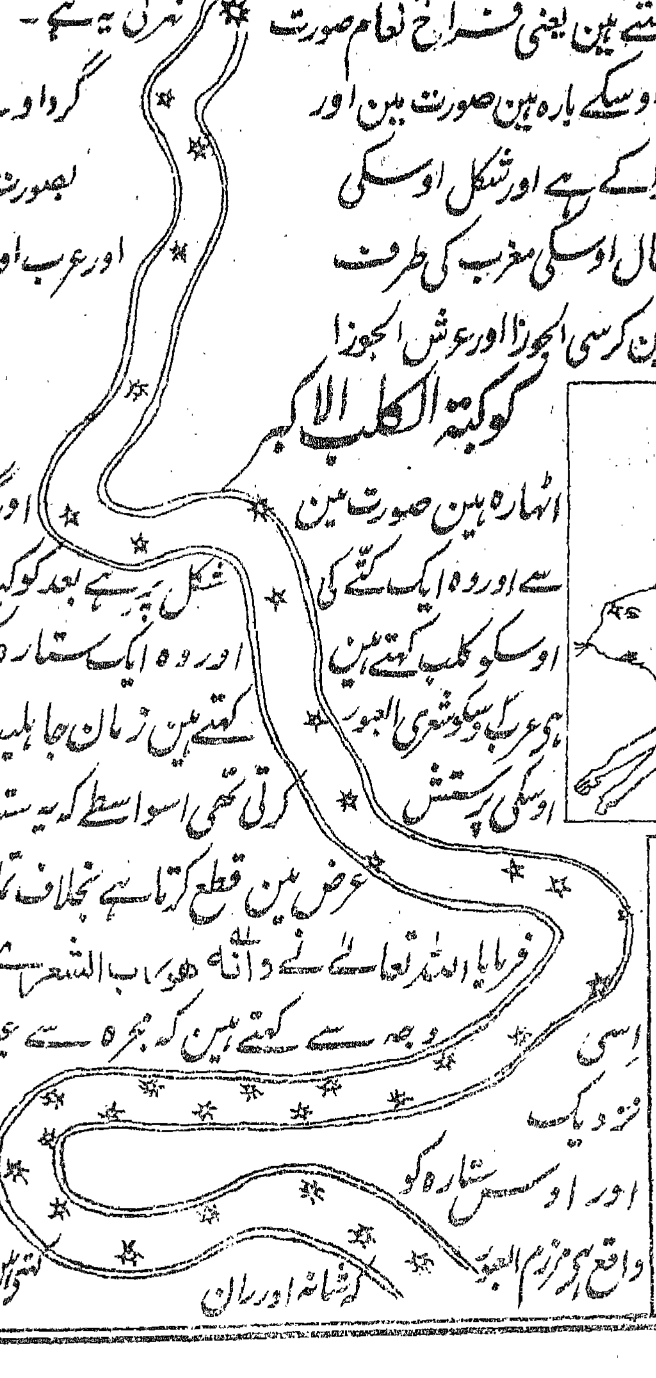
کہ ایک دوسر لیے الجبار کہتے ہین اور قدم پر ہی رجل الجبار الجوزا بھی کہلاتا ہی کہ آستین پر مثل تاج الجوزا کہتے ہین

کوکبۃ النہر دریاے باریک واقع ہی ستارے

صورت جبار کی یہ ہے



اوسکی چونتیس ہین صورت مین گرد اوسکی کوئی ستارہ جڑا نہین شروع ہے یہ صورت اوس ستارے سو کہ قدم جوزا پر واقع ہو اور گذری پہونچا جسمہ مغرب پر لطرف
نعرجہ کے اون چار ستارون تک کہ سینہ قیطس پر واقع ہین بعد ازان گذری ہے تین ستارون پر جنوب مین بعد
اوسکے پھرتا ہی مشرق کیطرف اور گذری ہے اون تین ستارون پر کہ مجتمع ہین بعد اوسکے پھرتا ہے دکھن کیطرف تین ستارون
پھر منقطع ہوتا ہے اور گذرتا ہے دکھن کی جانب اون دو ستارون پر کہ متصل ہین بعد اوسکے مغرب کیطرف
گذری ہے پھر دو ستارون پر کہ وہ بھی متصل ہین بعد ازان تین ستارون پر کہ متصل ہین بعد اوسکے پہونچتا ہے ایک روشن
ستارہ پر کہ آخر نہر پر ہے عرب اول اور دوم اور سوم کو کرسی الجوزا کہتے ہین اور اون چار کوکب کہ درمیان نہر کے ہین اور پانچ
کوکب کو کہ دوسری جانب مین ارحی النعام کہتے ہین یعنی آشیانہ کے ساتھ تشبیہ دیتے ہین اور اون ستارون کو کہ
گرد اوسکے ہین بیض اور اوس ستارے کو کہ آخر نہر پر ہے ظلیم کہتے ہین اور درمیان اس ظلیم اور اوس ظلیم کے کہ حوت کے منہ پر
واقع ہے بہت ستارے ہین اونکو رئال کہتے ہین یعنی فراخ النعام صورت نہر کی یہ ہے -



کوکبة الارنب ستارے اوسکے بارہ ہین صورت مین اور
جڑا ہوا نہین ہے اور وہ نیچے پر جوزا کے ہے اور شکل اوسکی
منہ اوسکا مغرب کی طرف اور دنبال اوسکی مغرب کی طرف
کہ دونون ہاتھ اور دونون پیر پر ہین کرسی الجوزا اور عرش الجوزا

گرد اوسکے کوئی ستارہ
بصورت ارنب کے ہے
اور عرب اون چار ستارون کو
بھی کہتے ہین



کوکبة الکلب الاکبر ستارے اوسکے
اٹھارہ ہین صورت مین
اور گیارہ خارج صورت
سے اور وہ ایک کتے کی
شکل پر ہے بعد کوکبہ جوزا کے اور اسکے بیچ
اوسکو کلب کہتے ہین
اور وہ ایک ستارہ کہ اوسکے منہ پر واقع
ہی عرب اوسکو شعری العبور
کہتے ہین زمان جاہلیت مین ایک قوم
اوسکی پرستش
کرتی تھی اسواسطے کہ یہ ستارہ آسمان کو
عرض مین قطع کرتا ہے بخلاف تمام کواکب کے
فرمایا اللہ تعالے نے وانه هو رب الشعری اور شعری العبور
وجہ سے کہتے ہین کہ بحرہ سے عبور کیا ہے
سہیل کے
اسی
نزدیک
اور اوس ستارہ کو
کہ چنگل کلب پر
واقع ہے مرزم العبور
کہتے ہین اور وہ چار ستارے
کہ شانہ اور ران



اور دنبال پر ہین عذار کہتے ہین اور وہ چار ستارے خارج از صورت ایک صف مین واقع ہین اونکو فرود کہتے ہین اور
دو ستارے اور کہ خارج از صورت ہین ایک کو حضار کہتے ہین اور دوسرے کو وزن اور ان دو کو علماے نجوم نیر کہتے ہین
اسواسطے کہ قبل سہیل کے طلوع ہوتے ہین ایک شخص نے قسم کھائی ہے کہ سہیل ہین **کوکبۃ الکلب المقدم**
اس شکل مین کل دو ستارے ہین روشن واقع ہین درمیان اون دو کواکب روشن کے کہ سر نوا مین یہ ہین اور درمیان ویس
ستارے کے کہ دہن کلب متاخر پر یعنی کلب الاکبر پر ہے مشرق کیطرف ایک ستارہ ان دونون سے روشن تر ہے
عرب اوسکو شعری الشامیہ کہتے ہین اسوجہ سے کہ شام کیطرف مین غائب ہوتا ہے اور شعری الغمیصا بھی کہتے ہین اسواسطے
کہ وہ بہن سہیل کی ہے اور شعری العبور نے مجرہ سے عبور کیا ہے نزدیک سہیل کے اور وہ اوس طرف رہ گیا پس مفارقت
مین سہیل بہت رویا یہان تک کہ ادب
کی آنکھین اوسکی اور اون
دو ستارونکو کہ سر نوا مین پر ہین
ذراع مقبوضہ کہتے ہین اسواسطے
کہ ذراع دیگر
سے متاخر
ہے

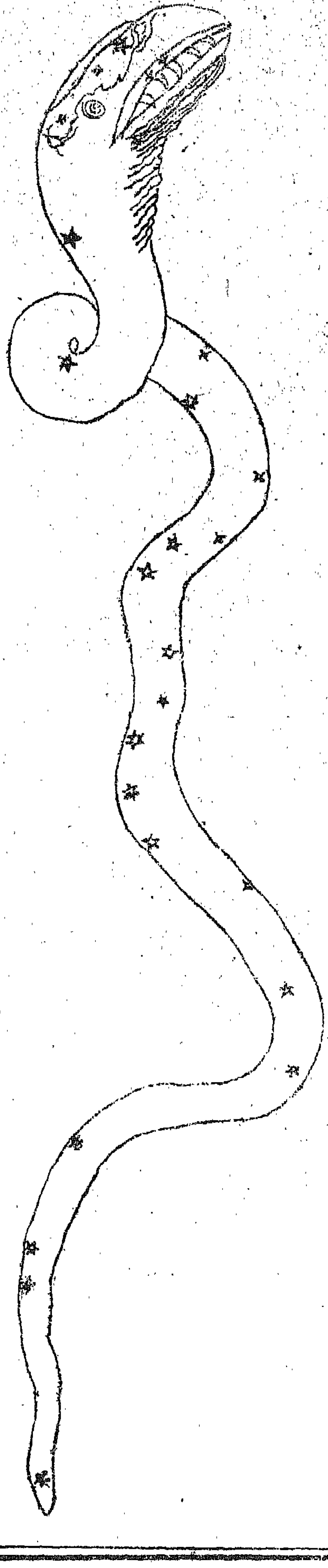
کوکبۃ السفینہ
ستارے اوسکے
پینتالیس ۴۵
ہین صورتین
اور گرد اوسکے
کوئی ستارہ
مرصود نہین ہے



بطلیموس قائل ہے کہ وہ ستارہ
روشن کہ مجداف پر واقع ہے
دکھن کیطرف اوسکو سہیل
کہتے ہین اور وہ بہت دور ہے
کوکبۃ السفینہ سے دکھن کیطرف
علماے عرب نے سہیل اور
کواکب سفینہ مین بہت وہمین
لکھی ہین بعضے کہتے ہین کہ وہ
ستارہ کہ کنارہ مجداف دوم پر
ہے سہیل ہے +

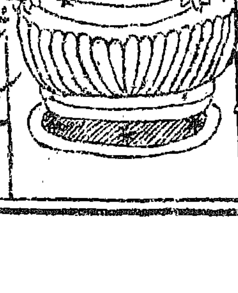
فصل ۱۰ فوائد قطب جنوبی مین قطب جنوبی مقابل قطب شمالی کے واقع ہے اور خارج ہے کواکب سفینہ کے نزدیک ستارہ منحرف کے اور گرد اوسکے بہت ستارے ہین نیچے سہیل کے علما نے قطب جنوبی کے بہت فوائد بیان کیے ہین ازانجملہ ایک امر وضع حمل کا ہے کہتے ہین کہ اگر کسی حیوان پر ولادت دشوار ہو نظر کرے اس قطب اور سہیل مین فی الحال وضع حمل کرے اور منجملہ اوسکے امر الباہ ہے اگر کوئی شخص نامرد ہو گیا ہو بے استعمال دوا چند شب سہیل اور قطب جنوبی مین نظر کرے مرد ہو جاے اور منجملہ اوسکے دفع الثولول ہے چاہیے کہ صاحب اوسکا موافق عدد ثولول کے پتی درخت عرب کے لے اور طرف قطب جنوبی اور سہیل کے نظر کرے اور بیالیس مرتبہ یہ کہے کہ یہ واسطے دفع ثولول کے ہے بعد اوسکے اون پتون کو ہاون دستہ مین کوٹے اور اوپر ثولول کے رکھے ثولول محو ہونگے کہتے ہین کہ یہ خواص عجیب اور مجرب سے ہے اور منجملہ اوسکے دفع مالیخولیا ہے چاہیے کہ صاحب اوسکا چند مرتبہ سہیل اور قطب جنوبی پر ہر شب مین چند مرتبہ نظر کرے یہانتک کہ مالیخولیا دفع ہووے کہتے ہین کہ یہ مجرب ہے اور منجملہ اوسکے پیدا ہونا خوشی کا ہے کہتے ہین صبح نظر کرنا سہیل اور قطب جنوبی مین سرور اور طرب زیادہ کرتا ہے یہی باعث ہے کہ زنگی مخصوص ہین ساتھ زیادت طرب کے اور غم نزدیک انکے نہین آتا ہے اسواسطے کہ مدار قطب جنوبی اور سہیل کا سمت الراس اونکا ہے اور منجملہ اسکے ازالہ ظفرۃ العین ہے اور ظفرہ ایک مرض ہے امراض چشم سے اگر صاحب ظفرہ قطب جنوبی اور سہیل مین بہت نظر کرے اس عارضہ سے نجات پاوے لیکن چاہیے کہ نظر تیز کرے اور انگشت شہادت کثرت سے آنکھ پر پھیرے اور ابتدا اسکی شب سہ شنبہ سے کرے اور جبتک کہ ظفرہ زائل نہو منقطع نکرے بیالیس یا اونچاس روز تک اور بعد زوال آفتاب کے کھانا نکھاوے کہتے ہین کہ جس اونٹ کی آنکھ سہیل پر پڑتی ہے فی الحال ہلاک ہوتا ہے یا بیمار ہو کر ہلاک ہوتا ہے اور وہ شتر مردہ واسطے چند چیزون کے کام آویگا **اول** یہ کہ اگر کسی عورت کا خون حیض بند ہو گیا ہو خون اوس اونٹ کا اپنے پاس رکھے خون جاری ہو گا **دوم** یہ کہ اگر استخوان اوسکے پیس کر بقدر ... نہ کھاوے ... مرض زائل ہو **سوم** یہ کہ جس شخص کے کبھی آنکھ مین پانی اوترا ہو تین روز گوشت اس اونٹ کا کھاوے پانی دفع ہو جائیگا **چہارم** یہ کہ اگر کوئی شخص اوسکی ہڈی یا گوشت یا سینگ یا جلد یا پتہ کو ساتھ چوب عوسج یا اوسکی خاکستر کے ملا رکھے بدن مین جس جگہ پر منظور ہو کہ بال نہ نکلین اوس جگہ کے بال اوکھیڑ کے چار مثقال اوسمین سے سرکے مین حل کرکے ضماد کرے اوس مقام پر بال نہ نکلین **پانچوین** یہ اگر اس خاکستر کو بواسیر پر تین یا چار بار ملے بواسیر زائل ہو لیکن چاہیے کہ اول دانہ بواسیر کو قطع کرلین **چھٹے** یہ کہ اگر کسی کو داء الثعلب ہو گوشت اور چربی کو بان اوس شتر کو مقدار ڈیڑھ رطل کے ساتھ پیاز تازہ کے لگاوے یہانتک کہ آدھا رہ جاوے بعد اوسکے سر پر اوسکو ملے وہ مرض زائل ہو گو کتب **الشجاع** ... اوسکے ... داخل ہوئے ہین

صورت شجاع کی یہ ہی



اور دو خارج از صورت اور یہ
صورت درمیان شعری الغمیصا اور
قلب الاسد کے واقع ہے اور
ہٹی ہوئی ہی دکھن کی طرف پیچ سر
منعطف یہ صورت قریب اوس
کوکب روشن کے کہ آخر عقدہ پر ہے
نزدیک پشت کے اور اوپر اوسکے
چار ستارے ہین اونز طرف اوسی
ستارہ روشن کے اور اس ستارہ کو
کہ آخر گردن پر ہے عرب اوسکو فرد
کہتے ہین اسکو اسطرا اور ہین کوئی
ستارہ مثل اوسکے نہین ہے
اور وہ دو ستارے کہ اوسکے
دنبال مین ہین کہتے ہین کہ وہ
خارج صورت ہین اور ہین
زیادہ کیے گئے ہین اور
اور باقی کواکب شجاع
ہین ... ...
اختلاف کیا ہے کہ
اوس کے بیان مین
کوئی فائدہ نہین ہی

صورت کوکبہ باطیہ یہ ہی



سکو کتنے الباطیہ
ستارہ اور ستارہ ہین جہا
اور سکو شجاع کی
اوسکو معلف کہتے ہین

کوکبة الغراب
مین عقب کواکب
سماک اعزل کے
اور عرش السماک بھی اور
کوکبة القنطورس ستارے
مثل صورت اوس حیوان کے

ستارے اور اسکے سات
بالمیسر پر دکھن طرف
عرب انکو عجز الاسد کہتے ہین
بعضے اوسکو اجمال کہتے ہین
اوسکے سینتیس ہین اور وہ
ہے کہ سر سے کمر تک بصورت

صورت کوکب غراب یہ ہی

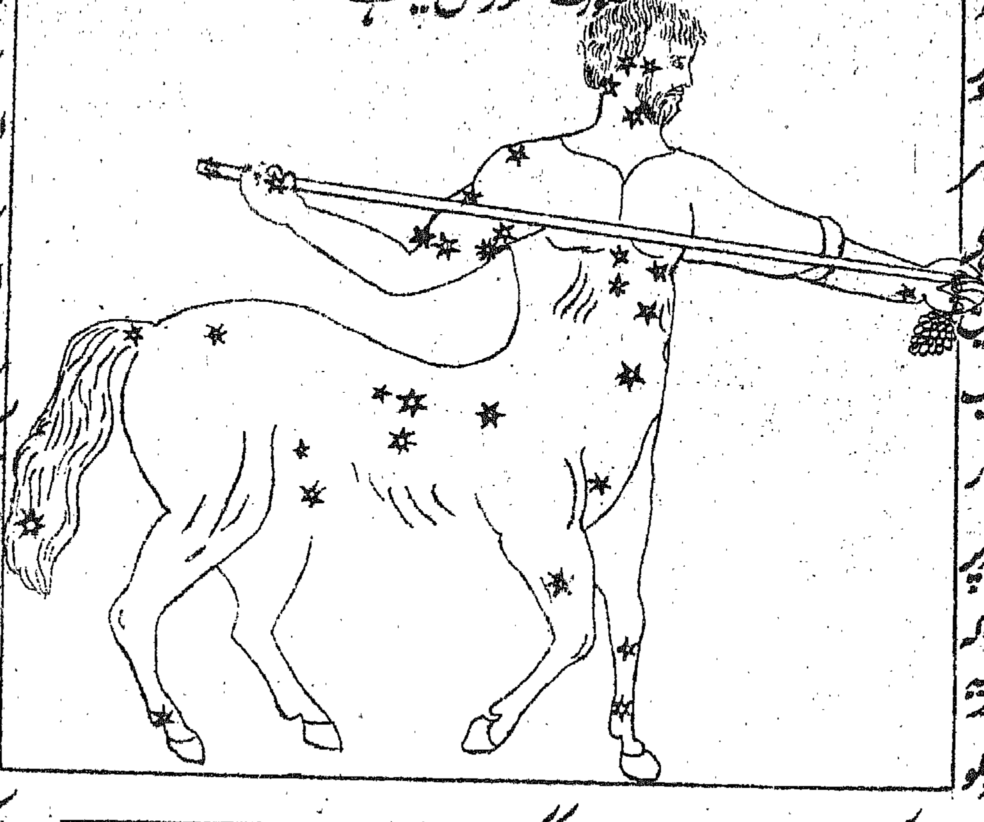


انسان کے اور کمر سے آخر تک بصورت اسپ بے سر کے منھ اوسکا پورب کی طرف اور آخر اوسکا پچھم کی طرف

اور ایک ہاتھ
دو خوشۂ انگور
ہاتھ مین شیر
ایک ستارہ ہے
بطن کہتے ہین
پر اوسکے ایک
اوسکو حصار
بائین ہاتھ پر
ستارہ ہے کہ
کہتے ہین اور یہ
روشن کہ اونکو

ہین اور اسکے
ہین اور دو
اور شکم
روشن کہ اوسکو
اور دائین
ستارہ ہے روشن
کہتے ہین اور
اور اسکے ایک
اسکو [illegible]
دو ستارے ہین
محلفین کہتے ہین

صورت قنطورس یہ ہے



کوکبة السبع ستارے
ہین صورت مین
اور ملی ہوئی ہے
کے اور قنطورس
پکڑا ہوا ہے عرب
اور کواکب سبع
بسبب کثافت

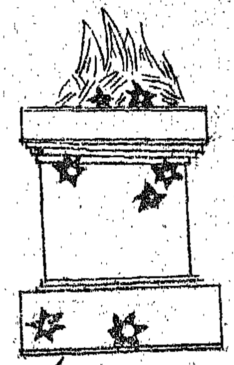
اور اسکے انتیس
اور ایک خارج صورت
یہ صورت ساتھ قنطورس
[illegible]
[illegible]
اسکو شمار [illegible]
اور کثرت اونکے

صورت کوکبہ سبع یہ ہی



اور گرد اوسکے کوئی ستارہ موجود نہین ہے کوکبۃ المجمرہ ستارے اس مین سات ہین او سب داخل صورت اہل عرب نے کوئی نام اس صورت کے لیے نہین وضع کیا ہی کوکبۃ الاکلیل الجنوبی ستارے اوسکے تیرہ ہین صورت مین آگے ان دو ستارون کے کہ اوپر پیر رامی کے ہین بعضے اوسکو قبہ کہتے ہین اسواسطے کہ خوب مدور ہی اور بعضے اونکو وحی نعام کہتے ہین اور بعضے آشیانہ شتر مرغ اسواسطے کہ دکھن طرف نعام کے صادر وارد ہے اور ذکر اوسکا گذرا

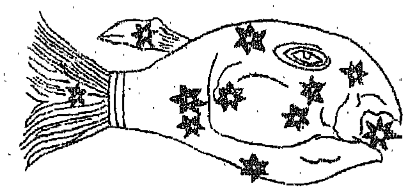
صورت کواکب مجمرہ یہ ہے



صورت کوکب اکلیل جنوبی یہ ہے



صورت کوکب حوت جنوبی یہ ہے

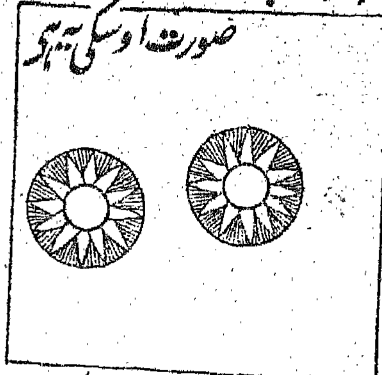


کوکبۃ الحوت الجنوبی ستارے اوسکے گیارہ ہین صورت مین اور چھ خارج صورت دکھن طرف دلو کے سر اوسکا پورب کی طرف ہے اور شمال پچھم کی طرف اور ستارہ روشن کہ منھ پر واقع ہین اوسکو فم الحوت کہتے ہین تمام ہوے کواکب ثابتہ اور اللہ ہی استعانت دینے والا

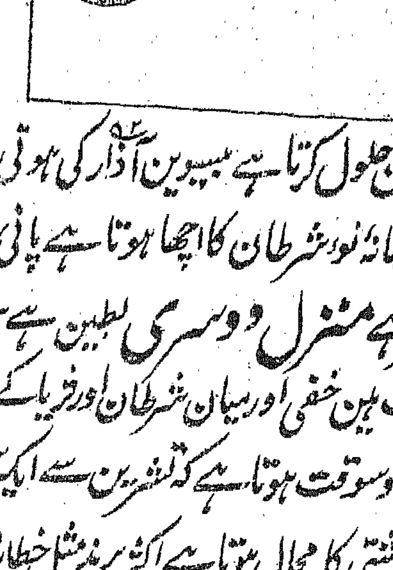
فصل ۳ منازل قمر کے بیان مین

منازل اوسکے اٹھائیس ہین ماہتاب ہر منزل مین ایک رات رہتا ہے اول مہینے سے اٹھائیسوین تک اور انتیسوین رات کو چھپ جاتا ہے یعنی نیچے شعاع آفتاب کی آجاتا ہی اور اگر مہینا انتیس روز کا ہی تو اٹھائیسوین رات کو چھپ جاتا ہے اور اگر مہینا تیس روز کا ہی تو رات انتیسوین کو اور اوس رات کو بھی ایک منزل قطع کرتا ہے اور ہمیشہ چودہ منزلین فوق الارض رہتی ہین اور چودہ منزلین تحت الارض اور جسوقت کہ طلوع کرتا ہے رقیب اوسکا مغرب مین غروب ہوتا ہے اور جبکہ غروب ہوتا ہے رقیب اوسکا طلوع ہوتا ہے علماے عرب منجملہ ان منازل کے چودہ منزلون کو شامی کہتے ہین اور چودہ کو یمانی اور ابتدا منازل شامی سے سرطان ہے اور آخر اوسکے سماک اعزل ہے اور اول منزل یمانی سے غفر ہے اور آخر رشا اور عرب طلوع ہر منزل کو ان منازل سے اور سقوط اوسکے رقیب نو کہتے ہین اور زمانہ طلوع اور سقوط ہر ایک منزل کا اور اوسکے رقیب کا تیرہ دن ہے مگر جبہہ کہ نو روز اوسکی نو کی مدت ہی اور یہ انوا سال بھر مین تمام ہوتی ہین اور ابتداے سال سے پھر از سر نو شروع ہوتی ہین اور جس نوع مین جو شے پانی ہوا گرمی سردی حادث ہوتی ہی اہل عرب اوسکو اوسی نو کی طرف منسوب کرتے ہین اور حکما کو آفتاب اور ماہتاب کے نازل ہونے مین بیچ ان منازل کی اور احکام موالید اور حدوث حوادث جو ان منازل سے متعلق ہین اقوال بہت ہین اور عرب کو طلوع اور غروب مین مثالین کثیر ہین بعض اونسے بیان کیے جاوینگے انشاء اللہ تعالی منزل پہلی سرطان ہی ہندی مین اوسکو

اسو نی کہتے ہین شرطان برج حمل کی دونون شاخ کو کہتے ہین اور اونکو ناطح بھی کہتے ہین اور وہ دو ستارے ہین اور بعد درمیان انکے ایک قوس کے برابر دکھائی دیتا ہے جب وسط السماء پر پہونچتے ہین ایک ان دو ستارون سے

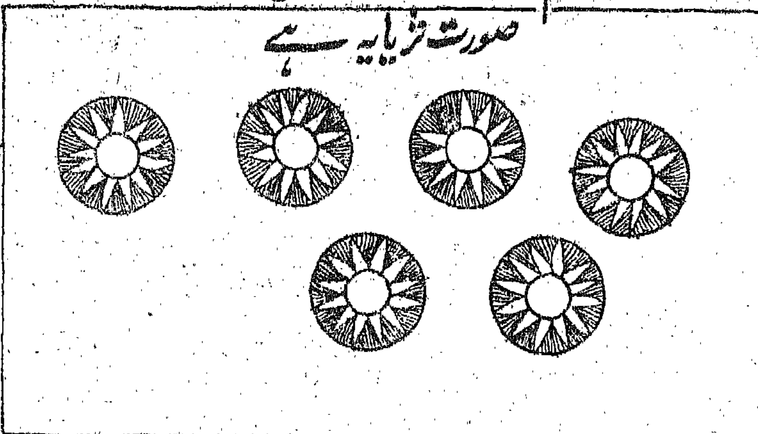


اوتر کی طرف ہوتا ہے اور دوسرا دکھن کی جانب اور جب آفتاب اس منزل مین پہونچتا ہے زمانہ معتدل ہوتا ہے اور روز و شب برابر ہوتے ہیں عرب کہتے ہین اذا طلع الشرطان فقد استوی اجزاء الزمان یعنی جسوقت طلوع ہوتا ہے شرطان پس بہ تحقیق برابر ہو جاتے ہین اجزاء زمانے کے اور طلوع اونکا سولھوین نیسان مین ہوتا ہے اور سقوط اونکا اٹھارھوین تشرین اول مین اور جب آفتاب سرطان مین حلول کرتا ہے بیسوین آذار کی ہوتی ہے اور جبکہ آفتاب شرطان مین پہونچتا ہے سال تمام ہوتا ہے اور زمانہ نوء شرطان کا اچھا ہوتا ہے پانی بہت برستا ہے فواکہ تیار ہوتے ہین اور کہتے ہین قیب سرطان کا عقر ہے **منزل دوسری** بطین ہے ہندی مین اسکو بھرنی کہتے ہین اور بطین شکم حمل کو کہتے ہین اور وہ تین کوکب ہین خفی اور میان شرطان اور ثریا کے اور جب نیسان سے ایک شب باقی رہتی ہے طلوع کرتا ہے اور سقوط اوسکا اوسوقت ہوتا ہے کہ تشرین سے ایک شب باقی رہتی ہے وقت سقوط کے دریا بیچ اضطراب کے آتا ہے اور گذر کشتی کا محال ہوتا ہے اکثر پرند مثل خطاف و زغن



ملک سرد سے گرم سیر مین چلے جاتے ہین اور نحل زمین مین چھپ جاتے ہین اہل عرب کہتے ہین اذا طلع البطین فقد اقتضی الدین یعنی جسوقت طلوع ہوتا ہے بطین مقتضی ہوتا ہے دین کو جب اس نوء مین پانی برستا ہے خشک سالی ہوتی ہے بقول عرب نوءہ شر الانواء یعنی نوء اوسکی بدترین انواء سے ہے اگر کوئی شخص بطین مین ذکر کرے اور تین بار کہے کہ باندھا مینے خواب فلان ابن فلان کو نے خوابی و سہر غالب ہو گی اور اس نوء مین گھانس خشک ہو جاتی ہے اور جو کاٹے جاتے ہین اور رقیب اسکا زبانان ہے **منزل تیسری** ثریا ہے ہندی اسکی کرتکا ہے ثریا کو نجم بھی کہتے ہین اور وہ مشہور ترین منازل سے ہے اور یہ الیہ حمل یعنی سرین حمل ہے اور بعضے کہتے ہین کہ کوہان ثور ہے اور اوسکو خوشہ کے ساتھ تشبیہ دیتے ہین اور وہ چھ ستارے ہین اور درمیان مین بہت ستارے ہین خفیہ اور طلوع اوسکا تیرھوین ایار کو ہوتا ہے اور سقوط اوسکا تیرھوین تشرین آخر کو جو ثریا اول شب مین طلوع کرتا ہے سردی ہوتی ہے اور اثمار آفتون سے محفوظ ہوتے ہین جیسا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اذا طلع النجم ارتفعت العاھۃ یعنی جسوقت طلوع ہوتا ہے نجم باقی نہین رہتا ہے کوئی اندیشہ و آفت

واسطے اشجار کے اسواسطے کہ جب ثریا حجاز مین طلوع کرے لیس یعنی ثریا سے نجم پچنہ رنگ پکڑتا ہی اہل عرب اوسکی نور کو مبارک جانتے ہین بارش اوسکی بہت نافع ہوتی ہے اسلیے کہ اوسوقت مین زمین خشک ہوتی ہے اور پانی کی محتاج اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے من رکب البحر بعد طلوع الثریا جیسا کہ قول اہل عرب ہی فقد برئت منہ الذمة



یعنی جو سوار ہو کشتی پر دریا مین بعد طلوع ثریا کے پس بہ تحقیق بری الذمہ ہوا وہ شخص اور نور ثریا مین دریا حرکت مین آتا ہے اور گرمی بہت ہوتی ہے اور سیب اور کشمش تیار ہوتی ہے اور گھاس خشک اور اوسکے آخر دنون مین دریائے نیل بڑھجاتا ہے اور دود

چارپایون کا بہت ہوتا ہے اور رقیب ثریا کا اکلیل ہے منزل چوتھی دبران ہے ہندی اسکی روہنی ہی دبران ایک ستارہ عظیم سرخ روشن بعد ثریا کے طلوع کرتا ہے اور گرد اوسکے چند ستارے ہین چھوٹے اور وہ تمام سر گاؤ مین اور اونکو تابع ثریا کہتے ہین اور وجہ تسمیہ دبران کی یہ ہے کہ پیچھے ثریا کے طلوع کرتا ہے اور نوا اوسکی نحس ہے اہل عرب اسکے نور کو دشمن جانتے ہین اور طلوع اوسکا سولھوین ایار کو ہوتا ہے اور سقوط اوسکا چھبیسوین تشرین اول مین اور اہل عرب کہتے ہین اذا طلع الدبران یبست الغدران اور نزدیک اوسکے دو ستارے ہین کہ اونکو کلب دبران کہتے ہین اور بعض اوس نیر اعظم سرخ کو فنحل کہتے ہین اور اون ستارون خرد کو کہ گرد دبران کے

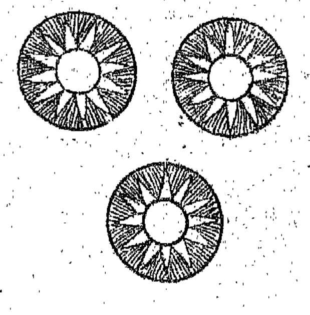


ہین قلاص کہتے ہین اور دبران کو حادی النجم بھی کہتے ہین جیسا کہ قول شاعر کا ہے شعر اما ابن روف فقد حامی بذمة کما وفت بقلاص النجم حادیہا اور اوسکی نور مین بہت گرمی ہوتی ہے اور باد سموم چلتی ہے اور انگور تیار ہوتا ہی اور رقیب اسکا قلب ہے منزل پانچوین ہقعہ ہے ہندی اسکی مرگسرا ہے ہقعہ سر جوزا کا ہے اور وہ تین ستارے ہین بشکل مثلث ہقعہ اس وجہ سے کہتے ہین کہ دائرة القوس کے ساتھ

مشابہ ہے نوین خزیران مین طلوع کرتا ہے اور نوین کانون اول مین سقوط اوسکا ہوتا ہے اور نوا اوسکی بہت بری ہے اہل عرب کہتے ہین کہ جسوقت طلوع کرتا ہے ہقعہ رجوع کرتے ہین رومی بکعبہ سے حکایت ہی ایک شخص نے

اپنی عورت سے کہا انت طالق لعدد نجوم السماء یعنی تو مطلقہ ہے موافق عدد ستارون آسمان کے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا یکفیک منہا هقعة الجوزا اور اوسکی نوء مین خربزہ اور تمام میوے تیار ہوتے ہین اور گرمی بہت ہوتی ہے اور باد سموم چلتی ہے اور رقیب هقعہ کا شولہ ہے ہندی مین اسکو آدرا کہتے ہین

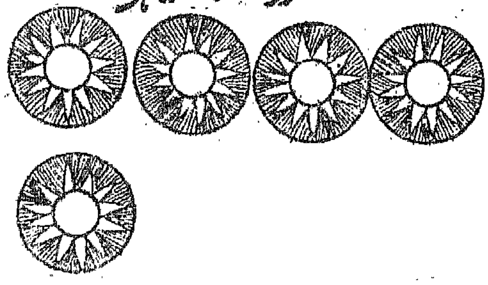
صورت هقعه یہ ہے



هقعة الجوزا یعنی کافی ہے

منزل چھٹی هنعه ہے هنعه دو ستارے ہین بعد درمیان ان دونون کے بہت سفید کہکشان ہین کہ برابر ایک تازیانہ کے ہے ایک کو زر کہتے ہین اور دوسرے کو میان اور تین ستارے اور محیط ہین کہ مجموع پانچ ہوتے ہین منجملہ اوسکے چار شبابع یعنی ایک طرف مین برابر واقع ہین اور پانچوان عرض مین ستارہ چہارم کے مقابل مانند شکل لفت مخطط کوفی کے ہے ادہم عبدی نے لکھا ہے کہ هنعه جوزا کی کمان ہے کہ اوس سے تیر مارتا ہے اسد کے ہاتھ پر اور وہ لٹھے ستارے ہین کمان کی صورت کہ قبضہ اوس کمان کا رد اور میان ہے اور طلوع هنعه کا بائیسوین حزیران کو ہوتا ہے اور سقوط اوسکا بائیسوین کانون اول کو اور ستارے اوسکے منجملہ کواکب جوزا سے ہین

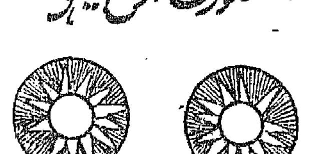
صورت هنعه یہ ہے



ثریا اور هنعه کے شکار اور سوسمار کو درمیان طلوع فربہ ہوتے ہین اور بعد کرتے ہین کہ خوب تازہ اور اوسکے شکار موقوف کر دیتے ہین کہ لاغر ہوتے ہین اہل عرب کہتے ہین اذا طلع الجوزا اکتنب الضدا یعنی جسوقت طلوع ہوتا ہے جوزا سوسمار کو شکار کرتے ہین اور اوسکی نوء مین نہایت شدت گرمی کی ہوتی ہے اور خرما اور انجیر پکتا ہے اور پانی متغیر ہوتا ہے اور رقیب اوسکا نعائم ہے

منزل ساتوین ذراع ہے یعنی ذراع الاسد ہے اور مبسوطہ مین مقبوض یعنی

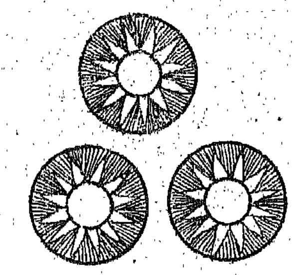
صورت ذراع یہ ہے



ہندی اسکی پنربس ہے وہ دونون مقبوض و بسنہ شام کی طرف ہے اور مبسوط یعنی کشادہ یمین کی طرف اور منزل قمر ذراع مقبوض ہے اور وہ دو ستارے ہین کہ بعد اونمین ایک تازیانہ کا ہے چوتھے تموز کو طلوع ہوتے ہین اور چوتھے کانون ثانی مین غروب اور نوء اسکی نہایت محمود ہے کمتر اتفاق ہوتا ہے کہ اوسمین بارش نہو اہل عرب کہتے ہین اذا طلع الذراع ترقرق السراب فی کل قاع یعنی جسوقت طلوع کرتا ہے ذراع بکثرت سراب ہر زمین مین اور اوسکی نوء مین ہولے گرم چلتی ہے انار اور خرما تیار ہوتے ہین اور

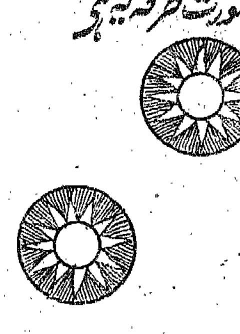
پونڈہ نبطی کٹتا ہے رقیب اوسکا بلدہ ہی **منزل آٹھوین** نثرہ ہی ہندی مین اسکو پکھ کہتے ہین وہ تین ستارے ہین قریب کا اون مین سے ایک نہایت خفی ہے واقع ہین اسد پر نوء اوسکی نہایت محمود ہے ساتوین تموز کو طلوع کرتا ہے اور ساتوین کانون کو غروب اہل عرب کہتے ہین اذا طلعت النثرة قنأت البسرة یعنی جسوقت طلوع کرتا ہے نثرہ سرخ ہو جاتے ہین چہرے اور اوسوقت مین خرمے تیار ہوتے ہین اور وقت غروب نثرہ پانی لکڑیون مین جاری ہوتا ہے اور اس نوء مین نہایت گرمی ہوتی ہے اور باد سموم چلتی ہے اثمار اور زراعت فاسد ہو جاتے ہین دودھ جانورون کا تمام دودھ لیتے ہین اسواسطے کہ بچے اونکے تیار ہوکر چراگاہ کو جاتے ہین اور رقیب اوسکا سعد الذابح ہے

صورت نثرہ یہ ہے

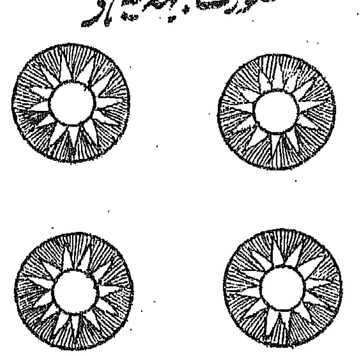


منزل نوین طرفہ یعنی عین الاسد ہے ہندی مین اسکو اشلیکہا ہے اور وہ دو ستارے ہین صغیر مانند فرقدین کے بلکہ صغیر تر اونسے اور اونمین کچھ کجی ہے اول آب مین طلوع کرتے ہین اور اول کانون آخر مین غروب اہل عرب کہتے ہین اذا طلعت الطرفة کثرت الطرفة یعنی جب طلوع کرتا ہے طرفہ بہت ہوتا ہے طرفہ اور اوسکے نوء مین دریاے مصر سست بہتا ہے اور باد سموم چلتی ہے اور انگور اور خرمے تیار ہوتے ہین رقیب اوسکا سعد بلع ہے **منزل دسوین** جبہہ یعنی جبہہ اسد ہے ہندی مین اسکو مگھا کہتے ہین اور وہ چار ستارے ہین معوج درمیان انکے ایک تازیانہ کے برابر فاصلہ نظر آتا ہے اور دکھن سے اوتر کیطرف منبسط ہین اہل نجوم اوس ستارے کو کہ دکھن طرف ہے قلب الاسد کہتے ہین اور چودھوین آب مین سہیل کے ساتھ طلوع کرتا ہے اور بارھوین شباط مین غروب اور وقت غروب اوسکے سردی کم ہو جاتی ہے پتے درختون کے گر جاتے ہین ہواے ابر انگیز چلتی ہے مادہ ہاے شتر باردار ہوتی ہین اہل عرب کہتے ہین لولا طلوع الجبهة ماکان للعرب نفقة یعنی اگر نہ طلوع ہوتا جبہہ نہوتی اہل عرب کے واسطے رفاہ اور نوء اوسکی نہایت محمود ہے کہتے ہین کہ جو زمین نوء جبہہ مین پانی پاتی ہے گھانس سے بھر جاتی

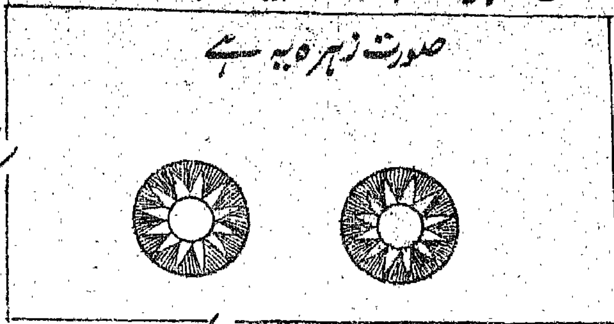
صورت طرفہ یہ ہی



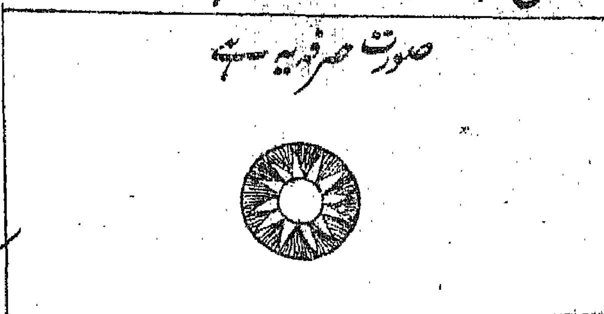
صورت جبہہ یہ ہی



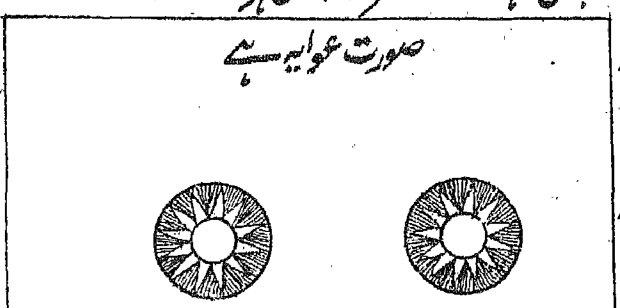
اور اس زمانہ مین سہیل حجاز مین طلوع کرتا ہی اور بسر رطب ہوتے ہین نشرات انگوری پختی ہی خرمی تیار ہوتی ہین اور رقیب اوسکا سعد السعود ہے


صورت زبرہ یہ ہے

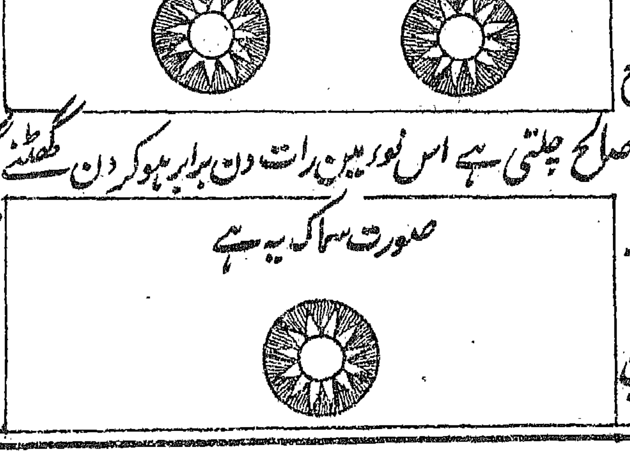
منزل گیارھوین زبرہ ہی اسکو ہندی مین پوربا پھالگنی
کہتے ہین یعنی دوش اسد اوسے بعضے کہتے ہین جب شیر نخستہ ہین
آتا ہی دو نکٹے اوسکے بدن کے کھڑے ہو جاتے ہین اس حالت
کو زبرہ کہتے ہین الغرض وہ دو ستارے ہین ایک دوسرے سے
زیادہ روشن اور کچھ کجی بھی انکے مابین مین محسوس ہوتی ہی چوتھی آب کو طلوع اوسکا ہی اور پانچوین شباط کو غروب اس
نوء مین بارش ہوتی ہے اور سہیل عراق مین طلوع کرتا ہے دن کو گرمی اور رات کو سردی رقیب اوسکا سعد الاخبیہ ہے


صورت صرفہ یہ ہے

منزل بارھوین صرفہ ہے ہندی اسکی اوترا پھالگنی ہی
اور وہ ایک ستارہ ہے عقب زبرہ کے نہایت روشن
اور گرد اوسکے ستارے قلیل النور واقع ہین بعض توہم کرتے ہین
کہ وہ قلب الاسد ہی نوین ایلول کو طلوع کرتا ہی اور نوین آذار کو
غروب اور جب طلوع کرتا ہی دریاے مصر بڑھ جاتا ہے اور ایام العجوز ایسی نوء مین ہوتے ہین جس لڑکے کا دودھ اس نوء مین
بڑھایا جاتا ہے وہ لڑکا دودھ نہین مانگتا ہے اہل عرب کہتے ہین اذا طلعت الصرفة احتال کل ذی صرفة
یعنی جبکہ صرفہ طلوع کرتا ہی ہر صاحب پیشہ حیلہ گری کرتا ہے اور ہر صاحب نطفہ آثار حمل ظاہر کرتا ہی اور اس نوء مین بارش
موسمی ہوتی ہے ہواے تند چلتی ہے رات کو سردی ہوتی ہی اور رقیب اوسکا فرع دلو مقدم ہے


صورت عوا یہ ہے

منزل تیرھوین عوا ہی اہل ہند اسکو ہست کہتے ہین
اہل عرب اسکو اوس کتے کے ساتھ تشبیہ دیتے ہین
کہ جو شیر کے پیچھے چلا آتا دوڑا ہوا اور وہ چار ستارے ہین بصورت
الف خط کوفی کے بائیسوین ایلول کو اوسکا طلوع ہوتا ہی
اور بائیسوین آذار کو غروب اور نور اوسکی قلیل ہوتی ہے
اہل عرب کہتے ہین اذا طلع العوا طاب الهوا یعنی جسوقت
کہ عوا طلوع کرتا ہے ہواے صالح چلتی ہے اس نوء مین رات دن برابر ہوکر دن گھٹنے لگتا ہے اور رات بڑھنے


صورت سماک یہ ہے

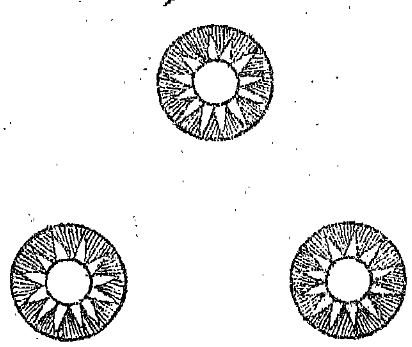
لگتی ہے اور یہی زمانہ ابتداے فصل خریف کا ہوتا ہے اور
رقیب اوسکا فرع دلو مؤخر ہے منزل چودھوین سماک
ہے اہل ہند اسکو چترا کہتے ہین یعنی سماک اعزل اور سماک رامح

منازل قمر سے نہین ہے اور سماک اعزل ایک ستارہ روشن ہے اعزل اسوجہ سے کہتے ہین کہ کوئی ستارہ اوسکے آگے بجائے
رمح کے اسکے آگے نہین ہے بخلاف سماک رامح کے کہ اوسکے آگے ایک ستارہ قائم مقام رمح کے واقع ہے اہل عرب
ان دونون سماک کو ساقین اسد کہتے ہین اور سماک اعزل حد ہے درمیان منازل شامی و یمانی کے اسلیے کہ وہ قریب
خط استوا کے واقع ہے پانچوین تشرین اول کو طلوع کرتا ہے اور پانچوین نیسان کو غروب اور یہ نوء نہایت محمود ہے
کمتر ایسا ہوتا ہے کہ اسمین بارش نہو لیکن عرب اسکو نحس جانتے ہین اسلیے کہ نفرا اوسمین اوگتی ہے وہ ایک گھانس ہے کہ
اونٹ اوسکو کھاتا ہے بیمار ہو جاتا ہے اہل عرب کہتے ہین اذا طلعت السماک ذھبت العکاک یعنی جب سماک طلوع
کرتا ہے شدت گرمی کی دور ہو جاتی ہے اور اس نوء مین خرمے اور انگور کٹتے ہین اور رقیب وسکا بطن الحوت ہے

اور منازل یمانی پہلی

اونمین غفر ہے ہندی اسکی سواتی ہے غفر اسلیے اوسکو کہتے ہین کہ جب کوکب طلوع کرتا ہے ترو تازگی زمین کی جاتی رہتی ہے اور بے رونق ہو جاتی ہے اور وہ تین ستارے ہین قلیل النور اٹھارھوین تشرین اول کو طلوع ہوتی ہین اور سولھوین نیسان کو غروب عرب کہتے ہین اذا طلع الغفر اقشعر السفر یعنی جبکہ غفر طلوع

صورت غفر ایہ ہے

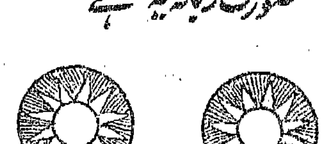


کرتا ہے بدن مین رعشہ پڑتا ہے اور اس نوء مین فصل خرما کی آخر ہوتی ہے اور نیشکر فارسی کٹ جاتی ہے اور اوسکی بارش مین
کمات اوگتا ہے اور رقیب اوس کا سرطان ہے

منزل دوسری زبانہ ہے

ہین یعنی شاخہای عقرب اور اہل ہند اسکو بیسا کھا کہتے ہین وہ دو ستارے ہین متفرق کہ درمیان اونکے تخمینًا پانچ گز محسوس ہوتا ہے

صورت زبانہ یہ ہے



آخر تشرین اول کو طلوع کرتا ہے اور آخر نیسان مین غروب اس نوء مین باد شمالی تند چلتی ہے عرب کہتے ہین جسوقت
طلوع کرے زبانیین درست کرسامان سرما کو واسطے اہل بچے کے اور اس نوء مین اقلیم بابل کے رہنے والے
اپنے گھرون مین چھپ رہتے ہین اور سردی سخت ہوتی ہے اور رقیب اوسکا بطین ہے

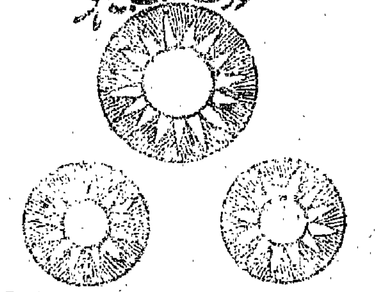
منزل تیسری اکلیل یعنی سر عقرب کا ہے ہندی اسکی انرادھا ہے اور وہ تین ستارے روشن ہین ایک صف مین مستقیم تیرھوین تشرین اول کو طلوع کرتے ہین اور تیرھوین ایار کو غروب عرب کہتے ہین اذا طلع الاکلیل ہاجت الفحول یعنی جب طلوع ہوتا ہے

صورت اکلیل یہ ہے



اکلیل جاری ہوتے ہین خون اور جب یہ غروب ہوتا ہے پانی زمین مین جذب ہونا شروع ہوتا ہے غروب بطن
الحوت یعنی پانچوین تشرین اول تک اور اسی اور مین بارش بہت ہوتی ہے اور اکثر تیز اور رقیب اسکا ثریا ہے
منزل چوتھی قلب ہے اہل ہند اسکو جیشٹھا کہتے ہین اور اس کوکب کو قلب العقرب بھی کہتے ہین اور وہ ایک
ستارہ ہے سرخ روشن بعد اکلیل کے درمیان دو ستارون کے کہ اونکو نیاط کہتے ہین اور اونمین وہ سرخی اور روشنی نہین
ہے جو قلب مین ہے اور جب قلب اور نسر واقع طلوع کرتے ہین بچے اونٹون کے صحرا مین پیدا ہوتے ہین اور سردی بہت
ہوتی ہے اور طلوع اوسکا چھبیسوین تشرین آخر کو ہوتا ہے اور غروب اسکا انیسوین ایار مین عرب کہتے ہین اذا طلع
القلب جاء الشتا کا لکلب یعنی جسوقت طلوع ہوتا ہے قلب آتی ہے سردی مثل کتے کے اور یہ نوبخیر محمود ہے

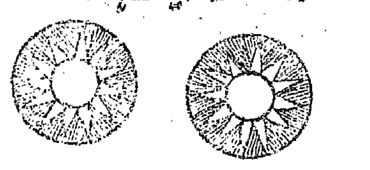
عرب اسکو نحس جانتے ہین اور
سفر نہین کرتے ہین اور اسکو
بچے اونٹون کے جو اس زمانے مین
ہوتے ہین سبب یہ کہ اسوقت
گھاس بھی کم اور اس نوع مین
پانی درختوں کی رگوں مین سوکھ جاتا



صورت قلب یہ ہے

جب قمر اس منزل مین ہوتا ہے
قمر در عقرب بھی کہتے ہین اور
پیدا ہوتے ہین اچھے نہین
ہین دودھ کم ہوتا ہے اور
ہوا تیز چلتی ہے سردی بہت کڑی ہے
ہے رقیب اوسکا قلب دبران ہے

منزل پانچوین شولہ ہے
دو ستارے متقارب ہین گویا
اونکو شولہ اسلیے کہتے ہین کہ
انکے نیش عقرب ہے اہل عرب

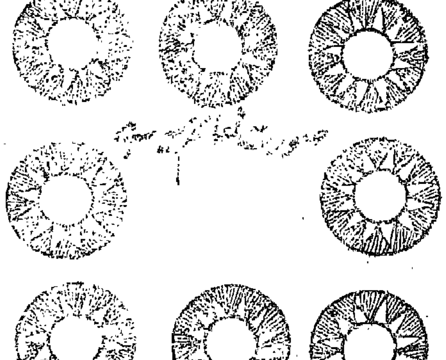


صورت شولہ یہ ہے

آٹھوین اسکی مول ہے اور وہ
دو دم عقرب سے ملے ہین اور
دونون بلند اور مرتفع ہین اور لعبد
کہتے ہین اذا طلعت الشولة

اشتدت علی العیال الحولة یعنی جسوقت شولہ طلوع کرتا ہے سخت ہوتا ہے عیال پر فلاس اور اس نوع مین پتے
درختوں کے گرتے ہین اور کثرت بارش ہوتی ہے اور اہل بادیہ متفرق ہو جاتے ہین اور بلاد گرم سیر مین سکونت اختیار کرتے ہین
شب نہم کانون اول کو طلوع کرتا ہے اور شب ... کو غروب ہوتا ہے اور رقیب اوسکا ہقعہ ہے

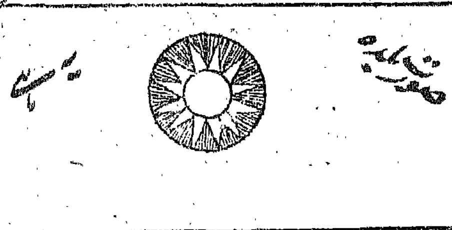
منزل چھٹی نعائم ہے
کہتے ہین اور وہ مجموعہ آٹھ
منجملہ اونکے چار کہکشان
ہین اسواسطے کہ گویا نعائم
اور چار اون مین سے



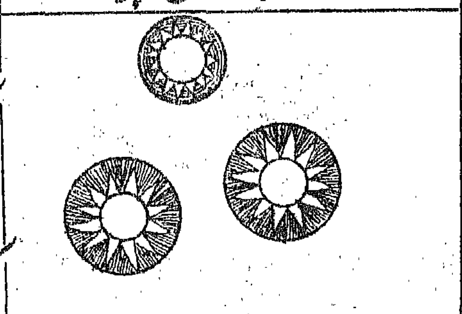
صورت نعائم یہ ہے

پیتی ہین اسکو پیا کھاڈ
ستارے ہین پشت شولہ پر
ہین کہ اونکو نعائم واردہ کہتے
ہین کہ پانی پینے کو نہر آئی ہین
خارج از کہکشان ہین کہ

اونکو نعائم صادر کہتے ہین اسلیے کہ گویا نعائم ہین کہ پانی پیکر نہر سے پھرے ہین اور اکیسوین کانون اول کو طلوع کرتا ہے اور بائیسوین جزیران کو غروب اہل عرب کہتے ہین اذا طلعت النعائم توسعت البہائم یعنی جسوقت طلوع کرتا ہی نعائم کثیر ہو جاتے ہین بہائم اور اس نوء کی خاصیات غیر مذکور ہین سوا اسکے کہ سردی اس نوء مین شروع ہوتی ہی اور کوتاہی روز اور درازی شب اپنی انتہا کو پہونچتی ہی اور رقیب اسکا ہنعہ ہی منزل ساتوین بلدہ ہی ہندی اسکی اوترا کھاڈ ہی یہ نام ہی فضا کا کہ درمیان نعائم اور سعد ذابح کے آسمان پر واقع ہی اور اس منزل مین سوائے ایک ستارے خفیہ کے کہ نظر نہین آتا ہی کوئی ستارہ نہین ہی اور اس منزل کو اوس جگہ کے ساتھ تشبیہ دی ہی کہ جہان ثعلب سوتی ہی اور دُم سے اوس جگہ کو جھاڑ ڈالتی ہی کہ کوئی تنکا یا سنگریزہ وہان نہین رہتا ہی اور اکثر ماہتاب اس منزل مین نزول نہین کرتا ہی بلکہ قلادہ مین نزول کرتا ہی کہ وہ چھ ستارہ ہی مستدیر کوچک مشابہ بکمان ہین بعض عرب اونکو قوس کہتے ہین اور بعض نعائم یعنی آشیانہ شتر مرغ اور حبال قوس مین ایک ستارہ ہی کہ اسکو سہم الرامی کہتے ہین چہارم کانون آخر کو طلوع کرتا ہے اور چہارم تموز کو غروب عرب کہتے ہین اذا طلعت البلدة حممت الجعد لا یعنی جبکہ طلوع کرتا ہی بلدہ منجمد ہو جاتا ہی سردی کی کثرت پاک کیے جاتے ہین اور رقیب منزل آٹھوین سعد ذابح ہی دو ستارے ہین کہ فیما بین اوسکے اون دونون مین ایک اوپر کیطرف پست اور اون دونون کے بالاتر اہل عرب کہتے ہین یہ گوسپند ہی

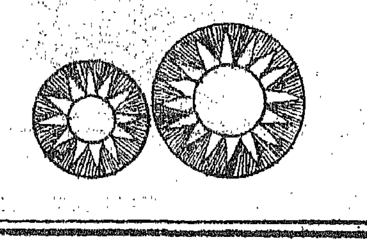


صورت سعد ذابح یہ ہی



گرم ہوتا ہی جعدہ اور اس نوء مین پانی ہوتی ہی باغ خار و خاشاک سے اوسکا ذراع ہے + اہل ہند اسکو سرون کہتے ہین اور وہ تخمیناً ایک گز کا بعد محسوس ہوتا ہے کچھ بلند ہی اور دوسرا دکھن کیطرف ایک اور ستارہ صغیر ہے کہ اوسکو کہ اوسکو سعد ذابح ذبح کرتا ہے اور سعد ذابح ساتوین کانون آخر مین طلوع کرتا ہی اور ساتوین تموز مین غروب اہل عرب کہتے ہین جب طلوع کرتا ہے سعد ذابح حمایت کرتا ہی اہل اپنے کی نابح اور فریاد کرتا ہے سارح اور اس نوء مین پانی درختون کی شاخون مین پہونچتا ہی بارش کی امید ہوتی ہے اور جوزا اور بادام کا پوست پیدا ہو جاتا ہے رقیب اوسکا نثرہ ہی منزل نوین سعد بلع ہے ہندی اسکی دہنشٹھا ہے اور کہ ایک اونمین روشن زیادہ ہی کہ گویا ستارہ روشن اوس خفی سے عرب اسکو بلع کہتے ہین اور اس

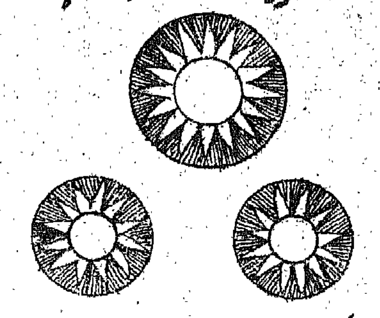
صورت سعد بلع یہ ہی



وہ دو ستارے ہین متقارب اور دوسرا خفی یہ معلوم ہوتا ہی کو کھائے لیتا ہے چنانچہ اس وجہ نوء مین بارش کثیر ہوتی ہی مینڈک

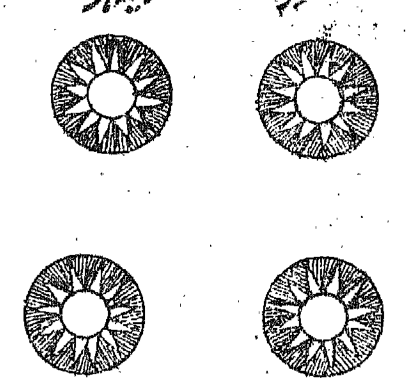
اور عصافیر بولتے ہین باد جنوبی چلتی ہے ہدہد بیٹھنے دیتا ہی رقیب اسکا طرفہ ہے منزل دسوین سعد السعود ہے ہندی اسکو پوربابھادرپت ہی اور وہ تین ستارے ہین ایک اونمین روشن تر اور دو قلیل النور چونکہ عرب اس نوء کو بہت مبارک جانتے ہین لہذا اسکو سعد السعود کہتے ہین بارھوین ماہ شباط کو طلوع کرتا ہی اور چودھوین آب کو غروب عرب کہتے ہین اذا طلع السعد السعود کُذب فی الشمس القعود یعنی جب سعد السعود طلوع کرتا ہی آفتاب مین بیٹھنا ناگوار

صورت سعد السعود یہ ہے



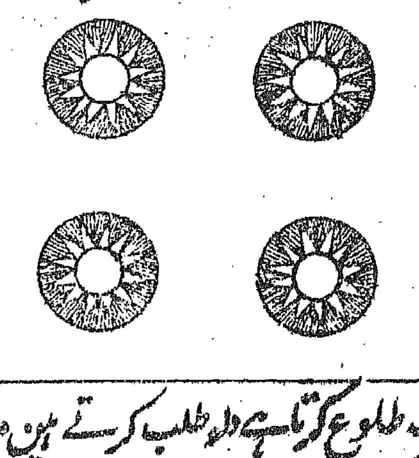
ہوتا ہی اور اس نوء مین طرح طرح کی گھاس اوگتی ہی چڑیان بولتی ہین درخت ہرے ہوتے ہین خلط طبیعت خروج کرتے ہین اشجار شگوفہ لاتے ہین اور رقیب اوسکا جبہہ ہی منزل گیارھوین سعد الاخبیہ ہی اہل ہند اسکو ست بکھا کہتے ہین وہ چار ستارے مجتمع ہین دو طول مین اور دو عرض مین ایک ستارہ اونمین سعد ہی اور باقی خبیہ یعنے کہتے ہین سب مین جو روشن زیادہ ہی وہ سعد ہی اور باقی اخبیہ جسوقت یہ ستارے طلوع کرتے ہین حشرات الارض جو زمین چھپے رہتے ہین وہ سب نکل پڑتے ہین اسلیے اونکو سعد الاخبیہ بھی کہتے ہین چھبیسوین شباط کو طلوع کرتے ہین اور چہارم آب کو غروب کہتے ہین اذا طلع سعد الاخبیۃ خلت من الناس الابنیۃ یعنی جب سعد الاخبیہ

صورت سعد الاخبیہ ہی



طلوع کرتا ہی خالی ہو جاتے ہین آدمیون سے گھر اور یہ نوء نحیر محمود ہی بارش کثیر ہوتی ہی انگور جاتا رہتا ہی اور رقیب اسکا زہرہ ہی منزل بارھوین فرع اول ہے کہ اوسکو فرع دلو مقدم بھی کہتے ہین اور ہندی مین اوسکو اوترابھادرپت کہتے ہین اور وہ چار ستارے ہین از ہم متفرق بتفریق معتدل دو کو اونسے فرع دلو مقدم کہتے ہین اور دو کو فرع دلو موخر اور اسی نوع مین شجرہ ثالثہ ہوتا ہی اور یہ نوء محمود ہے بیسوین آذار کو طلوع ہوتی ہے اور نوین ایلول کو غروب عرب کہتے ہین

صورت فرع اول یہ ہی

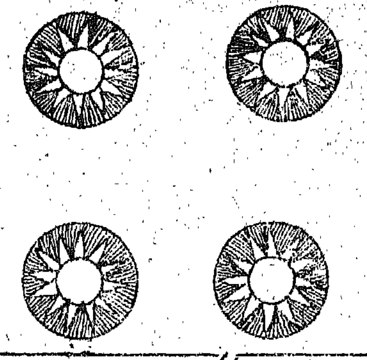


اذا طلع الدلو طلب المد یعنی جب طلوع کرتا ہے دلو طلب کرتے ہین مردم آرام اور اسی نوء مین بلاد گرم مین اثمار منعقد ہوتے ہین مثل بادام اور کشمش اور سیب وغیرہ کے اور پک جاتے ہین اور اگر اس نوء مین سردی ہوتی ہے تو جملہ اثمار فاسد ہو جاتے ہین اور رقیب اسکا صرفہ ہی منزل تیرھوین فرع ثانی ہے ہندی مین

اسکو ریوتی کہتے ہین بیان اوسکا
آذار مین طلوع کرتا ہی اور پانیسوین
عزیز اور محمود ہی اور زیاتی بارش
ہوتا ہی اور غروب اوسکا آخر
غروب ہوتا ہی تہامہ اور حجاز
نور مین غورہ بناتے ہین اور اسشہد

فرع اول مین گندنا پاتے ہین
ایلول کو غروب اور یہ نو ہونا ہی
اور طلوع فرعین ابتدای زمستان مین
زمستان مین اور جب فرع دوم
مین نخل کٹجاتے ہین اور اسی
نکال لیتے ہین اور اس نو مین

صورت فرع ثانی یہ ہے

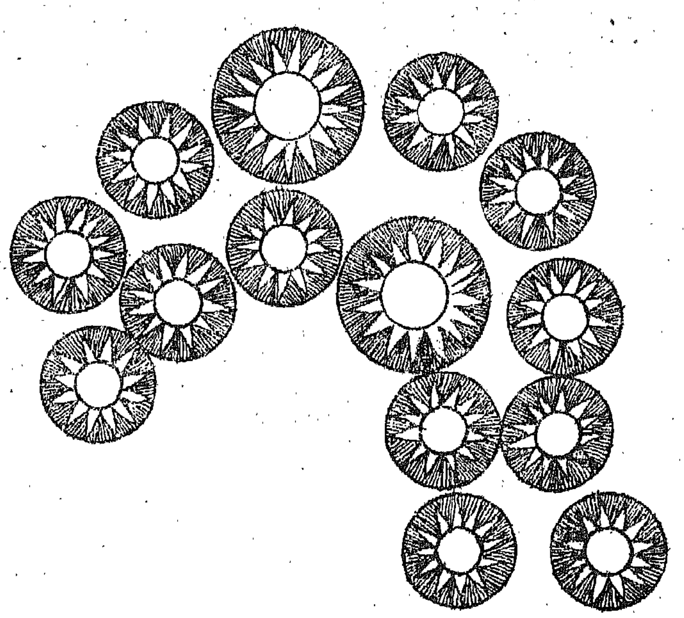


فصل بارش سرما کی آخر ہوتی ہے اور گھانس بہت اوگتی ہے اور سبزہ اور بافلا پیدا ہوتا ہے اور درخت برابر ہوتے ہین

اور رقیب اوسکا عوا ہی
بطن الحوت ہے اس
مین مچھلی کی صورت
اوسکی مین کی طرف
کی طرف اور اوسکو
اور وہ دو صفین ہین
کیطرف اور صف جو
صف مقدم مین ایک
اور صف دوم کے
ستارہ روشن ہے
طلوع اور پانچوین
وقت غروب ہونے

منزل چودھوین
منزل مین کواکب بہت
حلقہ کیے ہوئے دم
اور سر اوسکا شام
رشا بھی کہتے ہین
صف مقدم معنز
مشرق کی طرف اول
ستارہ ہے روشن
درمیان مین بھی ایک
چہارم نیسان کو
تشرین اول کو غروب
اس نور کے پانی تہ

صورت بطن الحوت یہ ہے



زمین مین پہونچتا ہے اور اوسکے غروب کے بعد سرطان طلوع کرتا ہی اور پانی خارج کیطرف متوجہ ہوتا ہی عرب کہتے ہین
اذا طلعت السمکة امکنت الحرکة یعنی وقت طلوع سمک کے ممکن ہوتی ہے حرکت اور رقیب اسکا سماک ہے
ابو اسحاق زجاجی نے لکھا ہی کہ سال منقسم ہوتا ہے چار قسمون پر ہر قسم کو فصل کہتے ہین اور ہر فصل مین سات نو
ہوتی ہین اور ہر نو تیرہ دن کی نو آخر مین ایک دن زیادہ کرنے سے سال تمام ہوتا ہے یعنی تین سو پینسٹھ دن پورے
ہوتے ہین اور آفتاب اس مدت مین تمام آسمان کو طی کرتا ہے واللہ اعلم

نظر دسوین فلک البروج کے بیان مین

فلک البروج آسمان نہین ہے مثل اون آسمانون کے کہ مذکور ہوے بلکہ مراد اوس سے بیان ایک

امر موہوم یعنی دائرہ عظیمہ ہی کہ دور فلک آفتاب سے پیدا ہوتا ہی اور سابقًا ذکر ہو چکا ہی کہ ہر ستارے کے واسطے ایک آسمان
مخصوص ہی اور ہر فلک کیواسطے دو قطب اور یہ بھی مذکور ہو چکا کہ کواکب آسمان مین جڑے ہین اور جب آسمان
ایک مرتبہ دورہ کرتا ہی اون ستارون سے کہ فلک مین جڑے ہین ایک دائرہ موہوم حاصل ہوتا ہی اور حرکات کواکب کے
مشرق سے مغرب کی طرف حرکات قسری ہین اور حرکت مخصوص اونکا افلاک کی مغرب سے مشرق کیطرف ہی پس
فلک آفتاب جب مغرب سے مشرق کیطرف ایکبار دورہ تمام کرتا ہی اوس سے ایک دائرہ عظیم متوہم اور پیدا ہوتا ہے
کہ مرکز اوسکا مرکز عالم ہی اوس دائرہ کو فلک البروج کہتے ہین بعد اوسکے ایک دائرہ عظیمہ اور فرض کرتے ہین کہ مرکز اوسکا مرکز
عالم اور دونون قطب اوسکے شمال اور جنوب ہین اوسکو دائرہ معدل النہار کہتے ہین من بعد فرض کرتے ہین کہ
دائرہ فلک البروج دائرہ معدل النہار کو بتقاطع صلیبی دو ٹکڑے کرتا ہی اور وہ دونون نقطہ متقابل کہ جہان پہ تقاطع صلیبی
واقع ہوا ہی ایک نقطہ اعتدال ربیعی اور دوسرے کو نقطہ اعتدال خریفی کہتے ہین بعد ازان اور ایک دائرہ عظیمہ فرض کرتے
ہین کہ وہ دونون قطب معدل النہار اور دونون قطب فلک البروج پر گذرتا ہی بعد دائرہ فلک البروج دو نقطون متقابلین پر
قطع کرتا ہی ایک نقطہ جانب شمال اور دوسرا طرف جنوب ہین ہر نقطہ شمالی کو نقطہ انقلاب صیفی کہتے ہین اور جنوبی کو نقطہ
انقلاب شتوی پس دائرہ فلک البروج کے ان دونون دائرون سے چار حصہ برابر ہوتے ہین پہلے کو کہ درمیان نقطہ اعتدال
ربیعی کے اور نقطہ انقلاب صیفی کے ہی زمان ربیع کہتے ہین اسلیے کہ حرکت آفتاب کی جبتک بمقابلہ اس قوس کے رہتی ہی
وہ زمانہ ربیع کا ہوتا ہی اور دوسرے کو کہ درمیان نقطہ انقلاب صیفی اور نقطہ اعتدال خریفی کے ہے زمان صیف
کہتے ہین اسواسطے کہ جبتک آفتاب بمقابلہ اس قوس کے حرکت کرتا ہی زمانہ صیف ہوتا ہی اور تیسرے کو کہ درمیان نقطہ
اعتدال خریفی اور نقطہ انقلاب شتوی کے ہے زمانہ خریف کہتے ہین اسوجہ سے کہ آفتاب جبتک بمقابلہ اس قوس کے
متحرک ہی زمانہ خریف ہوتا ہے اور چوتھے کو کہ درمیان نقطہ انقلاب شتوی اور نقطہ انقلاب ربیعی کے ہی زمان شتا کہتے ہین
کیونکہ آفتاب جبتک اس قوس کے مقابلہ مین متحرک ہی زمان شتا رہتا ہے پھر دو دائرہ عظیمہ اور فرض کرتے ہین قطب
فلک البروج سے پیدا ہوتے ہین اور حصہ ربیعی بعد حصہ خریفی کو کہ اوسکے مقابل ہے تین تین حصہ کر دیتے ہین اور دو دائرہ
عظیمہ اور فرض کرتے ہین کہ وہ بھی قطب فلک البروج سے خارج ہوتے ہین اور ربع صیفی اور ربع شتوی کو تین تین حصہ
کر دیتے ہین پس تمام دائرہ کہ قطب فلک البروج سے پیدا ہوتے ہین چھ ہین پھر جسوقت کہ فرض کرین کہ یہ چھ دائرہ
کہ دونون قطب فلک البروج سے پیدا ہوے ہین اور عالم کو دو نقطون متقابل پر قطع کرتے ہین آسمان کے بارہ حصہ
ہو جاتے ہین اور ہر حصہ کو ایک برج کہتے ہین پھر ہر برج کے تیس حصہ کرتے ہین اور ہر حصہ کو درجہ کہتے ہین پس اس
حساب سے فلک البروج کے تین سو ساٹھ درجے ہوتے ہین اور ہر گاہ کہ یہ مقدمہ مرتب ہو چکا پس فلک ثوابت کو بھی
باعتبار تقسیم اس دائرہ فلک البروج کے بارہ حصہ کرتے ہین اور چونکہ ہر حصہ مین ستارون سے ایک صورت جدا گانہ پیدا

ہوتی ہی اوس حصہ کو اوسی صورت کے نام سے تعبیر کرتے ہین مثلاً جس حصہ مین صورت حمل کی ہی اوسکو برج حمل کہتے ہین اور جسمین ثور کی ہی اوسکو برج ثور کہتے ہین اور اسیطرح ہر ایک قسم کو آخر اقسام تک نامزد کرتے ہین اور یہ جو کہتے ہین کہ فلان ستارہ فلان برج مین ہی مراد اوس سے یہ ہی کہ اگر ایک خط مستقیم فرض کیا جاوے کہ مرکز زمین سے ستارونکو قطع کرتا ہوا فلک ثوابت تک پہونچے تو وہ خط اوسی حصہ مین واقع ہو کہ جسمین وہ ستارہ ہی اور بطلیموس کہتا ہی کہ دائرۃ البروج اڑتالیس کروڑ باسٹھ لاکھ اونسٹھ ہزار سات سو اکیس میل اور سبع میل ہی اور طول ہر ایک برج کا تین کروڑ ترانوے لاکھ اٹھاسی ہزار تین سو ساڑھے دس میل اور سدس میل ہی اور عرض ہر برج کا تیرہ لاکھ بائیس ہزار نو سو پینتالیس میل اور ثلث میل ہی واللہ الموفق بالصواب

نظر گیارھوین فلک الافلاک کے بیان مین

اس فلک کو فلک الافلاک اسلیے کہتے ہین کہ سب افلاک کو گھیرے ہے اور اسکو فلک الاعظم بھی کہتے ہین اسواسطے کہ سب آسمانون سے بڑا ہی اور کبھی اسکو فلک اطلس کہتے ہین اس جہت سے کہ اسمین کوئی ستارہ نہین ہی اور حرکت اس فلک کی مشرق سے مغرب کی طرف ہی بخلاف تمام افلاک کے اور حرکت کرتا ہی دو نقطون متقابل پر کہ ایک کو قطب جنوبی اور دوسرے کو شمالی کہتے ہین اور دور اوسکا مقدار چوبیس ساعت مین تمام ہوتا ہی اور اسکی حرکت سے تمام افلاک متحرک ہوتے ہین اور حرکت اسکی سریع تر ہی اوس شی سے کہ انسان اوسکو سریع تصور کرے بدلائل ہندسیہ ثابت ہے کہ آفتاب متحرک ہوتا ہی بحرکت قسریہ کہ مراد اوس سے حرکت فلک اعظم کی ہی آٹھ سو فرسخ اسقدر عرصے مین طی کرتا ہی کہ انسان اپنے قدم کو زمین سے اوٹھا کر پھر زمین پر رکھے اور شاہد اس مقال کی حدیث شریف ہی کہ روایت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قال جبرئیل علیہ السلام عن دخول وقت الصلوۃ فقال لا نعم فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم عن لا نعم فقال من وقت قلت لا الی ان قلت نعم مرت الشمس خمس مائۃ فرسخ یعنی سوال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام سے وقت نماز سے جواب دیا جبرئیل علیہ السلام نے لا نعم یعنی پہلے کہا نہین پھر کہا ہان پھر سوال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لا کہنے سے ساتھ نعم کے جواب دیا جبرئیل علیہ السلام نے کہ جب آپنے پوچھا وقت نہین آیا تھا یعنے لا کہا جبتک تلفظ لا کا ادا ہوا آفتاب پانچ سو فرسخ قطع کر گیا وقت نماز کا آگیا یعنے اسواسطے لفظ نعم کی کہی اسی فلک کی حرکت کے باعث سے رات اور دن معلوم ہوتا ہی اور جسوقت آفتاب گردش اس آسمان سے طلوع کرتا ہے زمین اور ہوا روشن ہوتی ہی اور حیوانات جنبش کرتے ہین اور جب غروب کرتا ہے ہوا اور زمین تاریک ہوجاتی ہی اور حیوانات ساکن ہوجاتے ہین اور نباتات پژمردہ اور جبتک حرکت اس آسمان کی باقی ہی حال حیوانات اور نباتات کا اسیطرح ہی اور حق تعالی فرماتا ہی وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ یعنی رحمت اوسکی سے یہ ہی کہ پیدا کیا تمھارے لیے رات اور دن تاکہ سکون لو تم اوسمین اور حاصل کرو تم فضل اوسکے سے اور شاید تم شکر کرو اور حکما اس آسمان کو محدد کہتے ہین اور چونکہ حسب اعتقاد فاسد اپنے کے قائل ہین کہ بعد اس آسمان کے نہ خلا ہی نہ ملا لہذا افضل المتاخرین ابو عبد اللہ محمد بن عمر الرازی قدس اللہ روحہ نے ابطال اس مذہب مین کہا ہی کہ جو شخص ارادہ کرے پیمائش مملکت باری کا اسنا

پیمانۂ عقل کے پس نہایت گمراہی ہی اور بعض حکماء اسلام واسطے تطبیق کے درمیان آیات اور احادیث اور اقوال حکما کے قائل ہوے ہین کہ کرسی فلک ہشتم ہی اور وسعت اور عجائبات اوسکے مذکور ہو چکے اور عرش فلک نہم ہی کہ جسکو فلک اعظم اور فلک الافلاک کہتے ہین واللہ اعلم بصحة ذلک اور نہین شک ہی وجود عرش اور کرسی مین اسلیئے کہ اکثر آیات اور احادیث انکی ثبوت پر دال ہین چنانچہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مثال آسمان سبعہ کی درمیان کرسی کے ایسی ہی کہ جیسے ایک حلقہ جنگل مین پڑا ہو اور بزرگی عرش کی کرسی پر ایسی ہی کہ جسطرح عظمت صحرا کی اوس حلقہ پر اور عرش ایک مخلوق عظیم ہی مخلوقات پروردگار سے اور قبلہ ہی اہل آسمان کا جیسے کعبہ قبلہ ہی اہل زمین کا حضرت امام جعفر صادق علیہ الصلوة والسلام سے منقول ہی کہ نہین ہی کوئی مومن مگر اوسکے لیے عرش پر ایک مثال ہی جسوقت وہ مومن رکوع اور سجدہ کرتا ہی اوسکی مثال بھی رکوع اور سجود مین مشغول ہوتی ہی پس اوسوقت ملائکہ دیکھتے ہین اوسکو اور درود بھیجتے ہین اور اوسکے واسطے استغفار کرتے ہین اور جسوقت مشغول ہوتا ہی مومن کسی معصیت مین وحی کرتا ہی خداوند کریم اوسکی مثال پر کہ وہ کام نکرے تا ملائکہ اوس فعل قبیح پر مطلع نہون اور یہی تاویل ہی قول پاک حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ فرمایا یا من اظہر الجمیل وستر القبیح یعنی ای وہ شخص کہ ظاہر کیا نیکیون کو اور چھپایا برائیون کو

نظر بارھوین ساکنان آسمان یعنی ملائکہ کے بیان مین

ملک یعنی فرشتہ جوہر بسیط یعنی غیر مرکب ہین اور زندگی اور گویائی اور عقل رکھتے ہین اور اختلاف درمیان ملک و جن اور شیاطین کے اختلاف انواع کا ہی یعنی ملک اور قسم ہین اور جن قسم علیحدہ اور شیاطین قسم دیگر بعضے قائل ہین کہ اختلاف درمیان انکے بوجہ اعراض کے ہی مانند اختلاف کے درمیان کامل اور ناقص کے یعنی حقیقت سبکی ایک ہی ہی مگر اونمین سے جو اکمل ہین ملک ہین اور ناقص جن اور جو نہایت کمتر مرتبہ مین ہین اونکو شیاطین کہتے ہین اور فرشتے جوہر پاک ہین بری ہین شہوت اور غضب سے لَا يَعْصُونَ اللّٰهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ یعنی نافرمانی نہین کرتے ہین جس چیز کے لیے مامور ہین اور وہی کام کرتے ہین جسکا حکم ہوتا ہی کھانا انکا تسبیح اور پانی انکا تقدیس اور مونس انکا ذکر باریتعالی اور خوشی انکی عبادت خدا یتعالی کی ہے پروردگار عالم نے انکو مختلف صورتون پر پیدا کیا ہی اور متعدد مقدارون پر تا کہ عالم کی اصلاح کرین اور آسمانون پر عبادت فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اطت السماء وحق لها ان یطاء ما فیها قدر شبر الا علیها ملک راکع او ساجد یعنی طی کیا مین نے آسمانون کو اور حق ہی اونکا کہ طی کیے جاوین نہین ہی آسمانون مین بقدر ایک کف دست کے مگر اوسپر کوئی فرشتہ ہی رکوع مین یا سجود مین اور بعضے حکما نے لکھا ہی کہ جبکہ حکمت جناب باریتعالی نے اجسام کثیفہ کو مثل دریاے ذخار کے خلق حیوانات مائی اور ہوائی رقیق کو اصناف طیور اور صحراے خشک اور پہاڑ سخت کو انواع حیوانات اور خاک سیاہ کو ہوام اور حشرات الارض سے خالی نچھوڑا پس کس طرح جائز ہو کہ حکمت بالغہ اوسکی فضاے آسمان کو با این ہمہ شرافت مخلوق سے خالی چھوڑے اور اصناف ملائکہ کو سوا جناب باریتعالی کے کوئی نہین جانتا ہی چنانچہ خود فرماتا ہی وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ یعنی کوئی نہین

جانتا ہی لشکر خدا کو مگر خدا ہان مگر بعضی اقسام کہ صاحب شرع نے اونکو ذکر کیا ہی اور بعضی قسمین کہ جسکو عقل نے دریافت کیا ما من ذرة من ذرات العالم الا وقد وکل بہا ملک وملائکة وما من قطرة الا وعلیہا ملک وملائکة ینزل بہا من السحاب ویدعہا فی المکان الذی قدر اللہ تعالی یعنی نہین ہی کوئی ذرہ ذرات عالم سے مگر مقرر ہی اوسپر ایک فرشتہ یا چند فرشتہ اور نہین ہی کوئی قطرہ مگر اوسکے ساتھ ایک فرشتہ یا چند فرشتہ کہ اوترتے ہین اوسکے ہمراہ ابر سے اور پہونچاتے ہین اوس قطرہ کو جس جگہہ کہ اللہ چاہتا ہی پھر جبکہ یہ حال ذرون اور قطرون کا ہی کیا حال ہوگا آسمانون اور ستارون اور ہوا اور ابر اور ریاح اور بارش اور پہاڑ اور دریا اور نہرون اور چشمون اور معدنیات اور نباتات اور حیوانات کا اور صلاح عالم اور کمال موجودات فرشتون پر موقوف ہی اور عقل کو مجال نہین کہ انکی معرفت دریافت کرے مگر بوسیلہ انبیا صلوات اللہ علیہم لہذا بعض قسمین کہ جنکی کیفیت صاحب شریعت کے بیان سے معلوم ہوئی ہین ذکر کی جاتی ہین منجملہ اونکے حملة العرش ہین یعنی اوٹھانیوالے عرش کے نہایت مکرم اور معظم اور اشرف جملہ فرشتون سے سب فرشتے صبح و شام انکی خدمت مین حاضر ہوتے ہین اور سلام کرتے ہین اور اونکو اپنا وسیلہ کرتے ہین اور وہ حقتعالی کی تسبیح کیا کرتے ہین اور اہل ایمان کیواسطے استغفار حدیث شریف مین ہی کہ حملة العرش چار فرشتے ہین ایک آدمی کی صورت اور دوسرا بیل کی شکل اور تیسرا شیر کی شکل اور چوتھا گدھ کی شکل مروی ہی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ شعر شعرا کا سنا رجل وثور تحت یمنی رجلہ والنسر للاخری ولیس یلبث امیہ بن ابی الصلت کی سنی تعجبانہ فرمایا کہ اس شعر مین حاملان عرش کو جمع کیا ہی اور اب یہ چار فرشتے ہین کہ عظمت انکی قیاس سے باہر ہے لیکن قیامت کے روز چار اونمین اور شریک ہو کر آٹھ ہو جاوینگے فرمایا اللہ تعالی نے ویحمل عرش ربک فوقہم یومئذ ثمانیة یعنی اوٹھاوینگے تیرے رب کے عرش کو اوپر قیامت کے دن آٹھ فرشتے اور وہ فرشتہ کہ بشر کی صورت پر ہی واسطے اولاد آدم کی دعا کرتا ہی اور جو بیل کی صورت پر ہی چارپایون کیواسطے اور جو شیر کی ہیئت پر ہی درندون کیواسطے اور جو گدھ کی صورت پر ہی طیور کیواسطے دعا کرتا ہی



صورت حاملان عرش یہ ہے

منجملہ اونکے ایک فرشتہ ہے کہ جسکو روح کہتے ہین اور وہ ایک فرشتہ ہے کہ بسبب عظمت اور کرامت کے ایک صف مین کھڑا ہوتا ہے
اور جملہ فرشتہ دوسری صف مین اور روح اوسکو اسلیے کہتے ہین کہ اوسکے نفس سے ایک روح حیوانی پیدا ہوتی ہے اور حرکت افلاک اور
ستارون کی اور تربیت عناصر اور موالید ثلثہ
یعنے نباتات اور معدنیات اور
حیوانات اور جوکچھ کہ زیر فلک قمر ہے
سب اسی سے متعلق ہین اور
یہ فرشتہ آسمانون سے بہت بڑا ہے اور
قوی تر اور جملہ مخلوقات سے بزرگتر
اتنی اوسمین قوت ہے کہ جس طرح
فلک کو جنبش دیتا ہے اگر چاہے روک رکھے
اور منجملہ اوسکے حضرت اسرافیل
علیہ السلام ہین کہ حکم فرشتون کو
پہونچاتے ہین اور اجسام مین نفخ
روح کرتے ہین فرمایا رسول اللہ

صورت روح فرشتہ یہ ہے



صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیف انعم وصاحب القرن قد التقم القرن واصغی بالاذن حتی یوم فینفخ
فیہ یعنی کیونکر آرام کرین ہم درحالیکہ صاحب صور نے صور منہہ مین لی ہے اور بگوش خود سنے ہے اجازت پروردگار
کی کہ دن قیامت کو صور پہونکدین مقاتل کہتے ہین کہ قرن صور کو کہتے ہین اور حضرت اسرافیل علیہ السلام منہہ اپنا اوسپر
رکھے ہین اور قرن بصورت قرنا ہے کہ دائرہ اوسکے سر کا دائرہ جملہ آسمان اور زمین سے بڑا ہے اور حضرت اسرافیل
علیہ السلام ہر وقت منتظر عرش کیطرف دیکھا کرتے ہین کہ جسوقت فرمان آلہی ہو فورًا نفخ صور کرین اور جسوقت نفخ صور کرینگے
بیہوش ہوجاینگے تمام ساکنان آسمان اور زمین کے مگر جسکو پروردگار عالم چاہے پھر جب دوبارہ نفخ صور کرینگے دفعۃ
وہ سب لوگ پھر اوٹھکر دیکھنے لگینگے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کعب احبار سے پوچھا کہ مینے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے یارب جبرئیل ومیکائیل واسرافیل جبرئیل اور میکائیل کو تو قرآن پاک سے
پہچانتے ہون مگر بیان کرو کہ حضرت اسرافیل کون ہین حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ وہ ایک فرشتہ ہین بہت بڑے اور
اونکے چار پر ہین ایک پر سے تمام مشرق کو چھپائے ہین اور دوسرے سے مغرب کو اور تیسرے سے آسمان تا زمین اور چہارم
بسبب عظمت جناب باری کے اپنے منہہ پر رکھے ہین اور سر اونکا عرش کے پایون سے ملا ہے اور پیر اونکے زمین ہفتم کے

نیچے اور دونون آنکھون کے سامنے ایک تختی جواہر کی رکھی ہی جسوقت اللہ کو منظور ہوتا ہی کہ کوئی حکم کرے قلم کو ارشاد ہوتا ہے
وہ اوس حکم کو لوح پر لکھتا ہی اور حضرت اسرافیل علیہ السلام اوسکو دیکھکر حضرت میکائیل سے ابلاغ حکم کرتے ہین اور بہت سے
فرشتے حضرت اسرافیل علیہ السلام کے تابع ہین کہ وہ اونکی طرف سے تمام عالم مین موجود ہین حتی علی الارکان
والمولدات ینفخون ارواحها فیصر معدنا ونباتا وحیوانا وهی القوی التی بها صلاحها وحیوانها یعنے
حتی کہ متعین ہین عناصر پر اور موالید ثلثہ پر پھونکتے ہین اونکی روحون کو جسم مین پس ہو جاتے ہین وہ معدن اور نباتات
اور حیوان اور روح اوس قوت کو کہتے ہین کہ جسکے سبب سے صلاح اور حیات موالید کی ہے



اور منجملہ اونکے جبرئیل علیہ السلام امین وحی اور خازن قدس ہین اور اونکو روح الامین اور روح القدس اور ناموس اکبر
اور طاوس ملائکہ بھی کہتے ہین فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان اللہ تعالی اذا تکلم بالوحی سمع اهل السموات
صلصلة کجرالة المسلسلة علی الصفا فیصعقون ولا یزالون کذالک حتی یاتیهم جبرئیل علیہ السلام
فاذا جاءهم فزع عن قلوبهم فیقولون ماذا قال ربک فیقول الحق فینادون الحق الحق یعنی جبکہ کلام کرتا ہے

پروردگار عالم ساتھ وحی کے سنتے ہین اہل آسمان ایک آواز مثل آواز جرس کے گویا کہ کھینچتی ہے زنجیر پتھر پر پس بیہوش ہو جاتے ہین اور اسی بیہوشی مین پڑے رہتے ہین یہانتک کہ آتے ہین جبرئیل علیہ السلام پس جبکہ آتے ہین جبرئیل علیہ السلام اونکے پاس دور ہوتا ہی ہراس اونکا پھر کہتے ہین کیا فرمایا رب تیرے نے پس کہتے ہین جبرئیل الحق پس تمام فرشتے کہتے ہین الحق الحق اور حدیث شریف مین آیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا کہ مین چاہتا ہون تمکو تمہاری صورت اصلی مین دیکھون حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ آپ مجکو میری صورت اصلی مین نہ دیکھ سکین گے آپنے ارشاد کیا کہ سچ ہے پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے وعدہ کیا کہ بقیع مین شب ماہ کو آؤنگا یہانتک کہ اوس رات کو اپنی صورت پر آکر دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تمام آفاق اونسے بھر گیا آپ پر اونکی ہیبت سے غش طاری ہو گیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غش سے افاقہ ہوا حضرت جبرئیل علیہ السلام کو صورت مالوفہ پر پایا فرمایا کہ یقین ہے کہ کوئی دوسرا مخلوقات سے اس صورت پر نہو حضرت جبرئیل نے کہا کہ اسرافیل ع بہت عظیم الجثہ ہین کہ عرش اونکے دوش پر ہے اور دونون پیر اونکے تحت الارض اور باین ہمہ عظمت جناب باری سے مانند کنجشک کے صغیر اور کوچک ہو جاتے ہین اور

صورت حضرت جبرئیل علیہ السلام یہ ہے



کعب الاحبار سے منقول ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کے چھ پر ہین اور ہر پر مین سو پر اور ہین اور سوا ے ان پرون کے دو پر اور ہین کہ وہ کبھی نہین کھولتے ہین مگر جسوقت خدا تعالی بھیجتا ہے اونکو کسی قریے کے ہلاک کرنیکو جب یہ وَاِنَّہٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ کَرِیْمٍ ذِیْ قُوَّۃٍ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَکِیْنٍ نازل ہوئی حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام سے حال اونکی قوت کا استفسار فرمایا جبرئیل علیہ السلام نے کہا مینے اوٹھالیا شہر قوم لوط علیہ السلام کو اپنے دونون پرونپر اور اتنا بلند لیگیا کہ اہل آسمان نے آواز اونکے چلانے کی سنی پھر وہانسے اوندھا پھینکا مینے اور جبرئیل علیہ السلام کے تابع اور سب ملائکہ ہین کہ وہ مقام

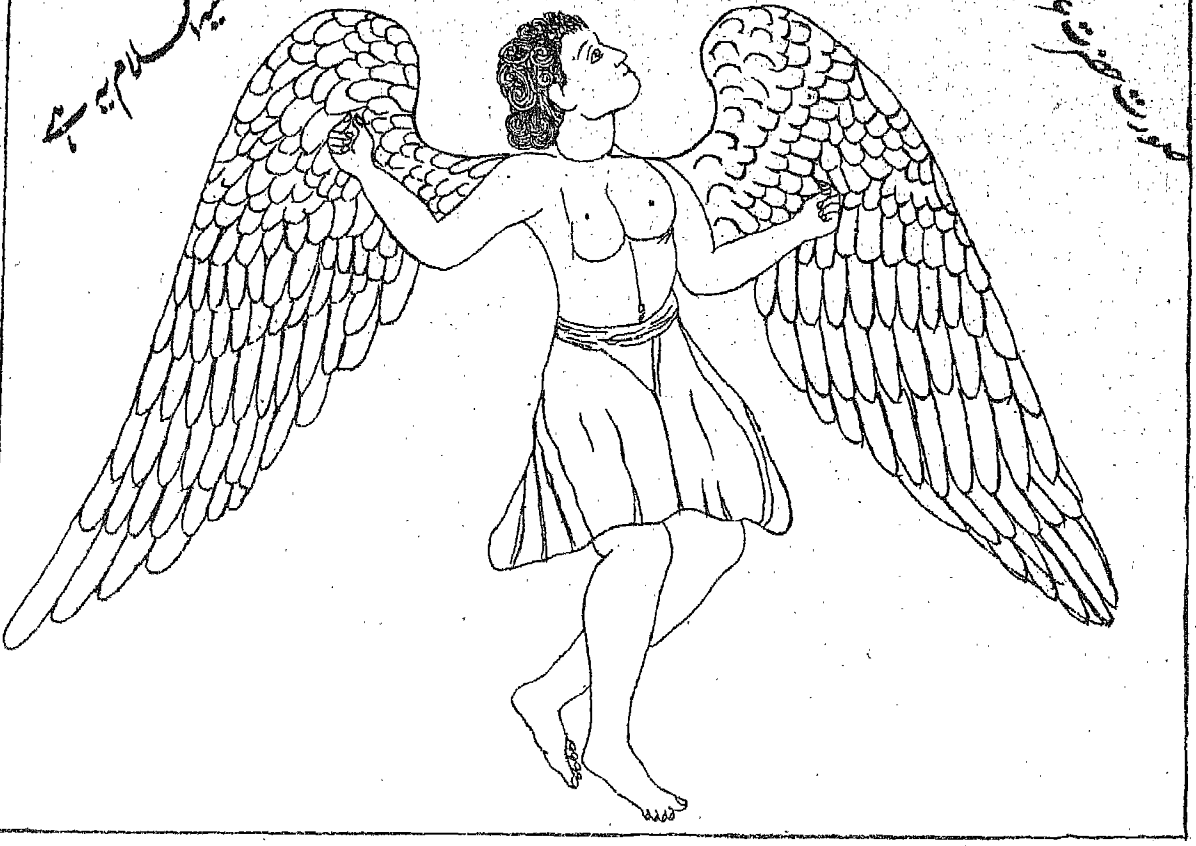
عالم مین اس امر پر موکل ہین کہ حیوانات مین قوت غضبیہ واسطے دفع شر اور ایذا کے حادث کرتے ہین آور ملائکہ معظم مین سے میکائیل علیہ السلام ہین اور وہ موکل کیے گئے ہین اوپر ارزاق اجسام کے اور حکمت اور معرفت نفوس مین حادث کرتے ہین اور کعب الاحبارؓ سے مروی ہے کہ ساتوین آسمان مین ایک دریا ہے کہ اوسکو بحر مسجور کہتے ہین اوسمین اتنے ملائکہ ہین کہ عدد اونکے سواے اللہ تعالی کے کوئی نہین جانتا اور میکائیل علیہ السلام افسر اونکے ہین اور اوسی دریا پر قائم ہین وصف

صورت حضرت میکائیل علیہ السلام یہ ہے



میکائیل علیہ السلام کا اور شمار اونکے پرون کا سواے خداے تعالی کے کوئی نہین جانتا ہے اور کعب الاحبارؓ مین ہے کہ اگر میکائیل علیہ السلام منھ اپنا کھولین سب آسمان بمقابلہ اوسکی فراخی کے مثل ایک دانۂ خردل کے معلوم ہوا اور اگر تجلی کرین تمام اہل زمین اور اہل فلک جل جاوین اور تابعین اونکے تمام عالم مین موکل ہین اس کام پر کہ قوت نہوض کی ارکان اور مولدات مین پیدا کرتے ہین اور اوس قوت سے اشیا اپنے حد بلوغ کو پہونچتی ہے اور ارزاق مخلوق کا بھی متعلق اونکے ہے

آور ملائکہ معظم سے عزرائیل علیہ السلام ہین اور وہ مسکن حرکات کے اور تفرقہ ڈالنے والے درمیان ارواح و اجساد کے ہین کعبؓ الاحبار سے منقول ہے کہ عزرائیل علیہ السلام آسمان دنیا مین ہین اور قد اونکا اتنا دراز ہے کہ سر اونکا آسمانون کے اوپر ہے اور پیر زمین کے نیچے اور منھ اونکا مقابل لوح محفوظ کے ہے اور فرمان بردار اونکے بہت ملائکہ ہین بمقدار تعداد اون مخلوقات کے کہ موت اونکے لیے مقدر ہے تمام خلق اونکی آنکھ کے سامنے ہے کسی کی روح قبض نہین کرتے ہین جبتک کہ اپنا رزق تمام کھا لیوے



صورت حضرت عزرائیل علیہ السلام یہ ہے

اور اشعث ابن اسلم سے روایت ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نے ملک الموت سے پوچھا کہ اگر ایک مشرق میں ہو اور دوسرا مغرب میں اور ایک ملک میں وبا ہوا اور دوسرے میں ہنگامہ قتال پس تم کیونکر قبض ارواح کروگے عزرائیل علیہ السلام نے کہا کہ تمام ارواح کو خدا کے حکم سے بلا سکتا ہوں تمام مخلوق میری دو انگلیوں کے بیچ میں ہے وہب ابن منبہ سے منقول ہے کہ سلیمان علیہ السلام نے چاہا کہ ملک الموت کو دیکھیں اور اونکے ساتھ دوستی پیدا کریں ملک الموت فورًا حاضر ہوئے گویا اونکے تخت کے تلے سے نکل آئے سلیمان علیہ السلام نے پوچھا تو کون ہے کہا ملک الموت سلیمان علیہ السلام بیہوش ہوگئے ملک الموت نے درگاہ الٰہی میں عرض کیا کہ الٰہی تیرے بندے سلیمان نے چاہا کہ مجھکو دیکھے جب میں حاضر ہوا وہ بیہوش ہوگیا الٰہی اوسکو میرے دیکھنے کی قوت دے خدائے تعالیٰ نے ملک الموت پر وحی کی پس ہاتھ اپنا سلیمان علیہ السلام کے سینہ پر رکھا فورًا ہوش میں آئے اور فرمایا ای ملک الموت میں نے تجھکو بزرگتر مخلوق پایا کیا سب فرشتے ایسے ہیں ملک الموت نے جواب دیا کہ قسم خدائے پاک کی کہ جس نے تجھکو اپنی پیغمبری میں قبول کیا کہ اسوقت دونوں پیر میرے ایک فرشتے کے کندھے پر ہیں کہ سر اوسکا آسمانوں سے اوپر ہزار سالہ راہ کی دور ہے اور پیر اوسکے پانصد سالہ راہ زمین کے نیچے ہیں اور ہاتھ پھیلائے ہوئے اور منھ کھولے ہوئے ہے اگر خدائے تعالیٰ کے حکم سے منھ بند کرلے تمام آسمان اور زمین اوسکے منھ میں ہو جائیں سلیمان علیہ السلام نے فرمایا تو نے ایک امر عظیم بیان کیا پھر فرمایا کہ تو

آیا زیارت کو آیا ہی یا قبض روح کو کہا زیارت کو پس درمیان ملک الموت کے اور سلیمان علیہما السلام کے باہم دوستی ہوئی ملک الموت ہر پنجشنبہ کو واسطے زیارت سلیمان علیہ السلام کے آتے تھے ایک روز سلیمان علیہ السلام نے سوال کیا کہ اسکا کیا سبب ہی کہ تمکو قبض ارواح مین عادل نہین پاتا ایک کی روح نکالتے ہو دوسرے کی چھوڑ دیتے ہو ملک الموت نے جواب دیا مسئول اس سوال مین سائل سے دانا تر ہے شب پانزدہم ہر ماہ شعبان کو رقعے مجہپر نازل ہوتے ہین کہ اونکے نام اونپر لکھے ہوتے ہین کہ جنکی روح اوس سال مین قبض ہوگی اہل توحید کی روح دہنے ہاتھ سے قبض کرتا ہون اور حریر سفید مشک آلودہ مین لپیٹ کے مقام علیین مین پہونچاتا ہون اور اہل شرک کی روح بائین ہاتھ سے قبض کرتا ہون اور پارچۂ قطران مین لپیٹ کے مقام سجین مین پہونچاتا ہون وَاُمِرَهُمْ اِلٰی عَالِمِ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ یعنی امر کافرین اور مومنین کا دانائے ظاہر و پنہان کی جانب راجع ہی خبر دیگا وہی اونکو اون اعمال کی کہ کرتے ہین اور جزا دیگا بمقابلہ اعمال کے اور اعمش خیثمہ سے روایت کرتے ہین کہ ملک الموت پاس سلیمان علیہ السلام کے ایک روز حاضر ہوے ایک شخص اوسوقت وہان حاضر تھا ملک الموت بار بار اوسکی طرف دیکھتے تھے جب ملک الموت چلے گئے اوس شخص نے پوچھا یا نبی اللہ یہ کون تھا آپ نے فرمایا ملک الموت تھا میری زیارت کو آیا تھا اوس شخص نے کہا میری طرف بار بار دیکھتے تھے ڈرتا ہون کہ شاید میری روح کے طالب ہون آپ ہوا سے حکم فرمائیے کہ مجھکو ہند مین پہونچادے آپ نے ویسا ہی کیا جب پھر ملک الموت دوبارہ حاضر ہوے سلیمان علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اوس دن تم فلان شخص کی طرف بار بار کیون دیکھتے تھے ملک الموت نے کہا کہ مجھکو بلاد ہند مین اوسکی قبض روح کا حکم تھا اور زمانہ قلیل باقی رہگیا تھا مجھکو تعجب تھا کہ اِس مدت قلیل مین یہ وہان تک کیونکر پہونچے گا مین وقت معہود پر جب وہان گیا اوسکو وہین پایا اور روح اوسکی قبض کی وہب ابن منبہ سے روایت ہے کہ ملک الموت نے کسی ظالم کی روح قبض کی جب آسمان پر صعود فرمایا فرشتون نے پوچھا تمنے اون تمام مخلوق سے کہ روح اونکی قبض کی کسی پر رحم بھی آیا کہا ہان ایک روز حکم ہوا ایک عورت کی روح قبض کرنیکا بیابان مین اور اوسی وقت وہ بچہ جنی تھی پس رحم آیا مجھکو اوس عورت کی غربت پر اور اوس بچے کی ضعیفی اور تنہائی پر فرشتون نے کہا یہ جبار وہی بچہ ہے کہ جسپر تیرے رحم کیا تھا اور جملہ ملائکہ سے کروبی ہین وہ معتکف ہین حظیرۂ قدس مین کسی طرف اونکا التفات نہین مستغرق مشاہدہ جمال حضرت ربوبیت رہتے ہین ہمیشہ تسبیح اور تہلیل مین مصروف ہین اور قیامت تک یونہین رہین گے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے يُسَبِّحُونَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُونَ یعنی تسبیح کرتے ہین خدائے تعالیٰ کی دن رات اور بیکار نہین رہتے ہین اور جب قیامت قائم ہوگی کہینگے سُبْحَانَكَ مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ منجملہ اونکے ملائکہ سبع سموات ہین عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ملائکہ آسمان دنیا کے گاو کی صورت پر ہین اور نام اونکے افسر کا اسمٰعیل ہے

صورت اسرائیل یہ ہے



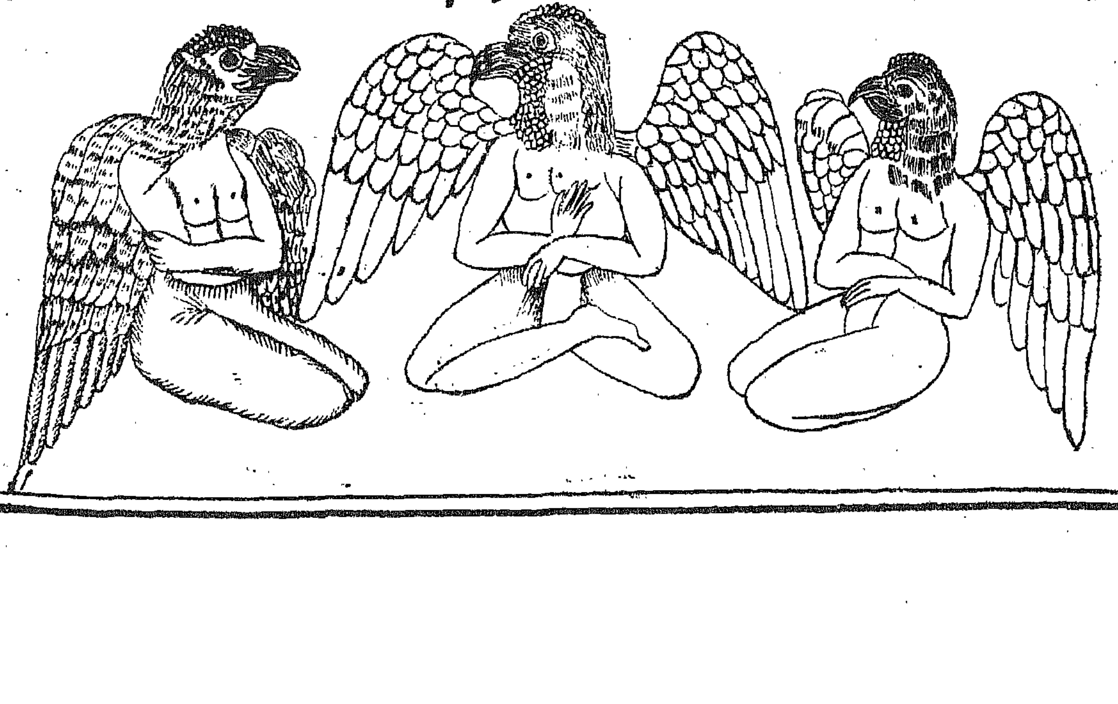
ملائکہ آسمان دوسرے کے عقاب کی ہیئت پر ہین اور نام اون کے افسر کا میخائیل ہے

صورت میخائیل یہ ہی



ملائکہ تیسرے آسمان کے کرگس کی شکل پر ہین اور سردار اون کا صاعد بائیل ہے

صورت صاعد بائیل یہ ہی



ملائکہ چوتھے آسمان کے گھوڑے کی تصویر ہین اور حاکم اونکا صلصائیل ہے



ملائکہ پانچوین آسمان کے حور العین کی صورت ہین اور افسر اونکا کلکائیل ہے



ملائکہ چھٹے آسمان کے لڑکون کی طرح ہین اور سردار اونکا سمخائیل ہے



ملائکہ ساتوین آسمان کے بنی آدم کی صورت پر ہین اور سردار اون کا روبائیل ہے

صورت روبائیل یہ ہے



وہب ابن منبہ سے مروی ہے کہ بالای آسمانون کے چند حجاب ہین اون حجابون مین ملائکہ اتنے ہین کہ بسبب کثرت کے ایک دوسرے کو نہین پہچانتا ہے اور حق جل شانہ کی تسبیح کرتے ہین مختلف زبانون مین اور آوازین اونکی مثل رعد قاصف کے ہین اور بعض ملائکہ سے وہ ہین کہ اونکو حفظہ کہتے ہین اور وہ موکل ہین اوپر بنی آدم کے ہر ایک پر دو دو ایک داہنی طرف اور ایک بائین طرف صاحب جانب راست کاتب حسنہ ہے اور صاحب جانب چپ کاتب سیئہ ہے اور بعضے کہتے ہین دو دن کو رہتے ہین اور دو رات کو پس اوپر اس قول کے ہر ایک شخص پر چار چار موکل ہین اور بعض کہتے ہین ایک فرشتہ اور ہے کہ شب و روز موکل رہتا ہے اس قول پر پانچ ہوے مومنین کی تخصیص نہین ہے کافرون کے لیے بھی حفظہ ہین حق تعالی ارشاد فرماتا ہے کَلَّا بَلْ تُكَذِّبُونَ بِالدِّينِ وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِينَ كِرَامًا كَاتِبِينَ يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ اور حدیث مین آیا ہے کہ جب بندہ گناہ کرتا ہے صاحب جانب چپ چھ ساعت قلم روکے رہتا ہے اگر اتنی دیر مین توبہ کر لی تو خیر نہین تو لکھ لیتا ہے اور اور دوسری روایت مین ہے کہ اگر بعد لکھنے کے کوئی خیر کی تو صاحب یمین کہ صاحب یسار پر امیر ہے اوس سے کہتا ہے کہ تو اوس گناہ کو کہ ابھی لکھا ہے مٹا ڈال تا مین ایک نیکی دس نیکیون سے کہ بعوض اس ایک نیکی کے لکھنا چاہیے نہ لکھون اور نو نیکیان اوسکے نامۂ اعمال مین لکھون صاحب یسار موجب امر صاحب یمین کے کرتا ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو فرشتے ہر ایک بندے پر موکل ہین اعمال اوسکے لکھا کرتے ہین جب وہ بندہ مرتا ہے وہ دونون درگاہ خداے تعالی مین عرض کرتے ہین الٰہی فلان بندہ تیرا مر گیا اب ہم کہان جاوین ارشاد ہوتا ہے کہ آسمان فرشتون سے بھرے ہین اور وہ سب بندگی مین مشغول ہین اور زمین بھری ہوئی بندون سے اور وہ سب طاعت مین مصروف ہین تم اوسکی قبر پر جاؤ اور تسبیح اور تہلیل اور تکبیر مین تا قیام قیامت مشغول ہو اور ثواب اوسکا اوسکے نامۂ اعمال مین لکھو

صورت کراماً کاتبین یہ ہے

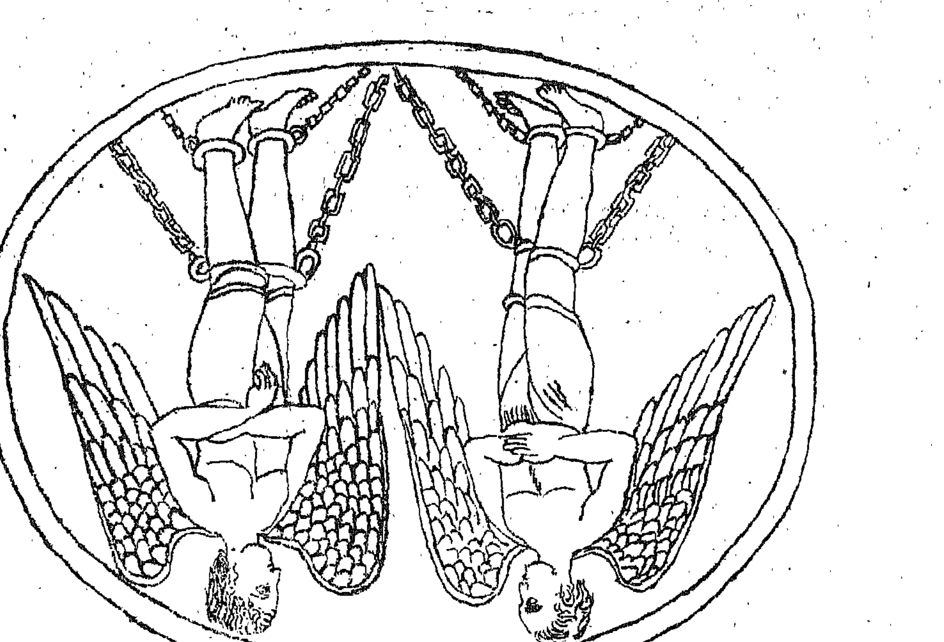


اور بعض ملائکہ سے ملائکہ معقبات ہین اور وہ چند فرشتے ہین کہ برکتین لے کے آسمان سے زمین پر اوترتے ہین اور اعمال بندون کے لے کے آسمان پر جاتے ہین جب بندہ نماز وقت پر ادا کرتا ہی اسطرح سے کہ عمداً کبھی قضا ہو تو وہ فرشتے سواے حسنات کے کچھ نہین ساتھ اپنے لیجاتے ہین جو گناہ درمیان دو نمازون کے ہوتا ہی نماز کفارہ اوسکا ہو جاتی ہے اور حال ملائکہ معقبات کا قول امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے ظاہر ہے کہ فرمایا آپنے کہ حق تعالی خطاب فرماتا ہی جانب بنی آدم کے اور ارشاد کرتا ہی کہ انصاف کر کہ میری نعمتین نے نہایت تیری طرف پہونچی ہین اور تیری طرف سے گناہ ہماری طرف صعود کرتے ہین اور ہمیشہ فرشتہ کریم ہمارا تیری جانب سے عمل قبیح لاتا ہی اے پسر آدم جب یا کہ حق وصف تیرا اپنے غیر سے یعنی فرشتون سے سنتا ہون اور تو اوس سے غافل ہی اگر مین اوپر عمل کرتا تھا البتہ بہت جلد تجھکو مین ہلاک کرتا اور عذاب مین مبتلا کرتا اور جملہ ملائکہ سے منکر اور نکیر دو فرشتے ہین کہ بعد دفن کے قبرون مین آتے ہین اور سوال کرتے ہین بندے سے اور انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ جسوقت بندے کو قبر مین رکھتے ہین اور آدمی قبر سے جدا ہوتے ہین وہ ہنوز اونکے پیرون کی آواز سنتا ہی کہ ناگاہ آتے ہین دو فرشتے تند پس بٹھاتے ہین اور کہتے ہین کہ کیا کہتا ہی اس مرد کے حق مین یعنی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پس اگر مومن ہی کہتا ہی کہ گواہی دیتا ہون مین کہ وہ بندہ خدا کا ہی اور رسول اوسکا ہی پس وہ دونون فرشتے کہتے ہین کہ دیکھ اپنے مقام کو کہ دوزخ تھا اور برکت متابعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بدل دیا گیا وہ مقام تیرا ساتھ بہترین مقام کے کہ بہشت ہی پس دیکھ لیگا وہ بندہ اون دونون مقامون کو اور اگر منافق اور کافر ہی پس جسوقت کہ سوال کرینگے اوس سے کہ کیا کہتا تھا تو دنیا مین اسکے حق مین یعنی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پس کہیگا وہ کہ نہین جانتا ہون مین اسکو اور کہتا تھا مین اسکے حق مین جیسا کہ کچھ کہتے تھے سب آدمی پس جواب دینگے اوسکو فرشتے کہ کیا نہین پہچانا تو نے

اور نہین پڑھا تونے اوسکا وصف اور مارینگے اوسکو لوہے کے کوڑون سے پس چلائے گا وہ شخص ایسا چلانا کہ سنینگے فریاد اوسکی تمام مخلوق سواے جن و انس کے اور جملہ ملائکہ سے ملائکہ سیاحین ہین کہ دوست رکھتے ہین مجالس ذکر خیر کو ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ چند فرشتے ہین سواے کاتبین اعمال کے کہ زمین مین پھرتے ہین جبکو خداے تعالی کے ذکر مین پاتے ہین اپنی قوم کو ندا کرتے ہین کہ آؤ اپنے مقصود کے پاس پس جاتے ہین پھر اپنی قوم کے ساتھ اوپر آسمان دنیا کے جب طی کرتے ہین آسمان دنیا کو حق جل شانہ اون سے کہتا ہی کہ کس کام مین چھوڑ آئے ہو میرے بندون کو پس کہتے ہین وہ کہ ہم چھوڑ آئے ہین اونکو حمد کرتے ہوے اور تیری تسبیح کرتے ہوے پس فرماتا ہی اللہ تعالی آیا دیکھا ہی اونھون نے مجکو پس کہتے ہین فرشتے کہ نہین دیکھا پس فرماتا ہی اللہ تعالی کہ کیا حال ہوا اونکا اگر دیکھین وہ مجکو پس کہتے ہین فرشتے کہ اگر دیکھین وہ تجکو ہر آینہ زیادہ کرین تسبیح اور تحمید اور تمجید کو پس حق تعالی فرماتا ہی کس چیز سے وہ پناہ مانگتے ہین مجسے پس فرشتے کہتے ہین کہ پناہ مانگتے ہین وہ دوزخ سے پس فرماتا ہی اللہ تعالی کہ کیا دیکھا ہی اونھون نے دوزخ کو فرشتے کہتے ہین نہین دیکھا پس حق تعالی ارشاد کرتا ہی کہ کیا حال ہوتا اونکا اگر وہ دیکھتے دوزخ کو پس کہتے ہین وہ فرشتے کہ اگر دوزخ کو دیکھتے البتہ زیادہ ہوتا اونکا خوف پس حق تعالی فرماتا ہی کہ کیا چیز مجسے مانگتے ہین پس فرشتے کہتے ہین کہ بہشت مانگتے ہین پس حق تعالی فرماتا ہی کہ کیا بہشت کو اونھون نے دیکھا ہی پس فرشتے کہتے ہین نہین دیکھا پس حق تعالی ارشاد کرتا ہی کہ اگر دیکھتے وہ بہشت کو تو کیا حال ہوتا اونکا شوق مین پس فرشتے کہتے ہین کہ اگر وہ بہشت کو دیکھتے تو البتہ شوق اونکا اس سے زیادہ ہوتا کہ اب ہی پس حق عزوجل ارشاد فرماتا ہی کہ اے فرشتو تمکو گواہ کرتا ہون کہ مینے بخشا اونسبکو پس کہتے ہین فرشتے کہ اونکے ساتھ فلانا شخص ہے کہ نہین دوست رکھتا ہی تیرے ذکر کو بلکہ وہ اور کسی کام کو وہان آگیا تھا پس حق جل وعلا فرماتا ہے کہ وہ ایسی قوم ہے کہ ہمنشین اونکا بدبخت نہین ہوتا ہے اور جملہ ملائکہ سے دو فرشتے ہین ہاروت و ماروت کہ چاہ بابل مین معذب ہین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نظر کی ملائکہ نے دنیا کی طرف پس دیکھا بنی آدم کو عصیان مین پس کہا الہی یہ لوگ کیا نہین معترف ہین تیری بزرگی کے پس فرمایا اللہ تعالے نے کہ اگر تم بھی انکی صفت پہ ہوتے تو عصیان کرتے کہا فرشتون نے کیونکر یہ ہوتا ہم تسبیح اور تقدیس تیری ہمیشہ کرتے ہین پس فرمایا اللہ تعالے نے کہ چن لو تم اپنے مین سے دو فرشتے کہ زمین پر بحکومت بنی آدم جا دین پس فرشتون نے دو فرشتے ہاروت ماروت اپنی قوم مین سے چھانٹے پس وہ زمین پر آئے اور شہوت بنی آدم اونکی ذات مین پیدا کی گئی اور دیکھا اونھون نے اون چیزکو کہ جسمین بنی آدم مبتلا تھے پس وہ فرشتے اپنے تئین گناہ سے باز نرکھ سکے اور گناہ آلودہ ہوے پس اختیار دیا اونکو حق تعالے نے

عذاب دنیا اور عذاب آخرت سے پس یک نے دوسرے سے پوچھا کہ اسکا جواب کیا ہی اوسنے جواب دیا کہ عذاب دنیا کی نہایت
ہی اور عذاب آخرت کی نہایت نہین پس اختیار کیا اونھون نے عذاب دنیا کو اور یہ وہ فرشتے ہین کہ حق تعالی نے جنکا ذکر قرآن
شریف مین فرمایا ہی بِبَابِلَ هَارُوتَ وَمَارُوتَ اور راوی چشم دیدہ بیان کرتا ہی کہ مین نے دو جسم نہایت بزرگ دیکھے
معلق لٹکے ہوئے اور دیکھا مینے کہ دونون ایڑیون سے دونون زانو تک آہن سے چھپے ہین اور روایت ہی کہ حق تعالی
نے اونسے فرمایا کہ مین بنی آدم پر رسول بھیجتا ہون اور درمیان میرے اور تمھارے رسول نہین ہی زمین پر جاؤ اور شریک
نکرو میرے ساتھ اور کسیکو اور چوری اور زنا نکرنا کعبؓ الاحبار سے منقول ہی کہ پہلے ہی روز مرتکب ہوئے اون چیزون
کے کہ جنسے اونکو منع کیا تھا پس باز رکھے گئے صعود آسمان سے حیثیت خلافت اور نبوت حضرت ادریس
علیہ السلام کا آیا خدمت مین حاضر ہوئے اور شفاعت چاہی کہ حق تعالی سے آمرزش اونکے گناہون کی طلب کرین
ادریس علیہ السلام نے فرمایا کہ کیونکر معلوم ہو مجکو کہ حق تعالی نے تمھارے گناہ عفو فرمائے اونھون نے کہا دلیل استجابت کی
یہ ہی کہ آپ ہمکو بعد دعا کے دیکھین گے اور اگر ہمکو آپ نے نہ دیکھا تو جانیے کہ ہم ہلاک ہوگئے اور دعا مقبول نہین ہوئی
پس ادریس علیہ السلام نے دو رکعت نماز ادا کی اور اونکے حق مین دعا فرمائی پھر اونکی طرف نگاہ کی نہ دیکھا اونکو پس
جانا کہ عذاب مین مبتلا ہوئے اور زمین بابل مین اونکو لے گئے ہین اور وہان بند ہین واللہ اعلم بالصواب

صورت ہاروت و ماروت یہ ہی



اور جملہ ملائکہ سے وہ ملائکہ ہین کہ اوپر اصلاح امور کائنات اور دفع فساد کے موکل ہین ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ موکل ہین ہر مومن پر تین سو ساٹھ فرشتے کہ دفع کرتے ہین اوس سے

تکلیف کو اونمین سے سات فرشتے موکل ہین آنکھ پر کہ دفع کرتے ہین تکلیف کو آنکھ سے جسطرح سے کہ دفع کرتے ہین آدمی مکھیو
نسے اور یہ ایک علم ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نور نبوت سے پہچانا اونھین امور سے ایک امر تغذی بدن
حیوانات ہی کہ بے تاثیر ملائکہ کے تمام نہین ہوتا ہی اور معنی تغذی کے یہ ہین کہ جزو غذا کا جزو بدن ہوا سلیے کہ جو قوت بدن سے
تلف ہوتی ہے جزو غذا کا قائم مقام اوسکے ہوتا ہے اور اگر ایسا نہوتا تو کوئی جسم محتاج غذا کا نہ ہوتا
اور نہ تمام ہوتا امر تغذی کا بدون تاثیرات ملائکہ کے ظاہر ہی کہ غذا بنفس خود جماد ہی بلا اثر کرنے کسی موثر کے خون اور گوشت
اور استخوان نہوگی جس طرح سے کہ گیہون بنفس خود بے عمل صناع کے آٹا اور خمیر اور روٹی نہین ہوتا ہی پس جسطرح
صناع ظاہر آدمی ہی ویسے ہی صناع باطن ملائکہ ہین پس جاننا چاہیے کہ ایک فرشتہ کہ کھینچتا ہی غذا کو نزدیک گوشت اور
استخوان کے اسواسطے کہ غذا بنفس خود متحرک نہین ہی اور ایک فرشتہ نگاہ رکھتا ہی اوس غذا کو اور ایک فرشتہ پہناتا ہی
اوسکو صورت خون اور گوشت کی اور ایک فرشتہ دفع کرتا ہی جسم سے اوسقدر کو کہ بچ رہتی ہی غذا سے اور وہ نجاست ہی
کہ جسم حیوان سے خارج ہوتی ہی اور ایک فرشتہ تمیز دیتا ہی ہر ایک چیز کو اجزاء لطیفہ غذا سے کہ کون جز صلاحیت خون
اور گوشت اور استخوان اور رگ ہونے کی رکھتا ہی اور ایک فرشتہ ملاتا ہی بعض اجزا غذا کو اوس جزو جسم کے ساتھ کہ
صلاحیت اوسکی رکھتا ہو مثلاً جو اجزا صلاحیت استخوان کی رکھتے ہین اونکو استخوان کے ساتھ ملاتا ہی اور جو اجزا صلاحیت
گوشت کی رکھتے ہین گوشت کے ساتھ اور جو اجزا صلاحیت رگ کی رکھتے ہین رگ کے ساتھ اور ایک فرشتہ
نگاہ رکھتا ہی مقدار ہر چیز کا اجزاء غذا اور اعضاے بدن سے پس پہونچاتا ہی نزدیک مدور کے اون اجزا کو کہ قابلیت
استدارت کی رکھتے ہین اور نزدیک عریض کے اون اجزا کو کہ قابلیت عرض کی رکھتے ہین اور نزدیک مجوف کے اون
اجزا کو کہ قابلیت تجویف کی رکھتے ہین یہ سب سات فرشتے ہین کہ تدبیر بدن حیوانات کی متعلق ہی اگر ان تاثیرات سے
ایک بھی نہوے بدن حیوان اس انتظام پر نرہے اسی طرح پر قیاس کرنا چاہیے احوال جمیع کائنات کا **نظر تیرھوین**
بیچ بیان زمانہ کے زمانہ عبارت حرکت فلک الافلاک سے اور بر مذہب ارسطو اور تابعین اوسکے کے اور نزدیک
غیر اوسکے عبارت ہی گذرنے لیل و نہار سے اور زمانہ منقسم ہے اوپر قرون کے اور قرون منقسم ہین اوپر سنین کے اور سنین
منقسم ہین اوپر شہور کے اور شہور منقسم ہین اوپر ایام اور لیالی کے اور ایام اور لیالی منقسم ہین اوپر ساعات کے اور ساعات
منقسم ہین اوپر آنات کے اور ہر آن ایک نفیس راس المال ہی انسان کے حق مین کہ قیمت اوسکی سواے حق تعالی کے
کوئی نہین جانتا اور زمانہ غیر قار ہی یعنی ایک جز فانی ہوتا ہی دوسرا جز آتا ہی اور ہر ساعت مین یہ قابلیت ہی کہ اوسمین
انسان سعادت ابدی حاصل کرے افسوس ہی کہ یہ راس المال نفیس انسان ضائع کرتا ہی اور زمانہ عمر انسان کی ہی اور مثل
اوسکی مسافت ہی کہ چلنے والا اوسکو قطع کرے برابر ہر سال مین ایک منزل ہر مہینے مین ایک بریدا اور ہر ہفتہ مین ایک
فرسنگ اور ہر دن مین ایک میل اور ہر نفس مین ایک قدم پس بیشک قطع ہو جائیگی وہ مسافت اگرچہ دراز ہو اور

حکما اعتقاد رکھتے ہین کہ موجب حوادث اوضاع فلکیہ ہین اسی سبب سے ہمیشہ شکایت زمانہ اور فلک کی کرتے تھے لیکن شریعت مین یہ بات ہی کہ حوادث متعلق بقضاے الٰہی ہین جیساکہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ زمانہ کو برا نہ کہو کہ زمانہ بھی ایک مخلوق اللہ تعالیٰ کا ہی **قول** بیچ بیان لیالی اور ایام کے دن شریعت مین عبارت ہی طلوع فجر سے غروب آفتاب تک اور رات عبارت ہی اوس زمانہ سے کہ درمیان طلوع فجر اور غروب آفتاب کے ہی اور مجموع اس زمانہ کا چوبیس ساعت بمقدار دور فلک اعظم کے نہ زیادہ ہوتا ہی نہ کم مگر رات دن گھٹتے بڑھتے ہین جسقدر زمانہ دن سے گھٹتا ہی رات مین بڑھتا ہی اور جسقدر رات مین گھٹتا ہی دن مین بڑھتا ہی جیساکہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہی یُولِجُ اللَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَیُولِجُ النَّهَارَ فِی اللَّیْلِ اور انتہا درازی روز کی ہر سال مین سترھوین حزیران کو ہوتی ہی کہ جب آفتاب آخر برج جوزا مین پہونچتا ہی اوس تاریخ پندرہ ساعت کا دن اور نو ساعت کی رات ہوتی ہی بعد اوسکے دن گھٹنے لگتا ہی اور رات بڑھنے لگتی ہی اٹھارھوین ایلول تک کہ جب آفتاب آخر سنبلہ مین پہونچتا ہی اس زمانہ مین رات دن برابر ہوتے ہین ہر ایک اونمین سے بارہ بارہ ساعت اس اعتدال کو اعتدال خریفی کہتے ہین پھر رات یونہین بڑھتی جاتی ہی اور دن گھٹتا جاتا ہی سترھوین کانون اول تک اوس زمانہ مین رات پندرہ ساعت کی ہوتی ہی اور دن نو ساعت کا اور یہ انتہا درازی رات کی ہی اور انتہاے کوتاہی روز کی پھر رات گھٹنے لگتی ہی اور دن بڑھنے لگتا ہی سولھوین اذار تک کہ آفتاب آخر برج حوت مین پہونچتا ہی یہ زمانہ مساوات شب و روز کا ہی رات دن دونون بارہ بارہ ساعت کے ہوتے ہین اس اعتدال کو اعتدال ربیعی کہتے ہین اسیطرح ہمیشہ زیادت و نقصان و مساوات ہوتا رہتا ہی جیساکہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہی وَالشَّمْسُ تَجْرِی لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِكَ تَقْدِیرُ الْعَزِیزِ الْعَلِیمِ یہ بھی ایک لطف باریتعالیٰ کا ہی کہ رات دن پیدا کیے اسواسطے کہ انسان کو حرکت اور اعمال ضروری ہین اور وہ موجب تعب و مشقت کا ہی اور سستی مشقت کی نیند سے زائل ہوتی ہی پس باری تعالیٰ نے دن کو واسطے اعمال کے اور رات کو واسطے آسائش و سکون کے پیدا کیا تو وقت حرکت و اعمال کے سب اپنے کام مین مصروف رہین اور وقت آسائش کے آسائش کرین فرمایا اللہ تعالیٰ نے

وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ اللَّیْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوا فِیهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ

فصل فضائل ایام اور خواص ایام مین

روز جمعہ عید ہی ملت حنفی مین اور سید سب دنونکا ہی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہتر دنون کا کہ آفتاب اوسدن طلوع کرے روز جمعہ ہی کہ اوسیدن آدم علیہ السلام پیدا ہوے اور اوسیدن بہشت مین ساکن ہوے اور اوسیدن بہشت سے زمین پر اوترے اور اوسی روز توبہ اونکی قبول ہوئی اور اوسی دن قیامت قائم ہوگی اور اسی دن مین ایک ساعت ایسی ہی کہ بندہ اس ساعت مین جو کچھ سوال کرے اللہ تعالیٰ عنایت فرماوے اور حدیث شریف مین وارد ہی کہ ملائکہ جمعہ کے دن بندہ مومن کی جستجو کرتے ہین جب کسیکو دیکھتے ہین کہ نماز جمعہ مین تاخیر کی باہم کہتے ہین کہ کیا کیا فلانے نے اور کس لئے اوسکو ملازمت وقت جمعہ سے باز رکھا پھر کہتے ہین اے اللہ اگر باز رکھا ہو فقر نے اس تیرے بندے کو بندگی تیری سے پس اوسکو

غنی کر اور اگر باز رکھا ہو مرض نے پس اوسکو شفا دے اور اگر باز رکھا ہو کسی شغل نے پس اوسکو اوس شغل سے فارغ کر اور اگر باز رکھا ہو لہو و لعب نے پس اوسکے دل کو اپنی بندگی کیطرف منقلب کر اور بعض سلف سے منقول ہی کہ حق تعالی کا سواے رزق کے ایک اور فضل ہے کہ کسیکو اوس فضل سے نہین دیتا مگر اوس شخص کو کہ سوال کرے اوس سے شب جمعہ کو ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ جو جمعہ کو ناخن تراشے حق تعالی اوسکے جسم سے مرض کو زائل کرتا ہی اور شفا عنایت فرماتا ہی اصمعی کہتے ہین کہ مین ہارون الرشید کی خدمت مین جمعہ کو گیا وہ ناخن کٹواتا تھا اور کہتا تھا کہ آج کے دن ناخن کٹوانا سنت ہی اور دفع کرتا ہی فقر کو پس کہا مین نے کہ ای امیر المومنین تو فقر سے ڈرتا ہی اوسنے جواب دیا مجھسے زیادہ ڈرنے والا فقر سے کون ہی روز شنبہ یہود کی عید ہی کلبی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ حکم کیا حضرت موسی علیہ السلام نے اپنی امت کو کہ ہر ہفتہ مین ایک روز خداے تعالی کی عبادت کے واسطے اختیار کرلین اور اوسدن تمام اشتغال سے فارغ رہین پس اونھون نے سواے روز شنبہ کے کوئی اور دن قبول نکیا اور کہا یہ وہ دن ہی کہ اللہ جلشانہ اسدن آفرینش عالم سے فارغ ہوا اور مذہب یہود مین مقرر ہی کہ جو امور دنیوی سے کہ اسدن حادث ہوتا ہی تمام ہفتہ اوسی حال پر گذرتا ہی اسی وجہ سے اسدن داد و ستد نہین کرتے ہین ولیکن اہل اسلام اس امر مین مخالف اونکے ہین اسواسطے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ برکت ہے میری امت کو روز شنبہ اور پنجشنبہ مین اور اصحاب زراعت یہ کہتے ہین کہ ہرگاہ ثمر کو نخل سے روز شنبہ کو توڑین دوسرے برس نہ پھلے گا روز یکشنبہ عید نصاری ہی اور اصحاب سیر اسپر متفق ہین کہ یہ دن اول روزہاے ہفتہ ہے اور یہ روز اول روزہاے دنیا ہے اور اوسیدن ابتدا فرمائی ہے حق تعالی نے آفرینش عالم کی اور کہتے ہین کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے اپنی قوم کو امر فرمایا کہ جمعہ واسطے عبادت کے مقرر کرین اور روز عید مقرر کرین جواب دیا کہ ہم نہین چاہتے کہ عید یہود کی بعد ہماری عید کے ہو پس اختیار کیا اونھون نے روز یکشنبہ کو اور کہتے ہین کہ یہ دن واسطے ابتدا کرنے کامون کے بہتر ہی روز دوشنبہ مبارک ہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مواظبت کی روز دوشنبہ اور پنجشنبہ کو پس سوال کیا قوم نے کہ یہ دو دن کیا فضیلت رکھتے ہین ارشاد فرمایا کہ ان دو دن مین اعمال بندون کے آسمان پر فرشتے لیجاتے ہین اور مین دوست رکھتا ہون کہ میرے عمل فرشتے لیجائین اور مین روزہ دار ہون اور حدیث شریف مین وارد ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوشنبہ کو پیدا ہوے اور وحی اونپر دوشنبہ کو نازل ہوئی اور مدینہ منورہ کو دوشنبہ کے دن مکہ معظمہ سے ہجرت فرمائی اور دوشنبہ کو وفات فرمائی اس حدیث کو امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے اپنی مسند مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہی روز سہ شنبہ دن بہت خوب ہے اصلاح حال نفس اور حجامت بنوانے مین روایت ہے کہ قابیل نے ہابیل علیہ السلام کو اسی روز قتل کیا روز چہار شنبہ اس دن خیر کم ہے اور ہمیشہ ہر مہینے مین یہ نحس ہے نقل کرتے ہین کہ ایک مرد ظریف سے اوسکے بھائی نے کہا کہ میرے ساتھ باہر چل کسی کام کے واسطے اوس مرد نے

جواب دیا آج روز چہار شنبہ ہے گھر مین بیٹھنا خوب ہے اوسکے بھائی نے کہا کہ کیا آج کے دن یونس علیہ السلام بطن
مادر سے نہین پیدا ہوے اوس مرد نے جواب دیا اسی سبب سے فوت ہوئی برکت اونکی حق مسکن اور خوبی لباس مین اوانی
مسکن ظاہر ہے کہ شکم ماہی تھا اور خوبی لباس یہ ہے کہ ورق کدو تھا پھر اوسکے بھائی نے کہا کہ یوسف علیہ السلام کیا اس روز
شکم مادر سے نہین پیدا ہوے اوسنے جواب دیا کہ پھر دیکھا تو سہی کہ بھائیون نے اونکے ساتھ کیا کیا اور قید خانے مین
مدت دراز تک رہے اور اہل سے جدا ہوے پھر اوسکے بھائی نے کہا کہ روز چہار شنبہ کو باری تعالی نے ابراہیم علیہ السلام کو
وحی بھیجی اور آگ کو اونپر سرد کیا اوسنے جواب دیا کہ پہلے آگ مین ڈالے گئے پھر آخر اللہ پاک نے بچایا پھر اوسکے بھائی
نے کہا روز چہار شنبہ کو اللہ تعالی نے فتحیاب کیا ہمارے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جنگ احزاب
مین اوسنے جواب دیا ہان ولیکن بعد ازان کہ آنکھین تاریک ہوگئین اور دل گلون مین آپھنسے روز پنجشنبہ مبارک
دن ہے خصوصًا واسطے طلب حاجات کے اور ابتدا کرنے سفر کے زہری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب ارادہ سفر کا فرماتے اسی روز سفر فرماتے اور اس روز حجامت مکروہ جانتے تھے حمدون
ابن اسمعیل کہتے ہین کہ سنا مین نے معتصم سے کہ روایت کی اوسنے مامون سے اور مامون نے رشید سے اور رشید نے
مہدی سے اور مہدی نے منصور سے اور منصور نے اپنے باپ سے اور اوسنے اپنے دادا سے اور اوسنے ابن عباس رض
سے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کہ جو حجامت کرے پنجشنبہ کو
پس گرم ہوتا ہے یعنی تپ اوسکو عارض ہوتی ہے پس مر جاتا ہے اسی مرض مین حمدون کہتے ہین کہ بعد ایک
مدت کے پنجشنبہ کو پاس معتصم کے گیا مین دیکھا مین نے کہ حجامت کرتا ہے متحیر کھڑا رہا مین معتصم نے کہا ای حمدون
شاید وہ حدیث کہ روایت کی تھی مین نے تجکو یاد آگئی کہا مین نے ہان کہا واللہ وہ حدیث مجکو نہ یاد آئی تھی جبتک
کہ حجام نے نشتر مارا تھا پس تپ اوسکو آخر روز مین لاحق ہوئی اور اوسی مرض مین وفات پائی انس بن مالک رضی اللہ
عنہما سے مروی ہے کہ لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایام کا حال پوچھا فرمایا آپ نے کہ روز شنبہ
دن مکر وفریب کا ہے کہ قریش نے اسی دن مکر کیا ہے دار الندوہ مین روز یکشنبہ روز درخت لگانے اور بنا
عمارت کا ہے کہ حق تعالے نے اوسی روز ابتداے آفرینش دنیا کی ہے اور روز دوشنبہ روز تجارت اور سفر کا ہے
اسواسطے کہ شعیب علیہ السلام نے اسی روز سفر کیا اور تجارت کی اور سود مند ہوے اور روز سہ شنبہ روز خون کا ہے
کہ ام البشر حوا علیہا السلام اسی روز حائض ہوئین اور روز چہار شنبہ ہمیشہ نحس ہے کہ اللہ تعالے نے اسی روز ہلاک
کیا قوم عاد اور ثمود کو اور غرق کیا فرعون اور اوسکے لشکر کو اور روز پنجشنبہ روز قضاے حوائج ہے ابراہیم خلیل اللہ
علیہ السلام اسی روز پادشاہ کے پاس گئے اور اکرام کیا اور حاجت اوسکی روا کی اور روز جمعہ روز نکاح کا ہے اسی روز
نکاح آدم علیہ السلام کا ساتھ حوا علیہا السلام کے ہوا فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے **اشعار**

لنعم الیوم یوم السبت حقا • یصید ان اردت بلا امتراء • وفی احد البناء لان فیه • یبدی الله فی خلق النعما • وفی الاثنین ان سافرت فیه • ستظفر بالنجاح وبالثراء • وان ترد الحجامة فالثلثا • ففی ساعته حرق الدماء • وان شرب امرء یوما دواء • لنعم الیوم یوم الاربعا • وفی یوم الخمیس قضاء حاج • فان الله یاذن بالقضاء • ویوم الجمعة التزویج فیه • ولذات الرجال مع النساء • وهذا العلم لم یعلمه الا • نبی او وصی الانبیاء •

خاتمہ بیچ بیان اون دنون اور راتون کے کہ تمام سال مین بزرگ ہین لیکن ایام پس پہلا دن محرم کا متبرک ہے کہ پہلا دن سال کا ہے اور تاسعا اور عاشورا یعنی نوان اور دسوان دن محرم کا کہ اونکی فضیلت مین احادیث وارد ہین اور بارھوان دن ربیع الاول کا کہ وہ ولادت باسعادت خاتم المرسلین محمد رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم کا دن ہے اور پہلا دن رجب کا اسلیے کہ رجب اول شہرہاے حرام سے ہے اور پندرھوان دن رجب کا اسلیے کہ حدیث اسکی فضیلت مین وارد ہے اور ستائیسوان دن رجب کا اسلیے کہ اسکی رات کو شب معراج تھی اور پندرھوان دن شعبان کا بسبب فضیلت اسکی شب کے اور سترھوان اور اکیسوان اور ستائیسوان دن رمضان کا بسبب فضیلت اونکی راتون کے اور روز عید فطر کا بسبب خوشی خلاص ہونے کے آتش دوزخ سے اور ایام معلومات کہ احب الایام ہین نزدیک باری تعالے کے اور روز عرفہ اسلیے کہ احادیث اسکی فضیلت مین وارد ہین اور روز عید الضحی کہ اسدن مردم مہمان خوان نعمت خداوند کریم کے ہین اور روز جمعہ اور پنجشنبہ اور دوشنبہ ہر ماہ کا کہ ذکر اونکا سابق گذرا اور لیکن راتین پس پہلی اور دسوین رات محرم کی اور پہلی اور پندرھوین رات رجب کی اور ستائیسوین رات کہ شب معراج ہے اور پندرھوین رات شعبان کی کہ شب برات ہے اور طاق راتین اخیر ماہ رمضان کی کہ ان مین شب قدر طلب کرتے ہین خصوصًا ستائیسوین شب کہ اوسکی صبح کو یوم الفرقان ویوم التقی الجمعان ہے اور شب عیدین کہ حدیث اون کے فضائل مین وارد ہے پس یہ چند روز وشب کہ ذکر کیے گئے طالب خیر کو چاہیے کہ انسے غافل نرہے کہ یہ اوقات موسم خیرات اور تجارت آخرت کی ہین ظاہر ہے کہ جب موسم تجارت کا فوت ہوگیا تاجر سودمند نہین ہوتا ہے اور اگر کچھ سودمند ہوا بھی تو سودا وسکا اوس تاجر کے سود کو کب پہونچتا ہے کہ جو موسم سے غافل نرہا القول فی الشہور ہر قوم کے مثل عرب وروم وفرس وقبط وترک وہند وزنج وغیرہم کے مہینے جدا جدا ہین لیکن مشہور نہ تھے عرب اور روم اور فرس کے بہت مشہور ہین اس سبب سے تفصیل انہین تینون کی ہمنے بھی اختیار کی اور ان مہینون مین جو موسم عجیب اور عیدین اور جشن کسی قوم کے ہین اونکا بھی ذکر بسبیل اختصار کیا گیا

فصل ۲ عرب کے مہینون کے ذکر مین

مہینا نزدیک عرب کے اوس مدت کو کہتے ہین کہ درمیان دو ہلالون کے واقع ہے کبھی تیس اور کبھی انتیس

دن کا مہینا ہوتا ہی اور ایک سال مین سو چون دن کا اس سبب سے کہ ان دنون مین بارہ بار اجتماع مہر و ماہ ہوتا ہی فرمایا اللہ
نے اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِندَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ
اور وہ چار مہینے کہ حرام یعنی صاحب حرمت ہین رجب ذیقعدہ ذی حجہ محرم ہین ان مہینون مین خیر کا ثواب
بہت ہوتا ہی اور معصیت کا عقاب بھی ہوتا ہی اور یہ مہینے جاہلیت مین بھی محترم تھے عرب ان مہینون مین کاسی
چیزون سے دور کرتے تھے اور غارت اور خصومت سے دور رہتے تھے اب ذکر کرتے ہین ہم بعض اون چیزون کے
کہ ان مہینون مین واقع ہوئی ہین محرم مہینا مبارک ہی وجہ تسمیہ کی یہہ ہی کہ قتال اس مہینے مین حرام ہے اول روز
اسکا نزدیک ملوک عرب کے ایسا ہی کہ روز نوروز نزدیک سلاطین عجم کے اس روز ملوک محفل جشن منعقد کرتے ہین اور
سریر سلطنت پر بیٹھتے ہین اور تمام ارکان دولت حاضر ہوتے ہین روز ہفتم کہتے ہین کہ یونس علیہ السلام اسی روز
شکم ماہی سے باہر آئے اور بعض کہتے ہین کہ چودھوین ذی قعدہ کو روز عاشورہ تمام مذاہب مین معظم ہی اسی روز
توبہ آدم علیہ السلام کی قبول ہوئی اور کشتی نوح کی کوہ جودی پہ ٹھہری اور مولد ابراہیم علیہ السلام اور موسی علیہ السلام
اسی روز تھا اور آتش ابراہیم علیہ السلام پر اسی روز سرد ہوئی اور یعقوب علیہ السلام کو اسی روز بصارت رفتہ پھیر
ملی اور یوسف علیہ السلام کنوے مین سے باہر نکالے گئے اور ملک سلیمان علیہ السلام کا اونپر رد ہوا اور اسی روز عذاب
قوم یونس علیہ السلام سے اوٹھایا گیا اور بلا ایوب علیہ السلام سے دور کی گئی اور زکریا علیہ السلام نے طلب اولاد کی
فرمائی اور دعا مستجاب ہوئی یحیی علیہ السلام پیدا ہوے اور اسی روز موسی علیہ السلام نے ساحرون پر غلبہ کیا جب
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ مین تشریف لے گئے یہود مدینہ کے روز عاشورہ کو روزہ رکھتے تھے بروقت
استفسار سبب اونھون نے کہا کہ اس روز باریتعالی نے فرعون کو غرق کیا اور بنی اسرائیل کو خلاصی دی اس سبب سے
ہم اس روز کو معظم جانتے ہین حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہم احق ہین احیاے سنت موسی علیہ السلام
مین یہود سے اور فرمایا کہ اس روز روزہ رکھا کرین جبسے قتل حسین رضی اللہ عنہ اس روز واقع ہوا امامیہ نے اس روز
کو روز غم قرار دیا اور اہل یزید نے روز عید روز ہفتدہم اصحاب فیل واسطے خرابی خانہ خدا کے مکہ مین آئے حق جلشانہ نے
مرغ ابابیل کو اونپر مسلط فرمایا صفر صفر خالی کو کہتے ہین چونکہ اس مہینے مین مردم قتال کو جاتے تھے گھر خالی ہوتے
تھے لہذا ساتھ اسی اسم کے مسمی ہوا اکثر مردم اس امر پر ہین کہ قیام اس ماہ مین سفر سے اولی ہے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے مروی ہی کہ فرمایا آپ نے من بشرنی بخروج الصفر ابشرہ بالجنۃ یعنی جو بشارت دے مجھکو گذرنے
صفر کی مین بشارت دون اوسکو جنت کی دوم صفر کو سر حسین رضی اللہ عنہ دمشق مین لائے کہتے ہین کہ جب یزید نے
سر مبارک دیکھا کہا قبح اللہ ابن زیاد انا ارضی منہ بدون ہذا یعنی برا کرے خدا ابن زیاد کا مین راضی تھا اوس سے
بدون اس فعل کے بیسوین صفر کو سر مبارک متصل تن اطہر کے گیا اور اسی روز خلیفہ مامون رشید نے جامہ سبز ترک کیا اور جامہ

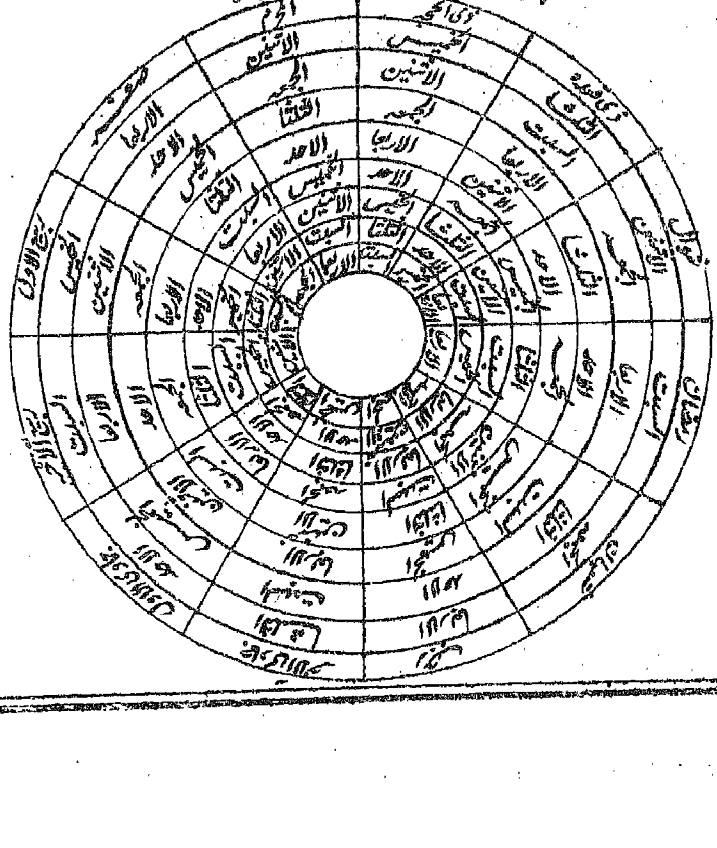
سیاہ پہننا اختیار کیا پانچ مہینے تک چوبیسوین صفر اسی روز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے غار مین تشریف لے گئے **ربیع الاول** چونکہ مردم اس ماہ مین جمع ہوکر قیام بامور خیرات کرتے ہین لہذا مسمی ساتھ اس اسم کے ہوا ایسا ماہ مبارک ہے کہ باری تعالی نے دروازہ خیر وسعادت کا ساتھ وجود سراپا جود خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام عالم پر کھولدیا اور آٹھوین کو جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ معظمہ سے جانب مدینہ منورہ کے ہجرت فرمائی بارھوین کو مولد شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے تیرھوین کو مختار ثقفی نے قاتلان حسین رضی اللہ عنہ سے انتقام لیا **ربیع الآخر** وجہ تسمیہ اس ماہ کی سابق سے ظاہر ہے روز تیسری حجاج نے بیچ جنگ عبد اللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے خانہ کعبہ مین آگ لگادی **جمادی الاول** نام اس مہینے کا اور جو بعد اسکے آتا ہے اس سبب سے جمادی الثانی ہوا کہ بروقت تسمیہ کے دونون مہینے شدت فصل سرما مین واقع ہوے کہ پانی بستہ ہو جاتا تھا پانچوین روز حرب جمل کا ہے اور بعض پندرھوین روایت کرتے ہین آٹھوین مولد علی رضی اللہ عنہ کا ہے **جمادی الاخری** کہتے ہین کہ حوادث عجیبہ اس مہینے مین بہت واقع ہوے ضرب المثل ہے العجب کل العجب بین جمادی ورجب پہلے روز نزول جبرئیل علیہ السلام کا ہے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چھٹے روز خلافت عمر رضی اللہ عنہ کا ہے پندرھوین روز عبد اللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے خانہ کعبہ کو اپنے ہاتھ سے گرایا موافق حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سنتے تھے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اگر زمان جہالت قریب بزمان اسلام نہوتا تو نقل کرتا مین ہیئت کعبہ کو اوس ہیئت پر کہ زمان ابراہیم علیہ السلام مین تھی ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے اوسی ہیئت پر نقل کیا اور حجاج نے اوس ہیئت کو پھر باطل کردیا اب جس ہیئت پر ہے وہ بناے حجاج ہے روز پچیسوین کو مولد فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے **رجب** چونکہ یہ مہینا نزدیک عرب کے عظیم ہے لہذا مسمی برجب ہوا اور اسکو اصم بھی کہتے ہین اس سبب سے کہ اسمین آواز سلاح کی کان مین آتی یا اس سبب سے کہتے ہین کہ اس مہینے مین کان کریم کا سننے برائی سے بہرا ہے کہ اس مہینے مین مواخذہ گناہ کا نہین ہوتا ہے اذن الکریم عن الفحشاء صماء اور اصب بھی کہتے ہین کہ اس مہینے مین رحمت ومغفرت باری تعالی کی بندون پر بہت گرتی ہے بہت احادیث اسکی فضیلت مین وارد ہین دعا جلد مستجاب ہوتی ہے اور عبادت کا اس مہینے مین بہت ثواب ہوتا ہے زمان جاہلیت مین مظلوم صبر کرتا حتے کہ رجب آتا بد دعا کرتا مستجاب ہوتی ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہین کہ مین پاس امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کے بیٹھا تھا ایک پیر مرد اندھا لنگڑا دوسرا کوئی اوسکا ہاتھ پکڑے اوسکو کھینچتا تھا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا انہین دیکھتا ہون ایسا کوئی ہے منظر کسی نے کہا یا امیر المومنین آپ اسے نہین پہچانتے کہا نہین اوسنے کہا یہ ابن صفار اسلمی ہے کہ عیاض بن اسلمی اوسکے حق مین بد دعا کی ہے آپ نے عیاض کو بلایا اور حال ابن صفار اسلمی کا پوچھا کہا اے امیر المومنین بنو صفار دس بھائی تھے اور مین اونکے چچا کا بیٹا تھا اکیلا کوئی بھائی میرا نہ تھا یہ سب مجھسے قوی تھے مجھپر ظلم کرتے تھے اور مال میرا چھین

لیتے تھے اونکو خدا سے ڈرایا اور حقوق خویشی اور ہمسائگی یاد دلائے کچھ سود مند نہوا صبر کیا ہینے جب ماہ رجب آیا ہاتھ
آسمان کی طرف اوٹھا کے بین نے دعا کی اور یہ کہا اللھم اد عوک دعاء جاہدا اقتل بنی صبغا الا واحدا ثم اضرب الرجل
فذرہ قاعدا اعمی اذا قیل اعیا القاعد آوسی سال نو بھائی متواتر مر گئے یہ ایک شخص بندہ بچا اس حال پر کہ آپنے ملاحظہ
فرمایا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا سبحان اللہ یہ امر عجیب ہے روز پہلے بین نوح علیہ السلام کشتی پر سوار ہوے روز چوتھے جنگ
صفین واقع ہوئی روز پندرھوین روز صلوۃ داؤد علیہ السلام کا تھا شب ستائیسوین شب معراج پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی ہے اور روز ستائیسوان روز بعثت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے **شعبان** اس مہینے کو شعبان اس وجہ سے
کہتے ہین کہ قبائل عرب اس مہینے مین منشعب یعنی جمع ہوے تھے اور اس مہینے کو ماہ نبی بھی کہتے ہین اسلیے کہ حضرت
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا شعبان شھری یعنی شعبان مہینا میرا ہے روز تیسرے ولادت حضرت امام حسین
رضی اللہ عنہ کی ہے روز پانچوین یوم میلاد حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا ہے شب پندرھوین کو لیلۃ الصک کہتے ہین
اسواسطے کہ اس رات بین حساب ارزاق ومدت امور عباد کا ہوتا ہے اور بعض روایات بین ہے کہ مراد آیہ اِنَّا اَنزَلنٰہُ فِی لَیلَۃٍ
مُّبٰرَکَۃٍ اِنَّا کُنَّا مُنذِرِینَ فِیہَا یُفرَقُ کُلُّ اَمرٍ حَکِیمٍ بین لیل سے یہی شب ہے ابوھریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے
ہین حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ حق تبارک وتعالی شب نیمہ شعبان یعنی رات پندرھوین شعبان کو
جملہ خلائق کو بخشتا ہے مگر مشرک کو اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے ان اللہ یغفر فی لیلۃ النصف من شعبان اکثر من عدد شعر غنم بنی کلب یعنی تحقیق بخشتا ہے اللہ تعالی
رات پندرھوین شعبان کو گناہ اپنے بندون کے زیادہ شمار بال بکریون بنی کلب سے اور تخصیص ساتھ بکریون بنی
کلب کے اسواسطے فرمائی کہ اوس زمانہ بین بکریان بنی کلب کی اور قبائل کی بکریون سے زیادہ تھین روز سترھوین بیت المقدس
کے عوض کعبہ قبلہ مقرر ہوا اور یہ آیہ پاک نازل ہوئی فَوَلِّ وَجہَکَ شَطرَ المَسجِدِ الحَرَامِ **رمضان** اس سبب سے اسکو
رمضان کہتے ہین کہ سختی اور سوزش بھوک سے ملاقی ہوتی ہے اور بعض قائل ہین کہ اس سبب سے اسکو رمضان کہتے
ہین کہ تمام گناہ اس مہینے بین محو ہوتے ہین حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ فرمایا آپ نے
الرجب شھر اللہ وشعبان شھری ورمضان شھر امتی یعنی اس مہینے بین باری تعالی جل شانہ گناہ اس امت کے
بخشتا ہے اور روایت کی ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے ان للہ تعالی
عند فطر کل لیلۃ من رمضان سبعین الف الف عتیق من النار فاذا کان اخر لیل من شھر رمضان
اعتق اللہ تعالی بعدد کل عتیق اعتقہ فی ذلک الیوم وفیہ لیلۃ القدر التی فیھا یفرق کل امر حکیم ابوذر
غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ رات تیسری اس مہینے کو زبور حضرت داؤد
علیہ السلام پر نازل ہوئی اور ایک روایت بین ہے ابی ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے کہ رات تیسری کو حضرت ابراہیم

علیہ السلام پر صحیفہ نازل ہوا اور زبور حضرت داؤد علیہ السلام پر اٹھارھوین کو نازل ہوئی اور انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر تیرھوین کو نازل ہوئی اور فرقان ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پندرھوین رات مین نازل ہوا ستائیسوین روز ماہ مذکور فتح مکہ ہوئی رات اکیسوین شب قدر ہے نزدیک امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے اور بھی اسی روز خلیفہ نے جامہ سبز پہنا ہے اور انیسوین ابو مسلم خراسانی نے دعوت بنی عباس کی خراسان مین کی تھی رات تیئیسوین بھی نزدیک امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے شب قدر ہے رات ستائیسوین شب قدر ہے نزدیک امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اسمین ایک نکتہ یہ ہے کہ لفظ لیلۃ القدر مین نو حرف ہین اور یہ لفظ تین بار اس سورہ مین متواتر آئی ہے اور نو کو اگر تین مین ضرب کرے تو ستائیس ہوتے ہین اور جنگ بدر اسی روز ہوئی تھی اور نزول ملائکہ واسطے نصرت اہل اسلام کے جنگ بدر مین ہوا تھا حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ اول شب رمضان مین حق تبارک وتعالیٰ ندا فرماتا ہے رضوان خازن جنت کو کہ کھولدے دروازہ بہشت کا اور مزین کردے بہشت کو واسطے روزہ داران امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور نہ بند کر بہشت کو جب تک نہ تمام ہو مہینہ انکا اور ندا کرتا ہے مالک خازن دوزخ کو پس عرض کرتا ہے لبیک وسعدیک حکم ہوتا ہے کہ بند کر دروازون دوزخ کو روزہ داران امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور نہ کھول انکو جبتک کہ نہ تمام ہو مہینا انکا بعد ازان ندا فرماتا ہے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو پس عرض کرتے ہین لبیک وسعدیک پس ارشاد ہوتا ہے کہ جا طرف زمین کے اور زنجیر ڈال شیاطین جن وانس کی گردن مین تا کہ روزہ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فاسد نکرین اور افطار انکے باطل نکرین اور اللہ جل جلالہ وجل شانہ ہر روز روزہ ہائے رمضان سے وقت طلوع آفتاب اور وقت افطار کے آزاد کرتا ہے بندون کو آتش دوزخ سے حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہین حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے بہشت مزین ہوتی ہے ایک سال سے دوسرے سال تک واسطے آنے رمضان کے پس جب آتی ہے اول شب ماہ مبارک کی ایک ہوا چلتی ہے زیر عرش اعظم سے کہ اوسکو مثیرہ کہتے ہین کہ اس سے ہلجاتے ہین پتے درختان بہشت اور زنجیرین دریچہ ہائے فردوس کی اور ایک ایسی آواز اوس سے پیدا ہوتی ہے کہ ہرگز مثل اوسکے مسموع نہین ہوئی حتی کہ نکل آتی ہین حوران بہشت اور کھڑی ہوتی ہین درمیان شرف جنت کے اور کہتی ہین کہ اے رضوان یہ کیا حالت ہے آج کی رات پس جواب دیتا ہے رضوان بعد لبیک کے کہ اے خیرات حسان یہ اول رات ہے ماہ رمضان کی کہ کھولے جاتے ہین اس رات کو دروازہ ہائے بہشت اور حکم فرماتا ہے حق جل وعلا کہ اے رضوان کھولدے دروازہ ہائے بہشت کو اور اے مالک بند کردے دروازہ ہائے دوزخ کو امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور حق تعالیٰ جل جلالہ ہر رات کو راتون رمضان سے ستر ہزار بندگان مسلم کو آزاد فرماتا ہے آتش دوزخ سے اور جب آخر رات رمضان کی آتی ہے آزاد فرماتا ہے اوس قدر کہ تمام راتون مین رمضان کی آزاد فرماتا ہے اور رمضان مین شب قدر ہوتی ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ لکھا جاتا ہے شب قدر مین جو لکھا جاتا ہے تمام سال مین خیر اور شر اور روزی اور بندہ عمر

خلائق سے اور نزدیک بعض علما کے اس رات کو تفریق کرتا ہے خداوند کریم امر جابر رضی اللہ عنہ رسول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ دیکھا مین نے شب قدر کو پس بھول گیا مین اور وہ عشرہ آخیر رمضان تھا اور
یہ رات لطیف اور معتدل ہوتی ہے یعنی نہ گرم اور نہ سرد اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت
کرتے ہین کہ فرمایا آپ نے طلب کرو شب قدر کو رات ستائیسوین اور اکیسوین اور تیئیسوین رمضان مین بعد ازان سکوت فرمایا
اور ایک روایت مین ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شب قدر ستائیسوین ہے لکھا ہے کہ صبح شب قدر کو آفتاب مثل
ایک طشت کے نکلتا ہے کہ اسمین شعاع نہین ہوتی ہے یہانتک کہ بلند ہووے شوال اسکو شوال اس وجہ سے کہتے ہین
کہ اونٹ اپنی دم پر شولان کرتے ہین یعنی وقت جماع کے اپنی دم کو چاٹتے ہین روز اول شوال یوم عید الفطر ہے اس روز
حق تعالی بندون کو بخشتا ہے اور اس روز کو یوم رحمت بھی کہتے ہین اسلیے کہ اللہ جل جلالہ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو
برگزیدہ کیا اسی روز واسطے تبلیغ وحی کے پاس پیغمبران علیہم السلام کے اور اسی روز مکھیون کو الہام فرمایا کہ مکان اپنا
پہاڑون اور درختون پر بناوین عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ حضرت
جبرئیل علیہ السلام سے شب فطر کو فرماتا ہے کہ زمین پر ملائکہ کے ساتھ جا چنانچہ حضرت جبرئیل علیہ السلام مع ملائکہ زمین پر آتے
ہین اور مغفرت چاہتے ہین جمیع امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے اور موافقت کرتے ہین سب فرشتے تا بہ
طلوع آفتاب تک اور جبرئیل علیہ السلام ندا کرتے ہین الرحیل الرحیل پس ملائکہ کہتے ہین کہ ای جبرئیل علیہ السلام کیا کیا حق
جل و علا نے مومنون کے ساتھ جواب دیتے ہین جبرئیل علیہ السلام حق تعالی جلت عظمتہ نے نظر رحمت کی فرمائی
انپر اس رات مین اور عنایت کی انپر اور بخشا انکو پھر جب صبح یعنی یوم عید ہوتا ہے بھیجتا ہے اللہ جل شانہ فرشتون کو
زمین پر پس وہ آکر کھڑے ہوتے ہین راہ پر ان لوگون کے اور کہتے ہین کہ اسرعوا یعنی باہر آؤ ای امت محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم طرف پروردگار کریم اپنے کے کہ انعام کرے تمپر اور بخشے گناہان بزرگ تمہارے پس جب جاتے ہین بندگان
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طرف عید گاہ کے فرماتا ہے حق تعالی ای بندو میرے طلب کرو مجھسے جو چاہو قسم ہے مجھکو اپنی عزت
اور جلال کی کہ جو کوئی تم مین سے طلب کرے مقاصد دینی اور دنیوی سے البتہ اسکو بخشونگا روز چھٹے حضرت پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نکلے تھے ساتھ انصار کے اور اسی روز حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی نے کھایا تھا آٹھوین
بیسوین سے آخر ماہ تک تمام روز نحس ہین اور حق تعالی نے ان روزون مین قوم عاد کو ہلاک کیا ماہ ذی قعدہ
اسلیے اسکو ذی قعدہ کہتے ہین کہ عرب اس مہینے مین ترک جنگ کرتے تھے اور اپنے گھرون مین بیٹھ رہتے تھے اسلیے
کہ اول ماہ سے حرام کا ہی روز اول کو حق تعالی نے وعدہ فرمایا موسی علیہ السلام سے واسطے میقات اپنی کے روز چوتھے
اصحاب کہف غار مین گئے تھے اور بموجب حکم خداوند کریم تین سو نو برس پناہ مین سوئے تھے روز پانچوین حضرت ابراہیم و
اسمعیل علیہما السلام نے بنائے کعبہ کی ابتدا کی تھی روز ساتوین منفرق ہوا تھا دریا واسطے بنی اسرائیل کے ساتھ

معجزہ حضرت موسی علیہ السلام کے تورچودھوین اسی روز حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ سے نکلے تھے روز انیسوین اللہ تعالی نے درخت کدو کو گرد اگرد یونس علیہ السلام کے اوگایا اسلیے کہ جسم آپکا شکم ماہی مین گل گیا تھا اور مکھیان اوسپر بیٹھتی تھین اور آپکو تکلیف ہوتی تھی اسواسطے کہ مکھی درخت کدو پر نہین آتی ہے **ذی الحجہ** اس وجہ سے اسکو ذی الحجہ کہتے ہین کہ عرب زمان جاہلیت مین حج کرتے تھے روز اول ایام معلومات سے ہے اور دوست زیادہ ہے نزدیک حق تعالی کے روز دوسرے کو نکاح حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ساتھ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے ہوا تھا روز آٹھوین کو یوم الترویہ کہتے ہین اسلیے کہ زمان جاہلیت اور اسلام مین سقایہ حاج کو مسجد الحرام مین بھرتے تھے تاکہ تمام حاجی سیراب ہوون روز نوین کو یوم عرفہ ہے اسلیے کہ حاجی سب عرفات مین حاضر ہوتے ہین اور ایک دوسرے کو پہچانتے ہین روز دسوین کو یوم عید ہے اس روز حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسمعیل علیہ السلام کو قربان کرنیکو چاہا تھا اللہ تعالی نے دنبہ واسطے فدیہ اسمعیل علیہ السلام کے بھیجا تھا گیارھوین سے تیرھوین تک ایام تشریق ہین ان ایام مین حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساتھ امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کے مواخات کی تھی روز چوبیسوین کو دعا حضرت داؤد علیہ السلام کی مقبول ہوئی اور خطا معاف ہوئی **خاتمہ** ہر مہینے کی پہلی تاریخ پہچاننے مین کس دن تھی یا کس دن ہوگی قاعدہ اسکا یہ ہے کہ جس مہینے کی کسی سال سے پہلی تاریخ دریافت کرنا ہو اوس سال تک ابتداء سے سال ہجرت سے شمار کرے اور چار اوپر زیادہ کرکے آٹھ آٹھ طرح کرے اگر کچھ باقی رہے تو اوس نقشے مین اوسی مہینے کی جدول مین نظر کرے جو عدد کہ شمار مین مطابق عدد باقی ماندہ کے ہو اوسکو غرہ اوسی ماہ کا جانے مثلاً اگر چار بعد طرح کے باقی رہے اور اوس جدول کے قانون مین پھیر یا اور کوئی دن قانون کے حساب سے چوتھا ہے تو وہی دن غرہ ہو اور اگر بعد طرح کے کچھ باقی نہ رہا تو اوس مہینے کی جدول مین جو دن آخر خانہ مین ہے وہی غرہ اوس مہینے کا ہے اس نقشے سے مفصل معلوم ہو جائیگا



فصل ماہ رومی مہینون کے بیان مین

رومی مہینون کا حساب سیر آفتاب پر ہی بعض مہینے اٹھائیس دن کے ہین اور بعض تیس اور بعض اکتیس دن کے ہین مجموع تین سو ساٹھ دن ہوتے ہین آخر سال مین پانچ دن اور بڑھاتے ہین تا آنکہ عدد ایام تمام سال کے تین سو پینسٹھ ہوجاتے ہین نام مہینون کے یہ ہین تشرین اول تشرین ثانی کانون اول کانون ثانی شباط آذار نیسان ایار خزیران تموز آب ایلول کسی شاعر عرب نے اسامی شہور مع اعداد ایام کو دو بیت مین جمع کیا ہی شعر

تشرین ثم الثانی وایلول نیسان ۔ ثلثون ثلثون سواء وخزیران
شباط خص بالنقص وذلک النقص یومان ۔ وباقیہا ثلثون ویوم واحد کان

یعنی تشرین ثانی و ایلول اور نیسان اور خزیران تیس تیس دن کے ہین اور شباط دو دن کم ہی یعنی اٹھائیس دن کا اور باقی اکتیس اکتیس دن کے ہین **تشرین اول** اکتیس دن کا ہوتا ہی روز پہلے باد صبا خوب چلتی ہی تیسرا دن زیارت دیر الثعالب کا ہی چھٹا دن زیارت اصحاب کہف کا ہی پانچوان دن عید کنیسۃ القمامہ کا ہی کہ وہ کنیسہ بیت المقدس مین ہی نصاری کہتے ہین کہ ایک آگ آسمان سے اوترتی ہی اور شمع اوس کنیسہ کی خود بخود اوس سے روشن ہو جاتی ہی اور ساتوان دن عید الیناییب کا ہی آٹھوان دن زیارت مشہد خلیل اللہ علیہ السلام کا ہی اور دسوان دن وہ ہی کہ اسی دن حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسمعیل علیہ السلام کو واسطے ذبح کے باہر لے گئے اور باری تعالی نے بہشت سے دنبہ بھیجا تیرھوین دن پانی جوش مین آتا ہی اضطراب بحر مین پیدا ہوتا ہی اس دن دریا مین سفر نہین کرتے ہین پندرھوین دن سرما پیدا ہوتا ہی اور اکثر نخل کو اسی دن کاٹتے ہین اور ہوا سخت چلتی ہی اس وجہ درخت کاٹتے ہین اوسکی لکڑی مین کیڑا نہین لگتا ہی اٹھارھوین دن رود نیل مین نقصان پانی کا ظاہر ہوتا ہی اکیسوین دن مصر مین آب نیل سے زراعت سینچتے ہین اکتیسوین دن ہوا سرد ہوتی ہی دارو سے منع کرتے ہین چھبیسوین دن اسقدر سرما سخت ہوتا ہی کہ آدمی گھر سے باہر نہین نکلتے ہین چھبیسوان دن وہ ہی کہ یحیی علیہ السلام کا قبر مین رکھا گیا تیسوین دن پرندہ گرم سیر ہوتے ہین اور حشرات الارض باطن زمین مین گھستے ہین بسبب سرما کے **تشرین ثانی** تیس دن کا ہوتا ہی پہلا دن ہوا جنوبی چلنے کا ہی دوسرا دن اول اوقات باران کا ہی پانچوان دن وہ ہی کہ گزندی سوراخون مین پوشیدہ ہوتے ہین ساتوان دن وہ ہی کہ اسدن زیتون ملک شام مین چنتے ہین اور بارش بہت ہوتا ہی اور دریا اضطراب مین آتا ہی اور موجین بہت اوٹھتی ہین راہ دریا کی مسدود ہوجاتی ہی آٹھوان دن بھی جوشش دریا کا ہی نوان دن پہلی مد کا ہی اور مد کا حال وپر گذرا تیرھوان دن ابتدا اضطراب دریا عارض ہوتا ہی اس دن اگر لکڑی درخت سے کاٹتے ہین تو کیڑے لکڑی مین نہین پڑتے ہین چودھوان دن ابتدا صوم میلاد کا ہی نزدیک نصاری کے اور ایام صیام کے انکے مذہب مین چالیس ہین بیسوان دن وہ ہی کہ اس دن ہر حیوان بے استخوان سرما سے ہلاک ہو جاتا ہی اکیسوان دن وہ ہی کہ اس دن مین بعد خواب کے رات کو آب سرد پینا مضر ہوتا ہی تیسوان دن وہ ہی کہ اس دن مصری زیتون چنتے ہین اٹھائیسوان دن انتہائے سختی موج دریا ہی **کانون اول** اکتیس دن کا ہوتا ہی

پہلا دن دمشق بازار تومان کا ہی اور اسی دن شاخ بان کی بوتے ہین گیارھوان دن بازار ونکا ہوتا ہی چودھوان دن اول اربعینات کا ہی سترھوان دن وہ ہی کہ اطبا اس دن گوشت گاؤ اور ترنج کہانے سے اور بعد سو او ٹھنے کے آب سرد پینے سے منع کرتے ہین اور حجامت اور استعمال نورہ سے پرہیز ہی اور اس دن کو میلاد اکبر کہتے ہین اور اس دن نور زیادہ ہوتا ہی بسبب نزدیک ہونے آفتاب کے اور کہتے ہین کہ آدمی کا نشو اس دن زیادہ ہوتا ہی اور جن کا ضعف بڑھتا ہے اونیسوان دن نہایت طول ہونے رات کا اور صغیر ہونے دن کا ہی تیسوان دن دانیال پیغمبر علیہ السلام کی زیارت کا ہی تیئیسوان دن درخت کے پتے جھڑ جاتا ہی اور اسدن کثرت مطر اور زیادتی دریاے مصر کی ہوتی ہی چوبیسوان دن میلاد مسیح علیہ السلام کا ہی چھبیسوان دن زیارت قبور یعقوب علیہ السلام اور داؤد علیہ السلام ہی اونتیسوان دن وہ ہی کہ اس دن شراب اور پانی سے منع کرتے ہین بعد خواب کے کہتے ہین کہ جن پانی مین تھوکتا ہی جو وہ پیے ایسا بیمار ہو کہ کبھی اچھا نہو یہ عوام کے ڈرانے کے لیے مشہور ہی تا آدمی کثرت سرد آب اور رطوبت ہوا سے پرہیز کرین **کانون ثانی** اکتیس دن کا ہی پہلا دن باران کی امید کا ہی اور اسیدن روزہ مذہب نصرانی مین ظاہر ہوا اور شام کے اور انطاکیہ کے ملک مین اندلون آگ روشن کرتے ہین دوسرا دن وقت قطع کرنے درختون کا ہی اور چھٹا دن عید فصح کا ہی کہتے ہین کہ اس دن مین ایک ساعت ہی کہ کھاری پانی میٹھا ہو جاتا ہی دسوان دن روزہ عذاری کا ہی سترھوان دن وہ دن ہی کہ سرما بلاد فارس مین کم ہو جاتا ہی بائیسوان دن آخر اربعینات کا ہی چوبیسوان دن نینوی کے روزہ کا ہی اور اسی دن گھانس زمین سے نکلتی ہی اور چڑیان رحلت کرتی ہین پچیسوان دن روئی اور خربزہ بونے کا ہی اور زمین روم مین درخت اسی دن لگاتے ہین اور اسی دن درخت انگور کے بوتے ہین زمین مصر مین اور شکر بادہ ہیچ چھوڑتے ہین شباط اٹھائیس دن کا مہینہ ہی ساتوان دن وہ ہی کہ جمرہ اولی اسدن ساقط ہوتا ہی تیرھوین دن پانی جاری ہوتا ہی درختون سے اور پستی سے درخت بلند ہوتے اور دیکھ پڑتا ہی چودھوین دن جمرہ دوم ساقط ہوتا ہے پندرھوان دن وہ ہی کہ ترکاری کرسون کی اور لکڑی اور خربزہ بوتے ہین اور وحشی جانور بچہ دیتے ہین اور چڑیان بولتی ہین اور جگنگا ڈر ظاہر ہوتا ہی اور بکریان بچہ دیتی ہین اور درخت پھول کے مثل نرگس یاسمن وغیرہ کے بوتے ہین اور درخت انگور مین پتے نکلتے ہین اور گھانس زمین مین بہت ہوتی ہی سولھوان دن وہ ہی کہ اس دن تمام کثرت ابر و باران کی زیادہ مصر مین ہوتی ہی اور کماۃ زمین شام مین پیدا ہوتا ہے بیسوین دن مکھیان اور پسو اکثر نکلتے ہین اکیسوین دن سقوط جمرہ ثالث کا ہوتا ہی حقیقت سقوط جمرات کی یہ ہی کہ زمانہ قدیم مین فارسی آتش پرست تھے اونکا دستور تھا کہ تین گھر ایک کے اندر دوسرا جاڑون مین بناتے تھے بڑے جانورونکو جیسے ہاتھی گھوڑا پہلے گھر مین رکھتے تھے اور چھوٹے جانورون کو جیسے بکری دنبہ دوسرے گھر مین اور آپ تیسرے گھر مین رہتے تھے اور تینون گھرون مین آگ جلاتے تھے اور کوئلے پاس رکھتے تھے اسواسطے کہ آگ ہمیشہ باقی رہے ساتوین شباط کو بڑے جانورون کو صحرا مین بھیجتے تھے اور چھوٹے جانورون کو اونکی جگہہ پر باندھتے تھے اور دوسرے گھر مین

بجاے اونکے رہتے تھے ایک ہفتہ ایک جمرہ ساقط ہوا جب ایک ہفتہ اور گذرا چھوٹے جانورون کو بھی صحرا مین بھیجتے تھے اور
آپ پہلے گھر مین بجاے اونکے رہتے تھے پس دوسرے ہفتہ مین دوسرا جمرہ بھی ساقط ہوا پھر جب ایک ہفتہ اور گذرا اور کیڑے
شباط کی ہوئی آپ بھی باہر نکلتے تھے اور آگ روشن کرنا ترک کرتے تھے اس دن ہوا اعتدال پر آئی ہی اور شکم زمین کا
گرم ہوجاتا ہی اور ہواے خوش شہوت انگیز چلتی ہے اور درخت انگور روتے ہین چھبیسوان دن اس مہینے کا پہلا دن
ایام العجوز کا ہی اور ایام العجوز سات دن ہین صِنّ صنبر وبر آمر مؤتمر معلل مطفی الجمر یہ سات دن سرما اور باد طوفانی سے خالی
نہین ہوتی اور یہ امور ان ایام کے واسطے امور طبعیہ کے ہین یعنی طبیعت انکی مقتضی ان امور کی ہی کسی برس ایام العجوز ان
امور مذکورہ سے خالی نہین ہوتے اذار اکتیس دن کا ہوتا ہے پہلا دن ظہور نرگس اور بلخ کا ہوتا ہے اور یہ دن چوتھا ایام العجوز کا
ہی جاننا چاہیے کہ بقول بعض کا یہ ہی کہ ایام العجوز وہ ایام ہین کہ قوم عاد جنمین ایام مین ہلاک ہوئی اور وجہ تسمیہ کی یہ ہی کہ بعد ہلاک
ہونے قوم عاد کے ایک بڑھیا باقی رہی تھی وہ اپنر سات دن نوحہ کیا کی ساتوین دن اس مہینے کے بادہاے پراگندہ چلتی ہین بارھوین دن
الطبا حکم فصد اور حجامت کا کرتے ہین تیرھوین دن اکثر ظہور نرگس وغیرہ کا ہوتا ہی سولھوین دن آنکھین سانپون کی روشن ہوتی
ہین اسواسطے کہ سانپ جاڑے مین زمین کے اندر جمع ہوکے بیٹھتے ہین اور آنکھین تاریک ہوتی ہین اس دن پھر دوبارہ روشن
ہوجاتی ہین اٹھارھوین دن اعتدال روز وشب ہوتا ہی یہ دن اول بہار ہی بلاد عجم مین اور پانی دریا کا سنگین ہوجاتا ہی اسلیے آفتاب
اوسکے اجزای لطیف کو جذب کرلیتا ہی اور کہتے ہین کہ اس دن کی رات کو جسکی کلہ سوا پر پڑے اور عورت کے ساتھ جماع کرے وہ حاملہ ہوجاے
اس شب کو ہوا شہوت انگیز چلتی ہی آدمی کثرت اس شب کو مجامعت کی جانب میل کرتا ہی گیہون مین بالی نکلتی ہی اور اکثر نباتات پیدا ہوتے ہین
اور بادام اور زردآلو پر پوست ظاہر ہوتا ہی اور قوت پیدا ہوتی ہی اور درختون مین پتے نکلتے ہین اور گھڑیال دریا مین ترسناک ہوتا ہی چھبیسوین
دن دریا جوش مین آتا ہی اور اس دن عید نار ہوتی ہی عید نارہ وہ عید ہے کہ مریم علیہا السلام نے حمل عیسی علیہما السلام کی بشارت
پائی نیسان اکتیس دن کا مہینا ہوتا ہی پہلے دن امید باران کی ہوتی ہے چوتھا دن سعانین کا ہوتا ہے چودھوان دن
عید الفطر نصاری کا ہے اٹھارھوین دن لوہا ہاتھ مین کمتا مبارک ہے بیسوین دن ہوا شرقی چلتی ہے اور چڑیان خوش ہوتی ہین
اکیسوین دن شہر فلسطین مین بازار قائم ہوتا ہی وہان سب آدمی جمع ہوتے ہین بائیسوین دن ہوا جنوبی چلتی ہے اور آدمی خوش
ہوتے ہین تیئیسوین دن ملک شام مین زیارت دیر ایوب کی ہوتی ہے ستائیسوین دن دریاے فرات زیادہ ہوتا ہے اٹھائیسوین
دن بدن مین ہیجان خون کا ہوتا ہی اور میوے درختون مین منعقد ہوتے ہین ایار اکتیس دن کا ہوتا ہی پہلا دن زیارت ارمیا کا
ہوتا ہی دوسرا دن زیارت دیر ثعالب کا ہوتا ہی ساتوین دن عید الصلیب ہوتی ہے نوین دن زیارت قبر شعیب علیہ السلام کی ہوتی ہے
پندرھوان دن عید الورد کا ہے سولھوین دن باد صبا اور سیدہ کماۃ کہ خوش ذائقہ ہوتا ہے کاٹا جاتا ہے اور واسطے سفر
دریا کے مبارک ہے اور یہی روز زیارت زکریا علیہ السلام کا ہے بیسوان دن زیارت شمعون علیہ السلام کا ہی چوبیسوان
دن کھیت کاٹنے کا ہی اور واسطے سفر دریا کے مبارک ہے اور اس دن دریاے نیل گھٹتا ہی اور ہوا پورب کی چلتی ہی چھبیسوین دن

عید الورد ہوتی ہی ستائیسوین دن کو راہب سبت القامہ یعنی سبتہ قیامت کہتے ہین اکتیسوین دن کو صوم السکنجبین کہتے
ہین حزیران تیس دن کا مہینا ہوتا ہی پہلا دن زیارت حزقیل علیہ السلام کا ہی چوتھے دن کو جمعۃ المذہب کہتے ہین
گیارھوان دن نوروز خلفاے بغداد کا ہی سولھوین دن پانی نیل کا مصر مین چارون طرف پھیل جاتا ہی اور اطراف مین
پہنچتا ہی اٹھارھوان دن ابتداے درازی ایام کا ہی اور کمی شب کا ہی بائیسوین دن ہنیسا کھیتی مین لگتا ہی اور میوی پکجاتے ہین
اور گرمی تیز ہوتی ہی چوبیسوان دن ولادت حضرت یحیی علیہ السلام کا ہی اور ہولے گرم چلنا شروع ہوتی ہی اور پچاس
دن تک ایسی ہی ہوا رہتی ہی اور دریای جیحون زیادہ ہو جاتا ہی اٹھائیسوان دن آخر ایام لواح کا ہی انتیسوین دن تجارے
جو اصحاب تجربہ ہین اگر دیکھتے ہین کہ اس دن کثرت شبنم کی ہی تو حکم کرتے ہین کہ نیل خوب بڑھا ہوگا اور اگر کثرت شبنم کی
نہ دیکھی تو گمان کیا کہ نیل کم بڑھا ہوگا تموز اکتیس دن کا مہینا ہی پانچوین دن اس مہینے کے شعری طلوع کرتا ہی ایک ہفتہ
قبل طلوع شعری کے اصحاب زراعت ایک لوح پر جو کچھ بونا منظور ہی تھوڑا تھوڑا بوتے ہین اور جو شب کہ طلوع شعری کی
کی ہی اوس شب لوح کو بلندی پر رکھتے ہین صبح کو دیکھتے ہین قدرت حق تعالی سے بعض نبات سبز ہوتے ہین اور بعض
نہین ہوتے جو سبز ہوتا ہی اوسی دانہ کو اوس سال بوتے ہین وہ خوب اوگتا ہی ساتوان دن ہلاک بلخ کا ہی دسوان دن باز البصری
ہی تیرھوان دن اول بحران کا ہی اور وہ سات دن ہین ہر ایک ورسی یعنی ہر ایک مہینے کا خریف اور شتا سے قیاس کرتے
ہین یعنی جو حال اول روز کا ہو وہی حال خریف اور شتا کا اوس مہینے جو اوسکے مقابل سے ہوتا ہی مثلاً جو حال اول روز کا ہی
وہی حال اول ماہ خریف اور شتا کا ہی اور جو حال کہ دوسرے روز کا ہی وہی حال خریف و شتا کے دوسرے مہینے کا ہے
علی ہذا القیاس آخر تک اور نسبت ان دونون سال کی ساتھ مثل نسبت ایام بحران کے ہے مرض کے ساتھ یعنی جبکہ ایام
بحران سے حال مرض کا معلوم ہوتا ہی اسی طرح ان دنون سے حال سال کا معلوم ہوتا ہی چوبیسوان دن شدت گرمی
کا ہی اور دفع مرض طاعون کا درد چشم پیدا ہوتا ہی اور خربزہ زمستانی اور چار اور گاجر بوئی جاتی ہی پچیسوان دن ممانعت
جماع کا ہی بسبب شدت حرارت کے نزدیک حکما کے ستائیسوان دن پختگی خوشہ خرما کا ہی اور انگور توڑنے اور انکو
کاٹنے کا دریا جوش مین آتے ہین اور تمام میوہ جات پختہ ہوتے ہین اکتیسوان دن عید کنیسۂ مریم علیہا السلام کا ہی
آب اکتیس دن کا مہینا ہے اول روز سے روزہ وفات حضرت مریم علیہا السلام کا ہی پندرہ روز تک تیسرا دن حضرت
عیسی علیہ السلام کی زیارت کا ہی چوتھا دن حضرت الیاس علیہ السلام کی زیارت کا ہی پندرہ دن تک پانچوان دن حضرت
موسی علیہ السلام کی زیارت کا ہی چھٹا دن عید تجلی کا ہی آٹھوان دن ہوائین مختلف چلتی ہین دسوین دن بازار عمان ہوتا ہی
بارھوین دن عراق مین ہواے خوشگوار چلتی ہی پندرھوین دن عید زیارت حضرت مریم علیہا السلام ہی سترھوین
دن پھر عید تجلی ہے اٹھارھوین دن انار پختہ ہوتا ہے ترنج زرد ہوتا ہی ہوا تیز چلتی ہی بیسوان دن آخر باد سموم کا ہے
بائیسوین دن گرمی کم ہوتی ہے چوبیسوین دن درد چشم پیدا ہوتا ہی ستائیسوین دن زیارت حضرت الیسع اور زیارت والد

حضرت یحیی علیہما السلام ہی اٹھائیسوین دن پانی خوشگوار ہوتا ہی رات کو ہوا ہی معتدل چلتی ہی زکام پیدا ہوتا ہی بلغم غلبہ کرتا ہی دودھ سفید ہوتی ہی انگور اور خرماے عمدہ کثرت سے ہوتی ہین ملک شام مین شبنم برستا ہی اور من وسلوی یعنی ترنجبین نازل ہوتی ہی **ایلول** تیس دن کا ہی اول روز عید ابتداے سال کی ہوتی ہی اور بازار صبح قائم ہوتا ہی تیسرے دن یوشع بن نون علیہما السلام کی زیارت ہی اور جو شہر کہ سردسیر ہین اونمین ابتداے افروختگی آتش کی اسی روز کرتے ہین پانچوین دن زیارت زکریا علیہ السلام کی ہوتی ہی بارھوین دن فصد لیتے ہین دوا پیتے ہین تیرھوین دن نیل کے بڑھنے کی انتہا ہوتی ہی اور عید کنیسہ قمامہ بیت المقدس کی ہوتی ہی چودھوین دن عید صلیب ہوتی ہی سولھوین دن لڑکون کا دودھ بڑھاتے ہین اٹھارھوین دن رات دن برابر ہوتا ہی اور اس اعتدال کو اعتدال خریفی کہتے ہین اور یہ پہلا روز خریف کا ہی نزدیک عجمیون کے اور ربیع کا پہلا دن ہی چینیون کے نزدیک لکھا ہی کہ اگر ابر اس روز آسمان پر موجود ہو اور کوئی شخص اوسکو دیکھے تو عقل اوسکی روشن ہو اور بدن اوسکا امراض سے پاک ہو اور اس روز رطوبات درختون کی شاخون سے جڑ کی طرف آتی ہین چوبیسوین دن اصحاب تجربہ نے لکھا ہی کہ اس دن کوے ابلق رنگ نہ سیاہ نہ سفید کہ اونکو ابقع کہتے ہین ہوتے ہین اور یہ جملہ امور ہر سال مکرر ہوتے ہین چنانچہ صالح ابن عبد القدوس نے ایک قصیدہ بھی اس مضمون کا زبان عربی مین لکھا ہے الایمان تحصیل لا حاصل جانکر ترک کیا

فصل ۱۲ فارسی مہینون کے بیان مین

فارسی مہینے سب تیس تیس روز کے برابر ہین کسواسطے کہ سال اونکی راے پر تین سو پینسٹھ دن کا ہوتا ہی بارہ مہینے کے تیس دن کے حساب سے تین سو ساٹھ دن ہوتے ہین پانچ روز آخر سال مین زیادہ کرکے تین سو پینسٹھ دن کرتے ہین اور ان ایام خمسہ کو مسترقہ کہتے ہین اور فارسی مہینون مین ہفتہ نہین ہوتا ہی یعنی جسطرح عربی مہینون مین ہفتہ ہوتا ہی اور ہفتہ کے ہر ایک دن کا نام مقرر ہے اور ہر مہینے مین چار ہفتہ ہوتے ہین دو ایک روز زیادہ یہ طریقہ فارسی مہینون کا نہین ہے بلکہ اہل فارس نے ہر روز کا جدا جدا نام مقرر کیا ہے آگے بادشاہان فارس کا دستور تھا کہ ہر روز نئی غذا کھاتے تھے اور نئی پوشاک پہنتے تھے سال کے اندر پھر اوس غذا اور لباس کا اتفاق نہین ہوتا تھا چنانچہ پہلے دن کو ہرمزد دوسرے کو بہمن تیسرے کو اردی بہشت چوتھے کو شہریور پانچوین کو اسفندار چھٹے کو خرداد ساتوین کو مرداد آٹھوین کو دی نوین کو آذر دسوین کو آبان گیارھوین کو خور بارھوین کو ماہ تیرھوین کو تیر چودھوین کو گوش پندرھوین کو دی بمہر سولھوین کو مہر سترھوین کو سروش اٹھارھوین کو رشن انیسوین کو فروردین بیسوین کو بہرام اکیسوین کو رام بائیسوین کو باد تئیسوین کو دی بدین چوبیسوین کو دین پچیسوین کو آذر چھبیسوین کو اشتاد ستائیسوین کو آسمان اٹھائیسوین کو رامیاد انتیسوین کو مارسفند تیسوین کو انیران کہتے ہین اور ہر مہینے مین چند عیدین کیا کرتے ہین بعضی عیدین بجہت امور دنیوی اور بعضی بجہت امور دینی جو بجہت امور دنیا کے ہین وہ عیدین ہین کہ اگلے بادشاہان

نے مقرر کی ہین واسطے شادمانی نفس اور حمد وثناے پروردگار عالم کے اور احسان کرتے تھے اوس دن علیا پر بادشاہان جاہل بھی متابعت
اونکی کرتے ہین وران عیدونکو ایام مبارک جانتے ہین چنانچہ انھین عیدون سے عید نوروز ومہرآورد ہے وہ ہین کہ اصحاب دیانت نے
مقرر کی ہین اب ہم ہر مہینے کے ایام فاضلہ کا ذکر کرتے ہین اوسمین عیدون کا بھی ذکر آجائیگا فروردین شروع سال اسی مہینے سے ہوتا ہی
اول روز اسکا روز نوروز ہی کہتے ہین کہ اسی دن جناب باری تعالی فلک کو گردش مین لایا ہی اور کواکب کو سیارہ کیا اور
آفتاب کو پیدا کیا اور اسی دن اہل زمین کو سعادت تقسیم ہوتی ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین اوس روز
ہدیہ بھیجا آپنے فرمایا کہ کیا ہی عرض کیا کہ مٹھائی نوروز کی ہی آپ نے ارشاد کیا کہ نوروز کیا چیز ہی عرض کیا کہ عید ہی فارسیون
کی آپ نے فرمایا یہ وہ دن ہی کہ زندہ کیا حق تعالی نے اون لوگون کو کہ نکلے اپنے گھرون سے موت سے ڈر کر پھر فرمایا اللہ جل جلالہ نے
کہ مروتم من بعد زندہ کیا اونکو اوسی خوشی مین ایکدوسرے پر رنگ ڈالتے ہین اصطلاح مین نام پروردگار کا بھی ہی اس روز کو بسبب
کثرت سعادت کے ہرمز کہتے ہین اور یہ بھی اعتقاد ہی کہ نوروز مین صبح کیوقت قبل کلام کرنے کے جو تھوڑی شکر اور روغن زیتون کھا لیوے
تمام سال کی آفتون سے محفوظ رہے سروش یعنی سترھوان اس روز [illegible] مجوس مین شروع ہی کہتے ہین کہ سروش نام فرشتہ
کا ہی کہ نگہبانی شب کی اوسکے متعلق ہی اوسی کے نام پر اس روز کا نام رکھا ہی اور بعض کہتے ہین کہ حضرت جبرئیل
علیہ السلام کا نام ہی اور قلع قمع جن اور ساحرونکا انھین سے متعلق ہی ہر شب تین مرتبہ نازل ہوتے ہین اول مرتبہ جن اور
ساحرونکا قلع اور قمع کرتے ہین اور دوسری مرتبہ ہوا اتنی کہ تھمتی ہین دریا پانی ٹھہرتا اور مرغ بولتا ہی اور شہوت ہوا ایک جانور مین
پیدا ہوتی ہی اور تیسری مرتبہ طلوع فجر ہوتا ہی نباتات اوگتے ہین بیمار آرام پاتے ہین اور خواب سچے دیکھتے ہین اور غمگین
خوش ہوتے ہین اور جن غمناک فروردین یعنی انیسوان دن یہ روز یوم عید ہی اس عید کو عید فروردجال کہتے ہین
اسلیے کہ نام اسکا موافق نام مہینے کے ہی اور یون ہی ہر مہینے مین جس روز کا نام موافق نام کسی مہینے کے ہوتا ہی
وہ روز یوم عید ہوتا ہی اور بادشاہان فارس نے تمام اس مہینے کو عید قرار دیا ہی اور چھ حصہ کیے ہین پانچ پانچ روز
اول کو عید بادشاہونکی کہتے ہین اور دوسرے کو عید شریفون کی اور تیسرے کو عید بادشاہ کے خدمتگارون کی اور چوتھی کو عید
اعزہ اور اہل بیت بادشاہ کی کہتے ہین اور پانچوین کو عید اولاد اور خواص بادشاہ کی کہتے ہین مضمون اسکا یہ ہی کہ جو عید
جسکے واسطے مقرر ہی بادشاہ اون عیدون مین جلوس کرکے تقسیم انعام اور رواے حاجت کیا کرتے تھے
اور چھٹی کو اداے حقوق مردم سے فراغت پاکر باہم محفل نشاط کرتے تھے اور دستور بادشاہان اکاسرہ کا یہ تھا
کہ خمسہ اول مین کہ عید مخصوص بادشاہون کی ہی اول روز عامہ خلائق پر انعام اور احسان بادشاہانہ کرتے تھے اور دوسرے
روز شریفون پر مثل دہقانون اور ارباب خاندان قدیم کے اور تیسرے دن مصاحبون پر اور چوتھے روز خاص عزیزون
اور خواصون پر اور پانچوین روز اپنی اولاد پر اردی بہشت پہلا دن مبارک ہی تیسرا دن عید کا ہی کہ اوسکو
اردی بہشت کہتے ہین اسلیے کہ نام اوسکا موافق نام مہینے کے ہے اور کہتے ہین کہ اردی بہشت نام ہی اوس [illegible]

کہ اللہ جل جلالہ نے نار اور نور پر مقرر کیا ہی اور شغل اوسکا دور کرنا بیماریون کا ہی ساتھ دوا اور غذا کے اور چھبیسوان دن
اس مہینے کا کہ اوسکو اوشتاد کہتے ہین اول کھنبار ہی اور کھنبار چھ ہین ہر ایک پانچ دن کا اور اسکو زردشت نے وضع
کیا ہی واسطے صدقہ کرنے کے اور زیارت قبرستان کے **خرداد** چھٹا روز اسکا دن عید کا ہی اسلیے کہ نام اوسکا موافق
نام مہینے کے ہی اور کہتے ہین کہ خرداد نام اوس فرشتہ کا ہی کہ واسطے ترتیب نباتات و اشجارات اور دور کرنے نجاست کے
پانی سے مقرر ہے چھبیسوان دن اوسکو اشتاد کہتے ہین پہلا دن کھنبار چوتھی کا ہی کہتے ہین کہ باریتعالی نے اسی روز گھانس
اور درخت پیدا کیے تیسوین دن کو کہ اوسکو انیران کہتے ہین دن عید کا ہی اور اس دن غسل کرتے ہین اور نیا لباس
نئے پہنتے ہین اور یہ عید اب تک اصفہان مین باقی ہی **تیر ماہ** چھٹا دن اس مہینے کا خرداد ہی وہ جشن ہی
جسکو جشن نیلوفر کہتے ہین تیرھوین دن کو کہ تیر کہتے ہین روز عید کا ہی بسبب متفق ہونے دو نام کے ایک مہینہ دوسرے
دن اور اس مہینے کو مبارک جانتے ہین اسلیے کہ جب افراسیاب نے بلاد ایران پر غلبہ کیا اور منوچہر طبرستان کے قلعہ مین بھاگا
اس روز درمیان ان دونون کے صلح ہوئی اور افراسیاب نے ملک ایران کا منوچہر کو دیا سولھوین دن کو کہ منوچہر
کہتے ہین اور مہر آفتاب کا بھی نام ہی پہلا دن کھنبار پنجم کا ہی کہتے ہین کہ اللہ تعالی جل شانہ نے اس دن چارپایونکو
پیدا کیا ہی **مرداد** ساتوان دن اس مہینے کا یوم عید ہی اور اس عید کو عید مردادگان کہتے ہین بسبب متفق
ہونے دو نام کے یعنی مہینا اور دن جیسا کہ مذکور ہوا **شہریور** چوتھا دن اس مہینے کا یوم عید ہی اور اس عید کو عید
شہریورگان کہتے ہین بسبب متفق ہونے دو نامون کے اور یہ روز پہلا کھنبار خامس کا ہی سولھوان دن آخر روز کھنبار
پانچوین کا ہی بیسوان یوم کو بہرام ہی اسکو مہرجان صغیر بھی کہتے ہین **مہر ماہ** سولھوین دن اس مہینے کو
مہر کہتے ہین اور یہ یوم عید عظیم کا ہی کہ اوسکو مہرجان کہتے ہین اسلیے کہ وہ موافق نام مہینے کے ہے اور مہر
نام آفتاب کا ہی اور رسا نقا کا سرہ کہ بادشاہ عجم تھے اپنے لڑکون کے سر پر تاج زرین رکھتے تھے اور اوسمین صورت
آفتاب کی بنانے تھے کہتے ہین کہ اس روز فریدون باراد کہ جنگ نکلا تھا اور درمیان اوسکے اور ضحاک کے لڑائی ہوئی تھی
چنانچہ ضحاک کو شکست ہوئی اور ملائکہ واسطے اعانت فریدون کے نازل ہوے کہتے ہین کہ جو کوئی شخص اس
روز انار اور بار الورد تناول کرے بہت بلائین اوس سے دفع ہون اور کہتے ہین کہ اسی روز حق تبارک و تعالی نے
زمین کو بچھایا اور جسمون کو محل روحون کا بنایا اکیسوین دن کو رام کہتے ہین اور اسی دن فریدون نے ضحاک پر فتح
پائی اور اوسکو مقید کیا تھا اوسوقت ضحاک نے درخواست کی کہ مجکو قتل نکر پس فریدون نے اوسکو جبل دنباوند مین محبوس
کیا اور قتل سے باز رکھا اہل فارس کہتے ہین کہ اس لڑائی مین فرشتون نے کاوہ آہنگر کی کمک کی تھی **ابان** سوین
روز اس مہینے کو ابان کہتے ہین اور وہ یوم عید ہی کس لیے کہ نام اسکا موافق نام اس مہینے کے ہے ابانگان بھی
کہتے ہین لکھا ہی کہ اس دن عمارات زمین اور کندیگی نہرون کی واقع ہوئی ہی اور ایک ملک سے دوسرے ملک مین

خبر پہونچانا اسکی بھی ابتدا اسی دن ہوئی تھی چھبیسوان دن انشاد ہی اور اس روز سے آخر ماہ تک کو سرودجان کہتے
ہین اندنون مین فارسی لوگ کھانے پکاتے تھے اور بالاخانون پر رکھدیتے تھے اور کہتے تھے کہ مردون کی روحین
اپنی اپنی جگہون سے یہان آتی ہین اور اس کھانے سے اونکو قوت حاصل ہوتی ہی اور بخور بھی کیا کرتے تھے اور
کہتے تھے کہ اسکی خوشبو سے مردون کو خوشی اور سرور حاصل ہوتا ہی بعضے اہل فارس کہتے ہین کہ یہ خمسہ اسی
ماہ ابان کے آخر مین ہوتا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ ماہ آذر کے آخر مین چنانچہ اسی اختلاف کی وجہ سے عوام دونون
مہینون کے آخر مین یہ رسم کرتے ہین **ماہ آذر** روز پہلے کو ہرمز کہتے ہین اور یہ دن کوسہ کی سواری کا ہی تفصیل اسکی یہ ہی کہ فارس
مین ایک شخص کوسہ مسخرہ تھا اس عرصہ مین نئے کپڑے پہنکر گدھے پر سوار ہوتا تھا اور کھانے گرم کھاتا تھا
اور کچھ دوائین بھی گرم بدن پر ملتا تھا اور ظاہر کرتا تھا کہ سخت گرمی ہی حالانکہ وہ زمانہ سردی کا ہوتا تھا ہرچند کہ پنکھا جھلتا تھا مگر
شکایت گرمی کی دفع ہوتی تھی اور یہی کہتا تھا کہ افسوس گرمی ہلاک کرتی ہے عوام اور خواص اوسکی یہ باتین سنکر ہنستے تھے
اور آب سرد اوسپر چھڑکتے تھے اور برف سے اوسکو مارتے تھے اور کپڑے اوسکے چھین لیتے تھے الغرض اس مسخر
مین خلق سے زرکثیر حاصل کرتا تھا اور اوسکے پاس سرخ مٹی گھلی ہوئی تیار رہتی تھی جو شخص اوسکو کچھ ندیتا تھا
اور اوسکے اوپر وہ مٹی ڈالدیتا تھا القصہ جبتک وہ شخص زندہ رہا اوسکی یہی عادت رہی جب وہ مرگیا اوسکی اولادنے
اس طریقہ کو جاری کیا اور مدت دراز تک یہ رسم جاری رہی آخرکار ایک پادشاہ نے لپنے عہد مین آمدنی کیثر سمجھکر اوسپر خراج کثیر
مقرر کیا کہ تمام آمدنی بھی نکی اوس خراج کو کافی نہوتی تھی ناچار عاجز ہوکر ترک کیا اور کہتے ہین کہ عہد جمشید مین اسی روز
دریا سے اسطرح کے موتی نکلے کہ قبل ازان مثل اونکے کسی کی نظر سے نگذرے تھے اور بعضے قائل ہین کہ اسی
دن خداوند کریم نے خیر وشر کا حکم کیا یعنی فرق کردیا درمیان خیر وشر کے اور یہ بھی اعتقاد اون لوگون کا ہی کہ
جو شخص اس روز صبح کو قبل تکلم کے بھی تناول کرے اور ترنج سونگھے تمام سال اوسپر بخیریت گذرے گا اور اوسکے حق مین بہت
فلاح اور بہبود ہوگی نوان روز آذر ہی یہ روز بوجہ توافق نام مہینے کے یوم عید ہی اور اسکو آذرجشن کہتے ہین اس روز آگ
روشن کرتے ہین اور آذر نام فرشتہ کا ہی کہ آگ پر موکل ہی اور اس روز آتش خانون کی زیارت کرتے تھے اور قربانیان
بھیجتے تھے کہ زردشت نے یہی تعلیم کیا تھا اور بادشاہ اس روز اپنے امور مملکت مین مصاحبون سے مشورہ لیتے تھے **ماہ
دی** اس مہینے کو خرم بھی کہتے ہین اور اوسکے اول روز کا بھی خرم نام ہی اور خرم نام جناب باری تعالی کا ہی اس روز
بادشاہ تخت سے اوترتا تھا اور سپید کپڑے پہنتا تھا اور سپید فرش پر بیٹھتا تھا اور اذن عام دیتا تھا کہ کل رعایا
وضیع وشریف دہقانی کسان حاضر ہوتے تھے اور برابر بیٹھتے اور کھانا کھاتے اور بادشاہ اونسے کلام کرتا اور امور مملکت
مین صلاح اور مشورہ لیتا اور کہتا کہ مین مثل تمہارے ہون آبادی دنیا کی تمہین سے ہی لیکن آبادی کے واسطے عدل
ضرور ہی اور عدل کے واسطے سیاست ضرور لہذا مین سیاست کرتا ہون ورنہ ہم تم دو بھائی ہین کہ ایک کو دوسرے سے

چارہ نہین ہی گیارھوین روز اس مہینے کو خور کہتے ہین اور یہ پہلا روز کھنبار اول کا ہی کہتے ہین کہ جناب باری تعالی
نے آسمانون کو اسی روز پیدا کیا چودھوان دن اس مہینے کا گوش ہی اور اسکو عید بشیر کہتے ہین اس روز دودھ کھایا
کرتے تھے اور گوشت کو گھانس مین پکاتے تھے اور کھاتے تھے اور کہتے تھے کہ اسکے کھانے سے حفاظت رہتی ہی جن
اور پری سے اور جو امراض کہ جن کی طرف منسوب ہوتے اونکا علاج بھی اسی گوشت سے کرتے تھے اور کہتے ہین
کہ اسی روز فریدون کا دودھ بڑھایا گیا تھا اور کہتے ہین جو شخص اس روز صبح کو قبل از تکلم نرگس سونگھے تمام
سال اوسپر بخیریت گذرے اور اسکی شب مین سوسن کا جلانا تھا اور فقر سے محفوظ رکھتا ہی پندرھوین روز اس مہینے کو
دی مہر کہتے ہین اس روز مٹی یا خمیر سے ایک تصویر بناتے تھے اور دروازون پر آمد و رفت کے مقام پر رکھتے تھے
اور اوسکی خدمت اور پرستش مثل بادشاہون کے کرتے تھے بعد اوسکے جلا دیتے تھے سولھوین دن کو اس مہینے
کے مہر روز کہتے ہین اور عید کا کیل ہی اس روز فارسیون نے بلاد ترک کو فتح کیا اور فریدون اس روز گاے پر سوار ہوا
اور اسی روز کی شب مین ایک گاے ظاہر ہوئی تھی کہ بچہ اوسکا چاندی کا تھا اور شاخ اوسکے سونے کے اور ہاتھ
اوس بچے کے چاندی کے تھے خاصہ اوسکا یہ تھا کہ ایک لحظہ ظاہر ہوتے تھے اور ایک لحظہ چھپ جاتے تھے اور
اوسی شخص کو نظر آتے تھے جو اہل سعادت ہوتا تھا اور جو شخص دیکھ لیتا تھا دعا اوسکی مقبول ہوتی تھی بہمن دوسرا
روز اس مہینے کا بہمن ہی وہ روز بوجہ توافق نام ماہ کے روز عید ہی اس روز کو عید بہمنجہ بھی کہتے ہین اور بہمن
نام اوس فرشتہ کا ہی کہ جو مقرر ہے چار پایون پر اور اہل فارس اسدن ایک کھانا پکاتے ہین کہ اوسمین ہر طرح کا غلہ ہوتا ہی
اور گوشت بھی ہوتا ہی اور بہمن سفید کہ ایک دوا ہی اسکو دودھ مین ملا کر پیتے ہین اور کہتے ہین کہ اس سے قوت
حافظہ بڑھتی ہے اور اکثر امراض سے حفاظت رہتی ہی اور اس دن مین ایک خاصیت ہی پہاڑ سے دوائین نکالتے ہین
اور تیل نکالتے ہین اور بخورات وغیرہ جمع کرتے ہین کہتے ہین کہ جاماسپ گشتاسپ کا وزیر جو دوا اس روز بناتا تھا
بہت نافع ہوتی تھی اور اس مہینے کے پانچوین دن کو اسفندار کہتے ہین اور صد نو بھی کہتے ہین اور یہ روز یادگار ضحاک ہے
دسوین روز کو آبان کہتے ہین اور عید صد بھی کہتے ہین اور یہ یادگار اردشیر بابک کا ہی اور اسکو صد اسیلے کہتے ہین کہ اس روز سے
آخر سال تک سو دن باقی رہتے ہین اور کہتے ہین کہ اسی روز زمستان یعنی سرما دوزخ سے دنیا مین آیا اور اس روز انسان
آگ روشن کرتے ہین اور اوسکی گرمی مین بیٹھتے ہین تا تکلیف سرما کی دفع ہو اور کہتے ہین کہ اس روز ایک سیکڑا عہد کیومرث
سے تمام ہوا اور اس روز کی رات کو کھانے پکاتے ہین اور بادشاہ اس شب کو آتش بازی چھوڑتے ہین اور وحوش
وطیور کو پکڑ کر کانٹے اونکے پیرون مین باندھکر آگ لگا دیتے ہین اور چھوڑ دیتے ہین طیور ہوا مین اوڑ جاتے ہین اور وحوش صحرا مین چلے
جاتے ہین اور وہ آگ مثل مشعل کے اونکے ساتھ دکھائی دیتی ہی تیسوین روز کو انیران کہتے ہین اس روز کو اصفہان مین عید
انیرگان کہتے ہین اور سبب اسکا یہ ہی کہ بیچ زمان سلطنت فیروز کسری کے دادا کے قحط پڑا تھا اوسوقت مین فیروز شاہ نے خراج

معاف کیا تھا اور آتش خانون سے روپیہ قرض لیکر رعیت پر تقسیم کیا کہ کوئی شخص بھوک سے ہلاک نہووے بعد ازان آتش خانہ مین جاکر نماز ادا کی اور تین مرتبہ آگ کو گود مین لیا ہر چند کہ داڑھی اوسکی بہت گھنی تھی مگر اوسکا ایک بال بھی نہ جلا اوسوقت ہاتھ دراز کرکے مناجات کی کہ الٰہی اگر یہ قحط میری شومی کے باعث سے ہے مجکو مطلع کر تا مین اپنے تئین بادشاہت سے باز رکھون اور اگر کوئی سبب اور ہو تو اوسکو ظاہر کر تاکہ اوس سبب کو دور کرون اور اہل دنیا پر رحمت کر اور اونکے واسطے باران رحمت بھیج جسوقت فیروز آتشخانہ سے باہر آیا ایک ابر پیدا ہوا اور اس قدر بارش ہوئی کہ کبھی مثل اوسکے نہوئی تھی پس معلوم ہوا کہ دعا فیروز کی مقبول ہوئی اور پانی بازارون اور خیمون مین جاری ہوا اور ہمی نہایت خوشی سے ایک دوسرے پر پانی چھڑکتے تھے اور یہ رسم وہان اب تک بطور سنت کے باقی ہے الا مجوسیون مین نہین **اسفندارماہ** معنی اسکے عقل و حکمت ہین پانچوان روز اس مہینے کا یوم عید ہے بسبب موافقت نام مہینہ اور دن کے اور اسفندار نام ہے اوس فرشتہ کا کہ موکل ہے زمین پر اور اوس عورت کو کہتی ہین کہ صالحہ ہو اور اپنے شوہر کو دوست رکھتی ہو اور اوس عید کو عید مردگیران کہتی ہین اسلیے کہ اس روز عورتین مردونکو اختیار کرتی ہین اور اسی روز افسون گر وقت طلوع صبح سے طلوع آفتاب تک تین دفع واسطے دفع ہوام کے لکھکر مکان کے اوسی دیوار پر لگاتے ہین کہ مقابل مکان صدر کے ہوتی ہے اور یہ روز افسون گرون کی کتب مین مذکور ہے گیارھوان اس مہینے کا خوربہ اور وہ دن پہلا روز ہے کھنبار دوم کا کہتے ہین کہ اللہ جل شانہ نے پانی کو پیدا کیا ہے اونیسوین دن کو فروردین کہتے ہین اور اسی دن کو نوروز بھی کہتے ہین اس دن خوشبو مثل گلاب وغیرہ کے آب روان مین ڈالتے ہین **قول سال کے بیان مین** اور سال کی فصلون کے بیان مین سال نزدیک اہل عرب اور عجم کے بارہ مہینے کا ہوتا ہے لیکن شروع عرب کے مہینے کا ظاہر ہونے ہلال پر ہے اسی وجہ سے مہینہ عرب کا کبھی تیس دن کا اور کبھی اونتیس دن کا ہوتا ہے اور ایام سال تمام کے تین سو چون ہین اور تمام ہونا سال اہل روم اور فارس کا سیر آفتاب پر موقوف ہے اور دورہ آفتاب کا تین سو پینسٹھ دن مین تمام ہوتا ہے اور ایام عرب اور سال فارس مین نوروز کا تفاوت ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے وَلَبِثُوا فِي كَهْفِهِمْ ثَلَاثَ مِائَةٍ سِنِينَ یعنی بحساب اہل روم وَازْدَادُوا تِسْعًا یعنی بحساب اہل عرب کے اسواسطے کہ سال عرب کا قمری ہے اور سال روم کا شمسی اور آفتاب جب حمل پر پہونچتا ہے اوس زمانہ کو اعتدال ربیعی کہتے ہین اور رات دن برابر ہوجاتا ہے اور جب آفتاب اول سرطان مین پہونچے اوس زمانہ کو انقلاب صیفی کہتے ہین دن بہت بڑا ہوتا ہے اور رات بہت چھوٹی ہوتی ہے اور جب آفتاب نقطہ میزان مین پہونچتا ہے اوسوقت کو اعتدال خریفی کہتے ہین یہ دوسری مرتبہ رات دن برابر ہوتے ہین اور جب آفتاب جدی مین آتا ہے اوس زمانہ کو انقلاب شتوی کہتے ہین اور اسی اعتبار سے سال کی چار قسمین کی ہین ہر ایک قسم کو فصل کہتی ہین

فصل ۵ ارباع سال کے بیان مین

جاننا چاہیے کہ دائرہ فلک البروج قطع کرتا ہے دائرۂ معدل النہار کو دو نقطون پر اور دو حصہ برابر کر دیتا ہے نقطۂ شمالی کو اعتدال ربیع
کہتے ہین اور جنوبی کو اعتدال خریفی کہتے ہین اور جب دو نقطے ان دونون نقطون کے درمیان مین دو فرض کیا تو اس تمام
دائرہ کے چار حصے برابر ہوے اور ہر نصف منتصف ہوگیا منتصف نصف شمالی کو نقطۂ انقلاب صیفی کہتے ہین اور منتصف
نصف جنوبی کو انقلاب شتوی کہتے ہین اور جو ربع کہ درمیان نقطۂ اعتدال ربیعی اور نقطۂ انقلاب صیفی کے ہے اوسکو ربیع کہتے ہین
اسلیے کہ جبتک آفتاب مقابل اس قوس کے رہتا ہے زمانہ ربیع کا ہوتا ہے اور وہ ربع کہ درمیان نقطۂ انقلاب صیفی اور نقطۂ اعتدال
خریفی کے ہے اوسکو صیف کہتے ہین اسلیے کہ جبتک آفتاب مقابل اس قوس کے رہتا ہے زمانہ صیف کا ہوتا ہے اور وہ ربع کہ درمیان
اعتدال خریفی اور انقلاب شتوی کے ہے اوسکو خریف کہتے ہین اسلیے کہ آفتاب جبتک مقابل اس قوس کے رہتا ہے زمانہ خریف کا ہوتا ہے اور وہ ربع
درمیان نقطۂ انقلاب شتوی اور نقطۂ اعتدال ربیعی کے ہے اوسکو شتا کہتے ہین اسوسطے کہ آفتاب جبتک مقابل اوس قوس کے رہتا ہے زمانہ شتا کا
ہوتا ہے اور منجملہ فضل اور عنایت جناب باری کے یہ ہے کہ ہر ایک فصل کو دیکھتے ہین عنایت کین یا یہ موافق اوس فصل کے کہ سابق اس سے
تھی دوسری موافق اوس فصل کے کہ اس فصل کے بعد آویگی کہ فصول اربعہ بتدریج بدنون مین موثر ہون اور اگر ایک ہی مرتبہ گرمی سے
سردی بدل جاتی بدنونمین فساد پیدا ہوتا جیسا کہ مشاہدہ ہوتا ہے اکثر دنون مین کہ بعض وقت نہایت گرمی ہوتی ہے اور بعض مرتبہ سردی ہوتی ہے
پس کیسا تغیر بدنون مین ظاہر ہوتا ہے کہ اگر اسی طور پر فصلون مین تغیر واقع ہوتا ہے تو کیا حال ہوتا فسبحانہ ما اعظم شانہ ربیع ربیع کا
وہ زمانہ ہوتا ہے کہ آفتاب برج حمل سے نقل کرتا ہے اور رات دن برابر ہوتا اور زمانہ معقول اور ہوا خوش ہوتی ہے اور نسیم بہت بہتی
ہے برف گھل جاتی ہے پانی روان ہوتا ہے دریا اور نہرین بڑھجاتی ہین اور چشمے جابجا ظاہر ہوتے ہین اور گھانس اگتی ہے
اور رطوبت درختون کی اسفل سے اعلی کیطرف جاتی ہے اور درختون مین پتے اور کلیان نکلتی ہین اور زمین مین سبزہ جمتا ہے
بسبب اعتدال ہوا کے حیوانات پیدا ہوتے ہین اور بہائم بچے دیتے ہین اور چھاتیان اونکی دودھ سے بھر جاتی ہین اور چڑیان
جوڑہ کرتی ہین اور حیوانات اپنے وطنون سے منتشر ہوتے ہین اور منظر زمین کا ایسا آراستہ ہوتا ہے کہ جیسے عورت
جوان زیور وغیرہ سے آراستہ ہو اور یہی کیفیت رہتی ہے جب تک کہ آفتاب آخر جوزا مین پہونچتا ہے **صیف فصل**
صیف وہ وقت ہے کہ آفتاب اول برج سرطان مین آتا ہے اور دن بہت بڑا ہوتا ہے اور رات بہت چھوٹی ہوتی
ہے بعد ازان رات بڑھنا شروع ہوتی ہے اور گرمی بہت ہوتی ہے اور نباتات اور حیوانات قوت پکڑتے ہین اور رطوبت کم ہوتی
ہے اور زمین بسبب قرب آفتاب کے روشن ہوتی ہے اور ابدان قوی اور بہائم فربہ ہو جاتے ہین ہوا سے گرم چلتی ہے
چشمے اور نہرین اور گھانس خشک ہو جاتی ہے اور وقت درو کھیتی کا ہوتا ہے جانورون کی چھاتیون مین دودھ
زیادہ ہوتا ہے اور آدمیون مین قوت بہت ہوتی ہے دانہ طیور اور گھانس وحوش کے واسطے بہت ہوتی ہے اور دنیا آراستہ
ہوتی ہے مثل اوس دولہن کے کہ صاحب جمال اور کثیرۃ العشاق ہو اور یہی کیفیت رہتی ہے اوس وقت تک کہ آفتاب آخر سنبلہ
مین پہونچے اور یہ زمانہ آخر تابستان اور اول خزان کا ہوتا ہے **خریف فصل** خریف اوس وقت ہے کہ آفتاب اول

میزان مین پہونچتا ہی اوس وقت رات دن برابر ہوتا ہی دوسری مرتبہ بعد ازان رات بڑھنا شروع ہوتی ہی اور جیسا کہ دانہ ربیع
مین درخت بڑھتے ہین اور پتے نکلتے ہین اسوقت مین درخت خشک ہوتے ہین اور پتے گر جاتے ہین اور پانی سرد ہوتا ہی
اور ہوائے شمالی چلتی ہی نہرین وغیرہ خشک ہو جاتی ہین پھل درختون سے گر جاتے ہین اور آدمی پھل اور اناج جمع کرتے ہین
مکھیان کم ہو جاتی ہین حشرات الارض زمین مین چھپ جاتے ہین اور وحوش اور طیور بلاد گرم سیر مین چلے جاتے ہین بوجہ
آمد سرما کے آدمی اسباب سرما جمع کرتے ہین اور بالاخانون سے نیچے آتے ہین اور کپڑے بھاری مثل پوستین وغیرہ کے پہنتے
ہین تا کہ سردی دفع ہو ہوا متغیر ہو جاتی ہی اور دنیا مثل اوس شخص کے معلوم ہوتی ہی کہ اوسکا زمانہ جوانی کا گذر گیا ہو اور آمد پیری ہو
اور یہ کیفیت اوس وقت تک رہتی ہی کہ آفتاب آخر قوس مین پہونچے اوسوقت فصل خزان گذرتی ہی اور فصل سرما
ہوتی ہی **شتا** فصل سرما اوسوقت ہی کہ آفتاب اول جدی مین پہونچتا ہے اوسوقت رات نہایت بڑی ہوتی ہی اور
دن چھوٹا بعدہ دن کا بڑھنا شروع ہوتا ہی اور رات کا گھٹنا اور سردی بہت ہوتی ہی اور ہوا خنک درختون مین پتے نہین
رہتے ہین گھانس بالکل جاتی رہتی ہی حیوانات زمین مین چھپ جاتی ہین وحوش وطیور پہاڑون مین رہتے ہین بسبب
سردی کے اور رطوبات بہت ہوتے ہین اور عالم بوجہ بعد آفتاب کے ہوتا ریک ہوتا ہی ابر اکثر ہوتا ہی برف اور شبنم بہت
گرتی ہی بہائم لاغر ہو جاتے ہین آدمی بوجہ سردی کے اکثر کامون سے باز رہتے ہین علیش اکثر جوانون کا تلخ ہو جاتا ہے
پانی اسقدر سرد ہوتا ہی کہ پینا اوسکا دشوار ہوتا ہی اور چھوٹے جانور مثل مکھی اور مچھر وغیرہ کے نیست ونابود ہو جاتے ہین
اور جانوران ہر ناک بھی مخفی ہو جاتے ہین ارباب ثروت کا عیش زیادہ ہوتا ہی اسلیے کہ اونکو سوا کھانے پینے کے کوئی کام نہین
ہوتا ہی اور یہ زمانہ کھانے پینے سونے کا خوب ہوتا ہی جیسا کہ زمانہ گرما مین رنج وتعب ہوتا ہی اور دنیا مثل عورت پیر کے
کہ عمر اوسکی آخر ہوئی ہو ہو جاتی ہی اور یہی کیفیت رہتی ہے جب تک کہ آفتاب آخر حوت مین پہونچتا ہی بعد ازان فصل سرما دفع ہوتی
ہی اور ایام بہار آتے ہین اور یہی صورت ہمیشہ رہتی ہے تمام ہوا احوال چارون فصلونکا واللہ الموفق بالصواب

فصل بعض عجائب کے بیان مین

کہ تکرار سال سے پیدا ہوتی ہے بعض علما قائل ہین کہ ربی جل علا ہر ہزار سال مین ایک پیغامبر ساتھ معجزات ظاہر کے
واسطے اظہار دین حق اور کلمۂ توحید کے دنیا مین بھیجتا ہے اور غرض اس سے یہ نہین ہے کہ اول ہر ہزار سال مین ایک نبی
آتا ہی بلکہ مراد یہ ہی کہ درمیان دو پیغمبرون کے زمانہ ہزار سال سے زیادہ نہین ہوتا چنانچہ ہزار اول مین حضرت ابو البشر آدم
علی نبینا وعلیہ السلام کو بھیجا اور ہزار دوم مین شیخ المرسلین حضرت نوح علی نبینا وعلیہ السلام مبعوث ہوے اور ہزار سوم مین
حضرت ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ السلام آور ہزار چہارم مین حضرت موسی کلیم اللہ علی نبینا وعلیہ السلام آور ہزار پنجم مین
حضرت سلیمان علی نبینا وعلیہ السلام آور ہزار ششم مین حضرت عیسی روح اللہ علی نبینا وعلیہ السلام اور ہزار ہفتم مین حضرت
خاتم النبیین محبوب رب العالمین سیدنا وہادینا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث فرمایا پس ختم ہوئی وجود یا جوج

خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نبوت اور منتہی ہوے سات ہزار سال عالم کے روایت کی ہے سعید بن جبیر نے ابن عباس
رضی اللہ عنہم سے ان الدنیا جمعۃ من جمع الاخرۃ سبعۃ الاف سنۃ وقد مضی ستۃ الاف ومائۃ و
لیاتین من علیہا صبون وعلی راس کل مائۃ من مبعث من نبینا یظہر صاحب علو یرفع اعلام العلم
فعلی راس مائۃ الاولی عمر بن عبد العزیز وعلی راس مائۃ الثانیۃ محمد بن ادریس الشافعی وعلی راس مائۃ
الثالثۃ ابو العباس احمد بن شریح وعلی راس مائۃ الرابعۃ ابوبکر بن طیب الباقلانی وعلی راس مائۃ
الخمسۃ ابو حامد محمد بن محمد الغزالی وعلی راس مائۃ السادسۃ ابو عبد اللہ محمد بن عمر الرازی رحمۃ اللہ
علیہم اجمعین وعن انس بن مالک رضی اللہ عنہ مرفوعاً من عمر اللہ اربعین سنۃ کفی اللہ تعالیٰ
عنہ انواعاً من البلاء منہا الجذام والبرص وجنون الشیطان ومن عمر اللہ خمسین سنۃ فی الاسلام
خفف اللہ حسابہ یوم القیامۃ ومن عمر اللہ ستۃ سنۃ رزقہ اللہ الانابۃ الیہ بما یحب اللہ تعالیٰ
ومن عمر اللہ تعالیٰ سبعین سنۃ احبہ اہل السماء والارض ومن عمر اللہ تعالیٰ ثمانین سنۃ محی اللہ سیئاتہ
وکتب حسناتہ ومن عمر اللہ تسعین سنۃ غفر اللہ ذنوبہ وکان اسیر اللہ فی الارض ویشفع فی اہل بیتہ
کہ دنیا ایک جمعہ ہے آخرت کے جمعوں سے سات ہزار برس کا چھ ہزار ایک سو برس اوسمیں سے گذر چکے ہیں و تحقیق
آوینگے اس سیکڑے پر اور سیکڑے اور ہمارے زمانہ بعثت سے ہر سیکڑے کے آغاز میں ظاہر ہوگا ایک صاحب علم کہ
بلند کریگا جھنڈے دین کے علما مصداق اس حدیث کا بیان کرتے ہیں کہ بھیجا اللہ تعالیٰ نے اول صدی میں عمر
بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کو اور دوسری صدی میں محمد بن ادریس شافعی رحمۃ اللہ کو اور تیسری میں ابو العباس احمد شریح
رحمہ اللہ کو اور چوتھی میں ابوبکر بن طیب باقلانی رحمہ اللہ کو اور پانچویں میں ابو الحامد محمد غزالی رحمہ اللہ کو اور چھٹی میں
ابو عبد اللہ محمد ابن عمر الرازی رحمہ اللہ کو اور انس ابن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے چالیس
برس کی عمر دی دین اسلام میں دور کیں اوس سے طرح طرح کی بلائیں اون میں سے مرض جذام اور جنون شیطان
ہے اور جس شخص سے پچاس برس گذرائے دین اسلام میں حساب کیا اوسکو قیامت سے اور جسکی عمر ہو ساٹھ برس
اسلام میں روزی اوسکی کرتا ہے جو چیز کہ آپ دوست رکھتا ہے اور جسکی عمر ہو ستر برس گذرائے اسلام میں دوست رکھتے ہیں
اوسکو اہل زمین و آسمان اور جسکی عمر سے اسی برس گذرائے اسلام میں محو کیں اوسکے نامۂ اعمال سے برائیاں اور لکھیں
بدلا اوسکے نیکیاں اور جسکی عمر سے نوّے برس گذرائے اسلام میں بخشدیے سب گناہ اوسکے اللہ تعالیٰ نے اور اون
شفاعت دیگا اوسکو اللہ تعالیٰ اوسکے اہل بیت کے حق میں اور حکما قائل ہیں کہ تکرار سال سے حوادث عجیب غریب
عالم میں پیدا ہوتے ہیں جیسا کہ ہوا کے گرم میں پانی کا سرد ہونا یا زمین خشک کا دریا اور دریا کا زمین ہو جانا اور ظاہر
ہونا معادن کا اور نباتات عجیب اور غریب کا کہ ذکر اوسکا ابتداے کتاب میں ہو چکا ہے وکل ذالک بتقدیر العزیز العلیم

اب یہ مقالہ ختم کیا جاتا ہے ایک حکایت پر **حکایت** لکھا ہے کہ قوم بنی اسرائیل مین ایک جوان صالح یعنی عابد تھا حضرت خضر اوسکے پاس آیا کرتے تھے پادشاہ وقت اس حالت سے مطلع ہوا اوس جوان کو طلب کیا اور کہا کہ جب حضرت خضر تیرے پاس آوین ہمارے نزدیک لانا ورنہ تجکو قتل کرونگا جوان نے کہا خوش خوش تیرے پاس خضر کو لاؤنگا بادشاہ نے کہا اگر نہ لاویگا تو مین تجکو قتل کرونگا جوان اپنے مکان پر پھر آیا اور متفکر تھا کہ حضرت خضر تشریف لائے جوان نے کیفیت بیان کی آپنے فرمایا کہ چل مین تیرے ہمراہ بادشاہ کے پاس چلونگا جب نزدیک بادشاہ کے آئے پادشاہ نے پوچھا کہ خضر آپکا نام ہے آپنے فرمایا ہان بادشاہ نے کہا کہ عجائب جہان سے جو کچھ آپ نے دیکھی ہو بیان فرمائے آپنے ارشاد کیا کہ مین نے عجائب بہت دیکھے ہین الا جو اسوقت زمانہ مین موجود ہین اونکو بیان کرتا ہون کہ زمان گذشتہ مین ایک مرتبہ ایک شہر عظیم مین گذرا کہ وہان خلق کثیر اور عمارت رفیع یعنی بلند تھی ایک شخص سے دریافت کیا مین نے کہ یہ شہر کب بنایا گیا اوسنے کہا یہ شہر قدیم ہے مین اور میرے باپ دادا نہین جانتے کہ یہ شہر کب سے آباد ہے بعد ازان پھر بعد پانسو برس گذرے اوس شہر کیطرف گیا مین دیکھا مین نے کہ وہ شہر خراب اور ویران تھا کہ اثر عمارات وہان باقی نہ تھی ایک شخص کو وہان دیکھا مین نے کہ گھانس کاٹ کر جمع کرتا ہے مین پوچھا مین نے کہ یہ شہر کب سے ویران ہوا اوسنے کہا کہ ہمیشہ سے یہ شہر ویران اور خراب ہے پس پوچھا مین نے کہ کبھی آباد تھا اوسنے کہا کہ ہمیشہ سے ہمارے باپ دادا نے کبھی آباد نہین دیکھا پھر تیسری مرتبہ بعد پانچ سو برس کے جو اوس شہر کی طرف گیا مین دیکھا مین نے کہ وہان دریا ہوگیا ہے پس دریافت کیا مین نے صیادون سے کہ جو وہان جمع تھے کہ کب سے یہ زمین دریا ہوگئی انھون کہا ہمیشہ سے مین نے کہا کبھی خشک بھی تھا اون لوگون نے کہا کہ ہمنے اور ہمارے باپ دادا نے کبھی خشکی دیکھی نہ سنی پھر چوتھی بار بعد پانچ سو برس کے جو اوس طرف آیا دیکھا کہ خشکی ہے ایک شخص وہان گھانس کاٹ رہا تھا اوس سے کہا مین نے یہ دریا کب سے خشک ہوگیا اوسنے کہا کہ ہمیشہ سے خشک ہے پس مین نے پوچھا کہ یہان کبھی دریا تھا اوسنے کہا کہ نہ ہمنے دیکھا اور نہ اپنے باپ دادا سے سنا پھر پانچوین مرتبہ بعد پانچ سو برس کے جو ادھر گیا مین تو دیکھا مین نے کہ ایک شہر آباد ہے اور خلق کثرت سے وہان موجود ہے اور عمارات عالیشان بہتر اور خوشتر اوس عمارت سے کہ سابق مین تھے بنے ہوئے ہین پوچھا مین نے وہان کے لوگون سے کہ یہ شہر کب آباد ہوا جواب دیا اون لوگون نے کہ یہ شہر قدیم ہے ہمکو ابتدا اسکی آبادی کی معلوم نہین ہے اور نہ ہمارے باپ دادا کو معلوم ہے پس بادشاہ نے حضرت خضر علیہ السلام سے کہا کہ مین سلطنت اپنی چھوڑکر آپ کے ہمراہ ہونگا آپنے فرمایا کہ تو میری ہمراہی نہین کرسکتا ہے لیکن اس جوان کی اطاعت کر کہ یہ جوان تجکو راہ راست بتاویگا واللہ الموفق بالصواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقالہ دوسرا سفلیات کے بیان مین

جو شی نیچے افلاک کے ہی عناصر سے ہو یا مولید ثلثہ سے وہ سفلیات سے ہی اور اس مقالہ مین پانچ نظرین ہین نظر پہلی حقیقت عناصر اور ترتیب عناصر اور انقلاب عناصر کے بیان مین حکما قائل ہین کہ عناصر اصل ہین اور مراد عناصر سے وہ اجسام ہین کہ فلک قمر کے تحت مین اور اون اجسام کو امہات کہتے ہین اور ارکان بھی اور جو کہ اونسے حاصل ہوتا ہی مثل معادن و نباتات و حیوانات کے اونکو مولدات کہتے ہین اور امہات چار ہین پہلے آگ دوسرے ہوا تیسرے پانی چوتھے خاک پس آگ مزاج اوسکا گرم و خشک ہی اور مکان طبعی اوسکا نیچے فلک قمر اور اوپر کرۂ ہوا کے ہی اور ہوا مزاج اوسکا گرم و تر ہے مکان اوسکا اوپر کرۂ آب اور نیچے کرۂ آگ کے ہی اور پانی مزاج اوسکا سرد و تر ہی اور مکان اوسکا کرۂ خاک کے اوپر اور کرۂ ہوا سے نیچے ہی اور خاک مزاج اوسکا سرد و خشک ہی مکان اوسکا وسط عالم ہی ہر ایک کے لیے دو کیفیتین ہین ایک موافق اوس عنصر کے ہے کہ اوپر اوسکے ہی اور دوسرے موافق اوس عنصر کے کہ نیچے اوسکے ہی مثلاً ہوا ہی کہ اوسمین دو کیفیتین ہین گرمی اور تری گرمی موافق اوس عنصر کے ہے جو اوسکے اوپر ہی یعنی آگ اسلیے کہ وہ بھی گرم ہی اور تری اوسکی موافق اوس عنصر کے ہی کہ نیچے اوسکے ہی یعنی پانی کہ وہ بھی تر ہی اور مخالف آگ کے ہی کیونکہ وہ خشک ہی اور اسی وجہ سے ہر ایک کے لیے مکان خاص مقرر ہی کہ سوا اوس مکان کے وہ عنصر کہین اور نہین ٹھہرتا اور جناب باری عز اسمہ نے کمال حکمت اپنی سے ترتیب مکانون عناصر کی اوپر وجہ بدیع اور صنع عجیب کے رکھی ہی جو سب مین زیادہ خفیف تھا یعنی آگ مکان اوسکا ملا ہوا فلک قمر سے نیچے اوسکے مقرر فرمایا کہ اور جو سب سے ثقیل زیادہ ہی یعنی زمین مکان اوسکا فلک قمر سے

دور تر بنایا اور ہوا کو آگ سے ثقیل و پانی سے سبک ہی اوسکا مکان کرہ آگ کے نیچے اور کرہ پانی کے اوپر معین کیا اور پانی کو ہوا سے ثقیل اور نسبت زمین کے سبک ہی اوسکو زمین کے اوپر اور ہوا کے نیچے جگہ دی

فصل ا کون و فساد کے بیان مین یعنی جسم عنصری ایک صورت ترک کرتا ہی اور دوسری صورت قبول کرتا ہی جیسا کہ پانی ہوا ہو جاتا ہی اور ہوا پانی صورت متروکہ کو فاسد اور صورت حاصلہ کو کائن کہتے ہین کبھی ہوا پانی ہو جاتی ہی اور یہ حال مشاہدہ کیا جاتا ہی جب ظرف کاسہ وغیرہ مین شراب رکھی جاتی ہی جو قطرات کہ اطراف ظرف پر پیدا ہوتے ہین وہ ہوا ہی کہ برودت سے پانی ہو گئی اور پانی کبھی ہوا ہو جاتا ہی بخارات کہ بسبب حرارت آفتاب یا نار کے خود پانی ہوا ہو کے اوپر صعود کرتا ہی اور ہوا آگ بھی ہو جاتی ہی جیسا کہ مشاہدہ اون مقامون مین کہ وہان حرارت بہت ہی چنانچہ مرئی ہوتا ہی جیسا کہ لوہارون کی بھٹی مین جو ہوا اوسمین جاتی ہی وہ آگ ہو جاتی ہی اور پانی مٹی ہو جاتا ہی جیسا کہ بعض پانیون کو دیکھیے کہ پتھر ہو جاتے ہین اور مٹی پانی ہوتی ہی جیسا کہ ارباب کیمیا کرتے ہین کہ اجزاے ارضیہ کو بعض ادویہ کے ساتھ مخلوط کرتے ہین پس وہ پانی ہو جاتے ہین اور اجزاے ارضی اوسمین نہین رہتے پس جو کہ ان عناصر اربعہ سے کہ لطیف زیادہ ہی انقلاب اوسکا سریع تر ہی اور جو کہ کثیف تر ہی انقلاب اوسکا دیر مین ہوتا ہی مثلا جب ہم دو پانیون کو کہ ایک اون مین سے سبک ہی اور دوسرا گران ہی ہوا سے سرد مین رکھتے ہین پانی سبک جلد سرد ہوتا ہی اور پانی گران دیر مین سرد ہوتا ہی اسیطرح اگر دونون کو آفتاب مین یا آگ پر رکھتے ہین آب لطیف جلد تر گرم ہو جاتا ہے آب کثیف سے

نظر دوسری کرہ آتش کے بیان مین آگ جسم بسیط ہی یعنی غیر مرکب اور طبیعت اوسکی گرم و خشک ہی متحرک ہی اپنے مرکز پر اسلیے کہ نیچے فلک قمر کے ہے اور دیدہ مین نہین آسکتی اسواسطے کہ کوئی اوسکا رنگ نہین ہی اور کرہ نار کے پیدا کرنے مین تحت فلک قمر کے عجیب صنعت الٰہی ہے کہ جو دخنہ غلیظہ زمین سے صعود کرین اونکو جلا دے اور بخارات غلیظہ کو لطیف کر دے تاکہ ہمیشہ ہوا صاف اور شفاف رہے اور آتش صرف کے واسطے کوئی رنگ نہونے مین یہ حکمت ہی کہ اگر رنگ ہوتا تو ہر آینہ مانع ہوتا انظار کو دیکھنے عجائب عالم افلاک سے اور ایک حکمت یہ ہی کہ محجوب کیا آتش کو ساتھ کرہ زمہریر کے کہ ایک طبقہ ہی طبقات ہوا سے نہایت سرد تا مانع ہو سردی کرہ زمہریر کی ہیجان کرہ نار سے اور اگر یہ حجاب نہوتا تو حیوانات اور نباتات اور معادن اوسکے ہیجان سے تلف ہو جاتے فسبحانہ ما اعظم شانہ اور عجیب تر یہ ہی کہ لوہے اور پتھر دونون سے آگ نکلتی ہی باوجودیکہ وہ دونون جسم کثیف ہین اور بارد مزاج اور آگ جسم لطیف تر اور حار اللہ تعالے نے اجتماع سنگ و آہن کو وہ خاصیت دی ہی کہ ایسا فعل عجیب اونسے ظاہر ہوتا ہی اور یہ بھی عجائب ہی کہ مرخ اور عفار سے نکلتی ہی باوجودیکہ طبائع مختلف ہین آگ کی طبیعت پر یبوست غالب ہی اور اونکی طبیعت پر رطوبت مرخ ایک درخت ہوتا ہی کہ عرب اوس سے آگ نکالتے ہین چنانچہ فرمایا اللہ تعالے نے اَلَّذِیْ جَعَلَ لَکُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا اور عفار مین اور درخت اور متاع خانہ کو کہتے ہین اور کیا صنعت ایزدی ہی کہ جسم نار کو بخلاف اور اجسام کے حرارت اور روشنی لازم ہی اور جسم نار سب اجسام سفلیہ پر غالب ہی یہان تک کہ جو جسم اوسکے متصل ہو جاے جل جاتا ہے اور انسان کے

مصالح جو متعلق آگ سے ہین اگر انسان غور کرے تو فہم اوسکی ادراک سے قاصر ہی حق تعالی فرماتا ہی نَحْنُ جَعَلْنَاهَا تَذْكِرَةً وَمَتَاعًا لِّلْمُقْوِينَ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ یعنی گردانا ہمنے آگ کو تذکرہ اور متاع واسطے جنگل والون کے پس تسبیح کر ساتھ نام اپنے رب کے کہ سب سے بڑا ہی اور یہ ذکر اوس آگ کا ہی کہ حق تعالی نے واسطے بنی اسرائیل کے پیدا کی تھی تا اوس سے ایک دوسریکا اخلاص اور اعتقاد امتحان کرین بنی اسرائیل کا دستور تھا کہ جب کبھی قربۃً للہ قربانی کرتے تھے ایک گھر مین کہ بدون چھت کے تھا اور اسیواسطے مخصوص تھا رکھدیتے تھے اور آپ باہر نکل آتے تھے پیغمبر اوس عہد کے تشریف لاتے تھے اور متوجہ اللہ کی طرف ہوتے تھے اور دعا کرتے تھے پس اگر اوسنے قربانی اخلاص اور اعتقاد سے کی تو ایک آگ آسمان سے اوترتی تھی اور اوس چیز کو گھیر لیتی تھی اور تمام کھا لیتی تھی اور یہ وہ آگ ہی کہ یہود اوسکو معجزہ انبیا کا جانتے تھے اور تصدیق اونکی نبوت کی اونکے نزدیک اسی پر موقوف تھی چنانچہ اللہ تعالی نے اونکے عقائد سے خبر دی ہی قَالُوا إِنَّ اللَّهَ عَهِدَ إِلَيْنَا أَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُولٍ حَتَّىٰ يَأْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَأْكُلُهُ النَّارُ کہا یہود نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے عہد کر لیا ہی کہ نہ ایمان لاوین ہم ساتھ کسی رسول کے یہانتک قربانی کرین ہم اور آگ اوسکو کھالے اور ایک آگ عجیب ہے اور ہی کہ اوسکو خونین کہتے ہین آگے بلاد عبس مین تھی رات کو آسمان سے ظاہر ہوتی تھی اور بنی طی اوسکی روشنی میں اپنے اونٹون کو تین روز کی راہ سے کہ میسر مین چرتے تھے دیکھ لیتے تھے جو چیز اوسکے محاذاۃ پر ہوتی تھی وہ جل جاتی تھی رات بھر وہ آگ رہتی تھی جب دن ہوتا تو ایک دھوان ظاہر ہوتا تھا جب آدمی نہایت پریشان ہوے حق تعالی نے خالد بن سنان علیہ السلام کو بھیجا وہ قبیلہ بن عبس سے تھے اور اونکے قبل نبی کوئی بنی اسمعیل سے نہین ہوا انھون نے ایک کنوان کھدوایا اور اوس آگ کو اوسمین بھیجا آگ اوسمین اوترتی تھی اور لوگ تماشا دیکھتے تھے یہانتک کہ اوس چاہ مین دفن ہوگئے اور غائب ہوگئی

فصل ۲ شہب وانقضاض کواکب کے بیان مین

یعنی وہ روشنی کہ شب کو آسمان سے زمین کی طرف گرتی معلوم ہوتی ہی جسکو عوام کہتے ہین کہ تارہ ٹوٹا ہی حکما قائل ہین کہ جب دخان ہوا کی طرف چڑھے اور برودت اوسکے ساتھ لاحق ہو یہانتک کہ طبقۂ ناری مین پہونچے تو بسبب ہئیت کے کہ دخان مین باقی رہتی ہی مشتعل ہوگا اور جبتک نار صرف نہوگا محسوس ہوگا جب نار صرف ہو جائیگا محسوس نہوگا اگر دخان زمین سے متصل ہی اور منقطع نہین ہوا تو شعلۂ نار زمین تک برابر متصل محسوس ہوتا ہی اور جو مقام کہ مادۂ دخان سے بواسطۂ دخان کے جو وہ بھی مشتعل ہوتا ہی اوسکی جو چیز ہوگی جل جائیگی مثال اوسکی یہ ہی کہ اگر بجھے ہوی چراغ کو کہ ہنوز دھوان اوس سے بلند ہو چراغ روشن کے شعلے کے نیچے لیجاوین اور اوسکی دھوین کو اوسکے شعلے سے متصل کرین وہ دھوان مشتعل ہو جائیگا اور مادۂ دخان کہ فضلہ اوسکا ہی بواسطہ دخان کے مشتعل ہو جائیگا اور اسکا تجربہ بھی اکثر کیا گیا ہی اور اگر دخان زمین سے منقطع ہو کر طبقۂ نار مین پونہچیگا تو جس ہئیت پر دخان ہوگا وہی ہئیت بعد مشتعل ہونیکے دکھائی دیگی اسی سبب سے کبھی بشکل ذو ذنابہ دار محسوس ہوتی ہی کہ اوسکو ذو ذنب یعنی جاروب کہتے ہین اور کبھی بشکل اژدہے کے اور کبھی مانند ایک آدمی کے کہ دو سر رکھتا ہو اور کبھی بشکل عمود یعنی ستون کے اور کبھی مانند ظفرہ کے اور کبھی مانند شکل مخروطی کے دکھائی دیتا ہی کہ قاعدہ اوسکا کرۂ نار اور راس اوسکا قریب کرۂ زمہریر کے ہوتا ہی اور اگر اجزای ارضیہ شامل ہین تو دخان بعد مشتعل ہونے کے نیچے گرتا معلوم ہوتا ہے

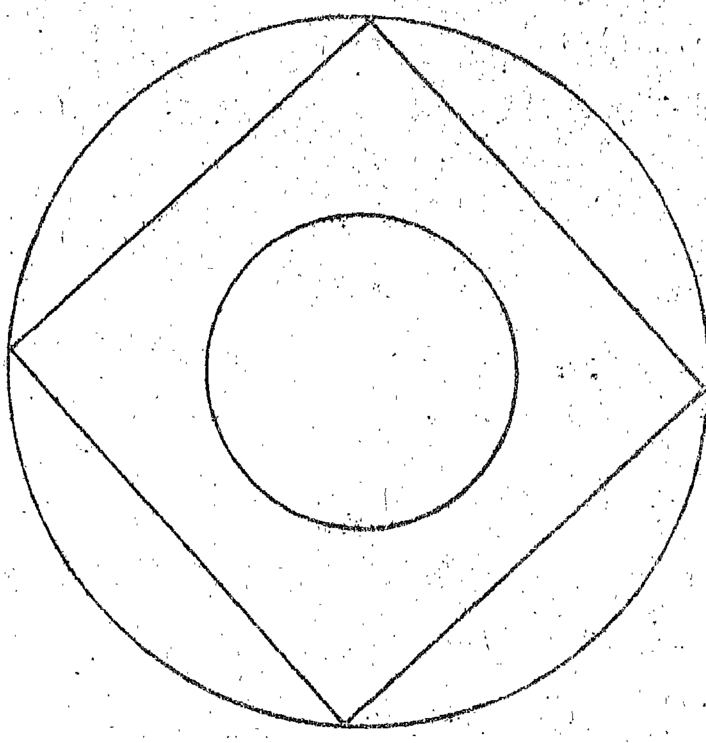
اوسیکو عوام کہتے ہین کہ تارا ٹوٹا ہی اور کبھی وقت انقضاض کے مثل کرہ کے معلوم ہوتا ہی کہ سطح فلک پر پھرتا ہی یہ حاصل قول حکما ہے اور مطابق آیۂ قرآن پاک کے قول عوام کا ہی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِزِیْنَةِ الْکَوَاکِبِ وَحِفْظًا مِّنْ کُلِّ شَیْطَانٍ مَّارِدٍ **خاتمہ** حکماے متقدمین قائل ہین کہ درمیان طبیعت نار اور نفس انسانی کے ایک مشابہت ہی کہ درمیان اوسکے اور کسی عنصر کے نہین ہی دیکھو زندہ رہتا ہی نفس انسانی جس مقام پر زندہ رہتی ہی آگ اور محتبس ہوتا ہی نفس انسانی اوس مقام مین کہ منتفی ہوتی ہی آگ چنانچہ لکھا ہی کہ اصحاب معادن اور حفائر وقت داخل ہونے کسی غار وغیرہ کے ایک لانبی لکڑی لیکر اوسکے ایک سرے کو روشن کرکے اپنے منھ کے سامنے لاتے ہین اگر وہ شعلہ باقی رہتا ہی تو اوس غار مین داخل ہوتے ہین اور اگر وہ شعلہ خاموش ہوجاتا ہی تو نہین داخل ہوتے ہین اور اسیطرح اگر کنوے مین اوترنا چاہتے ہین تو ایک قندیل مین چراغ روشن کرکے اوس کنوے مین لٹکاتے ہیں اگر وہ چراغ نہ بجھا تو کنوے مین درآتے ہین اور اگر بجھ گیا تو نہین جاتے ہین اور دیکھو جب چراغ بجھنے کو ہوتا ہی تو اوسوقت شعلہ اوسکا پہلے سے روشن تر اور بڑا ہوتا ہی اسیطرح انسان کو وقت موت کے قوت انسان کی غالب ہوجاتی ہی کہ اوسکو فرحۂ موت کہتے ہین بعد اوس قوت کے ہلاکت مین عرصہ نہین رہتا ہی

قطر تیسری کرۂ ہوا کے بیان مین ہوا ایک جرم بسیط یعنی غیر مرکب ہی طبیعت اوسکی گرم و سرد ہی مکان طبیعی اوسکا تحت کرۂ نار اور فوق کرۂ آب کے ہے حکما قائل ہین کہ کرۂ ہوا تین قسم پر منقسم ہی پہلے وہ کہ متصل فلک قمر ہی اور اوسکو کرۂ اثیر کہتے ہین اور دوسری قسم وہ کہ متصل سطح آب اور بعض زمین کو اور اوسکو کرۂ نسیم کہتے ہین اور تیسری قسم وہ کہ درمیان ان دونون قسمون کے ہے اور اوسکو زمہریر کہتے ہین پہلے بوجہ اتصال کرۂ نار کے نہایت حار ہی اور دوسری حرارت اور برودت بوجہ بعد کرۂ نار کے نہایت سرد ہی اور تیسری بسبب انعکاس شعاع آفتاب کی حرارت اور برودت مین قریب باعتدال کے ہی اگرچہ بعض مواضع مین نسبت جانب بعض مواضع کے حارتر ہی اور بعض مواضع مین نسبت بجانب بعض کے باردتر اور اگر تیسرے طبقہ مین انعکاس شعاع آفتاب نہوتا تو بسبب اتصال آب کے کرۂ زمہریر سے زیادہ تر سرد ہوتا اسیوجہ سے نیچے قطب شمالی کے ہی کہ وہان طلوع آفتاب چھ مہینے تک نہین ہوتا ہی زمان غروب مین ہوا نہایت سرد ہوتی ہی حتی کہ آب بستہ ہوجاتا ہی اور بسبب کثافت کے تاریکی بھی ہوتی ہی اور زمان طلوع مین بخلاف اسکے وہان حیوانات نہین بستے اور روئیدگی نہین ہوتی اور ارتفاع اس طبقے کا سولہ ہزار گز سے زیادہ ہے ارتفاع اعظم جبال کا اس انتہا تک نہین پہونچتا ہی اور نافذ ہی یہ قسم تیسری عمق زمین مین جہانتک کہ مسکن حیوانات ہی اور اس طبقہ مین بسبب حرارت کے کہ انعکاس شعاع شمسی سے پیدا ہوتی ہی انعکاس سحاب وغیرہ نہین ہوتا اور اسی طرح طبقۂ اولی مین اور کرۂ ہوا مین استحالات کثیرہ اور تغیرات عجیبہ واقع ہوتے ہین مثل نور اور ظلمت اور بخارات اور دخانات اور بادہاے مختلف اور روایح اور ہالہ اور قوس قزح اور رعد اور برق اور صاعقہ اور مطر اور صبا اور ظل اور شبنم اور اولہ اور برف بعض طبقۂ اثیر مین مثل شہب وغیرہ کے اور ذکر اوسکا اوپر گذرا اور بعض طبقۂ زمہریر مین اور بعض طبقۂ نسیم مین چونکہ ذکر استحالات طبقۂ اولی کا بہ تبعیت کرۂ نار کے گذر چکا لہذا ذکر باقی کا کہ طبقۂ ثانیہ و ثالثہ مین ہوتے ہین اب کہا جاتا ہی اسیوجہ سے ارباب

معادن جیکہ عمق زمین مین جاتے ہین اولًا باعانت چراغ وغیرہ دیکھ لیتے ہین کہ یہان نسیم ہے یا نہین پس اگر نسیم ہوتی ہے تو داخل
ہین ورنہ نہین جاتے ہین **فصل ۱ بادل اور مینھ کے بیان مین** حکما قائل ہین کہ جب آفتاب روشن ہوتا ہے بسبب حرارت
آفتاب کے زمین اور پانی سے اجزاے ارضیہ اور مائیہ متحلل ہو کے صعود کرتے ہین اجزاے مائیہ کو بخار اور اجزاے ارضیہ کو دخان
کہتے ہین پس جب یہ دونون بلند ہوتے ہین بادہاے مختلفہ ان دونون کو حسب مشیت ایزدی ایک طرف سے دوسری طرف لیجاتے
ہین اور بوجہ بلندی پہاڑون کے بالاے کرۂ زمہریر کے گذر اونکا نہین ہوتا ہے پس جب بخار اور دخان متصل ہو کر ایک دوسرے مین
داخل ہوتے ہین اوسکو ابر کہتے ہین اور ابر جتنا بلند ہوتا جاتا ہے بعض بعض کے ساتھ ملتا جاتا ہے پس مادۂ دخانی ہوا ہوتا ہے اور
مادۂ بخاری پانی بعد ازان وہ پانی قطرات ہو کے رجوع کرتا ہے اسفل کیطرف اوسکو باران کہتے ہین پس اگر بخار شب کے
وقت صعود کرتا ہے اور ہوا سرد ہوتی ہے سرما مانع صعود ہوتا ہے بخار منجمد ہو کر ابر رقیق ہو جاتا ہے اور اگر سرماے سخت ہوتا ہے
بخار شبنم برف اور کہرا ہو جاتا ہے اسلیے کہ اجزاے مائیہ جو کہ اجزاے ہوائی کے ساتھ مختلط ہو کر باہستگی زمین پر گرجاتے ہین
بخلاف پانی اور اولے کے کہ یہ دونون زور سے گرتے ہین اور اگر ہوا سرد ہووے بخار اور دخان جب صعود کرتے ہین اور
طبقۂ زمہریری صعود سے مانع ہوتا ہے بخار اور دخان متراکم یعنی نیچے اوپر ہوتے ہین مثل پہل روئی کے جیساکہ فصل بہار اور خزان
مین دیکھا جاتا ہے اور جب سردی طبقۂ زمہریری اوسکے ساتھ پہونچتی ہے اجزا اوسکے ملکر پانی ہوتے ہین اور قصد اسفل کا کرتے
ہین اور بارش ہوتی ہے اور اگر سردی اوپر سے آتی ہے بڑے بڑے قطرے کا پانی برستا ہے اور اگر بعد منفصل ہونے کے ہوا سے سردی
پائے اولے ہونگا **فائدہ** لطف باری تعالیٰ سے یہ امر ہے کہ ہر سال بارش ہوتی ہے اون مقامات مین کہ مساکن حیوانات
ہین تا بسبب حیات حیوانات ہو نہ اون مقامون مین کہ جہان آبادی نہین ہے اہل تجربہ اسپر متفق ہین کہ جو مقامات دریا سے
چالیس روز کے فاصلہ پر واقع ہین اونہین پانی نہین برستا ہے اور منجملہ الطاف ایزدی کے یہ ہے کہ بارش اوسی مقدار ہوتی ہے جسقدر
نافع اور مطلوب ہے نہ زیادہ اوس سے اور نہ کم اگر کم ہوتی نباتات نہ اوگتی اور اگر زیادہ ہوتی خراب ہو جاتے اسی کی طرف
اشارہ فرمایا جناب باری عز اسمہ نے وَهُوَ الَّذِي أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً بِقَدَرٍ فَأَنْشَرْنَا بِهِ بَلْدَةً مَيْتًا الخ اور یہ بارش
جو مثل چھڑکاو کے ہوتی ہے اور دفع واحد مین پانی گر نہین پڑتا ہے اسمین حکمت یہ ہے کہ زمین کو صدمہ نہ پہونچے اور اگر دفعتًا بارش
ہوتی زمین کو صدمہ پہونچتا اور زراعت ضائع ہوتی **فصل ۲ ہواؤن کے بیان مین** حکما قائل ہین کہ جب
دخان بسبب حرارت آفتاب کے زمین سے صعود کر کے طبقۂ بارد مین پہونچتا ہے پس اگر وہان پہونچکر حرارت اوسکی بالکل
دفع ہوگئی کثیف ہو کر متوجہ اسفل ہوتا ہے اثناے توجہ مین ہوا موج زن کرتی ہے اور اگر حرارت کچھ باقی ہے تو دخان کرۂ آتش تک
صعود کرتا ہے ہوا اوسکی مواج اور متحرک ہوتی ہے جیساکہ اگر کوئی شی پانی مین ڈالے تو پانی متحرک ہوتا ہے اسی موج زنی اور تحرک
ہوا کو باد کہتے ہین لیکن حرکت ہوا کی خفیف اور حرکت پانی کی ثقیل ہوتی ہے اور جب ہوا طبقۂ باردہ سے رجوع کرتی ہے اور
اوسکو ابر ملاقی ہوتا ہے پس ہوا بسبب اپنی حرکت کے کہ سخت ہوتی ہے گرد پیش مین اگر اوسی ہیئت سے زمین تک آتی ہے

اوسکو گردباد یعنی بونڈلہ کہتے ہین اور کبھی حدوث اسکا اسوجہ سے ہوتا ہی کہ ہوا زمین سے بہ ہیئت تدویر یہ صعود کرتی ہی مثل گھونگھر والے بالون کے کہ پیچیدہ ہوتے ہین اس سبب کہ مسامات اونکے کج ہوتے ہین اور کبھی پیدا ہونا اسکا اس وجہ سے ہوتا ہے کہ دو ہوا مختلف ملاقی ہوتی ہین کہ ہر ایک خلاف جہت دوسرے کے متحرک ہوتی ہی یہ گردباد گردش کھا کر مثل منارہ ہو جاتی ہی لکھا ہی کہ جب کشتی اس گردباد مین پڑتی ہی پانی سے بلند ہو جاتی ہی اور گردش کرتی ہی اور اگر پارۂ ابر گردباد مین پڑتا ہی تو اوسکو گردش ہوتی ہی پس ایسا معلوم ہوتا ہی کہ سانپ ہوا پر اوڑتا ہی اور اقسام ہوا کے اعتبار اوسکے سبب کے چار ہین ایک شمال

اور صورت مہاب یعنی مقامات نکلنے ہوا کی یہ ہے



یعنی مقام چلنے
سے مغرب آفتاب تک
اور مقام اوسکا
مشرق آفتاب
اور اسکا مطلع سہیل
چوتھی جنوب مقام
سے مشرق تک ہی
مطلع بنات النعش
ہی اور صبا درمیان
اور مشرق کے
مطلع سہیل اور مغرب
سہیل اور مشرق

اوسکے کا بنات النعش
ہی دوسری صبا
مطلع بنات النعش
ہی تیسری دبور مقام
سے مغرب تک ہی
اوسکا مطلع سہیل
پس شمال درمیان
اور مغرب کے ہوئی
مطلع بنات النعش
اور دبور درمیان
اور جنوب درمیان
کے لیکن شمال سرد

اور خشک ہی اسلیے کہ یہ ہوا آتی ہی اوس طرف سے کہ آفتاب ہرگز اوسکے مقابل نہین ہوتا ہی اور وہان پانی نہایت سرد ہوتا ہی اور برف کثرت سے ہوتی ہی اور خشک اس سبب سے ہی کہ اوس طرف کوئی دریا نہین ہی بلکہ صحرا اور پہاڑ بہت ہین پس یہ ہوا صحرا اور پہاڑ سے خشکی قبول کرتی ہی اور ہبوب شمال قوی تر ہی ہبوب جنوب سے اسلیے کہ راستہ اوسکی آمد کا تنگ ہی یعنی پہاڑون سے آتی ہی بخلاف باد جنوبی کے راستہ اوسکی آمد کا کشادہ ہی جیسے پانی جب تنگ سوراخ سے آتا ہی زور سے گرتا ہی اور جب سوراخ کشادہ سے آتا ہی اوسمین زور نہین ہوتا ہی ہواے شمالی بدن کو سخت کرتی ہی اور دماغ کو قوی اور رنگ کو صاف کرتی ہی اور شہوت کو صحیح کرتی ہی حکما قائل ہین کہ جس مقام پہ باد شمالی بہت چلتی ہی اکثر وہان حیوانات نر پیدا ہوتے ہین اور جس مقام پر باد جنوبی کثرت سے چلتی ہی اکثر حیوانات مادہ پیدا ہوتے ہین اہل عرب بادشمالی کو برا جانتے ہین اسواسطے کہ ابر کو لاتی ہی اور سردی پیدا کرتی ہی اور بیشتر جاڑون مین چلتی ہی اور ہواے جنوبی گرم و تر ہے گرمی کا باعث یہ ہی

کہ ہواے جنوبی خط استوائی کی طرف سے آتی ہی اور وہان چونکہ سال مین دوبار آفتاب سمت الراس پر آتا ہی جیسا کہ شمال سے
دور رہتا ہی وہان سے کبھی دور نہین ہوتا حرارت زیادہ ہی وہ حرارت اوس ہوا مین بھی اثر کرتی ہی اور اوسکے مزاج کو گرم
رکھتی ہی اور تری کا سبب یہ ہی کہ جنوب مین دریاؤن کی کثرت ہی یہ ہوا بوجہ مصاحبت کے اون دریاؤن سے اخذ رطوبت
کرتی ہی لہذا مزاج اوسکا تر ہی اطبا نے لکھا ہی کہ باد جنوبی حیوانات کو سست اور ضعیف کر دیتی ہی اور کسل اور گرانی اوسکے
بدن مین پیدا کرتی ہی جاسمین اور ہوا مین تیرگی اور کثافت اوس سے پیدا ہوتی ہی عمدہ خواص اوسکا یہ ہی کہ گرم پانی اس ہوا مین
سرد ہو جاتا ہی بخلاف باد شمالی کے کہ اوس سے پانی سرد نہین ہوتا ہی اور بدستور گرم رہتا ہی اور وجہ یہ ہی کہ جب باد شمالی چلتی ہے
اوپر کی تہ پانی کی سرد اور کثیف ہو جاتی ہی اور گرمی جو اوسکے اندر ہی باہر نہین نکل سکتی ہی بند ہو جاتی ہی جس طرح جاڑون مین سردی کی
شدت سے زمین کے اندر گرمی ہوتی ہی اور ظاہر سرد رہتا ہی اور جب باد جنوبی چلتی ہی چونکہ گرم ہی ظاہر پانی کا سرد اور کثیف
نہین ہوتا ہے تمام گرمی اوسکے اندر سے نکل جاتی ہے اور پانی سرد ہو جاتا ہے جسطرح کہ گرمیون مین گرمی کی حرارت
زمین کے اندر سے نکل جاتی ہی اور جب حرارت باطنی دور ہوئی پانی اپنی طبیعت اصلی پر آتا ہی اور سرد ہوتا ہی اور جب ہواے جنوبی چلتی ہی ابر پیدا ہوتا ہے
اور بارش ہوتی ہی اسیواسطے اہل عرب اوسکی مدح کرتے ہین **صبا** صبا کا مزاج اعتدال کے قریب ہی صبح کو چلتی ہے
نہایت خنک اور فرحت بخش ہوتی ہی باعث یہ ہی کہ صبا اون مقامون سے آتی ہی کہ حرارت کو بوجہ آفتاب کے سرد
ہوتے ہین اور آفتاب پشت پر ہوتا ہی اوسکی تلطیف کیا کرتا ہی یہانتک کہ وہ معتدل اور نسیم سحری ہو جاتی ہی اوسکے چلنے سے
انسان کو فرحت ہوتی ہی اور یہی وجہ ہی کہ اوسوقت نیند بہت آتی ہی اور بعض مرض مین خفت اور تخفیف پاتا ہی اور غمناک کو
سرور حاصل ہوتا ہی اور وقت اوسکا صبح سے بلندی آفتاب تک ہی مگر زمانہ اوسکا قلیل ہی کیونکہ آفتاب ساتھ ہی اوسکے تھوڑی
دیر کے بعد طلوع کرتا ہی **دبور** اوس ہوا کو کہتے ہین کہ صبا کے مخالف ہو کیونکہ وہ اوسوقت چلتی ہی کہ جب آفتاب غروب کے
قریب ہوتا ہی اور آفتاب ہر وقت اوسکے سامنے رہتا ہی اور رات کو یہ ہوا نہین چلتی ہی کسواسطے کہ جہان سے یہ چلتی ہے
رات کو آفتاب اون جگہون پر پہونچکر بخارات کو تحلیل کر دیتا ہی اور یہی سبب ہی کہ زمانہ اوسکے چلنے کا بھی قلیل ہی **خاتمہ**
مطلقا خاصیت ہوا کے بیان مین خواص عجیبہ سے اوسکے یہ ہی کہ دخان بخارات اور بو اور آواز کو ایک جگہ سے دوسری جگہ
پہونچاتی ہی اور درختونکو بار ور اور زراعت کو گاہ تر و تازہ وگاہ خشک اور طبیعت حیوانات کو متغیر کرتی ہی چنانچہ لکھا ہی کہ
ہوا کا نباتات مین بھی اثر ہی کہ اوسکو اگاتی ہی اور بدن انسان مین بھی چنانچہ بعضے ہوا کے اثر سے سست ہو جاتے ہین
اور قوت اونکی ضعیف اور رنگ زرد اور بعضے ہوا کے اثر سے قوی اور چالاک ہو جاتے ہین اور رنگ سرخ و سپید عمدہ
خاصیت اوسکی یہ ہی کہ ابر کو تمام عالم مین منتشر کرتی ہی چنانچہ خود پروردگار عالم اپنے کلام پاک مین فرماتا ہی هُوَ الَّذِي
يُرْسِلُ الرِّيَاحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ الآیہ

فصل ۳ کیفیت رعد اور برق کے بیان مین

حکما کا قول ہی کہ آفتاب کا عکس جب دریا مین پڑتا ہی تو اوسکی تاثیر سے اجزاے آبی بلند ہوتے ہین اور اونکو بخارات کہتے ہین اور جب

زمین پر پڑتا ہی اجزاے ارضی صعود کرتے ہین اور اونکو دخان کہتے ہین بعد ازان بخار اور دخان باہم ملکر بلند ہوتے ہین اور طبقہ زمہریر مین پہونچتے ہین اوسکی سردی سے بخارات جمجاتے ہین اور مجتمع ہوکر بصورت ابر ہو جاتے ہین اور دخان اوسمین بند ہو جاتا ہی پس اگر اون ادخنہ مین کچھ حرارت باقی ہی تو قصد چڑھنے کا کرتے ہین والا اسفل کی جانب متوجہ ہوتے ہین اور ابر کو زور سے پھاڑتے ہین اس پھٹنے سے جو آواز پیدا ہوتی ہی اوسکو رعد کہتے ہین اور ایک دوسرے سے جب گھستے ہین اونسے آگ پیدا ہوتی ہی اگر وہ آگ لطیف ہی تو اوسکو بجلی کہتے ہین اور اگر وہ آگ کثیف ہی تو اوسکو صاعقہ کہتے ہین اور بسبب کثافت کے زمین پر گرتے ہین لکھا ہی کہ جس چیز پر وہ آگ گرتی ہی اوسکو جلا دیتی ہی اور یہ بھی لکھا ہی کہ اکثر دروازہ نہین جو لوہا ہوتا ہی اوسکو جلا دیتی ہی اور لکڑی محفوظ رہتی ہی اور سونا چاندی جو کیسہ مین ہوتا ہی وہ گل جاتا ہی اور کپڑے مین اثر نہین آتا ہی اور اگر پانی مین گرتی ہی تو اکثر جانور دریائی جل جاتے ہین لکھا ہی کہ رعد و بجلی دونون ساتھ پیدا ہوتے ہین الا بجلی پہلے نظر آتی ہی اور آواز رعد کی اوسکے بعد مسموع ہوتی ہی اسلیے کہ بجلی جسوقت چمکتی ہی اور سامنے نظر کے ہوتی ہی فورًا النظر آتی ہی اور سننا آواز رعد کا ہوا کی جنبش پر موقوف ہی پس جب جنبش کرے اور جنبش اوسکے کان کے پردے تک پہونچے اوسوقت معلوم ہوا اسمین لامحالہ تاخیر متصور ہی مثال اوسکی یہ ہی کہ جیسے دھوبی کپڑے کو پتھر پر مارتا ہی گرنا اوسکا پتھر پر فورًا نظر آتا ہی لیکن آواز اوسکی بعد کچھ کان تک پہونچتی ہی رعد و برق ایام سرما مین نہین ہوتے ہین کسلیے کہ اوس زمانہ مین حرارت آفتاب مین کم ہوتی ہی اور دخان کم اوٹھتا ہی اور اسی سبب سے جو بلاد سردسیر ہین اونمین اور جس زمانہ مین کہ برف گرتی ہی رعد و برق نہین ہوتے ہین کیونکہ شدت برد سے بخار اور دخان موقوف ہو جاتے ہین اور جب بجلی کثرت سے ہوتی ہی بارش بھی کثرت سے ہوتی ہی وجہ یہ ہی کہ بسبب کثافت ابر کے پانی اوسکے اندر پیدا ہوتا ہی پھر جب ابر متفرق ہوتا ہی پانی کثرت سے گر پڑتا ہی جسطرح کوئی شخص اپنی ہنسی کو روکے اور ہنسی اوسپر غالب ہو تو بے اختیار قہقہہ اوسپر طاری ہوتا ہی

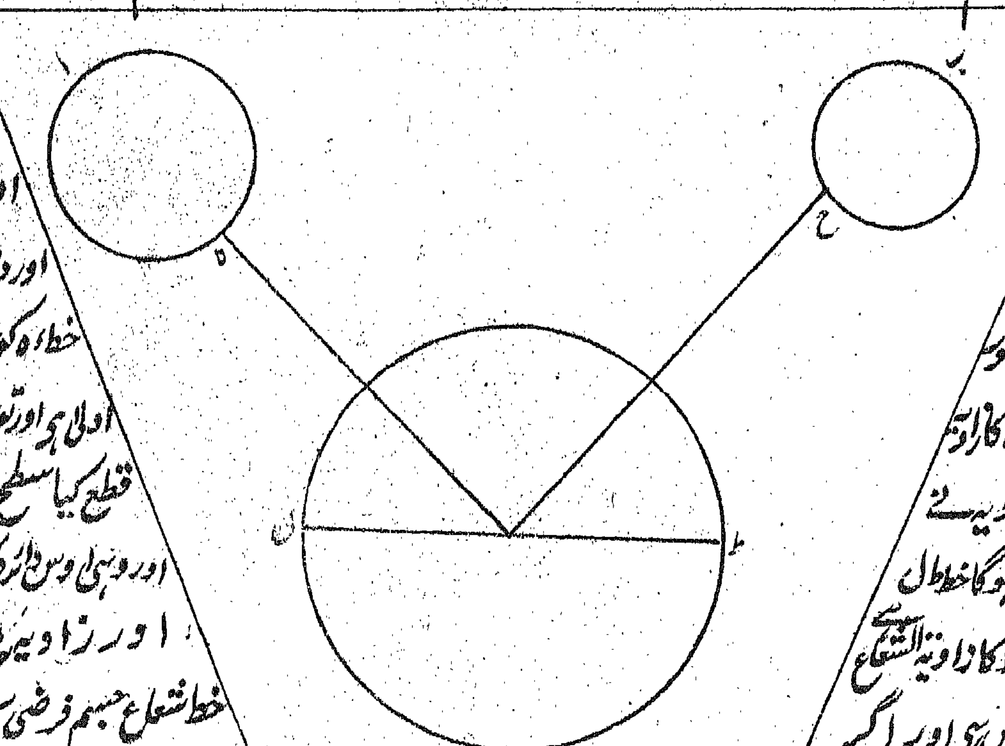
فصل ۴ ہالہ اور قوس قزح کے بیان مین

قاضی عمر بن سہلان ساوی کہتے ہین کہ تحقیق ہالہ اور قوس قزح چار مقدمون پر موقوف ہی چنانچہ ایک رسالہ بھی اونھون نے اس باب مین لکھا ہی کہ خلاصہ اوسکا یہان مرقوم ہوتا ہی

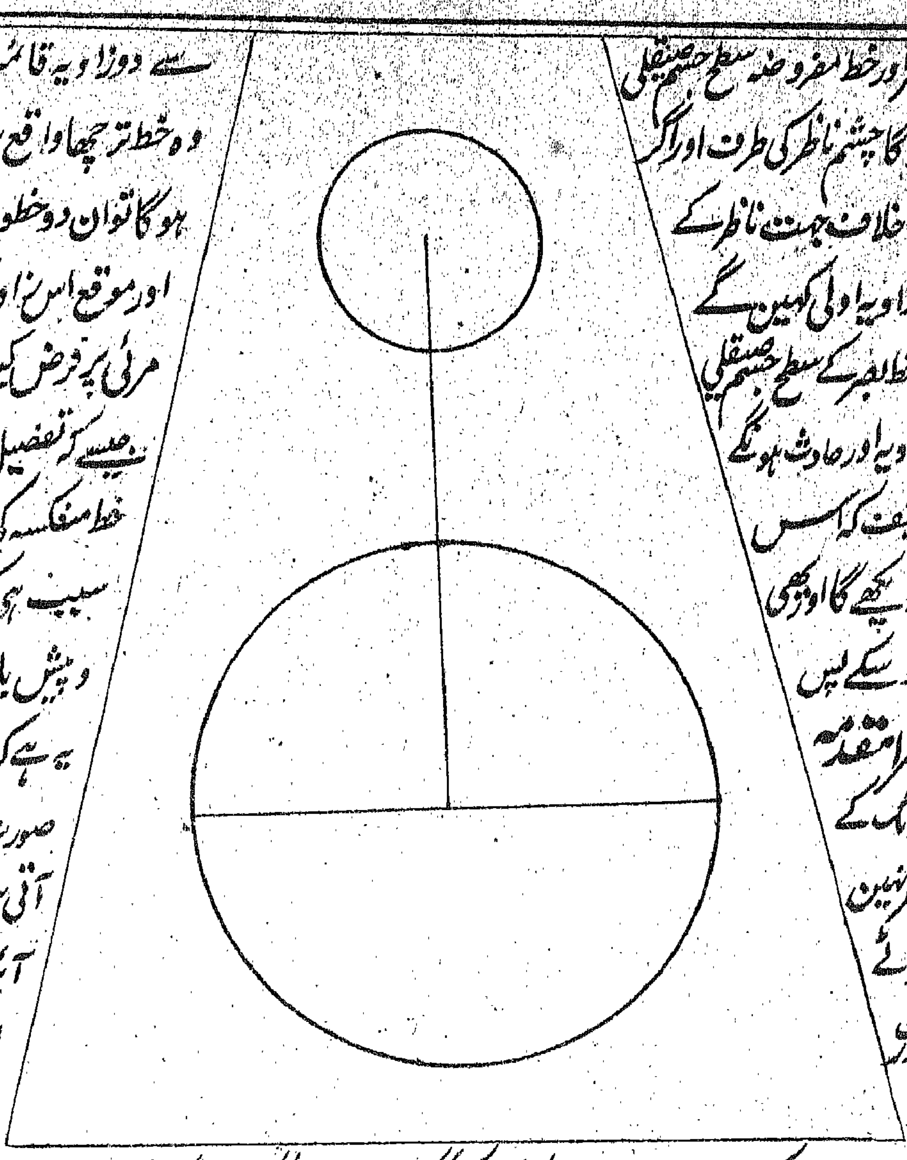
مقدمہ پہلا انعکاس بصر کے بیان مین

انعکاس بصر کا قیاس انعکاس ضو اور شعاع پر نہ چاہیے کیونکہ حقیقت انعکاس شعاع کی خارج مین موجود ہی برخلاف انعکاس بصر کے کہ حقیقت اوسکی خارج مین نہین پائی جاتی ہی بلکہ وہ ایک امر موہوم ہی ہان انعکاس دونون کا کیفیت مین البتہ برابر ہی اسمین کچھ فرق نہین ہی اگر کیفیت انعکاس ضو کی معلوم ہو جاے تو انعکاس بصر کو بھی اوسی پر قیاس کرلین اور کیفیت انعکاس شعاع کی یہ ہی کہ جب شعاع کسی شی تابان کے جسم صیقلی پر ترچھی گرتی ہی وہان سے منعکس ہو کر یعنی پلٹ کر دوسرے جسم کثیف پر گرتی ہی مگر شرط یہ ہی کہ وضع جسم کثیف کی جسم صیقلی سے ایسی ہو کہ جیسے جسم مضی وضع جسم صیقلی سے ہے یعنی وضع جسم کثیف کی اور وضع جسم مضی کی ساتھ جسم صیقلی کے متحد ہو مثلًا جسم کثیف اور جسم مضی دونون جہت علو مین جسم صیقلی سے واقع ہون پس اگر جسم کثیف صیقلی کی جہت تحت مین ہو تو وضع کثیف و مضی کی صیقلی سے متحد نہین ہے

مضی کہ جہت علو مین صیقلی سے ہی اور کثیف جہت تحت مین اور یہ اتحاد وضع اسطرح پر ہو کہ زاویہ انعکاس اور زاویہ شعاعیہ دونون برابر ہون مثلاً ایک دیوار مین تابدان ہی اور تحت مین اوسکے ایک آئینہ رکھا ہی تو شعاع تابدان سے جب آئینہ پر تر چھی پڑیگی آئینہ سے منعکس ہوکر دوسری دیوار پر جو مقابل اوس تابدان کے ہوگی پڑیگی پس تابدان اور دیوار دوسری دونون آئینہ سے ایک جہت مین یعنی علو مین واقع ہین اور جہت تحت آئینہ کے مخالف جہت تابدان کے ہے پس ایک خط کہ تابدان سے خارج ہوکے آئینہ تک منتہی ہوا ہی وہ خط شعاع ہی اور آئینہ سے پلٹ کر جو دیوار مقابل تک منتہی ہوا ہی اوسی کو خط انعکاس کہتے ہین اور زاویہ کہ ان دو خطون سے حادث ہوا ہی اوسکو زاویہ اولی کہتے ہین پھر اس زاویہ کی سطح کو توہم کرین کہ آئینہ کی یہ قاطع ہی تو خط مستقیم حادث ہوگا اور موقع زاویہ کہ سطح آئینہ مین ہی تقسیم کریگا اوس خط کو دو قسمون پر پس حادث ہونگے دو زاویے اور ایک کو محیط ہوگا خط شعاعی اور ایک قسم خط مذکور کی اور اسکو زاویۃ الشعاع کہتے ہین اور دوسرے کو محیط ہوگا خط انعکاس اور دوسری قسم خط مذکور کی اور اوسکو زاویۃ الانعکاس کہتے ہین کہ فرض کرین دائرہ ب ج کو جسم مضی اور دائرہ طال کو

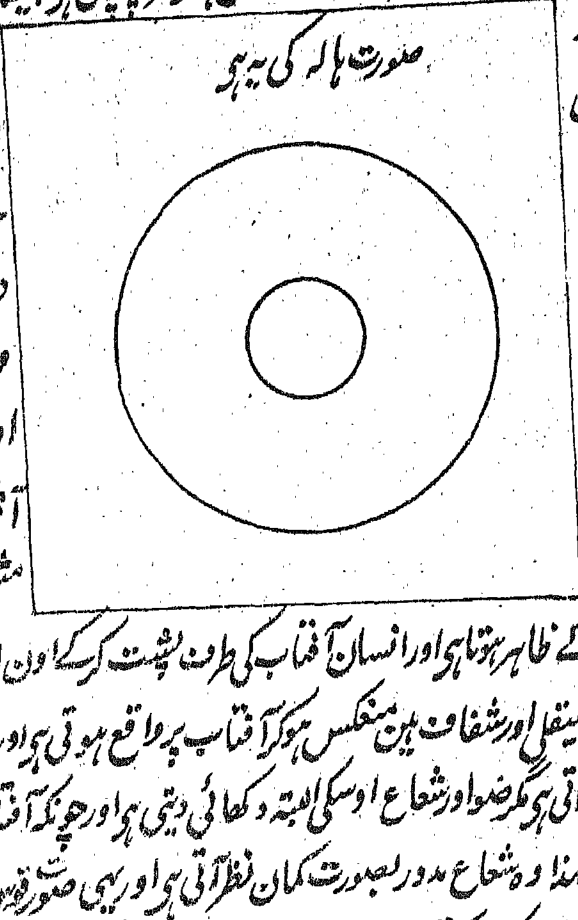


جسم صیقلی مثلاً آئینہ اور خط ج ا کو خط شعاعی اور دائرہ کو ہ کو جسم کثیف اوس خط اہ کو خط انعکاس پس زاویہ ج اہ کا زاویہ اولی ہی اور توہم کرین کہ سطح اس زاویہ نے قطع کیا سطح دائرہ طال کو حادث ہوگا خط طال اور وہی اوس دائرہ کا قطر ہوگا پس زاویہ ج اط کا زاویۃ الشعاع ہے اور زاویہ ہ ال کا زاویۃ الانعکاس ہی اور اگر خط شعاع جسم فرضی سے عمود ہ جسم صیقلی پر واقع ہو تو زاویہ اولی حادث ہوگا اسلیے کہ خط مستقیم جب سطح پر واقع ہوتا ہی دو زاویہ قائمی پیدا ہوتے ہین اور زیادہ اس سے وسعت نہین ہوتی ہے پس ضو کہ جسم مضی سے نکل کے صیقلی پر پڑی ہے اولٹی پھر طرف جسم مضی کے پھرے گی پس اس صورت مین ہر ایک ان دونون زاویون قائمہ سے زاویۃ الشعاع اور زاویۃ الانعکاس ہو سکتا ہی لیکن اولی یہ ہے کہ زاویۃ الشعاع اوس زاویہ کو کہین کہ جو جہت شعاعیہ متابعہ مین زاویۃ الشعاع تھا پس جب کیفیت انعکاس ضو کی معلوم ہوگئی انعکاس بصر کو اسی پہ قیاس کرنا چاہیے یعنی جب کوئی جسم صیقلی ناظر کے سامنے ہو تو ناظر کی آنکھ سے شعاع بصر نکلکر سطح جسم صیقلی ایک خط مفروض پہ واقع ہوتا ہی پس اگر وہ خط بصر راست اور سیدھا مثل عمود کے واقع ہوا تو ان دونون خطون



یعنی خط بصر اور خط مفروضہ سطح جسم صیقلی سے دو زاویہ قائمہ پیدا ہونگے اور خط بصر راجع ہوگا چشم ناظر کی طرف اور اگر وہ خط ترچھا واقع ہوا ہو تو خط البصر منعکس ہووے طرف خلاف جہت ناظر کے ہوگا تو ان دو خطون سے زاویہ پیدا ہوگا اوسکو زاویہ اولی کہین گے اور موقع اس زاویہ سے وہ خط کہ رویت واقع ہووے خط البصر کے سطح جسم صیقلی مرئی پر فرض کیا ہے دو قسم پر منقسم ہوگا پس دو زاویہ اور حادث ہونگے جیسے کہ تفصیل اونکی مذکور ہو چکی پس جو جسم کثیف کہ اوس خط منعکسہ کی راہ مین واقع ہوگا ناظر اوسکو کبھی دیکھیگا اور کبھی سبب ہو کہ دیکھتا ہو آدمی آئینہ مین جو اوسکے پس و پیش یا چپ و راست یا زیر و بالا ہو **دوسرا مقدمہ** یہ ہے کہ جب کہ آئینہ چھوٹا ہو تو اوسمین سوا رنگ کے صورت اشیا کی جیسے کہ خارج مین ہو نظر نہین آتی ہو مثلاً شکل مربع یا مثلث کو اگر چھوٹے آئینہ مین دیکھین سوا رنگ کے اور صورت نظر نہ آوے گی **تیسرا مقدمہ** یہ ہو کہ اگر آئینہ خود رنگین ہو تو رنگ اشیا کا جیسا کہ درحقیقت ہو نظر نہین آتا ہو بلکہ رنگ اوسکا مثل رنگ آئینہ کے دکھائی دیتا ہو مثلاً اگر کافور کو کہ سفید ہوتا ہو سبز آئینہ مین دیکھیے تو سبز دکھائی دیگا اور سفید نہ معلوم ہوگا **چوتھا مقدمہ** یہ ہو کہ جو چیز آئینہ مین معلوم ہوتی ہو اوسکے واسطے کوئی حقیقت نہین ہو یعنی درحقیقت وہ آئینہ مین موجود نہین ہوتی ہو فقط شبیہ اوسکی نظر آتی ہو کسلیے کہ اگر اوسکے واسطے آئینہ مین حقیقت اور جسمیت ہوتی تو واجب تھا کہ جب ناظر ایک طرف سے دوسری طرف جاکر دیکھتا وہ چیز اوسیطرح معلوم ہوتی اور دیکھنے والے کی تبدیل مکان سے صورت اور حقیقت اوسکی متغیر نہوتی حالانکہ ہم خلاف اوسکے دیکھتے ہین مثلاً دیکھنے والا آئینہ مین ایک جگہ کھڑا ہوکر ایک درخت کو دیکھے بعد اوسکے وہان سے ہٹکر دوسری جگہ سے اوسی آئینہ مین پھر دیکھے تو اب وہ درخت جسجگہ پہلے نظر آیا تھا وہان نہ معلوم ہوگا بلکہ اور جگہ پر نظر آویگا اگر درحقیقت وہ درخت آئینہ مین موجود ہوتا تو ناظر کے تغیر مکان سے اوسکی جگہ متغیر نہوتی اس سے ثابت ہوا کہ نفس الامر مین مرئیات آئینہ مین موجود نہین ہین فقط خیال ہی خیال ہو اور معنی خیال کے یہان یہ ہین کہ ایک صورت کو دوسری صورت کے ساتھ دیکھے اور سمجھے کہ ان دونون صورتون سے ایک صورت دوسرے مین داخل ہے اور حالانکہ ایسا نہین ہو بلکہ درحقیقت یہ ہے کہ ایک صورت

بذریعۂ دوسری صورت کے دکھائی دیتی ہی اور اوسمین ثابت نہین ہی الغرض جب کوئی دیکھتا ہی تو جس جسم کی نسبت آئینہ کے ساتھ مثل نسبت ناظر کے ہی وہ اوسمین نظر آتی ہی جیسا کہ مقدمہ انعکاس بصر مین معلوم ہو چکا پس جبکہ یہ مقدمات معلوم ہوچکے اب کیفیت ہالہ اور قوس قزح کی بیان کی جاتی ہی وباللہ التوفیق **ہالہ** اوسکو خرمن ماہ بھی کہتے ہین حقیقت اوسکی یہ ہی کہ جب نظر رائی کی پڑے گی اجزاے رشیہ صیقلیہ پر کہ جو جو آسمان یعنی درمیان آسمان و زمین کے ہوا مین جمع ہی اور ابر ایسا رقیق اور لطیف اونکو محیط ہو کہ مانع ابصار ہونگا او ان اجزاے منعکس ہو کر قمر پر پڑتی ہی جیسا کہ اوپر مذکور ہوا اور چونکہ اجزاے


صورت ہالہ کی یہ ہی

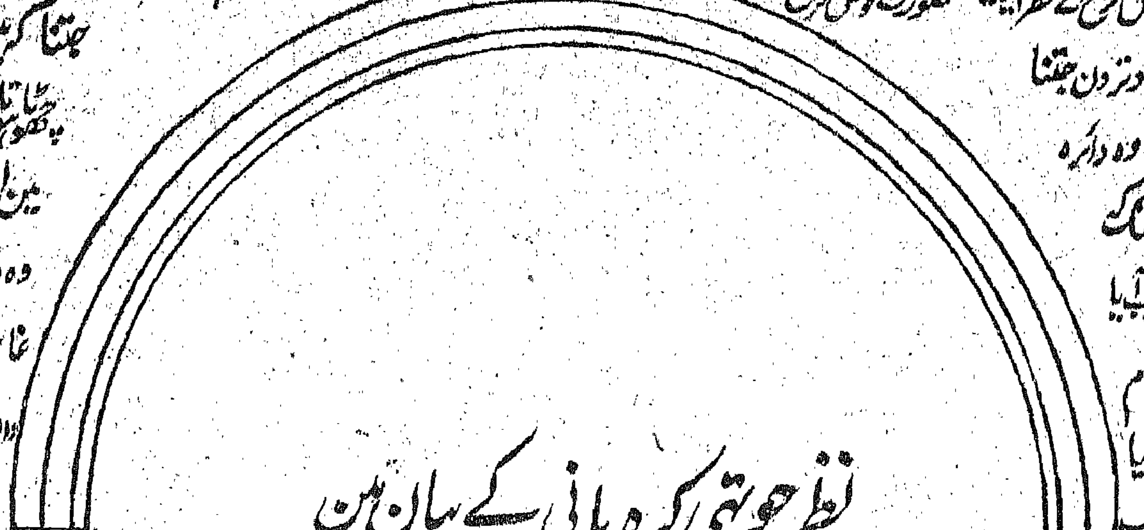
رشیہ نہایت صغیر ہین سیاہ رنگ اور ضوء قمر کے صورت قمر کی سیاہ
اوسکے اور ضوء رنگ کے دکھائی نہ ہیگی اور جب صورت قمر کی دکھائی
ندی اور ضوء اور روشنی اوسکی ہر جزو سے نظر آئے اور وہ اجزا
گرد قمر کے واقع ہین لامحالہ ایک دائرہ روشن اونسے دکھائی دیگا
اوسی دائرہ کو ہالہ کہتے ہین واللہ اعلم بالصواب
قوس قزح حقیقت اوسکی یہ ہی کہ جب ہوا مین اجزاے
مائی شفاف بارش یا بخارات سے آفتاب کے مقابل جمع ہوتے ہین
اور اونکی پشت پر کوئی چیز کثیف مثل پہاڑ یا ابر وغیرہ کے ہوتی

ہی اور آفتاب بھی قریب افق کے ظاہر ہوتا ہی اور انسان آفتاب کی طرف پشت کر کے اون اجزاے رشیہ کو دیکھتا ہی تو نگاہ اوسکی اون اجزاے رشیہ سے کہ صیقلی اور شفاف ہین منعکس ہو کر آفتاب پر واقع ہوتی ہی اور چونکہ وہ اجزا نہایت صغیر ہین صورت آفتاب کی اونمین نظر نہین آتی ہی مگر ضوء اور شعاع اوسکی البتہ دکھائی دیتی ہی اور چونکہ آفتاب بھی مدور ہی اور وہ اجزا بھی بصورت دائرہ کے واقع ہین لہذا وہ شعاع مدور بصورت کمان نظر آتی ہی اور یہی صورت قوس قزح ہی اب باقی رہا یہ امر کہ اونمین اختلاف رنگونکا کیون ہوتا ہی کیفیت اوسکی یہ ہی کہ تیسرے مقدمہ مین معلوم ہو چکا ہی کہ جب آئینہ خود رنگین ہوتا ہی اوسمین رنگت اشیا کی صاف نظر نہین آتی بلکہ رنگ آئینہ سے ملی ہوئی دکھائی دیتی ہی اسیوجہ سے یہان پر بھی چونکہ وہ اجزاے رشیہ رنگین ہین شعاع آفتاب اونکی رنگون سے ملی ہوئی کبھی سرخ کبھی سبز کبھی بنفشجی کبھی گلابی بسبب اختلاف الوان اجزاے مائیہ دکھائی دیتے ہین اور اکثر تین رنگ ہوتے ہین اور جب ان اجزاے مائیہ کی پشت پر کوئی چیز کثیف نہین ہوتی ہی نگاہ نفوذ کر کے نکل جاتی ہی اور انعکاس اوسکا آفتاب پر نہین ہوتا ہی قوس قزح نظر نہین آتی ہی شیخ الرئیس بو علی ابن سینا نے لکھا ہے کہ مین نے حمام مین قوس قزح دیکھی اور وہ محض خیال نہ تھا بلکہ درحقیقت قوس قزح نظر آتی تھی کیونکہ جب انسان ایک مقام سے دوسرے مقام پر ہٹکر دیکھتا تھا جب بھی وہ صورت اوسی مقام پر دکھائی دیتی تھی پس اگر درحقیقت نہوتی اور فقط خیال ہی خیال ہوتا تو ہٹنے سے نظر نہ آتی قاضی عمر بن سہلان لکھتے ہین کہ سبب اسکا یہ تھا کہ آفتاب کی روشنی حمام کے شیشون پر پڑکر

کہ رنگین تھے پڑتی تھی اور منعکس ہوکر حمام کی دیوارون پر گروہ بھی رنگین نہین پڑتی تھی اور چونکہ یہ ایک امر حقیقی تھا انسان کے تبدیل مکان سے متغیر نہین ہوتا تھا اور یہ بھی شیخ الرئیس نے لکھا ہی کہ مین طوس مین ایک بلند پہاڑ پر تھا اور آفتاب کھلا ہوا تھا یعنی ابر وغیرہ سے چھپا نہ تھا اور میرے اور پہاڑ کے درمیان ایک ابر تھا نا گہان اوس قوس مین جو مین نے نگاہ کی ایک دائرہ رنگین مثل قوس قزح کے نظر آیا یہ دیکھ کر مین نے قصد کیا

کہ اوترون جتنا تھا وہ دائرہ یہانتک کہ قریب آیا تمام ہوگیا بالصوب

جتنا کہ مین اوپر چڑھتا جاتا تھا مین اوپر کے وہ دائرہ غائب واللہ اعلم



صورت قوس قزح کی یہ ہے

نظر چوتھی کرہ پانی کے بیان مین

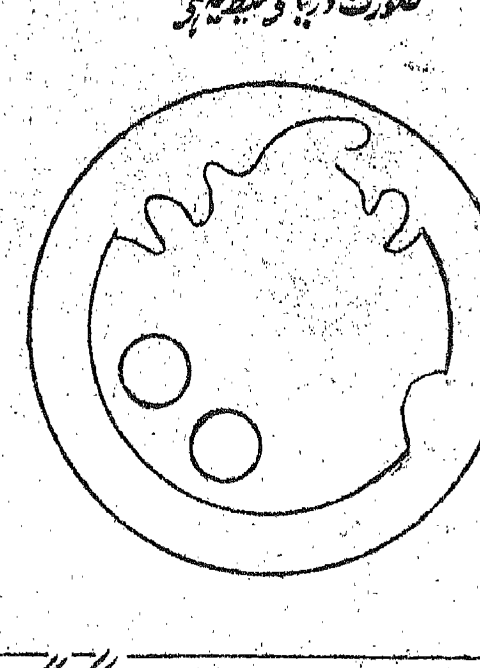
پانی ایک جسم بسیط یعنی غیر مرکب اور شفاف ہی اور مزاج اوسکا بارد رطب ہی اور مکان اصلی اوسکا کرہ ہوا کے نیچے اور کرہ زمین کے اوپر ہی حکما کہتے ہین کہ صورت پانی کی کروی یعنی گول کرہ کی صورت ہی اور دلیل اوسکی یہ ہی کہ کشتی کا سوار جب کسی پہاڑ کے نزدیک پہونچتا ہی اولاً چوٹی پہاڑ کی نظر آتی ہی بعد ازان جڑ اوسکی پس اگر صورت اوسکی کروی نہوتی اور برابر مثل تختہ کے ہوتی تو چوٹی اور جڑ اوسکی ساتھ نظر آتی مگر یہان اسقدر البتہ ہی کہ بسبب نشیب و فراز زمین کے صورت کروی اوسکی قائم نہین ہی لیکن اس سے نہین لازم آتا ہی کہ درحقیقت صورت اوسکی مانند کرہ کی نہین ہی اور زمین کی نشیب و فراز مین حکمت یہ ہی کہ جب جناب باری تعالی نے زمین کو بعض حیوانات خصوص انسان کے کہ اشرف ہی رہنے کی جگہ ٹھہرائی اور حیوان بغیر ہوا کے نہین رہ سکتا ہی کیونکہ مدار اوسکی زندگی کا تنفس پر ہی اور تنفس ہوا سے متعلق ہی پس جناب باری تعالی نے تھوڑی زمین پانی سے بلند نشیب و فراز پیدا کی بعدہ بلندیون پر حیوانات کو جگہہ دی اور جو اوسمین نشیب تھی اوسمین دریا اور نہرین جاری کیں اور اگر جناب باری تعالی زمین بلند اور کھلی ہوئی نہ پیدا کرتا تو یہ حیوانات کہان رہتے ہوا مین نہ رہ سکتے تھے کیونکہ انمین مٹی غالب ہی اور جس مرکب مین جو عنصر غالب ہوتا ہی وہ اوسمین رہتا ہی پھر لامحالہ زمین پر رہتے اور زمین پر پانی ہوتا تو تنفس کس طرح کرتے اسلیے کہ تنفس ہوا سے ہی اور ہوا بوجہ پانی کے نہ پہونچتی اور تنفس بند ہوتا تو حیات انکی نہوتی اس بیان سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ہر عنصر ایک دوسرے کو ہر چہار طرف سے گھیرے ہی مگر پانی کہ زمین کو ہر طرف سے محیط نہین ہی پانی دو طرح پر ہی میٹھا اور کھاری اور ہر ایک قسم مین طرح طرح کے فائدے ہین بیان کھاری پانی کا

شوریت اوسکی بسبب ملنے اجزاے ارضی کے ہی کہ گرمی آفتاب سے جلکر شور ہو گئی اور حکمت سمندر کے پانی کے شور ہونے
مین یہ ہی کہ اگر پانی اوسکا شیرین ہوتا تو چند روز مین متعفن ہو جاتا کس لیے کہ جب میٹھا پانی چند روز ٹھہر رہتا ہی اور گرمی آفتاب کی
اوسمین اثر کرتی ہی بسبب طول مکث اور تاثیر آفتاب کے متعفن اور بدبودار ہو جاتا ہی اور جب سمندر کا پانی متعفن ہوتا عفونت
اوسکی بذریعہ ہوا کے تمام اطراف زمین مین پہونچتی ہی اور وہ عفونت ہوا کو فاسد اور خراب کر دیتی ہی اور اوس سے طرح
طرح کی بیماریان وبائی مثل ہیضہ اور طاعون اور تپ وغیرہ کے عالم مین موجود رہتی کہ حیات حیوان کی دشوار ہو جاتی بلکہ
کوئی حیوان عالم مین زندہ نرہتا لہذا حکمت الٰہی یون جاری ہوئی کہ سمندر کے پانی کو شور کر دیا کہ یہ فسادات دور رہین اور
منجملہ فوائد آب شور کے پیدا ہونا موتی عنبر مونگے کا ہی اور سوا اسکے اور چیزین دریا سے آتی ہین کہ ذکر اونکا عجائبات دریا
مین عنقریب آتا ہی انشاء اللہ تعالیٰ **بیان شیرین پانی کا** عظیم تر اوسکا ایک یہ فائدہ ہی کہ حیوان اوسکو پیتے ہین اور
بقا اونکے حیات کی اوسی پر موقوف ہی وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ یعنی پانی سے ہمنے کل شی زندہ کی اور جناب باری
نے اوسمین ایک قوت اور اثر عطا فرمایا ہی کہ جو کوئی چیز ذی طعم یعنی مزہ دار یا رنگین اوسمین ملتی ہی صاف رنگ اور مزہ اوسکا
لے لیتا ہی اور اوسی رنگ و مزہ پر خود ہو جاتا ہی اور خود اوسمین نکوئی رنگ ہی نہ مزہ اور چونکہ حاجت پانی کی مخلوق کو ازبسکہ
حسی کہ حیات حیوانات اور نباتات کی اوسی پر موقوف ہی جناب باری نے اوسکو بکمال الطاف کثیر المقدار متعدد جگہون مین
پیدا کیا کہ کسیکو اوسکا حاصل کرنا دشوار نہو اور اہتمام بلیغ کی حاجت نہ پڑے یہانتک کہ تمام روے زمین پہ نہرین اور
چشمے جاری کر دیے تاکہ پانی کثرت سے ہو جاوے اور ایک دوسرے سے اوسکے لینے مین عداوت اور دشمنی نکرے
جیسا کہ اکثر خشک سالی مین واقع ہو جاتا ہی اور جناب باری نے جو جو چیزین قسم ماکولات اور مشروبات پیدا کی ہین ہر ایک چیز
مین ایک نوع کی ضرورت اصلاح کی ہوتی ہی اور بدون اصلاح کے استعمال مین نہین آتی ہین مگر پانی کہ اسمین کسیطرح
اصلاح کی ضرورت نہین پڑتی ہی اور یونہین مستعمل ہوتا ہی اگرچہ آب شیرین کا آب شور سے بطریق تقطیر اور تبخیر کے
حاصل ہونا ممکن تھا یعنی جسوقت کھاری پانیکو تقطیر کرتے آب شیرین حاصل ہو جاتا مگر غور کیجیے کہ کسقدر مشقت اور
محنت تھی لہذا جناب باری نے عین عنایت اور رحمت سے اوس مشقت کو ہمسے دور کر دیا یعنی آفتاب کو مسلط کیا کہ
اوسکی تاثیر سے انجرے دریا سے بلند ہوئے اور ہوا کو حکم کیا کہ اون انجرون کو لیکے جہان جہان ضرورت ہو لیجا کر مینہ برساوے
اور اوسی پانی کو غارون اور پہاڑون مین ذخیرہ اور امانت جمع کرکے تھوڑا تھوڑا حسب ضرورت چشمون اور نہرون مین
جاری کر دیا جب مدت سال مین وہ پانی قریب تمامی کے ہوا پھر بدستور آفتاب اور ہوا کو مسلط فرمایا اور مثل سال
گذشتہ کے انتظام جاری فرمایا فسبحانہ ما اعظم شانہ یعنی پاک ہی اللہ اور بڑی شان ہی اوسکی **فصل زمین کے
ایک جانب دریا سے کھلی ہونے کے بیان مین** ہرچند کہ مقتضاے امر طبیعی کا یہ تھا کہ کرہ پانی کا ہر چہار
طرف سے محیط کرہ زمین کا ہوتا لیکن اگر ایسا ہوتا تو یہ تمام حکمتین غریب اور صنعتین عجیب کہ جناب باری سے وقوع میں

سے تختہٴ ظہور پر لایا ہی باطل ہوجاتین اور خلقت حیوانات اور نباتات اور معادن بلکہ جملہ نظام عالم برہم و درہم ہوجاتا لہذا حکمت جناب باری کی مقتضی اسکی ہوئی کہ پانی کو زمین سے ایک طرف کردیا اور دوسری طرف زمین کھلی رکھی تاکہ وہ مسکن حیوانات اور منبت نباتات اور مظہر عجائبات صنع الٰہی کا ہو چنانچہ اسیواسطے اولًا مرکز دائرہٴ جرم آفتاب کا مخالف مرکز زمین کے پیدا کیا تاکہ آفتاب زمین سے ایک جانب دور رہے اور ایک طرف نزدیک بعدہ جو جانب زمین کہ آفتاب سے قریب تھا اوسکو قرارگاہ اور منصب ثانی کا بنایا اور دوسری طرف کہ آفتاب سے دور رہے اوسکو خشک اور کھلا رکھا اور سر اسمین یہ ہی کہ پانی کا دستور ہی کہ جب گرم ہوتا ہی نہایت لطافت اور رقت سے جسطرف نشیب پاتا ہے بہجاتا ہی پس جو جانب کہ آفتاب سے قریب ہے جب پانی وہان کا گرمی آفتاب سے گرم ہوکر نشیب کی طرف متوجہ ہوا اور جب بہکر ایک طرف متوجہ ہوا لامحالہ دوسری جانب کہ جدھر سے پانی بہا ہے وہ خشک ہوجائیگا اور وہ جانب کہ آفتاب سے نزدیک ہی دکھن ہی اور دوسری جانب کہ دور ہی اوتر ہے لہذا دکھن کی جانب پانی اور دریا واقع ہین اور اوتر کی طرف خشکی اور یہ جو دریا اوتر کی طرف واقع ہین یہ سب منتفعات ہین کہ زمین پر جاری ہین اور ایک دوسرے سے ملے ہین خواہ زمین کے اوپر یا اندر زمین کے اور انکے درمیان مین اکثر پہاڑ اور جزیرہ چھوٹے بڑے واقع ہین کوئی آباد ہی کوئی ویران کسی مین آدمی ہین کہ وہان کھیتی ہوتی ہی اور گاؤن قصبہ شہر آباد ہین سلطنتین قائم ہین کسی مین جنگل اور بیابان اور پہاڑ ہین کہ وہان درندے رہتے ہین اور طرح طرح کے جانور جیسے بکری گائے اونٹ کہ تعداد اور گنتی اونکی سوا خدا کے کوئی نہین جانتا ہی اور پھران جزیرون مین بھی دریا ہین کوئی چھوٹا کوئی بڑا کوئی کھاری کوئی میٹھا اوسمین عجیب عجیب صورتون کے جانور ہین جیساکہ بیان ان جزائر کا بھی آویگا انشاء اللہ تعالیٰ **فصل۲ عجائبات** دریا کے بیان مین عجائبات دریا بہت ہین ہیجان یعنی جوش مارنا دریا کا بلند ہونا پانی کا اور مد اور جزر کا ہونا کہ جسکو بہت سے جوار بہاٹا کہتے ہین یا بعضے وقت مقررہ پر بڑھنا جیساکہ فصول اربعہ یا مہینون کی ابتدا اور انتہا مین یا بعضے رات دن کی ساعتون مین ہوا کرتا ہی چنانچہ ہر ایک کا مفصل بیان ہوتا ہی پانی کے بلند ہونے کا سبب تو حکمانے یہ لکھا ہے کہ جب گرمی آفتاب کی پانی مین اثر کرتی ہی پانی مین لطافت آجاتی ہی اور کچھ اجزا اوسکے تحلیل ہوکر متخلخل ہوجاتے ہین اور قاعدہ ہی جب جسم لطیف رقیق مین تخلخل ہوگا حجم اوسکا بڑھ جائے گا الغرض بوجہ تخلخل حجم پانی چارون طرف یعنی پورب پچھم اوتر دکھن مین بڑھ جائیگا اوسی کو پانی کا بلند ہونا کہتے ہین چنانچہ مثال اوسکی جو پانی کہ آگ پر گرم کیا جاتا خوب ظاہر ہی اور اسی وقت مین ہوا بھی مختلف دریا کے کنارے چلتی ہے اور مد اور جزر دریا کا طلوع و غروب قمر سے متعلق ہی اور ہر ایک دریا مین ہوتا بھی نہین کہتے ہین کہ جب دریا کے قعر مین پتھر سخت ہوتے ہین اور چاند اوسی دریا کے سطح مقابل پہونچتا ہے شعاع اوسکی اون پتھرون تک پہونچتی ہی اور وہان سے پھر ٹکر کھا کے وہ شعاع پلٹتی ہے اس آمد و رفت مین شعاع سے پانی گرم ہوجاتا ہی اور لطافت پیدا کرتا ہے اور بوجہ لطافت کے کچھ اجزا اوسکی تحلیل

اور فنا ہو جاتے ہین اور اوس سے تحلل ہوتا ہی اور بسبب تحلل کے حجم اوسکا کنارے کی طرف بڑھ جاتا ہی اور اسیکو مد کہتے ہین یہانتک کہ چاند وسط آسمان کو طی کرے اوسوقت وہ جوش وخروش اوسکا ٹھہر جاتا ہی اور اسکو جزر کہتے ہین اور پانی پھر بدستور مجتمع ہوکر اپنی حالت پر آجاتا ہی تا آنکہ قمر افق غربی پر پونہچے پھر مد افق شرقی مین شروع ہوتا ہی یہانتک کہ چاند وسط زمین کو طی کرے بعدہ جب وسط زمین کو طی کیا پانی جوش سے ٹھہر گیا اور جزر پیدا ہوا حتی کہ چاند افق شرقی مین پونہچتا ہی پھر مد افق غربی مین شروع ہوتا ہی الغرض اسیطرح ہمیشہ مد و جزر چلا جاتا ہی اور ہیجان یعنی جوش مارنا دریا کا مثل ہیجان اخلاط کے بدن انسان مین ہی یعنی جسطرح آدمی کے بدن مین کبھی خون کبھی سودا کبھی صفرا کبھی بلغم جوش کرتا ہی اور پھر آہستہ آہستہ ٹھہر جاتا ہی اسی طرح سے دریا بھی جوش کرتا ہی اور آہستہ آہستہ ٹھہر جاتا ہی چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعبارت فصیح اسی طرف اشارہ فرمایا ہی ان الملک الموکل بالبحار یضع رجلہ فی البحر فیکون منہ المد ویرفع فیکون منہ الجزر یعنی بتحقیق فرشتہ کہ دریاؤن پر متعین ہی جب قدم اپنا دریا مین رکھتا ہی دریا بڑھ جاتا ہی اور جب اوٹھا لیتا ہی دریا گھٹ جاتا ہی اور اب ہم یہان سے جو دریا کہ مشہور ہین اونکا بیان اور ایک دوسرے کی ملنے کی کیفیت اور ہر دریا مین جو عجائبات اور جزائر واقع ہین اونکا ذکر شروع کرتے ہین واللہ الموفق بالصواب **بحر محیط** یہ دریا ایسا عظیم ہی کہ آج تک کسی شخص کو اوسکا کنارہ معلوم نہین ہوا اور جتنے دریا کہ روے زمین پر ہین سب اسی سے پیدا ہین اور تمام کرۂ زمین کو گھیرے ہوے ہی اسیوجہ سے اسکو محیط کہتے ہین اور حکماء یونان اپنی زبان مین اسکو اوقیانوس کہتے ہین حضرت کعب الاحبار فرماتے ہین کہ حق تعالی نے سات دریا پیدا کیے ہین **اول** دریا محیط ہی کرۂ ارض کو اوسکو نیطس کہتے ہین اور دوسرا اوسکے بعد ہی اوسکو قبیس کہتے ہین اور تیسرا اوسکے بعد ہی اوسکو اصم کہتے ہین اور اسیطرح تیسرے کے بعد چوتھا اور اوسکے بعد پانچوان اور اوسکے بعد چھٹا اور اوسکے بعد ساتوان واقع ہی اور چوتھے کا نام مظلم اور پانچوین کا مارس اور چھٹے کا ساکن اور ساتوین کا باکی اور یہ دریا سب دریاؤن کے بعد ہی اور ہر ایک دریا انمین سے دوسرے دریا کو محیط ہی اور ساتوان کل کو گھیرے ہی چنانچہ خود جناب باری ارشاد فرماتا ہی والبحر یمدہ من بعدہ سبعۃ ابحر درحقیقت دریاے عظیم یہ ہین کہ جنکی ابتدا اور انتہا سواے جناب باری کے کوئی نہین جانتا ہی اور یہ دریا جو روے زمین پر جاری ہین یہ اونکی نسبت خلیج یعنی نہرین ہین اور ان دریاؤن مین خلائق اور حیوانات اس کثرت سے ہین کہ تعداد اونکی سواے حق تعالی کے کسیکو معلوم نہین اور ابوریحان خوارزمی نے لکھا ہی کہ جو دریا کہ سرزمین مغرب مین بلاد اندلس کے کنارے واقع ہی بحر محیط وہی ہی اور اوسیکو یونانی اپنی زبان مین اوقیانوس کہتے ہین اوسکے کنارے تک البتہ انسان پونہچا ہی لیکن کوئی اوسمین جا نہین سکتا ہی کسلیے کہ اوسکا کنارہ پیدا نہین ہی اور اوسمین سے ایک خلیج یعنی نہر ہی بلاد اندلس کے شمال کی جانب جاری ہوئی ہی کہ جسکو حکماء یونان نیطس کہتے ہین اور حکماء غیر یونان اوسکو بحر طرابزندہ کہتے ہین اور یہ نہر قلعہ قسطنطنیہ کے نیچے ہوکر نکل گئی ہی اور وہان پر عرض بھی اسکا کم ہو گیا اور آگے بڑھ کر دریاے شام سے ملی ہی بعدہ یہ دریا شمال کی طرف گیا ہی اور آگے بڑھکر بلاد صقالیہ کے برابر اور اس سے ایک اور خلیج عظیم نکلا ہی زمین بلغار کے قریب کہ وہان مسلمان رہتے ہین اور وہ اسی خلیج کو نہر ورنگ کہتے ہین یہ دریا منحرف ہوکر مشرق طرف جھک پڑا ہی اور اوسکے اور ملک ترک کے درمیان بہت زمین اور پہاڑ مجہول الکیفیت ویران خراب ایسے واقع

ہوے ہین کہ نہ کوئی اودھر جاتا ہی اور نہ کسیکو اوسکا حال معلوم ہی اسیطرح یہ دریا کنارے کنارے ملک چین کے ہوتا ہوا پورب چلا گیا ہی
اور اس دریا مین آبادی نہین ہی اور نہ اس مین کوئی جاتا ہی اور اوس سے ایک خلیج عظیم نکلا ہی کہ اوس سے بزرگتر کوئی خلیج نہین نکلا ہی اور یہ
دریا جس ملک مین گیا اوسی ملک کے نام سے مشہور ہوا پس اول زمین چین مین نکلا وہان دریاے چین نام ہوا بعدہ زمین ہند مین پہونچا
وہان دریاے ہند نام رکھا گیا اوسکے بعد اسی دریا سے دو خلیج اور بہت بڑے نکلے ہین کہ ایک کو دریاے فارس اور دوسرے کو دریاے قلزم
کہتے ہین یہ دریا بربری ملگیا اور یہ دریا بربرہ عدن سے سفالہ زنج کیطرف گیا ہی اور اوسمین بوجہ خوف واندیشہ نہ کوئی جہاز جاتا ہی نہ کشتی
اور وہان سے گذر کر جبال قمر تک کہ جہان سے نیل مصر نکلا ہی پہونچا ہے اور وہان سے ملک سودان مین ہوتا ہوا مغرب مین بلاد اندلس کے
قریب دریاے اوقیانوس مین ملگیا ہی اور اس دریا مین جزیرے بہت ہین کہ شمار اونکا سواے جناب باری کے کوئی نہین جانتا ہی
حتی کہ جو جزیرے ایسے ہین کہ وہان انسان آتے جاتے ہین وہ بھی بیشمار ہین یعنی بعض بیس کوس کے ہین اور بعضے سو کوس کے اور بعض
ہزار کوس کے اور ان مین جو جزیرے کہ مشہور ہین یہ ہین جزیرہ قبرس جزیرہ سامس جزیرہ اودسے جزیرہ اودش جزیرہ صقلیہ
ساحل اس دریا پر واقع ہی اور جنوب کی طرف جزائر زنج جزیرہ سقوطری جزیرہ سراندیپ جزیرہ دہجان وسیلان وجزائر
رانج اور دریاے جزر دریاے محیط سے جدا ہی بلکہ کسی دریا سے ملا نہین ہی حتی کہ اگر کوئی شخص قصد کرے کہ مین اسکے گرد پھرون
ممکن ہے اور جہان سے ابتدا سیر کی ہے وہین دورہ
کرکے پھر پہونچ جائیگا اور
یہ شکل دریاے محیط کی ہے
اور جسقدر کہ زمین پانی سے کھلی ہے اور آباد سمرقندی نے
ایک حکایت عجیب اپنی کتاب مین لکھی ہے وہ یہ ہے
کہ ایک مرتبہ سکندر ذوالقرنین کو منظور ہوا کہ اس دریاے محیط
کا کنارہ دریافت کرین ایک جہاز بہت بڑا تمام سامان
اور زاد راحلہ سے مرتب کرکے حکماے جلیل القدر
وعقلاے دوراندیش خردپرور مقرر فرمائے کہ ایک سال
تمام اسی دریا مین ایک طرف سفر کرکے سیر کرین غالب ہے


صورت دریاے محیط یہ ہے

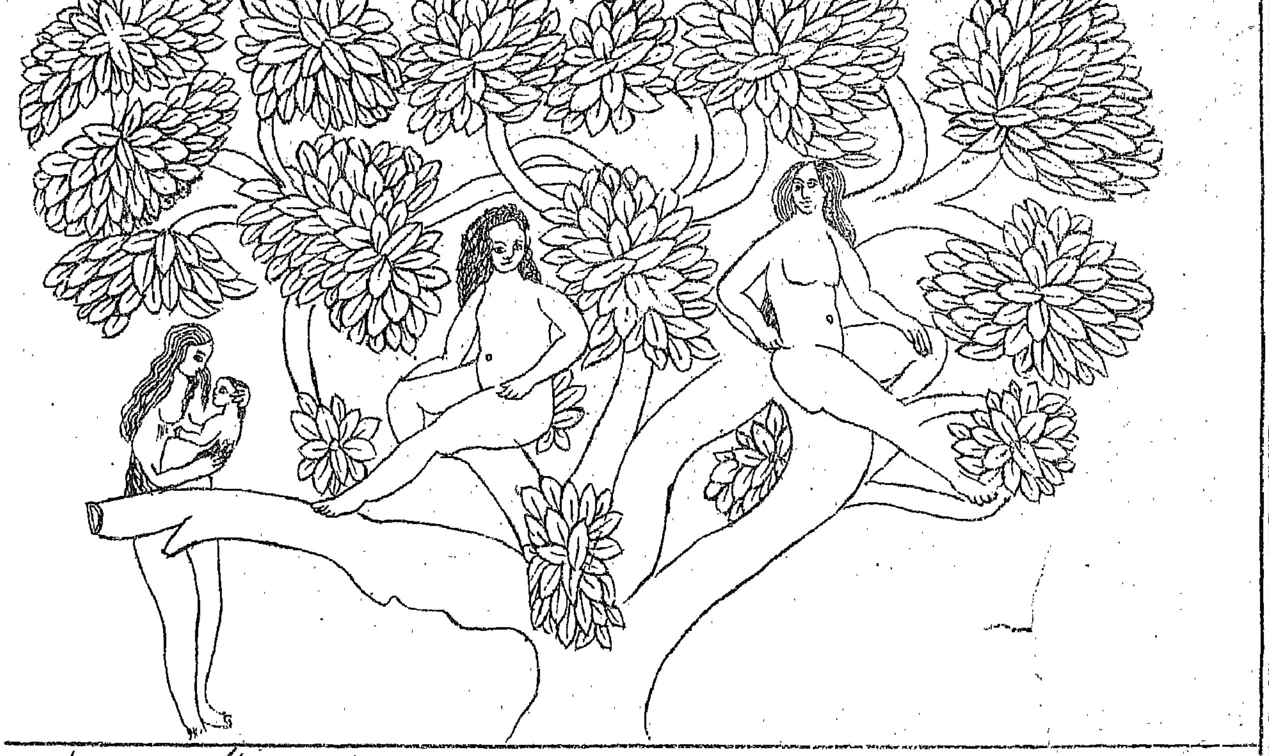
کہ گوہر مقصود ہاتھ آئے اور تمنا پوری ہو حسب ارشاد بادشاہ وہ جہاز روانہ ہوا سال تمام گذرا مگر ہنوز روز اول تھا نہ کنارہ پیدا ہوا
اور نہ ساحل ہر چند جاتے تھے سوا پانی اور سطح آبی کوئی چیز نہین دیکھتے تھے آخرالامر جو لوگ کہ اسی کام پر مقرر تھے گھبرا گئے اور
اور کثرت پانی سے صورت یاس دیکھکر آمادہ مراجعت ہوے بعضون نے تامل کیا اور تجویز یہ ہوئی کہ ایک مہینا اور طے کیجیے شاید یہ
مدعا حاصل ہو جاے الغرض پھر روانہ ہوے تھوڑی راہ طے ہوئی تھی ایک جہاز سامنے سے ظاہر ہوا جب قریب آیا دیکھا کہ کچھ لوگ
اوسپر سوار ہین مگر زبان اونکی سمجھ مین نہین آئی کہ اونسے ادراک حال ہو مشورہ یہ ٹھہرا کہ ایک مرد اپنے جہاز سے انکو دیجیے اور اوسکے

عوض اونسے ایک عورت لیکر کسیکے ساتھ عقد کردیجیے کہ اوس سے اولاد پیدا ہو اور وہ عالم دونون زبان کا ہو اور زبان سے کیفیت پوچھکر بیان کرے آخر کار ایسا ہی کیا اور پلٹ پڑے جب وس عورت سے لڑکا پیدا ہوا اور باتین کرنے لگا اوسی کے ذریعے سے پوچھا کہ کہان سے آئی ہو اوسنے کہا کہ دریا کے اوس طرف سے پوچھا کیونکر کہا ہمارے بادشاہ نے ہمکو ادھر کا حال دریافت کرنیکے لیے بھیجا تھا پوچھا اودھر بھی آبادی اور ملک ہی کہا ادھر کے ملک سے بہت بڑا ملک ہی اور بادشاہ یہان کے بادشاہ سے ذی رتبہ تر اور خلق وہان کی یہان کی خلق سے زیادہ تر واللہ اعلم بصحۃ ذالک اور قدرت جناب باری سے کچھ بعید نہین ہی کہ ایسا ہی

دریاے چین دریاے چین بہت بڑا دریا ہی کہ عالم مین مثل اوسکے کوئی اور دریا نہین ہی اور مشرق سے شروع ہے اور دریاے قلزم سے ملتا ہوا دریاے مغرب مین ملگیا ہی اور یہ دریا بہت عمیق اور گہرا اور مواج ہی اور اسکو جوہر کند بھی کہتے ہین اور مثل دریاے فارس کے اسمین بھی مد و جزر ہوتا ہی یعنی جب ماہتاب افق مشرقی پر پہونچتا ہی دریا مین مد اور جوش شروع ہوتا ہی یہانتک کہ جب وسط السما کو طی کرکے افق مغربی کی طرف متوجہ ہوتا ہی اوسوقت سکون اور جزر پیدا ہوتا ہی پھر جب افق مغربی سے متصل ہوا پھر مد بدستور شروع ہوتا ہی تا آنکہ وسط الارض طی کرے اور جب وسط الارض طی کیا جزر ظاہر ہوا حتی کہ افق مشرقی پر پہونچتا ہی اور پھر بدستور مد شروع ہوتا ہی غرض اسیطرح ہمیشہ اسمین مد اور جزر چلا جاتا ہی اور بعض حکمانے وجہ مد اور جزر کی یون لکھی ہی کہ زمین گول ہی اور پانی ہر طرف سے اوسکو محیط اور ماہتاب ہر شبانہ روز مین گرد اوسکے ایک دورہ تمام کرتا ہی پس جب قمر جس جگہ پر پہونچتا ہی وہ جگہ کہین کی نسبت افق مشرقی ہوتی ہی اور کسی جگہ کی نسبت افق مغربی کسی موضع کی نسبت وسط السما ہی اور کسی مقام کی نسبت وتد الارض لہذا کہین جزر ہوتا ہی اور کہین مد غرض اس سبب سے شبانہ روز مین ہر روز و شب حال دریا کا مختلف رہتا ہی حضرت کعب الاحبار سے روایت ہی کہ حضرت خضر بن عامیل علیہ السلام ایکبار چند لوگون کے ساتھ دریا مین سوار ہوے جب اس دریا مین پہونچے رفیقون سے فرمایا کہ مجھے اس دریا مین ڈالدو رفیقون نے ڈالدیا کئی روز بعد پھر نکلے یارون نے پوچھا کہ دریا مین آپنے کیا دیکھا آپنے فرمایا کہ مجھے ایک پیشوا مثل فرشتہ ملا اوسنے کہا کہ ای آدمی کہان جاتا ہی مین نے کہا ارادہ ہی کہ اسکا عمق دریافت کرون کہ کتنا ہی اوسنے کہا کہ یہ محال [illegible] اور نو سو برس ہی حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانہ سے کہ تین سو برس گذری ہین کہ ایک شخص اسی کیفیت کے دریافت کرنے کو [illegible] نیچے چلا جاتا ہی مگر ابتک انتہا کو نہین پہونچا اور ابو ریحان خوارزمی نے اپنی کتاب آثار باقیہ مین لکھا ہی کہ جب دریا [illegible] باہر آجاتی ہین اور جب دریا ساکن ہوتا ہی اوسکو ایک چڑیا کہ اوس ملک مین مشہور ہی اور ہمیشہ دریا مین رہتی ہی [illegible] کے خشکی کا نام بھی نہین جانتی ہی خس و خاشاک کہ دریا مین جمع ہوتا ہی اوسپر انڈے دیتی ہی [illegible] دریا کا اوسکے انڈے دینے کا وقت ہی اور انھین دونون علامتون سے اوس ملک کے لوگ جہاز چلاتے ہین [illegible] جوش سے ہی یا ساکن [illegible] جسجگہ میٹھا پانی ہی وہان موتی پیدا ہوتا ہی اور اکثر بہت بڑا [illegible] جزیرون مین سونا اور بعضون مین جواہر پیدا ہوتے ہین اور بعض جزیرون مین حیوانات عجیب [illegible] اس کثرت سے ہین کہ کوئی اونکی گنتی اور شمار نہین جانتا ہی اور اسمین ایک مقام ایسا بڑا ہی [illegible] سواے ملک عدم کے ساحل نجات پر نہ پہونچا

فصل جزائر دریاے چین کے بیان مین اس دریا مین جزائر اس کثرت سے ہین کہ شمار اونکا سواے جناب باری کے کوئی نہین جانتا ہی بعضے اونمین مشہور ہین وہان انسان آتے جاتے ہین اور بعض غیر مشہور اونمین سے ایک جزیرہ ہی کہ اوسکو رائج کہتے ہین اور یہ جزیرہ بہت بڑا ہی کہ حدود اوسکے حدود چین سے لیکر حدود ہند سے ملگئے ہین محمد بن زکریا رازی کہتے ہین کہ اس جزیرے مین بادشاہ بھی ہی نام اوسکا مہراج ہی ہر روز دوسو من سونا کہ ہر من چھ سو درم کا ہوتا ہے اور ہر درم ساڑھے تین ماشے کا خراج مین آتا ہی اور بادشاہ اوسکی اینٹین بنوا کر دریا مین ڈلوا دیتا ہی کہ وہی اوسکا خزانہ ہی اور ابن الفقیہ نے لکھا ہی کہ اس جزیرے مین ایک قوم رہتی ہی کہ صورت اونکی مثل صورت آدمی کے اور عادات اور اطوار اونکے مانند اطوار جانورون کے اور کلام اونکا سمجھ مین نہین آتا ہے ایک درخت سے دوسرے درخت پر کودتے ہین

صورت اونکی یہ ہی



اور یہ بھی لکھا ہے کہ اوس جزیرے مین ایک قسم کی بلّیان ہین کہ اونکے پر مثل چمگادڑ کے پر کے ہوتے ہین گوش سے اصل دم تک

اور اسی جزیرے مین
ہین پاڑھے کے برابر
سفید نقطے جیسے
ہوتے ہین
ہرن کی
اور گوشت

صورت اونکی یہہ ہے



ایک قسم کی بکریان ہوتی
رنگ اونکے سرخ اور سپید
پاڑھے کے
اور دم اون کی
دُم سے مشابہ
اون کا کھٹا

صورت اونکی یہ ہے



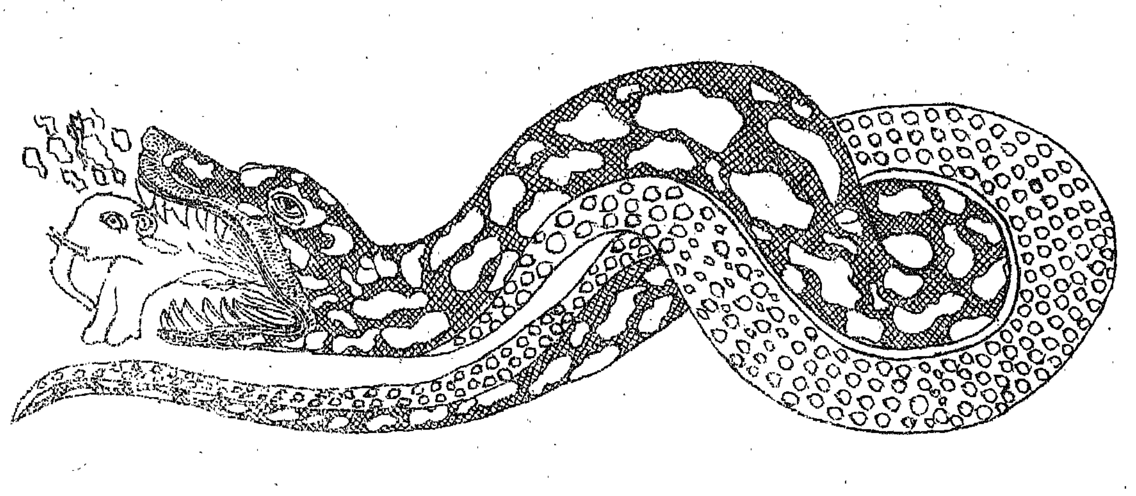
اور بھی اس جزیرے مین
گربہ زباد رہتی ہین کہ وہ
ایک قسم کی بلی ہوتی ہے
اور وجہ تسمیہ کی یہ ہے کہ
اوسکے خصیہ ہین ایک رنگ
خوشبودار سیاہ رنگ اور بعض
سفید مائل بزردی ہوتی
ہین کہ اوسکو زباد کہتے ہین اور ہندی مین
اوسکو مشک بلائی کہتے ہین اور صاحب غیاث نے لکھا ہے کہ گربہ زباد جنگلی بلی کے برابر ہوتی ہے

صورت اوسکی یہ ہے



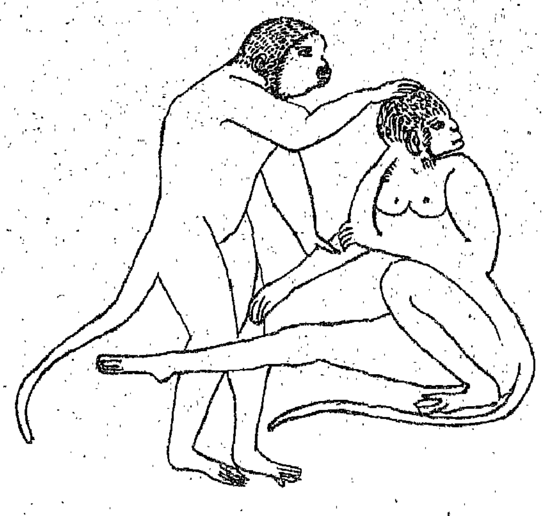
اور مصطلحات
مین ہے کہ شہری
بلی سے کچھ بڑی
ہوتی ہے اور اس
جزیرے مین ایک
پہاڑ ہے کہ اوسکو نصبان کہتے ہین اوس پہاڑ مین بہت بڑے بڑے سانپ رہتے ہین کہ ہاتھی اور بھینس کہا جاتے ہین

اور صورت اوسکی یہ ہے



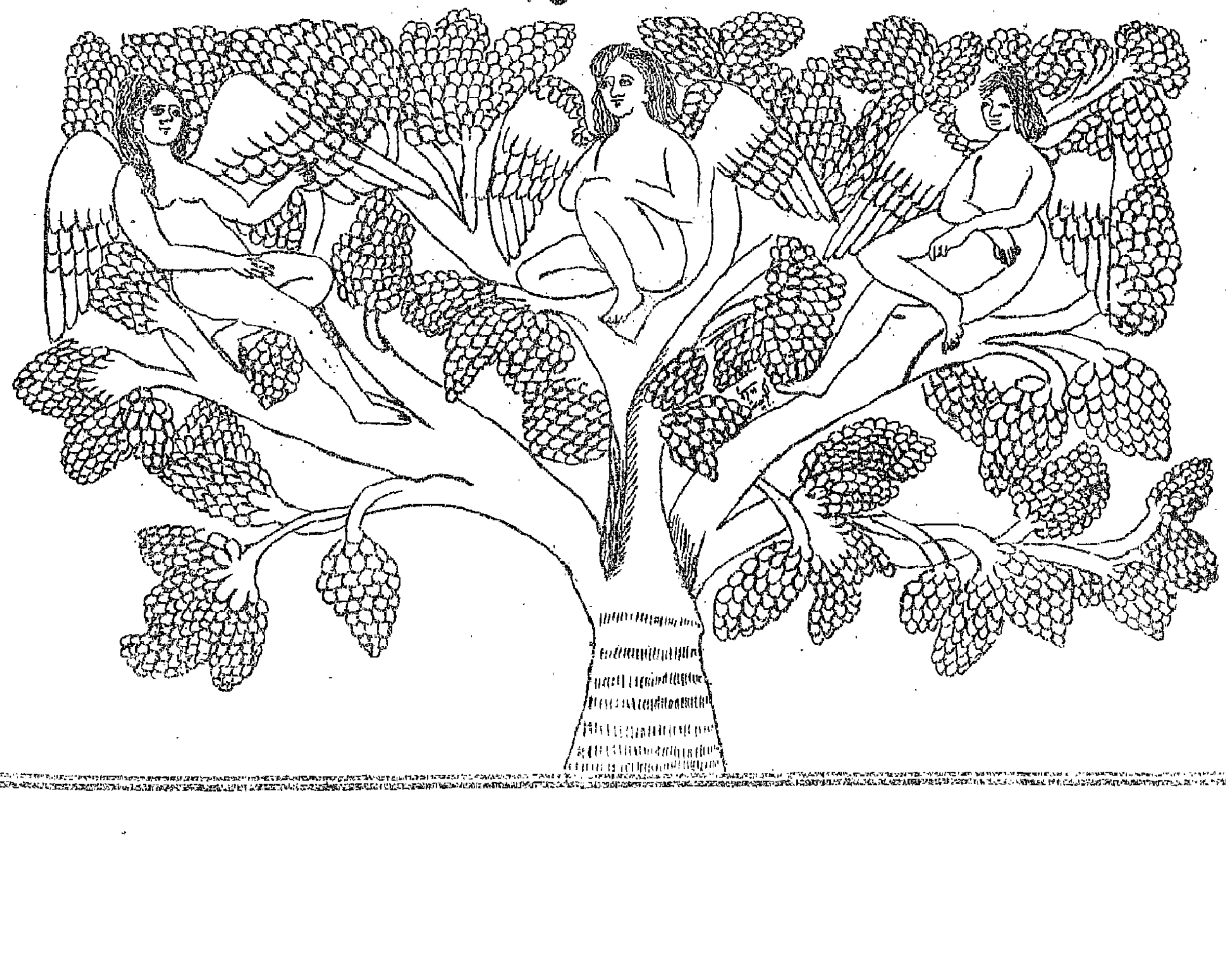
اور اسی جزیرے مین بندر ہین بہت بڑے بکری کے برابر ہوتے ہین سیاہ رنگ سفید سینہ اور بعض بھینس کے برابر

صورت اونکی یہہ ہی



اور زکریا بن یحیی خاقان نے لکہا ہے کہ مین نے جزیرہ رائج مین ایک خلقت دیکہی آدمی کی صورت اور آدمی ہی کی طرح کہاتے پیتے ہین مگر مانند چڑیون کے اونکے بازو ہوتے ہین کہ اونکے زور سے ایک درخت سے دوسرے درخت پر اوڑجاتی ہین اور آواز اونکی مانند آواز مرغ و زور کے ہی اور کلام اونکا سمجہ مین نہین آتا ہی اور کوئی سیاہ اور کوئی سفید کوئی سبز رنگ ہوتا ہے

صورت اونکی یہہ ہے



اور یہ بھی لکھا ہے کہ اس جزیرے مین طوطے دیکھے سرخ سبز سفید زرد جو بات جس زبان کی سنتے ہین اوسیطرح وہ بھی تکلم کرتے ہین

صورت اونکی یہ ہے



اور یہ بھی لکھا ہے کہ وہان ایک قسم کے طاؤس ہوتے ہین سبز رنگ نقش دار اور ایک چڑیا ہوتی ہے عجیب فاختہ سے چھوٹی چونچ اوسکی زرد سیاہ بازو سفید شکم و پیر سرخ طوطے سے فصیح زیادہ جو کچھ سنتی ہے یاد کر لیتی ہے اور اوسیطرح بولتی ہے محمد بن یحیی الرامی لکھتے ہین کہ مین جزیرہ رائج مین تھا وہان ایک قسم کا گل سرخ یعنی گلاب کا پھول دیکھا با الوان مختلف سرخ زرد نیلگون وغیرہ مین نے چند پھول نیلگون اوسمین سے چنکر چادر مین کئے اس قصد سے کہ لیجاؤن دفعتہً اون سے خود بخود آگ پیدا ہوئی کہ وہ سب پھول جل گئے مگر چادر مین داغ نہین آیا مجھے حیرت ہوئی لوگون سے پوچھا انھون نے کہا کہ ان پھولون مین منافع بہت ہین مگر یہ ممکن نہین ہے کہ انکو کوئی یہان سے لیجائے آور محمد بن زکریا کہتے ہین کہ منجملہ عجائبات اس جزیرہ سے کافور کا درخت ہے کہ ایسا عظیم [illegible] کہ سو آدمی اوسکے سایہ مین بیٹھ سکتے ہین اور ترکیب اوس سے کافور لینے

صورت اونکی یہ ہے



کی یہ ہے کہ اوسکی شاخ مین سوراخ کر دیتے ہین اوس سے کچھ پانی برستا ہے کہ در اصل گوند اوسکا ہے آخرکار وہ منجمد ہوکر شکل کافوری پیدا کرتا ہے پھر وہ درخت رہتا نہین ہے خشک ہو جاتا ہے دوسرا جزیرہ اوسمین سے جزیرہ رامی ہے اس جزیرے مین اس کثرت سے عجائبات ہین کہ بیان مین نہین آ سکتے ہین ابن فقیہ نے لکھا ہے کہ اس جزیرے مین ایک قوم ہے کہ مرد عورت سب اوسمین ننگے [illegible] پھرتے ہین کلام اونکا سمجھ مین نہین آتا ہے درختون پر مثل بعض حیوانات کے رہتی ہین اور پھل کھایا کرتے ہین اور سوا پھل کے جو چیزین کہ انسان کھاتے ہین وہ سب کھاتی ہین بدن اون پر بڑے بڑے بال کثرت سے ہین کہ انھین بالون سے ستر اونکا چھپا رہتا ہے [illegible] انسانو نہین کو دیکھے ہرگز حقیقت اوسکی بجائے بلکہ وحشی بنا ہے جب چھوڑ جنگل کو چلا جائے چنانچہ [illegible] پکڑ لیگیا تھا وہ کسیطرح انسانو نہین نہین رہتا تھا [illegible]



اور محمد زکریا نے
جزیرے مین
ہے صورت
کے اور قد
بالشت کے اور
چھوٹے سرخ
ہین اور اس جزیرے
بے دُم کا

اور درخت
اور مجیٹھ کا پیدا
کیل درخت
مشابہ ہوتا ہے
آواز سے

ہے جس جزیرہ
وہان ایک
کہتے ہین کہ اس
ہوے ایک ہزار
اور رہین اوسکی
بادشاہت جاری ہے
سیر نے لکھا ہے
اوس عورت کی

لکھا ہے کہ اسی
ایک قسم کی خلقت
اون کی شکل انسانون
اون کے چار چار
بدن پر بال ہین چھوٹے
درختون پر رہا کرتے
ہین گرگدن یعنی گینڈا
ہوتا ہے

کافور اور بید
ہوتا ہے اور
مجیٹھ کا خربوزہ
اور مزہ اوسکا
ملتا ہوا اور منجملہ
جزیرہ واق واق
رائج کے متصل
عورت بادشاہ ہے
... جزیرہ
اوسی عورت کی
موسی بن مبارک
کہ ایک مرتبہ مین
خدمت مین جو

صورت اونکی یہ ہے



صورت گرگدن کی یہ ہے



بادشاہ گیا دیکھا برہنہ بدن تخت پر بیٹھی ہے اور ایک تاج زرین ... لونڈیان باکرہ اور دو سو بھی
شمائل اوسکی خدمت مین حاضر ہین اور سب برہنہ بدن اور [illegible] کہتے ہین کہ اسمین ایک
درخت ہے ذی ثمر اوسمین ایک آواز واق واق کی آتی ہے وہان کے رہنے والے اس آواز کو سمجھتے ہین اور اس سے



صورت درخت واق واق کی یہ ہے

نیز دو شہر کا نقاء ول لیتے ہین
محمد بن زکریا کہتے ہین کہ یہ جزیرہ
بہت زرخیز ہے حتی کہ وہان کے
رہنے والے اپنے مکانون مین زنجیرین
سونے کی لگاتے ہین اور بندرونکی
گردن مین بھی سونے کے طوق ڈالتے
ہین اور اکثر لباس سونے کا بنا ہوا
پہنتے ہین اور یہ بھی لکھا ہے کہ
آبنوس کا درخت وہان بہت عجیب ہوتا ہی
یہ معلوم ہوتا ہے کہ پتھر کا تراشا
ہوا ہے اور شیشہ رنگ کے ایسے
شیشے ہوتے ہین ور جبتک یہ درخت
تیار رہتا ہی رنگ اوسکا سفید رہتا ہی اور جب کہنہ ہوتا ہے سیاہ ہوجاتا ہی اور مانند سنگ سیاہ کے سخت اور صورت درخت



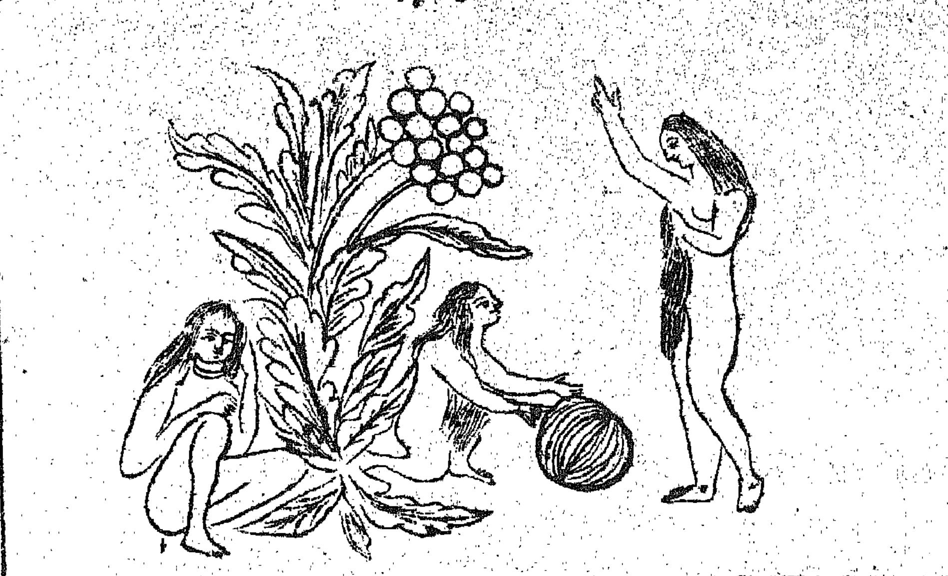
صورت ملکہ کی یہ ہے

واق واق اور ملکہ عورت کی [illegible]
یہ ہی اور شہر سے ایک جزیرہ [illegible]
اور ایک نسخے مین [illegible]
بہت نفع بخش ہوتی [illegible]
کثرت منافع سے [illegible] پایا جاتا ہی
چونکہ انکا نام نہین کہ وہان حاصل ہوتے
اپنی کتاب مین لکھا لکھتے ہین ابن الفقیہ نے
ہے کہ بادشاہ سیلاہی ہی کہ ایک عجیب بات
ہر سال ہدیہ اور تحفہ چین کے بادشاہ کو
بھیجتا ہی اور جس سال
نہین بھیجتا اوسی سال
وہان قحط پڑتا ہی وہان کے لوگون نے
اس امر کا خوب تجربہ کر تجربہ کیا ہے
اور منضبط ہو کے ایک جزیرہ

ہنان ہے اس جزیرے مین ایک قوم ہے نہایت حسین خوبصورت صاحب جمال تھی کہ بوجہ اپنی کثرت حسن کے ڈرتے ہین
کہ ایسا نہو کہ ہمکو کوئی پکڑ لیجاے اور اسی ڈر و اندیشہ سے درختون پر رہا کرتے ہین اور طرفہ یہ ہے کہ جو آدمی وہان جاتا ہے
اوسے کھا جاتے ہین اور اس جزیرے کے پہاڑ کی پشت پر دو جزیرے اور بہت بڑے طویل و عریض واقع ہین اسمین جو لوگ
رہتے ہین سیاہ رنگ دراز قامت پیر گز گز بھر کے ہین چہرے لنبے اور بال پیچیدہ امرد صورت اور مردم خوار

اور منجملہ اونکے
ہے یہان
ہوتا ہے اور
س مین بندر
بہت بڑے
رابر اور درخت
پیدا ہوتا ہے
کشتیان سکندر
ہان پہونچین

صورت اونکی یہ ہے



جزیرہ اطوران
سکینۃ العجیب الشکل
ایک قسم کے
ہین عظیم الجثہ
گدہے کے
کافور بھی یہان
کہتے ہین کہ جب
ذوالقرنین کی
اونھون نے

لکھا کہ یہان ایک قوم ہے کہ بدن اونکے مانند بدن انسان کے اور سر اور چہرے اونکے مثل کتون اور درندون کے جب اونکے

صورت اونکی یہ ہے



وہ اونکو دیکھکر
سکندر کے لوگون
جن ہین کیلیے
مین جن رہتے ہین
خدا جانے
عجیبہ کے بیان مین
اس بحر مین
عجیب و غریب
بحریون نے
جب اسیح دریا مین
لوگ کہلائی

بیٹھ گئے
غائب ہوگئے
نے جانا کہ یہ
اکثر ان جزائر
صحت اسکی
فصل ۔ حیوانات
تے ہین کہ
جوانات
شکل کے ہین
ذکر کیا ہے کہ
بہت ہوتی ہے

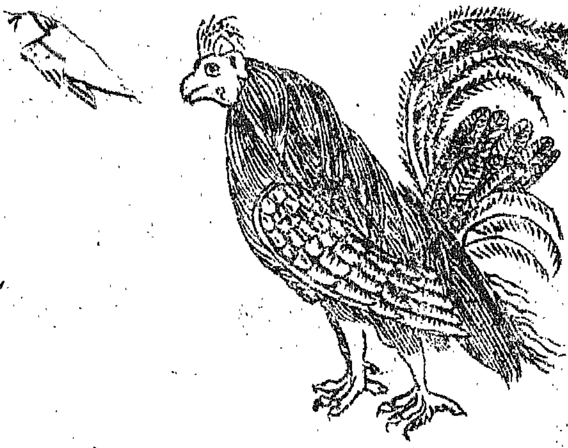
دیتی ہین سیاہ رنگ قد اونکا چار پانچ بالشت کا ہوتا ہے گویا کہ یہ لوگ جیسیان کو تاہ قد ہین کہ جب کشتی دیکھتے ہین کشتی پر آتی ہین اور لاکے کو ضرر نہین پہونچاتے ہین

صورت اونکی یہ ہے



اور بعض اونسے ایک گروہ ہے کہ رنگ اونکا بھی سیاہ ہے اور پانی مین اس طرح سیر کرتے ہین کہ جس طور مرغ ہوا سیر کرتا ہے جب ہوا کشتیون کے واسطے موافق چلتی ہے اور کشتیان دریا مین چلتی ہین یہ لوگ کبھی سیاحت کرتے ہین اور اکثر عنبر لاکر لوہے کے ساتھ بیچتے ہین کوئی نہین کہان لوگون کو جھکوے کہتے ہین اور تعداد انکی سواے خدا تعالی کے کوئی نہین جانتا ہے اور ایک قوم ہے سیاہ رنگ جب کشتی اونکے جزیرے کے قریب پہونچتی ہے دریا جوش مین آتا ہے اس علامت سے وہ معلوم کرتے ہین کہ کشتیان آتی ہین وہ اپنے جزیرے سے باہر آتے ہین اور کشتیون پر چڑھ آتے ہین سوداگر لوگ بیان کرتے ہین کہ اس دریا مین ایک جانور ہے بصورت مرغ کے ایسا نورانی کہ چشم کو طاقت دیکھنے کی نہین جیسا کہ بوجہ نور کے

صورت مرغ کی یہ ہے



آفتاب مین نظر کرنا دشوار ہے پس جب وہ جانور کشتی پر آکر بیٹھتا ہے جوش و تلاطم دریا کا موقوف ہوتا ہے اور پھر وہ مرغ غائب ہو جاتا ہے نہین معلوم ہوتا کہ کہان گیا ہے اور پیدا ہونا اوس جانور کا دلیل سلامتی و نجات کی ہے اور ایک طائر ہوتا ہے کہ اوسکو خرشنہ کہتے ہین قد و قامت کبوتر سے بڑا ہے تحفۃ الغرائب مین لکھا ہے کہ جب ایک جانور اور آتا ہے کہ اوسکو کرکی کہتے ہین وہ بھی خرشنہ کے برابر اور

کرتا ہی یہانتک کہ خرشنہ پر اپنے گراتا ہے کر کر اون بیٹون کو کہاتا ہے اور خرشنہ پر نہین گراتا ہے مگر اوڑتے ہین اور ایک جانور


صورت خرشنہ یہ ہی

چوپایہ ہوتا ہے کہتے ہین بشکل ہرن کے اور اوسکے دو دانت ہین مثل سور کے اوسکو دابۃ المشک کہتے ہین ہر سال وقت معین پر نکلتا ہے لوگ اوسکو شکار کرتے ہین اور اوسکی ناف مین ایک خون ہوتا ہے اوسیکو مشک کہتے ہین الّا اوس مقام مین اوسکی خوشبو ظاہر نہین ہوتی جیتے سرے مقام مین اوسکو لیجاتی ہین اوس سے خوشبو پیدا ہوتی ہے اور ایک مچھلی ہے قریب جزیرۂ واق واق کے درازی اوسکی دو سو گز سے زائد ہے جب لوگ جانتے ہین کہ وہ مچھلی قریب آئی غل کرتے ہین اور ڈھول بجاتے ہین اور پتھر پھینکتے ہین تاکہ وہ مچھلی اوس مقام سے لہریرکرے اور جب وہ مچھلی بازو کھولتی ہے بادبان کشتی کی طرح معلوم ہوتے ہین اور ایک


صورت دابۃ المشک یہ ہی

صورت اوسکی یہ ہے

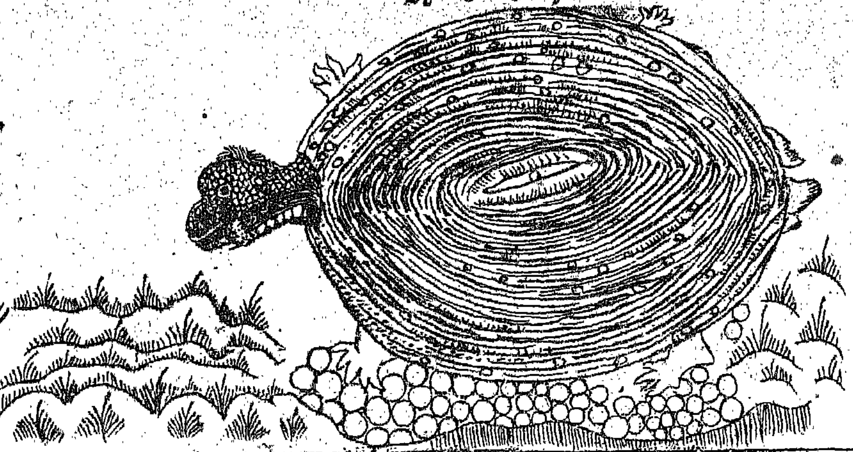


دابہ اس دریا مین کچھ درازی اوسکی دو سو گز کی ہے اور وہ ایک مرتبہ مین ہزار بچے دیتا ہے اور ریت بھی نزدیک جزیرۂ واق واق کے رہتا ہے

اور اس دریا
قسم کی
کہ اوسکو
کہتے ہیں
مچھلی کو
ہیں اسکا
ریت تک خراب

میں ایک
مچھلی ہے
سیلان
جب اس
شکار کرتے
گوشت دو
مہینے تک باہی

صورت کچھوے کی یہ ہے

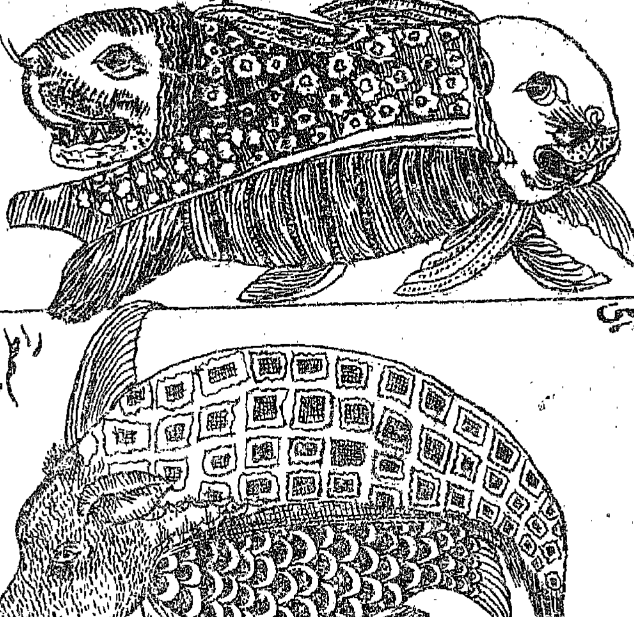


صاحب تحفۃ الغرائب نے لکھا ہے کہ اگر اسکے پکانے میں سر دیگ کو بند نکریں تو وقت گرم ہونے دیگ کے کودکر بھاگ جاوے اور کسی وقت میں چھپی سی مثل کچھوے کے

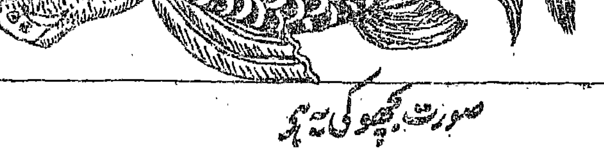
اور بھی ایک مچھلی ہے کہ
منہ اوسکا مانند منہ
بدن پر پوست مثل ا...
بلکہ وہ مثل ایک پارہ
اوسکی مثل برج عورتوں
ایک قسم کا بچھو ہے
بمقدار ایک گز کے
کم نہیں ہوتا ہے
ہے فی الحال مثل پتھر
پیچھے سرمہ بناتی ہیں
اور بھی ایک سانپ ہے
کہتے ہیں ... پھلکر
نو الکرتا ہے بعد ازاں
پا پتھر پر بیٹھتا ہے تاکہ
جبکہ کھایا ہے ٹوٹ
آواز اوسکی
مسموع ہوتی ہے

اوسکو راطم کہتے ہیں
سور کے ہے اور اوسکے
چھلکوں کے نہیں ہے
گوشت کے ہے اور فرج
کے ہے اور منہ اوسکی
اکثر درازی اوسکی
ہے اور ایک بالشت
پانی سے خشکی میں آیا
کر ہوتا ہے اور اوسکو
حکایت مشہور ہے
کہ اوسکو حیات عنقا
ہاتھی اور گینڈے وغیرہ
اپنے پیٹ میں کسی درخت
پر پایا اوس حیوان کی
جاویں چنانچہ
ٹوٹنے کی
اور خواص اس دریا کے

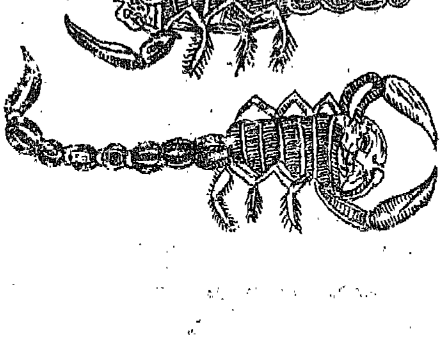
صورت ماہی سیلان یہ ہے



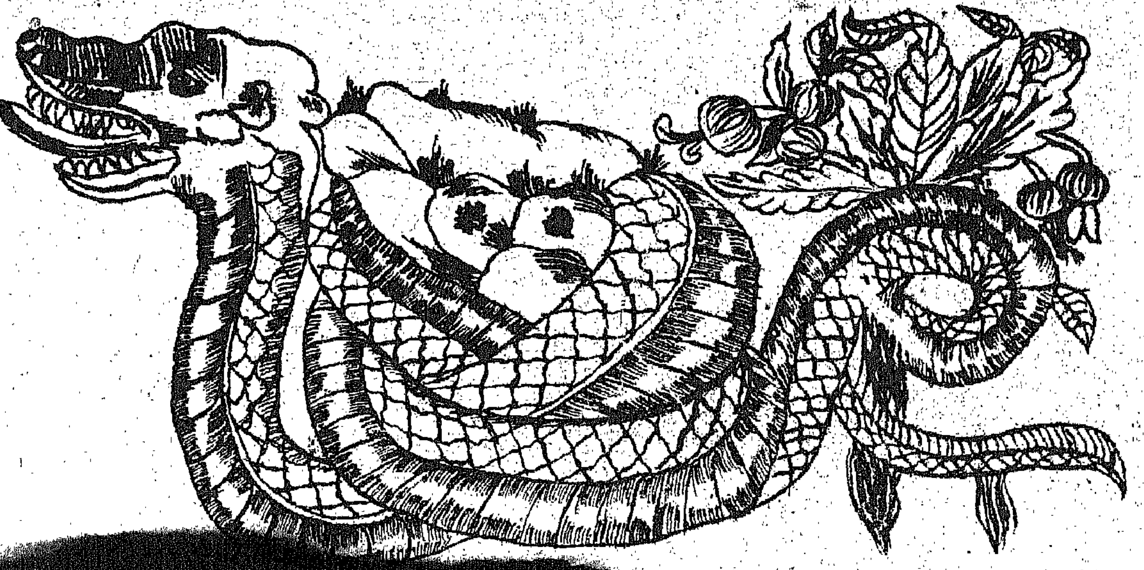
صورت ماہی راطم یہ ہے



صورت بچھو کی یہ ہے



صورت سانپ عظام کی یہ ہے



یہ ہے کہ موتی اور جواہرات نکلتی ہین اور حیوانات عجیبۃ الاشکال اور مختلفۃ المقدار پیدا ہوتے ہین چنانچہ مقدار بعض کا دو سو گز اور بعض کا دو سو بالشت ہوتا ہے اور بعض حیوان بعض کو کھا جاتے ہین اور اس دریا مین ایک گرداب ہے کہ وہان سے کشتی کو نجات دشوار ہوتی ہے ملاح اوس مقام کو جانتے ہین اور وہان سے گریز کرتے ہین چنانچہ ایک حکایت کسی تاجر کی منقول ہے کہ وہ کہتا ہے کہ مین ایک مرتبہ دریا مین کشتی پر سوار جاتا تھا ناگاہ ہوائے تیز و تند چلی اور کشتی منزل مقصود سے برطرف ہوگئی معلم کشتی باوجودیکہ نابینا تھا الا اپنے فن مین کامل تھا ہمیشہ اپنے ساتھ کشتی مین بہت سی رسیان کہتا تھا سوداگر لوگ اوس سے کہا کرتے کہ اگر عوض ان رسیون کے مال و اسباب ہوتا تو فائدہ زیادہ ہوتا مگر معلم کبھی اونکے کلام پر خیال نکرتا پس جب وے ہوا تیز و تند چلی اور کشتی مقصود سے برطرف پڑی ہر بار معلم سوداگرون سے کہتا تھا کہ کیا دیکھتے ہو وہ لوگ بیان کرتے تھے کہ ایک سیاہ معلوم ہوتا ہے یہانتک کہ اون لوگون نے بیان کیا کہ مرغ سیاہ معلوم ہوتے ہین کہ پانی کے اوپر پھرتے ہین معلم نے فریاد برلایا اور ہاتھ سر پر مارے اور کہا ای قوم ہلاک ہوا چاہتے ہین ہم سب تھوڑے زمانہ مین اسی گفتگو مین تھے کہ کشتی گرداب مین جا پڑی اوسوقت تحقیق ہوا کہ جنکو ہم مرغ سیاہ سمجھتے تھے وہ کشتیان تھین کہ گرداب مین پڑی ہوئی تھین اور اہل کشتی مر گئے تھے ناقل لکھتا ہے کہ جب مین نے یہ حالت دیکھی امید زندگی کی منقطع ہوئی اوسوقت معلم نے کہا کہ اگر نصف مال کہ جو کشتی مین ہے مجکو دو تو مین کوئی تدبیر کرون شاید کہ اس گرداب سے نجات ملے سب اہل کشتی اسپر راضی ہوے اوس معلم کے ساتھ چند قرابے کسی روغن کے تھے اونکو رسی مین باندھکر دریا مین لٹکا دیا اوس روغن کی بو سے قرابون کے گرد اسقدر مچھلیان جمع ہوئین کہ حصر و شمار دشوار تھا بعد ازان بموجب حکم معلم کے ارباب کشتی نے اون مردون کو کشتیون

نیچے لنگر سے کھلواکر رسیون مین بندھواکر دریا مین ڈال کے اور رسی کو کشتی مین باندھ دیا جب وہ مچھلیان اون ٹکڑون کو کہ رسی مین
بندھے تھے نگل گئین پس معلم نے حکم دیا کہ غل مچاؤ اور ڈھول بجاؤ یہانتک کہ کشتی کو حرکت ہوئی اور اسیطرح شور وغل مچایا
کہ کشتی گرداب سے نکل گئی پس معلم نے حکم دیا کہ ان رسیونکو کاٹ دو چنانچہ ہمنے رسیونکو کاٹ دیا اور اوس گرداب سے نجات پائی
بحر الہند یہ دریا بزرگترین دریاؤن کا ہی بحر محیط سے ملا ہی لیکن بسبب وسعت مقام اتصال کے نہین معلوم ہوتا ہی کہ کس مقام پر
بحرین ملاقی ہین جزائر اسکی خارج از شمار ہین اور کیفیت اتصال اس بحر کی ساتھ بحر محیط کے برخلاف کیفیت بحر مغرب کے ہے اسلیے
کہ اتصال بحر مغرب کا ساتھ بحر محیط کے ظاہر او اس بحر سے دو خلیج بزرگ نکلے ہین بحر فارس اور بحر قلزم بحر فارس اوس سے جدا ہوکے
مائل او تکیطرف اور بحر زنگ اوس سے جدا ہوکے مائل دکھن کی جانب ہی ابن الفقیہ نے کہا ہی کہ بحر ہند خلاف ہی بحر فارس کے اسواسطے
کہ جب آفتاب برج حوت مین پہونچتا ہی رات ودن دونو قریب استوا کے ہوتے ہین اس بحر مین تاریکی ہوتی ہی اور موجین بہت
اوٹھتی ہین اور کوئی اون روزون مین سفر نہین کرتا ہی اور اسیطرح رہتا ہی جبتک آفتاب نزدیک ہوتا ہی استواء خریفی یعنی اول
میزان کے اور اون اوقات سے وہ وقت زیادہ سخت ہوتا ہی کہ آفتاب برج جوزا مین پہنچتا ہی اور جب آفتاب برج سنبلہ مین
پہونچتا ہی تاریکی دور ہوتی ہی اور موجین کم ہوتی ہین اور لوگ سفر کرتے ہین یہانتک کہ آفتاب برج حوت مین آوے اور بہترین
اوقات وہ زمانہ ہی کہ جب آفتاب برج قوس مین آوے اور عجائب اس بحر کے بہت ہین مثل جزائر اور حیوانات کے بعض
اونسے مذکور ہین **فصل** جزائر بحر ہند کے بیان مین حکیم بطلیموس نے کہا ہی کہ بحر ہند مین اسقدر جزائر ہین کہ اگر شمار کیے جاوین
زائد بیس ہزار سے ہون اور مخلوقات اون جزائر کو شمار سوا سے باری تعالی عز اسمہ کے کوئی نہین جانتا ہی اون جزیرون سے بعض وہ ہین
کہ کوئی آدمی وہان نہین پہنچا لیکن جزائر مشہورہ کہ اہل بلاد ہمارے وہان تک پہنچے ہین بعض اونسے مذکور ہین منجملہ اون جزائر کے
جزیرہ بربائیل ہی اور یہ جزیرہ قریب ہے جزیرہ رانج سے ابن الفقیہ نے کہا ہے کہ اس جزیرے مین ایک قوم ہی کہ جنکے
اونکے منہ مثل منہ چہرہ خشندہ یا مانند سپر عراق کے اور بال انکے مثل دم اسپ کے ہین اور اس بربیہ کے مین کرگدن پیدا ہوتا ہی اور اس
جزیرے مین پہاڑ ہین کہ شب کے وقت وہان سے آواز دف اور طبل اور چنگ کی مسموع ہوتی ہے اور کبھی آواز ہاے گریہ وشیون
بحری لوگ کہتے ہین کہ دجال اسی جزیرے مین ہی اور یہانسے خروج کریگا اور قرنفل یعنی لونگ اس جزیرے مین پیدا ہوتی
ہی جب سوداگر وہان پہونچتے ہین اسباب سوداگری کنارے رکھتے ہین اور کشتی پر سوار رہتے ہین ساکنان اوسی
جزیرے کے شب کو آتے ہین اور پہلوے ہر اسباب مین لونگ رکھکے چلے جاتے ہین صبح کو جب تاجر آتے ہین جو راضی ہوتا ہی
لونگ لیجاتا ہی اور اپنا اسباب چھوڑ جاتا ہی اور جو نہین راضی ہوتا ہے اپنا اسباب اور لونگ دونون چیزون کو وہانپر
چھوڑ دیتا ہی یہانتک کہ دوسری شب کو وہ لوگ پھر آتے ہین اور کچھ لونگ زیادہ کر دیتے ہین اگر کوئی لونگ او اپنا اسباب دونون لیجانیکا
ارادہ کرتا ہی کشتی ساکن ہوتی ہی یہانتک کہ وہ شخص اپنا اسباب لونگ وہان پر چھوڑ دے اور اگر اسی لونگ کو کوئی شخص اوسوقت مین
کہا دیکہ جب تازی ہو تو اوس شخص مین پیری نہ اثر کرے اور بال اوسکے سفید ہون

حکایت ہے کہ ایک تاجر اس جزیرے مین گیا
تھا اوسنے بیان کیا کہ مین نے اس جزیرے مین
ایک قوم کو دیکھا ارد بصورت ترکون کی زرد رنگ
اور بال اونکے بہت تھے اور کان پھٹے ہوے
اور پوشاک عورتون کی جو نظر میری اون پر پڑی
نظر سے غائب ہوگئے بعد اوسکے تاجر لوگ
وہان آئے اور ایک مدت تک لونگ نہین
پائی معلوم ہوا کہ سبب اوسکا یہ تھا کہ انکو دیکھا
تھا پھر بعد ایک مدت کے اپنی عادت مالوف پر آئی
یعنی لونگ لانے لگے

صورت اون لوگون کی جو لونگ بیچتے ہین یہ ہے



اور اس جزیرے مین
ایک درخت ہے کہ اوسکو
الوف کہتے ہین پتے
اوس درخت کے
لباس اونکا ہے
اور پھل غذا اور اس
جزیرے مین ایک قسم
ہے گھونگھٹے کی کہ وہ قوم
اوسکو کھاتی ہے
گھونگھٹے جسوقت پانی
اور وہ مین نکال
سے باہر آتے اور وہ پتھر
پتھر ہوجاتے ہین ہے اور آنکھ کو
ادویہ بہت
بہت نافع ہے اور غذا

صورت اونکی یہ ہے



اس قوم کی لونگ ہے اور ناریل اور کیلا اور ماہی

صورت درخت الوف یہ ہے



اور بعض اونھین جزائر سے جزیرۃ السلاط ہے اسمین درخت صندل اور کافور اور سنبل اوگتا ہے اور اس جزیرے
مین مچھلیان ہین کہ دریا سے نکل کر درختون پر جاتی ہین اور اوسکے پھلون کو کھاتی ہین اور اوسکو کھاکر مست ہو جاتی
ہین اور درخت سے گر پڑتی ہین آدمی آتے ہین اور اونکو شکار کرتے ہین اور کھاتے ہین

صورت اوسکی یہ ہے



صاحب تحفۃ الغرائب نے لکھا ہے کہ اس جزیرے مین ایک چشمہ ہے کہ پانی اوسکا جوش کرتا ہے اور قریب اوسکے ایک سوراخ
ہے کہ پانی اوسمین جاتا ہے جو کچھ کہ رشاشات یعنی ریزش سے اوسکے کنارے پر رہجاتا ہے وہ پتھر ہو جاتا ہے جسقدر کہ ونکو

رشاشات سے رہتا ہی سنگ سفید ہوتا ہی اور جسقدر کہ رشاشات شب سے رہجاتا ہے سنگ سیاہ ہوتا ہے

صورت چشمہ یہ ہے



اور بعض اونمین جزائر سے جزیرۃ القصر ہے اس جزیرے مین ایک قصر ہے سپید دور سے نمودار ہوتا ہی اہل کشتی جو اوسکو دور سے دیکھتے ہین خوش ہوتے ہین اسلیے کہ دیکھنا اوسکا دلیل سلامتی کی ہے اور کوئی نہین جانتا ہی کہ اس قصر مین کون ہی اور وہ قصر نہایت بلند اور کہتے ہین کہ اوس قصر مین مردے ہین اور ہڈیان مردون کی کہتے ہین کہ ایک بادشاہ عجم سے اوس جزیرے مین پہونچکر اندر قصر کے مع تمام خدام اور حشم کے داخل ہوا عصا اور حرکت سے باز رہے اور خواب وسیر غالب ہوا باہر نکلنے کی طاقت پائی بعضون نے اونسے تعجیل کی پھر آئے اور باقی ہلاک ہوے جو لوگ پھر آئے تھے اون لوگون نے

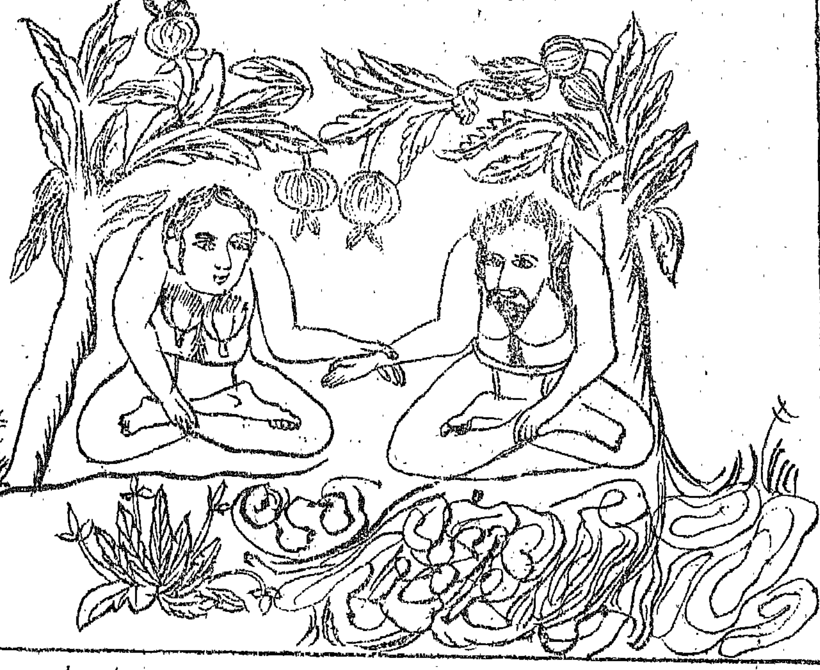


صورت جزیرۃ القصر یہ ہے

بیان کیا کہ اس قصر مین مردے اور ہڈیان ہین حکایت ہی کہ سکندر ذو القرنین بعض جزائر مین وارد ہوا ایک قوم کو دیکھا کہ بدن اونکا مانند بدن آدمیون کے اور سر اونکے مثل سر کتون کے اور دانت اونکے منہ سے باہر نکلے ہوے مثل سور کے اور منہ سے آگ نکلتی ہی ذو القرنین کے ساتھ لڑائی کرتے تھے اور ہمراہیان ذو القرنین نے ایک قصر روشن دیکھا صاف زیادہ

بلور سے اور یہ قوم اوسی مکان سے آتی تھی ذوالقرنین نے چاہا کہ اوس جزیرے مین اوترے بہرام حکیم ہندی نے منع
کیا اور کہا جو کہ یہان اوترتا ہے خواب اور غشی اوسپر طاری ہوتی ہے اور رہائی یہان سے مشکل ہوتی ہے اور یہ قوم اوسپر غالب
آتی ہے اور بعض اونھین جزائر سے جزیرۃ الثلث ہے صاحب تحفۃ الغرائب نے لکھا ہے کہ یہ تین جزیرے ہین ایک جزیرے
مین تمام رات بجلی چمکتی ہے اور دوسرے مین ہوا سخت چلتی ہے اور تیسرے مین پانی برستا ہے یہ صورت وہان ہمیشہ رہتی ہے اور
منجملہ اون جزائر کے جزیرۃ الکالوس ہے ساکنان اس جزیرے کے ننگے رہتے ہین اور طعام انکا مچھلی اور کیلا اور نارجیل ہے اور
مال انکا لوہا اہل کشتی سے معاملہ کرتے ہین منجملہ اون جزائر کے جزیرہ جابہ ہے اس جزیرہ مین ایک پہاڑ ہے تمام رات اوسی
پہاڑ پر آتش عظیم دکھلائی دیتی ہے اور دنکو بوجہ دھوئین کے کوئی شخص اوسکے نزدیک نہین جاسکتا اور اس جزیرے مین ایک
قوم ہے بصورت آدمی کے سرخ رنگ مائل بہ تیرگی منھ اوسکے سینہ پر ہین اور گردن نہین رکھتے ہین اور وہان ناریل اور عود
اور گنا اور کیلا پیدا ہوتا ہے اور منجملہ اون جزائر کے جزیرۃ القتین ہے یہ جزیرہ نہایت بزرگ اور آباد ہے اور اسمین بہت
شہر اور قلعہ ہین اور خلقت بہت ہے اور پہاڑ اور درخت کثرت سے ہین اور زراعت بہت ہوتی ہے حکایت ہے

صورت اونکی یہ ہے



کہ عہد اسکندر مین اس جزیرے مین
ایک سانپ پیدا ہوا کہ اوس جزیرے کے
جانورونکو کھاجاتا تھا اوسکی وجہ سے
بہت فساد اوس جزیرے مین واقع
ہوا باشندے وہان کے ہر روز
دو گائین چھوڑ دیتے تھے وہی سانپ
آتا اور اون گایونکو کھاکر پھر اپنے
مقام پر چلا جاتا اگر گایونکو پاتا
عمارت کی طرف متوجہ ہوتا اور جو
کچھ سامنے پاتا اسکو کھا جاتا جب اسکندر
ذوالقرنین وہان پہنچا باشندے وہان کے ظلم اور جور سانپ کے شاکی ہوے اسکندر نے حکم کیا کہ دو گائین حاضر کرین
اور اونکی کھال کو گوشت سے خالی کرین اور بجاے گوشت کے گندھک اور چونہ اوس کھال مین بھرین
اور درمیان اوسکے میخہاے آہنی جابجا نصب کرین اور اونکو گذرگاہ سانپ پر رکھدین چنانچہ وہ لوگ حسب الحکم بجا لائے
موافق معمول کے وہ سانپ آیا اور اوسکو کھا گیا گندھک چونے نے اوسکے بدن مین اثر کیا اور میخہاے آہنی اوسکے بدن مین چبھی
نہایت پریشان ہوا چنانچہ دوسرے روز نہ آیا آدمی اوسکے مقام سکونت پر گئے اوسکو مردہ پایا بہت خوش ہوے

صورت سانپ کی یہ ہے



بعد ازان اسکندر ذو القرنین کی بہت تعریف کی اور ہدایا پیش کیے اور اوسی جزیرے مین ایک حیوان ہے بشکل بھیڑیے کے زرد رنگ اوسکے سر پر ایک سینگ ہے سیاہ نام اوسکا معراج ہے خاصیت اوسکی یہ ہے کہ جو درندہ اوسکو دیکھے بھاگ جاے

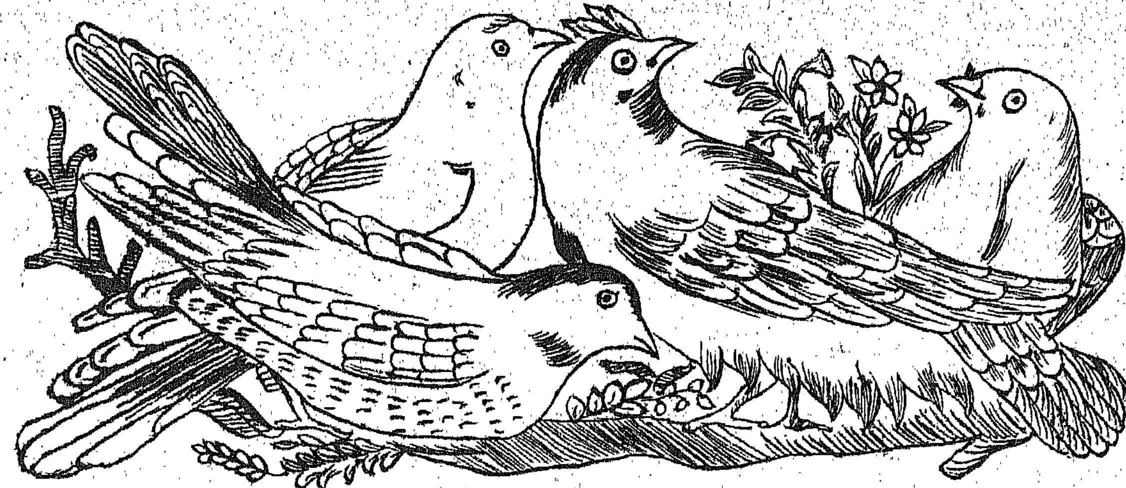
صورت معراج یہ ہے



فصل ۴ بیان حیوانات اس بحر مین

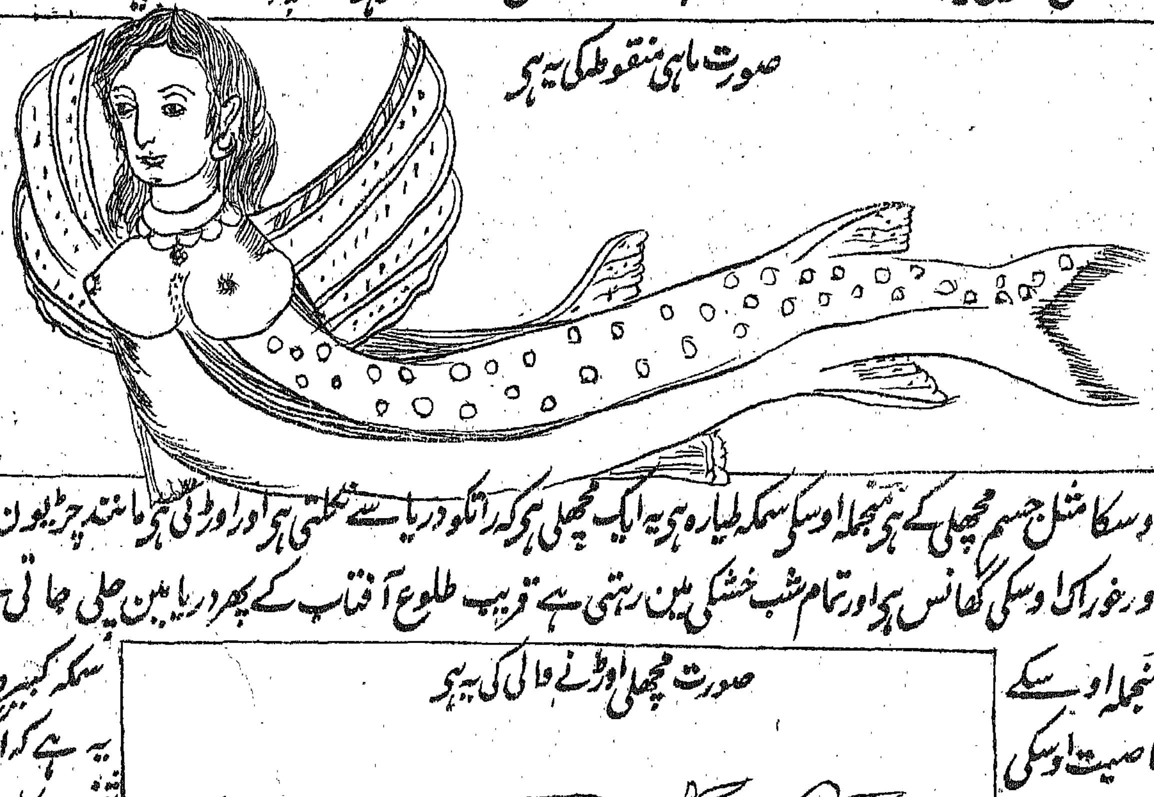
قصہ عجائب الاخبار مین لکھا ہے کہ اس دریا مین ایک مرغ ہے کہ اوسکو قیتوت کہتے ہین یہ مرغ اپنے مان باپ کی رعایت بہت کرتا ہے جب مان باپ اوسکے ضعیف ہوتے ہین دو بچے اوسکے بچون سے واسطے مراعات کے موجود رہتے ہین اور اونکے واسطے جدا آشیانہ بنا کر اوسمین رکھتے ہین اور آب و دانہ سے اوسکی خبرگیری کرتے ہین اور جب یہ مرغ بیضہ دیتا ہے دریا ساکن ہوتا ہے یعنی پانی اوسکا نہین بہتا ہے یہانتک کہ اوس بیضہ سے بچہ پیدا ہو اور وقت سکون دریا کے باشندے وہان کے جانتے ہین کہ قیتوت نے بیضہ دیا ہی اور جو دہ روز مین بچہ پیدا ہوتا ہی اور کہتے ہین کہ چونکہ یہ جانور اپنے مان باپ کی بہت خدمت کرتا ہی اسوجہ سے اللہ تعالیٰ اوسکے لیے دریا کو ساکن کرتا ہے اپنی عنایت سے

صورت ققنون یہ ہے



اور بعض اونھین حیوانات سے سمکہ منقوطہ ہے منہ اوسکا مثل منہ آدمیون کی ہی اور اوسپر نقطہاے سیاہ ہین اور یہ تمام جسم

صورت ماہی منقوطہ کی یہ ہی



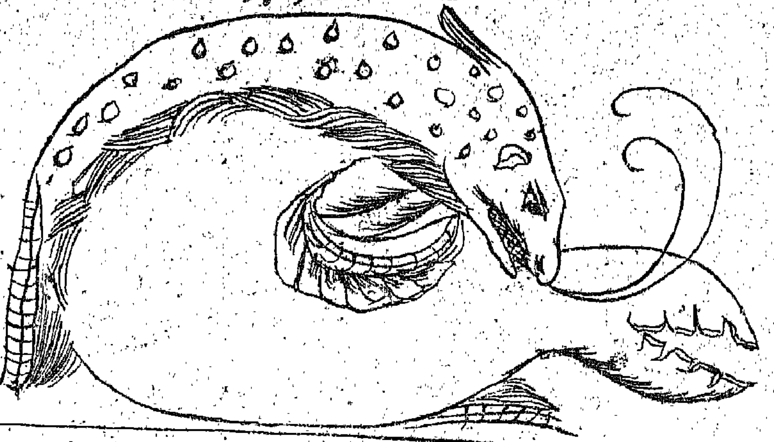
اوسکا مثل جسم مچھلی کے ہی منجملہ اوسکی سمکہ طیارہ ہی یہ ایک مچھلی ہی کہ راتکو دریا سے نکلتی ہی اور اوڑتی ہی مانند چڑیون کے اور خوراک اوسکی گھانس ہی اور تمام شب خشکی مین رہتی ہے قریب طلوع آفتاب کے پھر دریا مین چلی جاتی ہے

صورت مچھلی اوڑنے والی کی یہ ہی

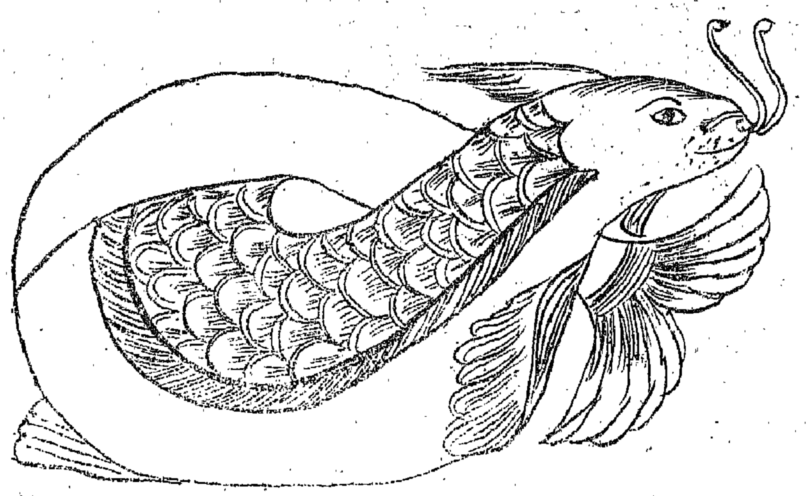


منجملہ اوسکے سمکہ کبیرہ ہے خاصیت اوسکی یہ ہے کہ اگر اوسکی رطوبت سے کوئی شخص کاغذ یا تختے پر کچھ لکھے اوسوقت کچھ نہ پڑھا جائیگا مگر وقت شب کے وہ کتابت ایسی ظاہر ہووے کہ پڑھ سکین

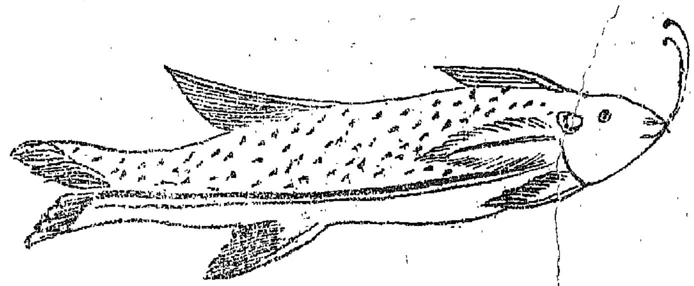
صورت سمکہ کبیرہ یہ ہے



صورت مچھلی سبز کی یہ ہے



صورت اوسکی یہ ہے



سر اوسکا مثل
ہے اور باقی
مچھلی کا خاصیت
کہ اگر کوئی شخص
کھائے چند
نہ لگے اور منجملہ
مچھلی ہے کہ
پیدا کرتی ہے
کشادہ کیتی
منھ مین چلی
اور اپنے تئین
حیوان کی کرتی
تحفۃ الغرائب
ذکر اپنی کتاب مین
ایک مچھلی ہے
اوسکو صاحب
نے ذکر ایک مچھلی
سے باہر آتی
کھاتی ہے اور
اوسکے سے
سہانتک کہ جس
گھانس کھاتی ہے
جلیا تا ہے اسلیے
ہوتا ہے کہ یہ مقام
اوس

سر سانپ کے
جسم اوسکا
اوسکی یہ ہے
گوشت اوسکا
روز بھوک
اوسکے ایک
پانی کے اوپر
جو حیوان ہین
ہے اوسکے
جاتی ہے
غذا اوس
ہے صاحب
نے اس ماہی کا
کیا ہے منجملہ اوسکے
ذکر کیا ہے
تحفۃ الغرائب
ہے کہ پانی
ہے اور گھانس
منھ اور ناک
آگ نکلتی ہے
مقام ہے وہ
اگر وہ اگر اوسکے
سے معلوم
چراگاہ
مچھلی کا ہے

بعض اونسے
کہ اوسکو
ہین اور یہ مچھلی
پیٹھ پر تین عمود
عمودون کا تیز ہی
ہلاک کرتی ہے
دریا مین بوجہ
مقابلہ اوسکا
یہ حیوانات کہ اس
نادر ہین لیکن
کہ مشہور ہین خصوص اس
بحار یعنی دریاؤن کے
حروف معجم کے

صورت اوسکی یہ ہی



وہ مچھلی ہے
گاؤ ماہی کہتے ہین
مدور ہے اور اوسکا
ہین کہ سر اون
مچھلیون کو اوسنے
اور کوئی حیوان
اوسکے خوف کے
نہین کر سکتا
فصل مین بلکہ کوئی نہین
جو حیوانات کہ بی
اونکے بعد ذکر
موافق ترتیب
مذکور ہونگے

صورت گاؤ ماہی یہ ہی



انشاء اللہ تعالی بحر فارس ایک شعبہ اعظم ہی بحر ہند سے یہ دریا مبارک ہی ... اس مین سفر کرتے ہین اضطراب اسکا
نسبت اور دریاؤن کے کم ہی محمد بن زکریا کہتے ہین کہ عبد الغفار شامی ... جانتے تھے اوسنے احوال بڑھنے
اور گھٹنے کا پوچھا مین نے کہا بڑھنا گھٹنا بحر اعظم مین ہر سال دو وقت ... مین آتا ہی ... مین اوتر اور پورب کی طرف
بڑھتا ہی چھ مہینے تک اور اسوقت مین پانی زیادہ ہوتا ہی دریائے ... تو بحر فارس اسکندریہ بحر ہائے مغرب مین کم ہوتا ہی اور
فصل جاڑے مین پچھم اور دکھن کی طرف سے بڑھتا ہی چھ ... کرتی ہی اس امر پر کہ دریا جوشی لیکن بڑھنا اور گھٹنا بحر فارس کا
اور مستقل تر کے ہوتا ہی جب ماہتاب کسی افق مین ... کہ ماہتاب وسط السما کو پہونچے
اوسوقت گھٹنا شروع ہوتا ہی حتی کہ ماہتاب مغرب ... تا ہی دوسری مرتبہ بڑھنا شروع
ہوتا ہی یہانتک کہ ماہتاب تحت الارض کو پہونچے اوس ... ماہتاب افق مشرق کو پہونچے
اور اس بحر فارس مین ایک مد اور جزر اور ہی موافق مد و جزر مہینے کے ... تھوڑا تھوڑا پانی زیادہ
ہوتا ہی نصف ماہ تک بعد ازان ہر روز قدرے قدرے پانی کم ہوتا ہی آخر ... اگرچہ بحر فارس بحر ہند سے
متصل ہی الا حال بحر فارس کا خلاف بحر ہند کے ہی یعنی جب بحر ہند ساکن ... اور اب ہوتا ہی بحر فارس مین
اوسوقت اضطراب ہوتا ہی کہ جب آفتاب برج سنبلہ مین نزول کرتا ہی اور دریا ... دکھلاوے اضطراب ... سکون

[illegible] اوسکی یہ ہے

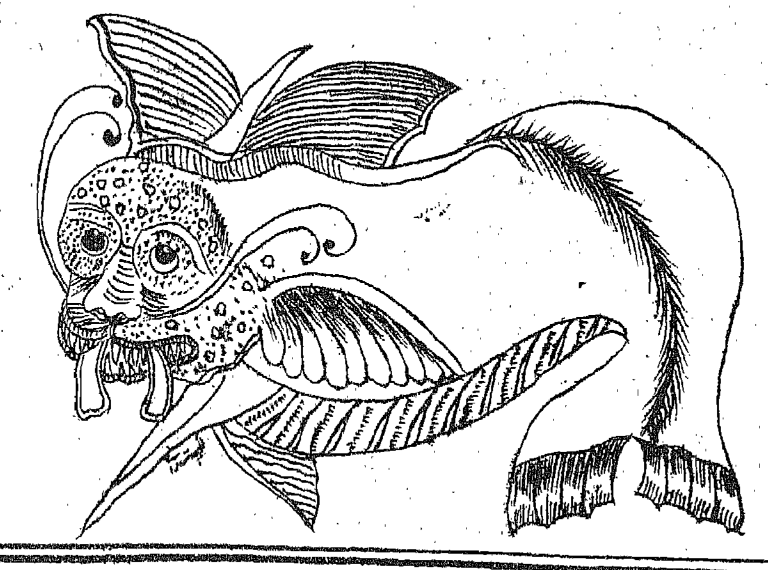


اوسوقت تک رہتا ہی کہ آفتاب برج حوت مین آتا ہی اور زمانہ اعتدال ربیعی قریب پونہچتا ہی اور بہترین اوقات سکون سے وہ وقت ہی کہ آفتاب جوزا مین نزول کرے ابو عبداللہ صیفی کہتا ہی کہ حضرت باری تعالی جلشانہ نے بحر فارس کو مخصوص کیا ہی ساتھ عجائب کثیرہ کے مثل مدوجزر و کثرت آب کے اور عمق اسکا ستر اسی گز کا ہی اور اس دریا مین موتی پیدا ہوتا ہی اور جو موتی اس دریا مین پیدا ہوتا ہی بہت خوب ہوتا ہی کہ ویسا کسی دریا مین نہین ہوتا اور اس دریا کے جزیرون مین کان عقیق اور انواع یاقوت وغیرہ اور سونے اور چاندی اور لوہے اور تانبے کی ہی اور ان جزیرون مین اقسام خوشبو پیدا ہوتی ہین اور اس دریا مین ایک ورطہ یعنی بھنور ہی جو کشتی اوسمین پڑتی ہی خلاصی اوسکی دشوار ہوتی ہی الا ماشاءاللہ اور عویرا اور کیسر وہ دو موضع اسمین ہین زمین سراسر سنگلاخ ہی بہت کم ہی کہ کشتی اوس سے نجات پاے اور نہ ٹوٹے اور حیوانات عجیبۃ الاشکال اس دریا مین ہین ذکر بعض کا اونسے کیا جائیگا انشاءاللہ تعالی

فصل ج جزائر بحر فارس کے بیان مین

اکثر جزیرے اس دریا کے آباد ہین اور مسکون تمام ان جزیرون مین آدمی رہتے ہین اور عمارات بنی ہی اور سوداگر اون جزیرون مین مثل جزائر قیس اور ہرموز اور قلہات وغیرہ کے معاملہ کیواسطے آتے ہین اور جزیرہ مغاص کہ اون جزیرون مین غوطہ زن واسطے موتی نکالنے کے غوطہ مارتے ہین نزدیک عمان کے ہین منجملہ اون جزائر کے جزیرہ خارق ہی کہ وہ بہترین مغاص ہی الا بہترین مغاص لولو وہ ہی کہ جس مقام پر دو بحر ملے ہون کہتے ہین کہ نہین پائی جاتی ہی سیپ موتی کی مگر اوس بحر مین کہ چشمہ شیرین اوسمین گرتے ہون جب وقت اول فصل بہار کا ہوتا ہی ہوا تیز چلتی ہی اور امواج بلند ہوتے ہین قطرات بحر اوقیانوس سے سیپ مین پہونچتی ہین اور پانی بحر اوقیانوس کا لیسدار ہی اور مثل  ... کے غلیظ موتی اونھین قطرات سے پیدا ہوتا ہی اور سیپ اون قطرات کو اسطرح اپنے منھ مین لیتی ہی کہ جیسے رحم ... اگر سیپ کے منھ مین قطرہ بزرگ گرتا ہی موتی بیش قیمت ہوتا ہی اور اگر قطرے چھوٹے گرتے ہین موتی چھوٹے پیدا ... سیپ ان قطرات کو منھ مین لیتی ہی پانی کے اوپر آجاتی ہی اول روز مین منھ کھولے رہتی ہی یہانتک کہ باد ... ہان اثر کرے اور آخر روز مین بھی اسیطور پر پانی کے اوپر آکر منھ کھولدیتی ہی الا درمیان روز مین ... رت آفتاب بطور موج دریا موتی کو خراب کردیتی ہی پس منفعت ہوتا ہی سیپ مین موتی جیسا کہ ... ہی اور اگر کسیقدر بھی آب تلخ ... سے خالی ہی تو موتی نہایت خوبصورت اور آبدار ہوتا ... صورت اوسکی ... دی اور نیچر مدور ہوتا ہے پھر جب موتی سیپ مین تیار ہوتا ہی سیپ اوس مقام ... مات کے جہان بہت پتھر ہون اور اپنی گون سے اوس مقام کو خوب مضبوط ...  ... ی یعنی جاتی ہی مقام سخت مین باشندے وہان کے اوسوقت مطلع ہوتے ہین اور جب آ... وہان کے ایک دوسرے کو سیپ کے آنے کی مبارکباد دیتے ہین پس جب غوطہ زن غوطہ لگاتا ہی ... اوکھڑتی ہی پس جو سیپ کہ وقت تیاری موتی کے نکلتی ہی موتی اوسکا خوش رنگ اور لطیف ہوتا ہی اور جو سیپ ... ی کے نکلتی ہی موتی اوسکا خوش رنگ نہین ہوتا ہی بلکہ رنگ اوسکا متغیر

ہوتا ہے اور منجملہ اون جزائر کے جزیرہ کیش ہے دور اوسکا چار فرسنگ ہی اور شہر اوسکا مثل شہرون خوش منظر کے ہے اوس شہر مین شہر پناہ ہی او شہر پناہ مین دروازے
اور اوسمین بہت باغ اور درخت ہین اور پانی کنوونکا استعمال کرتے ہین اور سوداگران عجم و عرب اور کشتیان ہند و فارس کی وہان
مجتمع ہوتی ہین لیکن گرمیون مین مثل تنور گرم کے ہوتا ہے پوست آلہ ذکر بڑھجاتے ہین اسلیے ہر ایک شخص ایک تھیلی بنا کر اوسمین
انار کے پتے بھر کر اوسکے درمیان مین آلہ ذکر کو رکھتا ہے تاکہ پوست اوسکا نہ بڑھے اور جو چیز کہ دریاے ہند مین ہوتی ہے یہان بھی ہوتی
ہے اور منجملہ اون جزائر کے جزیرہ جاشک ہی یہ جزیرہ کیش سے نزدیک ہی باشندے یہان کے دریا کی لڑائی سے خوب واقف ہین
یعنی پانی مین خوب لڑتے ہین کہتے ہین کہ یہ لوگ پانی مین تلوار سے اسطرح لڑتے ہین کہ اور لوگ خشکی مین اور اونکو اسقدر قوت
ہے کہ اگر چاہین تو چند روز دریا مین سیاحت کرین اہل شہر قیس کہتے ہین کہ بادشاہ ہند نے بھیجتے تھے لونڈیان خوبصورت کو کشتیمین
جانب قیس کے وہ کشتیان جزیرہ جاشک مین جا پڑین پس وہ لونڈیان اوس جزیرے مین اوترین تاکہ چند سے شورش دریا سے آرام
کرین پس جن وہان وارد ہوے اور اونکو لیگئے اور اونکے ساتھ مجامعت کی پس اونسے یہ اولاد پیدا ہوئی اور کہتے ہین یہ لوگ
اسقدر بہادر ہین کہ دوسرا اونکے مقابل نہین اور منجملہ اون جزائر کے جزیرہ کندلادری ہے کہتے ہین عنبر اشہب اسی جزیرے سے
لاتے ہین لیکن اہل سیراف کہتے ہین کہ عنبر اوس دریا کے قعر مین پیدا ہوتا ہے جیسا کہ گیاہ زمین مین پیدا ہوتا ہے جب دریا نہایت جوش مین
آتا ہے عنبر دریا سے باہر نکل آتا ہے اسیوجہ سے ٹکڑے ٹکڑے پایا جاتا ہے اور کبھی اسکو بڑی مچھلی کھا لیتی ہے پس ہلاک ہوتی ہے پانی
اوسکو کنارے پر ڈالتا ہے آدمی اوسپر اطلاع پاکر اوسکی شکم سے عنبر نکالتے ہین **فصل ۸** بعض حیوانات عجیبۃ الاشکال کے بیان مین جو
اوس بحر مین ہے بعض اون حیوانات سے ایک مچھلی مشہور ہے کہ جب وہ پانی کے اوپر آتی ہے دریا جوش مین آتا ہے آدمی اس دریا کے
اوس مچھلی کو پہچانتے ہین جسوقت اوسکو دیکھتے ہین معلوم کرتے ہین کہ دریا جوش مین آویگا پس سفر سے احتراز کرتے ہین ابو ریحان
خوارزمی اپنی کتاب مسمی بآثار الباقیہ مین لکھتا ہے کہ تیرھوین کانون آخر کو بحر فارس و اسکندریہ مین ہیجان یعنی جوش پیدا ہوتا ہے
اور ایک قسم کی مچھلی پانی کے اوپر ظاہر ہوتی ہے اور یہی مچھلی دلالت کرتی ہے اس امر پر کہ دریا جوش مین آویگا اور یہ مچھلی
ایک روز قبل جوش
ہے اور بعض ایسے
و بستوج ہین
مچھلیون کی ہین
وقت معین مین
ظاہر ہوتی ہے
سال تک وہ قسم
دیتی ہے یہانتک

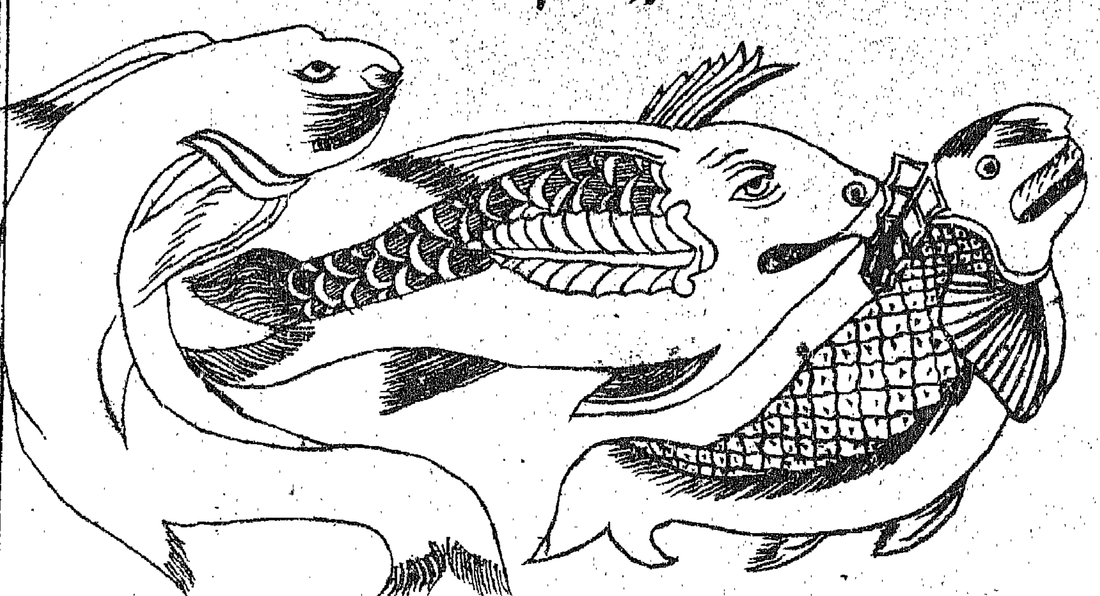


صورت اوسکی یہ ہے

دریا کے نمود ہولی
اسیواسطے جرات
اور یہ تین قسمین
ہر ایک انمین ایک
بحر فارس سے
اور پھر دوسرے
دکھلائی نہین
کہ اوسکے ظاہر

ہونیکا وقت آجاوے آدمی اس بحر کے کہتے ہین کہ یہ تینون قسمین قریب بصرہ کے ظاہر ہوتی ہین ہر سال مین دو مرتبہ اور ہر قسم دو مہینے
ظاہر رہتی ہی بعد اوسکے چھپ جاتی ہی اور دوسری قسم ظاہر ہوتی ہی کہتے ہین کہ سنتوج بلاد زنگ سے آتی ہی جبکہ بصرہ مین ظاہر ہوتی
ہی بلاد زنگ مین اوسکا نشان نہین ہوتا ہی اور جب بلاد زنگ مین آتی ہی بصرہ مین نشان اوسکا نہین پایا جاتا ہی جاحظ کہتا ہی کہ یہ تینون قسمین
انتہائے بحر سے دجلہ بصرہ مین آتی ہین اور تمام سال یہ قسمین پانی شیرین کی طالب ہوتی ہین مثل انسان کے کہ کبھی گھانس شور کی خواہش
کرتا ہے اور کبھی گھانس شیرین کی

صورت ہرسہ ماہی یہ ہے



اور بعض اونمین سے ماہی کوسنج ہی اور یہ ایک قسم ہی مچھلی کی بہت ضرر ہی پانی مین جیسا کہ شیر خشکی مین مثل درندون کے دانتون سے پانی کو پھاڑتی
ہی اور دانت اوسکے مانند تلوار کے ہوتے ہین بصورت آدمی کے دانتون کے اور یہ مچھلی بقدر ایک گز یا دو گز کے ہی اور قریب بصرہ کے بہت ہوتی ہی

صورت اوسکی یہ ہے



اور منجملہ اونکے
اوسکو تنین کہتے
سے بھی بدتر
اوسکے مانند
اور قد اوسکا
کے اور آنکھین
اور صورت
ہی کوسنج اور تمام

ایک مچھلی ہے کہ
ہین یہ قسم کوسنج
سے اور دانت
نوک نیزہ کے
دراز ہی مثل درخت
اوسکی سرخ ہین
سر پر منظر یعنی جہاوت
حیوان دریائی وغیرہ

صورت ماہی تنین یہ ہی



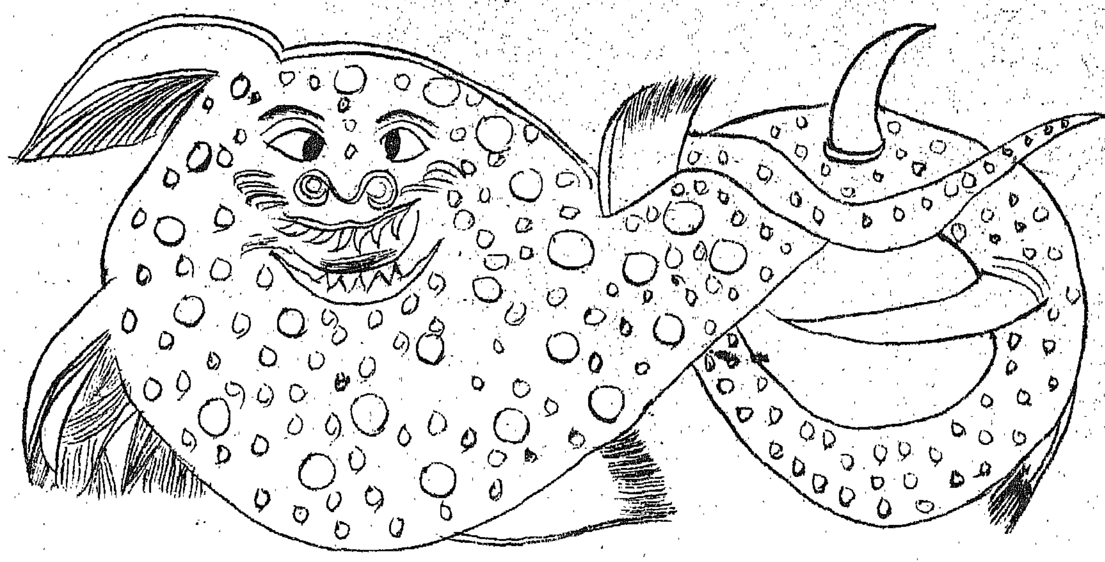
اور منجملہ اوسکے ایک مچھلی ہی سبز رنگ طول اوسکا ڈیرھ گز کا ہی اور اوسکے ایک سونڈ ہی خاردار کہ حیوانون کو اون کانٹون سے زخمی کرتی ہی اور کھا جاتی ہی مصنف لکھتا ہی کہ مین نے بچشم خود دیکھا ہی ایک مچھلی کو اسی قوم سے کہ اوسکے پیٹ مین بہت مچھلیان تھین

صورت اوسکی یہ ہی



اور منجملہ اونکے ایک مچھلی ہے یدور
یعنی گول مانند سپر کے اور دم
اوسکی تین گز ہے زائد ہے گویا دم
اوسکی مثل دم سانپ کے
معلوم ہوتی ہے اور درمیان
دم کے ایک نیش بزرگ
ہے سرخ مانند عقیق کے
اور سخت مانند پتھر کے اور اسکے
جسم پر نقطے ہین نہایت سرخ اور سیاہ
اور دو سوراخ بینی ہین ہین پشت پر
اور منھ اوسکا نیچے پیٹ کے ہی اور قرح
اوسکی مثل فیج صورت اون کے ہی

صورت اوسکی یہ ہی



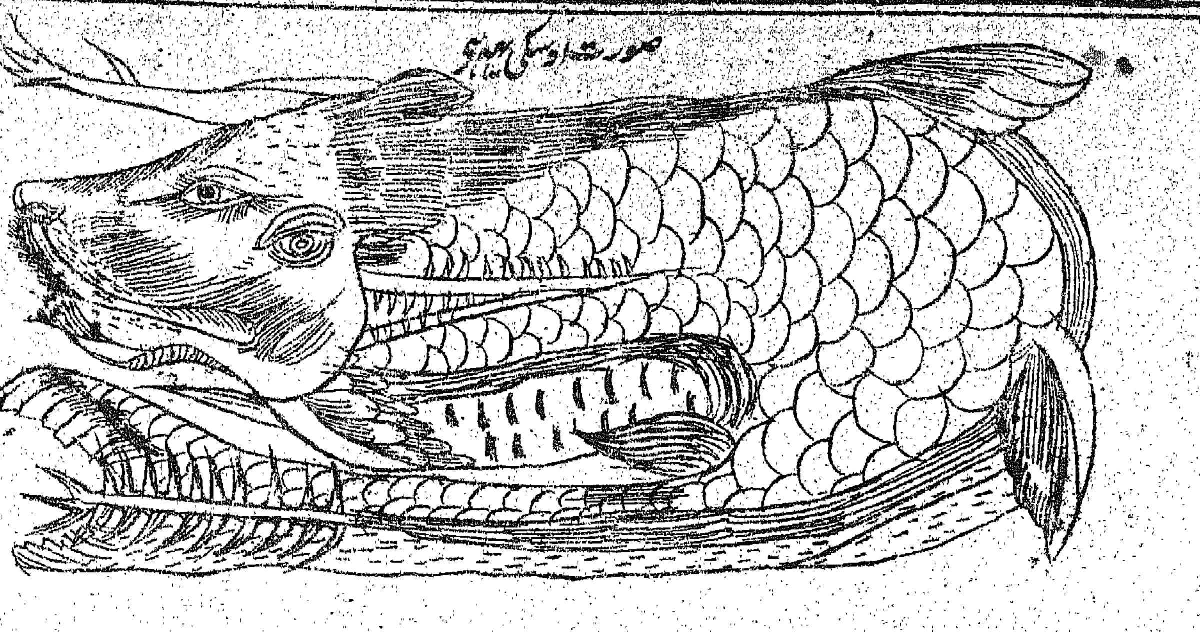
عجائب اس دریا کے نہ انتہا ہین حصر اونکا دشوار ہی ختم کیے جاتے ہین ایک حکایت عجیب پر کہ کتاب عجائب البحر مین مرقوم
ہی حکایت ہے کہ ایک مرد اصفہانی نے بیان کیا کہ مین صاحب عیال تھا بوجہ قرضداری کے اصفہان سے چلا گیا سوداگرون
کے ساتھ کشتی پر سوار ہوکر کسی طرف کو جاتا تھا کہ یکایک ہوائے مخالف چلی حتی کہ بحر فارس مین وہ کشتی جا پڑی معلم نے
کہا کہ یہ مقام ہی کہ یہانسے کوئی نجات نہین پاتا ہی مگر جسیکو اللہ چاہے سوداگرون نے معلم سے کہا کہ تجھکو کوئی طریقہ اسکے
نجات کا معلوم ہی اوسنے جواب دیا کہ ہم سب بھی محل ہلاکی مین ہین اگر تم لوگون سے ایک شخص اپنی جان فدا کرے مین
کوشش کرون شاید یہ صورت نجات کی حاصل ہو مین نے کہا مین زندگی سے سیر ہون مین اپنی جان فدا کرتا ہون اس
شرط پر کہ تم لوگ قرضہ میرا ادا کرو اور میری اولاد کے ساتھ احسان کرو سب نے اس شرط کو قبول کیا اور اوس شخص کو آب و دانہ
اسقدر دیا کہ ایک مدت کو کافی ہو پس معلم نے کہا کہ اوس جزیرے مین جو نزدیک اس مقام کے ہے کھڑا ہوکر تین رات دن
ڈھول بجا اور بجانے مین کچھ قصور نکر شاید کہ نجات حاصل ہو مین اوس جزیرے مین کھڑا ہوا ڈھول بجانے لگا دیکھا مین نے
کہ پانی متحرک ہوا اور کشتی روان ہوئی یہانتک کہ میری نظر سے غائب ہوئی پس جب کشتی سے مین فارغ ہوا اوس جزیرے کے
مین پھرتا تھا وہان ایک درخت عظیم دیکھا کہ ہرگز کبھی ویسا نظر سے نہ گذرا تھا اوسکے اوپر ایک سطح عریض دیکھا جب دن
تمام ہوا ایک آواز سخت سنی مین نے ناگاہ دیکھا مین نے ایک مرغ سفید بزرگ کہ کبھی اس عظمت کا جانور نہ دیکھا تھا
وہ جانور اوس سطح پر بیٹھا مین بوجہ خوف کے چھپ رہا کہ مبادا مجھکو شکار کرے جب صبح ہوئی اوس جانور نے چند مرتبہ
بازو ہلائے اور اوڑ گیا پس جب دوسرا دن تمام ہوا پھر آیا اور اوسی مقام پر بیٹھا مین زندگی سے مایوس تھا نزدیک اوسکے گیا اور

اس ارادے سے کہ مجکو کھالے آگے اوسکے کھڑا ہوا الا مجسے کچھ تعرض نہ کیا وقت صبح پھر چلا گیا تیسرے دن پھر آیا بخوف اوسکے پاس بیٹھا ہین
جب صبح ہوئی اوس جانور نے بازو جھاڑے جانا مین نے کہ اب یہ اوڑا چاہتا ہی پس مین نے اوسکے پیر مضبوط پکڑے پس وہ مجکو لیکر اوڑا
یہانتک کہ پھر دن آیا اوس وقت جو نظر کی مین نے دیکھا نیچے دریا ہی چاہا مین نے کہ اوسکے پیر چھوڑ دون اسوجہ سے کہ بہت تکلیف
پائی تھی مین نے الا صبر کیا مین نے کہ ناگاہ دیکھا مین نے جانب مین سے زمین خشک معلوم ہوئی اور عمارات اور دیہات نظر
آئے اور وہ جانور ہوا سے نزدیک زمین کے آیا کسی مقام پر ایک انبار گھانس کا تھا اوس جگہ پر مین نے اوسکے پیر چھوڑ دیے
اور اپنے تئین اوس گھانس کے انبار تک پوہنچایا اور وہ جانور چلا گیا لوگ مجکو دیکھتے تھے جب مین اوس انبار پر پوہنچا آدمی میرے
پاس آئے اور مجکو اوٹھا کر نزدیک بادشاہ کے لے گئے ایک شخص آیا کہ میری زبان سے واقف تھا اوسنے دریافت کیا کہ تو کون
ہی مین نے حکایت اپنی ابتدا سے بیان کی پس اون لوگون نے مجکو مبارک جانا اور بادشاہ نے مجکو بہت مال عنایت کیا چند
روز اوس مقام مین گذرے تھے کہ ایک روز مین کنارہ دریا کے گیا کشتی اپنے دوستون کی دیکھی جب مجکو اون لوگون نے دیکھا
متعجب ہوے اور حال پوچھا مین نے کہا بارو خدا علیم و دانا ہی کہ مین نے اپنے نفس کو خدا کی راہ مین فدا کیا تھا اوسکے لطف
ازلی نے مجکو اوس بلا سے نجات دی ایک طریقہ عجیب سے اور نصیبی روزی کرامت کی اور تمسے قبل مقصد کو پوہنچایا



بحر قلزم پہ ایک
شعبہ ہے بحر ہند سے
دکھن طرف اسکے بلاد
بربر و حبشہ ہے اور پچھم
اوسکے بلاد عرب
اور پورب اوسکے
بلاد یمن قلزم نام
ایک شہر کا ہی سو اوس دریا کے
کنارے پر واقع ہی اس سبب سے
اسکو سر قلزم
کہتے ہین اور کیفیت
جوش و خروش اس
اس دریا کی وہی ہی جو بحر ہند مین مذکور ہوئی اور یہ دریا ہے کہ حق تعالی نے فرعون کو مع لشکر اسمین غرق کیا کہتے ہین کہ اگلے
زمانے مین مابین دریا اور زمین مین کے مسافت بہت تھی اور ایک پہاڑ بھی درمیان مین تھا پس ایک بادشاہ نے اوسے

پہاڑ کو تر شوا ڈالا اس حکمت سے تا داخل ہوا اوس مین خلیج اور ہلاک ہون اوسمین دشمن پس زور کیا پانی نے زمین مین یہان تک کہ تدارک اوسکا
دشوار ہو گیا اور بہت بلاد خراب ہو گئے اور ... دریائے عظیم پیدا ہوا بلاد مین اور جدہ و حجاز و تبع و مدین مین اور پہونچ گیا قلزم تک اور یہ
دریا مابین دریائے ہند و فارس و زنگ کے ہے اور متصل ہے بعض اوس دریا کا بعض سے جیسا کہ مذکور ہو چکا **فصل ۹** اس دریا کے جزائر کے
بیان مین جزیرے اسکے خراب ہین اور سوداگر وغیرہ بھی ان جزائر مین نہین جاتے ہین اور مشہور بھی نہین ہین منجملہ اون جزائر کے
جزیرہ نازان ہے اور وہ قریب ہے شہر ایلہ کے اس جزیرے مین نہ زراعت ہوتی ہے اور نہ عمارت ہے اور نہ پانی شیرین ہے ایک قوم
اشقیا سے وہان رہتی ہے اونکو بنو جدال کہتے ہین طعام اونکا مچھلیان ہین اور مکان اونکے کشتی ہاے شکستہ اگر کوئی شخص
اتفاقاً وہان وارد ہوتا ہے آب شیرین اور روٹی دیکھتے ہین تعجب کرتے ہین اور وہان ایک چشمہ ہے پانی کا بن کوہ مین جب ہوا اوس
پہاڑ پر آتی ہے دو قسم ہو جاتی ہے اور درمیان دو شعبون متقابل کے در آتی ہے پس باہر نکلتی ہے ہوا اون شعبون سے اور کشتی کو الٹا
دیتی ہے اور اس جگہ سے کشتی کم خلاصی پاتی ہے اور طول اوسکا چھ میل ہے بعضے لکھتے ہین کہ اسی مقام مین فرعون مع لشکر غرق
ہوا ہے اور منجملہ اون جزائر کے جزیرہ جساسہ ہے اس جزیرہ مین ایک چارپایہ ہے کہ تجسس کرتا ہے اخبار کا اور دجال کو خبر دیتا ہے شعبی فاطمہ
بنت قیس سے روایت کرتے ہین کہ اونھون نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصحاب کو جمع کیا اور فرمایا کہ
ایک بات تمیم داری سے سنی مین نے کہ اوسکی خوشی نے نیند کو مجھسے دفع کیا کہ بیان کیا تمیم داری نے کہ ایک قوم کے
ساتھ دریا مین جاتا تھا مین کہ ایک ہوا سخت چلی اور کشتی کو ایک جزیرہ مین پہنچایا دیکھا مین نے اوس جزیرے مین
ایک حیوان کو پوچھا مین نے تو کون ہے اوسنے کہا کہ مجکو جساسہ کہتے ہین اوسی سے خبر پوچھی مین نے اوسنے کہا کہ
اس مقام مین چلو وہان ایک مرد ہے کہ اوسکو تمہارے دیکھنے کی آرزو ہے مین وہان گیا ایک مرد کو دیکھا کہ بزرگتر اوس سے کسیکو مخلوقات
سے نہ دیکھا تھا مین نے اور سر سے پیر تک مقید تھا کہا اوسنے کہ کہانسے آتے ہو مین نے کہا کہ مین عرب سے پوچھا کہ دریاے طبریہ
کسطرح ہے کہا مین نے کہ پانی بھرا ہے اوسنے پوچھا کہ نخل عمان کا کیا حال ہے مین نے جواب دیا کہ پھل اوسکے وہان کے لوگ چنتے ہین
اوسنے پوچھا کہ دریاے زغر کا کیا حال ہے مین نے جواب دیا کہ پانی اوسکا پیتے ہین اوسنے کہا کہ اگر وہ خشک ہو جاے مین اس
قید سے نجات پاؤن اور تمام روے زمین کو زیر قدم کرون الا مکہ اور مدینہ کو اور منجملہ اوسکے کوہ مقناطیس ہے اس دریا مین ایک
پہاڑ ہے کہ معدن مقناطیس وہان ہے اور مقناطیس کی تاثیر یہ ہے کہ لوہے کو جذب کرتا ہے اور جو کشتی وہان جاتی ہے اوسمین
لوہا نہین ہوتا ہے اور اگر لوہا ہوتا ہے تو وہ پہاڑ اپنی طرف اوس کشتی کو کھینچ لیتا ہے کہ نجات اوسکی دشوار ہوتی ہے
فصل ۱۰ دریاے ہند کے حیوانون کے بیان مین جو حیوانات اور دریاؤن مین بھی ہین اونکا ذکر ہو چکا الا جو حیوانات
اس دریا کے ساتھ مخصوص ہین اونکا ذکر کیا جاتا ہے منجملہ اونکے ایک مچھلی ہے کہ درازی اوسکی دو سو
گز کی ہے جب اپنی دم کشتی پر مارتی ہے کشتی غرق ہو جاتی ہے اصحاب کشتی اس سے بہت ڈرتے ہین صورت اوسکی صفحہ ۱۴۹ مین ہے
اور منجملہ اونکے ایک مچھلی ہے کہ درازی اوسکی ایک گز سے زیادہ ہے اور سر اوسکا مثل بوم یعنی الو کے ہے صورت اوسکی صفحہ ۱۴۹ مین ہے





اور منجملہ اوسکے ایک مچھلی ہے کہ جب اوسکو شکار کرکے خشک کرتے ہین تو مثل روئی کے ہوجاتی ہے اوسکو کاتکر کپڑا بنتے ہین
وہ کپڑا بہت گران قیمت اور عزیز الوجود ہوتا ہے اور نام اوس کپڑے کا ثیاب سکی ہے آور منجملہ اوسکے ایک مچھلی ہے

کہ درازی
بیس گز کی
اور اوسکے

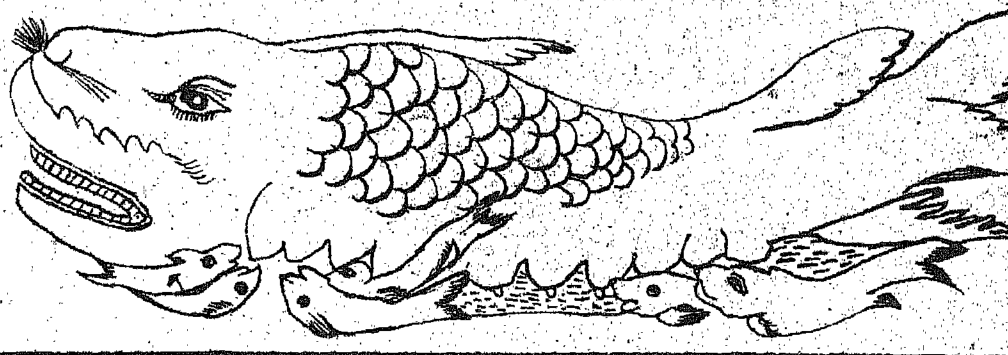
ہزار سفید
در پشت
مثل



اوسکی
پلیٹیں ہین
اوسکی
مچھلیون

نیک کے ہے کہتے ہین کہ اپنے بچون کو وہ دودھ دیتی ہے اور مثل جانوران خشکی کے پرورش کرتی ہے

صورت اوسکی یہ ہے



اور منجملہ اوسکے ایک مچھلی ہے کہ شکل اوسکی گلے کی ہے بچہ دیتی ہے اور دودھ پلاتی ہے بخلاف تمام مچھلیون کے کہ بیضہ دیتی ہین

صورت اوس مچھلی کی یہ ہے



بحر زنج بحر زنج مثل دریاے ہند کے ہے اور بلاد زنج اوسکے اوتر طرف واقع ہے نیچے سہیل کے جو شخص اس دریا مین سیر کرتا ہے سہیل اور قطب جنوبی اوسکو دکھائی دیتا ہے اور قطب شمالی نہین معلوم ہوتا ہے اور اس دریا کے کنارے پر ایک قوم ہے اوسکو بربر کہتے ہین ایک طرف اس دریا کا دریاے محیط سے متصل ہے اس دریا کی موج جسوقت بلند ہوتی ہے مثل چھوٹی پہاڑ کے معلوم ہوتی ہے اور جب پست ہوتی ہے مانند صحراے عمیق کے معلوم ہوتی ہے اور اس دریا مین کف وغیرہ نہین ہوتا ہے اسلیے کہ موج اور دریا کی ٹوٹ جاتی ہے اور اوسکی موج نہین ٹوٹتی اور بعض لوگ اسکی موج کو موج مجنون بھی کہتے ہین بسبب تندی و بے اعتدالی کے اس دریا مین جزیرے اور درخت بے ثمر بہت ہین اور صندل اور آبنوس اور قنا اور عنبر اشہب اکثر کنارون پر پایا جاتا ہے اور کبھی بڑے ٹکڑے بھی بعض جزائر مین پائے جاتے ہین بعض جزائر اس دریا کا ذکر یہان کیا جاتا ہے

فصل الجزائر بحر زنج کے بیان مین منجملہ اونکے جزیرہ محترقہ ہی اور یہ جزیرہ بہت دور ہی اور شاذ و نادر کوئی اوسطرف کو جاتا ہے ایک تاجر حکایت کرتا ہی کہ ایکبار مرتبہ اس دریا مین کشتی پر سوار تھا کہ اتفاقاً کشتی میری ایک گرداب عظیم مین پڑی آخرالامر جزیرہ محترقہ مین پہونچی وہان ایک قوم کو دیکھا کہ مجمع کیے ہوے فریاد و بکا کرتے ہین سبب نالہ و زاری پوچھا مین نے اون لوگون نے بیان کیا کہ یہ ستارہ جو ہمارے سمتی طرف معلوم ہوتا ہی بعد تیس برس کے ظاہر ہوتا ہی اور جو کچھ اس جزیرے مین ہوتا ہی سب جلا دیتا ہی اور ہر روز وہ ستارہ نزدیک ہوتا جاتا تھا اوس قوم نے کشتیان بنائین جب ستارہ قریب ہوا جو اسباب اوٹھ سکا کشتیون پر رکھکر روانہ ہوے مین بھی اونکے ہمراہ ہوا بعد ایک مدت کے جب ون لوگون کو معلوم ہوا کہ ستارہ سمت راس سے زائل ہوگیا ہوگا ہم اوس جزیرے مین آئے دیکھا مین نے جو وہان باقی تھا سب جل کر خاک ہوگیا دوسری مرتبہ اوس قوم نے وہان سامان ایجاد درست کیا اور عمارت بنائی اور منجملہ اونکے جزیرہ صوصا ہی یہ جزیرہ قریب بلاد زنج واقع ہے ایک سوداگر سے حکایت ہی کہ اس جزیرے مین ایک شہر ہی سنگ سپید کا وہان کوئی شخص نہین رہتا ہی الا آواز شور و غوغا کی مسموع ہوتی ہے جب ارباب کشتی اتفاقاً وہان وارد ہوتے ہین وہان کا پانی پیتے ہین اوس پانی سے بوے کافور آتی ہے اور نزدیک اوسکے پہاڑ ہین شب کو اون پہاڑون سے آتش عظیم پیدا ہوتی ہی اور گاہ گاہ آواز بھی معلوم ہوتی ہی وہان کے لوگ کہتے ہین کہ یہ آواز دلیل موت بادشاہ جنات کی ہے اور اوسی قرب مین ایک سانپ ہر سال ایکبار مرتبہ پیدا ہوتا ہی بادشاہ زنج اوسکو شکار کرتا ہی اسلیے کہ اوسمین فوائد متعدد ہین اوسکو پکا کر چربی اوسکی بدن پر ملتے ہین قوت اور ہیبت و صحت حاصل ہوتی ہی اور مرض سل کو استعمال اوسکا بہت نافع ہی بادشاہ تاج اوسکی پوست کے بطریق تحفہ کے جا بجا بھیجتے ہین اور اوسکو عزیز رکھتے ہین سلاطین ہند کے خزانے مین اکثر ہوتا ہی اسیکو یہان عارضہ سل کا اکثر لاحق ہوتا ہی

صورت اوسکی یہ ہی



اور منجملہ اوسکے ایک جزیرہ ہے کہ اسمین آدمی کوتاہ قد ہوتے ہین یعقوب ابن اسحق السراج سے نقل ہے کہ ایک مرد رومی کو دیکھا
کہ وہ بیان کرتا تھا کہ مین اس دریا مین کشتی پر سوار جاتا تھا ناگاہ ہوائے سخت چلی اور کشتی ٹوٹ گئی مین تختہ کے سہارے سے
اس جزیرے مین وارد ہوا ایک قوم کو دیکھا کہ قد اونکا ایک گز کا تھا اور اکثر لوگون کی آنکھ بھی ایک تھی جب مجکو دیکھا میرے گرد
جمع ہوے اور مجکو اپنے بادشاہ کے پاس لیگئے اوسنے مجکو پنجرے مین محبوس کیا جب وہ لوگ چلے گئے مین پنجرے کو توڑکر باہر آیا
پس بادشاہ نے مجکو پناہ دی ایک مدت مین اون لوگون مین رہا ایک روز اونکو دیکھا مین نے کہ سامان لڑائی کا درست کرتے ہین اوسنے
مین نے حال دریافت کیا بیان کیا کہ ہمارا ایک دشمن ہے ہر سال ان ایام مین آتا ہے اور ہمسے لڑتا ہے اور وہ ایک دریا مین رہتا ہے

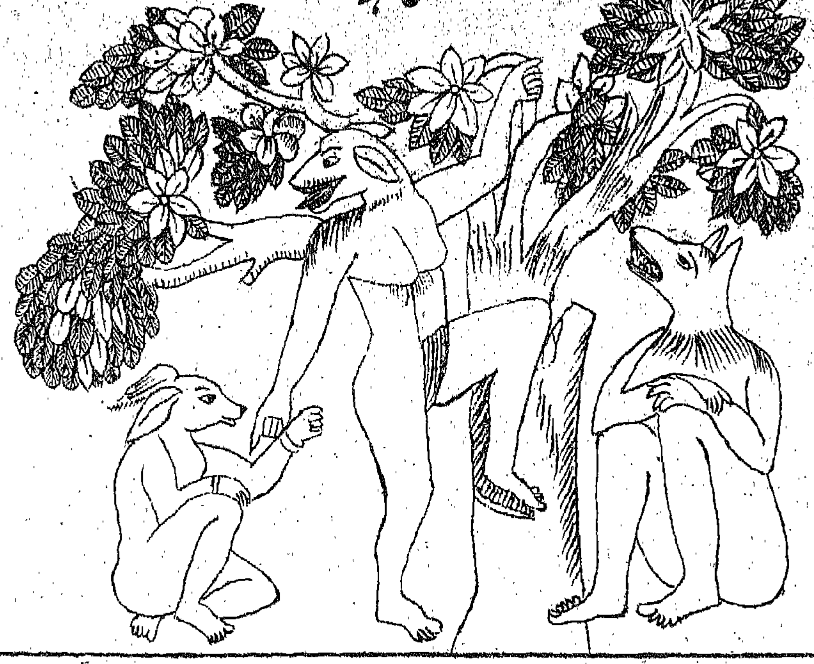
ناگاہ ایک غول جانوران جنگلی کا
کہ اونکو غدائین کہتے ہین آیا
پس بادشاہ نے ایک عصا سے
ہفت اونکو مارا وہ سب
جانور اوڑ گئے اور ان لوگون نے
مجکو سیر جا تا بیس وہ ٹکڑے
لنگڑی سی کے ہین نے اوڑھائے
اور اوسین چیتے دور شاخین
درختون کے باندھے اور اوسپر
کچھ تو شیر رنگکر سوار ہوا اور
جگہ جو پانسے اور اکیرہ وسبیہ ہین
ڈالا جس شخص نے اس قول کو

صورت بالنگے لوگونکی یہ ہے



سنا تسلیم کیا ارسطاطالیس نے کتاب حیوان مین لکھا ہے کہ جب دریائے نیل کا پانی جاری ہوتا ہے طرائق خراسان سے
ناحیہ مصر مین جاتے ہین اور وہان ایک قوم سے مقابلہ کرتے ہین کہ قد اونکا ایک گز کا ہوتا ہے اور منجملہ اوسکے جزیرہ سگسار ہے
یعقوب ابن اسحق السراج نے لکھا ہے کہ مین نے ایک مرد کو دیکھا کہ اوسکے منہ پر ناخن کے داغ تھے مین نے اوسکا سبب پوچھا
اوسنے بیان کیا کہ ایک مرتبہ مین کشتی پر سوار تھا کہ ہوا نے میری کشتی کو ایک جزیرہ مین پہنچایا کہ وہ ایسا جلا ہوا نظر آیا کہ دشوار تھا
وہان ایک قوم کو دیکھا کہ سر اونکے مثل کتون کے سر کے اور بدن اونکے مانند بدن انسان کے اس ہیئت پر اولاد وہ لوگ میرے
پاس کھڑے رہے بعد ازان ایک شخص اون سے باہر آیا اور ہاتھ مین لکڑی مثل بکریون کے مجکو اپنے مکانون مین دوڑایا
پھر وہان ایک قوم کو دیکھا کہ تمام انسان عالم سے بلند اور قوی ہین وہ مجکو مکان کے اندر لیگئے وہان اور ایک شخص مثل میرے

صورت اونکی یہ ہے



مقید تھا ہمیشہ میرے واسطے انواع انواع کے فواکہ اور طعام لاتے پس اوس شخص مقید نے کہا کہ یہ تمکو اسواسطے کھلاتے ہین تاکہ تو فربہ اور توانا ہو جب تو فربہ ہو جائیگا تجکو کھا لینگے مین کم کھاتا ہون لیکن میرے ہمراہیون سے جسنے خوب کھایا اور فربہ ہوا اوسکو کھا لیا مجکو اور اوسکو چھوڑ دیا اسلیے کہ مین ضعیف تھا اور وہ شخص جو سابق سے مقید تھا بیمار تھا پس اوس شخص نے بیان کیا کہ اس قوم مین ایک عید ہوتی ہے کہ اوس دن سب عیدگاہ کو جاتے ہین اور تین روز وہان رہتے ہین پس اگر تو اپنی نجات چاہتا ہے یہان سے چلا جا مین بوجہ ضعف علالت کے چلنے سے معذور ہون اور یہ قوم جانورون سے تیز رو ہے اور تمام مخلوقات سے تیز نگاہ اور تیز شنوا اور بو ہر چیز کی سب سے پیشتر اونکے دماغ مین پہونچتی ہے یعنی قوت شامہ اونکی بہت قوی ہے اور یہی خلق کو دوڑتے ہین مگر اوس شخص کو نہین پاتے ہین کہ جو درخت کد کے نیچے پہونچتا ہے پس مین اوس مقام سے باہر آیا اور شب و روز برابر قطع مسافت کرکے اوس درخت کے نیچے پہونچا تیسرے روز وہ قوم جب عیدگاہ سے آئی اور مجکو مکان پر نہ پایا بلکہ اوس درخت کے نیچے دیکھا مجکو چھوڑ کر چلے گئی جب مین نے اونکی قید سے نجات پائی اس جزیرہ مین سیر کرتا تھا کہ ناگاہ ایک درخت نظر آیا پر از فواکہ اور نیچے اوس درخت کے بہت سے آدمی خوبصورت پس مین اونکے پاس بیٹھا نہ وہ میری بات سمجھتے تھے اور نہ مین اونکی بات اوسوقت ایک شخص نے اونمین سے اپنے ہاتھ میری گردن پر رکھکر سوار ہوا اور دونون پیر اپنے حلقہ کیے اور مجکو سخت پکڑا مین نے چاہا کہ کسی طرح سے اسکو گرا دون اوسنے میرے منھ پر پنجہ مارا اور وہ لوگ مثل آدمیون کے تھے اور پاؤن اونکے دراز تھے اور پیر مین ہڈی رکھتے تھے اسوجہ سے چلنے سے معذور تھے جب مجپر سوار ہوا مین اوسکے ساتھ اوس درخت پر سیر کرتا تھا اور پھل اوس درخت سے چنکر اپنے یارون کو دیتا تھا اور وہ ہنستے تھے کہ ناگاہ ما بین سیر دونون آنکھین اوسکی کور ہو گئین پس مین نے تھوڑے سے انگور لیکر ایک پتھر سے پیسے اور اوس سے کہا کہ پی لے جب اوسنے ارادہ پینے کا کیا دونون آنکھین

اور صورت اونکی یہ ہے

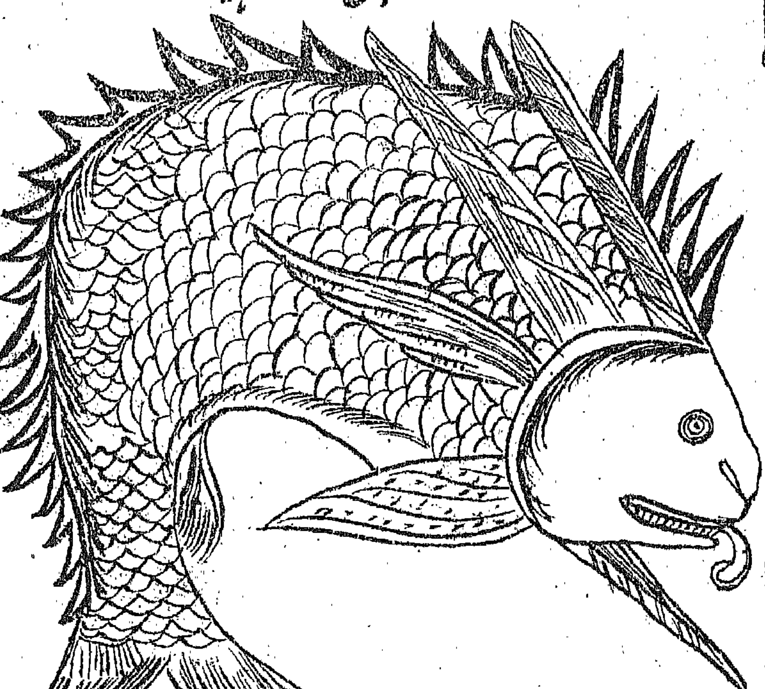


اوسکی روشن ہوگئین اور پیر اوسکے کھل گئے پس مین نے اوسکو گرادیا اور یہ نشان میرے منہہ پر اوسکو ناخن کی ہین

فصل ۱۲ اس دریا کے بعض حیوانون کے بیان مین

منجملہ اونکے ایک مچھلی ہے بزرگ کہ اوسکو منشار کہتے ہین بعض تاجر کہتے ہین کہ ہمنے اوسکو دیکھا ہے مثل پہاڑ کے بزرگ ہے اور سر سے دم تک اوسپر دندانے مثل آرہ کے سیاہ مانند آبنوس کے ہوتے ہین اور اوسکے سر کے قریب دو ہڈی مثل دانت کے بمقدار دس گز کے دراز ہین کہ اوسکے وقت حرکت کے آواز ہولناک سنائی دیتی ہے اور ناقل کہتا ہے جب پانی سے ظاہر ہوتی ہے پانی اوسکے

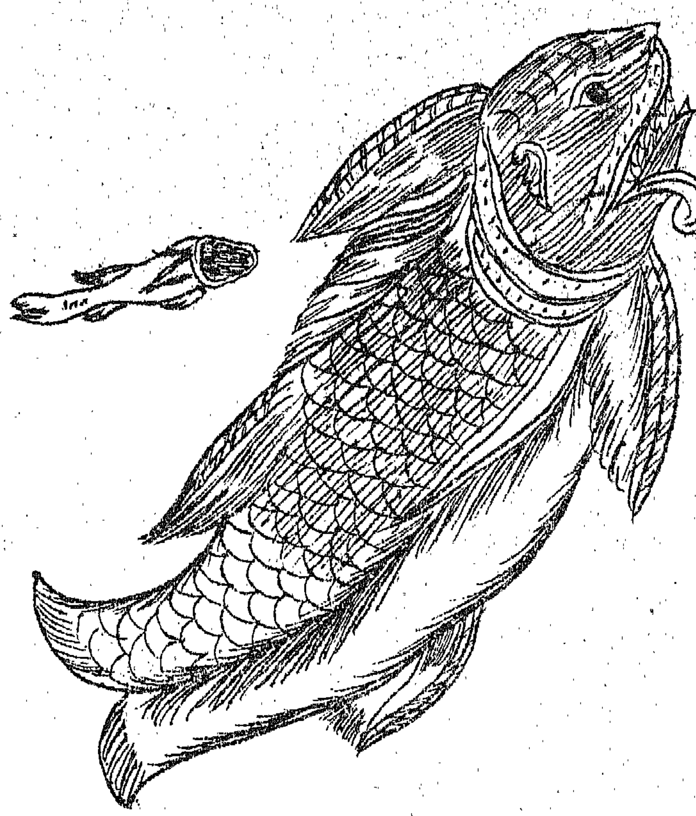
صورت مچھلی منشار کی یہ ہے



منہہ اور ناک سے بلند ہوتا ہے کہ بوچھار اوسکی مثل آب بارش کے مجھ تک پہنچی تھی باوجودیکہ درمیان میرے اور اوسکے فاصلہ تھا اور وہ مچھلی جسوقت اپنے دانت کشتی پہ مارتی تھی کشتی ٹوٹ جاتی تھی منجملہ اونکے ایک مچھلی ہے کہ اوسکو بال کہتے ہین درازی اوسکی چارسو گز کی پانچ سو گز تک ہوتی ہے جب اپنے بازو ظاہر کرتی ہے مثل شراع کے معلوم ہوتی ہے اور بعض اوقات سرکو پانی سے نکالکر پھونکتی ہے وہ پانی ہوا سے بمقدار تیر پرتاب پانی کے بلند ہوتا ہے کہ اہل کشتی اوس سے مخوف رہتے ہین جب اونکو معلوم ہوتا ہے کہ یہ مچھلی قریب آئی ہے غل و شور کرتے ہین اور ڈھول بجاتے ہین تاکہ وہ بھاگ جاوے اور وہ مچھلی اپنے بازو اور دم سے مچھلیون کو اپنے منہہ کے قریب جمع کرتی ہے اور کھا جاتی ہے یہ مچھلی جانوران دریائی کے

واسطے آفت عظیم ہے چونکہ ظلم اور تعدی اوسکی جانوران بحری پر بہت ہوتی ہے جناب باری عزاسمہ ایک مچھلی کو کہ مقدار ایک
گز کے ہوتی ہے وہان بھیجتا ہے وہ اوسکے کانمین گھسجاتی ہے اور اوسکا مغز کھا جاتی ہے اس آفت سے اوسکو خلاصی محال ہوتی
ہے پس اپنے تئین مین پر گراتی ہے اور ٹکرین مار کر مرجاتی ہے بعد مرنے کے پانی پر جب آتی ہے مثل پہاڑ کے معلوم ہوتی ہے

صورت بال مچھلی کی یہ ہے



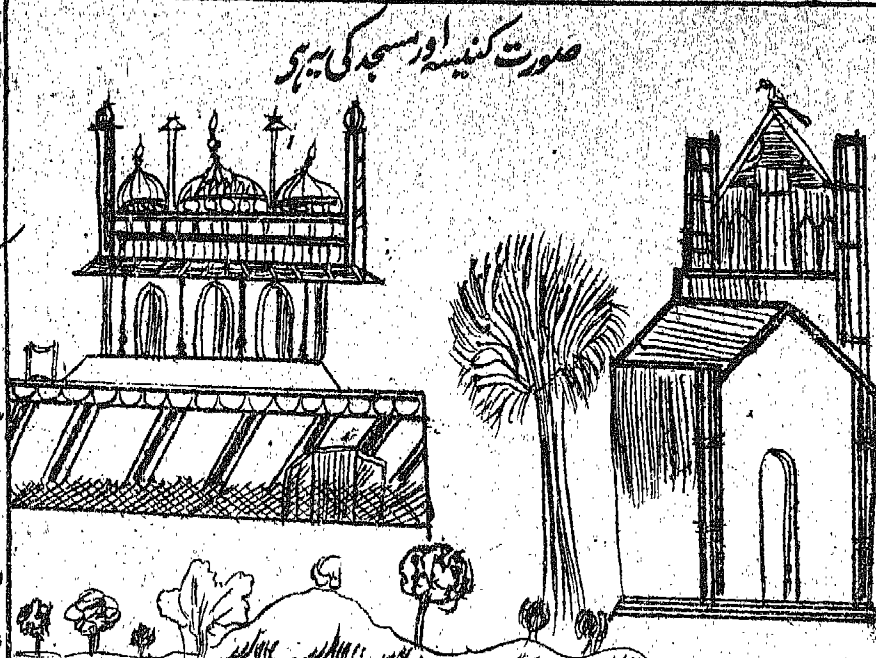
بعض سیاحین دریا کہتے ہین کہ جب
دریا جوش مین آتا ہے اوسمین سے
ٹکڑے عنبر کے نکلتے ہین مثل پہاڑ کے
یہ مچھلی اون ٹکڑونکو کھاتی ہے پس
مر جاتی ہے اور پانی کے اوپر آجاتی ہے
اوس نواح مین ایک قوم ہے
ہر اسوقت کی منتظر رہتی ہے
جب اونکو معلوم ہوتا ہے کہ وہ مچھلی
مرگئی دریا مین قلانے ڈالتے
ہین اور اوسکو کھینچکر کنارے پ
لاتے ہین اور اوسکا پیٹ چاک کرکے
اوسمین سے عنبر نکالتے ہین پس
جو عنبر اوسکے پیٹ سے نکلتا ہے

اوسکو عنبر سمکی کہتے ہین اور اوسکو عطاران عراق و فارس کم مول لیتے ہین اور جو عنبر اوسکے پیٹھ پر ہوتا ہے صاف اور خوب
ہوتا ہے واللہ اعلم بالصواب بحر مغرب یہ دریا بعینہ مانند دریای شام اور قسطنطنیہ کے ہے بحر محیط سے نکلا ہے اپنے ماخذ سے
نکلکر اوس طرف گیا ہے بلاد اندلس تک وہان سے بلاد فرنگ و قسطنطنیہ مین دکھن طرف نکلکر بلاد سلابس مستبتہ اور طنجہ مین پہونچا ہے
پھر وہان سے طرابلس اور اسکندریہ اور اطراف ملک شام مین ہوتا ہوا انطاکیہ تک پہونچا ہے اور اس دریا مین جزیرے بہت بڑی ہین مثل جزیرہ
اندلس و سورقہ و صقلیہ و قریطش و قبرس و دیگر اخبار مصر مین لکھا ہے کہ بعد ہلاک ہونے فرعون کے مع لشکر بادشاہت وہانکی بادشاہان
بنی مالوک کے قبضہ مین آئی سلاطین روم نے چاہا کہ اونسے یہ ملک کسی حیلہ سے لیجیے پس وہ خلیج کو کہ بحر محیط سے بحر مین ملا ہے اوسکو
دریاے ظلمات کہتے ہین کھولدیا چنانچہ بہت سے شہر آباد اور ممالکت ہای عظیمہ اوس دریا مین آگئے اور دریا شام اور روم کی طرف کو
درمیان بلاد مصر اور روم کے آگیا اور حائل ہوگیا اور درمیان روم اور مصر کے اور یہ وہی دریا ہے کہ جسکا وصف ہم کرچکے ہین پس اس
قاعدے پر دریاے مغرب اور دریاے اسکندریہ اور شام اور روم اور زنج اور قسطنطنیہ سب ایک ہونگے اور مجمع البحرین

روم اور مغرب ہی عرض اوسکا تین فرسخ ہی اور طول اوسکا پچیس فرسخ ہی اور بحر روم آگے اندلس کے ہی اور مشرقی اوسکے بھی اندلس ہی اور رنگ اوسکا سبز ہی اور رنگ دریاے مغرب کا سیاہ ہی مثل روشنائی کے یہانتک کہ اگر کوئی تھوڑا پانی دریا سے اپنے ہاتھ یا برتن مین لیکر دیکھے سیاہ معلوم ہوگا باوجودیکہ رنگ اوسکا صاف ہی مجمع البحرین مین ہر روز چار مرتبہ جزر اور مد ہوتا ہی اسطور پر کہ دریاے سیاہ مین وقت طلوع آفتاب کے مد شروع ہوتا ہی اور دریاے سبز مین جزر شروع ہوتا ہے اور دریاے روم مین کہ سبز ہی داخل ہوتا ہی یہ صورت زوال آفتاب تک رہتی ہے بعد زوال کے دریاے سیاہ مین جزر شروع ہوتا ہی اور دریاے سبز سے پانی اسمین آتا ہی یہ صورت غروب آفتاب تک رہتی ہی پھر دوسری مرتبہ دریاے سیاہ مین جزر شروع ہوتا ہی اور دریاے سبز مین مد آدھی رات تک بعد ازان دریاے سبز مین جزر شروع ہوتا ہی اور دریاے سیاہ مین مد طلوع آفتاب تک واللہ الموفق بالصواب

فصل ۱۳۔ اس دریا کی جزیرون کے بیان مین ابو حامد اندلسی نے واسطے وزیر ہبیرہ کے ایک کتاب تصنیف کی ہی اوسمین حالات اون جزائر کے لکھے ہین بعضے اونمین یہان بھی مذکور ہین منجملہ اونکے جزیرہ مجمع البحرین ہی اوسمین ایک منارہ ہی کہ سنگ خارا سے بنایا گیا ہی اوسپر لوہا وغیرہ کچھ اثر نہین کرتا ہی اور اوسمین کوئی دروازہ نہین ہی طول اوسکا سو گز سے زیادہ ہی اور اوسکے سر پر صورت ایک آدمی کی بنی ہے گویا چادر اوڑھے ہی اور دست راست دریاے سیاہ کی طرف بڑھائے ہی جیسے کوئی شخص کسیطرف اشارہ کرتا ہی اور فائدہ اوسکا سوا خداوند کریم کے کوئی نہین جانتا ہی ہرچند کہ عقلا اور اذکیا اسمین بہت تاویلین کرتے ہین اور منجملہ اونکے جزیرہ تینس ہی یہ جزیرہ خشکی سے نزدیک ہی اور اس جزیرے مین دریاے خاص ہی درمیان اوسکے اور بحر اعظم کے ایک وادی ہی بحر عظیم سے اوسمین پانی آتا ہی خاصیت اوس جزیرہ کی یہ ہی کہ وہان کوئی ہوا خراب نہین چلتی ہی اور وہان خلقت بہت ہی اور اونمین علما اور فضلا کثیر ہین اور وہان طرح طرح کے کپڑے بنے جاتے ہین اور فرش معقول وہین سے آتا ہی اور وہان مرغ و ماہی کی ایک سو تیس قسمین ہین منجملہ اونکے آٹھ قسمین مچھلیون کی ہین اور ہر ایک قسم کا نام جداگانہ ہے اور ہر ایک نوع چندروز ظاہر رہتی ہی بعد ازان وہ قسم غائب ہوتی ہی اور دوسری قسم ظاہر ہوتی ہی اور نام اونکے کتاب اخبار تینس مین مرقوم ہین اور اسقدر مرغ و ماہی اور کسی مقام مین نہین پائے جاتے ہین اور منجملہ اونکے جزیرۃ الکنیسہ ہی ابو حامد اندلسی لکھتے ہین کہ بحر اسود مین ایک جزیرہ ہی اور اوسمین ایک پہاڑ ہی اور پہاڑ پر ایک کنیسہ ہی اوس کنیسہ کی چوٹی پر ایک غراب یعنی کوا بیٹھا ہی کہ ہرگز وہانسے جنبش نہین کرتا ہی اور کنیسہ کے مقابل ایک مسجد ہے وہان لوگ واسطے زیارت کے جاتے ہین اور کہتے ہین کہ وہان دعا مقبول ہوتی ہی وہان کے خدام زائرون کی دعوت کرتے ہین جو ایک زائر جاتا ہی وہ کوا سر اپنا ایک روشندان مین کہ پشت قبہ پر ہے رکھکر ایک آواز دیتا ہے اور اگر زائر چند ہین تو چند آوازین دیتا ہے غرضکہ جسقدر زائر ہوتے ہین اوسیقدر آواز دیتا ہے اور اوسی آواز سے خدام کنیسہ معلوم کر لیتے ہین کہ اسقدر آدمی آئے ہین چنانچہ وہ اوسیقدر کھانا لاتے ہین کہ اون مسافرون کو کفایت کرے اہل کنیسہ کہتے ہین کہ یہ جانور ہمیشہ اسی

جگہ رہتا ہی ہمکو معلوم نہین کہ یہ
آب دانہ کہانسے پاتا ہے اور
منجملہ اونکے جزیرہ خالص ہی ابو حامد
اندلسی لکھتا ہی کہ اس جزیرے مین
بکریان بہت ہین اور بسبب کثرت کے
آدمیون سے نہین بکہا سکتی ہین
اور اس جزیرے مین پانی او گھاس
بہت ہی کشتی وہان جاتی ہے
اہل کشتی جسقدر چاہتے ہین اونسے



بکریان لیتے ہین بلکہ گمان ناقل کا یہ ہی کہ اگر تمام کشتیان بکریونسے بھری جائین توبھی اونمین کچھ نقصان نہ معلوم ہوگا اس
جزیرے مین سوا بکریون کے اور کوئی نہین ہی اور یہ جزیرہ اسکندریہ کے راستے مین پڑتا ہی آور منجملہ انکے ایک جزیرہ
ہی کہ اوسمین ایک پیر ہی کہ ہمیشہ پانی مین چھپا رہتا ہی تمام سال مین ایکدن ظاہر ہوتا ہی اوس روزکو وہانکے لوگ یاد رکھتے ہین
جب وہ روز آتا ہی وہ لوگ زیارت کرتے ہین اور ہدیہ لیجاتے ہین وقت عصر سے پانی آنا شروع ہوتا ہی سب لوگ وہانسے چلے جاتے
ہین پس پانی اوسکو چھپا لیتا ہی اور یہ جزیرہ قسطنطنیہ کے قریب ہی **فصل ۱۴۔** بیان مین حیوانات عجیبہ کے جو اس
بحر مین ہین منجملہ اونکے ایک مچھلی عجیب و غریب ہی عبد الرحمن ابن ہارون مغربی مجلس خاقانی مین لکھتا ہی کہ مین اس دریا مین
کشتی پر سوار تھا ناگاہ ایک مقام پر پہونچا کہ اوسکو برطون کہتے تھے میرے ہمراہ غلام تھا اوسکے پاس قلابے تھے اوسنے
دریا مین قلابہ ڈالا اور مچھلی کو پکڑا وہ مچھلی بقدر ایک بالشت کے تھی پس دیکھا مین نے کہ اوسکے داہنے کان پر لکھا تھا
لا الہ الا اللہ اور اوسکی پشت پر محمد اور بائین کان پر رسول اللہ اور منجملہ اوسکے ایک حیوان ہی کہ ذکر کیا ابو حامد اندلسی نے کہتا ہی
کہ مین نے دیکھا ناگاہ پانی دریا کا کم ہوا اور کھل گیا زبانہ کوہی اور اوسپر ایک نارنج سرخ نظر آیا گویا کہ ابھی درخت سے توڑا ہی مجکو
گمان ہوا کہ کسی اہل کشتی سے گرا ہو چاہا مین نے کہ ایک دو مین سے لون دیکھا مین نے کہ ایک حیوان تھا اسقدر پتھر سے
لپٹا تھا کہ چھری سے جدا نہو سکا نہ اوسکے سر تھا نہ آنکھ اور منھ اوسکا پتھر سے ملا تھا پس اوسپر ایک کپڑا لپیٹ کر کھینچا
مین نے پس دیکھا مین نے کہ اوسکے منھ کے باہر پانی مثل لعاب کے تھا اور وہ نرم تھا اور مثل نارنج کے سرخ پس جب مین نے
اوسکو چھوڑ دیا اوسنے اپنا منھ کھولا اور منھ کو حرکت اسطرح دیتی تھی کہ جیسے دم لیتا ہی منجملہ اونکے ایک حیوان ہی کہ ذکر کیا ہی اوسکو
ابو حامد اندلسی نے کہتا ہی کہ مین بحر روم مین تھا چاہا مین نے کہ وضو کرون ایک پتھر پر مین بیٹھا اوس پتھر کے نیچے سے
ایک دم زرد رنگ سانپ کی معلوم ہوئی اور اوسپر سیاہ نقطے تھے پس مین اوس پتھر پر سے اوتر آیا بعد ازان اوس

پتھر کے نیچے سے اوسنے سر نکالا مثل سر خرگوش کے اور بدن اوسکے پانچ تھے ہر ایک بقدر تین گز کے پانی مین پھرتا تھا ایک نے میرے ہمراہیون سے اوسکو خنجر مارا کچھ اوسکو اثر نہوا باوجودیکہ نہایت نرم تھا اور پوست اوسکا پوست پیاز سے باریک زیادہ تھا گوشت اوسکا مثل گوشت دنبہ کے ہوتا ہے اور اوسکے بدن مین ہڈی نہین تھی اہل دریا کہتے ہین کہ یہ سانپ جب کشتی پر آجاتا ہے وہان کے کنتون کو کھا لیتا ہے اوسکو خرگوش دریائی بھی کہتے ہین خواص اوسکے احوال حیوانات آبی کے شمول مین

صورت اوسکی یہ ہے



مذکور ہونگے انشاءاللہ تعالی اور منجملہ اونکے ایک مرغ ہے صاحب تحفۃ الغرائب لکھتا ہے کہ اس دریا مین ایک مرغ ہے اوسکو مارور کہتے ہین یہ مرغ مبارک ہے جب بیضہ دیتا ہے دریا ساکن ہوتا ہے اگر کشتی کے واسطے کوئی خوف ہوتا ہے کسی مکان یا حیوان سے وہ مرغ آگے کشتی کے آتے ہین اور اوپر جاتے ہین اور نیچے آتے ہین یعنی قوم کو اطلاع دیتے ہین تاکہ تدبیر کرین

صورت مرغ مارور یہ ہے



اور منجملہ اونکے شیخ یہودی ہے ایک حیوان ہے منہ اوسکا مانند مینڈک کے لیکن جثہ مثل جلد گاے کے ہے اوسکو کہ شب شنبہ کو پانی سے باہر خشکی مین رہتا ہے اور کچھ چیز کے شب یکشنبہ کو پانی ... ابو حامد اندلسی کہتا ہے کہ یہان مثل آدمی کے اور بدن اوسکا اوسکا بقدر گوسالہ کے اور جلد شیخ یہودی کہتے ہین اسلیے آتا ہے اور شب یکشنبہ تک کہتا ہے بعد غروب آفتاب جاتا ہے پوست اوسکا اثر رکھتے ہین فی الحال درد کو زائل کر دیتا ہے اور منجملہ اونکے ایک حوت موسی ہے ابو حامد اندلسی کہتا ہے کہ نزدیک

صورت شیخ یہودی کی یہ ہے۔



شہر سبتہ کے ایک مچھلی ہے
مین نے نسل اوس مچھلی سے
کہ حضرت موسی و یوشع علے
نبینا وعلیہما السلام نے نصف
کھائی تھی اور نصف دیگر
خداوند کریم نے اپنی قدرت
کاملہ سے زندہ فرمائی تھی جیسا
کہ فرمایا اللہ پاک نے
فاتخذ سبیلہ فی البحر عجبا
اور نسل اوس مچھلی کے اس
دریا مین ابتک موجود ہے طول اوسکا ایک گز کا اور عرض اوسکا ایک بالشت کا ہوتا ہے ایک جانب اوسکے ہڈیون پر پوست
باریک کھنچا ہے تاکہ اعضا منتشر نہون اور ایک چشم اور نصف سر اوسکے نہین ہے اگر اسطرف دیکھے تو کھائی ہوئی مچھلی
معلوم ہوتی ہے اور دوسری طرف سے مثل مچھلی مسلم کے دکھائی دیتی ہے لوگ تبرک جانتے ہین اور بزرگون کے پاس ہدیہ
بھیجتے ہین اور یہودی اوسکو نہین کھاتے ہین اور ممالک دور و دراز مین بطریق ہدیہ کے بھیجتے ہین اور منجملہ اونکے ایک

صورت حوت موسی یہ ہے



مچھلی ہے کہ اوسکو بغل کہتے ہین ابوحامد
اندلسی کہتا ہے کہ مجمع البحرین مین ایک
مچھلی ہے مثل پہاڑ کے دیکھی مین نے کہ
آواز اوسکی خوفناک وکریہ تھی وقت
سننے آواز کے مجکو خوف تھا کہ
پہاڑ پھٹ نجاوے اور اوسکی
حرکت سے دریا مین ایسا اضطراب
پیدا ہوا کہ خوف کشتی کے غرق ہونیکا
تھا دریائی لوگ کہتے ہین کہ اس مچھلی کو
نغل کہتے ہین اور مچھلی بڑی اس سے دریاے ظلمات مین ہے جب وہ اسکے کھانیکا قصد کرتی ہے یہ وہانسے بھاگ کر مجمع البحرین مین
آتی ہے وہ بھی اسکا تعاقب کرنا چاہتی ہے کہ یہان آکر اوسکو کھاوے لیکن وہ بسبب تنگی کے مجمع البحرین مین نہین سماتی ہے اور پھر جاتی

اور منجملہ اوسکے
مثل کلاہ ترکی کے
کہتا ہے کہ اس
جانور کو دیکھا
کلاہ ترکون کے
سر ہوتا ہے
اوسکے جوف
ہوتا ہے معلق
پیتہ مثل بیتہ
جیب شنگار کرتی
اوسکے گرداگرد
سیاہ ہوتا ہے
بہت خوب اور
دھو سکتے ہین
ہے اور جو کچھ
ہین کبھی محو نہین
اوسکے ایک مچھلی
اندلسی اوسکو بیان
دریا مین ایک
کہ اوسکو جیب
کرتے ہین اور
ٹکڑون سے حرکت
جبتک کہ وہ
نہین ہوتی اور
لذیذ ہوتی

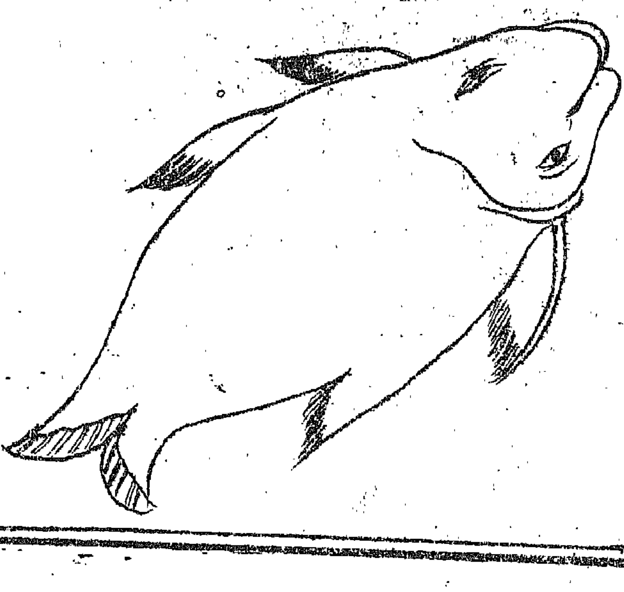
صورت اوسکی یہ ہے



صورت مچھلی کی یہ ہے



صورت اوسکی یہ ہے



ایک مچھلی ہے
ابو حامد اندلسی
دریا مین ایک
مین نے مثل
کہ نہ اوسکے
نہ آنکھ نہ منھ
مین ایک حیوان
اور درمیان اوسکے
گاڑے سکے
ہین جو پانی
ہوتا ہے
سیاہی وسکی
شفاف ہرچند
زائل نہین ہوتی
اوس سے لکھتے
ہوتا ہے اور منجملہ
ہے کہ ابو حامد
کرتا ہے کہ اس
مچھلی دیکھی مین نے
ٹکڑے ٹکڑے
پکاتے ہین اون
پیدا رہتی ہے
بالکل پختہ
یہ مچھلی بہت
ہے اور منجملہ

اور سکے ایک خطاف کہتے ہین کہتا ہے کہ اس مچھلی دیکھی ہین نے دو پر سیاہ ہین ہوا پر مثل طیور اڑتی جب چاہتی ہی اور منجملہ ایک کہ اوسکو کہتے ہین اندلسی یون بیان

مچھلی ہے کہ اوسکو ابو حامد اندلسی دریا مین ایک کہ اوسکی پشت پر جب چاہتی ہے سے اوڑتی ہے پانی [illegible] اوسکے [illegible] کرتے ہین

صورت اوسکی یہ ہے

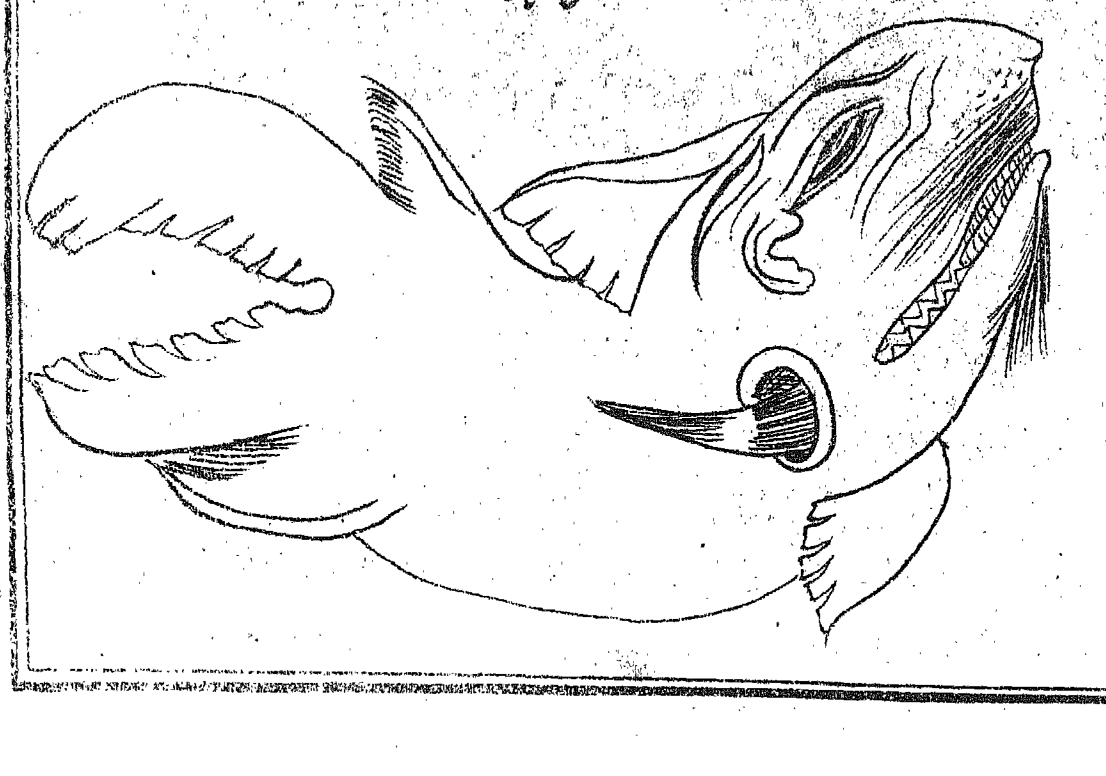


صورت اوسکی یہ ہی



کہ مچھلی طول مین مثل منارہ کے ہے جب پانی سے نکلکر اپنے تئین کشتی پر ڈالتی ہے فی الحال کشتی غرق ہو جاتی ہی جب اہل کشتی کو اسکی آنے کی خبر معلوم ہوتی ہے ڈھول وغیرہ بجاتے ہین تاکہ وہ بھاگ جاوے یہ مچھلی ایک [illegible]

صورت اوسکی یہ ہے



اور منجملہ اونکے ایک مچھلی ہے کہ ابو حامد اندلسی نے اوسکا ذکر کیا ہے کہ جب پانی دریا کا کم ہوتا ہے مچھلی کیچڑ مین رہتی ہے
کچھ گھڑی تک اضطراب کرتی ہے شدت اضطراب سے جلد اوسکی شق ہو جاتی ہے دو بازو اوسکی جلد کے نیچے ہوتے ہین اوسوقت
معلوم ہوتے ہین وہ انسے اوڑتی ہے اور پھر دریا مین آتی ہے اور اس دریا مین سانپ بہت ہین اکثر قریب طرابلس اور قبہ اور جبل
اقرع کے ہوتے ہین اطراف مملکت انطاکیہ مین کبھی دریا سے صحرا مین آتے ہین اوسوقت حیوانات آبی انکے عذاب سے محفوظ ہوتے ہین اور حیوانات صحرائی انکے شر سے ہلاک ہو جاتے ہین واللہ اعلم بالصواب

صورت اوس مچھلی کی یہ ہے



صورت سانپ کی یہ ہے



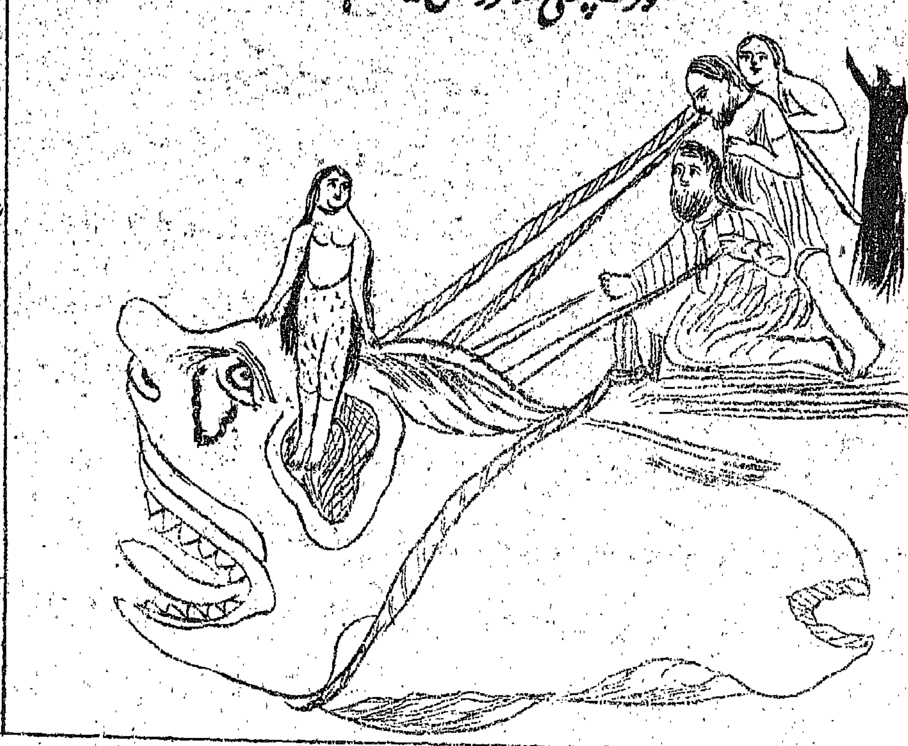
دریاے خزر یہ دریا طبرستان اور جرجان مین واقع ہے دریاے محیط سے متصل نہین ہے گرد اگرد اوسکے خشکی ہے
اگر کوئی چاہے کہ گرد اوسکے پھرے اوسی جگہ پر آئیگا جہانسے ابتدا کی تھی پورب اسکے جرجان اور طبرستان
ہے اوتر اوسکے بلاد خزر پچھم اوسکے الان اور پہاڑ قیق ہین دکھن اوسکے بلاد جبل اور دیلم اس دریا مین سفر کرنا خطرے سے
خالی نہین ہے اور دریاؤن سے اسمین اضطراب بہت ہے ارباب کشتی اس دریا مین مخوف جاتے ہین اور اسمین مد
اور جزر نہین اور بھی اس دریا سے کوئی جوہر نہین نکلتا ہے اور اسمین جزائر خراب بہت ہین اور آباد کم انسان وہان

نہین ہین جنگل اور درخت اور پانی جابجا ہی لکھا ہی کہ اس دریا کا دور ایک ہزار پانسو فرسنخ کا ہی طول اسکا آٹھ سو میل ہی
اور عرض چھ سو میل ہی اور شکل اوسکی گول مائل بدرازی ہی بعضے جزائر اور اونکے حیوانات کا ذکر یہان کیا جاتا ہی

فصل ۱۵ حیوانات اور جزائر اس دریا کے بیان مین منجملہ اونکے وہ ہی کہ مشاہدہ کیا اوسکو ابو حامد اندلسی نے کہتا
ہی کہ اس دریا مین ایک پہاڑ سیاہ دیکھا مین نے مثل قبر کے اور دریا اوسکو محیط ہی اور اوسکی چوٹی پر ایک سوراخ ہی کہ
اوسمین پانی آتا ہی اور اوس پانی کے ہمراہ مچھلی بہتے تھے صغیر بقدر ایک دانق کے اور اوس سے چھوٹے اور بڑے
لوگ وہان سے شہرون مین لیجاتے ہین تا آدمی اوسکا تماشا کرین اور منجملہ اونکے جزیرۃ الحیات ہی ابو حامد اندلسی کہتا ہی
کہ نزدیک کوہ سیاہ کے ایک جزیرہ دیکھا مین نے کہ اوسمین شعب بہت ہی اور درمیان اونکے سانپ اسقدر تھے
کہ حصر اونکا دشوار ہی یہانتک کہ کوئی شخص وہان پاؤن نرکھ سکتا اور اس جزیرے مین گھانس بہت ہی اور اوسمین گھانس کھانیوالے
جانور دریائی بیضہ دیتے ہین اور وہ سانپ اونسے متعرض نہین ہوتے دیکھا مین نے کہ جو لوگ وہان جاتے ہین
ایک لکڑی ہاتھ مین لیکر اونکو ہٹاتے جاتے ہین وہ سب سانپ راستہ سے الگ ہو جاتے ہین اوسوقت وہ لوگ
راستہ صاف پاکر اون جانورون کے بیضہ لایا کرتے ہین اور وہ سانپ اونسے کچھ نہین مزاحم ہوتے تھے اور منجملہ اونکے
جزیرہ جن ہی ابو حامد اندلسی کہتا ہی کہ اس جزیرے مین مین نے کسی حیوان کو نہین دیکھا ہی الا آواز مسموع ہوتی تھی
لوگ کہتے ہین کہ یہ جزیرہ مکان جنون کا ہی اور منجملہ اونکے جزیرہ سیاہ کوہ ہی ابو حامد اندلسی کہتا ہی کہ یہ جزیرہ بڑا ہی اور وہان
نہرین اور اشجار بہت ہین وہان ونانس ہوتا ہی وہین سے شہرون مین لیجاتے ہین ایک مرتبہ درمیان ترکون کے
نزاع واقع ہوئی تھی ایک قبیلہ وہان سے اس جزیرہ مین چلا آیا اور اقامت اختیار کی اور منجملہ اونکے جزیرہ غنم ہے
سلام ترجمان کہتے ہین کہ جس زمانہ مین خلیفہ کی طرف سے مین رسول مقرر ہوا تھا درمیان بلغار اور خزر کے ایک
جزیرہ دیکھا مین نے کہ وہان بکریان کوہی کثرت سے تھین مانند ملخ کے بسبب کثرت کے بھاگ نہین سکتی تھین
پس جب کشتی وہان پہنچی ارباب کشتی نے اون بکریون سے کشتی بھر لی اوسمین بکریان حاملہ اور غیر حاملہ تھین
سوا بکریون کے کوئی حیوان وہان نہین دیکھا اور گھانس اور پانی بھی وہان بہت ہی اور منجملہ اونکے وہ جزیرہ ہی کہ حکایت
کیا اوسکو سلام ترجمان نے کہتے ہین کہ امیر المومنین واثق باللہ نے ایک شب کو خواب دیکھا کہ سد سکندری خراب ہو گئی اس
خواب سے اونکو فکر پیدا ہوئی پس سلام ترجمان کو اوسطرف روانہ کیا کہ حال مفصل بیان کرین سلام نے جو عجائب راہ
مشاہدہ کیے اونکو لکھکر بطور رسالہ کے جمع کیا اوسی رسالہ مین لکھا ہی کہ جب مین نزدیک ملک خزر کے پہنچا پانچ روز
وہان قیام کیا دیکھا مین نے کہ لوگ وہان مچھلی پکڑتے تھے وہ مچھلی بہت بڑی تھی اور اوسکے کان مین سوراخ کرتے
تھے اور اوسمین رسی باندھکر کھینچتے تھے اس صدمہ سے اوسکے کان پر ورم آجاتا تھا پس اوسکے کان سے ایک
عورت صاحب جمال خوبرو دراز مو ظاہر ہوتی تھی اور اوسکی ناف سے زانو تک حق تبارک تعالی نے ایک شی سیاہ اور

سفید اسطرح کی پیدا کی تھی کہ گویا پایجامہ چسپت بند ھا ہی پس وہ لوگ اوسکو اپنے مکان پر لیجاتے وہ اپنا منھ پیٹتی اور بال
نوچتی اور فریاد و بکا کرتی تھی اوسکو بحفاظت رکھتے تھے جبتک کہ وہ زندہ رہتی اس حکایت کو ابو حامد اندلسی نے
اپنی کتاب مین کہ وزیر ابن ہبیرہ
کے واسطے لکھی ہے بیان کیا ہے
اور منجملہ اونکے تنین یعنی
سانپ عظیم ہے جیسا کہ بحر شام
مین مذکور ہوا لکھا ہے کہ یہ ایک
حیوان ہے کہ اوس سے حیوانات
آبی کو بہت ایذا ہو پہنچتی ہے
بار ہی تعالی ابر کو بھیجتا ہے
کہ اوسکو قعر مین ڈالدے
وہ سانپ نہایت سیاہ اور عظیم
اثر نہیں کرتی

صورت مچھلی اور عورت کی یہ ہے



ہے بہت تناور ہے
دم اوسکی جب کسی گھانس یا عمارت عالی یا درخت عظیم سے مس کرجاتی ہے فی الحال اوسکو گرا دیتی ہے اور جب وہ دم لپیٹتا ہے
چیز اوسکے گرد اگرد ہوتی ہے جلجاتی ہے پس وہ ابر اوس سانپ کو جانب مسکن یاجوج ماجوج کے پھینکتا ہے وہ لوگ اسکو

صورت اوسکی یہ ہے



پارہ پارہ کرکے لیجاتے ہین اونکے سال بھر کی غذا وہی سانپ ہے عجائب اس دریا کے بیشمار ہین ایک حکایت عجیب پر ختم کیے
جاتے ہین کہتے ہین کہ زمان حکومت کسری مین ترکان خزر دریائے ایران مین آئے اور لوٹ لیجاتی وہان کے رہنے والے نہایت

تنگ تھے جب نوبت بادشاہت نوشیروان کی آئی اسنے بادشاہ خزر سے دوستی پیدا کی اور اوس سے درخواست کی کہ درمیان بلاد ایران اور بلاد خزر کے ایک سد بنائی جاے اوسنے قبول کیا نوشیروان نے حکم کیا کہ یہ سد اسطرح پر تعمیر ہو کہ ہرگز خراب نہو اور ساکنان خزر وہان سے ادہر نہ آوین نوشیروان آپ وہان گیا اور بارہ برس وہان مقام کیا اور سد بنوائی جب تعمیر سے فراغت ہوئی بہت خوش ہوا حق تعالی جل شانہ کی حمد و ثنا کرتا اور کہتا کہ یارب الارباب جیسا تونے الہام فرمایا مجکو واسطے بنانے سد کے اور مین نے اوسکی تعمیر سے فراغت پائی اور جنگ و جدال خزر سے نجات ہوئی اپنے فضل و کرم سے مجکو میرے وطن پہونچا اور محنت و غربت سے نجات دے یہ کہتا ہوا سجدۂ جناب باری ادا کیا کہ ناگاہ دریا سے ایک شکل عجیب پیدا ہوئی کہ تمام افق کو چہا لیا لشکر جمع ہوا اور تیر و کمان تیار ہوا نوشیروان نے سجدہ سے سر اوٹھایا پوچھا کہ یہ کیا ہی لوگون نے بیان کیا جو کچھ دیکھا ہی اوسنے حکم کیا کہ ہتھیار رکھدو کہ حسب اللہ نے مجکو الہام فرمایا اور مین بارہ برس یہان رہا اور یہ کام مجھسے ہوا یعنی یہ سد تیار ہوئی وہ اللہ پاک ایک جانور دریائی کو مجپر غالب نکریگا اہل لشکر نے ہتھیار رکھدیے اور مطمئن ہوے پس وہ جانور قریب تخت نوشیروان کے گیا اور کہا کہ مین ایک ساکنان اس دریا سے ہون سات مرتبہ اس سد کو بنا ہوا پایا اور سات مرتبہ خراب اور جب یہ سد بنی اسقدر مضبوط بنی کہ کوئی دشمن اوسپر غالب نہو سکے پس الہام فرمایا مجکو حق تبارک و تعالی نے کہ تیرے زمانہ مین ایک بادشاہ پیدا ہوگا اور تیری صورت سے مشابہ ہوگا اس سد کو تمام کریگا اور وہ سد قیامت تک رہیگی اور



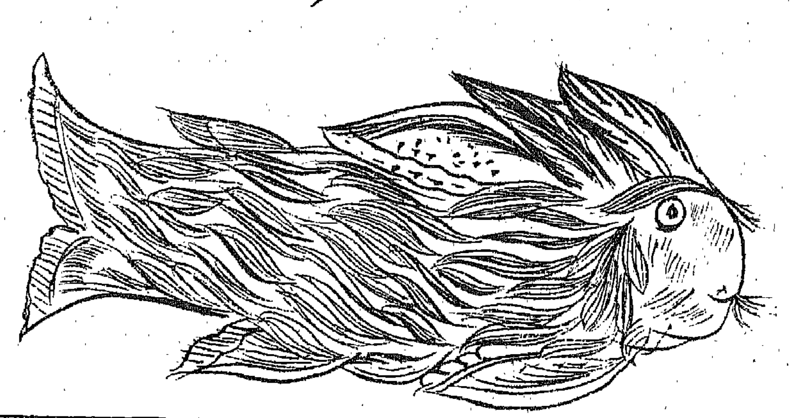
اور کوئی اوسکو خراب نہ کرسکیگا تو وہ ہی بادشاہ ہے پس اللہ جل جلالہ نیک کرے کام تیرے بعد ازان وہ جانور غائب ہوگیا یہ نہ معلوم ہوا کہ ہوا پر اوڑ گیا یا پانی مین غرق ہوگیا

القول فی حیوانات الماء

حیوانات آبی دو قسم ہین ایک قسم وہ ہی کہ اونکی گردن نہین ہی مثل مچھلی کے زندگی اس قسم کی پانی مین ہوتی ہی دوسری قسم وہ ہی کہ اونکی گردن بھی ہی مانند بیطس کے یہ قسم آبی اور ہوائی دونون ہوتی ہی قسم اول کو جناب باری تعالی نے ایسا پیدا کیا کہ اوسکو واسطے فرحت کے کچھ احتیاج ہوا کی نہین بلکہ فرحت اوسکی پانی کی برودت سے ہوتی ہے جب یہ قسم پانی سے دور ہوتی

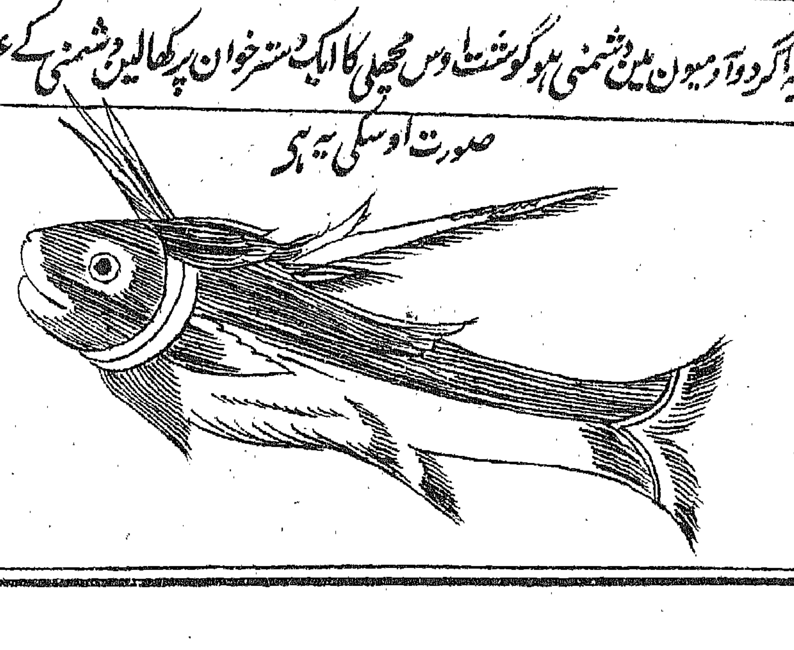
ہی اسطرح پر ہو جاتی ہی کہ جیسے دور ہونے ہوا سے اور حیوانون کی صورت ہوتی ہے اور اس قسم مین آواز نہین ہی اسلیے کہ انکی
گردن نہین ہی حکمت مقتضی اس امر کی ہوئی کہ ہر حیوان کو اوسیقدر اعضا عنایت فرمائے کہ جنکی احتیاج تھی تاکہ زیادتی سے
ثقل نہ پیدا ہو اور جو حیوان کہ صورت تمام ہی اعضا اوسمین زیادہ ہین اور ہر ایک کو اعضا بدن کی شکل پر عنایت کیے اور
مفاصل موافق حرکات دیے پس حیوانات آبی کو اعضا اور مفاصل حیوانات برّی سے کم دیے اور چونکہ حیوانات آبی کو
بسبب اعضا اور مفاصل کے پانی سے صدمہ بہت ہوتا ہی بعض کو جلد صاف عنایت کی اور بعض مین ہڈی پیدا فرمائی اور
بعض مین فلوس یعنی پوست مانند فلوس کے تامثل زرہ اور جوشن کے ہو جاے اور آفات اعدا سے محفوظ رہین اور اس قسم کو
ذی بازو پیدا کیا تا پانی مین سیر کرے جیسا کہ مرغ ہوا مین سیر کرتے ہین اور بعض کو آکل اور بعض کو ماکول پیدا کیا الا ماکول
کو آکل سے زیادہ کیا تا نسل اوسکی منقطع نہو اور غذا آکل پر تنگ نہو اس مقام پر بعض حیوانات آبی کا بیان مع عجائب اور خواص
موافق حروف معجم کے مذکور ہی **ارنب البحر** ایک حیوان ہی سر اوسکا مثل خرگوش کے اور بدن اوسکا مانند مچھلی کے ہے
شیخ الرئیس لکھتا ہی کہ وہ ایک حیوان ہی رنگ اوسکا مثل سیب کے ہے سر اوسکا سرخی مائل ہے اوسکے اجزا مین ایک شے
مثل ورق اشنان کے ہے کلفت کو دور کرتی ہی سر سوختہ اوسکا داء الثعلب کو مفید ہی اور ضماد اوسکا نورہ ہی اور استعمال
اوسکا سرمہ کے ساتھ آنکھ کو روشن کرتا ہی یہ جانور بھی سمومات سے ہی اسلیے کہ کھانا اوسکا حلق کو مجروح کرتا ہی **البس** ایک مچھلی عظیم ہی ہیبتناک حیوانات عظیم کو کھاتی ہے اور اوسکو کوئی نہین کھاتا ہی

صورت ارنب البحر یہ ہی



خاصیت اوسکی یہ ہی کہ اگر دو آدمیون مین دشمنی ہو گوشت اوس مچھلی کا ایک دسترخوان پر کھالین دشمنی کے عوض دوستی پیدا ہو

انسان آبی تمام شکل انسان کی ہی صرف ایک دم زیادہ ہوتی ہی ایک شخص اوسکو گرفتار کر لایا تھا اوسکو قید کر کے لوگونکے آگے پیش کرتا تھا بعض کہتے ہین کہ بحر شام مین بعض وقت کنارے پر



صورت اوسکی یہ ہی

آتے ہین اور چند روز قیام کرتے ہین باشندے وہان کے بہت خوش ہوتے ہین اور کہتے ہین کہ خروج انسان آبی کا دلیل فراخی ہی لکھا ہی کہ انسان آبی کو کسی نے گرفتار کرکے کسی بادشاہ پاس ہدیہ بھیجا کلام اوسکا مفہوم ہوتا تھا اوسکا نکاح کسی عورت کے ساتھ کر دیا اوس سے لڑکا پیدا ہوا کہ مان باپکا کلام سمجھتا تھا اوس لڑکے سے پوچھا کہ باپ تیرا کیا کہتا ہی اوسنے بیان کیا کہ باپ میرا کہتا ہی کہ دم سب حیوانون کی پشت پر جانب اسفل کے ہوتی ہی انسان کو کیا ہوا کہ اوسکے منہ پر واقع ہی

صورت انسان آبی کی یہ ہی



گاو آبی مثل گاو اہلی کے ہوتی ہی یہ گاے پانی سے باہر آکر چرتی ہی اور عنبر کہ کنارے دریا پر ملتا ہی سرگین اسی گاے کا ہوتا ہی اکثر لوگ جانتے ہین کہ عنبر دریا مین پیدا ہوتا ہی جب دریا مین اضطراب ہوتا ہی عنبر کنارے پر آجاتا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ چشمے سے پیدا ہوتا ہی مثل قیر اور نفطہ کے پس جس شخص کے مذہب پر عنبر سرگین گاے ہی نافع دماغ ہی اور حواس کو قوی کرتا ہی اور ایک دانگ اوسکا پینا جوہر روح کو زیادہ کرتا ہے

صورت اوس گاے کی یہ ہی



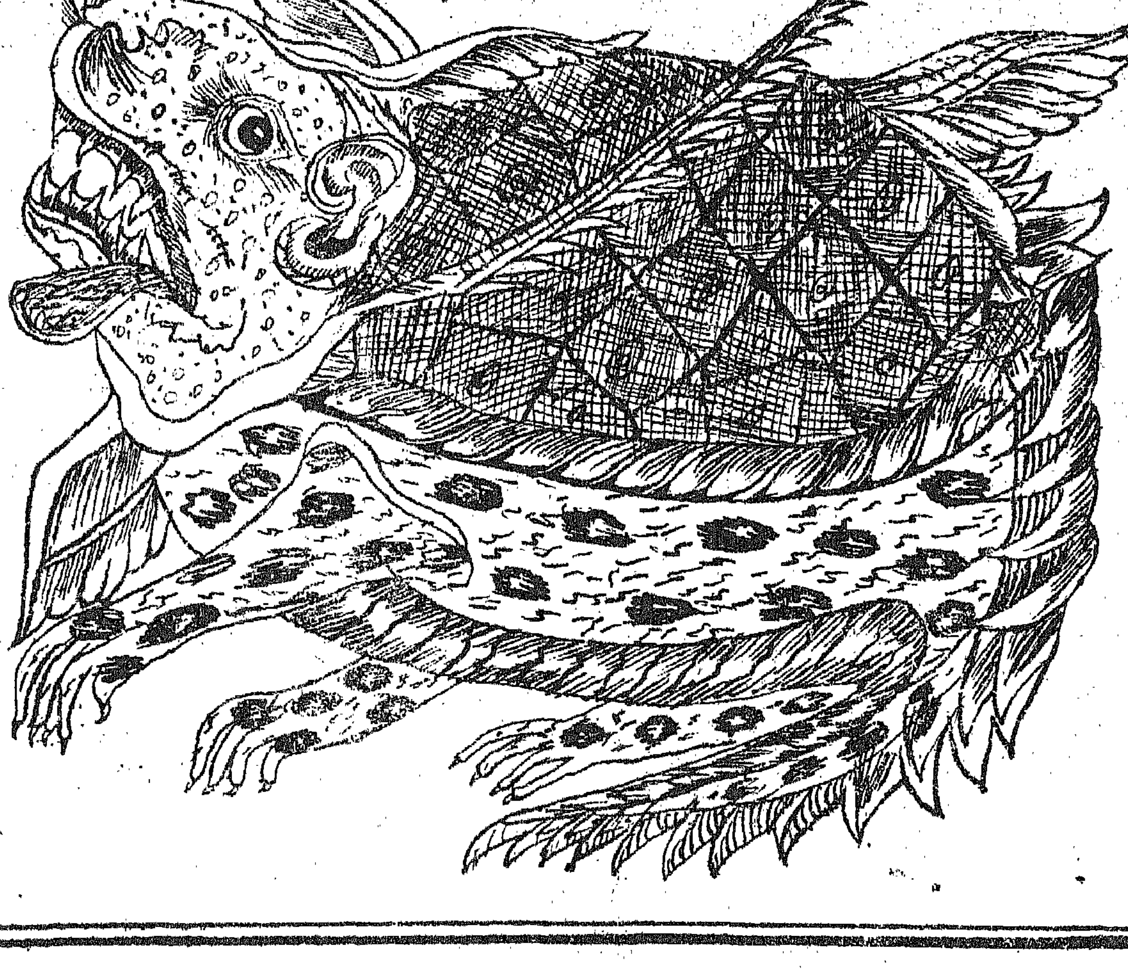
بال ایک قسم ہے مچھلی کی مشہور درازی اوسکی پچاس گز کی ہی کشتی کو غرق کرتی ہی اور جو کچھ پاتی ہی کھا جاتی ہے عنبر کو کھاتی ہی جب کنارے پر آتی ہی عنبر او سکے شکم سے نکالتے ہین اور اوس عنبر کو مبلوع کہتے ہین یعنی کھایا ہوا وہ عنبر اچھا ہوتا ہی وقت مد بحر کے دریاے بصرہ مین آتی ہی اور بسبب تنگی اس دریا کے پھرنا اوسکا دشوار ہوتا ہے پس اوسکو قلابون سے کھینچتے ہین اور تیر اندازی کرکے ہلاک ہی اوسکے باہر نکالتے ہین اور اوسکے دماغ سے بہت روغن نکلتا ہے وہ چراغ مین جلاتے ہین روشنی خوب ہوتی ہی اور کشتی پر ملتے ہین الا کھانیکے لائق نہین ہے



صورت بال مچھلی کی یہ ہے

تمساح اوسکو نہنگ بھی کہتے ہین مانند سوسمار کے ہوتا ہی منہ کھولے رہتا ہی ساٹھ دانت اوسکے منہ مین ہین بیس اوپر چالیس نیچے اور درمیان دو دانتون کے ایک ایک دانت چھوٹا مربع ہوتا ہے کہ وقت منہ بند کرنے کے ایک دوسرے مین داخل ہوجاتا ہے اور پشت اوسکی مثل سنگ پشت کے ایک ہڈی ہے کہ جھک نہین سکتی اور لوہا اوسپر اثر نہین کرتا ہے اور اوسکے چار پر ہین اور ایک دُم دراز بقدر چھ گز کے اور سر اوسکا دو گز کا لانبا ہے اور بدن اوسکا درازی مین آٹھ گز کا ہے جب کوئی چیز چباتا ہے اوپر کے کلہ کو حرکت دیتا ہے بخلاف تمام حیوانون کے اور اپنے بدن پر لپیٹ نہین سکتا ہے اسلیے کہ اوسکے بدن مین مہرہ نہین ہے اور وہ نہایت کریہ منظر یعنی بدشکل ہے جس حیوان کو پاتا ہے کھا جاتا ہے تمام حیوانات اوس سے ہراسان رہتے ہین دریاے نیل اور سندھ مین اکثر پایا جاتا ہے پانی کے نیچے چھپا ہوا جاتا ہے

جب کسی حیوان کو قریب پانی کے دیکھتا ہی کود کر شکار کر لیتا ہی مثل سوسمار کے بیضہ دیتا ہی اور اوسکے بیضہ سے مشک کی
بو آتی ہی سرگین منھ کی طرف سے کرتا ہی اسلیے کہ اوسکے جسم مین کوئی اور سوراخ نہین ہی جو شی کھاتا ہی اوسکے دانتون مین رہجاتی
ہی کیڑے اوس سے پیدا ہوتے ہین اور مکلف ہوتی ہین پس پانی سے باہر نکل کر منھ اپنا کھولدیتا ہی اور آفتاب کے سامنے بیٹھتا ہی
پس ایک جانور مثل طیطوی کے آتا ہی اور اوسکے منھ مین گھسکر وہ پس ماندہ جو اوسکے دانتون مین ہی چن لیتا ہی جب تک اوسکے
دانتون مین کچھ بھی رہتا ہی وہان سے نہین ہلتا ہی اگر اس درمیان مین کوئی صیاد آجاتا ہی شور کرتا ہی تاکہ تمساح دریا مین چلا جاوے
بعد ازان جب تمساح کو معلوم ہوتا ہی کہ اب منھ پاک ہو گیا ہی اپنے منھ کو بند کر لیتا ہی تاکہ اوس جانور کو بھی کھا لیوے اللہ پاک نے
اوس جانور کے سر پر ایک ہڈی مثل سوئی کے پیدا کی ہی وہ اوسکے تالو مین مارتا ہی ناچار تمساح منھ اپنا کھولدیتا ہے وہ جانور
اوڑجاتا ہی خواص اوسکے یہ ہین کہ اگر صاحب درد ہی آنکھ اوسکی اپنی داہنی طرف اور بائین آنکھ بائین طرف رکھے فی الحال درد دفع ہو
ہوجاوے اور جو شخص دانت اوسکے اپنے پاس رکھے قوت باہ زیادہ ہووے جگر اوسکا نیچے دامن مصروع کے جلانا صرع کو دور
کرتا ہی چربی اوسکی اگر موضع درد پر کسی گزندہ کے رکھین اوسیوقت درد موقوف ہوگا پتہ اوسکا اگر آنکھ مین لگاوین تو سفیدی
آنکھ کی زائل ہوگی اوسکے دم کی کھال اگر بچہ کی پیشانی پر رکھین تو وہ بچہ وقت لڑائی کے سب پر غالب ہو سرگین اوسکی اگر
آنکھ مین بطور سرمہ کے لگاوین سفیدی چشم زائل ہو


صورت تمساح کی یہ ہے

تنین یعنی سانپ یہ حیوان بزرگ جثہ ہولناک صورت دہن چشم کلان سر دہن فراخ شکم وسیع رکھتا ہی جو پاتا ہی کھا جاتا ہی جانوران آبی اوس سے ہراسان رہتے ہین جب حرکت کرتا ہی دریا اضطراب مین آتا ہی جب شکم اوسکا بھر جاتا ہی جسم اپنا دریا سے بہ شکل قوس قزح کے نکالتا ہی تاکہ حرارت آفتاب کی اوسمین اثر کرے بقراطیس حکیم لکھتا ہی کہ مین دریا کے کنارے پر مسکن گزین تھا اوس بلاد مین وبا پیدا ہوئی اور نہایت کثرت وبا ہوئی آخر کو معلوم ہوا کہ ایک تنین کو اپنے دریا سے نکالا ہی جس مقام مین تھا وہانسے بیس فرسنگ پر وہ سانپ پڑا تھا اوسکے باعث سے ہوا مین فساد آیا تھا اور سبب وبا کا ہوا تھا بہت مال ان بلاد سے جمع کرکے اوسکا نمک خرید کیا اور تنین پر ڈالا اوسوقت وبا کم ہوئی اوسوقت درازی اوسکی دو فرسنگ کی تھی اور رنگ اوسکا مثل رنگ شیر کے تھا اور اوپر فلوس مثل فلوس ماہی کے تھے اور دو بازو مثل ماہی کے تھے اور سر اوسکا بہت بڑا تھا مانند سر آدمی کا اور کان اوسکے بھی مثل آدمی کے تھے الا بہت دراز اور چشم فراخ گول ہر ایک آنکھ مثل حوض بزرگ کے معلوم ہوتی تھی اور اوسکی گردن سے چھ گردنین اور نکلی تھین کہ ہر ایک کا طول بیس گز کا تھا اور سر اونکا مثل سانپ کے سر کے تھا شداد ابن افلیح مغربی کہتے ہین کہ ایک مرتبہ مین عمر الیکانی کی مجلس مین حاضر تھا وہان اس سانپ کا تذکرہ ہوا مجھسے پوچھا اگر تمکو معلوم ہی کہ یہ سانپ کہانسے آیا مین نے کہا مجھے نہین معلوم کہا یہ سانپ صحرا مین ہوتا ہی متمرد جانوران صحرائی کو کھا جاتا ہی یہ کھاتے کھاتے بہت بڑا اور قوی ہو جاتا ہی جب فساد اوسکا بہت ہوتا ہی جانوران صحرائی اوس سے تنگ ہوکر فریاد کرتے ہین اللہ تعالی ملائکہ کو بھیجتا ہی کہ اوسکو اوٹھا کر دریا مین ڈال دین یہ سانپ وہان بھی جانوران دریائی کو کھانا شروع کرتا ہی اور بھی بڑا ہو جاتا ہی آخر کو وہ جانور بھی اوس سے نالان ہوتے ہین اوسوقت اللہ جل جلالہ پھر ملائکہ کو حکم دیتا ہی کہ اس سانپ کو یاجوج ماجوج کی طرف ڈال دین کہ وہ اوسکو کھا جاوے جالینوس نے خواص اوسکے لکھے ہین کہ اگر چربی اوسکی کسی گزندہ کے زخم پر لگا دین بہت جلد نفع حاصل ہو اور اگر گوشت اوسکا کوئی کھاوے شجاعت اور دلیری اوسمین بہت آتی ہی خون اوسکا جو شخص آلہ

ذکر پر بوقت مجامعت کے ملے اون دونون مین نہایت محبت پیدا ہوگی

صورت تنین کی یہ ہے



جری فارسی مین اسکو مار ماہی کہتے ہین یہ جانور مچھلی اور سانپ سے پیدا ہوتا ہی جاحظ کہتا ہی کہ جری موشان بری کو کھاتا ہی
ارباب کشتی کہتے ہین کہ رات کو موشان بری کہ انکو جردان بھی کہتے ہین دریاے بصرہ مین پانی پینے آتے ہین جری میان
پانی کے منتظر وقت رہتا ہی جب جردان پانی پینا شروع کرتے ہین پانی مین جری کود کر اونکو پکڑ لیتا ہی خاصیت اوسکی یہ ہی
کہ گوشت اوسکا آواز کو خوش کرتا ہی اور لشش جو بدن پر ہوتا ہی اوسپر رکھین تو وہ عارضہ دفع ہوجاتا ہی اور قوت باہ بھی
زیادہ کرتا ہی اور پتہ اوسکا اگر اسپ دیوانہ کی ناک مین ڈالین تو جنون اوسکا دفع ہو **جلکا** یہ حیوان مار ماہی سے

صورت جری کی یہ ہے



صورت جلکا کی یہ ہے



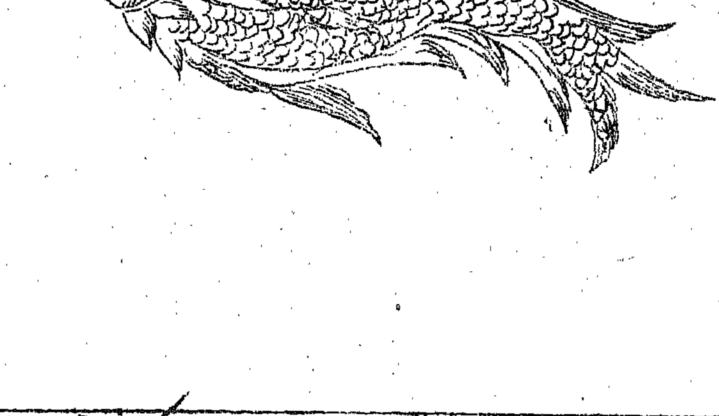
مشابہ ہے اور قسم ماہی سے ہے تہ نیچے
ریگ کے رہتی ہے صبح و شام پانی سے
طلب غذا کے لیے نکلتی ہے علامت
اوسکی یہ ہے کہ اگر اوسکو ذبح کرین خون
اوسکے نہین نکلتا ہے اور استخوان اوسکے
اسقدر نرم ہوتی ہین کہ گوشت کے ساتھ
اوسکو کھالیوے گوشت اوسکا
عورت کو فربہ کرتا ہے

دلفین اہل کشتی اس ماہی کو
مبارک جانتے ہین جب اسکو دیکھتے
خوش ہوتے ہین جب کسی غریق کو
دیکھتی ہے اوسکو کھینچکر کنارے پر
لاتی ہے کہتے ہین کہ اوسکے دو بازو
ہین کشتی کے ساتھ اپنے دونون
بازو کھولکر ہوتی ہے یہ معلوم ہوتا ہے
کہ آواز کشتی ہین جب کشتی اوراست پر
آجاتی ہے وہ جب مانند کی کے اپنے
بازو بند کر لیتی ہے بعض کہتے ہین
کہ غریق کو اپنی پشت پر لیتی ہی اور بعض کہتے ہین کہ اپنی دم غریق کے ہاتھ مین دیکر کنارے پر لاتی ہے

صورت دلفین کی یہ ہے



صورت ذوبان کی یہ ہے



ذوبیان

ذوبیان ایک قسم مشہور ہے مچھلی کی اوسکے گوشت کو جس مقام پیکان یا کانٹا زہرہ گیا ہو اگر رکھین تو فی الحال وہ نکل آتا ہے اور اگر اوسکے گوشت کو سیاہ چیونٹیون کے ساتھ ملاکر لگاوین تا کہ منبت الشعر سے پاک کرے اور قوت باہ زیادہ ہو رعادہ ایک مچھلی چھوٹی ہے نہایت مخدر یعنی کیفیت مستی کی رکھتی ہے یہانتک کہ اپنے تئین گڑھون مین ڈالدیتی ہے خاصیت اوسکی یہ ہے کہ جب صیاد کے جال مین آتی ہے اور صیاد رسی اوسکی پکڑے ہوتا ہے اوسکو اسقدر لرزہ معلوم ہوتا ہے کہ رسی وسیلے اوسکے ہاتھ چھٹ جاتی ہے اگر وہ رسی دراز ہو اگر صیاد رسی چھوڑ دے زندہ سے تو حرارت غریزی بالکل جاتی رہتی ہے صیاد اوسکو پہچانتے ہین جب اونکو معلوم ہوتا ہے کہ رعادہ جال مین آئی ہے رسی کو کسی درخت یا پتھر یا میخ مین باندھ دیتے ہین جب وہ مرجاتی ہے یہ خاصیت اوسکی دفع ہوجاتی ہے اطبائے ہند اس مچھلی کا گوشت امراض حارہ مین دیتے ہین شیخ الرئیس بو علی بن سینا نے لکھا ہے کہ اگر رعادہ زندہ کو صاحب صداع کے پاس لیجاوین فی الحال عارضہ اوسکا دفع ہوجاوے اور بعض نے لکھا ہے کہ اگر کوئی اس مچھلی کا گوشت اپنے پاس رکھے عورتین اوسکو بہت عزیز رکھین خصوصاً اوسکی زوجہ ایک لحظہ مفارقت اوسکی گوارا نکرے وزامور ماہی معروف ہے مردم بحر اسکو مبارک جانتے ہین اور اوس سے تفاول کرتے

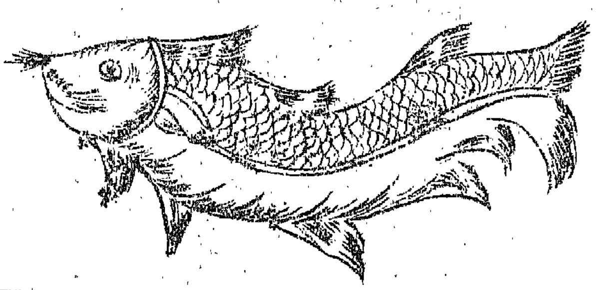
صورت رعادہ مچھلی کی یہ ہے



ہین اگر وہ جال مین آجاتی ہے اوس سے مزاحم نہین ہوتے ہین اور کہتے ہین کہ وہ کبھی آدمیونکو دوست رکھتی ہے اگر دریا مین کشتی کو دیکھتی ہے آگے آگے مثل راہبر کے چلتی ہے اگر کوئی بڑی مچھلی قصد تباہ کرنے کشتی کا کرتی ہے یہ مچھلی اوسکے کان مین گھسکر دماغ کو اوسکی حرکت دیتی ہے یہانتک کہ وہ بڑی مچھلی پتھر پر اپنا سر مارتی ہے پھر جبتک کہ وہ مچھلی مرتی نہین ہے یہ اوسکے کان سے باہر نہین آتی ہے جب وہ مرجاتی ہے یہ بھی نکل آتی ہے اور کشتی اوسکے شر سے بچا لیتی ہے

بقیاس ماہی مشہور ہے جانب بیت المقدس کے ہوتی ہے شیخ بو علی بن سینا کہتا ہے کہ اوسکی جلد کی خاک اگر چار پایون کی آنکھو مین لگائین سفیدی اوسکی آنکھ کی دفع ہو

صورت زمور ماہی کی یہ ہے



سرطان

فارسی مین اوسکو خرچنگ اور ہندی مین کیکڑا کہتے ہین سر اوسکا نہین ہوتا دونون آنکھین اوسکی کندھونپر ہوتی ہین اور منھ اوسکا سینہ پر اور آٹھ پیر ہین ایک پہلو سے چلتا ہے تمام سال مین سات مرتبہ بدن سے کھال گراتا ہے اوسکی مسکن مین دو سوراخ ہوتے ہین ایک تری مین دوسرا ایک خشکی مین جب کھال گراتا ہے سوراخ خشکی کا کھولدیتا ہے تاکہ ہوا آئے اور سوراخ تری کا بوجہ اعدا کے بند کرلیتا ہے اسلیے کہ اوس زمانہ مین نہایت ضعیف ہوجاتا ہے جب بسبب ہوا کے قوت آتی ہے سوراخ خشکی کا بند کرلیتا ہے اور تری کا کھولکر بتلاش معاش دریا مین جاتا ہے خواص اوسکے یہ ہین کہ اگر خرچنگ کو اوس درخت مین لٹکاوین کہ پھل اوسمین نہ آتے ہون تو وہ درخت بارآور ہوگا

صورت بقیاس ماہی کی یہ ہے



اور پھل اوسکے خراب ہونگے نہ گرینگے اور اگر اوسکے گوشت کو زخم پیکان وغیرہ پر رکھین تو پیکان نکل آویگا اور اگر سانپ یا بچھو وغیرہ کے زخم پر رکھین نافع ہوگا اور اگر اوسکو جلاکر خاک اوسکی شربت کے ساتھ گزندہ سگ دیوانہ کو دین نفع بخشیگا اور اگر اوسکی خاک کو بطور سرمہ کے آنکھ مین لگاوین سپیدی آنکھ کی زائل ہو اور پانی جو بسبب نزلہ کے آنکھ سے نکلتا ہے موقوف ہوئے شیخ بوعلی بن سینا نے لکھا ہے کہ گوشت اوسکا مسلول کو نافع ہے علی الخصوص عورت کے دودھ کے ساتھ زیادہ تر سریع النفع ہے اگر چشم سرطان کو کوئی شخص اپنے پاس رکھے اچھے خواب دیکھے اور اگر اوسکی آنکھ کو جب الفار کے ساتھ باندھکر جو لڑکا بہت روتا ہو اور بدمزاج ہو اوسکے گلے مین باندھین نافع ہو اور اگر سرطان کے سر کو صاحب ربع اپنے بازو پر باندھین تو نفع بخشیگا اگر کسی شخص کو تپ ہو سات مرتبہ سرطان کے کاٹے اوسکے دامن کے نیچے جلاوین تپ دفع ہوگی اور اگر اوسکے پیر عنبر اور کافور کے ہمراہ صاحب خنازیر باندھین خنازیر یعنی گھانیکہ دفع ہوا اور جو شخص سرطانکو گردن مین لٹکا دے علت خنازیر اوسے نہوگی اور بیضہ سرطان بہ تقشیر کے ہمراہ تپ دق کو زائل کرتا

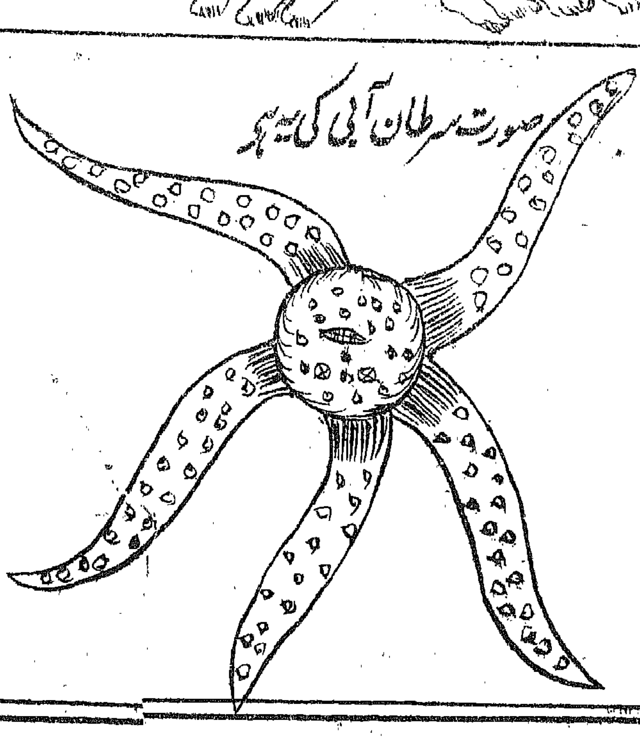
سرطان آبی

حیوان عجیب ہے ہوتا ہے اسکے سر مین پانچ سانپ ہین حکیم دیسقوریدوس نے لکھا ہے کہ اگر اوسکو جلاوین کلف کو نافع ہوا اور اگر دانتوں مین ملین جلا یاوین اور اگر چار پایون کی آنکھ مین پہو کہ مین سپیدی دور ہو اور اگر اوسمین ناسک لگا کر سرمہ کرین تا خوشہ جاتا ہے شیخ بو علی بن سینا نے لکھا ہے کہ خاک اوسکی دانتون کو جلا دیتی ہے اور زخمون کو خشک کرتی ہے منقور شیخ الرئیس نے لکھا ہے کہ یہ حیوان آبی ہے دریاے نیل مین کہ مصر مین واقع ہے شکار کرتے ہین بعضے لکھتے ہین کہ یہ جانور نسل تمساح یعنی نہنگ سے ہے اگر یہ جانور خشکی مین پرورش

صورت سرطان کی یہ ہے

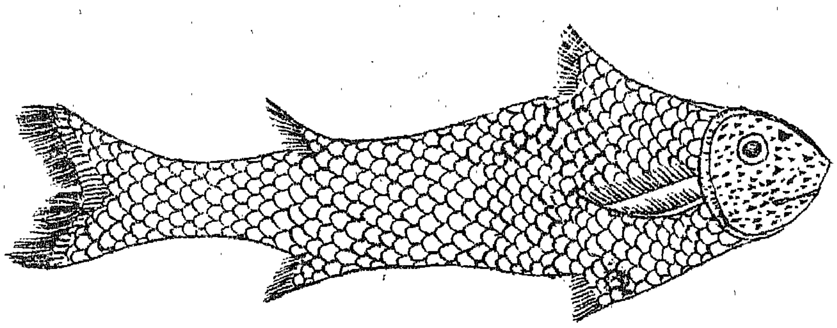


صورت سرطان آبی کی یہ ہے



پاتا ہی سقنقور ہوتا ہی اور اگر پانی مین پرورش پاتا ہی نہنگ ہوتا ہی اور بعض قائل ہین کہ یہ جانور تمساح ہی پس اگر بعد نکلنے کے بیضہ سے قصد دریا کا کیا تمساح مشہور ہوا اور اگر قصد ریگ کا کیا سقنقور ہوا کہتے ہین کہ اگر یہ جانور آدمی کو کاٹے اور وہ شخص اوس زخم کو قبل اسکے کہ وہ دریا مین آوے دھو ڈالے وہ جانور مرجاویگا اور اگر وہ شخص زخم کو نہ دھوے گا خود مرجاویگا کہتے ہین اوسکے بھی مثل سوسمار کے دو قضیب ہوتے ہین گوشت اوسکا قوت باہ کو زیادہ کرتا ہی خصوصًا اوسکے سر کا گوشت زیادہ تر مبہی ہی اور جسقدر یہ جانور بڑا ہوگا گوشت اوسکا زیادہ مفید ہوگا شیخ الرئیس کہتا ہے گوشت ناف اور چربی اوسکی مبہی ہی اسقدر کہ ہرگز سکون نہین ہوتا ہی جبتک کہ پنیر اور مسور نہ کہاوے اگر گوشت اوسکا کسیقدر اوس لڑکے کے باندھین کہ خواب مین ڈرتا ہے تو ہرگز نہ ڈریگا اور اوسکی پشت کی ہڈی اگر کوئی شخص اپنی پشت پر باندھے قوت باہ زیادہ ہو اس بارہ مین یہ جانور خاصیت عظیم رکھتا ہی

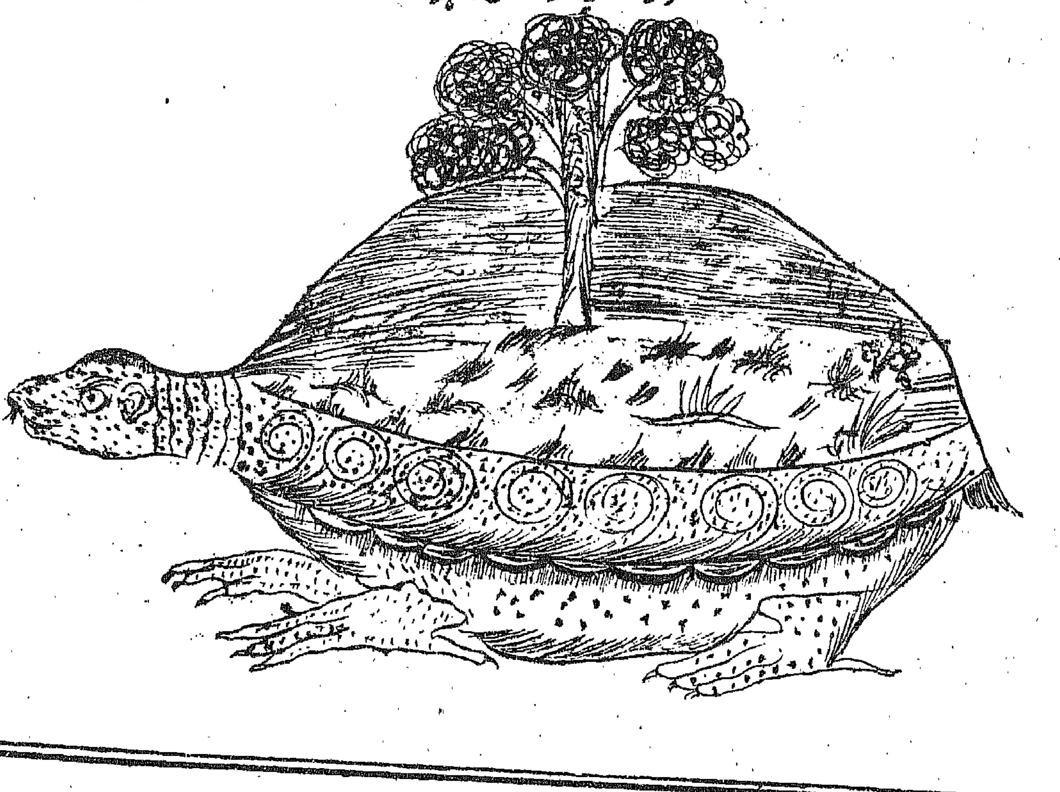
صورت ماہی سقنقور کی یہ ہی



سلحفات فارسی مین اسکو سنگ پشت اور ہندی مین کچھوا کہتے ہین یہ جانور دریا مین ہوتا ہی اور صحرا مین بھی ہوتا ہی لیکن دریائی بہت بڑا ہوتا ہی یہانتک کہ آدمی جانتے ہین کہ یہ جزیرہ ہی چنانچہ ایک تاجر سے حکایت ہی کہ وہ بیان کرتا ہی کہ مین ایک دریا مین جاتا تھا ناگاہ ایک جزیرہ معلوم ہوا کہ اوسمین گھانس بہت تھی مین اپنے ہمراہیون کے ساتھ وہان گیا اور وہان کھانا پکانے کے واسطے چولہے کہودے اور نخچیت طعام مین مشغول ہوے کہ دفعتًا اوس جزیرہ کو جنبش ہوئی ملاحون نے کہا کہ تاجرو جلد کشتی پر بھاگ آو یہ جزیرہ نہین ہی کچھوا ہی آگ کی گرمی

اوسکو ہو نچی اب پانی کے اندر رجایا چاہتا ہی بسبب عظمت کے مثل جزیرے کے معلوم ہوتا ہے اور بسبب درازی
زمانہ کے خاک اوسپر جمع ہو گئی اور گھانس جمی ہی جب یہ جانور بیضہ دیتا ہے اوسکے مقابلہ مین بیٹھتا ہے اور ہمت
اپنی اسی امر مین مصروف کرتا ہی حق جل جلالہ اوس بیضہ مین بچہ پیدا کرتا ہی اسلیے کہ اسفل اوسکا مثل پتھر کے سخت
ہوتا ہے اور گرمی اوسمین نہین ہوتی ہے کہ بچہ پیدا ہوا اور اسکا نر جب مادہ کے ساتھ مجامعت کرنا چاہتا ہے
ایک گھانس اپنے منھ مین لیتا ہی کہ خاصیت اوسکی یہ ہی کہ جو شخص اوس گھانس کو اوٹھاتا ہے حاجت روا ہوتا ہے
پس مادہ اوسکی اطاعت کرتی ہے اہل عجم اوس گھانس کو مہر گیاہ کہتے ہین شناخت اوسکی سواے اس جانور کے
منھ مین نہین ہو سکتی ہی سنگ پشت سانپ کے دم منھ مین لیکر چباتا ہی اور سر اپنا نیچا کر لیتا ہی وہ سانپ جسم اپنا
اوسکی پشت پر مارتا ہی یہانتک کہ سانپ ہلاک ہو جاتا ہے خواص اوسکے یہ ہین کہ جس عضو انسان مین درد ہو
عضو سنگ پشت کا اوس جگہ باندھین تو درد دفع ہو پیر اوسکا اگر منقرس پر باندھین نافع ہوگا الا داہنی طرف
داہنا پیر اور بائین طرف بایان پیر اگر کسی مقام پر بال اوکھاڑکر سنگ پشت کا خون دو تین مرتبہ لگاوین بال اوس
مقام پر نہ نکلین گے اگر اوسکے پتہ کو شہد مین ملا کر آنکھ مین لگاوین سپیدی چشم دفع ہو اور پانی نزلہ کا بھی
نہ بہے گا اور روشنی آجاوے اور پیا اوسکا خناق کو دفع کرے اور اگر مصروع اوسکو اپنی ناک پر لگاوے
نافع ہو اور کاسہ پشت سنگ پشت دیگ پر بند کرین اور آتش دین ہرگز اوسمین جوش نہ آویگا زردی بیضہ سنگ پشت
تین مثقال اگر صاحب کھانسی کو دین اور دودھ بھی شامل کرین بہت نافع ہوگا چاہیے کسیقدر کھانسی سخت ہو واللہ اعلم بالصواب

صورت کچھوے کی یہ ہی



سمارلیس ایک قسم ہی مچھلی کی معروف و مشہور شیخ الرئیس نے لکھا ہی کہ مرارہ اوسکا اگر سر اور داد پر ملین دفع ہو اور اگر گوشت بڑھ گیا ہو اوسکو بھی دفع کرے گا

صورت سمارلیس یہ ہے



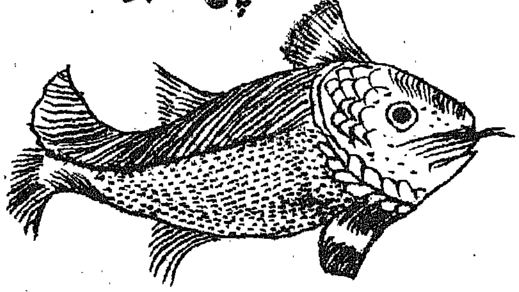
سمک اقسام مچھلی کے بہت ہین اور ہر قسم کا نام بھی جداگانہ ہے چھوٹی بھی ہوتی ہین اور بڑی بھی اور بڑی یہانتک ہوتی ہین کہ انتہا اوسکی نہین معلوم ہوتی چنانچہ بعض تاجرون نے بیان کیا ہے کہ بارہا ایسا اتفاق ہوا ہے کہ بوجہ مچھلی کے گذر کشتی کا دشوار ہو گیا یہانتک تا عرصہ چہار ماہ اوسجگہ قیام پذیر رہی جب وہ مچھلی نکل گئی اوسوقت آہستہ ملا اور بعض مچھلیان وہ ہین کہ دوسرا طرف اوسکا ہرگز نہین معلوم ہوتا ہی جو مچھلی آب شیرین مین ہوتی ہی ماہی آبشور سے گوشت اوسکا لطیف اور خوش ذائقہ ہوتا ہی کہتے ہین کہ جس سال بارش کثیر ہوتی ہی ماہی بھی بہت ہوتی ہی جب وقت بیضہ دینے کا آتا ہی جس مقام پر پانی صاف ہوتا ہی وہان بیضہ دیتی ہین اور بہت کثرت سے بیضے دیتی ہین اور بیضونکو مٹی مین چھپا دیتی ہین جسطرح ملخ صحرا مین گڑھی کھودکر انڈے اپنے پوشیدہ کرتی ہی اور اوسی مقام مین بچے پیدا ہوتی ہین حکیم بلیناس نے لکھا ہی کہ ماہی تازہ کو اگر مست سونگھے مستی اور بے اختیاری اوسکی زائل ہو اور ہوشیاری آجاوے شیخ الرئیس نے لکھا ہی کہ گوشت اسکا شہد کے ہمراہ اگر استعمال مین لاوین نزول آب کو مانع ہو اور روشنی بصر تیز ہو اور بعض کہتے ہین کہ قوت باہ بھی پیدا کرتا ہی اور قے بھی لاتا ہی اور پتہ اوسکا خناق کو نافع ہی چاہین سیلین اور چاہین شکر کے ہمراہ مخنوق کے حلق مین پھونکدین شبوط ماہی شہر ہی بصرہ کے قریب مین یہ قسم بہت ہوتی ہی گوشت اسکا نہایت لذیذ ہوتا ہی درازی اوسکی بقدر ایک گز کے اور عرض اوسکا بقدر ایک بالشت کے ہوتا ہی جاحظ کہتے ہین کہ مین نے صیادون سے سنا ہی کہ شبوط جسوقت جال مین آتی ہی اور خلاصی پانا دشوار جانتی ہے بقدر دس گز کے اوچھل جاتی ہی اور اسقدر ہوا پر بلند ہوتی ہی اور جال مین سوراخ کرکے نکلجاتی ہی ششقنقین ایک حیوان دریائی ہی عجیب الشکل اوسکے پانچ دم ہین منقلب بخلاف اوس مقام کے کہ دم جانورونکی نکلتی ہی پوست اوسکا درد دندانکو زائل کرتا ہی خواہ چباوین یا دانتون پر رکھین

صورت ششقنقین کی یہ ہے



صیر مچھلی چھوٹی ہے دریاے شام مین بہت پائی جاتی ہے اگر اوسکے شوربے سے کلی کرین درد دہن دفع ہو

صورت صیر مچھلی کی یہ ہی



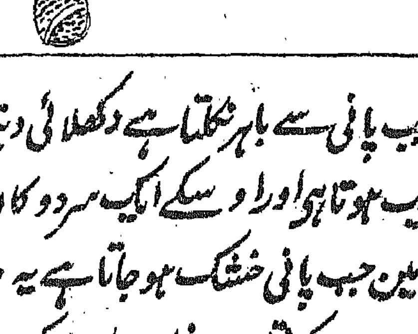
ضفدع ہندی مین اسکو مینڈک کہتے ہین یہ جانور دریائی اور صحرائی ہی آنکھین اوسکی نہایت گرم ہین اور ظاہر ہین اور کان اوسکے بھی ظاہر ہین روایت ہی کہ عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت ہے کہ فرمایا آپنے نہ مارو ضفدع کو کہ تسبیح اوسکی تسبیح ہی حق تعالی کی اور نہین ہی مخلوقات سے کوئی شی کہ مشغول بذکر باری تعالی ہو ابتدا انکے پیدائش کی یہ ہی کہ پانی مین مثل وودہ یعنی کیڑون کے باریک اولاً معلوم ہوتے ہین بعد ازان مثل چنون سیاہ کے معلوم ہوتے ہین پھر بعد چند روز کے اونکے ہاتھ پیر معلوم ہوتے ہین اور صورت مینڈک کی ہو جاتی ہی اونکے جسم مین ہڈی نہین ہوتی ہی اور بعد ازان اونسے بچے بھی پیدا ہوتے ہین انکو شور و غل بہت کرتے ہین جب آگ دیکھتے ہین خاموش ہو جاتے ہین جاحظ نے لکھا ہی کہ جب ضفدع کے منھ مین پانی ہوتا ہی آواز کرتا ہی اور جب پانی نہین ہوتا ہی خاموش رہتا ہی اسیوجہ سے جب پانی کے باہر ہوتا ہی آواز نہین کرتا ہے اور ضفدع صحرائی سبز ہوتا ہی اوسمین زہر ہوتا ہی اگر کوئی کھالیوے ہلاک ہو جاوے اور اگر ضفدع کو اوسوقت کہ پانی سے نکلے ثالیل پر رکھین دو تین مرتبہ یہ عمل کرین ثالیل دفع ہونگے اور اگر اوسکا شکم چاک کرکے گزیدہ کے موضع درد پر رکھین نافع ہووے اور اوسکو کوئی جانور نہین کھاتا ہی مگر شیر اگر دریائی مینڈک کوئی کھاوے رنگ اوسکا سیاہ ہوگا اور روشنی چشم کم ہوگی اور منھ گندہ ہوگا اور عقل زائل ہوگی بلیناس حکیم صاحب کتاب خواص نے لکھا ہی کہ اگر مینڈک دیگ جوشان مین پھینکین جوش اوسکا موقوف ہوگا اور جسکو تپ ربع ہو اوسکے اوپر لٹکادین توانشاء اللہ تعالی تپ دفع ہوگی اور منجملہ خواص عجیبہ اوسکے سے ایک یہ لکھا ہی کہ ایکزمانہ مین حاکم موصل نے ایک مکان باغچہ مین بنایا اور قریب اوسکے ایک حوض بھی تیار کیا اوسمین مینڈک پیدا ہوے حاکم اونکی بق بق سے نہایت تنگ ہوا اپنے رفیقون سے کہا کہ کوئی تدبیر کرو تاکہ بق بق انکی موقوف ہووے ہرچند تدبیرین کین سودمند نہوئین اتفاقاً ایک شخص وہان وارد ہوا اوسنے ایک طشت لیکر پانی پر پھیرا جبتک وہ طشت پانی پر رہا آواز اونکی موقوف رہی شیخ الرئیس نے لکھا ہی کہ جس سال مینڈک بہت پیدا ہوتی ہین اوس سال وبا کی کثرت ہوتی ہی حکیم بلیناس نے اسکے اجزا کے خواص مین لکھا ہی کہ اگر اوسکی زبان روئی مین چور کو دین وہ اپنی چوری سے اعتراف کرے اور اگر سوتے شخص کے دل پر رکھدین جو کام اوسنے حالت بیداری مین کیے ہون گے سب بیان کردیگا اور اگر اطراف زبان کو قصب یعنی گنے مین خاکستر کرکے جس مقام پر بدن سے لگادین ہرگز وہان بال نہ جمین گے اور اسی طور پر خون اوسکا جس مقام پر لگادین وہان بھی بال نہ جمین گے جو شخص اسکا خون منھ پر ملے ست کہ

نزدیک دوست ہوگا اور جو شخص خون اسکا کھالیوے اسقدر متلی کرے کہ ہلاک ہووے اور اگر چربی اوسکی بن دندان پر رکھین بے تکلف دانت گر جائینگے اگر اوسکی چربی کو اعضاے بدن پر ملین اثر سردی کا اوس سے معلوم ہوگا اور دل اور پتہ اوسکا زہر قاتل ہے شیخ الرئیس نے لکھا ہی کہ یہ خواص مینڈک صحرائی کے ہین نہ مینڈک آبی کے علق ہندی مین اسکو جونک کہتے ہین یہ جانور سیاہ ہوتا ہی درازی اوسکی بقدر ایک انگشت کے ہوتی ہی سر اور دُم اوسکی باریک ہوتی ہی اور تمام جسم گندہ اطبا جب چاہتے ہین کہ کسی عضو سے خون فاسد کو دور کرین اس جانور کو اوس مقام پر لگا دیتے ہین تاکہ یہ اوس مقام سے خون کو کھینچ لے اور جب چاہتے ہین کہ جدا کرین نمکین پانی اوس مقام پر ڈال دیتے ہین فی الفور اوس مقام سے جدا ہو جاتا ہی اور اکثر پانی مین بیچ حلق حیوان کے کہ پانی پیتا ہو چسپان ہو جاتا ہی جسوقت بال لومڑی کے جلاکر دھوان اوسکا اوس حیوان کے منھ مین دیتے ہین یہ جانور حلق کو چھوڑ دیتا ہی اور خواص عجیبہ اس جانور سے یہ ہی کہ جب شیشہ گر شیشے کو بھٹی پر رکھتا ہی اگر جونک اوسمین ڈالدیوے تو اوسکے دھوین کی تاثیر سے تمام شیشے ٹوٹ جائینگے ایسطور پر اگر تنور مین جونک کو ڈالدین تمام روٹیان تنور سے چھوٹ کر آگ مین گر پڑینگی اور اگر اس جانور کا بخور مکان مین کرین مچھر وغیرہ ہلاک ہونگے اور اگر اس جانور کو قارورہ مین جلاکر خاک اوسکی کسی مقام پر بال توڑ کر لگاوین ہرگز وہان بال نہ نکلینگے

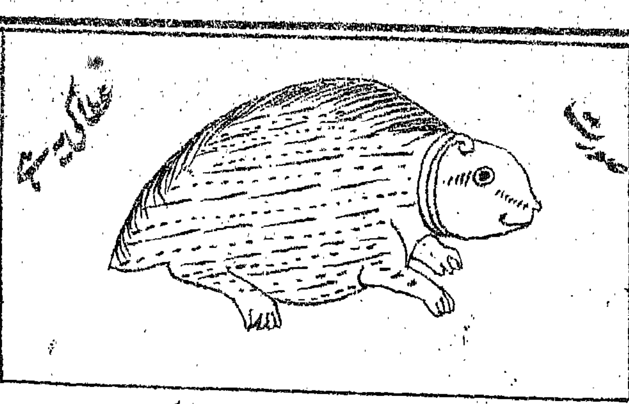


صورت مینڈک کی یہ ہی

عطایہ جانور ایک قسم کا ہی جانوران صدفی سے بستہ پانی مین پیدا ہوتا ہے مثل تالاب وغیرہ کے اکثر بلاد ہند مین اور بلاد بابل و بغداد مین ہوتا ہی یہ جانور ایک حیوان عجیب ہے مکان اوسکا مدور ہوتا ہے سیپ کا جب یہ اپنے مکان کے اندر جاتا ہے جو کوئی دیکھتا ہی یہ معلوم ہوتا ہے کہ پتھر ہی فقط سر اوس سے باہر نکالتا ہے اور جب پانی سے باہر نکلتا ہے دکھلائی دیتا ہے اور اپنے مکان کو اپنے ساتھ کھینچ لاتا ہی اور پوست اوسکا بہت باریک ہوتا ہی اور اوسکے ایک سر دو کان دو آنکھین ہوتی ہین اور منھ اسکا بہت خوبصورت ہوتا ہے ایام گرما مین جب پانی خشک ہو جاتا ہے یہ جانور بہت دکھائی دیتے ہین اور اوسمین خوشبو ہوتی ہے اسلیے کہ انار بہت کھاتا ہے خواص اوسکے یہ ہین کہ بخور اوسکا صرع کو نافع ہے



صورت سیپ کی یہ ہی



اور خاکستر اوسکی دانتوں کو روشن کرتی ہے اور عضو سوختہ پر ملنا اوسکا نافع ہوتا ہے

دریائی گھوڑا

یہ گھوڑا مثل صحرائی گھوڑے کے ہے الا دم اوسکی دراز ہوتی ہے اور رنگ اوسکا خوب ہوتا ہے اور سم اوسکے مثل گاے کے شگافتہ ہوتے ہیں اور گدھے سے قد میں تھوڑا بڑا ہوتا ہے جاحظ نے لکھا ہے کہ دریاے مصر میں یہ گھوڑا پایا جاتا ہے اور گھڑیال کو کھاتا ہے اور جب صحرائی گھوڑے سے اسکا جوڑا دیا جاتا ہے بچہ بہت خوبصورت پیدا ہوتا ہے لکھا ہے کہ شیخ ابو القاسم گرگانی کہ شیخ خراسان سے تھے ایکبار کنارے دریا کے گئے اونکے ساتھ گھوڑیاں بھی تھیں دریا سے ایک گھوڑا سیاہ کہ اوسپر نقطہاے سپید تھے نکلا اور اوسی گھوڑی کو جسے کودیہ کہتے ہیں پس وہ گھوڑا اوس گھوڑی پر کودا اور اوس سے بچہ پیدا ہوا نہایت خوبصورت جب دوسرا سال آیا شیخ موصوف اوس مقام پر دوسرے بچہ کی طمع میں گئے پس گھوڑا دریا سے نکلا اور اوس بچہ کو تھوڑی دیر سونگھا کیا بعد ازان دریا میں چلا گیا وہ بچہ بھی اوسکے پیچھے چلا گیا شیخ ہر سال اوس مقام پر آتے اور گھوڑی بھی ہمراہ لاتے واسطے بچہ کے اسوجہ سے اونکو ابو القاسم گرگانی کہتے ہیں اور عمرو ابن سعد نے لکھا ہے کہ دریائی گھوڑا مصر میں اوس مقام سے آتا ہے کہ جہانسے دریاے نیل نکلا ہے اور خاصیت اوسکی یہ ہے کہ دانت اوسکے جو شخص باندھے درد شکم زائل ہو لکھا ہے کہ ایک جماعت سواران مصر کی کہ اطراف نیل پر رہتے تھے درد شکم انکو پیدا ہوا دانت دریائی گھوڑے کے باندھ لیے وہ درد زائل ہوگیا اور جس شخص کو دورہ صرع اول ماہ میں ہوتا ہو اگر وہ دانت اوس گھوڑے کے اپنے پاس رکھے دورہ صرع کا دفع ہوگا اور خاک اوسکی

صورت دریائی گھوڑے کی یہ ہے

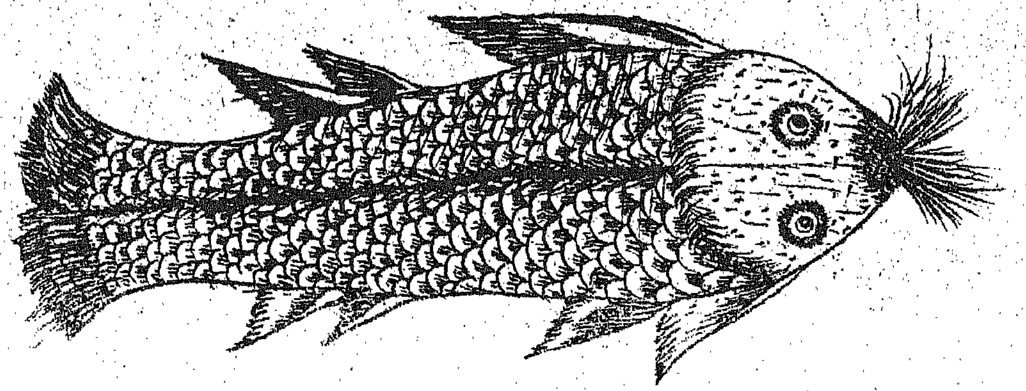


ہڈی کی اوسکی چربی کے ساتھ ملکر مرہم بناویں اور سرطان پر کہ ایک عارضہ ہوتا ہے مہلک رکھیں وہ عارضہ دفع ہوگا اور خصیہ اوسکے اگر خشک کرکے پیس لیں تو پیا اوسکا گزیدہ ہوام و حشرات یعنی سانپ بچھو وغیرہ کو بہت نافع ہے

اور پوست اوسکا اگر جلا کر ورم پر رکھیں فی الحال درد جاتا رہیگا اور اگر کسی قریہ میں دفن کریں بہت سی آفتیں

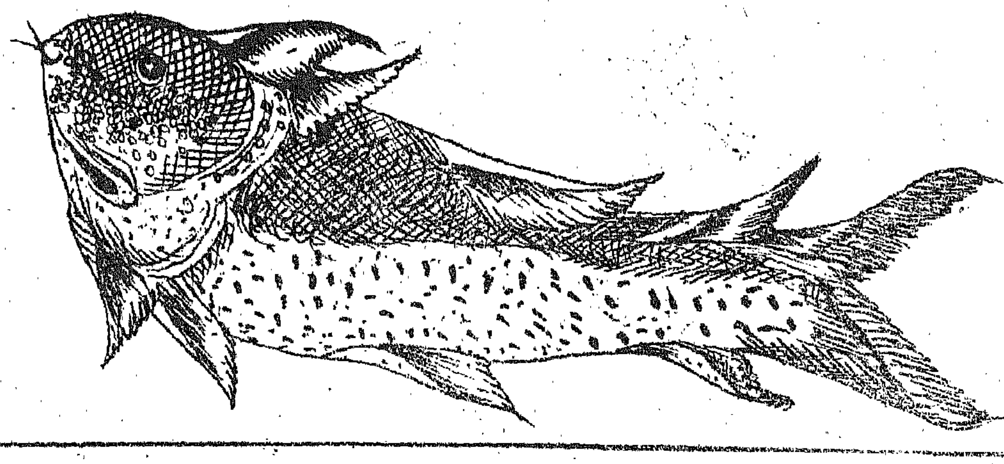
وہانسے دفع ہو جائیگی فاطوس ایک مچھلی بڑی ہوتی ہے جب قریب کشتی کے آتی ہے کشتی کو توڑ ڈالتی ہے ملاح اوسکو پہچانتے ہین لتہ حیض زنان اوسکے دفع کے لیے کشتی مین لٹکا دیتے ہین جب تک وہ لٹکا رہتا ہے وہ مچھلی کشتی سے دور رہتی ہے قریب نہین آتی ہے

صورت فاطوس مچھلی کی یہ ہے



قسطا ایک مچھلی بڑی ہوتی ہے یہان تک کہ اوسکی ہڈیون کا پل باندھتے ہین چربی اوسکی اگر برص پر لگاوین تو برص زائل ہو

صورت قسطا مچھلی کی یہ ہے



قندز یہ جانور صحرائی اور دریائی ہے بڑی نہرون مین رہتا ہے بلاد الشمال مین اور اوسکے گھر مین دو دروازے ہوتے ہین ایک خشکی مین اور ایک پانی مین اور اوسکا ایک خادم ہوتا ہے اوس مکان مین جدا جدا مکان بناتا ہے ایک اپنے واسطے ایک اپنے جوڑے کے واسطے اور ایک اولاد کے واسطے اور ایک خادم کے واسطے اور مکان اوسکا عالیشان

ہوتا ہے مکان جوڑے سے اور مکان جوڑیکا بلند ہوتا ہے مکان اولاد سے اور مکان خادم کا اسفل مین ہوتا ہے اور اگر پانی زیادہ ہوتا ہے یا کوئی دشمن پانی کی طرف سے آتا ہے خشکی کی دروازے کی طرف سے باہر نکل آتا ہے اور اگر کوئی دشمن خشکی کی طرف سے آتا ہے پانی مین بھاگ جاتا ہے اور مچھلی کھاتا ہے اور خادم لکڑی بیری کی دانتون مین پکڑ کر مخدوم کے گھر تک کھینچ لیجاتا ہے اور سوداگر اوس بلاد کے پوست خادم و مخدوم کو پہچانتے ہین اسلیے کہ خادم کے دہنے بائین بال بڑے ہوتے ہین واسطے کھینچنے لکڑی کے اور مخدوم کے بال نرم ہوتے ہین اور خواص اوسکے یہ ہین کہ خایہ اوسکا جند بیدستر ہے اور بعض کہتے ہین کہ جند بیدستر خایہ سگ آبی ہے واسطے ریح الصبیان کے خوب ہے جو ایک دانہ بھی اس سے جلاب مین لڑکے کو دین فی الحال عارضہ دفع ہوگا اور اوسمین بدبو ہوتی ہے اور اسی طور پر اصحاب صرع و فالج ولقوہ و نسیان وغیرہ کو نافع ہے اور یہ مجرب ہے شیخ الرئیس نے لکھا ہے کہ جند بیدستر واسطے ورمون اور رعشہ اور تشنج اور فالج اور نسیان اور جملہ عوارض باردہ کو اور گزندہ ہوام کو نافع ہے

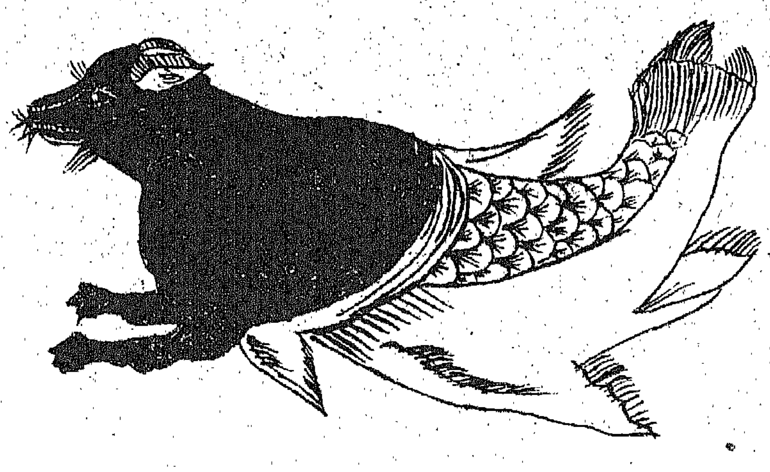
صورت اوسکی یہ ہے



قنفذ الماء یعنی خارپشت آبی ایک جانور ہے کہ سر سے شکم تک خارپشت صحرائی کے مشابہ ہے اور کمر سے آخر تک مثال مچھلی کے ہے اور جسم اوسکا برابر گاے کے ہوتا ہے اور رنگ اوسکا سیاہ اور اوسکے جسم پر ایک بال بھی نہین ہوتا ہے گوشت اوسکا خوش ذائقہ ہوتا ہے نواح کرمان مین مجوس کھاتے ہین خاصیت اوسکے گوشت کی یہ ہے کہ پیشاب بہت ہوتا ہے اور سنگ مثانہ جاتا رہتا ہے اور پوست اوسکا اگر خشک کرکے طلا کرین

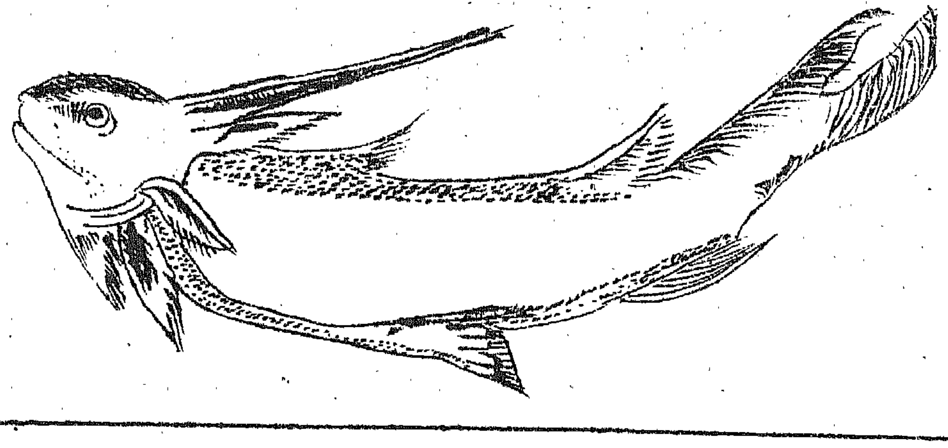
جس مقام پر کہ چربی آ جاے تو دفع ہو اور اگر اوسکے پوست کا طبل بناوین تو اوسکی آواز سے حشرات الارض مثل سانپ بچھو وغیرہ مرجاتے ہین اور جو زندہ رہے بھاگ جاتی ہین

صورت خارپشت آبی کی یہ ہے



قوقی ایک قسم ہے مچھلی کی نہایت عجیب اوسکے سر ایک خار ہوتا ہے بہت تیز اور قوی اگر اوس خار سے کشتی کو جنبش دے تو کشتی ٹوٹ جاوے اور اگر کسی جانور کو اوس سے مارے تو وہ جانور ہلاک ہووے لکھا ہے یہ مچھلی جب بھوکی ہوتی ہے اپنے تئین کسی بڑے جانور کے پاس ڈالتی ہے تاکہ اوسکو کھالیوے لیس اوس جانور کا پیٹ اوس خار سے پھاڑتی ہے اور کھالیتی ہے ملاح لوگ کہتے ہین کہ کشتی کو اسواسطے تباہ کرتی ہے تاکہ سکان کشتی کو کھالیوے اور ملاح اوسکے پوست کے کپڑے پہنتے ہین اسلیے کہ اوسکے پوست پر اوسکا خار اثر نہین کرتا ہے

صورت قوقی یعنی خاردار مچھلی کی یہ ہے



سگ آبی ایک حیوان مشہور ہے ہاتھ اوسکے چھوٹے ہوتے ہین اور پیر اوسکے دراز لکھا ہے کہ یہ کتا اپنے تئین مٹی مین چھپا دیتا ہے تاکہ تمساح معلوم کرے کہ یہ بھی ایک ٹکڑا مٹی کا ہے اوسوقت اوسکے منھ مین گھسکر دل و جگر اوسکا کھالیتا ہے اور اوسکا پیٹ چاک کرکے باہر نکل آتا ہے خاصیت اوسکی یہ ہے کہ جو شخص چربی اوسکی اپنے پاس

رکھے مسلح سے بیخوف ہوجاوے اور یہ جانور آپسمین الفت بہت رکھتے ہین یہانتک کہ اگر ایک جال مین پھنستا ہی سب اوسکی ساتھی جمع ہوجاتی ہین اور کبھی بموافقت ایک دوسرے کے جال مین گرفتار ہوتے ہین اگر مادہ گرفتار ہوتی ہے نر دوسری مادہ سے جوڑا نہین کرتا ہی پوست نر کا کسی کام کا نہین پوست مادہ کا بہت اچھا ہوتا ہی شیخ الرئیس نے لکھا ہی کہ پتہ اوسکا بقدر دانہ مسور کے زہر قاتل ہی اور خایہ اوسکا جندبیدستر ہی اگر اوسکے پوست کا پاتابہ پہنین تو عارضۂ نقرس کو نہایت مفید ہو بلکہ عارضہ زائل ہوجاوے صیاد جب اوسکو شکار کرتے ہین خایہ اوسکا کاٹ کر رہا کر دیتے ہین اسی سبب سے جب وہ جال مین آتا ہی اپنا خایہ اپنے دانتون سے کاٹ کر پھینک دیتا ہی تا کہ اوس سے کوئی تعرض نکرے اگر دوسری مرتبہ پھر جال مین آجاتا ہی تو صیاد کی طرف پشت کرکے پیر اوٹھا دیتا ہی یعنی کہ خایہ باقی نہین ہی پس اوسکو رہا کردیتا ہی خوراک اوسکی ماہی اور خرچنگ ہی اگر اوسکے دماغ کا سرمہ بناوین تاریکی چشم زائل ہو اور روشنی پیدا ہوجاوے

صورت سگ آبی کی یہ ہی



واللہ اعلم بحقیقۃ الحال

نظر پانچوین کرہ ارض کے بیان مین

فصل ہیئت ارض مین

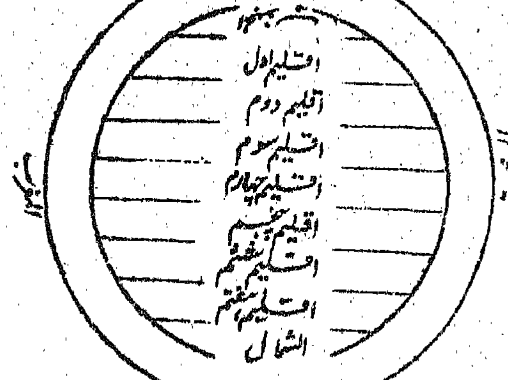
زمین جسم بسیط کروی الشکل ہے طبیعت اوسکی سرد وخشک ہے متحرک ہی وسط کی جانب اور طلوع وغروب اور زیادہ ہونا ارتفاع اور انحطاط کواکب کا بہ نسبت اوس شخص کے کہ یہ موضع مین سے طرف قطب جنوبی یا شمالی کے سیر کرے دلیل کرویت کی ہی طلوع اور غروب کواکب کا بلاد شرقیہ مین قبل زمان طلوع وغروب کے بلاد غربیہ مین ہی اور یہ تفاوت موافق تفاوت ابعاد بلاد کے ہوتا ہی اور عدم کرویت ارض کی مستلزم چند امور کو ہوتی ہی کہ خارج مین اونکا وجود ہرگز نہین ہی یعنی اگر زمین ذی قعر ہوے تو طلوع وغروب اکثر مواضع غربیہ کا مقدم ہو اوپر طلوع اور غروب اکثر مواضع شرقیہ کے اور اگر مسطح ہوے تو طلوع وغروب اکثر مواضع ایک وقت مین ہو اور اگر کثیر القواعد ہو تو اوپر ساکنان ہر قاعدے کے طلوع وغروب ساتھ ہو اور اگر اسطوانی ہو اسطور پر کہ دونون قاعدے اوسکے بسمت قطبین کے ہون تو سیر کرنے والے شمال اور جنوب کو کوئی کوکب غائب ظاہر جبتک کہ سیر اوسکی قاعدے تک نہ پہنچے اور جب سیر اوسکی قاعدے تک پہنچی تو جو کوکب کہ قریبا فوق ہی دفعتاً سمت الراس پر آجاوے اور زمین وسط عالم مین ہی اس سبب سے کہ حالت خسوف مین قمر درمیان سایہ نیرین کے واقع ہوتا ہی اور ہمیشہ سایہ زمین کا مستقیم

مستند ہوتا ہی اور واصل ہوتا ہی درمیان جرم شمس اور جرم قمر کے اسوقت اگر ایک خط درمیان مرکزین نیرین کے واصل کیا جاوے لامحالہ زمین پر بھی گذریگا جیسا کہ از روے حساب کے ثابت ہی کہ وقت وسط خسوف تقویم کے نیرین ایک قطر کے دونون طرف پر ہوتے ہین اور ظاہر ہی کہ مرقطر کا مرکز ہوتا ہی پس مرکز زمین مرکز عالم پر منطبق ہوا اور جب یہ ثابت ہوا کہ زمین مرکز عالم سے جانب کسی جہت کے جہات ستہ سے خارج نہین ہی پس سکون اوسکا بھی وہان ثابت ہوا اور سکون ارض وسط عالم مین طبیعی ہی اسواسطے کہ اگر طبیعی نہووے پس یا اس سبب سے ہوگا کہ آسمان اوسکو جمیع جہات ستہ سے علی السویہ کھینچتا ہی یا اس سبب سے ہوگا کہ آسمان جمیع جوانب سے اسیطرح دفع کرتا ہی یا بسبب جذب مرکز عالم کے ہوگا اول باطل ہی اس سبب سے کہ اگر ایسا ہوتا تو اندفاع اخف اجزاے ارض کا اشد ظہور ہوتا اثقل اجزاے ارض سے حالانکہ امر بالعکس ہی اور ثالث بھی محال ہی اسلیے کہ اگر ایسا ہوتا تو سنگریزہ صغیر سنگریزہ کبیر سے زمین پر جلد تر گرتا اسواسطے کہ جذب صغیر کا اسہل ہی جذب کبیر سے اور حالانکہ امر خلاف اسکے ہی پس ثابت ہوا کہ سکون ارض کا طبیعی ہی پس جو جزو کہ زمین سے جدا ہوا اور تاثیر قاسر کی اوسمین نہو بالطبع طالب مرکز کا ہوگا حرکت اثقال کی فوق سے جانب تحت کے اسیطرح ہی نہ اس طریقہ سے کہ ارض اجزاے مباینہ اپنے کو جذب کرتی ہی اسلیے کہ اگر ارض مین قوت جاذبہ ہوتی تو کوئی شخص شی ثقیل کو زمین سے جدا نکر سکتا اور نظائر تیس کہ بسبب گڑھون اور مکانون اور پہاڑون کے واقع ہین مانع کرویت ارض نہین ہین اسلیے کہ بسبب ارتفاع اعظم جبال کے طرف قطر ارض کے مثل ساتوین حصہ ارض ایک جو کی طرف قطر اوس کرہ کے ہے کہ قطر اوسکا ایک گز ہووے تفصیل اوسکی کتب ہیئت مین مذکور ہی

فصل ۳ امور متعلقہ ارض کے بیان مین سابقاً مذکور ہو چکا ہی کہ ارض مع کرہ آب کے مستدیر اور کروی الشکل ہی از روے حس کے اور جمیع اثقال طالب مرکز عالم ہین لہذا جو شخص کہ سطح ارض پر جس جانب کھڑا ہو سر اوسکا جانب محیط کے کہ جہت فوق ہی ہوگا اور پیر اوسکے جانب مرکز کے کہ جہت تحت ہی ہونگے اور مرکز ارض کا ساتھ مرکز افلاک کے متحد ہی اسیوجہ سے سطح اوسکا سطح افلاک کے موازی ہی اور جو شخص کہ زمین پر سیر کرے واجب ہی کہ سمت الراس اوسکا ہر وقت ایک جز ہووے اجزای فلک سے اور جب سمت الراس مختلف ہووے افق بھی مختلف ہو جاوے اور جو نقطہ یا خط کہ فلک پر فرض کیا جاوے نظیر اوسکا زمین پر بھی موجود ہوگا پس جو دائرہ سطح ارض پر کہ محاذی معدل النہار کے ہے اوسکو خط استوا کہتے ہین اور جو موضع کہ محاذی قطب کے ہی اوسکو عرض تسعین کہتے ہین اگر محاذی قطب شمالی کے ہے تو عرض تسعین شمالی اور اگر محاذی قطب جنوبی کے ہے تو عرض تسعین جنوبی کہتے ہین اور یہی دونو موضع بمنزلہ قطب خط استوا کے ہین اور جسوقت دائرہ دوسرا فرض کرین کہ اوپر دونو قطب خط استوا کے گذرے بسبب اس دائرہ کے اور خط استوا کی ارض منقسم ہوگی چار ارباع متساویہ پر دو ربع شمالی اور دو ربع جنوبی طول ہر ربع کا بقدر نصف دور ہوگا اور عرض بقدر ربع دور کا اور چونکہ ایک ربع ان دو ربع شمالی سے معمورات کہ دو واقع ہے

اسوجہ سے اوسکو ربع مسکون کہتے ہین اور ارباع دیگر ہین چونکہ آبادی قلیل ہے اسوجہ سے اوسپر اطلاق ربع مسکون کا
نہین کرتے ہین اور جاننا چاہیے کہ تمام ربع مسکون آباد نہین ہی بلکہ بعض اوس سے کہ جانب شمال مین ہی اوسمین فرط
برودت اور انجماد برف سے مسکن حیوانات کا متعذر ہی بلکہ آجتک متحقق نہین ہوا کہ وہ مواضع بحر ہین یا بر اور مبدا ر
ان مواضع کا اوس مقام سے ہی کہ عرض وہان کا متجاوز تمام میل کلی سے ہی اور قدمار منجمین فارس مبدا ر طول کا جزائر
خالدات قرار دیتے ہین اور وہ نقطہ کہ بعد اوسکا مبدا ر طول سے اوپر خط استوا کے نوّے درجہ ہی اوسکو قبۃ الارض کہتے
ہین اور آج کل وہ موضع پانی مین غرق ہی اسی سبب سے متاخرین فارس نے مبدا ر طول کا وہ موضع معین کیا ہے کہ
بعد بیس درجہ کے موضع اول سے جانب مشرق کے واقع ہے اور منجمین ہند مبدا ر طول جانب مشرق سے لیتے ہین
زمان سابق سے نام اوسکا گنگ دژ تھا اب نام اوسکا پاغنگ ہی اور بعد رصد مرزا الغ بیگ کے یہ اصطلاح متروک
ہوگئی بلکہ جس موضع سے چاہین مبدا ر طول قرار دین لیکن اولی یہ ہی کہ موضع رصد کو مبدا ر گردانین جو بلاد کہ اوس سے جانب
غرب کے واقع ہون اونکو طول غربی کہین اور جو بلاد کہ اوس سے جانب مشرق کے واقع ہون اونکو طول شرقی کہین چنانچہ
رصد محمد شاہی مین مبدا ر طول شاہجہان آباد ہی اور حکماء فرنگ نے اپنی دار الخلافت کو مبدا ر طول قرار دیا ہی اور اہل صناعت
کے نزدیک طول بلد ایک قوس ہی معدل النہار کے محصور درمیان نصف النہار مبدا ر اور نصف النہار بلد کے علی التوالی اور
اہل یونان نے معظم معمورہ کو اوس ربع مسکون سے سات قسم پر منقسم کیا ہی دوائر متوازیہ سے کہ موازی خط استوا کے
ہین اور ہر ایک قسم کو اقلیم کہتے ہین اور خط استوا نام اوس موضع کا ہی کہ عرض شمالی اوسکا یہ م قہ ہی بسبب قلت عمارت
اکثر محققون نے اقلیم مین اوسکو محسوب نہین کیا ہی اور بعض قدما نے داخل کیا ہی باصطلاح متاخرین مبدا ر اقلیم اول کا
وہ موضع ہی کہ نہار اطول وہان یب مہ قہ ہی اور عرض شمالی اوسکا یب م ہی اور وسط اقلیم اول وہ مقام ہی کہ نہار اطول
یج ہی اور عرض لو لہ قہ ہی اور مبدا ر اقلیم دوم کا لا محالہ انتہای اول ہی وہ مقام ہی کہ نہار اطول وہان یج یہ ہی اور عرض کہ
لز ہی اور وسط دوم وہان ہی کہ نہار اطول یج ل اور عرض لد م اور مبدا ر اقلیم ثالث کا وہان ہی کہ نہار اطول یج مہ قہ ہی اور
عرض کز ل مہ اور وسط اقلیم ثالث کا وہ مقام ہی کہ نہار اطول وہان ید ہا اور عرض ل م ہی اور مبدا ر رابع کا وہان ہی کہ
نہار اطول ید یہ اور عرض اوسکا لج ہی اور وسط وہان ہی کہ نہار اطول وہان ید ل اور عرض اوسکا لو کب اور ابتداء خامس
وہان ہی کہ نہار اوسکی ید مہ اور عرض لج یہ اور وسط وہ مقام ہی کہ نہار اطول اوسکا یہ ہا اور عرض لط ہی اور ابتدا اوسا دس
وہان ہی کہ نہار اوسکی یہ یہ اور عرض اوسکا مج ہی اور وسط اوسکا وہ مقام ہے کہ نہار اطول یہ ل اور عرض مہ کا
ہی اور ابتداے ہفتم وہان ہی کہ نہار اطول یہ مہ ہی اور عرض مح یب ہی اور وسط وہان ہی کہ نہار اطول یو یا اور عرض مہ نو
ہی اور انتہاے اقلیم سابع کی وہان ہی کہ نہار اطول یو یہ اور عرض ن ک قہ ہی اور اسی بیان سے معلوم ہوا کہ مابین مبدا ر
دو اقلیم متلاصق کے تفاوت نیم ساعت اطول کا ہی ماوراء ان اقالیم کے جو مواضع کہ جہت شمال مین واقع ہین بسبب

قلت عمارت کے اونکو اقلیم مین محسوب نہین کیا تفصیل اقالیم کی اس نقشہ سے بخوبی معلوم ہوگی



یہ تقسیم اقالیم کی بموجب ہیئت تھی اور تقسیم مشہورہ موضوعہ سلاطین اور ملوک ہی کہ اس تقسیم سے اپنے حدود ممالک کو دریافت کرتے ہین **فصل ۳** بیان زلزلہ مین کہتے ہین کہ بخارا اور دخان جو تحت زمین کے محتبس ہوے اور پرودت نہین ہی کہ اوسکو پانی کرے اور مادہ اوسکا کثیر ہی اندک حرارت سے تحلیل نہین ہوتا ہے اور زمین سخت ہی اور بخار اور دخان منفذ نہین پاتا ہی کہ اوس سے باہر آوے اسی سبب سے زمین جنبش مین آتی ہی اور بلکہ کبھی زمین شق بھی ہوجاتی ہی اور اسقدر تجویف زمین مین پیدا ہوتی ہی کہ پہاڑ اور شہر اوسمین دھنس جاتے ہین **فصل ۴** اس بیان مین کہ زمین نرم پہاڑ ہوجاتی ہی اور پہاڑ زمین نرم کہتے ہین کہ جب پانی مٹی سے ملتا ہے مٹی گوندھکر حرارت آفتاب سے سخت ہوکر پتھر ہوجاتی ہی جیسا کہ آگ خشت خام کو پختہ کردیتی ہی اور سبب ارتفاع اوسکے کا یہ ہی کہ اولا ہوا مٹی کو جمع کرکے بلند کرتی ہے بعد ازان وہ مٹی بسبب مینھ اور حرارت آفتاب کے پتھر ہوجاتی ہی اور منقول ہی کہ ہر چھتیس ہزار برس مین زمین آباد ویران ہوتی ہی اور ویران آباد دریا خشک ہوکر صحرا ہوتا ہی اور صحرا دریا اور زمین نرم پہاڑ ہوتی ہی اور پہاڑ زمین نرم وجہ یہ ہی کہ پہاڑ غایت حرارت آفتاب سے جلکر ریت ہوجاتے ہین اور وہ ریت ہوا اور سیل سے دریا مین جاتی ہے زمان دراز مین ٹیلے وہان پیدا ہوجاتے ہین اور پانی وہان سے ہٹکر دوسری طرف راستہ کرتا ہی اور وہی ٹیلے مقام حیوانات و نباتات ہوتے ہین اور اسیطرح بوجہ حرارت آفتاب کے سخت ہوتے ہوتے پہاڑ ہوجاتے ہین اسیطرح پر ہمیشہ دور رہتا ہی **فصل ۵** ۔ فوائد جبال مین اور اوسکے عجائب کے بیان مین ایک فائدہ عظیم یہ ہی کہ حق تعالی فرماتا ہی وَاَلْقٰی فِی الْاَرْضِ رَوَاسِیَ اَنْ

تمتیک ینکو اور دوسرا فائدہ یہ ہے کہ جبال حائل ہین درمیان زمین و بحر کے اگر پہاڑ نہوتے پانی تمام روے زمین مین بوجہ استدارت زمین کے آجاتا پھر جب پانی روے زمین پر ہوتا نہ معادن ہوتے نہ حیوانات نہ نباتات اور نہونا ان چیزون کا خلاف حکمت الٰہی تھا اور بھی جبال کے سبب سے نہرین وغیرہ جاری ہین کہ وہی باعث حیات نباتات و حیوانات ہین اسلیے کہ اگر برف و مینہ پہاڑون کے غارون مین نرہتا اور وہان سے قدرے قدرے جاری نہوتا چشمے و نہرین نہ پیدا ہوتین پانی دوسرے برس تک زمین پر نرہتا کہ وہ وقت آمد مدد کا ہے یعنی ایام سرما مین برف پہاڑون پر جمع ہوتی ہے اور پانی غارون مین مجتمع ہوتا ہے اور ہمیشہ اسی طریقہ سے جاری رہتا ہے اور تا قیام قیامت جاری رہیگا اور اگر برف و باران زمین ہموار پر گرتا چند روز مین وہ پانی خشک ہوجاتا اور کسی مین پانی نہ ملتا جیسا کہ اکثر صحراؤن مین دیکھا جاتا ہے اور معادن کہ پہاڑون مین پیدا ہوتے ہین مثل معدن سونا چاندی لوہا تانبا رانگا اور انواع جواہر مثل زمرد یاقوت و لعل اور اقسام نباتات اور سواے اسکے اور چیزین کہ سواے اللہ تعالی کے کوئی اونکو نہین جانتا ہے زائد از فہم انسان ہین بعض وہ پہاڑ ہین کہ وہان پتھر سخت ہوتا ہے اور کوئی شی پیدا نہین ہوتی ہے مثل تہامہ کے اور بعض مین سنگ نرم ہے اور ریگستان ہے اور صحرا اور نہرین اور اشجار اور نباتات ہین مثل جبل فلسطین و طبرستان و فارس وغیرہ کے اور بعض وہ پہاڑ ہین کہ اونکی چوٹی پر شب کو آگ روشن ہوتی ہے اور دن کو دھوان معلوم ہوتا ہے مثل جبل صقلیہ وغیرہ اور بعض وہ ہین کہ ہمیشہ وہان ہواے نرم چلتی ہے اور بعض مین ہمیشہ سخت منجملہ اونکے بعض بیان پر ہوتے ہین بترتیب حروف تہجی کے مذکور ہین جبل ابو قبیس ایک پہاڑ متصل کعبہ شریف کے ہے عوام کہتے ہین کہ جو شخص وہان کلہ بھونکر کھاوے درد سر سے محفوظ رہے اور وہ لوگ اس امر کو یقینی جانکر وہان کلہ بریان کھاتے ہین جبل اولستان ملک روم مین ہے درمیان مین اوسکے ایک راہ ہے جو شخص چاہے کہ اوسکو ابتدا سے انتہا تک قطع کرے اس طریقے سے کہ ایک جانب سے داخل ہو اور دوسری جانب سے خارج اور اس مدت مین وقت اشتہا غذا کچھ چیز اور روٹی کے کچھ کھاے تو اوس شخص کو کاٹنا سگ دیوانہ کا اثر نکرے بلکہ اگر کسی اور کو بھی کاٹا ہو اور وہ اس شخص کے پیرون کے درمیان سے نکل جاوے تو اوسکو بھی اثر نہوگا یہ بات ملک روم مین مشہور ہے جبل اجا و سلمی یہ دونون پہاڑ مقام بنی طے مین ہین کہتے ہین کہ اجا نام ایک مرد کا ہے اور سلمی نام ایک عورت کا یہ دونون شخص ایک عورت کے مکان پیکہ نام اوسکا معرو جا تھا باہم ہوتے تھے شوہر سلمی اونکے حال سے مطلع ہوا ایسا جا کو کوہ اجا پر مارا اور سلمی کو کوہ سلمی پر اور معرو جا کو درمیان دونون پہاڑون کے ہلاک کیا اور لکھا ہے کہ ان دونون پہاڑون پر انگور پیدا ہوتا ہے جب بنی طے وہان پہونچے مقام خوش دیکھا وہین رہنے لگے جبل اروند یہ پہاڑ ہمدان مین ہے ایک شخص ہمدانی سے حکایت ہے کہ وہ بیان کرتا ہے مین ایک مرتبہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی خدمت مین حاضر ہوا آپ نے ارشاد کیا تو کہان سے آتا ہے مین نے عرض کیا کہ ہمدان سے آپ نے فرمایا کہ تو جبل اروند کو

جانتا ہی عرض کیا مین نے کہ جان میری آپ پر قربان یہ پہاڑ وہین ہی آپ نے ارشاد کیا کہ اس پہاڑ پر ایک چشمہ
ہی چشمہاے بہشت سے اہل ہمدان کہتے ہین کہ اسکی چوٹی پر ایک چشمہ پانی کا ہی ہر سال مین وقت معین پر
وہ پانی جوش مین آتا ہی اور چند روز وہ جوش رہتا ہی جب وہ ایام مقررہ گذرتے ہین وہ جوش جاتا رہتا ہی اور یہ چشمہ
ایک پتھر کے شگاف سے نکلتا ہی پانی اسکا شیرین اور نہایت سرد ہوتا ہی اور سوا ایام معینہ کے ایک بوند کم و بیش
نہین ہوتا ہی وقت معین پر بیمار لوگ وہان آتے ہین اور شفا پاتے ہین اور ہمراہ بھی لیجاتے ہین اگر آدمی بہت ہوتے ہین
پانی بہت آتا ہی اور اگر کم ہوتے ہین کم آتا ہی اہل ہمدان نے اس پہاڑ کی تعریف مین اشعار کہے ہین **جبل اسبیرہ** یہ
پہاڑ ماوراء النہر مین ناحیہ شاش مین ہی اصطخری کہتا ہی کہ اس پہاڑ مین معدن فیروزہ اور لوہا اور سیسا اور سونا ہی
اور اس پہاڑ پر سیاہ پتھر بہت ہی کہ مثل کولون کے جلتا ہی وہان ایک انبار اوسکا ایک درہم کو ملتا ہی اور خاک اوسکی
سفید ہوتی ہی جو کپڑا اوس سے دھوتے ہین خوب صاف ہوتا ہی یہ پتھر سوا اس پہاڑ کے اور کہین نہین ملتا ہی
جبل الند یہ پہاڑ قزوین سے تین فرسنگ پر واقع ہی اور نہایت بلند اسکی چوٹی برف سے خالی نہین رہتی اور ایک
مسجد بھی اس پہاڑ کی چوٹی پر ہی ابدال وہان آتے ہین اور لوگ بھی زیارت کو وہان آتے ہین اور اس پہاڑ پر برف مین
ایک کیڑا پیدا ہوتا ہی سپید اگر کوئی چھوٹی کیل بھی اوسکے بدن پر چھووے تو اسقدر پانی خوش اوسمین سے نکلے کہ دابہ کو
کافی ہو اور بعض کہتے ہین کہ یہ حیوان نہین ہی **جبل اندلس** ملک اندلس مین ایک پہاڑ ہی اور اوس پہاڑ مین ایک غار
ہی اگر کوئی شخص فتیلہ روغن مین ترکرے اور ایک لکڑی دراز مین باندھکر غار مین لٹکاوے تو وہ فتیلہ روشن ہو جائیگا
باوجودیکہ اوس غار مین آگ بالکل نہین ہی اس پہاڑ کے قریب مین اور ایک پہاڑ ہی کہ شبکو اوسکی چوٹی پر آگ روشن ہوتی ہی
اور دنکو دھوان معلوم ہوتا ہی اور اوسی مقام مین ایک پہاڑ اور ہی کہ اوسپر دو چشمے پانی کے ہین ایک چشمہ نہایت گرم اور
دوسرا نہایت سرد صاحب تحفۃ الغرائب نے لکھا ہی کہ درمیان ان دونون چشمون کے ایک بالشت کا فاصلہ ہی چشمہ
گرم اسقدر گرم ہی کہ گوشت اوسمین پکجاتا ہی اور چشمہ سرد اسقدر سرد ہی کہ پینا اوسکا دشوار ہی **جبل بحنہ** یہ پہاڑ ملک
ترکستان مین ہی اسکی چوٹی پر ایک شبیہ خرگاہ ہی سنگی اور درمیان اوس خرگاہ کے ایک چشمہ پانی کا اور پشت خرگاہ پر
ایک روزن ہی پانی چشمہ کا جوش کھاکر اوس روزن سے پہاڑ پر آتا ہی اور وہان سے زمین پر گرتا ہی اوس پانی سے بوے
مشک آتی ہی **جبل برانس** یہ پہاڑ ملک اندلس مین ہی اس پہاڑ مین گندھک سرخ کی کان ہی وہ بہت سے تمام
ملکون مین لیجاتے ہین الا اسکا لانا کان سے مشکل ہی اور معدن زیبق اور معدن شنجرف بھی ہی اور معدن شنجرف سوا
اس مقام کے اور کہین نہین ہی **جبل بتجمید** یہ پہاڑ درمیان پانی کے ہی اس پہاڑ پر ایک گانون آباد ہی اوسکو
بتجمید کہتے ہین اوسکی راہ مین ایک مقام پر اسقدر تنگی واقع ہی کہ گذر دشوار ہوتا ہی جب کوئی شخص وہان پر پہونچتا ہے
ایک آواز دیتا ہی اوسکے ساتھ ایک ہوا ایسی تیز پیدا ہوتی ہی کہ آدمی کا ٹھہرنا محال ہی **جبل نے ستون** یہ پہاڑ

درمیان ہمدان اور حلوان کے ہی اور نہایت بلند ہی اور عرض اوسکا سہ روزہ راہ ہی تپھر اس پہاڑ کا نہایت سخت ہی اور چوٹی سے جڑ تک یہ پہاڑ اکسان ہے تواریخ عجم مین لکھا ہی کہ خسرو پرویز کی معشوقہ تھی ایک عورت شیرین نام ایک سنگ تراش بھی فرہاد نام اوسپر عاشق ہوا جب یہ خبر خسرو کو معلوم ہوئی نہایت غمناک ہوا اور وزرا سے مشورہ کیا کہ اگر اس شخص کو چھوڑ دون تو بیعزتی ہی اور اگر ہلاک کرون تو یہ بھی گناہ ہی ایک نے حضار مجلس سے عرض کیا کہ وہ مرد سنگ تراش ہی اوسکو تپھر کے کام مین مشغول کیجیے تاکہ وہ عمر اپنی اوسمین صرف کرے اور آپ اس زحمت سے نجات پائین کسری نے حکم کیا کہ فرہاد کو حاضر کرو جب وہ حاضر ہوا اوس سے کہا کہ ہمارے رستے پر ایک پہاڑ پڑتا ہی کہ اوسکے سبب سے گذر وہان مشکل ہی مین چاہتا ہون کہ اوس تپھر کے درمیان سے راستہ نکالو کہ آمد و رفت آسان ہو فرہاد نے کہا کہ یہ تپھر بادشاہ کی راہ سے مین دور کر دونگا لیکن اس شرط پر کہ بادشاہ شیرین کو مجھے بخشے بادشاہ نے کہا کہ یہ راہ دشوار نہ کھل سکیگی اوسنے کہا مین راہ بنا سکتا ہون آخر الامر بادشاہ نے کوہ بیستون کی طرف اشارہ کیا فرہاد پہاڑ پر آیا اور اول ایک مکان بزرگ اوسمین بنایا اور صدر مکان کی دیوار پر صورت شیرین کی بنائی اور گرد اوسکے خدم و حشم اور درمیان مکان کے صورت کسری کی گھوڑے پر سوار زرہ پہنے ہوے اس لطافت سے بنائی کہ جوڑ وغیرہ زرہ کے معلوم ہوتے تھے اگر کوئی شخص غور سے اوسکو دیکھے تو یہ معلوم ہو کہ متحرک ہی ابتک وہ مکان اور صورت وہان موجود ہی بعد اوسکے پہاڑ کاٹنے مین مصروف ہوا تمام روز تپھر تراشتا تھا جو پارہ کہ پہاڑ سے جدا ہوتا تھا ایک منارہ بلند ہوتا تھا بعد ازان اوسکو بھی پارہ پارہ کرتا وہ ٹکڑے بعضی بہت بڑے ہوتے تھے پھر ٹکڑون کو دامن پہاڑ مین جماتا اور تراشیدہ سنگ کو اونکے شگاف مین بھرتا تھوڑے عرصے مین اوسنے بمقدار فاصلہ تیر پرتابی کے یعنی جسقدر فاصلے سے تیر جاتا ہے اسقدر راستے وہ پہاڑ تراش ڈالا چنانچہ اس زمانہ تک وہان یہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا ابھی معمار اوسکی عمارت سے فارغ ہوے مصنف کتاب لکھتا ہے کہ جب مین اوس مقام پر گیا جس صفت پر اوسکو سنا تھا ویسا ہی دیکھا آخر الامر ایک وزکوئی رفیق بادشاہ کا وہان آیا اور اہتمام فرہاد کو مشاہدہ کیا حیران ہوا اور بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ فرہاد کوہ کنی مین نہایت کوشش کرتا ہی ہر ضرب مین ایک پہاڑ گراتا ہے اگر چند سے یون ہین زمانہ گذر گیا فرہاد اوس پہاڑ کو تراش ڈالے گا بادشاہ اس خبر سے نہایت ملول و غمناک ہوا ندیمون سے مشورہ کیا کہ کچھ تدبیر کرنا چاہیے حضار مجلس سے ایک شخص بول اوٹھا کہ یہ کام میرا ہے مین اسکا انتظام کر دونگا پس وہ شخص فرہاد کے پاس غمناک گیا اور ملول و پریشان ہوکر کہا کہ شیرین نے اس جہان سے انتقال کیا جب فرہاد نے یہ خبر سنی تیشہ کہ ہاتھ مین رکھتا تھا تپھر پہ مارا کہ وہ تیشہ اوسمین رہگیا پھر سر اپنا اوسی سے ٹکرا کر ہلاک ہوگیا قصر شیرین و حوض شیر اور راہ کہ فرہاد نے بنائی تھی ابتک باقی ہے چنانچہ نقشہ مکان مع تصویر خسرو و شیرین وغیرہا مرقوم ہے



جبل ثبیر یہ پہاڑ مکہ معظمہ مین ہی اور مبارک ہی لوگ اس پہاڑ کی زیارت کرتے ہین اور دعا وہان مقبول ہوتی ہے
اسلیے کہ حق تبارک وتعالی نے دنبہ حضرت اسمعیل ذبیح اللہ کے فدیہ کو اسی پہاڑ پہ بھیجا تھا اور شاخ اوس دنبہ کی
در کعبہ پر آویختہ تھی اوس زمانہ تک کہ یہان سیلاب آیا تھا قبل از زمانۂ بعثت حضرت خاتم النبیین شفیع المذنبین
سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اکثر اصحاب نے اون شاخون کو دیکھا ہی جبل ثور اطحل
ایک پہاڑ ہی قریب مکہ معظمہ کے لوگ وہان زیارت کے واسطے جاتے ہین اور دعا کرتے ہین کہ مقام مقبول ہی
وہان ایک غار ہی کہ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تشریف لیگئے تھے
اور آیہ شریف ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ وہین وارد ہوئی ہے جبل جشن ارم ایک پہاڑ ہی نزدیک اجاسبر کے
اور اوسمین گھانس بہت ہوتی ہی اور اوسکی چوٹی پر مکان قوم عاد کے ہین تصویرین پتھر کی بنی ہین کوئی فائدہ اونکا
نہین جانتا ہی اسلیے کہ وہ بہت قدیم ہین جبل جودی ایک پہاڑ ہی نزدیک جزیرہ ابن عمر کے پورب کی طرف
کشتی نوح علیہ السلام نے اس پہاڑ پر قرار پایا ہے جیسا کہ فرمایا حق تعالی نے وَاسْتَوَتْ عَلَی الْجُوْدِیِّ اور نوح علیہ السلام
نے اس مقام پر ایک مسجد بنائی تھی اور وہ مسجد اب تک قائم ہی اور تختے کشتی کے تا اول زمانہ بنی عباس وہان
پڑے تھے جبل حرث وحریث دو پہاڑ ہین ارمینہ مین بسبب بلندی کے کوئی اوسپر نہین جا سکتا ہی اور
لکھا ہی کہ گورستان بادشاہان ارمینہ کا وہین ہی اور خزائن اونکے وہان مدفون ہین حکیم بلیناس نے ایک طلسم اون
خزانون پر نصب دیا ہی کہ کوئی شخص اوپر تصرف نہین کر سکتا ہی ابن الفقیہ نے لکھا ہی کہ ارمینہ مین کنارہ نہر آرس کے

ہزار شہر تھے حق تعالی نے ایک پیغمبر وہان بھیجا کہ نام اونکا موسی بن عمران علیہ السلام تھا پس اوس قوم نے اطاعت اونکی نہ کی اور ایمان نلائے اوس قوم پر نفرین کی اللہ تعالی نے کوہ حارث اور حریث کو زمین طائف سے ارمینیہ مین تحویل کیا سکان اون شہرون کے اون دونون پہاڑون کے نیچے ہلاک ہوے **جبل حلب** وہ پہاڑ ہی قریب حلب کے اور وہان کان تانبے کی ہی اوس سے بہت فائدہ حاصل ہوتا تھا ایک شب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ وہان وارد ہوے اور اہلیہ شریفہ آپ کی حاملہ تھین وہان کے لوگون سے پانی طلب کیا کسی نے پانی ندیا آپ نے اون لوگون پر نفرین کی عمل اونکا باطل ہوگیا اور ابتک جو شخص وہان عمل کرتا ہی فائدہ نہین ہوتا ہی **جبل حرا** ایک پہاڑ ہی مکہ سے تین میل مقام زیارت ہی اسلیے کہ وہان ایک غار ہی کہ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبل از بعثت خلوت کے واسطے تشریف لیجاتے اور وحی نازل ہوتی اور حضرت جبرئیل ایک مرتبہ وہان تشریف لائے تھے لکھا ہی کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مرتبہ ساتھ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے اوسکی چوٹی پر تشریف لیگئے اوس پہاڑ کو حرکت ہوئی آپ نے فرمایا کہ ٹھہر جا اے حرا نہین ہی تجپر مگر نبی اور صدیق اور شہید پس ساکن ہوگیا وہ پہاڑ **جبل حود قور** ایک پہاڑ ہی درمیان حضرموت اور عمان کے ابو الحجاج عارضی مصری کہتے ہین کہ اس پہاڑ مین ایک غار ہی طول اوسکا پانچ نیزہ اور عرض اوسکا تھوڑا سا چاہیے کہ سحر سیکھنے چاہے کہ ایک بز سیاہ کالا و سپیدی شومارے اور اوسکے گوشت کے سات حصہ کرے ایک حصہ اوس چرواہے کو دے کہ اوس پہاڑ مین رہتا ہے اور کھال اوسکی اولٹ کر پہن لے اور جو کچھ اوسمین خون وغیرہ ہو اپنے بدن پر مل لے اور باقی گوشت غار مین لیجاوے اور ایک شب غار کے اندر سو رہے لیکن چاہیے کہ اوس شخص کے ماں باپ نہون اور جب غار مین جاوے اور کسیکو نہ پاوے شب کو وہان سو رہے اور جب بیدار ہووے اگر بدن اپنا خون وغیرہ سے پاک دیکھے دلیل قبول کی ہی اور اگر آلودہ دیکھے تو معلوم کرے کہ قبول نہین ہوا اور بعد قبول کے جب غار سے باہر آوے کسی سے بات نکرے ساحر ہو جائیگا **جبل حیات** یہ پہاڑ زمین ترکستان مین ہے ایک قوم ترکون سے کہ اونکو اختیان کہتے ہین متعلق ہے اوس پہاڑ پر سانپ بہت ہین جو شخص اونکو دیکھ لیگا فورًا ہلاک ہوگا مگر کوئی اوس پہاڑ سے نیچے نہین آتا **جبل دامغان** یہ پہاڑ بزرگ اور مشہور ہی اس پہاڑ پر ایک چشمہ ہی اگر کوئی نجاست اوسمین پڑ جاتی ہے اسقدر ہوا سے تند چلتی ہے کہ خوف معلوم ہوتا ہے **جبل دماوند** ایک پہاڑ ہے نہایت عظیم اور بلند قریب رے کے روے زمین پر کوئی پہاڑ اس سے بڑا نہین ہی ہمیشہ ایام گرما و سرما مین اوسکی چوٹی برف سے خالی نہین ہوتی ہمدان کہ اس پہاڑ سے آٹھ منزل ہی وہان سے یہ پہاڑ دکھائی دیتا ہی بعض کہتے ہین کہ حضرت سلیمان علی نبینا و علیہ السلام نے صخر جنی کو اس پہاڑ مین مقید کیا ہی اور اہل فارس کہتے ہین کہ فریدون نے بعد فتح و فیروزی کے ضحاک کو اس مقام مین قید کیا کوئی شخص اسکی چوٹی تک نہین جا سکتا ہی اور معدن گندھک سرخ و سفید کی اس پہاڑ پر ہی اور وہان گانون آباد ہین سکان اون

کانون کے کہتے ہین کہ جب چیونٹی اس پہاڑ پر دانہ جمع کرتی ہی قحط واقع ہوتا ہی اور جب بارش کثیر ہوتی ہی اور اتصال اوسکا موقوف نہین ہوتا ہی دودھ بکری کا بہاتے ہین بارش موقوف ہوجاتی ہی اور جس سمت کو چوٹی پہاڑ کی برف سے خالی ہوجاتی ہی علامت اس امر کی ہوتی ہی کہ اس سال مین اس جانب خونریزی اور فساد ہوگا مشعر ابن مہلہل کہ ایک مرد سیاح تھا کہتا ہی چاہا مین نے کہ اس پہاڑ پر جاؤن اور عجائب و غرائب اسکے مشاہدہ کرون نصف بلندی تک بدقت تمام و مشقت عظیم پہونچا دیکھا مین نے وہان کان گندھک کو اور گرد اوسکے گندھک مثل پتھر کے منجمد ہوگئی تھی جب آفتاب طلوع کرتا تھا اوسمین آگ پیدا ہوتی تھی اور اوس پہاڑ مین سوراخ تھے وہان ہوائین مختلف چلتی تھین اور اونسے آواز مختلف مثل آواز اسپ و خر و آدمی پیدا ہوتی تھی محمد بن ابراہیم نے لکھا ہی کہ میرے باپ نے چاہا کہ کچھ گندھک کوہ دماوند سے حاصل کرے پس کچھ آہنی بڑے بڑے بنوائے اور اوسمین بڑے بڑے دستے لکڑی کے لگائے جب وہ کفچے قریب گندھک کے پہونچتے گندھک گداختہ ہوجاتی ایک شخص خراسانی اوسوقت وارد ہوا اور اون کفچون مین کچھ دوا لگا دی پس جسقدر اونکو مطلوب تھی گندھک نکال لی حکیم علی بن رزین نے لکھا ہی کہ کوہ دماوند نہایت بلند ہی کہ سو فرسنگ سے معلوم ہوتا ہی اور اوسکی چوٹی پر ہمیشہ برف رہتی ہی اور اوسکے نیچے ایک نہر بہتی ہی کہ پانی اوسکا گندھک کی طرح زرد رنگ ہوتا ہی عوام الناس یہ کہتے ہین کہ یہ ضحاک کا پیشاب ہی اور یہی شخص ناقل ہی کہ مین نے ایک جماعت کو اہل طبرستان سے دریافت حال کے لیے اس پہاڑ پر بھیجا پانچ شبانہ روز مین وہ لوگ چوٹی پر پہونچے اور وہ بیان کرتے تھے کہ چوٹی اوسکی سو جریب کی پیمائش مین تھی باوجودیکہ دور سے وہ پہاڑ مثل شکل مخروطی کے معلوم ہوتا تھا اور اوسکے اوپر ریگ ایسی نرم تھی کہ قدم اوسمین سما جاتا تھا اور وہان کوئی حیوان نہتا اور کوئی پرندہ اوسکی چوٹی تک نہ پہونچ سکتا تھا اور وہان ہوا بہت تیز چلتی تھی اور نہایت سردی تھی اور یہ بھی بیان کرتے تھے کہ اوس پہاڑ مین ستر سوراخ تھے اونسے دھوان نکلتا تھا اور گرد اون سوراخون کے گندھک سرخ اور زرد مثل پتھر کے جمگئی تھی چنانچہ یہ لوگ کچھ اوسمین سے اوٹھا لائے تھے اور پہاڑ جو اوسکے گرد ہین مثل ٹیلون کے معلوم ہوتے تھے اور دریاے خزر مثل نہر صغیر کے معلوم ہوتا تھا باوجودیکہ نہر کے درمیان مین تخمینا بیس فرسنگ کا ہی محمد ابن ابراہیم کہتے ہین کہ مین امیر موسی بن حفص کی خدمت مین حاضر تھا قاصد مامون رشید کا پہونچا اور کہا مامون رشید نے کہا ہی کہ ہمکو حال محبوس دماوند کا دریافت کردے امیر نے الحال ایک جماعت بھیجی کہ یہ مین آیا کہ بن کوہ مین تھا اور احوال محبوس کا دریافت کرنے لگا ایک پیر مرد نود سالہ آیا اور کہا کہ اوس محبوس تک وصول نہوگا الا اگر کچھ حال اوسکا دریافت کرنا چاہتا ہی تو مین تجکو مطلع کرتا ہون یہ بات اوسکی امیر کو بہت پسند آئی اسی امر پر راضی ہوا آخر الامر وہ پیر کوہ پر چلا اور لوگ اوسکے پیچھے ہوے ایک مقام پر پہونچکر لوگون سے کہا کہ اس جگہ پر کھودو اوسکو کھودا تو ایک مکان سنگین نمود ہوا کہ اوسمین ایک صورت عجیب تھی اوسکے ہاتھ مین ایک مطرقہ یعنی ہتوڑا اور آگے

اوسکے ایک سندان یعنی گھن رکھا تھا اوس مطرقہ کو اوس سندان پہ ہر وقت مارتا تھا پس اوس پیر مرد نے حکم کیا کہ اسکو
جیسا بند تھا ویسا ہی بند کر دو اور کہا یہ طلسم ہے جبتک یہ طلسم باقی رہیگا شر و فساد اس محبوس کا مندفع رہیگا
پس ہشام نے طلب کیا زینون کو پہنچے اوسپہ باندھا کہ درازی اوسکی سو گز کی ہو گئی بعد ازان اوسپر چڑھے ایک دروازہ آہنی
نمودہ ہوا اوسپر لکھا تھا کہ اس پہاڑ کی چوٹی پر سات دروازے ہین اور ہر دروازے مین چار قفل اور بازو پر لکھا تھا اس
مکان مین ایک حیوان ہے کہ مدت اوسکی بنے انتہا ہے چاہیے کہ اس دروازے کو کوئی نہ کھولے اور جبتک دروازہ
کھلا رہیگا اس اقلیم مین آفت عظیم پیدا ہوگی کہ دفع اوسکا غیر ممکن ہے اسلئے یہ کیفیت خلیفہ کو لکھی اوسنے جواب
لکھا وہان کی کسی شی سے کوئی متعرض ہو اور قریب اس پہاڑ کے معدن سرمہ اور مرتک و سیسہ وغیرہ ہے جبل
ربوہ یہ پہاڑ شہر دمشق سے ایک فرسنگ کے فاصلہ پر واقع ہے اور بلند ہے اور سب طرف اسکے باغستان
ہے اور اسکی چوٹی پر ایک مسجد نہایت تخند و عمدہ بنی ہے اور اوس مسجد مین جابجا روشندان بنائے ہین کہ باغونکی
سیر اونسے کیجاتی ہے اور پانی اسفل کوہ سے اعلی پر انہون نے قواعد ہندسیہ کے لے گئے ہین اور اوس مسجد مین
ایک حوض وہان ہی پہلے سے مسجد مین ایک سقایہ ہے اور اوس مین پانی بھرا چاہتے تھے کہ نہر کو وہان لیجاوین یہ پہاڑ
درمیان مین حائل تھا اسفل کوہ مین نقب بنائی اور پانی وہان سے لے آئے اور اس مسجد مین چھوٹا غار ہے
لکھا ہی کہ حضرت عیسی علی نبینا علیہم السلام وہین پیدا ہوئے تھے اور اوسی مسجد مین ایک چھوٹا سا مکان ہے
اور اوس مکان مین ایک پتھر مانند صندوق کے مدور رکھا ہے اوسمین طرح طرح کے رنگ ہین اور وہ پتھر بیچ سے
شق ہو گیا ہی لیکن دو ٹکڑے جدا نہین ہوئے ہین ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جسطور پر انار کو بیچ سے شق کر دین اور جدا
نکرین اہل دمشق نے اس پتھر کے مقدمہ مین بہت سے اقوال لکھے ہین جبل ضوی یہ پہاڑ زمین حجاز مین
مدینہ منورہ سے سات منزل ہی نہایت بلند ہے اور اسمین بہت سے شعبہ اور صحرا اور اشجار ہین اور دور سے
سبز معلوم ہوتا ہے بسبب کثرت سبزہ کے اور ایک قوم شیعہ سے کہ اونکو کیسانیہ کہتے ہین معتقد ہین اس
امر کے کہ محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ اسی پہاڑ مین مقیم ہین اور زندہ اور شیر و پلنگ اونکی پاسداری کرتے ہین اور
وہان دو چشمے جاری ہین ایک پانی کا اور ایک شہد کا اور خداوند کریم نے اونکو اسی سبب سے مقید کیا ہے کہ عبد الملک
ابن مروان کے پاس گئے تھے اور قبل اوسکے یزید کے پاس گئے تھے اور کہتے ہین کہ حضرت امام مہدی منتظر اونکو
ہین ایک دن خروج کرینگے اور زمین کو عدل سے معمور کر دینگے جیسا کہ بالفعل ظلم سے معمور ہے اور سید
حمیری کا بھی یہی مذہب ہے اور اسی پہاڑ سے سنگ مس تمام شہرون مین لیجاتے ہین جبل رقیم وہ
پہاڑ ہے کہ جہان غار اصحاب کہف کا ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْکَهْفِ
وَالرَّقِیْمِ کَانُوْا مِنْ اٰیٰتِنَا عَجَبًا اور بعض لوگ کہتے ہین کہ رقیم اوس گاؤن کا نام ہے کہ جہان اصحاب کہف

رہتے تھے اور یہ پہاڑ زمین روم مین درمیان عموریہ اور نیقیہ کے واقع ہے عبادہ بن صامت لکھتے ہین کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجکو واسطے دعوت اسلام کے بھیجا تھا قیصر روم کے پاس جب بلاد روم مین پونہچا مین ایک پہاڑ سرخ ظاہر ہوا لوگ کہتے تھے یہ پہاڑ اصحاب کہف کا ہی اور وہان ایک دیر تھا اوسمین ٹھیرے مین اور احوال اصحاب کہف وہان کے رہنے والون سے دریافت کیا مجکو ایک غار مین لیگئے اور مین نے اونکو کچھ بطور انعام کے بھی دیا اوس غار مین ایک مکان عظیم الشان پتھر کا دکھائی دیا اوس مکان کے اندر تیرہ آدمی سوتے دیکھے مین نے کہ جبہ غبار آلودہ اور چادر پشمین خاک آلود سے پیر تک اوڑھے تھے گر یہ نہین معلوم ہوتا تھا کہ پوشاک اونکی پشمی تھی یا اور کسی چیز کی تھی مگر دیباج سے سخت و عمدہ تھی اور نصف ساق تک موزے پہنے تھے اور اون موزون مین نعل لگے تھے اور پوست اونکا نرم تھا اور بہت تحفہ شی تھی ہر ایک کے سر سے چادر اوٹھا کر دیکھا مین نے بہت خوبصورت تھے اور منہ اونکے مثل منہ زندون کے بعضون کے بال سفید و سیاہ تھے اور بعضون کے بالکل سیاہ اور بعضون کے بال بالکل کھلے ہوے اور بعضون کے لپٹے ہوے اور پوشاک اونکی مثل مسلمانون کے تھی جب شخص آخرین پر پونہچا مین دیکھا مین نے کہ اوسکا منہ شمشیر سے زخمی تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ ابھی کسی شخص نے اوسکو زخمی کیا ہی جو لوگ میرے ہمراہ تھے اونسے مین نے اون لوگون کا حال پوچھا اونھون نے بیان کیا کہ ہر سال مین ایک دن عید کا ہوتا ہی تمام لوگ شہرون اور گانوٗن سے در غار پر آکے جمع ہوتے ہین پس انکو اوٹھا کر بٹھاتے ہین اور منہ اونکے دھولاتے ہین اور کپڑے انکے بدلتے ہین اور ناخن انکے تراشتے ہین اور انکے بدنون کو نہین چھوتے ہین اور انکے سر کے بال بھی تراشتے ہین بعد از ان انکو اسی طور پر سلا دیتے ہین پس پوچھا مین نے کہ یہ کون لوگ ہین اور انکو کیا حکم تھا اور کب سے اس مکان مین ہین پس اون لوگون نے کہا کہ ہم اپنی کتابون مین دیکھتے ہین کہ یہ لوگ اس مکان مین چار سو برس قبل از زمان بعثت حضرت عیسی ابن مریم علی نبینا وعلیہما السلام گئے ہین اور یہ لوگ پیغمبر ہین ایک ساتھ ہین بھیجے گئے تھے سواے اسکے ہمکو حال نہین معلوم ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اصحاب کہف سات آدمی ہین مکسلمینا یملیخا مرطونس کسینونش سارینونش ذوانوانس کفشططیونس اور انکے کتے کا نام قطمیر اور انکے بادشاہ کا نام دقیانوس ہے **جبل زرانک** یہ پہاڑ زمین ترکستان مین واقع ہے صاحب تحفۃ الغرائب نے لکھا ہی کہ اس پہاڑ کے قریب ایک قوم ترکون کی رہتی ہے اونکو زرانک کہتے ہین اور اس قوم مین زراعت نہین ہوتی ہے اور جانوران شیردار بھی نہین ہین اور اس پہاڑ مین معدن سونے چاندی کی ہی اور گاہ گاہ اس مقام مین ٹکڑے مثل سر گوسپند کے پاے جاتے ہین الابعض چھوٹے ہوتے ہین اور بعض بڑے پس اگر کوئی شخص چھوٹے ٹکڑے کو اوٹھاتا ہی فائدہ پاتا ہی اور اگر بڑے ٹکڑے کو اوٹھالیتا ہی تمام گھر والے اوسکے ایک بعد دوسرے مرجاتے ہین ہان اگر اوس ٹکڑے کو پھر اوسی مقام مین کہ جہانسے لایا تھا ڈالدے تو اس بلا سے نجات پاوے اور اگر کوئی غریب اوسکو اوٹھالیتا ہی تو اوسکو کچھ ضرر نہین ہوتا ہے **جبل شعوان** یہ پہاڑ زمین مغرب ملک افریقیہ مین قریب

شہر تونس کے واقع ہے نہایت بلند ہے سہ روزہ راہ سے معلوم ہوتا ہے اور بسبب کمال ارتفاع کے ابر اوسکی چوٹی سے پست ہوتا ہے اس پہاڑ پر بہت گانون آباد ہین باشندے یہانکے صاحب زراعت ہین جو لوگ وسط اور اسفل کوہ مین رہتے ہین کثرت بارش کے شاکی ہین اور جو اعلی یعنی چوٹی پہاڑ پر رہتے ہین عدم بارش سے نالان رہتے ہین اہل افریقیہ جس شخص کو سنگین دل جانتے ہین کوہ زعوان سے تشبیہ دیتے ہین جبل ساوہ درمیان اس پہاڑ اور ساوہ کے ایک منزل کا فاصلہ ہے اور نہایت بلند ہے اس پہاڑ مین ایک غار ہے مثل ایوان بزرگ کے گنجائش اوسمین اسقدر ہے کہ سو آدمی سے زیادہ بیٹھ سکین اور اوسکی چھت پر چار پتھر ہین بشکل پستان زنان نکلے ہین تین سے پانی ٹپکتا ہے اور ایک خشک ہے وہان کے لوگ کہتے ہین کہ اس پتھر کو کسی کافر نے اپنے منہ مین لیا تھا پس خشک ہو گیا اور ان پتھرون کے نیچے ایک حوض ہے جو پانی اوس سے ٹپکتا ہے حوض مین جمع ہوتا ہے اور پانی اوس حوض کا نہایت خوش ذائقہ ہے باوجودیکہ آب بستہ ہے مصنف نے لکھا ہے کہ مین نے اس غار اور پہاڑ کو ۶۲۳ھ مین دیکھا ہے جبل سبلان یہ پہاڑ آذربایجان مین قریب شہر اردبیل کے واقع ہے اور یہ ایک پہاڑ ہے بلند سے ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مَن قرء فَسُبحانَ اللہِ حِینَ تُمسُونَ وَحِینَ تُصبِحُونَ وَلَهُ الحَمدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالاَرضِ وَعَشِیًّا وَحِینَ تُظهِرُونَ یُخرِجُ الحَیَّ مِنَ المَیِّتِ وَیُخرِجُ المَیِّتَ مِنَ الحَیِّ وَیُحیِی الاَرضَ بَعدَ مَوتِهَا وَکَذٰلِکَ تُخرَجُونَ کَتَبَ اللہُ لَهُ مِنَ الحَسَنَاتِ بِعَدَدِ کُلِّ وَرَقَةِ ثَلجٍ تَسقُطُ عَلیٰ جَبَلِ سَبَلَانَ قِیلَ وَمَا سَبَلَانُ یَا رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ جَبَلٌ مِن آرمِینِیَةَ وَآذَربَایجَانَ عَلَیهِ عَینٌ مِن عُیُونِ الجَنَّةِ وَفِیهِ قَبرٌ مِن قُبُورِ الاَنبِیَاءِ یعنی جس شخص نے پڑھا اس آیہ کو لکھتا ہے اللہ پاک واسطے اوسکے نیکیان موافق عدد ورق برف کے کہ گرتی ہے جبل سبلان پر لوگون نے سوال کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ سبلان کیا ہے آپ نے ارشاد کیا کہ ایک پہاڑ ہے درمیان ارمینیہ وآذربایجان کے اور اوس پہاڑ پر ایک چشمہ ہے چشمون جنت سے اور اوسمین قبر ہے کسی نبی کی ابو حامد اندلسی لکھتا ہے کہ چوٹی پر اس پہاڑ کے چشمہ ہے پانی اوسکا نہایت سرد ہوتا ہے اور گرد پہاڑ کے چشمے آب گرم کے ہین بیمار لوگ جاتے ہین اوس چشمے کے پانی سے شفا پاتے ہین اور پہاڑ کے نیچے بہت درخت لگے ہین اون درختون مین سے ایک قسم ہے کہ پتے اوسکے کوئی جانور نہین کھاتا ہے جو کھاتا ہے فی الحال ہلاک ہو جاتا ہے ابو حامد کہتا ہے کہ مین نے دیکھا کہ گھوڑے اور دراز گوش اور گائے اور بکری اس درخت کے نیچے جاتے ہین پس جب نزدیک اوسکے پہنچتے ہین نفرت کرتے ہین یہانتک کہ جب چڑیان قریب اوس درخت کے جاتی تھین وہ بھی نفرت کرتی تھین اور نیچے اوس پہاڑ کے ایک گانون دیکھا مین نے قاضی اوس گانون کا ابو الفرج عبد الرحمن اردبیلی تھا پس مین نے اوس سے پوچھا کہ سبب ان جانورون کے نفرت کرنیکا کیا ہے اوسنے کہا کہ جانور اوس درخت سے اسلیے بھاگتے ہین کہ جن اونکی حفاظت کرتے ہین اور اوسی قاضی نے بیان کیا کہ مین نے اس گانون مین ایک مسجد کی بنا کی فرش کیواسطے

چند پتھرون کی ضرورت تھی ایک روز اوٹھا مین دروازہ مسجد پر پتھر بہت خوب پڑے ہوئے دیکھے کہ اب مسجد مین
نصب ہین **جبل السراۃ** عارمی کہتا ہی کہ یہ پہاڑ درمیان تہامہ اور یمن کے ہے اور یہ پہاڑ بہت لنبا چوڑا ہی
اور اس پہاڑ مین دیہات اور نہرین اور اشجار اور عمارات بہت ہین اور یہان عناب اور قصب السکر پیدا ہوتا ہی
اور بیشتر قرمت یہان اکثر پیدا ہوتی ہے **جبل السماق** ایک کوہ بلند ہے ملک حلب مین اسمین شہر اور قریہ
اور قلعے ہین اکثر اسمعیلی وہان قیام پذیر ہین اور تمام پہاڑ مین درخت سماق ہے مقام خوش اور شاداب ہی منجملہ عجائب
اس پہاڑ کے ایک امر یہ ہی کہ تمام زراعت اور باغ آب بارش سے پیدا ہوتے ہین اس درجہ تر و تازہ ہوتے ہین
کہ زراعت چاہی سے بہتر اور خوشتر ہوتے ہین حتی کہ روئی اور خربانی وغیرہ بھی آب باران سے پیدا ہوتی ہے
جبل سرندیب اقصائے ہند مین ایک پہاڑ بلند ہے حضرت آدم علی نبینا و علیہ السلام بہشت سے وہین
اوتارے گئے تھے اب تک ایک پتھر پر نشان قدم شریف موجود ہے لکھا ہے کہ ہر شب اس پہاڑ مین برق بدون
ابر کے معلوم ہوتی ہی اور تمام روز اثر قدم شریف پر بارش باران ہوتی ہے اور یہ بھی لکھا ہی کہ اس پہاڑ پر معدن
یاقوت سرخ و الماس ہے سیلاب مین پانی کے ہمراہ جواہر نیچے آجاتے ہین عود بہت وہان ملتا ہے اور اون بلاد مین
تین بادشاہ ہین ہر ایک مخالف دوسرے کا جب بادشاہ وہان کا مرتا ہے لاش اوسکی چار ٹکڑے کر کے ہر ایک ٹکڑے کو
ایک صندوق صندلی یا عودی مین رکھکر آگ مین ڈالتے ہین اور زوجہ اوسکی کبھی بموافقت شوہر اوس آگ مین
کود پڑتی ہے **جبل سمرقند** صاحب تحفۃ الغرائب نے لکھا ہی کہ زمین سمرقند مین ایک پہاڑ ہے اور اوسمین ایک
غار ہی پانی اوس سے ہمیشہ ٹپکتا ہے گرمیون مین وہ پانی برف سے زیادہ سرد ہوتا ہے اور ایام سرما مین اسقدر گرم
ہوتا ہے کہ اگر ہاتھ اوسمین ڈالین تو جلا دے **جبل السم** یہ پہاڑ ملک چین مین ہی جلبانی کہتا ہے کہ جب ختن سے
تبت کو جاوین تو راہ مین بہت پہاڑ ہین ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ تک پل باندھا ہے جب اوس پل سے
گذرین ایک ہوا چلتی ہی کہ دم کو بند کرتی ہے اور زبان کو گران بہت مسافر اوس مقام پر ہلاک ہوتے ہین اہل چین اوس
پہاڑ کو کوہ سم کہتے ہین **جبل الشب** یہ پہاڑ ملک یمن مین ہی اسکی چوٹی پر چشمہ ہے ہر طرف سے جاری قبل اسکے
کہ وہ پانی زمین تک پہنچے پتھر ہو جاتا ہے شب یمانی سفید یہی ہی کہ آب منجمد اوس چشمہ کا ہوتا ہے **جبل شبام** یہ پہاڑ
قریب صنعا کے ہے احمد بن محمد ابن اسحاق ہمدانی کہتے ہین کہ یہ پہاڑ بہت بڑا ہے شہر صنعا سے ایک منزل کے
فاصلہ پر واقع ہے راہ اسکی بہت دشوار گذار ہے سوا ایک راہ کے کوئی اور راہ نہین اور چوٹی اسکی بہت وسیع ہی
وہان گاؤن آباد ہین اور زراعت ہوتی ہے اور انگور اور خرما پیدا ہوتا ہے وہان جانیکا کوئی راستہ نہین ہے صرف
ایک دروازہ ہے کہ کنجی اوسکی وہان کے بادشاہ کے پاس رہتی ہے پس جو شخص یہان سے آنیکا عزم کرتا ہے اولا بادشاہ
سے رخصت لیتا ہے بعد ازان بموجب حکم بادشاہ دروازہ کھولا جاتا ہے جب وہ شخص پہاڑ کے نیچے آتا ہی اور گرد

اوس زراعت اور باغستان کے کہ جو پہاڑ کی چوٹی پر ہے بہت پہاڑ ہین بلند اون پہاڑون پر جانا ممکن نہین ہے اور کوئی نہین جانتا ہے کہ اون پہاڑون پر کیا ہے اون پہاڑون سے پانی گر کر جمع ہوتا ہے وہان ایک سد ہے کہ مانع ہے اوس پانی کی روانی کو پس جب پانی جمع ہو جاتا ہے اوس دیوار کو کھولدیتے ہین وہ پانی صغد وغیرہ مین پہونچ جاتا ہے **جبل شرف الجبل** درمیان شام اور مدینہ منورہ کے واقع ہے اور اس پہاڑ پر ایک بتخانہ ہے پتھر کا اوس بتخانے مین پتھر پر عجیب و غریب نقش و نگار بنائے ہین کہ مثل اونکا لکڑی پر نہین ہو سکتا ہے باوجودیکہ وہ مکان بہت بلند ہے **جبل شفقان** یہ پہاڑ ملک خراسان مین ہے شفقان نام ایک پہاڑ کا ہی خراسان مین بعض فقہاے خراسان کہتے ہین کہ اس پہاڑ پر ایک غار ہے جو شخص کہ بیمار ہو اوس غار مین جاوے شفا پاویگا کوئی مرض رکھتا ہو اور یہ بھی کہتے ہین کہ وہان ایک اور پہاڑ ہے جو شخص اوسکی چوٹی پر جاوے کچھ حس و ادراک اوسمین نہین رہتا ہے جبتک کہ اوس پہاڑ کے درمیان مین نہ آوے اور چوٹی اوسکی دو گز کی ہے جب آدمی چوٹی پر پہونچتا ہے ایک ہوا چلتی ہے کہ آدمی کو نیچے گرا دیتی ہے **جبل سنکران** صاحب تحفۃ الغرائب نے لکھا ہے کہ یہ پہاڑ ملک اندلس یا مین مین ہے بہت بلند ہے اوسکی چوٹی پر مثل منارہ کے ایک شے پتھر کی ہے ہر سال مین تین شب وہان چراغ روشن معلوم ہوتا ہے اور دن کو اوس چراغ کے مقام پر مثل طاؤس کے نظر آتا ہے بوجہ تندی ہوا کے کوئی شخص اوسکی چوٹی تک نہین جا سکتا ہے جب آدمی نصف پہاڑ تک پہونچتا ہے ہوا مانع ہوتی ہے صعود سے بلکہ آدمی ہوا کے زور سے گر پڑتا ہے باشندے اوس نواح کے بھی اس امر سے ناواقف ہین کہ یہ شبیہ چراغ اور طاؤس کیا شے ہے **جبل شلیر** یہ پہاڑ نہایت بلند ہے حتی کہ اکثر بلاد ملک اندلس سے نظر آتا ہے اس پہاڑ پر انواع فواکہ مثل سیب انگور و جوز وغیرہ کے پیدا ہوتے ہین اور ہمیشہ گرمی جاڑے دن مین اوسکی چوٹی پر برف رہتی ہے اسیوجہ سے وہان سردی نہایت مرتبہ ہوتی ہے ایک شعراے عرب سے وہان گیا تھا اور یہ کہا **شعر** فان کان یوما فی جہنم مدخل ٭ ففی مثل ہذا الیوم طابت جہنم **جبل الصور** صاحب تحفۃ الغرائب نے لکھا ہے کہ زمین کرمان مین ایک پہاڑ ہے اگر اوس پہاڑ سے کوئی شخص پتھر لیکر توڑ ڈالے اوسکے درمیان مین ایک صورت آدمی کی کھڑی یا بیٹھی یا خفتہ معلوم ہوتی ہے اور اگر اوس پتھر کو گھسکر پانی مین ڈالدین جسقدر برادہ سنگ تہ مین پہونچے گا اوسمین صورت آدمی کی پیدا ہوگی **جبل صفا و مروہ** یہ دو پہاڑ مکہ معظمہ مین ہین لکھا ہے کہ صفا نام ایک مرد کا تھا اور مروہ نام ایک عورت کا اونھون نے کعبہ شریف مین زنا کیا حق جل جلالہ نے اون دونون کو پتھر کر دیا اہل مکہ نے مرد کو صفا پر اور عورت کو مروہ پر رکھدیا پس ونھین دونون کے نام سے یہ پہاڑ مشہور ہوے حدیث شریف مین آیا ہے دابۃ الارض ظہور اوسکا آثار قیامت سے ہے صفا سے نکلے گا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما عصا اپنا صفا پر مارتے تھے اور فرماتے تھے کہ آواز میرے عصا کی دابۃ الارض سنتا ہے **جبل صقلیہ** ابو علی الحسین بن یحیی نے تاریخ صقلیہ مین لکھا ہے کہ یہ پہاڑ قریب دریا کے ہے دورہ اوسکا

تین روز کی راہ ہے اور طرق بھی بہالیسے قریب ہے اس پہاڑ پر درخت کثرت سے ہین اکثر درخت فواکہ ہین
اور اس پہاڑ پر منافذ گندھک کے ہین کہ دھوان اور آگ اونسے نکلتی ہے دن کو اور رات کو شعلہ اوٹھتے ہین اور
بعض وقت وہ آگ کسی طرف متوجہ ہوتی ہے اور جو کچھ اوس طرف ہوتا ہے جلجاتا ہے وہ سوختہ مثل چرک آہن
کے معلوم ہوتا ہے اور اوسمین یہ ہے کہ جسطرف آگ متوجہ ہوتی ہے کچھ نہین پیدا ہوتا ہے اور جو حیوان اوس طرف
اوسوقت گذرتا ہے جلجاتا ہے اور اس پہاڑ کی چوٹی پر برف ہمیشہ رہتی ہے الا ایام سرما مین تمام پہاڑ پر برف
ہوتی ہے حکماے روم وہان جاتے تھے اور عجائب وہانکے مشاہدہ کرتے تھے شبکو ایک مقام مین اوسکی
چوٹی پر آتش عظیم معلوم ہوتی ہے اور دن کو اوسی مقام پر دھوان کثرت سے دکھائی دیتا ہے کہتے ہین کہ
پہاڑ معدن زر ہے اہل روم اس پہاڑ کو کوہ زر کہتے ہین **جبل ضلعین** یہ دو پہاڑ ہین راہ مین مکہ معظمہ کے
بصرے سے ایک کو ضلع بنی مالک اور دوسرے کو ضلع سیصبان کہتے ہین بنی مالک جن مسلمانون کی اولاد
سے ہین اور بنی سیصبان جن کافر کی اولاد سے ہین ضلع بنی سیصبان ہین کوئی شخص شکار نہین کرتا ہے
اور وہانکی گھانس بھی نہین کاٹتا ہے اور اگر کوئی ناواقف شکار کرتا ہے یا گھانس کاٹتا ہے تو بالضرورت
نفس یا مال سے نقصان پاتا ہے اور ضلع بنی مالک مین مسافر دوکش ہوتے ہین اور وہان کے حیوانون کو
شکار کرتے ہین اور وہان کی گھانس بھی کاٹتے ہین کفر بنی سیصبان اور اسلام بنی مالک کا تذکرہ اکثر ہوا کرتا ہے
یہ دونون گروہ مشہور اور معروف ہین **جبل طارق** یہ پہاڑ ملک طبرستان مین ہے ابوریحان خوارزمی نے
آثار باقیہ مین لکھا ہے کہ اس پہاڑ پر ایک غار ہے اور اوس غار مین ایک گڑھا ہے اگر کوئی شخص اوس گڑھے مین
نجاست ڈالتا ہے پانی بکثرت برستا ہے اور جبتک اوسکو نجاست سے پاک نہین کرتے ہین انقطاع بارش
نہین ہوتا ہے **جبل طاہرہ** صاحب تحفۃ الغرائب نے لکھا ہے کہ یہ پہاڑ ملک مصر مین ہے اور اس پہاڑ پر
ایک کنیسہ ہے اوس کنیسہ مین ایک حوض ہے پہاڑ سے پانی آکر اوس حوض مین گرتا ہے جب وہ حوض بھر جاتا
ہے پانی اوسکے اطراف سے جاری رہتا ہے اگر کوئی شخص حالت نجاست مین اوس حوض مین ہاتھ ڈالتا
ہے پانی ٹھہر جاتا ہے اور ایک قطرہ بھی جاری نہین رہتا ہے جبتک کہ کل پانی حوض کا نہ نکالا جاوے یہی
صورت رہتی ہے پس جب وہ حوض پاک اور لطیف ہوتا ہے پھر بدستور پانی جاری رہتا ہے **جبل طبرستان**
صاحب تحفۃ الغرائب نے لکھا ہے کہ طبرستان مین ایک پہاڑ ہے اور اوس پہاڑ مین ایک گھانس کہ اوسکو جوز ماثل
کہتے ہین جو شخص اوس گھانس کو کھالیوے جس کیفیت سے اوسوقت ہوگا وہی کیفیت اوسپر غالب ہوگی
یعنی اگر ہنستا ہوگا ہنسی غالب ہوگی اور اگر روتا ہوگا گریہ اوسپر غالب ہوگا علی ہذا القیاس **جبل طور سینا**
یہ پہاڑ قریب بیت المقدس کے ہے لکھا ہے کہ اوس مقام پر ستر پیغمبرون علی نبینا وعلیہم السلام نے

دنیا سے رحلت فرمائی ہی یہ پہاڑ محل تعظیم اور مقام اجابت دعا ہی اکثر لوگ وہان زیارت کو جاتے ہین اور یہ بھی
لکھا ہی کہ اسی سے حضرت عیسی علیہ السلام آسمان پر تشریف لیگئے اور وہان مصلی یعنی نماز گاہ خلیفہ ثانی
حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ بنا ہی **جبل طور سینا** یہ پہاڑ قریب مدین کے درمیان شام اور وادی
شرح کے واقع ہی اور بعضے کہتے ہین کہ نزدیک ایلہ کے ہی اسی پہاڑ پر خطاب آیا تھا حضرت موسی علیہ السلام کو
اوسوقت کہ آپ بنی اسرائیل کے ساتھ مصر سے باہر آئے تھے جب اس پہاڑ پر آتے ایک برا آتا آپ وسرا پہین در آئے
حق تعالی جلشانہ آپسے کلام فرماتا اور یہ وہی پہاڑ ہی کہ جناب باری اوسکی شان مین فرماتا ہی فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّہٗ
لِلْجَبَلِ جَعَلَہٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰی صَعِقًا یہ پہاڑ کبھی صلحا سے خالی نہین ہوتا ہے اور اس پہاڑ کے پتھر کو جب
توڑتے ہین اوسمین صورت درخت علیق[له] کی معلوم ہوتی ہی **جبل طور ہارون** یہ پہاڑ قریب بیت المقدس
ہی وجہ تسمیہ یہ ہی کہ حضرت موسی علیہ السلام نے بعد قتل گوسالہ پرستون کے چاہا کہ پہاڑ پر جا کر مناجات کرون پس
حضرت ہارون علیہ السلام نے کہا کہ مجکو بھی ہمراہ لیجیے مبادا کہ بنی اسرائیل بعد آپ کے تشریف بری کے کوئی
اور حرکت کرین کہ باعث آپ کے ملال کا میری جانب سے ہو پس حضرت موسی علیہ السلام نے اونکو ہمراہ لیا
اتفاقاً راہ مین دو شخص ایک مقام مین دیکھے کہ قبر کھودتے تھے پس حضرت موسی و حضرت ہارون علیہما السلام اوس
مقام پہ ٹھہرے اور حضرت موسی علیہ السلام نے اونسے پوچھا کہ یہ قبر کسکے واسطے بناتے ہو اون آدمیون نے جواب
دیا کہ یہ قبر اوس شخص کے واسطے بنائی ہی کہ جو خلق خدا سے اس شخص کے جو آپ کے ہمراہ ہی یعنی حضرت ہارون
کے مشابہ تر ہی بعد ازان اون شخصون نے حضرت ہارون علیہ السلام سے کہا کہ برای خدا تم اس قبر مین درآؤ پس
حضرت ہارون علیہ السلام نے پوشاک اپنی حضرت موسی علیہ السلام کو دی اور آپ اوس قبر مین تشریف لے گئے پس
روح پاک اونکی اوسیوقت قبض کیگئی اور قبر اوپر سے ملگئی وہ دونون شخص غائب ہوگئے پس حضرت موسی علیہ السلام
گریان وہانسے پھرے اور پوشاک حضرت ہارون علیہ السلام کی آپ کے پاس تھی بنی اسرائیل نے حضرت موسی
علیہ السلام پر اتہام کیا کہ انھون نے ہارون علیہ السلام کو قتل کیا آپ نے جناب باری سے مناجات کی کہ
ہارون علیہ السلام کو اس قوم کو دکھادے حق تبارک و تعالی نے حضرت ہارون کو پہاڑ کی چوٹی پر دکھلا دیا اس سبب سے
اس پہاڑ کو طور ہارون کہتے ہین **جبل طیر** یہ پہاڑ ملک مصر مین پورب طرف دریاے نیل کے قریب صیاد کے واقع
ہی اور اسکو جبل طیر اس سبب سے کہتے ہین کہ ہر سال ایک وقت خاص مین ایک قسم طیور سفید کہ اونکو بوقیر کہتے ہین
اس پہاڑ پہ جمع ہوتے ہین اور اس پہاڑ مین ایک سوراخ ہی یہ جانور اوس سوراخ مین سر ڈال کر اپنے تئین نیل مین
ڈالتے ہین اور ساحت کنان اوس مقام پہ جاتے ہین جہانسے آئے تھے اور ہمیشہ یہ جانور اسیطرح کیا کرتے ہین
یہانتک کہ ایک جانور کا سر اوس سوراخ مین پھنس جاتا ہی وہ جانور اوسمین ہلاک ہو جاتا ہی جب وہ اوسکے ہمراہ کے

[له] علیق ایک گھاس [illegible] کانٹے دار [illegible]

جانور بیحالت دیکھتے ہین پھر جاتے ہین پھر دوسرے برس اسیطرح سے کرتے ہین ابو بکر موصلی نے لکھا ہی کہ اگر سال ارزانی کا ہوتا ہی دو جانور اوس سوراخ مین پھنسکر مر جاتے ہین اور اگر سال متوسط ہوتا ہے ایک جانور ہلاک ہوتا ہے اور اگر خدا نخواستہ سال قحط ہوتا ہی کوئی جانور اوسمین نہین ہلاک ہوتا ہے **جبل طائف** یہ پہاڑ مسکن قبیلہ ہذیل ہی یہان سردی بہت ہوتی ہی حتی کہ پانی بوجہ سردی کے جم جاتا ہی سوائے یہان کے ملک حجاز مین اور کہین پانی منجمد نہین ہوتا ہی

جبل عرج یہ پہاڑ عجائب بنا سے ہے اکثر روے زمین پر یہ پہاڑ موجود ہے الا ہر جگہ نام اوسکا جداگانہ ہی مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ مین اسکو عرج کہتے ہین اور ملک شام مین اسکو فلسطین کہتے ہین اور اوسکی پشت پر کوہ حکم ہے اور دمشق مین اسکی پشت پر کوہ شلیز ہی اور حلب و حمص اور حما مین اسکی پشت پر کوہ لبنان ہی اور انطاکیہ اور مصیصہ مین اسکو لکام کہتے ہین اور یہ پہاڑ ملاطیہ اور قالیقلا مین ہوتا ہوا دریاے خزر تک پہونچا ہے وہان اسکو قبق کہتے ہین ابن الفقیہ نے لکھا ہے کہ اس پہاڑ مین ستر لغت یعنی زبان ہین کہ ہر ایک صاحب زبان دوسرے کو بغیر ترجمہ کے نہین جانتا **جبل عمایۃ البحرین** یہ پہاڑ مشہور ہی ابن زیاد کلابی نے لکھا ہی کہ اس پہاڑ کو اسوجہ سے عمایہ کہتے ہین کہ اس پہاڑ پر سوا آندھی کے کوئی نہین جاسکتا ہی اسلیے کہ راستے اسکے پوشیدہ ہو جاتے ہین اس پہاڑ پر غار اور رخنے بہت ہین اور درندے مثل پلنگ وغیرہ کے بہت ہین اور درخت بان کے وہان اکثر ہوتے ہین سکری نے لکھا ہی کہ قتال کلابی نے ایک شخص کو مار ڈالا اور کوہ عمایہ پر چلا گیا پس مدت دس برس تک وہان رہا ایک پلنگ سے محبت پیدا ہوئی یہانتک کہ اگر پلنگ شکار کرتا اسکو بھی اوس شکار مین شریک کرتا بعد مدت کے بادشاہ نے قتال کلابی کا قصور معاف کیا اور اوسکو طلب کیا پلنگ مانع ہوا اور اوسکے تعاقب مین چلا قتال ڈرا کہ مجکو کھالے گا ایک تیر اوسکو مارا وہ پلنگ مر گیا قتال نے اپنے گھر کا راستہ لیا اور پلنگ کا ذکر کرتا رہا **جبل عویر و کسیر** دو پہاڑ بزرگ ہین دریا مین درمیان بصرہ اور عمان کے جب کشتی ان مقامون سے گذرتی ہی اکثر اندیشہ رہتا ہی اور کبھی ٹکرا کر ہلاک بھی ہو جاتی ہی اہل کشتی کہتے ہین کہ جب اس مقام سے بسلامت گذرین تو خیر ہے یعنی پھر کچھ خوف و اندیشہ نہین ہے

جبل فرغانہ اس پہاڑ مین فیروزہ ہوتا ہے صاحب تحفۃ الغرائب نے لکھا ہی کہ اس پہاڑ پر ایک گھانس ہوتی ہی بصورت انسان کے بعض بصورت مرد اور بعض بصورت عورت کے دونون جانب سے اوس گھانس کی ایک ہی شکل ہوتی ہے اس گھانس مین حکما نے بہت اقوال لکھے ہین ایک خاصیت اوسکی یہ ہی کہ اگر اوسکو کھائین فی الفور قوت باہ اسقدر پیدا ہو کہ ضبط دشوار ہو بعض اوس گھانس کو بیروح کہتے ہین اور بعض یاطرقیان کہتے ہین ایک خاصہ اوس گھانس کا یہ ہی کہ جو شخص اوسکو اوکھاڑتا ہے ہلاک ہو جاتا ہے طریقہ اوسکے اوکھیڑنیکا یہ ہی کہ کسی جانور مثل کتے وغیرہ کے باندھکر اوسکو ہانکین وہ گھانس اوسکی قوت سے ٹوٹ جاتی ہے وہ جانور ہلاک ہو جاتا ہے اوسوقت وہ گھانس اوس سے کھول لیتے ہین **جبل فیلوان** ابو ریحان خوارزمی نے لکھا ہی کہ

قریب شہر جان کے ایک پہاڑ ہی اوسکو فیلوان کہتے ہین اوس پہاڑ مین ایک صفہ ہی یعنی مکان اوس مکان مین ایک
گڑھا ہی اوس مکان کی چھت سے پانی ٹپکتا ہی جب ہوا سرد چلتی ہی پانی اوسکا بستہ ہو جاتا ہی اور مثل پتھر کے
سخت ہوتا ہی **جبل قاسیون** یہ پہاڑ دمشق مین ہی اوسمین ایک غار ہی کہ اوسکو مغارۃ الدم کہتے ہین قابیل نے
ہابیل کو وہان قتل کیا تھا اور وہان ایک پتھر پڑا ہی کہتے ہین کہ قابیل نے ہابیل کا سر اوسی پتھر سے توڑا تھا اور اوسی
پہاڑ مین ایک غار اور ہی کہ اوسکو مغارۃ الجوع کہتے ہین یعنی ایک جماعت پیغمبرون کی وہان بھوک سے ہلاک ہو گئی ہی
جبل قاف مفسرین نے لکھا ہی کہ یہ پہاڑ تمام روے زمین کو گھیرے ہے اور تمام پہاڑ زبرجد سبز کا ہی اور رنگ آسمان کا
بھی اوسی کے عکس سے سبز ہے اور یہ بھی لکھا ہی کہ اس پہاڑ کی پشت پر آبادی اور خلائق ہی الا حال اونکا سواے خداوند
کریم کے کوئی نہین جانتا اور بعض مفسرین نے لکھا ہی کہ تمام پہاڑ عالم کے اوسکی رگ ہین یعنی شاخ جب اللہ پاک
کسی قوم پر عتاب فرماتا ہی پس وہ فرشتہ کہ کوہ قاف پر موکل ہی اوسکو حکم فرماتا ہے کہ حرکت دے اوس رگ کو کہ اوس قوم کے
ملک مین ہی پس وہ تختہ زمین کا غرق ہو جاتا ہی اور وہ قوم بھی ہلاک ہو جاتی ہی **جبل قدقد** یہ پہاڑ قریب مکہ معظمہ
کے ہی چوٹی اسکی نہایت بلند ہی کہ گذر آدمی کا وہان محال ہی اور یہ پہاڑ انتہاے دنیا پر منتہی ہی اور اس پہاڑ پر معدن
دیک ہی **جبل قصران** یہ پہاڑ ملک سندھ مین ہی اور قصران نام ایک شہر کا ہی بلاد مشہورہ ملک سندھ سے شیخ الرئیس نے
لکھا ہی کہ شہد یہان شجر و حجر پر مثل شبنم کے گرتا ہی جسقدر رہتا ہی یعنی ظاہر ہوتا ہی لوگ اوسکو جمع کرتے ہین اور مکھیان بھی
ایام ہر سال کے واسطے جمع کرتی ہین **جبل کافور** یہ پہاڑ ملک ہند مین کنارے دریا کے ہے اور قریب پہاڑ کے
بہت شہر آباد ہین منجملہ اونکے شہر قامرون ہی وہان کا عود قامرونی مشہور ہی منجملہ اونکے شہر قماری ہی وہان کا عود
قماری مشہور ہی اور اس پہاڑ کے نیچے درخت کافور ہین کوندا اوسمے جاری رہتا ہی جب بہت کوشش کرتے ہین اوسمین سے
پارہاے کافور دستیاب ہوتے ہین الا درخت خشک ہو جاتا ہے **جبل کحل** یہ پہاڑ ملک اندلس مین ہی قریب شہر
بسطہ کے اول ماہ مین سرمہ اوسمین نکلتا ہی اور ہر روز زیادہ ہوتا جاتا ہی نصف مہینے تک بعد ازان کم ہوتا جاتا ہے آخر
ماہ تک اور ہمیشہ یہی صورت رہتی ہی **جبل کرکس** بڑا پہاڑ ہے صحراے رے و قم و قاشان مین صحرا اسکو سب
طرف سے محیط ہی چونکہ اوسمین کرکس رہتے ہین اسلیے اس نام سے مشہور ہے راہ اس پہاڑ کی دشوار گذار ہے بوجہ صحرا و
جنگل کے کوئی انسان اسپر نہین رہتا ہی اور گرد اسکے بھی دور تک آبادی نہین ہی **جبل کرمان** بیابان کرمان مین
بہت پہاڑ ہین اونکے پتھرون کو جب آگ دیتے ہین مثل لکڑی کے مشتعل ہوتے ہین **جبل گلستان** گلستان
نام ایک دیہ کا ہی ملک طوس سے فقہاے طوس نے لکھا ہی کہ اس پہاڑ مین ایک غار ہی مثل ایوان کے اور اوس ایوان مین
دہلیز ہے جب اوس دہلیز مین تھوڑی راہ قطع کرے روشنی پیدا ہوتی ہے اور آخر اوس دہلیز مین ایک مقام ہی کہ وہان
چشمہ ہے پانی اوس چشمے سے نکلتا ہے اور اوپر شکل قصبان کے منجمد ہوتا ہے اور اسی مقام مین ایک سوراخ ہی

اوسمین سے باد سخت باہر نکلتی ہے اسی سبب سے اوسمین جانا دشوار ہے **جبل کوکبان** یہ پہاڑ قریب صنعا کے ہے
اسکی چوٹی پر دو قصر ہین جواہر کے شب کو مثل ستارے کے روشن ہوتے ہین اس سبب سے اسکو جبل کوکبان کہتے
ہین اون مکانون مین پہونچنا دشوار ہے لکھا ہے کہ یہ مکان جنون نے بنائے ہین **جبل ارجان** یہ پہاڑ ملک
طبرستان مین ہے اور اوسمین ایک چشمہ ہے جو قطرہ پانی کا اوس سے نکلتا ہے پتھر ہو جاتا ہے ہشت پہل اور کبھی شش پہل
لوگ اوسکے مہرے بناتے ہین **جبل لبنان** یہ پہاڑ قریب حمص کے ہے وہان فواکہ اور کھیتی بہت ہوتی ہے حالانکہ
کوئی وہان بوتا نہین ہے اور وہان ابدال رہتے ہین اسلیے کہ وہان رزق حلال ملتا ہے سیب وہان کا عجیب و غریب ہے کہ
ملک شام مین اوسمین خوشبو نہین ہوتی ہے جب بلخ مین لاتے ہین خوشبو اوسمین پیدا ہوتی ہے **جبل طبجرہ**
ایک پہاڑ ہے قریب صنعا کے اصطخری نے لکھا ہے کہ اسکی چوٹی پر مقدار بیس فرسنگ کے وسعت ہے اوسمین آبادی ہے اور
کھیتی ہوتی ہے اوس پہاڑ پر جانیکا راستہ ایک ہے اگر اوس راستہ کو بند کرین کوئی پہاڑ پر نہ جا سکے **جبل مقناطیس** بعضے نے
لکھا ہے کہ یہ پہاڑ پہاڑون قلزم سے متصل ہے اوسمین مقناطیس ہوتا ہے بالفعل وہان پانی آگیا ہے اسی وجہ سے کشتیون مین
میخ آہنی نہین لگاتے ہین کہ مقناطیس اپنی طرف کھینچ لیگا **جبل مقطم** اسکو جبل مقطم بھی کہتے ہین یہ پہاڑ ملک
مصر مین کنارے دریاے نیل کے ہے اس پہاڑ پر مساجد اور معابد نصاری کے بہت ہین اور وہان کچھ پیدا نہین
ہوتا ہے اور پانی بھی نہین ہے مگر ایک چشمہ ضعیف کہ ایک معبد نصاری مین ہے لکھا ہے کہ مقوقس نے جو حاکم مصر قیصر
روم کی طرف سے مقرر تھا حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے کہ وہان بھیجے ہوے حضرت عمر فاروق رضی اللہ
عنہ کے تھے درخواست کی کہ یہ پہاڑ میرے ہاتھ بعوض ستر ہزار دینار کے بیچیے آپ نے حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ
عنہ کو لکھا وہان سے جواب آیا کہ دریافت کرو کہ اسقدر قیمت کثیر کسواسطے دیتا ہے وہان نہ زراعت ہوتی ہے نہ معدن
کسی شی کا ہے مقوقس نے کہا کہ مین نے اپنی کتابون مین دیکھا ہے کہ یہ پارہ زمین بہشت ہے یہی کیفیت حضرت عمرو بن عاص
رضی اللہ عنہ نے جناب خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ کے حضور مین لکھی وہان سے ارشاد ہوا کہ بہشت مومنون کو چاہیے
اور حکم فرمایا کہ وہان مقبرہ بنے اور بعضے کہتے ہین کہ یہ پہاڑ معدن زبرجد ہے **جبل ملتان** یہ پہاڑ ملتان مین ہے اس
پہاڑ پر مکھی بہت رہتی ہے جس درخت کے قریب اوسکا آشیانہ ہوتا ہے اوس درخت کے پھل مین ذائقہ شہد کا آجاتا ہے
اور اوسکی لکڑی مین بھی آجاتا ہے اور اوس لکڑی کو جوش کرکے جلاب بناتے ہین **جبل موریجان** یہ پہاڑ
ملک فارس مین ہے اور اوسمین ایک غار ہے اوسکی چھت سے قطرات پانی کے ٹپکتے ہین کہتے ہین کہ حکما نے یہ ایک
طلسم بنایا ہے اگر ایک شخص اوس غار مین جاتا ہے اسقدر پانی ٹپکتا ہے کہ ایک آدمی کو کافی ہے اور اگر ہزار آدمی
اوس غار مین جاتے ہین اسقدر پانی ٹپکتا ہے کہ ہزار آدمی کو کفایت کرے **جبل نار** اس قسم کے پہاڑ اکثر مقام
مین ہین مثل دماوند و صقلیہ منجملہ اونکے ایک پہاڑ ہے ترکستان مین صاحب تحفۃ الغرائب نے لکھا ہے کہ نام اوس

پہاڑ کا کلیان ہی وہان ایک آتش عظیم ہے جو جانور کہ ہوا مین اوسکے مقابل ہوکر نکلتا ہی جلجاتا ہے اور گرد اس پہاڑ کے
بہت جانور مردہ دیکھے جاتے ہین جبل نہاوند اس پہاڑ پر دو طلسم ہین ابن الفقیہ نے لکھا ہے کہ ایک بصورت
مچھلی کے اور دوسرا بصورت گاے کے برف سے بنے ہین کہ کبھی گرمی اور جاڑے مین گھلتے نہین ہین کہتے ہین
کہ یہ طلسم اسلیے بنایا ہے کہ جو پانی اس پہاڑ سے آتا ہے کبھی کم نہو اور ہمیشہ جاری رہے اور وہ پانی دو طرف جاری
ہوتا ہی یعنی طرف زمین نہاوند اور طرف زمین دینور کے جبل ہرهر صاحب تحفۃ الغرائب نے لکھا ہی کہ طبرستان مین
پہاڑ ہی اوسکو ہرهر کہتے ہین اوس سے پانی نکلکر ایک غار مین جاتا ہی جب کوئی شخص آواز دیتا ہی وہ پانی رکجاتا ہی
جب پھر کوئی شخص دوسری آواز دیتا ہی بدستور جاری ہوتا ہے جبل ہند صاحب تحفۃ الغرائب نے لکھا ہے کہ
زمین ہند مین ایک پہاڑ ہی اوسپر دو شیرون کی شکل بنی ہی اور اونکے منھ سے پانی آتا ہے اوس پانی سے نہرین
روان ہین دونون نہرون پر ایک گاؤن آباد ہی ایک مرتبہ دونون فریق مین کچھ نزاع ہوئی ایک شیر کا منھ توڑ ڈالا
پانی اوسکے منھ سے آنا موقوف ہوگیا ہر چند چاہا کہ پھر جاری ہو اور اوسکی درستی مین سعی کی کچھ فائدہ نہوا اور وہ نہر
خراب ہوئی اور وہ گاؤن بھی ویران ہوگیا جبل یسوم یہ پہاڑ قریب مکہ معظمہ کے بلاد ہذیل مین ہی کوئی شخص
اس پہاڑ پر جا نہین سکتا اس پہاڑ کی چوٹی پر پرند بہت رہتے ہین جبل یسوم مین گندہ نرابے کر ڈالتی ہین وہان کے باشندے بندرون سے
نہایت حیران مگر مجبور ہین کہ آشیانہ جبل یسوم کی چوٹی پر ہی اور وہان رسائی ممکن نہین جبل واسط ایک پہاڑ
ہی ملک اندلس مین قریب شہر شندروانہ کے احمد ابن عمر العذری صاحب ممالک اندلس نے لکھا ہی کہ اس پہاڑ مین ایک
شگاف ہی درمیان ایک غار کے اوس شگاف مین ایک تیر آہنی آویختہ ہی لوگ اوسکو دیکھتے ہین اور اوسمین ہاتھ
بھی لگاتے ہین لیکن اگر چاہین کہ اوسکو اوس شگاف سے جدا کرین ممکن نہین اسلیے کہ جب نکالنے کے قصد
سے اوسکو ہاتھ لگاتے ہین وہ تیر شگاف مین چلا جاتا ہی پھر جب اوسکو چھوڑ دیتے ہین وہ اپنی جگہ پر آجاتا
ہی مشایخ شندرونہ کہتے ہین کہ ایک شخص نے آگ روشن کی اور سرکہ بہایا اوس پتھر پر تاکہ وہ شگاف کشادہ ہو
اور تیر گر پڑے کچھ فائدہ نہوا جبل ودقان ایک پہاڑ ہی بزرگترین پہاڑون تہامہ سے اس پہاڑ مین بہت
چشمہاے شیرین اور لطیف ہین مگر پانی اونسے کم آتا ہی اور اس پہاڑ پر درخت حرم ہے کہ کسی پہاڑ پر نہین ہی پتے
اس درخت کے چادر سے مشابہ ہین اور اس درخت مین ایک شاخ ہوتی ہے مثل شاخ نخلہ کے باشندے اس
پہاڑ کے بنو اوس ہین جبل وانشل ایک پہاڑ ہے بزرگترین پہاڑون تہامہ سے لطافت ہوا اور شیرینی اور
سبکی آب کی تمام عالم کے پہاڑون سے مشہور تر ہی اوس نواح مین اوس سے بہتر کسی مقام کی آب و ہوا نہین
ہی یہانتک کہ ابو مقام اسدی شاعر نے اس پہاڑ کی مدح مین چند اشعار نظم کیے ہین جبل بلیشم
یہ پہاڑ ملک قزوین مین ہی بلیشم نام ہی ایک مقام کا اس پہاڑ پر کہ وہان بہت حیوانون کی صورتین ہین کہ اللہ جل جلالہ

نے اونکو پتھر کردیا ہی ازانجملہ ایک چرواہا ہی کہ لاٹھی پر تکیہ دیے کھڑا ہی اور آگے اوسکے بہت بکریان چرتی ہین اور ایک عورت ہی کہ ایک گاے کا دودھ دوہتی ہی اور سوا انکے بہت سی ہین اس حکایت کو اکثر اہل قزوین جانتے ہین اور اونھون نے یہ صورتین دیکھی ہین نسال اللہ العفو والعافیة فی الدنیا والآخرہ

فصل ۶ بیچ بیان پیدا ہونے نہرون کے

جب پانی اور برف پہاڑون پر گرتا ہی وہان سے پانی غارون مین آکر مجتمع ہوتا ہے اور جاڑے کی فصل مین وہ غار اوس پانی سے بھر جاتے ہین بعد ازان جب وقت بہار آتا ہے جو پہاڑون مین چھوٹے چھوٹے سوراخ ہوتے ہین انسے پانی بہتا ہی اوس سے جداول پیدا ہوتے ہین اور وہ جداول ایک دوسرے سے ملتے ہین اونسے نہرین عظیم ہو جاتی ہین اور خزانے پانی کے کہ پہاڑون مین ہوتے ہین اونکو شال کہتے ہین پس اگر اوشال پہاڑ کے اوپر ہین تو تھوڑا تھوڑا پانی نکلتا ہی اور جریان اوسکا یہانتک رہتا ہی کہ دوسری مرتبہ مدد پانی کی پہونچے اسی سبب سے ہمیشہ جاری رہتا ہی اور کبھی منقطع نہین ہوتا ہی اور اگر خزانہ اسفل پہاڑ مین ہی تو مدد پہونچنا وہان پر کمتر ہی پس اگر مدد اوسکی دوسری مرتبہ ہوئی تو جاری رہا اور اگر دوسری مرتبہ پانی وہان نہ آیا تو منقطع ہو جاتا ہے جیسا کہ دیکھا جاتا ہے کہ کبھی پانی نہر سے جاری ہوتا ہی اور کبھی نہر خشک ہو جاتی ہے حکیم بطلیموس صاحب کتاب جغرافیہ نے لکھا ہی کہ ربع مسکون مین دو سو چالیس نہرین ہین طول بعض کا پچاس فرسنگ ہے اور بعض کا سو فرسنگ اور بعض کا ہزار فرسنگ بعض پورب سے پچھم کی طرف روان ہین اور بعض پچھم سے پورب کی جانب جاری ہین اور یہ تمام نہرین پہاڑون سے نکلی ہین اور دریاؤن یا مقامات نشیب مین کہ وہان سنگ بستہ ہوتے ہین تمام ہوئی ہین اور راہ گذر پر ان نہرون کے اکثر شہر اور دیہات واقع ہین سکان اون مقامون کے بقدر حاجت پانی نہرون سے لیتے ہین اور باقی ماندہ دریا مین جاتا ہی اور کھاری پانی مین ملجاتا ہی پھر دوسری مرتبہ حرارت آفتاب اوسمین موثر ہوتی ہے اوسکو بخار کہتے ہین اور بخار ہوا کی طرف صعود کرتا ہی مین جس وقت ہوا کی اوسکو منعقد کرتی ہی یعنی وہ بخار ابر ہو جاتا ہے بعد ازان ابر کو ہوا پہاڑون کی جانب لیجاتی ہی پھر وہان بارش ہوتی ہے اور خزانون مین وہ پانی بدستور سابق جمع ہو کر نہرون مین جاری ہوتا ہی اور ہمیشہ یہی صورت رہتی ہی اب بعض نہرون کا بیان مع اونکے خواص اور عجائب کے اس مقام مین بترتیب حروف معجم کیا جاتا ہے واللہ الموفق بالصواب

نہر آتل ایک نہر عظیم ہی ملک خزر مین عرض اوسکا موافق عرض جیحون کے ہے ابتدا اوسکی ملک روس و بلغار ہی اور انتہا اوسکی بحر خزر ہے لکھا ہی کہ اس نہر سے ستر سے زائد شعبے نکلے ہین الا زور اوسکا بوجہ کثرت پانی کے کچھ کم نہین ہوا جب دریا مین پانی اسکا پہونچتا ہے دو روز تک پانی دریا کا اسپر غالب نہین ہوتا ہی اور رنگ اوسکا دریا کے پانی سے جدا معلوم ہوتا ہے پھر دریا مین مخلوط ہو جاتی ہے اور ایام سرما مین بسبب کثرت شیرینی کے پانی اوسکا جم جاتا ہی اس نہر مین حیوانات عجیب الشکل ہین کہ تعداد اور صفت اونکی سوا خداوند کریم کے کوئی نہین جانتا ہی احمد بن فضلان نے لکھا ہی کہ مجکو خلیفہ مقتدر باللہ نے رسالت ملک بلغار مین روانہ کیا سنا مین نے کہ وہان

ایک شخص عظیم الجثہ ہی وہان کے بادشاہ سے مین نے کہا کہ اوس شخص کا مین بھی مشتاق ہون بادشاہ نے کہا کہ وہ شخص یہان سے تین مہینے کے فاصلہ پر ہی اور کیفیت اوسکی یہ ہی کہ ایک روز چند لوگ میرے پاس آکر متظلم ہوے کہ شہر اثل ایک شخص کو لائی ہی اگر یہ شخص کسی قوم کا ہی اور ہمسے قریب رہتا ہی تو ہمکو یہان رہنا مناسب نہین پس اوسیوقت مین سوار ہوا اور شہر پر آیا وہان ایک شخص کو دیکھا کہ طول اوسکا بارہ گز کا ہی اور سر اوسکا دیگ کلان سے بڑا اور ناک اوسکی ایک بالشت کی اور اونگلیان ایک ایک بالشت سے زائد دراز تھین مین اوس سے کلام کرتا تھا اور وہ مجھکو بغور دیکھتا تھا اور بات نکرتا تھا الغرض مین اوسکو اپنے ہمراہ لایا اور درمیان میرے اور اوسکے تین مہینے کا فاصلہ تھا اور بادشاہ ملک ویس سے مستفسر اوسکے احوال کا ہوا اوسنے جواب مین لکھا کہ یہ مرد قوم یاجوج ماجوج سے ہے اور درمیان ہمارے اور اوس قوم کے دریا حائل ہے وہ لوگ مثل بہائم کے ہین غذا اونکی ایک جانور ہی کہ دریا سے نکلتا ہی ہر ایک شخص اوس قوم سے بقدر احتیاج کے اوس جانور سے کاٹ لیجاتا ہی اور جو شخص اپنی حاجت سے زائد لیجاتا ہے اوسکو ایک عارضہ سینہ مین پیدا ہوتا ہی کہ اوسی عارضہ مین ہلاک ہوجاتا ہے اور اگر بقدر حاجت لیجاوین تو کچھ نقصان نہین ہوتا جب خداوند کریم کو خروج انکا منظور ہوتا ہی وہ جانور دریا سے نہین نکلتا ہی اور دریا خشک ہوجاتا ہے پھر بادشاہ بلغار نے کہا کہ وہ مرد ایک مدت تک ہمارے پاس رہا ایک مرتبہ اوسکے سینے مین کوئی عارضہ پیدا ہوا کہ اوسمین وہ ہلاک ہوگیا **نہر آذربایجان** جیہانی صاحب ممالک و مسالک مشرقیہ نے لکھا ہی کہ ملک آذربایجان مین ایک نہر ہی کہ پانی اوسکا سنگ سخت ہوجاتا ہی اور اس نہر مین بڑے بڑے پتھر پیدا ہوتے ہین **نہر اندلس** ملک اندلس مین قریب ناحیہ طرطوشہ کے یہ نہر واقع ہی اور بحر شام مین ملی ہی درازی اوسکی دو سو دس میل کی ہی اس نہر مین ایک قسم کی مچھلی ہے کہ اور کسی مقام پر نہین ملتی ہی اوسکو طرخیہ کہتے ہین یہ مچھلی چوڑی زیادہ ہوتی ہی اور اوسمین ایک کانٹے سے زیادہ نہین ہے **نہر ابلہ** یہ نہر بصرہ مین ہی طول اسکا چار فرسخ کا ہی اور گرد اوسکے بہت عمارات اور مکانات نفیس بنے ہین اور درخت اور ریاحین اور شگوفہ اور ترنج اور نارنج اور لیمون وغیرہ فواکہ بہت ہین اسیوجہ سے اسکو بہشت دنیا کہتے ہین اور عجائبات اسکے دیکھے نہین جاتے ہین اور بعض قائل ہین کہ نہرین بہشت کی دنیا مین چار ہین ایک نہر ابلہ بصرہ مین دوسری شعب بوان ملک فارس مین تیسری نہر غوطہ دمشق مین چوتھی نہر صغد سمرقند مین الا بوجہ لطافت کے ایک کو دوسرے پر تفضیل نہین ہی **نہر اسفار** صاحب تحفۃ الغرائب نے لکھا ہی کہ ملک اسفار مین ایک نہر ہی کہ ایک سال اوسمین پانی جاری ہوتا ہی اور آٹھ برس موقوف رہتا ہی پھر نوین سال بدستور سابق جاری ہوتا ہی اور پھر موقوف ہوتا ہی اور ہمیشہ یہی صورت رہتی ہی **نہر آنہ** یہ نہر ہی ایک دیہ مین اعمال قلعہ رباح سے کہ اوسکو آنہ کہتے ہین عذری صاحب ممالک و مسالک اندلسیہ نے لکھا ہی کہ یہ نہر ملک اندلس مین ہی مخرج اسکا اوس مقام مین ہی کہ اوسکو فج الغزویین کہتے ہین مخرج کے بعد زمین پر اوسکا نشان نہین بعد مسافت بعیدہ کے ایک دیہ مین اعمال قلعہ رباح سے کہ اوسکو آنہ کہتے ہین ظاہر ہوئی ہے اور پھر وہان سے غائب ہوگئی ہی دوسری جگہ ظاہر ہوئی اسیطرح چند جا

غائب ہوکے ظاہر ہوئی ہی آخرالامر درمیان ناروہ اور طلیوس کے غائب ہوکے دریاے محیط سے ملی ہی درازی اوسکی ہزار
میل ہی **نہر جیحون** اصطخری نے لکھا ہی کہ نہر جیحون حدود بدخشان سے نکلی ہی اور حدود وخش و ختل مین چار پانی اور
اوسمین ملے ہین اوس مقام کو پنجاب لکھتے ہین اور وہان سے نہرون صغانیان اور وخشاب وغیرہ مین گذر کر خوارزم
مین آئی اور بحیرۂ خوارزم مین داخل ہوئی اس نہر کی رہگذر مین کسی شہر کو اس سے فائدہ نہین ہی سواے خوارزم کے
اسلیے کہ یہ شہر نشیب مین واقع ہی اور بحیرہ کی مسافت چھ روز کی ہی اور جیحون مین باوجودیکہ پانی کثیر ہی الا ایام سرما مین پانی
اوسکا بستہ ہوجاتا ہی حتی کہ تمام روے نہر ایک سطح ہوجاتا ہی اور اکثر اوقات پانچ بالشت عمق مین پانی بستہ ہوجاتا ہی اور
اوس سطح کے نیچے پانی جاری رہتا ہی جب اوس نہر سے اون ایام مین پانی لینا چاہتے ہین اوس آب بستہ کو کہ پتھر
ہوتا ہی مثل کنوے کے کھود کر پانی نکالتے ہین ابن فضلان نے اپنے رسالے مین لکھا ہی کہ مین نے بچشم خود دیکھا ہی کہ
سترہ بالشت پانی بستہ ہوگیا ہی اور بعض سال مین جب پانی بستہ ہوتا ہی اوسپر سے قافلہ اور گاڑیان گذرتی ہین اور اوسپر غبار
جمع ہوجاتا ہی وہ مثل زمین کے ہوتا ہی اور اسیطور پر دو مہینے تک یہ نہر رہتی ہی بعدازان وہ بدستور پانی ہوجاتا ہی اور یہ نہر
قتال مشہور ہی اسوجہ سے کہ اوسمین اکثر لوگ ہلاک ہوجاتے ہین **نہر حصن مہدی** صاحب تحفۃ الغرائب نے
لکھا ہی کہ یہ نہر درمیان بصرہ اور اہواز کے ہی بعض وقت اسمین ایک شی مثل منارہ کے پیدا ہوتی ہے اور اوس سے آواز طبل
وغیرہ کی آتی ہی حقیقت اوسکی سواے جناب باری کے کوئی نہین جانتا ہی **نہر خرنج** یہ نہر ترکستان مین ہی اور اس
نہر مین ایک قسم کے سانپ ہین کہ جو اونکو دیکھتا ہی فی الحال بیہوش ہوتا ہی اور بعض ہلاک ہوجاتے ہین **نہر دجلہ**
یہ نہر بغداد مین ہی مبدا اوسکا ایک پہاڑ ہی قریب حصن ذی القرنین کے ایک چشمہ نکلا ہی اوسکو عین دجلہ کہتے ہین وہان پر
ایک ساقیہ ہی وہ بھی اسکے ساتھ جاری ہوتا ہی اور بھی پانی پہاڑ کے اوسمین ملتے ہین اس سبب سے وہ نہر کہین کہین
بڑھ جاتی ہی اور وہان سے یہ نہر گذر کر میافارقین اور حصن کیفا مین ہوتی ہوئی جزیرۂ ابن عمر مین پہونچتی ہی اور اوس
جزیرہ کے گرد ہوکر واسطہ مین آئی ہی بعدازان بصرہ مین پھر وہان سے بحر فارس مین گری ہی اور پانی دجلہ کا نہایت
شیرین اور سبک اور نافع ہی اور ابتدا سے انتہا تک اوسکی آبادی ہی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ جناب باری تعالی نے
حضرت دانیال پیغمبر علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ مین اپنے بندون کے واسطے دو نہرین جاری کرتا ہون اور دونون کو دریا ختم
کرتا ہون پس زمین کو حکم کیا کہ اطاعت کرے دانیال علیہ السلام کی پس حضرت دانیال علیہ السلام نے ایک لکڑی ہاتھ مین لی
اور اوسکو زمین پر کھینچتے تھے پیچھے پیچھے اوس لکڑی کے پانی جاری ہوتا جاتا تھا اور جسوقت کہ گذر آپ کا کسی بیوہ
کی یا یتیم یا ضعیف کی زمین پر ہوتا تھا اللہ تعالی جلشانہ وہان زیادہ تر پانی جاری فرماتا تھا تاکہ نفع زیادہ تر حاصل ہو قاضی
علی ابن محمد سیوطی نے لکھا ہی کہ نہر دجلہ نہر فرات کی دونی ہی **نہر الذہب** یہ نہر شام مین ہی اہل حلب کہتے ہین کہ یہ نہر
وادی بطنان مین ہی اور اسکو اسیلیے نہر الذہب کہتے ہین کہ پانی اسکا بالکل ضائع نہین ہوتا ہی یعنی لوگ پانی اوسکا تول کے

نیچے ہین اور آخر کو ناپ کر بکتا ہے چنانچہ لکھا ہے کہ اوسکے پانی سے زراعت خوب ہوتی ہے اور محصول بہت آتا ہے اور جب
پانی تھوڑا رہتا ہے نیچے زمین کے چلا جاتا ہے اور نمک ہو جاتا ہے اکثر بلاد شام مین وہ نمک صرف ہوتا ہے نہر آرس
یہ بڑی نہر ہے ملک آذربایجان مین بہت تیز بہتی ہے اور اوسکے رہگذر مین بہت پتھر ہین بعض پوشیدہ اور بعض ظاہر
اسیوجہ سے گذر کشتی کا وہان نہین ہے لکھا ہے کہ جو شخص ہمیشہ پاس نہر مین گذرا ہو اگر وہ شخص پیر اپنا حاملہ عورت کی
پشت پر وقت وضع حمل کے ملے کہ اوسکو وضع حمل مین تکلیف ہوتی ہے تو اوسکی تکلیف وضع کم ہوگی اور فی الحال وضع
حمل کریگی چنانچہ مصنف لکھتا ہے کہ مین نے بھی ایک شخص ترکمانی کو کہ نام اوسکا خلیل تھا دیکھا ہے کہ وہ جس عورت کی پشت پر
اپنے پیر ملتا تھا تکلیف اوسکی دور ہو جاتی تھی اور وضع حمل کرتی تھی اور اس نہر کو مبارک جانتے ہین اسلیے کہ جو حیوان اسمین
گرتے ہین اکثر غرق نہین ہوتے بلکہ نکل آتے ہین عجائب اس نہر سے ایک یہ امر ہے کہ بیان کیا اوسکو وسیم ابن ابراہیم حاکم آذربیجان
نے کہ مین ایک مرتبہ اس نہر کے پل پر مع لشکر گذرتا تھا جب وسط پل پر پہونچا ایک عورت کو دیکھا کہ لڑکے شیرخوار کو ایک
کپڑے مین لپیٹے کندھے پر رکھے ہوئے چلی جاتی تھی اتفاقاً ایک شتر باردار کا ایسا دھکا لگا کہ وہ گر پڑی اور لڑکا نہر مین جا رہا
اور وہ لڑکا تہ آب چلا گیا بعد ازان پانی پر تر آیا اور بہنے لگا کنارہ اوسجگہ سے دور تھا اور وہان آشیانے عقاب کے
تھے جب عقاب نے لڑکے کو پانی پر دیکھا دوڑکر اپنے چنگل مین اوٹھا لیا اور صحرا مین لیگیا پس مین نے چند آدمیون کو
اوسکے تعاقب مین روانہ کیا اور مین خود بھی چلا گیا آخر عقاب نے اوس لڑکے کو صحرا مین اوتارا اور چاہتا تھا کہ اوسکے
کپڑے کو چاک کرے میرے ہمراہیون نے شور کیا عقاب وہان سے اوڑ گیا میرے ہمراہی اوس لڑکے کو لائے دیکھا تو اوس
لڑکے کو ان چیزون سے کہ نہر مین تھے پانی اور چنگل عقاب سے کچھ آسیب نہ پہونچا تھا آخر الامر وہ لڑکا اوسکی مان کو
دیدیا نہر زاب ایک نہر مشہور ہے درمیان موصل و اربیل کے اوسکو آب مجنون بھی کہتے ہین اسلیے کہ بہت
تیز روان ہے گرمیون مین دن کو پانی اوسکا سرد رہتا ہے اسوجہ سے کہ منبع اوسکا قریب ہے اور بسبب سرعت کے
حرارت آفتاب کی اوسمین اثر نہین کرتی ہے نہر زندہ رود یہ نہر اصفہان مین ہے اور شیرینی آب مین مشہور ہے ایک
قریہ سے کہ نام پناکان ہے نکلی ہے اکثر مقامون سے پانی اوسمین آتا ہے آبپاشی باغستان اصفہان کی اسی نہر سے
ہوتی ہے اصفہان سے شکار یک مین زمین کے نیچے سات فرسخ تک گئی ہے پھر زمین کرمان مین نکلی ہے وہان بھی آبپاشی
اسی نہر سے کرتے ہین بعد ازان دریاے ہند مین ملی ہے نہر زلو یہ نہر آذربایجان مین قریب مرند کے ہے اوسمین
گذر سوار کا بوجہ کثرت آب کے نہین ہوسکتا ہے اور عمق اوسکا معلوم نہین ہوتا ہے خصوصاً ایام بہار مین اور یہ نہر
نزدیک مرند کے زمین کے نیچے چار فرسخ تک اسطرح چھپ گئی ہے کہ اثر اوسکا بھی نہین معلوم ہوتا ہے بعد ازان پھر ظاہر ہوئی
ہے اس امر کو شریف محمد بن ذوالفقار مرندی نے لکھا ہے نہر سردرود یہ نہر آذربایجان مین قریب مراغہ کے ہے بعض فقہا
مراغہ نے لکھا ہے کہ درمیان اس نہر کے ایک پتھر ہے کہ طول اوسکا پانچ گز اور عرض اوسکا زائد نصف گز سے ہے

اور بلندی اوسکی دو گز کی ہی اوسمین چیونٹیان رہتی ہین جب پانی نہر کا زیادہ ہوتا ہی وہ پتھر چھپ جاتا ہی الا چیونٹیون کو
اوس سے نقصان نہین ہوتا ہی اکثر لوگ اوسوقت سیر کو وہان جاتے ہین اور چیونٹیون کے واسطے اناج لیجاتے ہین
اور متعجب ہوتے ہین **نہر سنجہ** ادیبی نے لکھا ہی کہ یہ نہر بہت بڑی ہی دیار مصر مین درمیان حصن منصور اور کیسوم کے کوئی
شخص عمق نہین دیکھ سکتا ہی اسلیے کہ وہان اسقدر ریگ ہی کہ جو شخص پاؤن رکھتا ہی پاؤن اوسکا ریگ مین غرق
ہو جاتا ہی اوسمین پل عجیب و غریب بنا ہی کہ ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک ایک طاق ہی اور طاق زائد
دو سو قدم سے ہے یہ پل پتھر کا بنایا ہے ہر ایک پتھر دس گز طول و پانچ گز عرض مین ہی لکھتے ہین کہ وہان کے لوگون کے
پاس ایک تختی پر طلسم بنا ہے جب کسی مقام مین وہ پل ٹوٹ جاتا ہے اوس تختی کو پانی مین ڈالدیتے ہین پانی وہان سے
ہٹ جاتا ہے اوس مقام کو درست کر لیتے ہین پھر اوس تختی کو نکال لیتے ہین پانی پھر بدستور آجاتا ہے **نہر سبت**
صاحب تحفۃ الغرائب نے لکھا ہی کہ یہ زمین اندلس مین ہی کوئی سوار پیادہ اسکے عمق کو معلوم نہین کر سکتا ہے
الا شنبہ کو کہ اوسدن یہ نہر ساکن ہوتی ہی اگر آفتاب ابر وغیرہ مین چھپا نہو اور اگر چھپا ہو تو نہین ساکن ہوتی ہی
اور سوائے شنبہ کے کوئی سوار اور پیادہ اس نہر سے نہین گذر سکتا ہی اور کنارے پر اس نہر کے ایک بت ہے
اوسکے سینے پر آب زر سے لکھا ہی کہ اس پانی سے نہ گذرنا اگر گذرا تو پھر نہ پھریگا **نہر سیحون** یہ نہر ماوراء النہر
قریب خجند کے ہے مثل جیحون کے ایام سرما مین پانی اسکا بستگی سے مانند پتھر کے ہو جاتا ہے کہ اوسپر سے
قافلہ و لشکر گذر جاتے ہین اور اسطور پر پانی اوسکا بستہ ہوتا ہی کہ اولا پارہ پارہ بستہ ہوتا ہی بعد اوسکے وہ ایک دوسرے
سے ملجاتے ہین پس ایک سطح معلوم ہوتا ہی اور مانند شیشہ کے تابان ہوتا ہے **نہر شاہ رود و اسفید رود**
یہ دونون نہرین جبال آذربایجان سے نکلی ہین اور عظیم ہین وہان سے گذرکر دیلمان اور جیلان مین آئی ہین تا
باغات اور زراعت مین آب پاشی انسے ہوتی ہے وہان سے دریائے خزر مین ملی ہین نہر شاہ رود بہت
تیز رو ہی اور اوسکی روانی مین آواز سخت پیدا ہوتی ہی اسلیے کہ اوسمین پتھر بہت ہین اور پتھر پر بہتی ہی بخلاف نہر اسفید رود کے
کہ وہ زمین نرم پر جاری ہی اور اوسمین کچھ آواز نہین ہوتی ہی فصل بہار مین گذران سے محال ہے اسوجہ سے کہ اوسمین مانند زور
اور نکا بہت ہوتا ہی ملک اسمعیلان مین درمیان دو پہاڑون کے نکلی ہین اور وہ تنگ ہی اون پہاڑون پر پل چوبی بطرز
عجیب بنا ہی **نہر شلف** یہ نہر ملک افریقیہ مین ہی فقیہ سلیمان بن ملتانی نے بیان کیا ہی کہ ہر سال مین وقت گل کے اس نہر مین
ایک قسم کی مچھلی پیدا ہوتی ہی کہ اوسکو شبوق کہتے ہین طول اوسکا ایک گز کا ہوتا ہی اور گوشت اوسکا نہایت لذیذ
لیکن اوسمین کانٹے بہت ہوتے ہین لوگ اوسکو بہت شکار کرتے ہین دو مہینے تک وہان رہتی ہے پھر
غائب ہو جاتی ہی پھر دوسرے برس اوسیوقت مقررہ پر ظاہر ہوتی ہے **نہر صقلاب** صاحب
تحفۃ الغرائب نے لکھا ہے کہ یہ نہر ملک صقلاب مین ہے ہر ہفتہ مین ایک روز پانی اوسکا روانی سے

باز رہتا ہی اور چھ روز جاری رہتا ہی اور ہمیشہ یہی صورت رہتی ہی **نہر صراۃ** یہ نہر بغداد مین ہی بادشاہان بنی ساسان
نے اسکو بنوایا ہی نہر عیسی سے اسمین پانی آتا ہی بہت گاؤن مین اس نہر کا پانی زراعت وغیرہ مین صرف ہوتا ہی اور
بہت مقام دلچسپ ہی اوسکے کنارے پر لوگون نے زراعت کی ہی وہان سیر و تماشا کرتے ہین **نہر طبریہ** صاحب
تحفۃ الغرائب نے لکھا ہی کہ یہ نہر ملک طبریہ مین ہی ایک جانب پانی اوسکا سرد اور ایک جانب گرم ہوتا ہی اور نہر مین وہ
پانی گرم و سرد ملتا نہین ہی بلکہ جدا جدا رہتا ہی اور جب پانی اوسکا نہر سے جدا کسی ظرف مین لیتے ہین سب سرد ہو جاتا ہی
یعنی آب گرم بھی سرد ہوتا ہی **نہر عاصی** یہ نہر ملک شام مین قریب حمص و حماۃ کے ہے ابتدا اوسکی بحیرۂ قدس سے ہی
اور بحر انطاکیہ مین ملی ہی اسکو نہر عاصی اسلیے کہتے ہین کہ اکثر نہرین دکھن کی طرف بہتی ہین اور یہ اوتر طرف بہتی ہے
اور اسمین ایک قسم کی مچھلی ہے ملخ سے چھوٹی الاشعار مین زائد از ملخ ہے **نہر عوا و** یہ نہر شام مین ہی درمیان اسکے
اور دمشق کے چار فرسنگ کا فاصلہ ہی صاحب تحفۃ الغرائب نے لکھا ہی کہ یہ نہر چار سال جاری رہتی ہی اور چار سال
خشک ہو جاتی ہی **نہر عیسی** یہ نہر فرات سے نکلی ہے بغداد اور مدینہ سلام مین جاری ہی اسمین شہد کی مکھیون کے
بہت مکان ہین اور اس نہر سے بہت دیہات مین آبپاشی ہوتی ہے اور بہت نہرین اس سے ملک غربی مین نکلی ہین
سابق مین اس نہر پر اسقدر جگہ پل تھے الا اب سواے پل زنابیر اور پل بستان کے کوئی پل نہین ہی اور دونون طرف
پلون کے باغات ہین آب و ہوا وہان کی بہت اچھی ہے اکثر شعراے عرب نے اسکی تعریف لکھی ہی **نہر فرات**
یہ نہر ارمینیہ سے نکلی ہے بعد ازان قالیقلا مین اخلاط کے قریب آکر وہان سے بلاد روم مین ملیطیہ تک پہونچی
ہی بعد ازان سمساط مین ہوکر قلعہ نجم مین گئی ہی وہان کی آبپاشی بھی اسی نہر سے ہوتی ہے پھر ایک شاخ اسکی دجلہ
مین گئی اور وہان سے بحر فارس مین گری ہی فضائل اسکے بہت منقول ہین منقول ہی کہ چار نہرین بہشت سے
آئی ہین نیل و فرات و سیحون و جیحون حضرت امیر المومنین علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ نے اہل کوفہ سے ارشاد
فرمایا کہ نہر فرات سے بہشت مین نالی ہی اور عبد الملک بن عمر سے منقول ہی کہ فرات نہرون جنت سے ہے اور اگر نہر
بہشت سے نہوتی تو اوسمین نجاست بہت ہوتی اور پانی اوسکا مضر ہوتا حالانکہ جو مریض پانی اوسکا پیتا ہی بفضلہ
تعالے شانہ شفا پاتا ہے اللہ پاک نے اوسپر فرشتہ کو مامور فرمایا ہے کہ شی نجس کو اوس سے دور کرتا ہی حضرت امام جعفر صادق
رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جس شخص نے آب فرات پیا اور شکر خدا کیا اللہ تعالی اوسکو مرض سے شفا بخشتا ہی اور
دوسری روایت مین حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نہایت بڑی ہے برکت آب فرات کی اگر لوگ
اوسکی برکت معلوم کرین ہرگز اوسکے کنارے سے جدا نہون اور اگر یہ ویسی نہوتی تو اوسمین غلاظت بہت رہتی اور
کوئی شخص اس سے شفا نہ پاتا اور سدی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہی کہ فرات مین بیچ ایام خلافت حضرت امیر المومنین
علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ کے طغیانی ہوئی اوس طغیانی مین ایک انار دستیاب ہوا وہ بہت بڑا تھا اور اوسمین

دلانے ہوتے تھے حضرت نے ارشاد کیا کہ اسکو مسلمانون کو تقسیم کردو اکثر لوگ کہتے تھے کہ یہ انار جنت کا ہے یہ حکایت اکثر کتابون مین مرقوم ہے **نہر تھورج** یہ نہر درمیان بغداد اور فاطول کے قریب بغداد کے واقع ہے سبب اسکے کھدنیکا یہ ہے کہ جب کسریٰ بادشاہ نے نہر فاطول کھدوائی اہل سقلان سے پانی دور ہو گیا کسریٰ سے دادخواہ ہوے اوسنے سوال کیا کہ کس سے شکایت ہے بیان کیا کہ تجھسے سنکا بادشاہ گھوڑے سے اوترکر زمین پر بیٹھ گیا اور کہا کہ مین داوری زمین پہ بیٹھکر کرتا ہون بیان کرو تمپر کیا ظلم ہوا اون لوگون نے بیان کیا کہ تمنے نہر فاطول کھدوائی پانی ہماری طرف سے موقوف ہو گیا اور شہر ہمارا خراب ہو گیا اوسنے کہا کہ مین نہر فاطول کو بند کردون کہ پانی تمہاری طرف پھر جاری ہو اون لوگون نے کہا کہ یہ ہم نہین چاہتے بلکہ ہمارے لیے اور دوسری نہر کھدوادے پس بادشاہ نے نہر تھورج کھدوادی ایک نہر شہر بغداد کے واسطے ایک بلا ہے کہ جب اوسمین پانی زیادہ ہوتا ہے شہر مین پانی آجاتا ہے اور شہر کو خراب کرتا ہے **نہر کر** یہ نہر درمیان اران اور ارمینیہ کے واقع ہے ابتدا اسکی بلاد خزران سے ہے بعد ازان بلاد ابخاز مین ناحیہ آلان سے آئی ہے بعد درمیان شہر تفلس کے گذری ہے وہانکی آب پاشی اس سے متعلق ہے پھر وہان سے گنجہ اور شمکور مین نزدیک بردعہ کے گذری ہے وہان سے نہر آرس مین ملی ہے اور نہر آرس سے چھوٹی ہے بعدہ وہان سے نکلکر دریاے خزر مین گری ہے اور سوا ایک مقام مین اس نہر کے ایک ایک قسم کی مچھلی ہوتی ہے قریب بردعہ کے ایک مقام ہے کہ شور ماہی وہان سے اطراف عالم مین لیجاتے ہین اور وہ مچھلی بہت لذیذ ہوتی ہے اور دو قسمین اس نہر مین اور ہین کہ ایک کو ذونفن کہتے ہین اور دوسری کو عسیف کہتے ہین کہ یہ نہر مبارک ہے اسمین حیوان کم ہلاک ہوتے ہین چنانچہ ایک فقیہ نے فقہاے نخجوان سے حکایت کی ہے کہ اس نہر مین ایک غریق کو دیکھا مین نے جب کنارے پر لایا اوسمین رمق جان باقی تھی جب اوسکو ہوش آیا پوچھا کہ یہ کون مقام ہے مین نے کہا کہ نخجوان اوسنے بیان کیا کہ مین فلان مقام نہر مین گرا تھا درمیان اوس مقام اور نخجوان کے چھ روزہ راہ ہے پھر کچھ کھانا طلب کیا لوگ فکر طعام مین گئے یہ شخص ایک دیوار کے نیچے بیٹھا تھا وہ دیوار گر پڑی اور وہ شخص ہلاک ہو گیا لوگون کو اس امر سے نہایت تعجب ہوا **نہر گنگ** ملک ہند مین یہ نہر بہت بڑی ہے اہل ہند اس نہر کی بہت تعظیم کرتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ نہر بہشت سے آئی ہے جو کوئی امیر ہندو سے مرتا ہے اوسکو جلاکر خاک اوسکی اس نہر مین ڈال دیتے ہین اور اعتقاد اونکا یہ ہے کہ پانی اوس خاک کو بہشت مین لیجاتا ہے درمیان اس نہر اور سومنات کے دوسو فرسنگ کا فاصلہ ہے ہر روز اس نہر سے پانی سومنات کو لیجاتے ہین اور بتخانون کو اوس سے دھوتے ہین **نہر ملک** یہ بغداد مین مشہور ہے کہتے ہین کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے کھدوائی ہے اور بعض کہتے ہین کہ اسکندر ذوالقرنین نے کھدوائی ہے اور بعض کے نزدیک افقفور بن بلاش آخر بادشاہان نبط نے کھدوائی ہے اور افقفور بن بلاش وہ ہے کہ اردشیر بن بابک نے جس سے ملک لیا اور اوسکو ہلاک کیا تھا اور یہ نہر مشتمل ہے تین سو ساٹھ گاؤن مین موافق تعداد ایام سال کے اور اسیلیے اسطرحکی

نہر بنوائی کہ اگر ملک مین قحط پڑے تو ہر گاؤن کی آمدنی ایک روز کے خرچ کو کافی ہو جیسا کہ حضرت یوسف صدیق علیہ السلام نے مصر مین کیا تھا **نہر مہران** ایک نہر ہے ملک سند مین دجلہ سے کئی حصہ زائد ہے اصطخری نے لکھا ہے کہ یہ وہان سے نکلی ہے کہ جس پہاڑ سے نہر جیحون نکلی ہے پس یہ نہر وہان سے نکلکر ملتان مین آئی ہے وہان سے منصورہ مین پہونچی ہے پھر وہان سے پورب طرف شہر دیبل کے گئی ہے اور بحر فارس مین گری ہے پانی اوسکا شیرین ہے اور اوسمین نہنگ رہتے ہین جیسا کہ نیل مصر مین رہتے ہین الا نیل سے یہان کے نہنگ چھوٹے ہین جب اس نہر مین جوش آتا ہے پانی اوسکا اطراف مین جاری ہوتا ہے بعد ازان جب وہ پانی کم ہوتا ہے لوگ وہان زراعت کرتے ہین **نہر مکران** صاحب تحفۃ الغرائب نے لکھا ہے کہ نہر مکران پر ایک پل ہے تمام پل ایک پتھر کا ہے جو شخص اوسپر سے گذرتا ہے اوسکو قے آتی ہے **نہر نیل** کہتے ہین کہ دنیا مین کوئی نہر اس سے بڑی نہین ہے اسواسطے کہ ایک مہینے کی راہ تک ملک اسلام اور دو مہینے کی راہ تک ملک نوبہ اور چار مہینے کی راہ تک صحرا مین گئی ہے دنیا مین کوئی نہر نہین ہے کہ گرمیون مین پانی اوسکا زیادہ ہو مگر نہر نیل سبب اسکا یہ ہے کہ ایام گرما مین سب جگہ پانی کم ہوجاتا ہے باری تعالی باد شمالی کو حکم کرتا ہے کہ آب بحر کو بلند کرے اور پانی بحر کا شیرین ہوجاتا ہے اور وہ پانی نہر نیل مین آتا ہے تمام زمین مصر پانی سے بھر جاتی ہے جب بقدر حاجت پانی نیل مین آجاتا ہے باد جنوبی کو حکم ہوتا ہے کہ آب نیل کو بحر مین لیجاوے پس زمین مصر پانی سے خالی ہوجاتی ہے اور جسقدر زمین پانی سے خالی ہوجاتی ہے اوسمین زراعت شروع ہوتی ہے مصر مین ایک مقیاس ہے کہ اوس سے زیادتی اور کمی پانی کی اہل مصر معلوم کرتے ہین اور ایک دوسریکو فراخی سال کی بشارت دیتے ہین اور وہ مقیاس مثل ایک منارہ کے ہے کہ درمیان حوض کے کنارہ نیل پر بنا ہے اور اوس حوض مین پانی نیل سے آتا ہے اور اوس منارہ پر خطوط بنے ہین کہ اوس سے قدر زیادتی پانی کی معلوم ہوجاتی ہے جسقدر اہل مصر کو کافی ہے اوسکی تعداد چودہ گز ہے یعنی جب چودہ گز پانی اپنے مقام اصلی سے بلند ہوتا ہے اونکی ضرورت کو کافی ہوتا ہے اور یہ منارہ حضرت یوسف صدیق علیہ السلام نے بنوایا ہے قضاعی نے لکھا ہے کہ عجائب بنا سے نیل مصر ہے اللہ پاک نے اوسکو سقی اہل مصر کیا ہے وہان احتیاج بارش کی نہین ہے اگر کبھی وہان بارش ہوتی ہے تو نقصان ہوتا ہے جب صحابۂ کبار رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین نے ملک مصر کو فتح کیا اہل مصر پاس جناب عمرو ابن عاص رضی اللہ عنہ کے حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہمارے ملک مین رسم ہے کہ ماہ بونہ مین کہ ایک مہینہ ہے مہینون گرمی سے شب دوازدہم کو ایک لڑکی باکرہ خوبصورت کو زیور اور پوشاک سے آراستہ کرکے نہر نیل مین ڈال دیتے ہین تاکہ پانی نیل کا زیادہ ہو اور اگر کسی سال اس رسم کو نہ ادا کرین تو پانی نیل کا نہین بڑھتا ہے اور اب یہ بارھوین نوبت ہے آپ نے فرمایا کہ اسلام نے تمھاری عادتون کو موقوف کردیا اور اسلام مین یہ امور جائز نہین پس اہل مصر نے ایام زیادتی آب تک صبر کیا پانی نہ بڑھا سب لوگ مایوس ہوے اور ارادہ کیا کہ مصر سے ہجرت کرین جناب عمرو ابن عاص نے اس واقعہ کو حضرت خلیفۂ ثانی رضی اللہ عنہ کو لکھا آپ نے جواب میں تحریر فرمایا

کہ جو تمنے بیان کیا کہ اسلام نے تمہاری سنتین قدیمہ کو موقوف کیا ٹھیک ہی اور رقعہ بھیجتا ہون اسکو نیل مین ڈالدینا اوس رقعہ مین مرقوم تھا کہ عبد اللہ عمر امیر المومنین کی جانب سے نیل کو بعد حمد و صلوٰۃ کے معلوم ہو کہ اگر تو قبل اسکے آپ جاری تھا تو آپ جاری ہو اور اگر خدا نے تجکو جاری کیا ہی تو اب سوال کر خدا سے کہ تجکو جاری کرے جب رقعہ جناب عمرو بن عاصؓ کے پاس آیا آپ نے اوس رقعہ کو نیل مین ڈالدیا پس جو روز کہ اہل مصر نے اپنی بحیرہ کا مقرر کیا تھا ایک روز اوس سے قبل شبکو نیل سولہ گز بڑھگیا اور وہ عادت اونکی منقطع ہو گئی نہر نیل کی زیادتی اور کمی بھی عجائب دنیا سے ہے اور مبدا نہر نیل کا بلاد زنگبار سے ہی بعد وہان سے ملک حبشہ مین آئی ہی پھر وہان سے بلاد اسلام مین پہنچی ہے اور درمیان دو پہاڑون کے ہو کر دریا مین گری ہی اور سبب زیادتی نیل کا فصل گرما مین بعضے یہ بیان کرتے ہین کہ بلاد زنگبار مین بارش عظیم ہوتی ہی اسوجہ سے یہان پانی کی کثرت ہوتی ہے اور کچھ دنوں تک پانی راہ مین رہتا ہی بعد ازان مصر مین پہنچتا ہی اور جاڑون مین بھی ملک زنگبار مین بارش ہوتی ہی اسوجہ سے ایام گرما مین یہان زیادتی پانی کی ہوتی ہی جب پانی مقیاس پہ پندرہ گز آجاتا ہی بقدر ضرورت کے کفایت کرتا ہے اور جب زیادہ ہوتا ہی راستے خلیجون کے کھولدیتے ہین اوسدن اہل مصر کی عید ہوتی ہی اور تمام زمین مصر کی پانی سے بھر جاتی ہی بعد ازان قدرے قدرے کم ہوتا ہی وہان کی زراعت کو بخوبی کافی ہے ملک مصر نہایت شاداب ہی عجائب نیل سے ایک مچھلی ہے رعادہ نام جو شخص اوسکو ہاتھ مین لیتا ہی تمام بدن مین اوسکے رعشہ پڑتا ہی جب تک وہ مچھلی اوسکے ہاتھ مین رہتی ہی یہی کیفیت رہتی ہے اور مصر مین ایک گھانس ہی جو شخص اوسکو ہاتھ مین لیتا ہے بعد ازان اوس مچھلی کو ہاتھ مین لے تو ہرگز اوسکے بدن مین رعشہ نہوگا اور منجملہ عجائب نیل سے ایک نہنگ ہے جو شخص دریا نیل کے کنارے پانی لینے یا وضو کرنے جاتا ہی تمساح پانی کے نیچے چھپکر آتا ہی جب قریب اوس شخص کے پہنچتا ہے یکایک کودکر اوسکو شکار کر لیتا ہے اسیوجہ سے اکثر شعرا نے مبالغتاً لکھا ہی کہ نیل سے بہت خوف کرنا چاہیے اور ایک عجائب نیل سے ماہی سقنقور ہے کہ اوسکے دو ہاتھ اور دو پیر ہوتے ہین اور نیل مین ایک مقام ہے کہ ہر سال وقت معینہ پر وہان مچھلیان جمع ہوتی ہین اور اسقدر بیخود ہوتی ہین کہ لوگ اونکو ہاتھ سے پکڑ لیتے ہین جسقدر کہ اون لوگون کو خواہش ہوتی ہی اوسیدن شکار کر لیتے ہین بعد اوس دن کے وہ مچھلیان متفرق ہو جاتی ہین پھر سال بھر تک وہ مچھلیان نہین ملتی ہین نہر ہیرمند یہ نہر سجستان مین ہی عجائب اس نہر سے ایک یہ امر ہی کہ ہزار نہرین اسمین ملی ہین اور ہزار نہرین اس سے نکلی ہین الا اس نہر مین کچھ تفاوت نہین معلوم ہوتا ہی قبل نکلنے نہرون کے اور بعد ملنے نہرون کے یکسان رہتی ہی نہر یمین صاحب تحفۃ الغرائب نے لکھا ہی کہ ملک یمن مین ایک نہر ہے جب آفتاب طلوع کرتا ہے مشرق سے مغرب کی طرف جاری ہوتی ہے اور جب غروب کرتا ہی مغرب سے مشرق کیطرف رواں ہوتی ہی

فصل بیان پیدایش چشمون اور کنوون اور اونکے عجائب مین حکما قائل ہین

جوف زمین مین منافذ بہت ہین اور اون منافذ مین ہوا اور پانی ہوتا ہی جب ہوا پر برودت غالب ہوتی ہی وہ بھی
پانی ہو جاتی ہی پس اگر اوس پانی کو کسی دوسری جگہ سے مدد پہونچی اور زمین سخت ہوئی تو پانی وہان سے زمین
پھاڑکر باہر نکل آتا ہی اور جاری ہوتا ہی اور اگر زمین سخت ہی تو محتاج کھودنے کا ہوتا ہی جیسا کہ کنوون وغیرہ مین
مشاہدہ ہوتا ہی اور سبب خلاف پانی کے ذائقہ کا یہ ہی کہ جوف زمین جاڑون مین گرم ہوتا ہی بوجہ اس حرارت کے
مادہ دہنی جمع ہوتا ہی پس اس سبب سے حرارت وہان ہمیشہ رہتی ہے پس اگر وہان کوئی جداول پانی کے ہے
یا کوئی منفذ اوس قربت مین ہی اور حرارت اوس موضع خاص سے ضرور اکتساب کریگا بواسطے اوسکے مادہ ارضی
پانی مین شریک ہو جائیگا پس اگر وہ زمین ملحی ہے تو پانی شور ہوگا اور اگر کبریتی ہے تو پانی مین ذائقہ کبریت کا ہوگا
اور اگر مادہ ارضی صاف ہے تو شیرین ہوگا اسی سبب سے جب پانی بسبب برودت ہوا کے منجمد ہو جاتا ہے تو اکثر
کبریت یا بورق یا نمک یا پھٹکری ہو جاتا ہے اور گرم ہونا پانی کا فصل سرما مین اور سرد ہونا پانی کا فصل گرما مین بوجہ
اسکے ہی کہ فصل سرما مین جو ہوا بارد ہوتی ہے بسبب برودت ہوا کے منافذ زمین مسدود ہو جاتے ہین حرارت باطن سے
خارج نہین ہوتے پس جو پانی کہ عمق زمین مین ہے بسبب حرارت زمین کے گرم ہوتا ہے اور فصل گرما مین برعکس
اوسکے ہوتا ہے اس باعث سے پانی سرد ہوتا ہے اور جو بعض مقامات مین پانی ہمیشہ گرم رہتا ہی سبب اوسکا یہ ہے کہ
بعض مین معدن کبریت ہی وہان ہمیشہ پانی گرم رہتا ہے پس جو پانی کہ اوسکے قریب ہے ہمیشہ جوش کھایا کرتا ہی
اور گرم رہتا ہی اب اس مقام مین ذکر بعض چشمون اور کنوون کا بترتیب حروف تہجی کے ہوتا ہے **چشمہ
آذربایجان** صاحب تحفۃ الغرائب نے لکھا ہی کہ ملک آذربایجان مین ایک چشمہ ہے کہ جب پانی اوسکا
چشمہ سے نکل آتا ہے پتھر ہو جاتا ہے چنانچہ وہان کے لوگ اینٹ کے قالب کو اوس پانی سے پر کرتے ہین اور
چندے صبر کرتے ہین تو پانی پتھر ہو کے مثل اینٹ کے وہان قائم ہوتا ہے **چشمہ اردی بہشت
بہشتنگ** اردی بہشتنگ ایک موضع ہے مواضع قزوین سے فاصلہ درمیان اوسکے اور قزوین کے تین فرسخ
ہی اوس مقام مین ایک چشمہ ہے جو شخص اوسکا پانی پیتا ہے فی الحال اوسکو اسہال شروع ہوتا ہے جب فصل بہار
آتی ہی گرد و نواح سے لوگ اوس چشمہ پر جمع ہوتے ہین اور ایک رطل پانی اوسکا پیتے ہین جو مواد فاسدہ کہ ہوتے
ہین وہ سب اوس اسہال مین دفع ہو جاتے ہین اور یہ خاصیت اوسکی اوسی مقام پر ہے جسوقت کوئی پانی وہان سے
لیجاتا ہے اور دوسرے مقام مین جا کر پیتا ہے کچھ اثر معلوم نہین ہوتا ہے اہل قزوین کہتے ہین کہ درمیان اس
چشمہ اور قزوین کے ایک نہر ہے جب اوس نہر مین ہوکر پانی اسکا گذرتا ہے خاصیت اوسکی زائل ہو جاتی ہی
چشمہ اروند چشمہ ملک سیستان مین ہی اوس چشمہ مین نرکل پیدا ہوتا ہے جسقدر نرکل پانی مین رہتا ہی
سنگ خارا ہوتا ہے اور جسقدر پانی کے باہر رہتا ہے نرکل ہوتا ہے **چشمہ ایلابستان** صاحب

تحفۃ الغرائب نے لکھا ہی کہ درمیان اسفراین اور جرجان کے ایک موضع ہی کہ اوسکو ایلابستان کہتے ہین وہان ایک غار ہے
اور غار مین چشمہ پانی کا ہی اوس سے اسقدر پانی نکلتا ہی کہ پن چکی اسمین چل سکے جب وہ چشمہ رک جاتا ہی اور پانی باہر
نہین بہتا ہی عورت اور مرد وہان کے قوالون وغیرہ کو جمع کرکے وہان آتے ہین اور دف وغیرہ بجاتے ہین اور ناچ گانا
کرتے ہین وہ پانی پھر جاری ہوتا ہی چشمہ اسکندریہ یہ چشمہ مشہور ہی اسمین ایک قسم کی سیپ ہوتی ہی کہ اوسکو
پکاکر جو شخص مجذوم کھالیوے اور شوربا اوسکا پی لیوے جذام سے نجات پاوے اور وہان یہ قسم ہر وقت
ملتی ہی چشمہ بادخانی صاحب تحفۃ الغرائب نے لکھا ہی کہ ملک افغان مین ایک قریہ ہی کہ جسکا نام اوسمین ایک
چشمہ ہے بادخانی نام اہل اوس قریہ کے جب چاہتے ہین کہ ہوا چلے کپڑا حیض عورتون کا اوس چشمہ مین ڈالتے ہین
ہوا چلنے لگتی ہے جو شخص پانی اوسکا پیتا ہی اوسکو نفخ پیدا ہوتا ہی اور جو شخص اوس چشمہ کا پانی کہین لیجاتا ہی چشمہ سے
دور ہوتے ہی سنگ خارا ہوجاتا ہی چشمہ بامیان صاحب تحفۃ الغرائب نے لکھا ہی کہ ملک بامیان مین ایک چشمہ ہے
پانی اوسکا اکثر جوش زن رہتا ہی اور اوس جوش مین آواز عظیم ہوتی ہے مثل آواز رعد کے اور اوس پانی مین گندھک
کی بو آتی ہے جو شخص اس پانی مین غسل کرے خارش اوسکے بدن سے زائل ہوجاوے اور اگر اوس پانی کو کسی ظرف مین
رکھکے منھ اوسکا بند کردین تو عرصۂ قلیل مین وہ پانی غلیظ مثل خمیر کے ہوجاتا ہی اور بعض کہتے ہین کہ ترش اور تلخ
مانند شراب کے ہوجاتا ہے پھر اگر اوسکو آگ پر رکھین تو مشتعل ہوتا ہی چشمہ بقر یہ چشمہ قریب عکہ کے ہی اہل اسلام اور
یہود اور نصاریٰ اوسکی زیارت کرتے ہین اور کہتے ہین کہ جس گاوسے حضرت آدم علی نبینا و علیہ السلام نے زراعت
کی تھی اسی چشمہ سے نکلی تھی اور اس چشمہ کے قریب ایک مشہد ہی کہ حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ
کی طرف منسوب کرتے ہین چشمہ تراک صاحب تحفۃ الغرائب نے لکھا ہی کہ ملک بامیان مین یہ چشمہ ہی جو حیوان
پانی پینے کے واسطے اوس چشمہ مین آتا ہی پانی مین جوش پیدا ہوتا ہی اور وہ حیوان تہ و بالا ہوکر اوس چشمہ کی تہ مین
بیٹھ جاتا ہی بعد تھوڑے عرصہ کے ہڈیان اوسکی پانی کے اوپر نکل آتی ہین کہ گوشت کا اوسمین نشان بھی نہین ہوتا ہے
چشمہ جاجرم یہ چشمہ درمیان جاجرم اور اسفراین کے واقع ہے بعض فقہاے خراسان سے منقول ہی کہ جو شخص اپنے
زخمون کو اس چشمہ کے پانی سے دھوے زخم اوسکے دفع ہون چشمہ جاج صاحب تحفۃ الغرائب نے لکھا ہے
کہ قریب جاج کے ایک دشوار گذار مقام ہے اوس مقام مین چشمہ ہی اگر آسمان ابر سے صاف ہوتا ہی اوس چشمہ مین
ایک قطرہ پانی کا نہین ہوتا ہی اور اگر آسمان پر ابر ہوتا ہی اوس چشمہ مین بھی پانی بھرا ہوتا ہے چشمہ جبل دیلم صاحب
تحفۃ الغرائب نے لکھا ہی کہ ملک شیراز مین ایک پہاڑ ہی ناحیہ دیلم مین اوس پہاڑ پر ایک چشمہ ہے گرمیون مین اوسکا پانی سرد
ہوتا ہی اور جاڑون مین گرم چشمہ جبل اسیران یاقوت حمیری صاحب معجم البلدان نے لکھا ہی کہ جبال اسیران پر
ناحیہ بامیان مین چشمہ آب ہی کہ نجاست کو قبول نہین کرتا ہے جو شخص اوسمین نجاست ڈالتا ہے وہ چشمہ جوش مین

آتا ہی اور اوس شخص کو اگر تا ہی غرق کر لیتا ہی چشمۂ جبل سمرقند صاحب تحفۃ الغرائب نے لکھا ہی کہ سمرقند مین پہاڑ
ہی اور اوس پہاڑ پر غار اور غار مین چشمہ پانی کا ہی گرمیون مین پانی اوسکا بسبب سردی کے مثل برف کے منجمد ہوتا ہے
اور جاڑون مین اسقدر گرم ہوتا ہے کہ ہاتھ اوسمین ڈالنا دشوار ہوتا ہی چشمۂ جبل ملطیہ ایک سوداگر سے حکایت
ہی کہ قریب ملطیہ کے پہاڑ ہے اور پہاڑ پر غار اور غار مین چشمہ آب شیرین حیوانات اوسکو پیتے ہین کچھ نقصان نہین کرتا ہی
رنگ اوسکا سفید ہی اور جب اوسکے پانی کو وہان سے کچھ فاصلہ پر لیجاتے ہین پتھر ہو جاتا ہے چشمۂ جزیرہ سلاہط
صاحب تحفۃ الغرائب نے لکھا ہی کہ جزیرہ سلاہط مین ایک چشمہ ہے مثل فوارہ کے اوسمین سے پانی نکلتا ہے اور قریب
اوسکے ایک سوراخ ہی وہ پانی اوسمین چلا جاتا ہے جو قطرات باقی رہجاتے ہین وہ پتھر ہو جاتے ہین الا جو دن کو باقی
رہتی ہین وہ سنگ سفید ہوتے ہین اور جو شب کو باقی رہتے ہین وہ سنگ سیاہ چشمۂ داران اس چشمہ مین
ایک گھاس ہی جو شخص اس چشمہ مین گرتا ہی اوسکے تمام بدن مین لپٹ جاتی ہے اور جسقدر وہ شخص اوسکے جدا کرنے مین
زور کرتا ہی اوسی قدر وہ سخت لپٹتی ہی اور اگر وہ صبر کرے تو اندک اندک کھلجاتی ہے چشمہ ہاے دوارق عزیزی نے
لکھا ہی کہ دوارق مین ایک پہاڑ ہی اوس پہاڑ پر بہت چشمے ہین اور سب مین پانی گرم ہوتا ہی اور کبھی اوسمین سے دھوان بھی نکلتا ہی
اور شعلہ ہاے سرخ و سبز و زرد و سفید نکلتے ہین اور وہ پانی گرم دو حوضون مین جمع ہوتا ہی ایک مین عورتون کے واسطے
اور دوسرے مین مردون کے لیے بہت لوگ امراض بلغمی کے دفع کے واسطے وہان آتے ہین جو شخص بتدریج اوس
حوض مین در آتا ہی مرض اوسکا دفع ہوتا ہی اور جو شخص یکایک حوض مین کود پڑتا ہی تمام بدن اوسکا جلجاتا ہے چشمۂ زرعہ
پورب طرف موصل کے ایک قریہ ہی زرعہ نام اوسمین ایک چشمہ ہے پانی کا اوسمین نیلوفر پیدا ہوتا ہے اور بہت قیمتی
بکتا ہے جملہ آمدنی قریہ سے ایک یہ بھی آمدنی ہے چشمۂ زراوند یہ چشمہ ملک ارمینیہ مین قریب بحیرہ مشتبہ کے ہے
یہ چشمہ کثیر الفواید ہے لوگ اطراف سے اوس چشمہ پر آتے ہین اسواسطے کہ جو حیوان اوس چشمہ مین غسل کرتا ہے تو اگر سودا
یا دنبل یا کوئی زخم کہ اوسکے جسم پر ہوتا ہی دفع ہو جاتا ہے چشمۂ زغریہ چشمہ ملک شام مین ہی درمیان اسکے اور بیت المقدس
کے تین منزل کا فاصلہ ہے اور زغر حضرت لوط علیہ السلام کے صاحبزادے کا نام ہے کہتے ہین کہ اسی مقام پر وفات
کی تھی اسوجہ سے اس چشمہ کا تسمیہ اونکے نام کے ساتھ کردیا حدیث مین ہی کہ اخیر زمانہ مین یہ چشمہ خشک ہو جاویگا
اور یہ بھی ایک آثار قیامت سے ہے چشمۂ سلوان یہ چشمہ بیت المقدس مین ہی لوگ اوسکو مبارک کہتے ہین
آب پاشی اکثر باغون کی اس سے ہوتی ہے کہتے ہین کہ اگر غمگین کو پانی اس چشمہ کا پلاوین تو بشاش اور خوشدل
ہو جاوے چشمۂ سیاہ سنگ صاحب تحفۃ الغرائب نے لکھا ہی کہ جرجان مین ایک موضع ہے اوسکو سیاہ سنگ
کہتے ہین وہان ایک چشمہ ہے ٹیکرے پر اوس چشمہ کی راہ مین کچھ کیڑے ہین جو شخص پانی لیکر وہان سے چلتا ہے
اگر ناگہان اون کیڑون پر پڑجاتا ہے وہ پانی تلخ ہو جاتا ہے پھر اگر اوس پانی کو پھینک کر دوبارہ پانی لاوے اور لوٹت

ٹیڑیون سے بچاکر راہ چلے تو البتہ پانی وہان سے لے سکتا ہے **چشمہ سمیرم** سمیرم ایک ناحیہ ہی درمیان اصفہان اور شیراز کے وہان چشمۂ آب عجائب نما ہے جب ملخ یعنی ٹیڑی زمین پر بیضہ دیتی ہی لوگ پانی اوس چشمہ سے لاتے ہین اس طور پر کہ ظرف آب کو زمین پر نرکھین اور پشت پھیر کر اوس جانب نہ دیکھین اور اوس پانی کو کسی جا کے بلند پر لٹکا وین اسواسطے کہ اگر خلاف اسکے ہو تو ہرگز موثر نہو فوراً ایک قسم کے جانور کہ نام اونکا سودانی ہے اور جسم اونکا بقدر گنجشک کے ہوتا ہی آتے ہین اور اون ٹیڑیون کو کھا جاتے ہین اور اون جانورون کی تعداد کوئی نہین جانتا ہے گو یہ جانور جثہ مین صغیر ہی لیکن ایک ہزار ٹیڑیونکو کھاجاتا ہی سنہ چھ سو سات مین ملک قزوین مین ٹیڑیان آئین اور تمام زراعت تر وخشک کو کھاگئین اور بیضے دیے اہل قزوین سے دو آدمی پانی لینے گئے جس روز وہ آدمی قریب شہر کے آئے تمام اہل شہر اونکے استقبال کو گئے اور اونکو باعزاز واکرام شہر مین لائے وہ دونون شخص پانی شیشے مین لائے تھے اور اوس شیشے پر نمدہ لپٹا تھا اوس شیشہ کو منارہ جامع مسجد پر لٹکا دیا پس وہ جانور یعنی سودانی آئے اور تمام ٹیڑیون کو جو بیضہ سے نکلی تھین کھالیا دوسرے برس اون ٹیڑیون سے زراعت کو کچھ نقصان نہ پونہچا **چشمہ شگیران** فقیہ حسن مراغی نے لکھا ہی کہ شگیران ایک قریہ ہے کہ درمیان اوسکے اور مراغہ کے دو منزل کا فاصلہ ہے غرض کہ اس قریہ مین دو چشمہ ہین درمیان دونون چشمون کے ایک گز سے زیادہ بعد نہین ہے ایک کا پانی نہایت سرد اور دوسرے کا نہایت گرم **چشمہ صقلیہ** صقلیہ ایک جزیرہ عظیم ہے بحر مغرب مین وہان ایک پہاڑ ہے اوسپر چشمہ ہی اوس چشمہ سے ہمیشہ شب روز آگ نکلتی ہے کبھی بجھتی نہین ہی جب وہان سے کہین اور لیجاتے ہین تو بجھ جاتی ہے **چشمہ صبارح** یہ چشمہ ایک غار مین درمیان یمن اور حجاز کے واقع ہے ابراہیم بن اسحق موصلی نے لکھا ہی کہ ایک قوم نے یمن سے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہونیکا ارادہ کیا راہ بھول گئے تین دن تک پانی نہ ملا زندگی سے ناامید ہوے اور حسرت سے ایک شخص کی زبان پر دو بیت امرء القیس کے کہ چشمہ صبارح کی پوشیدگی کے بیان مین کہے تھے جاری تھے ناگاہ ایک شتر سوار اودھر سے جاتا تھا اوسنے اون بیتونکو سنکے پوچھا کہ یہ اشعار کسکے ہین اوسنے بیان کیا امرء القیس کے پس سوار نے کہا کہ بخدائے عزوجل کچھ دروغ نہین کہا اوسنے یہی چشمہ صبارح اور اوسکی طرف اشارہ کیا پس وہ اوس چشمہ کی طرف متوجہ ہوئے دیکھا اسقدر وہان پر خس کا ہجوم تھا کہ تمام چشمہ چھپا تھا سب نے پانی اوسکا پیا اور بقدر حاجت لے لیا پانی نہایت شیرین اور لطیف تھا پھر جب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے بیان کیا کہ اے پیغمبر خدا ہم محل ہلاکی مین پڑے تھے دو بیتون نے امرء القیس کی ہلاکی سے نجات دی آپ نے ارشاد فرمایا کہ امرء القیس مرد شریف اور نامدار تھا دنیا اور عقبی مین ایک گمنامون سے ہے روز قیامت مین اوسکے ہمراہ لوائے شعر ہوگا آگ سے جلتا ہوا **چشمہ طبریہ** ملک طبریہ مین چند چشمے ہین سات برس پانی اونکا جاری رہتا ہی اور سات برس خشک ہوجاتا ہی **چشمہ عبداللہ آباد**

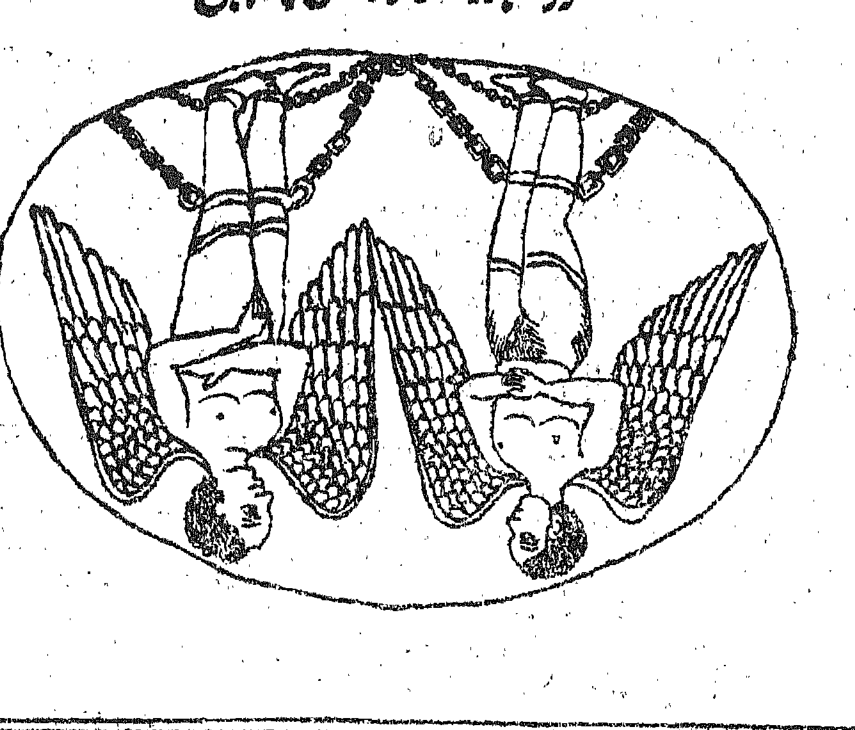
درمیان قزوین اور ہمدان کے ایک قریہ ہی عبداللہ آباد نام وہان ایک چشمہ ہی پانی اوسکا گرم ہوتا ہے اور جوش کھاتا
ہی اور جوش مین قد آدم سے زیادہ بلند ہو جاتا ہے اوسپر اگر بیضہ رکھتے ہین تو قائم رہتا ہے اور پختہ ہو جاتا ہی قریب
اوسکے ایک حوض ہے پانی اوسکا اوسمین جمع ہوتا ہی مریضون کو اوس سے بہت نفع ہوتا ہے **چشمہ عقاب**
صاحب تحفۃ الغرائب نے لکھا ہی کہ ملک ہند مین ایک پہاڑ ہے اوسپر چشمہ پانیکا ہی خاصیت اوس پانی کی یہ ہے کہ
جب عقاب ضعیف ہوتا ہی اوس پانی مین غسل کرنے سے پر کہنہ اوسکے گر جاتے ہین اور نئے پر نکل آتے ہین اور قوت
جوانی کی عود کر آتی ہے **چشمہ غرناطہ** ابو حامد اندلسی نے لکھا ہی کہ قریب شہر غرناطہ کے کہ ممالک اندلس سے ہے
ایک کنیسہ ہی وہان ایک چشمہ پانیکا اور ایک درخت زیتون کا ہے لوگ ایک دن معینہ کو ہر سال مین وہان جمع ہوتے ہین
جب آفتاب طلوع کرتا ہے اوس چشمہ سے پانی بہت نکلتا ہی اور جب زیتون پہ شگوفہ ظاہر ہوتے ہین اوسی روز زیتون
منعقد ہوتا ہی اور سیاہ ہوتا ہی بقدر حاجت جو شخص چاہتا ہی علاج کے واسطے زیتون لیجاتا ہے حکایت اس درخت کی
مشہور ہے اور مصنف لکھتا ہے کہ مین نے فقیہ سعید بن عبد الرحمن اندلسی سے سنا ہی کہ یہ درخت مشہور مین ہے
اور احمد ابن محمد عذری نے لکھا ہی کہ یہ درخت لورقہ مین ہے اور ابو حامد اندلسی نے لکھا ہے کہ غرناطہ مین جو ذکر ہے سب
مقام ملک اندلس مین ہین **چشمہ غزنہ** قریب غزنہ کے ایک چشمہ ہے جو شخص کوئی نجاست اوسمین ڈالتا ہے
ہوا سے سخت چلتی ہے اور برف پڑتی ہے اور بارش ہوتی ہے اور جبتک وہ نجاست چشمہ مین رہتی ہے یہی شکل
رہتی ہی سلطان محمود سبکتگین نے چاہا کہ ملک غزنہ کو فتح کرے جب وہان جاتا تھا وہان کے لوگ اوس چشمہ مین
نجاست ڈالدیتے تھے اسقدر سردی اور بارش ہوتی تھی کہ سلطان وہان سے واپس آتا تھا جب یہ حیلہ اوسکو سبب
معلوم ہوا ایک شخص کو روانہ کیا کہ چشمہ کی محافظت کرے بعد ازان خود روانہ ہوا کچھ سردی وغیرہ نہ تھی غزنہ کو فتح
کیا **چشمہ فرات** یہ چشمہ قریب ارزن روم کے ہی جو شخص فصل بہار مین اوس چشمہ کے پانی سے غسل کرتا ہی
تمام سال بیماریون سے محفوظ رہتا ہی **چشمہ فراور** فراور خراسان مین ایک موضع ہے وہان ایک چشمہ ہے فقہا سے
خراسان سے سنا ہے کہ جو شخص اوس چشمہ مین غسل کرتا ہے یا اوسکے پانی سے بدن دھوتا ہے تپ ربع زائل ہوتی
ہی یہ امر خراسان مین مشہور ہی **چشمہ غبارہ** درمیان اس چشمہ اور موصل کے ایک منزل کا فاصلہ ہے بغداد
کی طرف وہان سے قیر بہت نکلتا ہی اور مریض کو اوسکے پانی مین نہانے سے صحت حاصل ہوتی ہے **چشمہ قرطو**
قرطو آذربیجان مین ایک قلعہ ہے شریف محمد ابن ذو الفقار سے سنا گیا ہے کہ قریب قلعہ کے چند چشمے ہین پانی اونکا
گرم ہوتا ہے بیمارون کو اوسکے استعمال سے شفا ہوتی ہی **چشمہ کنکہ** یہ چشمہ آذربیجان مین قریب شہر خوی کے
واقع ہے شریف محمد بن ذو الفقار نے بیان کیا ہے کہ یہ چشمہ بہت جوش کرتا ہے اور گرمیون مین پانی اسکا سرد ہوتا
ہی اور جاڑون مین گرم **چشمہ مسنفق** مسنفق نام ایک وادی کا ہے ملک حجاز مین اوس وادی مین ایک چشمہ

قلیل ہی کہ دو چار آدمی سے زیادہ پانی نہین پی سکتے ہین حضرت سرور کائنات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ
تبوک کو تشریف لیجاتے تھے جب اس چشمے پر پہنچے فرمایا کہ کوئی شخص اس چشمہ سے پانی نہ لے جبتک مین یہان
نہ آؤن ایک جماعت منافقون کی پہلے پہنچی اوس چشمہ سے پانی پیا جب آپ تشریف لائے دریافت فرمایا کہ
کسنے پانی اس چشمہ کا لیا لوگون نے بیان کیا آپ نے فرمایا کہ کیا مین نے نہین منع کیا تھا بعد ازان آپ اوس چشمہ پر
تشریف لے گئے اور دست مبارک اپنا اوسمین ملا اور دعا فرمائی پس شگافتہ ہوئی زمین اور آواز نرم مثل آواز
صاعقہ کے نکلی اور اسقدر پانی نکلا کہ تمام ہمراہیون کو کافی ہوا اور لوگون نے قرابون مین بھر لیا اور فرمایا آپ نے
کہ اگر تمسے ایک شخص بھی باقی رہیگا تو سنے گا اس وادی مین یہ آواز چنانچہ ایسا ہی ہوا چشمۂ مسکلور ابوریحان خوارزمی
نے اپنی کتاب آثار الباقیہ مین لکھا ہی کہ بلاد کیمیاک مین ایک پہاڑ ہے اوسکو مسکلور کہتے ہین اوس پہاڑ مین ایک چشمہ ہے
کسی گڑھے مین بقدر ایک بالشت کے پانی اوسمین بھرا رہتا ہی اگر لشکر عظیم بھی اوسمین سے پانی پیتا ہے اور خرچ
کرتا ہی کچھ نقصان اوسمین نہین آتا ہی اور قریب اس چشمہ کے ایک پتھر ہے کہ اوسپر نشان آدمی کے ہاتھ مع انگلیون
اور زانو کے موجود ہی گویا کہ سجدے مین ہی اور نشان سم خر کی کے بھی بنے ہین چشمۂ نار یہ چشمہ درمیان اقشہر
اور انطاکیہ کے ہی محمود بن محمد قزوینی نے بیان کیا کہ وہان ایک چشمہ ہے اگر کوئی شخص نجکل اوس چشمہ مین ڈالے تو
جلجاوے سلطان علاؤالدین کیخسرو ایک مرتبہ وہان وارد ہوا لوگون نے اس چشمہ کی حکایت بیان کی اوسکو تعجب
ہوا آخر کو خود چشمے پر جاکے امتحان کیا تو حکایت راست پائی چشمۂ ناطول ناطول ایک موضع ہے مغرب مین وہان
ایک غار ہی اوس غار مین چشمہ ہے پانی اوسکا جوش کہاتا ہے اور جہان جہان قطرات اوسکی اطراف زمین پر بہجاتے ہین ہانکی
خاک سے چوہے پیدا ہوتے ہین صاحب تحفة الغرائب نے لکھا ہی کہ ایک شخص مشاہدہ اپنا بیان کرتا تھا کہ اوس غار مین
ایک قسم کی خاک ہی دیکھی مین نے کہ نصف سے چوہے پیدا ہوے اور نصف خاک رہی چشمۂ نہاوند صاحب تحفة الغرائب
نے لکھا ہی کہ قریب نہاوند کے پہاڑ مین ایک شگاف ہی جس شخص کو پانی کی احتیاج ہوتی ہی آب پاشی وغیرہ کے واسطے
شگاف کے قریب جاکر یہ آواز بلند کہتا ہی کہ مجکو پانی کی ضرورت ہے اور وہان سے اپنی زراعت کے پاس آتا ہے
پس پانی اوس شگاف سے نکلکر اوسکی زراعت تک آتا ہی پھر جب وہ شخص کہتا ہی کہ ضرورت میری رفع ہوگئی اور پھر قدم اپنا
زمین پر مارتا ہی وہ پانی موقوف ہوجاتا ہی ایک پیر مرد ساکن ہمدان نے کہ صلاح و تقوی مین مشہور تھا رباط خلاطیہ بغداد
مین حکایت کی ہی کہ زمان گذشتہ مین سلطان سیف الدین القلمش بادشاہ عراق کے ہمراہ نواح ملک ری مین مین جاتا
تھا اتفاقاً ایک شخص دیرینہ قریب بادشاہ کے آیا اور کہا کہ بادشاہ عالم اس مقام سے چلے جاتے ہین اور عجائب
یہان کے ملاحظہ نہین فرماتے ہین بادشاہ نے پوچھا یہان کیا عجائب ہین اوسنے کہا کہ ایسا تماشا تمام دنیا مین
نہین ہے غرض کہ بادشاہ مع لشکر اوسکے ہمراہ ہوا حتی کہ ایک پہاڑ کے شگاف پر پہنچا اوسوقت اوس شخص نے

باواز بلند کہا کہ گندم اور جو لایا ہون دریا کی ضرورت ہے تاکہ اسکا آرد بناؤن پس پانی اوس شگاف سے اسقدر نکلا کہ پنچکی چلی اور اوس پانی مین بہت قوت ہوئی اور زمین پر جاری ہوا لوگ متعجب ہوے پس اوسنے کہا کہ یہ امر عجیب اور دکھلا ہون پس اوس شگاف کے قریب گیا اور کہا کہ ضرورت رفع ہوئی فی الحال وہ پانی موقوف ہوگیا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ پانی یہان پر نہ تھا اسکو زیادہ تر تعجب ہوا بعد ازان معاودت کی اثناے راہ مین لوگون کو شبہہ ہوا کہ یہ خاصیت اسی شخص کی تھی یا در اصل اس مقام کی ہے ناقل کہتا ہے کہ مجکو مع چند کسان دیگر تجربہ کے واسطے وہان روانہ کیا مین نے بھی وہی کلمات کہے پانی جاری ہوا پھر جب مین نے کہا کہ حاجت تمام ہوئی وہ پانی موقوف ہوگیا جب شیخ نے آکر یہ حکایت بیان کی بعض حاضرین مجلس کو شبہہ ہوا شیخ نے قسم کھائی کہ مین نے یہ چشمہ خود دیکھا ہے چشمہ ہرمایہ یہ چشمہ نصیبین سے ایک منزل کے فاصلہ پر ہے پتھر اور سیسے سے بند ہے تاکہ پانی اوسکا شہر کو غرق نکرے جب خلیفہ متوکل علی اللہ ملک نصیبین مین پہنچا اور حکایات اس چشمہ کی سنی حکم دیا کہ تھوڑا سا اس چشمہ کو کھولین جب کھولا پانی نے غلبہ کیا پھر اوسیوقت حکم دیا کہ اسکو مضبوط بند کر دین اسی چشمہ سے نہر ہرماس نکلی ہے اور نصیبین مین اسی سے آبپاشی ہوتی ہے اور بقیہ آب جابور مین جاتا ہے وہان سے دجلہ مین آتا ہے چشمہ سیلم صاحب تحفۃ الغرائب نے لکھا ہے کہ جب جبنہ کی راہ سے جرجان مین جاتے ہین کنارے جرجان کے ایک پہاڑ مین یہ چشمہ پڑتا ہے پانی اس چشمہ کا ایک مقام پر بقدر طول ایک تیر کے عمق مین جمع ہوتا ہے اور اوس مقام مین ایک درخت ہے مثل اور درختون کے اوسمین شاخین وغیرہ نہین ہین اور شکل کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے پتھر ہے ہر سال مین چار مہینے یہ درخت غائب ہو جاتا ہے کوئی شخص اوسکا حال نہین جانتا ہے اور بعض زمانہ مین دو سال تک غائب رہتا ہے اور جس سال مین زیادہ بارش ہوتی ہے جلد ظاہر ہوتا ہے بعض لوگون نے وقت غائب ہونے کے رسیون سے مضبوط باندھا ہے لیکن جب وقت آیا ہے رسیان ٹوٹی معلوم ہوئی ہین اور درخت کا نشان نہین ملا ہے ایک مرتبہ یہ حکایت رافع بن ہرثمہ حاکم جرجان و خراسان نے سنی اوسنے چار آدمی مقرر کیے کہ منتظر اوسوقت کے دن رات رہین جب وہ وقت آیا اون لوگون کو کوئی مہم پیش ہوئی اودھر چلے گئے جب پھر آئے درخت کو نہ پایا حاکم کو خبر کی اوسکے لشکر مین ایک غوطہ زن تھا اوسکو حکم غوطہ زنی کا دیا تاکہ حال اوسکا دریافت کرے پس اوسنے غوطہ لگایا بعد تھوڑے عرصہ کے غوطہ سے نکلا اور کہا کہ مین ہزار گز تک پانی مین چلا گیا مگر اوس درخت کا نشان نہین ملا چشمہ وشیا ایک موضع ہے قریب آذربائیجان کے اوس موضع مین ایک چشمہ ہے جو شخص اوسکا پانی پیتا ہے فی الحال اسہال شروع ہوتا ہے اور جو کچھ اوسکے پیٹ مین ہوتا ہے سب گر جاتا ہے حتی کہ اگر کسی چیز کے دانے کھاوے بعد ازان پانی اوسکا پیوے تو وہ دانے مسلم گر پڑینگے چشمہ یاسی جمن درمیان اخلاط اور ارزن روم کے ایک موضع ہے یاسی جمن نام وہان یہ چشمہ ہے پانی اوسکا جوش کھاتا ہے یہانتک کہ آواز اوسکی دور سے مسموع ہوتی ہے اور اگر کوئی حیوان اوس چشمہ کے قریب جاتا ہے فی الحال مر جاتا ہے گرد اوسکے اکثر وحوش اور طیور مردہ پڑے رہتے ہین

لوگ وہان جمع ہین تاکہ مسافر کو ادھر جانے سے ممانعت کرین چشمہ بل موضع قزوین سے ایک موضع ہی
بل نام اوسکے قریب ایک پہاڑ ہے اوس پہاڑ مین شگاف ہی اوس شگاف سے آب گرم نکل کر ایک حوض مین
جمع ہوتا ہے بیمار وہان اطراف سے جمع ہوتے ہین اوس پانی سے اونکو نفع ہوتا ہی اور اوس چشمہ کو بیگرم
آب بھی لکھتے ہین بفضلہ وکرمہ تعالی بیان چشمون کا ختم ہوا اب بیان کنوون کا بھی بترتیب حروف معجم کے لکھا جاتا ہے
وباللہ التوفیق چاہ اتود یہ چاہ بلاد طرابلس مین ہی کہتے ہین کہ جو شخص اوس چشمہ کا پانی پیتا ہے احمق ہو جاتا ہے
یہانتک کہ ضرب المثل ہے کہ فلانے نے چاہ اتود کا پانی پیا ہی چاہ بابل اعمش کہتا ہی کہ ایک شخص مجاہد تھا
کہ اخبار واشیاء عجیبہ کو دوست رکھتا تھا اور جہان کسی شی عجیب کو سنتا تھا ضرور جاتا تھا اتفاقاً مجاہد بابل مین
گیا اور حجاج سو کہا کہ مین چاہتا ہون کہ ہاروت وماروت کو دیکھون تو پسر جالوت کو حکم دے کہ مجکو ہاروت وماروت
کو دکھلادے بموجب قول مجاہد کے حجاج نے ایک یہودی کو حکم دیا کہ مجاہد کو ہاروت وماروت کو دکھلا دے
یہودی مجاہد کو ایک مقام پر لے گیا وہان سنگ عظیم پڑا تھا اوسکو اوٹھایا اور کہا کہ اس کنوئین مین جا لا وہان
خداے پاک کا نام نہ لینا مجاہد بیان کرتا ہی کہ مین یہودی کے ہمراہ اوس چاہ مین گیا ہاروت وماروت کو مثل دو پہاڑ
عظیم کے معکوس یعنی سر نیچے اور پاؤن اوپر اور اونکے بدن پہ ٹخنون سے زانو تک زنجیرین آہنی پڑی تھین جب
مجاہد نے اونکو اس ہیبت سے دیکھا خداے تعالی کو یاد کیا ہاروت وماروت مضطرب ہوے اور بشدت اضطراب سے
قریب تھا کہ زنجیرون کو توڑ ڈالین پس مجاہد اور یہودی وہان سے بھاگے جب اونکا اضطراب کم ہوا یہودی نے
مجاہد سے کہا کہ مین نے ذکر اللہ پاک سے تمکو منع کیا تھا قریب تھا کہ ہم تم دونون ہلاک ہوتے غرضکہ وہ دونون وہان سے چلے آئے

صورت ہاروت وماروت مع چاہ بابل



چاہ بدر یہ چاہ درمیان مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے اوس مقام پر ہی کہ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مشرکون سے محاربہ ہوا تھا اور کشتگان کفار اوس کنوئین مین ڈالے گئے تھے دوسرے دن جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اوس کنوئین پر تشریف لائے اور ہر ایک کو نام لیکر پکارا اور فرمایا کہ جو وعدہ خدائے پاک نے میرے سات کیا ہی سچ ہی تمنے بھی دریافت کیا کہ سچ ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ اجسام بے ارواح سے کیونکر کلام فرماتے ہین آپ نے فرمایا کہ تمسے زیادہ سنتے ہین ایک صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین ایک مرتبہ اوسطرف جاتا تھا دیکھا مین نے کہ ایک شخص اوس کنوئین سے نکلا بھاگا جاتا ہی اور اوسکے پیچھے دوسرا نکلا ہی ہاتھ مین کوڑا لیے ہوے اوسکو مارتا ہے اور کنوئین کی طرف پھیرتا ہے **چاہ برہوت** یہ چاہ قریب حضرموت کے ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس چاہ مین ارواح کفار و منافقین ہین اور یہ کنوان بہت کہنہ ہے صحرا مین اور حضرت امیر المؤمنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ فرمایا آپ نے بدترین بقعون کا نزدیک خدائے تعالی کے وادی برہوت ہے اور اس وادی مین ایک کنوان ہی پانی اوسکا سیاہ بدبودار ہوتا ہی اور اوسمین ارواح کافرون کی ہین ایک شخص ساکن حضرموت نے بیان کیا کہ جب اس طرف سے بدبو آتی ہے معلوم ہوتا ہی کہ عنقریب کوئی رئیس کفار سے مر گیا ایک شخص حکایت کرتا ہے کہ مین ایک شب وادی برہوت مین وارد تھا تمام رات آواز یا دومہ یا دومہ کی آیا کی اس لفظ کے معنی مین نے ایک صاحب علم سے پوچھے اوسنے کہا کہ دومہ نام ہی اوس فرشتہ کا کہ جو ارواح کفار پر موکل ہے ایک مرد ساکن حضرموت بیان کرتا ہی کہ ایک مرتبہ مین ساتھ ایک عورت حاملہ کے وادی برہوت مین جاتا تھا وقت طلوع آفتاب کے وہان سے آوازہاے عجیب و غریب آتی تھین حتی کہ اوسکے خوف سے اوس عورت نے وضع حمل کیا **چاہ بضاعہ** یہ کنوان مدینہ منورہ مین ہی جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کنوئین کے پانی سے وضو کیا ہے اور تناول فرمایا اور آب دہن مبارک بھی اسمین ڈالا ہی جو بیمار اوسکے پانی سے غسل کرتا ہے شفا پاتا ہے اسماء بنت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ جو مریض اس کنوئین کے پانی سے تین دن غسل کرتا ہی صحت پاتا ہی **چاہ بوقیر** بعض فقہاے اندلس نے بیان کیا ہے کہ اس کنوئین سے اسقدر ہوا سے سخت نکلتی ہے کہ اگر کوئی شخص کپڑا وغیرہ اوس کنوئین مین ڈالتا ہی اوس ہوا کے زور سے وہ کپڑا اوپر چلا آتا ہے اور قعر چاہ تک نہین پہونچتا ہے **چاہ بیجن** قریب دربند کے یہ چاہ مشہور ہے افراسیاب نے بیژن گودرز کو اوس چاہ مین مقید کیا تھا اور اوس کنوئین کے سر پر ایک بڑا پتھر رکھدیا تھا جب رستم کو یہ خبر معلوم ہوئی ایک شب چھپکر وہان آیا نگہبانون کو مار ڈالا اور بیژن گودرز کو نکال لیگیا بلاد ایران کی طرف یہ حکایت مشہور ہے **چاہ جزیرہ قیصور** یہ جزیرہ ملک ہند مین ہی کافور وہین سے

آتا ہی اور وہان ایک کوان ہی اوسمین ایک قسم کی مچھلی ہے جب مچھلی کو کوئین کے باہر لاتے ہین فی الحال پتھر ہو جاتی ہے **چاہ خندق** یہ کنوان ملک مراغہ مین ہے درمیان اوسکے اور قلعہ رزین کے ایک فرسنگ کا فاصلہ ہی اس کوئین سی کبوتر بہت نکلتے ہین اسکے منھ پر جال رکھتے ہین بہت کبوتر جال مین آتے ہین اور عمق اس کوئین کا معلوم نہین ہوتا ہی بعض فقہاے مراغہ سے سنا گیا ہی کہ ایک مرد اس کنوئین مین اوترا تھا تاکہ حال کبوترونکا معلوم کرے رسی اوسکی پانچ سو گز سے زائد تھی مگر کچھ حال کبوترون کا معلوم نہ ہوا اتنا بیان کرتا تھا کہ قعر چاہ مین ایک روشنی پیدا ہوئی اوس سی جانور مردہ جو وہان پڑے تھے بہت معلوم ہوئے **چاہ دیباوند** کوہ دیباوند پر یہ چاہ ہی اور بہت عمیق ہی دن کو اوسمین سے دھوان نکلتا ہے اور رات کو آگ نکلتی ہی اگر کوئی چیز اوس کوئین مین ڈالتے ہین بعد عرصۂ قلیل کے وہ چیز خود بخود اوپر آجاتی ہی **چاہ ذروان** اسکو چاہ کملی بھی کہتے ہین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ ایک مرتبہ کفار نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سحر کیا تھا اور آپ کو بیماری سخت لاحق ہوئی تھی پس فرمایا آپ نے کہ مین درمیان نوم اور بیداری کے تھا کہ دو فرشتون کو دیکھا ایک سرھانے کھڑا ہی اور دوسرا پائین جو فرشتہ کہ پائین تھا اوسنے اوس فرشتہ سے کہ سرھانے تھا پوچھا کہ کیا مرض ہی اوسنے کہا کہ طب یعنی سحر ہے پھر اوسنے پوچھا کہ کس نے سحر کیا ہے کہا لبید ابن عاصم یہودی نے اوسنے پوچھا کہ کس مقام پر کیا ہی کہا کہ چاہ کملی مین پتھر کے نیچے پس بیدار ہوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کو اون فرشتون کے کلمات یاد تھے بعد ازان حضرت علی ابن ابیطالب و عمار ابن یاسر مع دیگر صحابہ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین اوس کوئین کی طرف متوجہ ہوے اور تمام پانی اوسکا نکالڈالا بعد ازان وہ پتھر معلوم ہوا اوسکو بھی اوٹھایا اوسکے نیچے ایک بال تھا اوسمین گیارہ گرہین لگی تھین اوسکو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جلادیا پس آپ کو مرض سے افاقہ ہوا گویا کہ مرض ایک جز تھا اونھین گرہون سے پس جناب باری نے سورۂ فلق اور سورۂ ناس کہ ان دونون کو معوذتین کہتے ہین گیارہ آیتون مین نازل فرمائی موافق عدد گرہون کے **چاہ زمزم** یہ چاہ مشہور و معروف ہی عمق اوسکا چالیس گز ہے روایت ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسمٰعیل اور اونکی والدہ ماجدہ ہاجرہ علیہما السلام کو مقام کعبہ مین چھوڑکر پھرے حضرت ہاجرہ نے کہا کہ مجکو اور میرے لڑکے کو کسپر چھوڑے جاتے ہو آپ نے فرمایا خدا پر پس آپ خوش ہوکر بیٹھ گئین بعد تھوڑے عرصہ کے جو پانی آپ کے ہمراہ تھا صرف ہوگیا اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام پر تشنگی غالب ہوئی پس ہاجرہ نے اسمٰعیل کو اوسی مقام پر چھوڑا اور آپ کوہ صفا پر تلاش آب گئین وہان کچھ نشان پانی کا نہ ملا درگاہ جناب باری مین دعا کی اور طلب آب کرکے کوہ مروہ پر تشریف لیگئین اور وہان پر پانی تلاش کیا

جب وہان بھی پانی نہ ملا بدستور سابق دعا کی اس عرصہ مین آواز خوفناک کسی درندہ کی معلوم ہوئی پس اپنے صاحبزادے کے پاس تشریف لائین تاکہ اونکو درندہ سے بچائین جب نزدیک پہنچے تو صحیح سلامت پایا اور اونکے قریب چشمہ پانیکا روان دیکھا بعض کہتے ہین کہ حضرت اسماعیل کی گردن کے نیچے سے یہ چشمہ جاری تھا پس حضرت ہاجرہ نے تھوڑی مٹی اوٹھا کے وہان پر ڈالدی تاکہ پانی اوس مقام پر جمع رہے اور اگر خاک وہان پر نہ پڑتی تو چشمہ جاری رہتا ابتدا اس چاہ کی یہ تھی بعد ازان زمانہ دراز گذرا خاک وغیرہ سے وہ پانی بند ہوگیا حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ عبد المطلب ایک روز اپنے حجرے مین سوتے تھے خواب مین دیکھا کہ کوئی شخص کہتا ہے چاہ زمزم کھود جب عبد المطلب بیدار ہوئے دیکھا کہ درمیان اساف اور نائلہ کے ایک کوّا اپنی چونچ سے زمین کھودتا ہے پس عبد المطلب نے اوسکو کھودا جب پانی معلوم ہوا خوش ہوئے قریش نے عبد المطلب سے نزاع کی کہ یہ کنوان ہمارے دادا اسماعیل کا ہے اور ہمارا حق ہے آخرالامر ایک کاہن کو قبیلہ بنی سعد سے حکم کیا اوسکی طرف سب لوگ روانہ ہوئے راہ مین پانی نہ ملا سب لوگ قریب ہلاکت پہنچے اوسوقت عبد المطلب کے پیر کے نیچے سے پانی جاری ہوا سب نے پانی پیا اور کہا کہ بخدای عزوجل یہ چشمہ جناب باری نے تمکو مرحمت کیا جب یہ فیصلہ ہوگیا عبد المطلب نے چاہ زمزم کو پورا کیا یعنی جسقدر کھودنے سے رہگیا تھا اوتنا پھر کھودا اوسمین دو سپر زرین پائین اور اونسے باب کعبہ اور سقایہ حجاج عبد المطلب نے بنایا

چاہ صاباک یہ کنوان کورکارجان مین ہے سکان وہان کے کہتے ہین کہ عمق اسکا معلوم نہین ہوتا ہے ہمیشہ اوس سے پانی جوش کھاتا ہے اوسقدر کہ پنچکی چلے اور اوس موضع مین پانی اسی چاہ سے صرف ہوتا ہے

چاہ عروہ یہ کنوان عقیق مدینہ مین ہے عروہ ابن زبیر کی طرف منسوب کرتے ہین زبیر ابن بکار کہتا ہے کہ جو شخص اس چشمے پر گذرتا ہے پانی اسکا دوستون کے واسطے ہدیہ لیجاتا ہے چنانچہ ناقل کہتا ہے کہ میرا باپ پانی اس چاہ کا لا کر جوش کرتا تھا اور قرابون مین کرکے ہارون رشید کے واسطے لیجاتا تھا

چاہ غرس یہ کنوان مدینۂ منورہ مین ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ اس چاہ مین چشمہ جنت کا ہے اور آپ نے دہن مبارک اسمین ڈالا ہے عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لب چاہ پر کھڑے تھے اور فرماتے تھے کہ دیکھا مین نے شب کو کہ مین ایک چشمہ پر ہون چشمون بہشت سے

چاہ قریۂ عبد الرحمن یہ کنوان ملک فارس مین ہے عمق اسکا چند قد آدم ہے تمام سال خشک رہتا ہے مگر وقت معین پر وسمین اسقدر پانی ہوتا ہے اور جوش کھاتا ہے کہ پنچکی چلے اور زراعت کو کفایت کرے

چاہ کلب یہ کنوان ایک موضع مین ہے ملک حلب سے جسکو سگ دیوانہ کاٹتا ہے پانی اسکا پینے سے صحت پاتا ہے یہ امر وہان مشہور ہے دور دور سے لوگ وہان آتے ہین

ایک شخص نے بیان کیا شرط یہ ہی کہ چالیس دن سے زائد کاٹنے کو نگذرے ہون اوسی شخص نے بیان کیا کہ تین آدمی اس بلا مین مبتلا ہوکر وہان آئے دو آدمیونکو چالیس دن سے کم گذرے تھے وہ اچھے ہوگئے اور ایک شخص کو چالیس دن سے زائد گذرے تھے اوسکو صحت نہوئی اوس موضع کے باشندے اوسی کنوئین کا پانی پیتے ہین **چاہ مطریہ** مطریہ ایک موضع ہی ملک مصر مین درخت بلسان وہین ہے اور پانی اوس درخت مین اسی کنوئین سے دیا جاتا ہے اور خاصیت اوس درخت کی اس کنوئین کے پانی سے پیدا ہے کہتے ہین کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے اسکے پانی سے غسل فرمایا ہے اور جس زمین مین درخت بلسان ہوتا ہی بہت طویل و عریض ہے اور گرد اوسکے دیوار کھنچی ہے اور اوس کنوئین کا پانی شیرین اور لطیف ہی اور کسیقدر اوسمین دسومت بھی ہی ملک کامل نے اپنے باپ ملک عادل سے درخواست کی کہ درخت بلسان کو اور زمین مین بوئین اوس نے اجازت دی اور مال صرف کیا کچھ فائدہ نہوا پھر درخواست کی کہ پانی چاہ مطریہ سے لیجاوین اوسنے اجازت دی جب پانی چاہ مطریہ سے لیگئے درخت بلسان پیدا ہوا اور تمام روے زمین مین درخت بلسان نہین ہے مگر ملک مصر مین **چاہ ہای نیشاپور** ملک نیشاپور مین کنوئین ہین اور معادن فیروزہ اونمین ہے کہتے ہین اس زمانے مین اون کنوؤن مین بچھو بہت پیدا ہوے اس سبب سے وہان لوگ نہین جاتے ہین **چاہ ہندیان** ہندیان ایک موضع ہے ملک فارس مین درمیان پہاڑون کے اوس کنوئین سے دھوان نکلتا ہے کوئی شخص اوسکے قریب نہین جاسکتا ہے اگر کوئی جانور اوسکے اوپر اوڑکے نکلتا ہے جلجاتا ہے **چاہ یوسف صدیق علیہ السلام** یہ کنوان ملک اردن مین ہے اسی کنوئین مین حضرت یوسف علیہ السلام کو اونکے بھائیون نے ڈالا تھا لکھا ہی کہ یہ کنوان درمیان نابلس اور طبریہ کے ہے اور طبریہ سے چار فرسخ پر جانب دمشق کے ایک سنگ عظیم پر واقع ہے اصطخری نے کتاب اقالیم مین لکھا ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نابلس مین تھے ملک فلسطین سے اور وہ کنوان کہ جسمین حضرت یوسف علیہ السلام کو اونکے بھائیون نے ڈالا تھا اب تک موجود ہی لوگ زیارت کو جاتے ہین اور پانی اوسکا تبرکا پیتے ہین بعونہ تعالی تمام ہوا بیان پہاڑون اور نہرون اور چشمون اور کنوؤن کا واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

بیان موالید ثلثہ مین اور وہ مشتمل ہے تین نظرون پر

جاننا چاہیے جو اجسام کہ عناصر سے مرکب ہوتے ہین ممتزج ہین یا غیر ممتزج مثل بخار و دخان وغیرہ جنکے ذکر اونکا اوپر گذرا لیکن ممتزج پس نامی ہین یا غیر نامی غیر نامی اجسام معدنی ہین اور نامی یا حساس متحرک بالارادہ ہے یا نہین ثانی نبات ہے اور اول حیوان انکو موالید ثلثہ کہتے ہین ادنی انکا معدن ہے اور اعلی حیوان اور ہر ایک قسم سے بھی بعض افراد ادنی ہین اور بعض اعلی ادنی وہ ہے کہ اگر اوس درجہ تک پہنچے اوس نوع سے خارج ہوجاے اور اعلی وہ ہی کہ افراد نوع اعلی کے ساتھ مشابہ ہو اوس معدنی سے شروع

ادنی جص اور ملح ہے جو تراب ریگ کے ساتھ مخلوط ہی جب آب باران اوسپر پڑتا ہے اور حر آفتاب کی اوسکو
جلاتی ہے اوسکو جص کہتے ہین اور جو پانی کہ اجزاے ارضیہ کے ساتھ مخلوط ہوکے آفتاب کی حرارت سے منعقد
ہو جاتا ہی اوسکو ملح کہتے ہین پس جص اگر اپنی شکل پر نہو تراب معلوم ہو اور ملح اگر اپنی شکل پر نہو تو پانی
معلوم ہو اور فرد اعلی کمات ہے مثل معدنیات کے زمین مین متولد ہوتی ہے ایام ربیع مین بارش اور
آواز رعد سے زمین کے باہر نکل آتی ہے چونکہ نہ بیخ و برگ ہوتی ہے نبات مین نہین شمار کرتے یہ خاصہ
اوسکا مشابہ نمو ہے اور ایسے افراد معدنی کو معدن نباتی کہتے ہین نباتات فرد ادنی خضراء الدمن ہے کہ وہ ایک
شی مثل غبار کے ہے کہ زمین سے پیدا ہوتی ہے اور بسبب بارش کے سبز ہو جاتی ہے مثل گھانس کے دنکو
خشک ہو جاتی ہے اور پھر شب کو بسبب شبنم کے تر و تازہ ہو جاتی ہی اگر یہ سبزی اور خشکی مثل نباتات کے نہوتی
تو معدن اور اس مین کچھ فرق نہوتا اور ایسی فرد نباتی کو نبات معدنی کہتے ہین اور فرد اعلی نخل ہے مثل حیوان
کے اسمین بھی فرق نر و مادہ کا ہوتا ہے جب اسکی پینگی کو توڑ ڈالتے ہین درخت خشک ہو جاتا ہے اور
اسکو نبات حیوانی کہتے ہین اور حیوان کی دو قسم ہین ناطق اور غیر ناطق حیوان ناطق انسان ہی اور حیوان
غیر ناطق جو اور سواے انسان کے ہین ہر قسم کی افراد سے بعض فرد ادنی ہے اور بعض اعلی حیوان غیر ناطق سے
فرد ادنی وہ ہی کہ مشابہ نبات ہو گھانس یا مٹی مین پیدا ہوتی ہین اور اوسمین اونکی زندگی ہے اور فرد اعلی وہ ہی
کہ مشابہ بحیوان ناطق ہو مثل فرس کے کہ مزید و کا اور حسن ادب اور اخلاق پسندیدہ مین مثل انسان کے ہی
اور حرب مین جراحت پر صبر کرتا ہی اور امتثال امر و نہی کا کرتا ہے اور حیوان ناطق سے کہ مسمی بانسان ہی فرد ادنی وہ
ہی کہ بہائم کی طرح اکل و شرب کو مطلوب جانے اور اطاعت خالق سے غافل ہے پس وہ لوگ اگرچہ بصورت
انسان ہین لیکن دراصل بہائم ہین اور فرد اعلی وہ ہی کہ نفس اوسکا خصائص رذیلہ سے پاک ہو اور صفات
ملکوتیہ کے ساتھ متصف ہو یہ لوگ اگرچہ بصورت انسان کے ہین لیکن صفات مین ملک ہین بلکہ حقیقت
یہ ہے کہ عوام انکے عوام ملک سے بہتر ہین اور خواص خواص سے اور انبیا انکے انبیاء ملائکہ سے افضل ہین

نظر پہلی معدنیات مین اصل اجسام معدنی کے اختلاط اجزہ و ادخنہ ہے بعد کسر و انکسار کے کم و کیف
مین اونسے معدنیات متولد ہوتے ہین اور اس اختلاط کو امتزاج کہتے ہین اور جو کیفیت کہ بعد امتزاج کے حاصل
ہوتی ہے اوسکو مزاج کہتے ہین بعض اجسام معدنی سے اجسام اولی ہین یعنی اجسام معدنی سے مرکب نہین
ہین جیسے زیبق اور کبریت اور بعض اجسام معدنی سے مرکب ہین جیسے ذہب وغیرہ تفصیل اسکی آگے آویگی
پھر جاننا چاہیے کہ معادن سے بعض نرم ہین اور بعض صلب منطرق ہین اور وہ سات ہین کہ انکو اجسام سبعہ
کہتے ہین اور بعض غیر منطرق جیسے یاقوت وغیرہ صلب مین پانی مین گھل جاتے ہین جیسے ملح اور نوشادر اور

بعض نہین گھلتے ہین اور بعض انمین شفاف ہین اور بعض غیر شفاف تفصیل اسکی مع بیان مواضع آگے آویگی
حاصل کلام حکمانے اجسام معدنی کو باوجود کثرت انواع کے تین اقسام پر منقسم کیا ہی فلزات احجار اجسام
دھنی اسواسطے کہ یہ تین انواع جامع اُن سب اقسام کے ہین تفصیل ہر ایک کی انکے بیان سے معلوم ہو گی

قسم اول فلزات کے بیان مین فلزات وہ اجسام ہین کہ قابل ضرب سندان کے ہین اور وہ سات ہین
سونا چاندی تانبا لوہا سیسا قلعی خارصینی اور یہ پارہ اور گندھک سے پیدا ہوتے ہین لیکن بسبب اختلاف
اجزا کے کم و کیفیت مین ایک دوسرے سے ممتاز ہی پس اگر وہ دونون صاف اور مقدار مین برابر باہم مخلوط ہون
اسطرح کہ گندھک پارے کو جذب کرے جیسے کہ مٹی پانی کو اور گندھک مین ایسی سرخی ہو کہ پارے کو رنگ دے اور
معدن مین حرارت معتدل ہو پس بعد طول زمان کے بشرطیکہ کوئی مانع خارجی مثل برودغیرہ کے درمیان نضج کے لاحق
نہو وہ اجسام مختلطہ بصورت زر ہو جاتی ہین اور اگر گندھک پارہ دونون صاف ہوے اور یہ سب شرائط پائے
گئے لیکن گندھک مین سرخی نہوئی تو چاندی ہو گی اور اگر قبل نضج تام کے بسبب برودت خارجی کے وہ
اجسام مختلطہ بستہ ہوگئے تو وہ خارصینی ہی اور اگر پارہ صاف اور گندھک ردی ہوتی ہی اور قوت احتراق کی
قوی ہوئی اور باہم اختلاف تام ہوا تو تانبا پیدا ہوتا ہی اور اگر اختلاط تام نہوا تو قلعی پیدا ہوتی ہی اور اگر گندھک اور پارہ
دونون ناقص ہین یعنی پارہ خاک آلود ہی اور گندھک ردی اور قوت احراق کی زیادہ ہوئی اور اختلاط تام ہوا تو
لوہا پیدا ہوتا ہی اور اگر اختلاط تام نہوا تو سیسا پیدا ہوتا ہی اب بیان ہر ایک کا جدا جدا کیا جاتا ہی انشاء اللہ تعالے

ذہب یعنی سونا طبیعت اسکی گرم اور نازک ہی اور بسبب شدت اختلاط اجزاے آبی اور خاکی کے آگ اسکی
اجزا کو جدا نہین کر سکتی ہی اور خاک مین بوسیدہ نہین ہوتا ہی اور بسبب طول زمان کے زنگ بھی نہین لگتا ہی
نرم ہوتا ہی اور رنگ زرد ذائقہ شیرین اور خوشبو اچھی اور وزن مین گران تر اور ون سے نرمی اسکی بسبب دہنیت کے
ہوتی ہی اور زردی اسکی بسبب اجزاے ناری کے اور شیرینی ذائقہ بسبب لطافت اجزاے مائی کے اور سنگینی باعث
اجزاے خاکی کے ہی اور سونا افضل فلزات سبعہ مین ہی اور یہ ایک نعمت عظیم ہی خداوند کریم کی اپنے بندون پر کہ
اس سے اکثر امور دنیا روا ہوتے ہین اور اسی لیے نسبت اون لوگون کی کہ جو سونا چاندی دفن کرتے تھے تہدید
فرمائی ہی وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ یعنی وہ لوگ کہ رکھتے ہین سونا
روپا اور خرچ نہین کرتے ہین بیچ راہ خدا کے پس بشارت دو تم اونکو اے محمد ساتھ عذاب الیم کے اسلیے کہ سونے چاندی سے مخصوص
قضاے حاجت خلق ہی اندوختہ کرنے مین کوئی فائدہ نہین ہی اور عزت سونے کی قلت سے نہین ہی اسلیے کہ ابتداے
دنیا سے ابتک سونا کانون سے نکالا جاتا ہی اور اوسمین کچھ نقصان نہین آتا ہی اگر اسکو دفن نکرتے اور عزیز نرکھتے
تو یہ بھی مثل لوہے وغیرہ کے ارزان ہوتا مگر لوگون نے عزیز جان کے پہلے ہی سے برابر جان کے رکھا پس قلت

اوسکی بسبب عزت کے ہی نہ کہ عزت بسبب قلت کے بخلاف لوہے اور تانبے کے ارسطا طالیس نے لکھا ہی کہ سونا مقوی دل ہی اور دافع صرع اور خوف کو بھی دفع کرتا ہی اور سرمہ اسکا بصر کو تیز کرتا ہی اور اگر سونے سے کان مین سوراخ کرتے ہین تو وہ سوراخ بند نہین ہوتا ہی اور اگر سونے سے کسی عضو کو داغتے ہین تو جلد اچھا ہوتا ہی اور آبلہ نہین پڑتا ہے شیخ ادیبس نے لکھا ہی کہ اگر کوئی شخص سونا منہہ مین رکھے بدبو منہہ سے دفع ہوتی ہے اور خفقان کو نفع کرتا ہی اور بعضون نے لکھا ہی کہ اگر سیسے کو پگھلے ہوے سونے مین ڈالدین تو سونا خراب ہو جائیگا **فضہ** یعنی چاندی مرتبہ مین قریب سونے کے ہی مگر آگ مین جل کے خاک ہو جاتی ہی اور دفن کرنے سے بوسیدہ بخلاف سونے کے ارسطا طالیس نے لکھا ہی کہ چاندی مین میل ہوتا ہی اور سونے مین نہین اور اگر چاندی کو بوے پارہ یا رانگے کی پہونچتی ہی تو اوسکے ساتھہ ہتھوڑی کی ضرب سے ٹوٹ جاتی ہی اور اگر بوے گندھک وسمین پہونچتی ہی تو سیاہ ہو جاتی ہی اور اگر گندھک وسمین ملائین تو جلجاتی ہی اور سیاہ مثل شیشے کے ٹوٹتی ہی اور اگر بورہ ارمنی اوسمین ڈالدین تو پھر وہ چاندی کھری ہو جائیگی اور قلعی اور سیسے سے چاندی داغی ہو جاتی ہی اور اگر برادہ چاندی کا دواے مشروبہ مین ملاوین تو رطوبات لزجہ کو دفع کرے اور بدبو منہہ سے جاتی رہے اور خارش اور عسر البول اور خفقان کو مفید ہی اور پارے کے ساتھہ دافع بواسیر ہے **نحاس** یعنی تانبا تانبا قریب چاندی کے ہی فرق درمیان ان دونون کے سرخی اور خشکی کا ہی لیکن سرخی اوسکی بسبب زیادتی حرارت کبریت کے اور خشکی بسبب غلظت مادہ کے ہی جو شخص تانبے کے سفید اور نرم کرنے پر قادر ہی کسیکا محتاج نہین ہی ارسطو نے کہا ہی کہ اقسام تانبے کے بہت ہین بہتر وہ ہی کہ نہایت سرخ ہو اور بدتر وہ ہی کہ اوسمین سیاہی ہو اور جب اوسمین ترشی ڈالدین تو زنگار ہو جاوے اگر کوئی شخص تانبے کی سوئی سے کان مین سوراخ کرے ہرگز وہ زخم ملتئم ہوگا اور اگر تانبے کے برتن مین کھانا کھاوین امراض مہلک پیدا ہونگے مثل سرطان داء الفیل درد جگر اور طحال وغیرہ کے خصوصا غیر یعنی یا ترشی یا شراب تانبے کے برتن مین کھانا بہت مضر ہی اور اگر کھانا ایک شب یا ایک دن تانبے کے برتن مین رکھین وہ کھانا زہر قاتل ہو جاتا ہی **حدید** یعنی لوہا پیدائش اسکی مثل اور اجساد کے ہی مگر اسمین اعتدال نہین ہوتا ہی اسلیے کہ پارہ اوسکا کدر ہے اور گندھک محترق اور سیاہی بسبب زیادتی حرارت گندھک کے ہی اور فائدہ اوسکا بہت ہی اگرچہ کم قیمت ہی جیسا کہ فرمایا جناب باری عز اسمہ نے وانزلنا الحدید فیہ باس شدید ومنافع للناس یعنی باس شدید ہتھیار وغیرہ آلات حرب سے ہی اور منافع یہ ہین کہ کم ایسی صنعت ہوگی کہ جسمین لوہے کو دخل نہو اور فائدہ اوسکی یہ ہی کہ سلاطین اوسکو خلعت مین دیتے ہین اور اوسکی دو قسمین ہین فولاد اور انیث خاصہ اوسکا یہ ہی کہ ارسطا طالیس نے لکھا ہی کہ جس شخص کے گلے سے سوتے مین آواز نکلتی ہو اگر برادہ لوہے کا باندھے تو یہ عادت جاتی رہتی ہی اور جو شخص لوہے کو اپنے ساتھ رکھے ہرگز خوفناک نہو دل اوسکا قوی ہو اور اندیشہ فاسد اوسکی دور ہوں اور شیر سے خواب مین نہ ڈرے اور شیر ملاقی نہ ہو یا ہیبت رہے اور اگر لوہے کے زنگ کو

بجاے سرمہ آنکھون مین لگاے تو میل خوب چھٹ جائیگا اور گرانی پلک کو بھی نفع کریگا اور پانی بہنا موقوف
ہو جائیگا اور سنجور اسکا بواسیر کو دفع کرتا ہی اور ضماد اسکا وجع مفاصل کو مفید ہی اور اگر لوہے کو پانی مین بجھا کر پیوین
تو مقوی معدہ اور دافع طحال ہے اور اگر میخ آہنی کو آگ مین سرخ کرکے تلوار کو اوس سے ملین تو اوسمین زنگ نہ لگیگا
یہ ایک خواص عجیب ہی **رصاص** یعنی قلعی ارسطو نے لکھا ہی کہ چاندی اور قلعی ایک ہی چیز ہے مگر اسکے مادہ کو بطن
زمین مین تین آفتین لاحق ہوتی ہین بوے گندہ اور نرمی اور صمم جیسا لڑکے کو شکم مادر مین اگر کوئی آفت
لاحق ہوتی ہی تو فساد لون اور ضعف اعضا پیدا ہوتا ہی اور جو شخص ان آفتون کو اوس سے دفع کرے تو چاندی ہو جائیگی
اور یہ آفتین نمک اور نوشادر اور پھٹکری وغیرہ سے دور ہو جاتی ہین خواص اسکے ارسطو نے لکھے ہین کہ اگر کوئی شخص
قلعی کا طوق بنا کر درخت کی جڑ مین ڈالدے تو پھل اوسکے نہ گرینگے بلکہ زیادہ پیدا ہونگے اگر کوئی شخص تختی اسکی پشت
یا شکم پر باندھے تو اوسکو احتلام نہوگا اور قوت باہ کم ہو جائیگی اور اگر ٹکڑہ قلعی کا دیگ مین ڈالدین تو گوشت پختہ نہوگا
اور قلعی حرارت آفتاب سے گھلجاتی ہی مگر جلتی نہین اور آگ سے گھل بھی جاتی ہی اور جل بھی جاتی ہے اور قلعی گداختہ
کتان صافی کو جلا دیتی ہی اگر قلعی گھی اور نمک مین ملاین اور جو سیاہی اوس سے نکلتی ہی اوسکو تلوار یا جس لوہے پر ملین
تو اوسمین زنگ نہ لگے گا **اسرب** یعنی سیسا پیدایش اسکی مثل قلعی کے ہی اور سیسا ناقص ہی قلعی سے اسواسطے
کہ اوسکے مادہ مین میل زائد ہی خواص اوسکے یہ ہین کہ سونے کو گھلا دیتا ہی اور الماس کو توڑ ڈالتا ہی اگر الماس کو نہائی پر
رکھین اور ہتوڑے سے مارین تو وہ الماس یا ہتوڑے مین گھس جائیگا یا نہائی مین اور اگر سیسے سے توڑین تو ٹوٹ
جائیگا اور سب ٹکڑے اوسکے مثلث ہونگے شیخ الرئیس نے لکھا ہی کہ اگر تختی سیسے کی خنازیر یا طاعون پر باندھین
یا زخمون مفاصل پر رکھین تو یہ سب عوارض دفع ہونگے اور اگر تختی اسکی شکم پر باندھین تو احتلام کو دفع کرے اور
شہوت کو موقوف **حارصینی** پیدایش اسکی مثل اجساد مذکورہ کے ہی کان اوسکی چین مین ہی رنگ اوسکا سیاہ
مائل بسرخی ہی پیکان اوسکی بناتے ہین اسلیے کہ اوسمین مضرت بہت ہوتی ہی اور قلابے اوسکے بناتے ہین اور بڑی
مچھلیون کا شکار کرتے ہین اسلیے کہ خلاصی اس سے مچھلی کو دشوار ہوتی ہی اور اگر اوسکے آئینہ مین صاحب لقوہ
نگاہ کرے تو لقوہ اوسکا دفع ہوگا بشرطیکہ مکان تاریک مین بیٹھے اور اگر اسکا چمٹا بنا کر بال اوکھاڑین اور اوس مقام پر
روغن لگاوین تو بال وہان نہ اوگے گا اور اگر تین بار اس عمل کو کرین تو ہرگز کبھی بال نہ اوگینگے **قسم دوم** احجار
کے بیان مین اور وہ دو نوع ہے **نوع اول** احجار شفاف جب آب بارش پہاڑ کے غارون مین محتبس ہوتا ہے
اور اجزاے ارضی اوسمین نہین مختلط ہوتے ہین اور حرارت معدنی اوسمین تاثیر کرتی ہی اور اوسپر زمانہ دراز گذرتا
ہی تو صفا اور ثقل اور غلظ اوس پانی کا بڑھ جاتا ہی پس اوس سے پتھر سخت شفاف پیدا ہوتے ہین کہ آگ اوسمین
اثر نہین کرتی ہی اور پانی سے اوسمین نقصان نہین ہوتا ہی مثل انواع یاقوت وغیرہ کے بعض کہتے ہین کہ خلاف

الوان کا بسبب اختلاف معادن کے ہوتا ہی اور بعض کہتے ہین بسبب انوار کواکب اور مطارح شعاعات کے لکھا ہی
کہ رنگ سیاہ متعلق زحل کے ہی اور سبز متعلق مشتری کے اور سرخ متعلق مریخ کے اور زرد متعلق آفتاب کے
اور ازرق متعلق زہرہ کے اور مختلف اللون متعلق عطارد کے اور سفید متعلق قمر کے **نوع دوم** وہ احجار ہین
کہ اختلاط آب اور طین لزج سے پیدا ہوتے ہین جب حرارت آفتاب کی مدت دراز تک اوسمین اثر کرتی ہی جیساکہ
خشت خام کو آگ پختہ کرتی ہی اور خشت بھی ایک قسم حجر سے ہی پس یہ احجار بسبب اختلاف امکنہ کے مختلف
ہوتے ہین پس اگر زمین شور ہی تو نمک اور بورہ ارمنی اور پھٹکری وغیرہ پیدا ہوتے ہین اور اگر زمین عفص یعنے
خام ہی تو انواع زاج سرخ اور سفید اور زرد پیدا ہوتے ہین اور اگر زمین نرم ہی تو پتھر پیدا ہوگا بعض مواضع مین
پتھر پانی سے منعقد ہوتا ہی یا خاصیت مکان سے اور بعض مقامون مین دیکھا جاتا ہی کہ پانی کوٹھے سے گرتا ہے
پس اگر اوسکو قبل گرنے زمین پر کسی شی مین لے لیا تو وہ پانی اپنے حال پر رہتا ہی اور اگر زمین پر گرتا ہی تو پتھر ہو جاتا ہی
پس معلوم ہوا کہ اوس مقام کو پانی کے منعقد کرنے مین تاثیر ہی اور کبھی پتھر ہوا سے پیدا ہوتا ہی جب اجزاے ارضی
اجزاے دخانی پر غالب ہوتے ہین اور اونمین برودت داخل ہوتی ہی تو حرارت اونکی دفع ہوتی ہی اور برودت اونکو
پتھر کر دیتی ہی اور کبھی صواعق سے پتھر گرتے ہین مثل لوہے اور تانبے کے اور بعض جگہہ حیوانات پتھر ہو جاتے ہین
اللہ جل جلالہ جب کسی قوم پر قہر نازل کرتا ہی وہان کی زمین اور ہوا مین یہ خاصیت پیدا فرماتا ہی شیخ الرئیس نے
لکھا ہی کہ مین نے کوہ جاجرم پر ایک گردہ سنگ کا دیکھا مثل روٹی کے کہ کنارے اوسکے سالم تھے اور درمیان مین
جا بجا گڑھے تھے مثل روٹی کے اور اوسکی پشت پر خطوط تھے جیساکہ روٹی کی پشت پر تنور کے نشان ہوتے ہین
پس بسبب ان علامات کے مجھکو معلوم ہوا کہ یقیناً یہ روٹی بھی پتھر ہوگی اور یہ بھی شیخ نے لکھا ہی کہ صواعق
سے مثل لوہے کے کچھ گرا اوسکو مین نے آگ پر رکھا کچھ نہ گھلا اور دھوان سبز اوس سے نکلتا تھا آخر کو وہ خاک
ہو گیا جواہر معدنی بہت ہین بعض کو لوگ پہچانتے ہین اور بعض حکمانے بعض کے خواص بھی لکھے ہین اس مقام پر بیان اونکا
بترتیب حروف معجم ہوگا انشاء اللہ تعالی جاننا چاہیے کہ بعض پتھر اسقدر سخت ہوتے ہین کہ آگ سے نہین گھلتے اور نہ اوسمین اثر
نہین کرتا ہی مثل اجسام یاقوت کے اور بعض مثل خاک نرم کے ہوتے ہین کہ پانی مین گھل جاتے ہین مثل نمک زاج وغیرہ کے
اور بعض گھانس ہوتے ہین مانند مرجان کے اور بعض حیوان سے حاصل ہوتے ہین مثل موتی کے اور بعض ہوا سے پیدا ہوتے
ہین مثل سنگہاے صواعق کے اور بعض آب سے پیدا ہوتے ہین جیساکہ سابقاً مذکور ہوا اور بعض انسان کی کاریگری سے
پیدا ہوتی ہین مثل سونے چاندی اور شنجرف و زنگار کے اور بعض وہ ہین کہ اونمین الفت اور قوت جاذبہ ہوتی ہی جیسے الماس
کہ اوسکو قریب سونے کے لاتے ہین دوڑکر سونے سے چسپان ہوتا ہے اور مثل مقناطیس کے کہ لوہے کو جذب کر لیتا ہے
جیسے عاشق معشوق کو کھینچ لیتا ہے کہتے ہین کہ الماس سونے کی کان مین ملتا ہے اور کہین نہین ملتا ہے

اور بعض وہ ہین کہ جنہین مخالفت ہوتی ہے مثل سنگ سبناوج کے کہ سب پتھرون کو کاٹتا ہی اور ہموار کرتا ہی جیسے کہ الماس
سب پتھرون کو کاٹتا ہی اور سیبا اوسکو کاٹتا ہی اور بعض وہ ہین کہ اونمین قوت صاف کرنے کی زائد ہے مثل نوشادر کے
کہ سب پتھرون کو صاف کرتا ہی اسقدر تفصیل جوہر قوم ہوئی جامع نہین ہی بلکہ اسقدر ذکر تمثیلاً آگیا اب ذکر بعض کا
بترتیب مذکورہ کیا جاتا ہی اثمد فارسی مین اسکو سرمہ کہتے ہین ارسطو نے لکھا ہی کہ اثمد ایک پتھر مشہور ہی اور معادن
اوسکے عالم مین بہت ہین بہتر اصفہانی ہوتا ہی سرمہ اوسکا نہایت مفید ہوتا ہی اعصاب کو قوی کرتا ہی اور آب چشم
کو مانع ہوتا ہی اور قوت باصرہ کو زیادہ کرتا ہی اور درد چشم کو دفع کرتا ہی خصوصا بڈھون کو زیادہ تر مفید ہی اور اگر اوسمین کسیقدر
مشک ملاوین زیادہ سودمند ہو اور اگر اوسکو چربی مین ملاکر موضع سوختہ پر لگاوین تو بہت جلد فائدہ ہو حضرت جابر بن
عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہی کہ آپ فرماتے تھے کہ سرمہ کیا اثمد کا
بالون کو اوگاتا ہی اور بصارت کو تیز کرتا ہی ارسیون یہ پتھر ملک روم مین مخمس یعنی پنج گوشہ ہوتا ہی اگر اوسکو توڑین تو ہر ٹکڑا
مخمس ہوگا اور اگر اوسکو سرمہ کرین تو سبل یعنی سبل آنکھون کا دفع ہو اور جو اوسکو اپنے پاس رکھے خلق کی آنکھون مین وہ
شخص مہیب معلوم ہوگا رنگ اوسکا سفید ہوتا ہی اور اوسمین خطوط نیلگون ہوتے ہین اور ایک قسم سبز ہے منقط اگر
اوسکو کسی عورت کا نام لیکر پیسین اور سرمہ اوسکا آنکھون مین لگاوین تو وہ عورت محبت کریگی اسفیداج یعنی
خاک قلعی و سیبا اگر اسکو اور دواؤن مین ملاکر سرمہ کرین رمد کو نافع ہو اور اگر اوسکو جلاوین تو سیبا بہت ہوگا اور اوسکی
بو سے کہ جلانے مین ہوتی ہی پرہیز چاہیے کہ نہایت مضر ہی اسفیداج اور قلعی اگر اوس مقام پر لگاوین جہان کسی
حشرات الارض نے کاٹا ہو تو نافع ہوگا خصوصاً گزیدہ عقرب پر حکیم بلیناس نے لکھا ہے کہ اگر اسفیداج اور
قثاء الحمار اور نمک کو پانی مین ملاکر مکان مین لگاوین تو مچھر وہان سے دفع ہونگے حکیم ارسطو نے لکھا ہی کہ اسفیداج
سیسہ کو سرکے مین ملاکر سرمہ کرین سفیدی چشم کو دفع کرے اور اگر اوسکا مرہم بناکر زخم پر لگاوین تو گوشت بوسیدہ
دور کرے اور گوشت تازہ پیدا کرے اور مقام سوختہ کو مفید ہوتا ہے اگر روغن مین ملاکر طلا کرین افرنجش
ارسطو نے لکھا ہے کہ افرنجش کا نہاے زرنیخ مین دستیاب ہوتا ہے جو شخص اوسکو سپید کرے تو ایک مثقال بچار
مثقال تانبے سرخ کو سفید اور نرم کرتا ہے اور جب اوسکو چونے مین ملاکر بالون پر لگاوین تو وہان کے بال
گر جاوینگے اور یہ تیزی مین زرنیخ سے قوی ہے اور اگر اوسکا ضماد کسی ورم پر لگاوین تو نافع ہوگا اقلیمیاء زر
ارسطو نے لکھا ہے کہ جب سونے کو کسی اور پتھر کے ساتھ ملاکے پھر سونے کو آنچ دے کے بقوت اودیہ
اوس سے جدا کرتے ہین سونا نیچے بیٹھ جاتا ہے اور وہ پتھر اوپر آ جاتا ہے سیاہی مائل ہوتا ہے اور مثل
شیشے کے چمکتا ہے اوسکو اقلیمیاے زر کہتے ہین درد چشم کو نافع ہے اور سفیدی چشم کو بھی دور کرتا ہی
اور بعض لوگون نے لکھا ہے کہ سرمہ اسکا آب چشم کو نافع ہے اور چرک سے چشم کو پاک کرتا ہے اور گوشت

دائرہ کو دور کرتا ہی اور سوزش نہین ہوتی ہی **اقلیمیاے سیم** ارسطو نے لکھا ہی کہ اقلیمیا چاندی کی چاندی سے اسی طرح سے بنتی ہی کہ جیسے سونے کی سونے سے اگر اسکو روغن مین ملاکر زخمون وغیرہ پر لگاوین تو مفید ہوتی ہی مگر نفع اسکا اقلیمیاے زر کے نفع سے کم ہی اور اگر اسکو مرہمون مین ڈالین تو زخمون کو جلد بھر لاتی ہی **یاہت** یہ پتھر سفید ہی مثل مرقشیشا کے سفید اور تابان جب آدمی اوسکو دیکھتا ہی ہنسی اوسپر غالب ہوتی ہے یہانتک کہ خوف ہلاکی کا ہوتا ہی بعض کہتے ہین کہ یہ پتھر مقناطیس الانسان ہی چنانچہ مشہور ہی کہ ایک ملک مین ممالک حبش سے ایک ستون سنگ یاہت کا تھا جو شخص کہ اوسکے مقابل ہوتا تھا بے اختیار اوسکی طرف کھینچ جاتا تھا اور جسکی نظر اوسپر پڑتی تھی اوسپر ہنسی غالب ہوتی تھی اور مشہور ہی کہ فرنبیہ ایک جانور ہی کنجشک سے چھوٹا سیاہ رنگ اور طوق سرخ اور آنکھین اوسکی بھی سرخ ہوتے ہین جب وہ جانور اس پتھر پر بیٹھ جاتا ہی خاصیت اوسکی جاتی رہتی ہے **بسد** یعنی بیخ مرجان دریا مین اوگتا ہی باوجودیکہ پتھر ہے اور وہ سرخ اور سفید اور زرد اور سیاہ ہوتا ہی اگر کسی عضو سے خون جاری ہو یا دہ بسد وہان پر رکھدین وہ خون بند ہوجایگا اور اگر اسکا سرمہ بناوین نزلہ کے پانی کو موقوف کردے اور جو شخص اپنے پاس رکھے قوت دل کو مفید ہو اور اگر مصروع کی گردن مین ڈالین تو نافع ہوگا **بلور** ایک قسم ہی شیشے کی مگر شیشے سے سخت ہوتا ہے اور بلور کو رنگین کرتے ہین تو مثل یاقوت کے ہوجاتا ہے بادشاہون کے واسطے برتن بنائے جاتے ہین اور اونکے اعتقاد مین بلور مین بہت فائدے ہین اگر بلور مقابل آفتاب کے رکھین اور اوسکے قریب تھوڑی سی روئی رکھدین تو اوس روئی مین آگ روشن ہوگی اور ایک قسم بلور کی اور ہی کہ صاف نہین ہوتی ہے اور نمک کے مشابہ ہوتی ہے مگر سخت بہت ہوتی ہے جب اوسکو لوہے پر مارتے ہین تو بآسانی آگ نکل آتی ہی غلامان سلطانی اکثر اوسکو اپنے پاس رکھتے ہین اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ قسم آخر بلور کو جو شخص درد دندان کا شاکی ہو گلے مین ڈالے تو درد جاتا رہیگا **بورق** اجزاے زمین شورہ کو بورق کہتے ہین مانند نمک کے ہوتا ہی مگر نمک سے قوی زیادہ ہوتا ہی ارسطو نے لکھا ہی کہ اسکے اقسام بہت ہین ایک قسم آب روان سے پیدا ہوتی ہی اور ایک قسم سنگ سفید اور سرخ اور کدر سے پیدا ہوتی ہی بالوان مختلف اگر اسکو چھائین پر لگاکر تھوڑی دیر حمام مین بیٹھین تو وہ جاتی رہیگی اور اگر جونک کسیکے حلق مین چلی جاوے تو بورق کو سرکے مین ملاکر غرغرہ کرائین فی الحال جونک گر پڑیگی اور اگر سرکہ بورق پر ڈالین تو اوسمین آگ پیدا ہو جاتی ہے حتی کہ اگر اوسمین سفیدہ ڈالدینگے تو پوست اوسکا جلجائیگا اور بورق سب جسمون کو جلد نرم کردیتا ہی اور اگر برص یا جرب پر طلا کرین تو یہ عارضہ دفع ہوگا اور اگر دنبلون پر لگاوین تو پختہ کردیگا اور سفیدی چشم کو زائل کریگا اگرچہ کہنہ ہو اگر رطوبت انجیر کے ساتھ کاجل کی طرح لگائین اور جس شخص کو باری سے تپ آتی ہو ایک ساعت پہلے تپ کے آنے سے اگر بدن پر ملے تپ دفع ہوگی شیخ الرئیس نے لکھا ہی کہ اگر بورق کا ضماد کرین خون ظاہر بدن پر کھینچ آئے اور منہ خوبصورت ہو جائے اور اگر اوسکو بہت کھاوین روٹی وغیرہ مین تو رنگ سیاہ کردیگا ارسطو کے سوا اورون نے لکھا ہی کہ بورق درد چشم کو نافع ہے اور اگر آنکھ مین لگائین اور زخم کو بھرلاتا ہی اگر مرہم بناوین

بیجادق ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر سرخ ہوتا ہی اور کان اسکی بلاد مشرقیہ مین ہی جب معدن سے باہر لاتے ہین کچھ سیاہی
آجاتی ہی جب صناع اوسکے ٹکڑے کرتا ہی نور اور حسن اوسمین پیدا ہوتا ہی اور اگر اوسکی انگوٹھی بمقدار ربع مثقال کے پہنے
خواب پریشان نہ دیکھے گا اگر آفتاب کے سامنے کھڑا ہو کر بیجادق کو دیکھے روشنی آنکھون کی کم ہوگی اور گھانس اور
خاشاک کو اپنی طرف کھینچتا ہی یہانتک کہ اگر کوئی شخص بیجادق کو اپنے بالون مین ملے اور سر سے توجہ کچھ گھانس
پھونس سر کے قریب ہوگا بالون مین چھپا ہوگا **تدھر** ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر سفید مثل خام کے ہوتا ہے ملک
مغرب مین کنارے دریا کے پایا جاتا ہی اور سوا وہان کے کہین نہین ہوتا خاصیت اوسکی یہ ہی کہ اگر کوئی شخص اوسکو
سونگھے تو دل اوسکا خشک ہوجاے اور فورًا مر جاوے **توتیا** یہ پتھر معادن اسکے کنارے ہند اور سند کے ہین اور اسکی
تین قسمین ہین سفید اور سبز اور زرد سب قسمین رطوبت چشم اور گندہ بغلی کے دافع ہین **تنکار** ارسطو نے لکھا ہے
کہ یہ پتھر قسم نمک سے ہے ذائقہ اسکا مثل بورق کے ہے کنارے دریا کے ہوتا ہی سونے کو نرم کرتا ہے اور اون کیڑون کو
کہ دانتون مین پیدا ہوتے ہین مار ڈالتا ہی اور درد دندان کو بہت نافع ہے **جالب النوم** ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر
سرخ اور صاف ہوتا ہی اگر دنکو دیکھین تو معلوم ہو کہ اس سے دھوان نکلتا ہے اور شب کو اسمین روشنی ہوتی ہے
کہ تاریکی مین اشیا گرد و پیش کے نظر آتے ہین اگر کوئی شخص اس پتھر کو بمقدار دو درم اپنے گلے مین ڈالے تو خواب اوسپر
غالب ہو اور اگر بالون مین لگالین تو بال گرجاوین **جزع** ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر کئی رنگ کا ہوتا ہے یمن
اور چین مین پیدا ہوتا ہی اور اہل چین اوسکو برا جانتے ہین یہانتک کہ کان سے نہین نکالتے ہین مگر ایک قوم کہ اونکی
یہی معاش ہی اوسکو نکالتے ہین اور غیر ملکون مین بیچتے ہین اور اہل یمن بھی اوسکا استعمال نہین کرتے ہین اسلیے
کہ جسکے پاس یہ پتھر ہوتا ہی اوسکو رنج بہت رہتا ہی اور خواب پریشان دیکھتا ہی اور اوسکو لڑکے کے بازو پر باندھتے ہین
تو لڑکا بہت روتا ہی اور ڈرتا ہے اور اوسکے منہ سے لعاب ٹپکتا ہے اور بدمزاج ہو جاتا ہی اور اگر کوئی شخص پیسکر
کھاتا ہی نیند اوسکی کم ہو جاتی ہی اور زبان گران ہو جاتی ہے اور بدخلق ہو جاتا ہی اور اگر اوسکو پیسکر یاقوت پر جیلا
کرتے ہین تو یاقوت خوشرنگ ہو جاتا ہی اگر کوئی شخص اسکو بکثرت دیکھا کرے تو غم اور دلبستگی پیدا ہو جاتے
اور اگر کسی قوم کے درمیان مین رکھین کہ اونکو اطلاع ہو تو اونکے درمیان مین خصومت پیدا ہوگی اور جبتک وہ
پتھر اونکے درمیان مین رہیگا خصومت دفع نہوگی اور اگر حاملہ عورت کے گلے مین لٹکا دین تو درد زہ مین تخفیف
ہوگی اور وضع حمل آسانی سے ہوگا **حجر** حکیم بلیناس نے لکھا ہی کہ جو شخص بہت چلاتا ہو اگر اوسکے گلے مین یہ پتھر
باندھ دین تو وہ بالکل شور نکریگا اور جس پتھر مین سوراخ خلقی ہوتا ہے اگر اوسکو کسی درخت مین لٹکا دین تو اوس
درخت کے پھل بہت ہونگے اور آفت سے محفوظ رہینگے **حامی** ارسطو نے لکھاہے کہ یہ پتھر بہت سرخ ہوتا ہے
اور اوسمین چھوٹے چھوٹے سیاہ نقطے ہوتے ہین ملک ہند مین پیدا ہوتا ہے جو شخص اس پتھر کو لیکر نقطہ سے

سیاہ دور کرے یہانتک کہ سب سرخ ہوجاوے اور اوسکو تانبے پر ڈالدے تو تانبے کو سرخ کردیگا مثل سونے کے
اور اگر پیسکر مفلوج کی ناک میں ڈالیں تو مفید ہوگا حجر آسمانجونی ارسطو نے لکھا ہے کہ اگر اس پتھر کو تراشیں اور
تراشہ اسکا سفید ہو تو جو شخص وہ اپنے پاس رکھے گا ظرافت اوسپر غالب ہوگی اور غمگین ہوگا اور اگر تراشہ اوسکا
سیاہ ہوگا تو کام اوسکے ناتمام رہینگے اور اگر زرد ہوگا تو سب کاموں کے لیے اچھا ہوگا اور اگر سرخ ہوگا تو
اچھے کام دیکھے گا اور اگر سبز ہوگا تو جو شخص اپنے پاس رکھے گا تو وہ جو تخم بوئے گا خوب جمیگا اور اگر خاکی رنگ ہوگا
تو جس عورت کا نام لیکر سرمہ آنکھ میں لگائیگا تو وہ عورت اوسپر عاشق ہوجائیگی حجر ابیض ارسطو نے لکھا ہے
کہ جو شخص اس پتھر کو تراشے اور تراشہ اوسکا زرد ہو پس جسکے پاس یہ پتھر ہوگا وہ شخص جھوٹی یا سچی جو بات کہے گا اوسکی
مقبول ہوگی اور جو کام کریگا جلد حاصل ہوگا اور اگر تراشہ سرخ ہوگا تو جو شخص اوسکو اپنے پاس رکھے گا جو کام کریگا
جلد حاصل ہوگا اور اگر تراشہ اوسکا خاکی رنگ ہوگا تو جو شخص اپنے پاس رکھے گا شفاعت اوسکی مقبول ہوگی اور
اگر تراشہ اوسکا سبز ہو تو اوسکو اگر کسی درخت میں باغ کے لٹکادیں تمام باغ میں جلد پھل خوب پیدا ہونگے اور
پک جاوینگے اور اگر تراشہ اوسکا سیاہ ہو تو جو شخص پانی میں پیے گا سمیات سے محفوظ رہیگا حجر احمر ارسطو نے لکھا ہے
کہ اگر اس پتھر کو تراشیں اور تراشہ اسکا سفید ہو تو جو شخص اپنے پاس رکھے گا جو کام کریگا سرانجام پائیگا اور اگر
تراشہ اسکا سیاہ ہو تو جسکے پاس ہوگا خطرات اوسکے صحیح ہونگے اور اگر زرد ہے تو جسکے پاس ہوگا
وہ سب کا محبوب ہوگا اور اگر تراشہ خاکی رنگ ہو تو جس شخص کے پاس ہوگا سب کام اوسکے راست آئینگے
اور اگر تراشہ سبز ہے تو جسکے پاس یہ پتھر ہوگا ہتھیار اوسپر اثر نکریگا حجر اخضر ارسطو نے لکھا ہے کہ اگر اس پتھر کا تراشہ
سفید ہووے جو شخص اسکو اپنے پاس رکھے اور درخت لگاوے یا زراعت کرے اور اوس پتھر کو کسی کپڑے میں لپیٹ کر
اوس مقام پر دفن کرے تو وہ درخت اور زراعت اچھی ہوگی اور اگر تراشہ سیاہ ہووے پس جسکے پاس یہ پتھر ہوگا اوس سے
نیک کام بہت ہونگے اور اگر تراشہ زرد ہے تو جو شخص اوسکو اپنے پاس رکھیگا اوسکو جو دوا دیجاویگی مفید ہوگی اور
اگر تراشہ سرخ نکلے پس جسکے پاس یہ پتھر ہوگا اوسکو لوگ بہت بخشش عطا کرینگے اور اگر تراشہ خاکی رنگ ہے
پس جسکے پاس یہ پتھر ہوگا جسکا وہ علاج کریگا وہ شفا پائیگا حجر ارمنی یہ پتھر مثل لاجورد کے ہوتا ہے نقاش
اکثر بجاے لاجورد کے استعمال کرتے ہیں قوت اسہال اس میں بہت ہے اگر اسکو مغسول کریں مقی ہوتا ہے اور اگر مغسول
نکریں تو مقی نہیں ہوتا ہے حجر اسفنج شیخ الرئیس نے لکھا ہے کہ اسفنج ایک جسم نرم دریائی ہے مثل نمدہ کے متخلخل
ہوتا ہے بعض کہتے ہیں کہ یہ ایک حیوان ہے پانی میں حرکت کرتا ہے جو شئے دریا میں پاتا ہے اوسمیں لپیٹ جاتا ہے
اوسمیں ایک پتھر ہوتا ہے خاصیت اوسکی یہ ہے کہ سنگ مثانہ کو پارہ پارہ کردیتا ہے یہ پتھر بہت عزیز ہے حجر اسود
ارسطو نے لکھا ہے کہ اگر تراشہ اسکا سفید ہے تو سانپ اور بچھو کے زہر کو بہنا اور بہتا اوسکا دافع ہے اور اگر

تراشہ اوسکا زرد ہووے پس جسکے پاس یہ پتھر ہوگا وہ کم تھکیگا اور جس گھر مین یہ پتھر ہوگا رہنے والے وہان کے سلامت
رہین گے اور اگر تراشہ سیاہ ہی پس جو شخص اپنے پاس رکھے گا حاجت اوسکی روا ہوگی اور عقل اوسکی زیادہ ہوگی اور اگر
تراشہ اوسکا سبز ہے پس جسکے پاس یہ پتھر ہوگا زندگی ہوام سے محفوظ رہیگا **حجر اصفر** ارسطو نے لکھا ہی کہ اگر
تراشہ اوسکا زرد ہی پس جو شخص اپنے پاس رکھے گا جو حاجت آدمیون سے طلب کریگا بر آویگی اور اگر تراشہ سبز ہے
پس جو شخص اپنے پاس رکھیگا جو کام وہ کریگا سرانجام ہوگا اور اگر تراشہ اوسکا سرخ ہی پس جسکے پاس وہ پتھر
ہوگا کسی سوال کے جواب مین بند نہوگا اور اگر تراشہ اوسکا سیاہ ہے پس کوئی اوسکو اپنے پاس رکھیگا جس
شخص کا نام لیکر چاہے کہ میرا مطیع ہووے شخص اوسکا مطیع ہوگا جبتک وہ پتھر اوسکے پاس ہے **حجر اغبر** ارسطو نے
لکھا ہی کہ تراشہ اسکا اگر سفید ہووے تو جس شخص کے نام سے اوسکو پیسکر سرمہ لگاوے وہ شخص اوسکا دوست
و شفیق ہوگا اور اگر تراشہ اوسکا سیاہ ہی تو جو شخص اوسکو سرمہ کرکے آنکھون مین لگاوے جس سے چار چشم ہوگا وہ
اوسکو معزز سمجھے گا اور دوست اوسکا ہوگا اور اگر عورت آنکھ مین لگاوے تو شوہر اوسکا اوسکو دوست رکھیگا اور جو
کچھ وہ مانگی کی اوسکو دیگا اور اگر شوہر لگاوے تو عورت اوسکو دوست رکھیگی اور مخالفت اوسکی نکریگی اور اگر تراشہ
اوسکا زرد ہی پس جسکے پاس وہ پتھر ہوگا لوگ اوسکی تعریف کرینگے اور اگر تراشہ اوسکا سرخ ہی تو حامل اوسکا کسی جگہ
محتاج نہوگا اور اگر تراشہ سبز ہے تو اوسکے حامل کو لوگ عزیز اور گرامی رکھین گے اور اگر تراشہ اوسکا آسمانی ہی تو لوگ
اوسکے حامل کو حکیم جانین گے اگرچہ وہ حکیم نہو **حجر الباہ** ارسطو نے لکھا ہی کہ افریقہ مین اسکندر نے اس پتھر کی معدن
پائی تھی خاصیت اوسکی یہ ہی کہ اگر اوسکو حیوان یا انسان کے پاس لیجاوین اوسمین قوت باہ اوسیوقت پیدا ہوگی
پس سکندر نے منع کیا کہ اس پتھر کو کان سے نہ نکالین تاکہ عورتین رسوا نہووین اور بعض کو اوسمین سے توڑ لاتے اوسمین
ایک بچھو تھا اور صورت اوسکی دونون طرف پتھر مین بنی تھی اگر کوئی شخص ٹکڑا اوسکا زبان کے نیچے رکھے تو تشنگی
سے محفوظ رہے اور اگر کوئی شخص اوسکو پی لیوے تو فی الحال اوسکو اسہال ہوگا ملک مصر مین ایک پتھر ہی کہ اوسکو
کپشت پہ باندھنے سے قوت جماع پیدا ہوتی ہے اور جب وسکو کھول ڈالتے ہین وہ قوت زائل ہوتی ہے **حجر البحر** ارسطو
نے لکھا ہی کہ یہ پتھر بخارات دریا اور اجزاے ارضی سے پیدا ہوتا ہی اور کنارے دریا پہ ملتا ہی اور سخت ہوتا ہی لیکن سبک
ہوتا ہی پانی پہ رہتا ہی تہ مین نہین بیٹھتا ہی خاصیت اوسکی یہ ہی کہ حامل اوسکا ڈوبنے سے محفوظ رہتا ہی اور اگر پانی کی
کی دیگ مین ڈالدین اور گرم کرین تو پانی دیگ کا گرم ہوگا جس قدر چاہین لکڑین جلاوین اور اگر بمقدار ساق جو کے
پیسکر کتے کے پتے اور ریچھ کی چربی مین ملاکر مفاصل اور عروق خشک شدہ پر لگاوین تو وہ نرم ہون گے اور مواد اونکا
تحلیل ہوگا اسکندر نے یہ پتھر ظلمات مین پایا تھا اوس سے اکثر مرض کا علاج کیا **حجر السرقی** ارسطو نے لکھا ہے
کہ یہ پتھر استسقاے زقی اور طبلی کو بہت نافع ہی **حجر الحباری** یہ پتھر حباری کے پوٹے مین ملتا ہے دافع اسہال

ہی اور جو اوسکو اپنے پاس رکھیگا احتلام اوسکو نہوگا **حجر الحبش** یہ پتھر بلاد حبش سے آتا ہی زردی مائل ہے تراشنہ اوسکا زبان کو چھیلڈالتا ہی سرمہ اوسکا سفیدی اور ورم اور درد چشم کو زائل کرتا ہی اور نشان زخم کو بھی دفع کرتا ہی **حجر الحصاة** ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر نرم ہوتا ہی کنارہ پہ بحر مغرب کے ملتا ہی اور صورت مین نکلے مشابہ ہی پینا اوسکا بقدر دس الفن کے سنگ مثانہ کو مفید ہی **حجر الحیہ** اس پتھر کو فارسی مین مہرہ مار کہتے ہین بقدر ایک بندقہ کو چپک کے ہوتا ہی بعض سانپون کے سر پہ ہوتا ہی خاصیت اوسکی یہ ہی کہ عضو گزیدہ کو دودھ یا گرم پانی مین رکھین اور اوس مہرہ کو اوسمین ڈالدین مہرہ اوس عضو گزیدہ کو لپٹ جاتا ہی اور زہر اوس مقام سے جذب کر لیتا ہی شیخ الرئیس نے لکھا ہی کہ اگر اوسکے گلے مین حمائل کرین تو اثر زہر کا دفع ہوگا جالینوس نے لکھا ہے کہ مجھسے ایک راست گو نے بیان کیا ہی اور بعض لوگون نے لکھا ہی کہ اس پتھر مین زہر ہوتا ہی بعض سیاہ رنگ ہوتا ہی اور بعض خاکی رنگ اور بعض مین خطوط ہوتے ہین جسمین خطوط ہوتے ہین دافع نسیان اور سنگ مثانہ ہی اگر تراشہ اوسکا پانی کے ساتھ پیا جاوے **حجر الخطاف** آشیانہ ابابیل مین دو پتھر ہوتے ہین ایک سپید اور دوسرا سرخ سپید دافع صرع اور یرقان ہی اور مبہی ہے اور سرخ پتھر اگر لڑکے کے سر کے نیچے رکھین تو خواب مین نہ ڈریگا اور دافع نظر بد ہی **حجر الدجاج** یہ پتھر مرغ خانگی کی پتھری مین ہوتا ہی خواص اوسکے مثل خواص حجر الخطاف کے ہین **حجر الرحی** اسکو سنگ آسیا کہتے ہین اگر اوپر کا ٹکڑا اسکا زن حاملہ کے باندھین تو اسقاط حمل نہین ہوتا ہی اور وقت وضع حمل کے اوسکو جدا کر لیتے ہین تاکہ وضع حمل مین دشواری نہو اگر اوسکو گرم کرین اور قدرے سرکہ اوسپر ڈالین اور جس شخص کے خون جاری ہو وہ اوسپر بیٹھ جاوے تو خون موقوف ہوگا اور اورام حارہ کا محلل ہے **حجر السامور** یہ پتھر سب پتھرون کو کاٹ ڈالتا ہی کہتے ہین کہ جب حضرت سلیمان ابن داود علی نبینا و علیہما السلام نے بنای بیت المقدس کا ارادہ کیا شیاطین کو حکم فرمایا کہ پتھر کاٹ لاوین پس آدمیون نے پتھر کاٹنے کی آواز سے شکایت کی پس حضرت سلیمان علیہ السلام نے علماے بنی اسرائیل اور دیوون کو جمع کیا اور اونسے دریافت کیا کہ کسطرح پتھر تراشا جاوے کہ آواز نہو سب نے متفق اللفظ کہا کہ ہمکو نہین معلوم مگر ایک ماردی ہی صخر نام کہ وہ ابتک آپکی اطاعت مین نہین آیا ہی اوسکو کیا عجب ہی کہ اسکی تدبیر معلوم ہووے حضرت سلیمان علیہ السلام نے حکم کیا کہ اوسکو حاضر کرو قصہ اوسکا طویل ہے انشاء اللہ تعالی ذکر جنات مین بیان کیا جاویگا القصہ وہ حاضر ہوا اوس سے آپ نے دریافت کیا اوسنے عرض کیا یا نبی اللہ مجھکو معلوم ہے کہ ایک پتھر سب پتھرونکو کاٹ ڈالتا ہی اور آواز نہین ہوتی ہے مگر مقام اوسکا مجھکو نہین معلوم ہی آپ حکم دیجیے کہ آشیانہ عقاب مع بیضہ حاضر کرین لوگون نے آشیانہ مع بیضہ حاضر کیا پس اوسنے ایک پیالہ شیشے کا صاف اور چوڑا طلب کیا اور اوس پیالہ مین اوس آشیانہ کو مع بیضہ رکھدیا اور کہا کہ اوسی مقام پر رکھدین جب عقاب

اپنے آشیانہ مین آیا اور شیشے کا پیالہ دیکھا اپنی چونچ سے اوسکو توڑنے لگا وہ پیالہ نہ ٹوٹا پس وہ عقاب چلا گیا اور دوسرے روز چونچ مین ایک پتھر لیکر آیا اوسکو پیالے مین رکھدیا وہ پیالہ پارہ پارہ ہوگیا اور مطلقا آواز نہوئی حضرت سلیمان علی نبینا و علیہ السلام نے اوس عقاب کو طلب کیا اور پوچھا کہ اس پتھر کی کان کہان ہی اوسنے عرض کیا کہ یا نبی اللہ معدن اس پتھر کی ملک مغرب مین ایک پہاڑ پہ ہی کہ اوسکو سامور کہتے ہین پس حضرت سلیمان علیہ السلام نے جنات کو حکم دیا کہ وہان سے بقدر ضرورت کے لے آوین پس اوس سے پتھر تراشتے تھے اور مطلقاً آواز نہوتی تھی

حجر السم یہ پتھر مثل مہرہ یمنی کے ہوتا ہی خزائن سلاطین مین اکثر ہوتا ہی خاصیت اوسکی یہ ہی کہ کسی شخص کے پاس زہر ہو اور وہ شخص اوس پتھر کے قریب ہو تو اوس پتھر کو حرکت ہوتی ہی وزیر نظام الملک حسن بن علی نے کتاب سیر الملوک مین لکھا ہی کہ سلیمان بن عبد الملک نے ایک مرتبہ اپنی مجلس مین کہا کہ مملکت میری مملکت سلیمان بن داؤد سے کم نہین ہی مگر البتہ اونکی اطاعت مین اللہ پاک نے جن اور انس و طیور اور وحوش کو کیا تھا ایک نے حضار مجلس سے عرض کیا کہ حضور کے پاس اور ایک چیز اہم الاشیا نہین ہی سلیمان بن عبد الملک نے کہا وہ کیا ہی اوسنے عرض کیا کہ وزیر ابن وزیر جیسے تو بادشاہ ابن بادشاہ ہی سلیمان ابن عبد الملک نے کہا کہ کوئی شخص اس صفت کا ہی اوسنے کہا جعفر بن برمک اس صفت کا ہی یعنی اوسکی تین پشت سے وزارت چلی آتی ہی زمان اردشیر سے اور اوسکے پاس اس فن وزارت کی کتابین اوسکے اجداد کی مصنفہ رکھی ہین پس سلیمان بن عبد الملک نے والی بلخ کو لکھا کہ جعفر کو باعزاز و اکرام دمشق کو روانہ کرو اور آٹھ ہزار دینار اوسکو دو جب جعفر دمشق مین آیا اور زمین بوس خدمت سلطان ہوا سلیمان نے اوسکو بہت پسند کیا اور اپنے قریب جگہ دی بعد ایک ساعت کے سلطان سلیمان سے ترش رو ہوا اور لا حول خوان اوس سے کہا کہ میرے پاس سے اوٹھ جا حاجیان درگاہ نے اوسکو ہٹایا اور کسیکو سبب اسکا نہ معلوم ہوا بعد مدت کے ایک روز خلوت مین کسی مصاحب نے کہا کہ خداوند آپنے جعفر کو باعزاز و اکرام طلب کیا اور اوس بے عزتی سے نکالا اسکا کیا سبب تھا سلیمان نے کہا کہ اگر وہ اس مسافت بعید سے نہ آیا ہوتا تو مین اوسکو ہلاک کر ڈالتا اسلیے کہ جب وہ حاضر ہوا تھا اوسکے پاس زہر قاتل تھا پس اوس مصاحب نے عرض کیا کہ اگر اجازت ہو تو مین اسکا حال مفصل دریافت کر آؤن سلیمان نے اوسکو رخصت دی وہ جعفر کے پاس آیا اور کہا کہ جب تم خلیفہ کے پاس گئے تھے تمھارے پاس زہر قاتل تھا اوسنے کہا ہان تھا اور اب بھی دیکھو اس انگشتری مین ہی مین اسکو ہر وقت اپنے پاس رکھتا ہون اس خوف سے کہ میرے اجداد بادشاہون سے بہت مصیبتین دیکھین اور اونکے ہاتھون سے اکثر ظلم و عذاب اوٹھائے ہین پس مین اس خیال سے رکھتا ہون کہ جب مجھپر کوئی ایسی مہم آوے تو مین اوسکو منھ مین رکھ لون تاکہ اوس بلا سے نجات ہو پھر وہ مصاحب سلیمان کے پاس آیا اور اصل کیفیت عرض کی بادشاہ کو اوسکے اس انجام اندیشی پر کمال تعجب ہوا

اور دوبارہ اوسکو طلب کیا اور خلعت وزارت دیکر دوات و قلم اوسکے آگے رکھا اوسنے چند توقیعات سلیمان بادشاہ
کے ویسے ہی لکھے بعد عرصہ کے جب جعفر بادشاہ کی خدمت مین گستاخ ہوا ایکدن عرض کیا کہ آپ کو کیونکر معلوم
ہوا کہ میرے پاس زہر قاتل ہے سلیمان نے کہا میرے پاس دو مہرے ہین اونکی خاصیت یہ ہی کہ اگر کسی کے پاس
حاضرین مین سے زہر ہو تو اونکو حرکت ہوتی ہی اونکو مین ایک ساعت اپنے پاس سے جدا نہین کرتا ہون جب تو حاضر
ہوا تھا اونکو حرکت ہوئی اتنی قریب تھا کہ باہم لڑین جب تجکو اپنے سے ہٹا دیا اونکو سکون ہوا پس سلیمان نے
وہ مہرے بازو سے کھولکر جعفر کو دکھلائے مہرہ ہمینی کے مشابہ تھے **حجر شیاطین** ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر
ہوا سرخ رنگ مثل رنگ یاقوت کے ہی اور جب اوسکو توڑین تو اندر بھی سرخ نکلتا ہے لیکن شفاف نہین ہوتا ہے
جب اوسکو پانی مین ڈالتے ہین زرد ہو جاتا ہی مثل زرنیخ کے اور جب تین مرتبہ اوسکو تکلیس کرتے ہین مثل شنگرف
کے ہو جاتا ہی ایک جزو اسکا چودہ جزو چاندی کو سونا کرتا ہے **حجر صنوبر** ارسطو نے لکھا ہے کہ یہ پتھر دافع یرقان
ہے معدن اوسکی معلوم نہین آشیانہ ابابیل مین ملتا ہی اور بعض نے لکھا ہی کہ اگر ابابیل کے بچون کو زعفران مین
رنگکر اوسکے آشیانہ مین رکھتے ہین تو وہ معلوم کرتی ہے کہ اوسکو یرقان ہی پس دفع یرقان کے واسطے وہ
پتھر لاکر اپنے آشیانہ مین رکھتی ہے **حجر صرف** یہ پتھر سرخ سیاہی مائل ہے کرمان سے آتا ہے کاتب لوگ
مثل شنجرف کے اس سے بھی لکھتے ہین اور اسکو حجر الخمار بھی کہتے ہین اسلیے کہ جس شخص کو شراب کا نشہ
بہت ہو گیا ہو اگر اوسکو تھوڑا سا پیسکر پلاوین توفی الحال نشہ اوتر جاتا ہے **حجر عاجی** شیخ الرئیس نے
لکھا ہی کہ یہ پتھر سفید مثل ہاتھی دانت کے ہی تراشہ اسکا خون جاری کو زخمون سے بند کرتا ہے فارسی مین اسکو
شیر سنگ اور زبان شیراز مین اسکو سنگ زخم کہتے ہین **حجر عسلی** شیخ الرئیس نے لکھا ہی کہ تراشہ اسکا شہد مین
سہتا ہی جو گوشت بدن پر بڑھ جاتا ہی اوسکو زائل کرتا ہے اور زخمہائے چشم کو مفید خصوصًا سپیدی چشم کو بہت
نافع ہے اور زخمون کا خون بند کرتا ہے **حجر عقاب** یہ پتھر مثل املی کے معلوم ہوتا ہے جب اوسکو
ہلاتے ہین اوسمین سے آواز پیدا ہوتی ہے اور جب اوسکو توڑتے ہین اوسکے اندر کچھ نہین ہوتا ہی یہ پتھر
آشیانہ عقاب مین ملتا ہے اور عقاب اوسکو ہند کی سمت سے لاتا ہے جب کوئی شخص قصد آشیانہ
عقاب کا کرتا ہے عقاب اس پتھر کو آشیانہ سے پھینکدیتا ہے تاکہ وہ شخص پتھر لے لے اور آشیانہ سے
مزاحم نہووے حاجت مین بہت مفید ہے اور وضع حمل مین بھی اوسکی وجہ سے آسانی ہوتی ہے اور
جو شخص اسکو اپنی زبان کے نیچے رکھے گفتگو مین خصم پر غالب ہووے **حجر فارہ** یہ پتھر مثل چوہے کے ہوتا ہی
ملک مغرب سے آتا ہے جہان یہ پتھر ہوتا ہے چوہے وہان جمع ہوتے ہین حتی کہ اونکو ہاتھ سے پکڑ لے
وہان کے لوگ چوہون کے دفع کے واسطے گھر مین رکھتے ہین اسلیے کہ وہان بلی نہین ہے **حجر فادزہر**

یہ پتھر کئی قسم کا ہوتا ہی سیاہ خاکی مخطط قسم مخطط دافع نسیان ہی رسب قسام گزندہ حشرات الارض اور سنگ مثانہ کو
نافع ہے حجر قمر اور اسکو بزاق قمر اور زبد البحر بھی کہتے ہین یہ پتھر سماک ہوتا ہی شیخ نے لکھا ہی کہ اگر اسکو
درخت مین لٹکا دین تو پھل اوسکے زیادہ ہون اور اگر مصروع پر باندھین تو نافع ہو اور بعض نے لکھا ہی کہ رنگ
اسکا سپید ہوتا ہی اور اندر بھی اسکے سپید ہی عروج ماہ مین بڑھتا ہی اور زوال ماہ مین گھٹتا ہی اور ہند کے قریب
ایک پتھر ہوتا ہی زوال ماہ مین اوس سے پانی ٹپکتا ہی اوسکو حجر قمر کہتے ہین حجر قیر ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر قریب
اوس شہر کے ہی کہ سکندر نے بنایا ہی ملک مغرب مین ملتا ہی رنگ اسکا سیاہ ہوتا ہی اور سخت ہی ایک خاصیت اسکا اگر ہزار جزو
قیر مین ڈالدین تو اوسمین جوش پیدا ہوتا ہی جیسے کہ آگ پر رکھنے سے جوش پیدا ہوتا ہی اور اگر اسکو چشمہ آب پر کہ تیز روان
ہی ڈالین تو آب چشمہ دوسری طرف سے روان ہوتا ہی اور اوسطرف موقوف ہو جاتا ہی حجر قی یہ پتھر ملک مصر مین
ہوتا ہی جو شخص اس پتھر کو ہاتھ مین لیتا ہی بیہوشی اوسپر طاری ہوتی ہے اور جو کچھ کہ معدے مین ہوتا ہی گرجاتا ہی
اور اگر اوسکو ہاتھ سے پھینکدین تو بھی خوف ہلاکی کا ہی حجر کلب جو پتھر کتے کو مارین اور کتا اوسکو
منہ سے اوٹھالے اوسکو حجر کلب کہتے ہین پس جو شخص اسکو پانی مین پی لیگا وہ بدخو اور جنگ جو ہوگا اور اگر
ایک جماعت اوسکو پی لیگی تو اونکے درمیان مین لڑائی ہوگی حجر لبنی رنگ اسکا خاکی ہوتا ہی جب اسکو پیسکر پانی مین
ڈالتی ہین تو پانی مثل دودھ کے ہو جاتا ہی اسیوجہ سے اسکو لبنی کہتے ہین اور ذائقہ اسکا شیرین ہوتا ہی یہ پتھر اورام
کو نافع ہوتا ہی اور زخمون کو بھی مفید ہی اور سرمہ اسکا نزلہ کو سودمند ہی حجر مطر یہ پتھر بالوان مختلف ترکستان مین ہوتا ہی
جب اسکو پانی مین ڈالتے ہین ہوا سے ابر پیدا ہوتا ہی اور بارش ہوتی ہے اور اکثر برف یا اولے بھی گرتے ہین لکھا ہے
کہ زمانہ اسماعیل بن نصر سامانی مین ایکمرتبہ لشکر عظیم ترکون کا بقصد ماوراء النہر چلا اسماعیل نے اون سے
عزم جنگ کیا ایک جماعت نے بیان کیا کہ ترکون کے پاس ایک قسم کا پتھر ہے جب اوسکو پانی مین ڈالتے
ہین بارش باران وبرف واولہ کثیر ہوتی ہے وہ یہان بھی اپنا عمل کرینگے اور لشکر اسلام مین خوف عظیم پیدا ہوگا
اسماعیل نے کہا یہ امر بے اصل ہے سوائے خداے پاک کے کوئی شخص اسپر قادر نہین ہی آخر الامر روز مقابلہ پیشتر
لشکر اسلام کے پہاڑ سے ابر نمودار ہوا اور ابر کی جوش وخروش کی معلوم ہوئی لشکریان اسلام کو خوف معلوم ہوا
جب اسماعیل نے یہ حال دیکھا گھوڑے سے اوترا اور سربسجدہ ہوکر باگریہ مناجات کرنے لگا حتی کہ وہ ابر لشکر اسلام
کی جانب سے ہٹکر لشکر کفار کی طرف گیا اور بارش وبرف واولہ بکثرت ہونے لگی یہانتک کہ اونکے سوار مع سواری کے
ہلاک ہونے لگے اسماعیل کو اس امر کی خبر ہوئی کہ اللہ پاک نے وہ شر ہمسے دفع کیا اور لشکر کفار پر نازل کیا اسماعیل
سر نہ اوٹھاتے تھے دو آدمیون نے بازو پکڑکر اونکو اوٹھایا دیکھا کہ لشکر کفار پر پتھر پڑتے ہین اور بارش ہوتی ہے
اور وہ ہلاک ہو رہے ہین اونکے ہمراہیون نے عرض کیا کہ اگر اجازت ہو تو ہم بھی کفار کو مارین اسماعیل نے کہا تم چھوڑ دو

عذاب منتقم حقیقی کیا کم ہے حجر دماغہ یہ پتھر وہان پایا جاتا ہی کہ جہان اونٹ لوٹتے ہین پس اگر اس پتھر کو خوان طعام مین رکھدین تو اوس کھانیکا ذائقہ کھانے والے کو نہ معلوم ہو گا اور اگر عاشق بیہود کی گردن مین ڈالین تو بیہودی اوسکی جاتی رہیگی اور عشق سے باز آویگا حجر جاذب مار مستسقی ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر ملک ہند مین ہوتا ہی متخلخل او رسوراخ دار اور سوراخ اوسکی سپید اور زرد ہوتے ہین اگر اس پتھر کو مستسقی کے شکم پر باندھین آب زرد کہ اوسکی جلد کے نیچے ہوتا ہی جذب کر لیتا ہی اور اگر اوسکو ترازو مین مثل سنگدان کے رکھین تو جو پانی کہ اوسنے جذب کیا تھا زیادہ ہوجاوے یعنی عارضہ بڑھجاوے اور جس مقام پر بال نہون اگر اس پتھر کو پیسکر وہان لگاوین تو بال خوب نکل آوینگے حجر کہ انسان کے شکم مین پیدا ہوتا ہی ارسطو نے لکھا ہے کہ سرمہ اسکا سپیدی چشم کو زائل کرتا ہی حجر کہ آب بستہ مین پیدا ہوتا ہی ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر دافع جنون وصرع ہی حجر عجیب شیخ نے لکھا ہی کہ اس پتھر سے تمام حشرات الارض بھاگتے ہین حجر یہودی شیخ نے لکھا ہی کہ یہ پتھر بمقدار چلغوزہ کے درازی مائل ہوتا ہی اور اوسپر خطوط ہوتے ہین ایک دوسرے کے مقابل اور اکثر مدور ہوتا ہے رنگ وسکا زیتونی ہوتا ہی اور یہ پتھر اپنے معدن مین متحرک رہتا ہے مگر روز شنبہ کو ساکن رہتا ہی اسیوجہ سے اسکو یہودی کہتے ہین بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ پتھر کنارے دریاے رباط کے ملتا ہی سنگ مثانہ وگردہ وضعف معدہ وعسر البول کو مفید ہی اور اگر چند عدد اوسکے کسی مقام مین رکھدین بعد چالیس دن کے اوس تعداد سے کہ رکھے تھے زائد ہونگے حجر یقوم علی الماء ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر سبک ہوتا ہی پانی پر قائم رہتا ہی شب کو پانی کے اوپر آتا ہی وقت طلوع آفتاب سے پانی کے اندر جانا شروع کرتا ہے پھر جب وقت غروب آتا ہی قدر سے نکلنا شروع کرتا ہی اس پتھر کو اگر گھوڑے کی گردن مین ڈالدین تو وہ گھوڑا آواز نکریگا یا جس حیوان کی گردن مین ڈالدینگے وہ آواز نکریگا سکندر جب ارادہ شبخون کا لشکر عدو پر کرتا تھا گھوڑون کی گردنون مین یہ پتھر ڈالدیتا تھا پس کوئی گھوڑا نہ بولتا تھا اور یہ لشکر غنیم مین پہونچ جاتا تھا حجر ضد سابق ارسطون نے لکھا ہی کہ یہ پتھر اور پتھر سابق ایک ہی جگہ رہتے ہین الایہ خلاف اول کے ہی یعنی جب آفتاب طلوع کرتا ہی یہ پتھر ظاہر ہونا شروع کرتا ہی اور وقت غروب کے غائب ہونا شروع کرتا ہی جس زمانہ مین ظاہر ہوتا ہے اکثر غائب ہوتا ہی اور ظاہر ہوتا ہی اور خاصیت اسکی بھی خلاف سابق کے ہے یعنی اگر گھوڑے وغیرہ کی گردن مین ڈالین تو وہ فریاد کریگا حجر بنوت ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر سرخ سبز زرد وسیاہ ہوتا ہی اور بہتر وہ ہی کہ اوسمین سپید نکتے ہون زرد چاندی کے معدن مین ہوتا ہی اور سرخ سونے کی معدن مین ہوتا ہی اور سبز تانبے کی کان مین ہوتا ہے اور سیاہ بھی چاندی کی کان مین ہوتا ہی افضل ان قسمون سے وہ پتھر ہی کہ سونے چاندی کے کان مین ہو اگر اس پتھر کو بقدر سات جو کے پیسکر مرغ کے پتہ مین ملاوین اور جو ہاڑی کج ہو گئی ہو اوسپر لگاوین تو وہ ہاڑی درست ہو جاوے گی اور اگر بمقدار سات جو کے زیبق مکلس یعنی گداختہ مین ملاوین اور اوسکو تانبے پر ڈالین تو وہ تانبا

چاندی ہو جائیگا اوسمین تانبے کی بو نہوگی جوسانے ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ لوہے کا میل ہی جب لوہے کو آگ سے
خالص کرتے ہین اوسمین سے میل نکلتا ہی اوسیکو جوسانے اور خبث الحدید کہتے ہین زخمون کو اچھا کرتا ہی اور بواسیر کو
نافع ہی اور رنگ انسان کا جو بوجہ بواسیر کے متغیر ہوجاتا ہی اوسکو بھی نافع ہے حرص ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر
سپید زردی مائل سبک اور نرم ہوتا ہی گزیدہ حشرات الارض اور تمام سمیات کو نافع ہی **خبث الطین**
ارسطو نے لکھا ہی کہ جب ظروف گلی کو پکاتے ہین اوسمین سے کچھ رطوبت نکلتی ہی اور منجمد ہوجاتی ہی نگساز اوس سے
رنگ بناتے ہین اگر اوسکو سرکہ مین ملا کر چارپایون کے زخمون پر لگاوین تو بہت مفید ہوگا **خصیۃ ابلیس** یہ پتھر
ملک چین مین ہوتا ہی جسکے پاس یہ پتھر ہوتا ہی لوگ اوسکی تعظیم اور توقیر کرتے ہین اور چور اوسکے اسباب کے گرد نہین
آتا ہی **در دریای جوشندہ** ارسطو نے لکھا ہے کہ بحر اوقیانوس ایام بہار مین جوش کرتا ہی اور یہ دریا تمام دنیا کو
محیط ہی اور اوسکو بحر مسالک محیط ہی پس ایام بہار مین بوجہ کثرت ہوا نہایت جوش کرتا ہی سیپیان اوس وقت کی منتظر
رہتی ہین جبکہ وقت آتا ہی بباعث ہوا کے پانی دریا سے اوچھلتا ہی پس اوپر سے گرتا ہی صدف اوسکو اپنے منہ مین
لیتی ہی جسطرح کہ رحم نطفہ کو بعد ازان وہ صدف قعر دریا کی طرف متوجہ ہوتی ہی اور وہ قطرات گاہ خرد اور گاہ بزرگ
ہوتے ہین پھر وہ قطرات سیپیون کی شکم مین پرورش پاتے ہین اور سیپیان وقت طلوع اور غروب اور وقت چلنے
ہواے شمالی کے پانی کے اوپر آتی ہین اور منہ اپنا کھول دیتی ہین تا کہ ہواے لطیف اور حرارت آفتاب سے موتی
پختہ ہوجاوے اور درمیان روز مین سیپیان پانی کے باہر نہین آتی ہین کہ کثرت تابش آفتاب اور بخارات
دریا سے موتی خراب ہوجاتا ہی اور موتی صدف مین اوسی طور پر پرورش پاتا ہی جسطرح لڑکا شکم مادر مین پس
اگر شکم صدف آب دریا سے خالی ہی موتی نہایت صاف اور خوبصورت پیدا ہوگا اور اگر شکم مین اوسکے کسیقدر
آب دریا ہی تو رنگ موتی کا تیرہ ہوگا اور موتی خوبصورت نہوگا اور اگر صدف درمیان روز کے یا شب کو پانی کے
اوپر آتی ہی موتی نرم پیدا ہوتا ہی جب موتی تیار ہوجاتا ہی صدف اوس مقام سے سفر کرکے دوسرے مقام مین
ہوتی ہی قعر دریا مین جاکر مضبوط بیٹھتی ہی جیسے گھانس جمجاتی ہی اور حیوانیت اوسکی زائل ہوجاتی ہی غوطہ زن اوس وقت
غوطہ لگا کر قعر دریا سے اوسکو بدقت نکال لیتے ہین اگر نکال لینے مین تاخیر ہوتی ہے موتی خراب ہوجاتا ہی اور اگر قبل تیاری
نکال لیتے ہین تو بھی خراب ہوتا ہی جیسے پھل بعد پختگی کے اگر درخت مین لگا رہتا ہی تو رنگ اور ذائقہ اوسکا بدل
جاتا ہی اور بعض لکھتے ہین کہ بحر اوقیانوس مین ایک پانی ہوتا ہی شکل پیوق کے موتی اوس سے پیدا ہوتا ہی جب قطرات
اوسکے ہوا سے صدف کے قریب آتے ہین صدف اونکو اپنے منہ مین لیتی ہی اور پاوس مقام سے نقل کرکے دوسرے
مقام مین آتی ہی جب صدف [illegible] کے قریب آتی ہی سکان وہانکے ایک دوسرے کو مبارکباد دیتے ہین صدف
[illegible] ہوتی ہی غوطہ زن اوسکو بدقت تمام نکالتے ہین اگر وقت معینہ

تاخیر یا تعجیل ہوتی ہے تو موتی خراب نکلتا ہے ارسطو نے لکھا ہے کہ موتی دافع ہے خفقان اور خوف کا کہ غلبہ سودا سے ہوتا ہے اور خون قلب کو صاف کرتا ہے اسیوجہ سے اطبا اسکو دواؤن مین استعمال کرتے ہین اور سرمہ مین بھی استعمال کرتے ہین اسلیے کہ اعصاب چشم کو قوی کرتا ہے اور روشنی چشم کو زائد اور اگر موتی کا پانی کرین تو ایک مرتبہ کی استعمال مین برص دفع ہو **دھنج** ارسطو نے لکھا ہے کہ یہ پتھر سبز ہے تانبے کی کان مین پیدا ہوتا ہے اور نسبت دھنج کی تانبے کی طرف ایسی ہے جیسے نسبت زبرجد کی سونے کی طرف اور یہ پتھر صاف ہوتا ہے اگر ہوا صاف ہوتی ہے اور مکدر ہوتا ہے اگر ہوا مکدر ہوتی ہے اول و آخر بہار مین صاف ہوتا ہے اگر کوئی شخص اسکو کھالیوے رگون کے راستے بند ہو جاتے ہین مشتعل اوٹھنے لگین اور یہی خاصیت ہے اگر اوسکو منھ مین لیکر چوسین اور اگر گزیدہ عقرب پر لگاوین درد زائل ہو اور تمام زخمہاے بدن کو مفید ہے اور سرمہ اوسکا اعصاب چشم کو قوی کرتا ہے اور تراشہ اسکا برص کو نافع ہے اور جس شخص کے پاس یہ پتھر ہو اوسکو قوت باہ بہت ہوگی ہرمس نے لکھا ہے کہ یہ پتھر کان مس مین پیدا ہوتا ہے اسطور سے کہ مس جب مین پختہ ہوتا ہے اوس سے بخارات بلند ہوتے ہین پس وہ بخار بعض بعض سے جمع ہوتے ہین اور ہوا اونکو بستہ کرکے پتھر کرتی ہے اوسی کو دھنج کہتے ہین اور یہ پتھر کئی طرح کا ہوتا ہے نہایت سبز مثل پر طاؤس کے اور اکثر یہ رنگ ایک ہی پتھر مین پائے جاتے ہین خصوصاً اوسکو رنگ کے واسطے لاتے ہین **دوسماطی** ارسطو نے لکھا ہے کہ یہ پتھر سیاہ ہوتا ہے مثل سنگ رخام کی دریاؤن مین اکثر ملتا ہے اگر اسکو جلاکر زیبق مین رکھین زیبق کو بستہ کرتا ہے اور اگر اسکو ابرک پر رکھکر آگ مین رکھدین ابرک کو پانی کردیگا **رخام** یہ پتھر مشہور و معروف ہے سپید ہوتا ہے جو عورت اسکو ایک درم پانی مین پیجاوے کبھی اوسکے حمل نرہیگا حکیم بلیناس نے لکھا ہے کہ درمیان سنگ رخام کے کیڑے ہوتے ہین اگر دو تین کیڑے کسی مین باندھکر عورت اپنے پاس رکھے تو اوسکے حمل نرہے گا **زفتی** ارسطو نے لکھا ہے کہ یہ پتھر سیاہ مانند زفت کے ہوتا ہے اطراف ملک مغرب مین ملتا ہے مثل شیشے کے ٹوٹتا ہے اگر اوسکو پیسکر روغن مین ملاکر ناک مین ڈالین تو جذام اور زرد آب کو نافع ہو اور زخمہاے بستہ کو شق کرے **زنوس** ارسطو نے لکھا ہے کہ یہ پتھر قریب دریاے اخضر کے ملتا ہے اگر اسکی انگشتری بناکر ہاتھ مین پہنین غم اور حزن دور ہو **زاجات** یہ جمع زاج کی ہے پیدائش انکی اجزاے ارضی اور آبی سے ہوتی ہے جب ونہین حرارت اثر کرتی ہے کیفیت پیدا ہوتی ہے اسیوجہ سے اوسمین کبریت اور حجریت پائی جاتی ہے اور اختلاف الوان بوجہ اختلاف معادن کے ہوتا ہے بعض کہتے ہین کہ پیدائش زاجات کی سیماب مردہ اور کبریت سبز سے ہوتی ہے زاجات سپید سیاہ سرخ سبز زرد ہوتی ہین زاج سرخ کو سوری کہتے ہین سب اقسام سے عزیز تر ہے اطراف قبرس سے یہ قسم آتی ہے اور زاج سبز کو قلقطار کہتے ہین اور قلقند بھی کہتے ہین ذائقہ اوسکا ترش ہوتا ہے اور زاج زرد کی سیاہی بناتے ہین جب اوسکو توڑتے ہین اوسکے اندر مثل گوند کے

ہوتا ہی اور یہ قسم عمدہ ہی اور زاج سپید مین بہت پھٹکری ہی وہ بلاد جرجان اور طبرستان سے آتی ہی خاصیت اوسکی
یہ ہی کہ زخمون اور ناسور اور خون بہنی کو نافع ہی اور جب اوسکو مکان مین جلاتے ہین چوہے اور مکھی اوسکے
دھوئین سے بھاگ جاتی ہین ذکر ہر ایک قسم کا جدا جدا انشاء اللہ تعالی آویگا شیخ الرئیس نے لکھا ہی کہ زاج کے
بہت اقسام ہین ایک قسم کو قلطری کہتے ہین بالون کو گرا دیتا ہی اور سپیدی چشم کو زائل کرتا ہے اور ایک قسم کو سوری
کہتے ہین یہ قسم مجلی دندان ہی اور ایک قسم کو زردی کہتے ہین استسقا اور نقرس اور طحال کو نافع ہی اور بعض نے لکھا ہی
کہ سرکہ کے ہمراہ داء الثعلب کو مفید ہی اور خاصیت اوسکی یہ ہی کہ بالونکو گراتا ہی اور جاتا ہے اور رفتار بول و عسر البول
کو نافع ہی اور جس عورت پر وضع حمل مین دشواری ہوتی ہو اوسکی ران مین باندھین تو وضع حمل مین آسانی ہو
زجاج یعنی شیشہ ارسطو نے لکھا ہی کہ اقسام اسکے بہت ہین ایک قسم رملی ہوتی ہی اوسکو آگ پر رکھتے ہین اور
اوسمین سنگ مغنیاد ڈالتے ہین پس وہ بستہ ہو جاتا ہی اور ایک قسم حجری ہوتی ہی اور ایک قسم سنگ شیشہ سے حاصل
ہوتی ہی اگر زجاج کو آگ پر سے اوتار کر حیوان ندین اور ہوا اوسمین آوے تو وہ ٹوٹ جاوے اور اوس سے بہت
نفع حاصل ہوا اور جس رنگ پر چاہین اوسکو رنگ لین اسلیے کہ اوسمین نرمی ہوتی ہی کہتے ہین کہ زجاج پتھرون مین
مثل احمق کے ہے آدمیون مین اسواسطے کہ بآسانی ٹوٹ جاتا ہی شیخ نے لکھا ہی کہ زجاج مجلی دندان ہی اور بالونکو
اوگاتا ہی اور اگر روغن بیق اوسمین ملا کر چشم مین لگاوین سپیدی چشم زائل ہوگی حکیم بلیناس نے لکھا ہی کہ اگر پانی
اور شراب ملی ہوا اوسمین زجاج پھیکڈالدین پانی شراب سے دور ہو جاتا ہی زرنیخ ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر مشہور
و معروف ہی الوان اسکے بہت ہین سرخ زرد خاکی لیکن سرخ اور زرد مثل سونے کے معلوم ہوتا ہی اور اگر اوسکو
چونے مین ملا کر بالون مین لگاوین بالون کو گرا دے اور زرنیخ زہر قاتل ہی اور اگر اوسکو جلا کر منجن کرین دانتون کو
مفید ہی اور جو شخص زرنیخ سفید پکاتا ہی تانبے کو سپید کرتا ہی بعضون نے لکھا ہی کہ زرنیخ زخمون کو اچھا کرتا ہے
اور روغن زیت کے ساتھ سر پر رکھین تو جون سر کی مر جاتی ہی اور روغن گل کے ہمراہ ضماد اوسکا نافع بواسیر ہی اور
جو زرنیخ کو کسی عضو پر بطور نورہ کے دو تین مرتبہ لگاوین تو بہت گرمی معلوم ہوگی چاہیے کہ تخم کے بیج پیسکر
لگاوین تاکہ وہ گرمی دفع ہو اور زرنیخ زرد کی بو سے مکھیان وغیرہ نہین ہنتی ہین اور اگر روٹی پکا کر چوہون کو دین
جو چوہا اوسکو کھا لیویگا فی الحال مر جاویگا زمرد اسکو زبرجد بھی کہتے ہین ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر سونے کی کانمین
پیدا ہوتا ہی سبز رنگ و شفاف ہوتا ہی خاصیت اوسکی یہ ہی کہ زہر قاتل اور تمام سمیات کو نافع ہے اگر بقدر تین جو کے
کھالین اوسوقت تک کہ زہر نے تمام جسم مین حلول نکیا ہو تو اثر زہر دفع ہو جاویگا اور اگر زمرد کو ہمیشہ دیکھا کرے
قوت بصارت تیز ہو اور اگر زمرد کی انگشتری پہنے صرع کو نافع ہو اور اسیطرح اگر اوسکو گلے مین ڈالے یا اپنے
پاس رکھے شیاطین اوسکے پاس نہ آوین سلاطین لڑکون کے باندھ دیتے ہین تاکہ صرع وغیرہ سے محفوظ رہین

ابن ماسویہ نے لکھا ہے کہ زمرد اسہال کو نافع ہے یہ امر مجرب ہے اور محمد بن زکریا نے لکھا ہے کہ زمرد تحفہ سانپ کی آنکھ
اگر پڑ جاوے فی الحال آنکھ اوسکی پانی ہو کر بہجاوے اور وہ اندھا ہووے زنجار یعنی زنگار ارسطو نے لکھا ہے کہ یہ
پتھر تانبے یا پیتل سے باعانت سرکہ حاصل ہوتا ہے اکثر امراض جسم مین استعمال اسکا ہوتا ہے اگر کوئی شخص اسکو کھا لیوے
اثر سمیت اوسپر غالب ہو گوشت مردہ کو زخمون سے نکالتا ہے بعض لوگ کہتے ہین کہ زنگار معدنی اور مصنوعی ہوتا ہے
الا معدنی بہتر ہوتا ہے اور تانبے کی کان مین ملتا ہے اگر اسکو روغن اور موم مین ملاکر برص او بہق وغیرہ پر لگاوین تو نافع
ہو اور اوسکو ناک مین ڈالین تو بدبوے ناک کو دفع کرے اور سپیدی چشم کو مفید ہے اور بواسیر کو بھی سود مند ہے شیخ
الرئیس نے لکھا ہے کہ زنگار اور اشق کا فتیلہ بواسیر مین رکھین تو بواسیر دفع ہوتی ہے زنجفر یعنی شنجرف ارسطو نے
لکھا ہے کہ پارہ کو ظرف شیشہ مین رکھکر اوسکو گل حکمت کرین اور آگ پر رکھدین تو شنجرف پیدا ہوتا ہے اور سپیدی
پارہ کی سرخی سے مبدل ہوتی ہے مگر چاہئے کہ سر اوس ظرف کا بہت مضبوط بند کرین تاکہ پارہ اوڑ نجاوے اور اگر احیاناً
وہ شیشہ ٹوٹ جاوے اور اوس پارہ سے یا اوسکے دھوئین سے کسیقدر بنانے والے پر پڑے تو وہ شخص قریب ہلاکت
ہو جاتا ہے یعنی امراض سخت لاحق ہوتے ہین بلکہ اکثر ہلاک ہو جاتا ہے اور بعض لوگون نے لکھا ہے کہ شنجرف دو قسم کا
ہوتا ہے کانی اور مصنوعی کیفیت مصنوعی کی مذکور ہوئی اور کانی وہ ہے کہ پارہ کے کان مین کسیقدر گندھک
پڑے تو پارہ بسبب حرارت گندھک کے شنجرف ہو جاتا ہے خاصیت اوسکی یہ ہے کہ زخمونکو اچھا کرتا ہے اور گوشت پیدا
کرتا ہے اور عضو سوختہ اور دندان کرم خوردہ کو مفید ہے اور اگر آدمی اوسکو کھاوے تو زہر قاتل ہے شبح ارسطو نے لکھا ہے
کہ یہ پتھر ملک ہند سے آتا ہے نہایت سیاہ اور شفاف اور نرم ہوتا ہے حتی کہ بہت جلد ٹوٹ جاتا ہے اگر کسی شخص کو بوجہ
پیری کے ضعف بصارت ہو اس پتھر کو اکثر دیکھا کرے نافع ہوگا اور اگر کسیکی آنکھ مین آب نزول اوترنا شروع ہوا ہو
یعنی کچھ کیڑے یا مکھیان اوڑتی نظر آتی ہون تو اوسکو دیکھنا اس پتھر کا مفید ہے اور جو شخص اس پتھر کو اپنے پاس رکھے
یا کسیقدر [illegible] لٹکاوے تو چشم بد سے محفوظ ہوگا اور بعضون نے لکھا ہے کہ جو شخص اس پتھر کو دیکھا کرے نظر اوسکی تیز ہووے
اور اسکا سرمہ بھی مقوی بصر ہے اور اگر صاحب صداع کے سر پر باندھین تو نافع ہے سلیس ارسطو نے لکھا ہے کہ یہ پتھر
سیاہ اور شفاف ہوتا ہے جب اوسکو ہاتھ لگاتے ہین معلوم ہوتا ہے کہ اوسکے جسم مین بہت سے سوراخ کئے ہین اسوجہ
سے ہوا اوسمین سے نکلتی ہے جیسے ہوا [illegible] دریا [illegible] اور [illegible] اوسکے کف سے پیدا
ہوتا ہے اگر کوئی شخص اس پتھر سے [illegible] نصف دانگ کے یا اوس سے کم اپنے پاس رکھے دشمن پر ہمیشہ غالب رہیگا
شباوج ارسطو نے لکھا ہے اس پتھر کی کان جزائر بحر چین مین ہے اور یہ پتھر مثل رنگ نقرہ کے ہوتا ہے اور
اوسمین [illegible] بھی ہوتے ہین اگر اسکو ملاکر خاک اسکی زخمون مین لگاوین تو بہت اچھا ہوتا ہے اگرچہ
زخم عصب کا ہو اور اگر دانتون مین ملین تو میل و بدبو دور ہوتا ہے اور دانتون کو روشن اور نمایان کرتا ہے شبافتی

اسکو حجر الدم اور درخت مس بھی کہتے ہین اور یہ معدنی اور مصنوعی ہوتا ہی جب مقناطیس کو جلاتے ہین مصنوعی
ہو جاتا ہے روشنی چشم اور زخمہاے چشم کو مفید ہی اور قاطع گوشت زائدہ ہی اور خون زخم بند کرتا ہی اور اگر خمیر مین
ملاکر کسی شخص کو دین تو عسر البول اور جریان خون حیض اور خروج نطفہ کو نافع ہو **شب** یعنی پھٹکری ولیقوبیدس نے
لکھا ہی کہ اقسام اسکے بہت ہین الا بہتر شب یمانی ہی اور وہ سفید زردی مائل ہوتی ہی اور ذائقہ اوسکا ترش ہوتا ہے
لکھا ہی کہ شب یمانی ایک آب ہی کہ پہاڑ سے ٹپکتا ہی جب زمین پر پہونچتا ہے پھٹکری ہو جاتا ہی دانی خون کو مانع ہے اگر
پھٹکری کو سرکے کے میل کے ہمراہ زخموں پر لگاوین تو مفید ہی اور اگر سرکہ اور شہد کے ہمراہ اوسکی کلی کرین تو مسوڑھوں کو
نافع ہے اور دانتوں کو مضبوط کرتا ہی ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر سفید سرخی مائل ہوتا ہے اگر کسی کپڑے کو اول پھٹکری مین
تر کرین بعد ازان اوسکو جس رنگ مین چاہین رنگین وہ رنگ پختہ ہوگا اور اہل صناعت اپنے اعمال مین اسکو
داخل کرتے ہین اسلیے کہ اس سے میل ہر شی کا زائل ہوتا ہی اور رنگ پیدا ہوتا ہی شیخ نے لکھا ہے کہ اگر پھٹکری
کو زفت مین ملاکر رکھین تو مکھیان اور مچھر وغیرہ دفع ہونگے اور بدبوی بغل و دہن کی بھی اس سے زائل ہوتی ہی اور
کلی پھٹکری کی مسکن درد دندان ہی **صدف** یہ پتھر مشہور و معروف ہی جو صدف آب شیرین مین پیدا ہوتی
ہی اچھی ہوتی ہی اوس صدف سے کہ آب شور مین ہوتی ہے خاصیت اوسکی یہ ہی کہ کانٹے وغیرہ کو عضو سے نکالتی
ہی اور ضماد اوسکا درد نقرس و مفاصل کو مفید ہی اور اگر صدف کو پیسکر سرکہ مین ملاوین اور ناک مین ڈالین تو خون
ناک کا جو جاری ہوتا ہی منقطع ہو جاویگا اور گوشت اسکا گزیدہ سگ دیوانہ کو مفید ہے اور خاکستر اسکی مجلی دندان ہے
اور اگر خاکستر اوسکی کسی مقام کے بال اوکھاڑ کر لگاوین تو پھر وہان بال نہوگا اور سوختہ آتش اور زخموں کو
سودمند ہی اور اگر صدف کا ٹکڑا کسی پارچہ مین لپیٹ کر لڑکے کی گردن مین ڈالدین تو دانت اوسکے بغیر اذیت
نکل آوینگے **طارد النوم** ارسطو نے لکھا ہی یہ پتھر سپید ہوتا ہی سیاہی مائل اور نہایت سخت و سنگین ہوتا ہی
اور کبھی رنگ اسکا مثل رنگ طحال کے ہوتا ہی جس شخص کے پاس یہ پتھر دس دانہ کے مقدار ہوویگا اوسکو نیند
نہ آویگی اور جاگنے سے کچھ خمار بھی نہوگا اور بعد جدا کرنے کے بھی اوسکو چند روز نیند کم آویگی اور اگر آٹھ
جو کے مقدار صاحب جذام کی ناک مین ڈالدین تو جذام اوسکا دفع ہوگا انشاء اللہ تعالی **طالیقون** یہ بھی
تانبا ہے کہ ادویہ سے اوسکو بناتے ہین اور سخت کرتے ہین فارسی مین ہفت جوش کہتے ہین ارسطو نے
لکھا ہے کہ اسمین سمیت ہوتی ہے اگر کوئی جانور اس سے زخمی ہوتا ہی ہلاک ہو جاتا ہی اسکے کانٹے مچھلی کے شکار کی لیے
بناتے ہین جو مچھلی بڑی یا چھوٹی اوس کانٹے کو کھاتی ہے گرفتار ہو جاتی ہے اور اگر گوشت مین چبھ جاتا ہی
اوسمین سے نہین نکلتا ہی اگر صاحب لقوہ مکان تاریک مین بیٹھ کر آئینہ طالیقون مین نظر کرے لقوہ اوسکا
دفع ہوگا اور اگر طالیقون کو گرم کرکے پانی مین ڈالین تو اوس پانی کے قریب کوئی دابہ نہ آویگا اور

کہنی بھی اوسکے قریب نجاویگی اور اگر طالیقون کا موچنا بنا کر اوس سے بال کسی مقام پر کے اوکھاڑین لو پھر کر
سے کہ اس عمل کو کئی بین تو پھر وہان بال نہ جمے گا **طلق** یعنی ابرک ارسطو نے لکھا ہی کہ ابرک دو رنگ کا ہوتا ہی
سپید اور سرخ سپید مین سپیدی بہت ہوتی ہے اور صفائی بھی ہوتا ہی اور سرخ مین سرخی کم ہوتی ہی اور
ابرک ہاتھ لگانے سے نرم معلوم ہوتا ہے سیسہ اور لوہے اور تانبے کو چاندی کر دیتا ہے بعض کہتے ہین کہ ابرک
زمین کا ستارہ ہے سکندر نے لکھا ہے کہ جب معلوم ہوا کہ سونا چاندی رنگ کا محتاج ہے پس مین نے
چاندی کو ابرک سے حاصل کیا اور ابرک کثیر معالجات اطبا یونان اور طلسم اور نیرنجات مین داخل ہے اور جو
ابرک وہ ہے کہ تنگ ہو اور آگ سے پھر حیلہ کیمیا کے نہ جلے اگر کوئی شخص چاہے کہ ابرک کو حل کرے تو چند
پتھر اونکو ابرک کے ساتھ کپڑے مین باندھ کے پانی مین ماریں تا کہ وہ ٹوٹ جاوے اور گھل جاوے اوسوقت
سکوند کے پانی مین ملا کر جس کام مین چاہین صرف کرین **طرسوطلوس** ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر چاندی اور پیتل
کی کان مین پیدا ہوتا ہے رنگ اسکا سبز ہوتا ہے اور طبیعت اسکی مثل زنگ کے ہے اگر اسکو کوئی شخص پانی
کے ساتھ پی لیگا ہلاک ہوگا اور بعض دشمنان سکندر نے لشکر سکندر کو اسیطرح ہلاک کیا اسلیے کہ اسکے پینے
سے مثانہ مین سوراخ ہو جاتا ہے اور اگر اسکو سرمہ مین ملا کر آنکھ مین لگاوین تو سپیدی چشم اگر کہنہ ہوگی زائل
ہوگی اور اگر کہنہ نہوگی تو آنکھ کو ضرر ہوگا **عقیق** ارسطو نے لکھا ہے اقسام عقیق کے بہت ہین بہترین
اقسام وہ ہی کہ یمن سے آتا ہے اور بہت سرخ اور شفاف ہوتا ہے پس جس شخص کے پاس اسکی انگشتری
ہووے اگر وہ اپنے عدو کے برابر ہو کر نکلجاوے تو غصہ اور غضب دشمن کا کم ہو جاویگا اور اسیطرح اگر
کوئی شخص زیادہ ہنستا ہوگا تو ہنسی اوسکی کم ہو جاویگی اور میل دندان اور دفع بو کے بد دہان ہی اور خون جو
دانتون سے آتا ہے اوسکو بھی دفع کرتا ہے اور اگر اسکی خاکستر کا سرمہ بناوین قوت بصر زیادہ ہو اور جس عضو کے
کہ خون آتا ہو اوسکو بند کر دیگا حدیث شریف مین آیا ہے کہ جو شخص عقیق کی انگشتری پہنے ہمیشہ برکت و خوشدلی
مین رہے اور انس ابن مالک رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ فرمایا آپ نے عقیق کی انگشتری پہننے سے
فقر دور ہوتا ہے اور بعضون نے لکھا ہے کہ خاکستر اسکی مقوی چشم و دل و دافع خفقان ہی **عنبری** ارسطو نے لکھا ہے
کہ یہ پتھر خاکی رنگ سنہری مائل ہے اور سنہری خشخاش سی ہوتی ہے اور اوسمین نقطہ ہاے سیاہ و زرد و سفید
ہوتے ہین اور اوسمین بوے عنبر آتی ہے سلاطین اسکو بہت عزیز رکھتے ہین اور اوسکے ظروف بنواتے ہین
جو شخص اسکو کھا لیتا ہے امراض صعب سوداوی اوسمین پیدا ہوتے ہین پہلے اس پتھر کو ابلیس علیہ اللعن
نے کان سے نکالا ہے **عطاس** ارسطو نے لکھا ہے کہ اس پتھر کو جب آگ پر رکھو الدین آگ کو بجھا دیتا ہے
اور خود نہین جلتا ہے اگر اس پتھر کو زبان کے نیچے رکھکر شراب پیوین تو نشہ نہوگا **فادزہر** یعنی سنگ

زہر بھی دو قسم کا ہوتا ہے حار و بارد حار خون بدن کا فانی کرتا ہے یعنی رطوبت جسم کو زائل کرتا ہے اور بارد خون جسم کو منجمد کرتا ہے مثال اوسکی یہ ہے کہ اگر تھوڑا زعفران پانی مین ڈالین تمام پانی کا رنگ مثل زعفران کے ہوگا اسیطرح اگر تھوڑا سا زہر جسم مین داخل ہوتا ہے تو تمام جسم مین موثر ہوتا ہے جب زعفران پانی مین ڈالین اور پانی رنگین ہو جاوے پھر اگر کسیقدر ترشی اوسمین ڈالین تو وہ ترشی قوت زعفران کو غلبہ کریگی ارسطو نے لکھا ہے کہ فادزہر کے اقسام بہت ہین زرد و خاکی مائل بسبزی اور مائل بسپیدی الا بہترین اقسام زرد اور خاکی ہوتا ہے معادن اوسکے ملک ہند اور خراسان اور چین مین ہین جو شخص بقدر نیم دانگ کے اسکو پیسکر یا سوہن کرکے پانی کے ساتھ پی لیوے زہر سے نجات پاوے اگر گزیدہ عقرب وغیرہ حشرات الارض پر اسکو لگاوین تو مفید ہوگا فرسوس ارسطو نے لکھا ہے کہ یہ پتھر اسکندر نے ظلمات مین پایا تھا یہ پتھر سیاہ ہوتا ہے اور سنگین جب اسکو آگ مین ڈالدیجئے غائب ہو جاتا ہے مثل پارہ کے اور اگر پارہ مین ملاکر آگ پر رکھین تو پارہ بستہ ہوکے نقرہ چاندی ہو جاتا ہے اور اگر اوسکو کوئی شخص اپنے گلے مین ڈالے تو کلام اوسکا خالی از حکمت ہوگا اور یاد خداوند کریم اوسکے دل سے نہ بھولیگی اور چشم بد سے محفوظ رہیگا اور اگر اوسکو گائے کے دودھ کے ساتھ پیسکے برص پر لگاوین تو برص زائل ہوتا ہے فرطاسیا ارسطو نے لکھا ہے کہ یہ پتھر اسفل کوہسار ہند مین ملتا ہے شب کو مثل آگ کے روشن ہوتا ہے اور اگر اوسکو آب کرفس یعنی اجمود مین پیسین تو زہر قاتل ہوجاتا ہے نعوذ باللہ منہا فرفوس ارسطو نے لکھا ہے کہ یہ پتھر مثل آتش روشن کے سرخ ہوتا ہے خاصیت اوسکی یہ ہے کہ اگر اوسکو پیسکر زخم پر رکھین تو زخم اچھا ہو جاتا ہے فیروزج یعنی فیروزہ ارسطو نے لکھا ہے کہ یہ پتھر سبز رنگ مائل بکبودی ہوتا ہے معادن اوسکے ملک خراسان مین ہین جب ہوا صاف ہوتی ہے یہ پتھر صاف ہوتا ہے اور جب ہوا مکدر ہوتی ہے یہ پتھر بھی مکدر ہوتا ہے سرمہ اسکا روشنی چشم کو زائد کرتا ہے سلاطین اسکی انگشتری نہین پہنتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ پتھر ہیبت کو کم کرتا ہے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جس شخص کے پاس فیروزہ کی انگشتری ہو وہ شخص محتاج نہین ہوتا ہے فیلقوس ارسطو نے لکھا ہے کہ یہ پتھر ایکدن مین چند رنگ بدلتا ہے کبھی سرخ کبھی زرد کبھی سبز ہو جاتا ہے اور شب کو مثل آئینہ کے اوسمین روشنی ہوتی ہے جب اسکندر بادشاہ نے اسکی معدن پر فتح پائی حکم کیا کہ اس کان سے پتھر لاوین جب لیکے پتھر لائے شب کو ہر طرف سے رجم ہونے لگا اور کوئی شخص معلوم نہوتا تھا اسوقت لوگون کو گمان ہوا کہ اس پتھر کو جن نہین چاہتے ہین کہ کوئی لیجاوے اور خاصیت پہچانے اسیواسطے ڈراتے ہین اور مانع ہوتے ہین بادشاہ نے حکم دیا کہ ان پتھرون کو باحتیاط تمام رکھین اور جب سکندر کے نزدیک یہ پتھر ہوتا تھا جن اور شیاطین اور حیوانات درندہ و گزندہ اوسکے قریب نہ آتے تھے اور اوس پتھر کو خزانہ عامرہ مین داخل کیا قہار ارسطو نے لکھا ہے کہ یہ پتھر ملک مشرق مین قریب معدن زر کے ملتا ہے

رنگ اوسکا مثل یاقوت کے سرخ اور شفاف ہوتا ہی دافع سمیت ہی اگر کوئی شخص بقدر دو جو کے حالت جنون مین
کھالیوے جنون اوسکا زائل ہووے **قرباطیسون** ارسطو نے لکھا ہے کہ یہ پتھر ملک ہند مین ہوتا ہی سیلان خون کو
مانع ہی اگر کوئی شخص وقت فصد کے اسکو منہ مین رکھے تو فصد مین خون نہ نکلے گا **قروم** ارسطو نے لکھا ہی کہ اس
پتھر کو غوطہ زن دریاے قرون سے نکال لیتے ہین اس پتھر مین سپیدی اور زردی اور سرخی اور سبزی ہوتی ہی جسکے پاس
یہ پتھر ہوتا ہی لوگ اوسکے کلام کو راست جانتے ہین اور شیاطین اوسکے پاس نہین آتی ہین اور اگر بقدر ایک جو کے
عود کے ساتھ پیسکر پانی مین پیجاوین بہت امراض کا دافع ہی خصوصًا وجع مفاصل اور عظام اور عروق وغیرہ کو
نہایت مفید ہی **قلقدیس** یہ ایک قسم ہے زاج سے نہایت حار اور قوی تر ہے قلقطار اور قلقندسی کہ بعد مذکور ہوتے ہین
اور خاصیت سب کی یکسان ہی **قلقطار** یہ بھی ایک قسم زاج سے ہے جالینوس نے لکھا ہی کہ یہ بھی قلقدیس ہے مگر حرارت
مین اوس سے کم ہی گوشت زائدہ کو بدن سے دور کرتا ہی اور ورم دندان کو نافع ہے اور خون بینی اور سیلان خون جمیع اعضا کو
مفید ہی سرمہ اسکا مجلی بصر ہی **قلقند** یہ بھی ایک قسم ہے زاج سوختہ کی گوشت زائدہ کو دفع کرتا ہی اور ناسور اور رعاف کو
مفید ہی اور سیلان اور شکم کے کیڑون کو دفع کرتا ہی اور اگر اوسکو پانی مین ملا کر مکان مین لگاوین تو اوس مکان کے مچھر
وغیرہ مرجاوینگے اور اگر اوسمین گندھک اور سیاہ دانہ ملا کر یہ عمل کرین تو زیادہ سریع التاثیر ہووے اور چوہون کو
بھی مکان سے دفع کرے اور اگر حجام استرے کے تیز کرنے مین اوسکو شریک کرلین تو بہت تیز ہو جاویگا اور اگر انسان کی
ناک مین اوسکو ملدین اوسکو نیند نہ آویگی جبتک کہ ناک پر دہن زیتون نہ لگاوے **قلی** یہ بھی ایک پتھر ہے جب اوسکو
جلا کر خاک کرتے ہین نہایت مجلی ہوتا ہی اور نمک سے قوی تر ہے سپیدی چشم اور زخم اور افزونی گوشت کو
نافع ہی اور اگر عرق لہسن اور نفط مین اسکو ملا کر گزیدہ عقرب پر رکھین فورًا سوزش اور درد کم ہوتا ہی **قیسو**
ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر سبک اور متخلخل ہوتا ہی حتی کہ پانی پر ٹھہر جاتا ہی معادن اسکی بلاد ارمینہ اور صیقلیہ مین
بہت ہین اسکو حجر الدفانت بھی کہتے ہین اسلیے کہ اوسکا لوشتہ محو نہین ہوتا ہی اور منجن اوسکا دافع چرک
دندان اور مجلی دندان ہی اور اگر اوسکو ادویہ چشم مین ملا کر سرمہ بناوین تو سپیدی چشم کو زائل کرے ابن سرجیہ نے
لکھا ہی کہ یہ پتھر چاندی کو اپنی طرف کھینچتا ہی جس طرح مقناطیس لوہے کو اگر اس پتھر کو کوئی شخص سر یا اور کسی
مقام پر ملے بال اوس مقام کے گر جاوینگے اور اگر زخم پر لگاوین تو گوشت وہان پیدا کریگا **قیراطیر** ارسطو
نے لکھا ہی کہ یہ پتھر گول اور چھوٹا ہوتا ہے دریا سے نکلتا ہے مثل گولیون کے معلوم ہوتا ہے جس شخص کے
سنگ مثانہ ہو اگر وہ شخص اوسکو پیسکر پی جاوے تو سنگ مثانہ دفع ہووے **کسدامی** ارسطو نے لکھا ہی
کہ یہ پتھر کنارے دریا کے ملتا ہے رنگ اسکا سبز سیاہی مائل ہوتا ہی اور یہ پتھر سبک اور سخت ہوتا ہے اگر اسکو
پیسکر قلعی صاف پر ڈالدین نرمی اور گندہ بوے اوسکی دفع ہووے اور آگ پر قائم ہوجاوے **کوسیاد**

ارسطو نے لکھا ہے کہ یہ پتھر دریا مین ملتا ہے رنگ اسکا سیاہ ہوتا ہے مچھلیان اسپر بہت جمع ہوتی ہین اور سم اسپر اثر نہین کرتا ہے جب اوسکو آگ پر نرم کرتے ہین نرم ہوجاتا ہے اور ساعت بھر گھلانے سے سپید ہوجاتا ہے اگر اسکو نرم کرکے تھوڑا نوشادر ملادین تو ایک جزو اسکا ساٹھ جزو پارہ کو بستہ کردیگا **کرسیان** ارسطو نے لکھا ہے یہ پتھر ملک ہند مین ہوتا ہے سبز رنگ اور شفاف اور سنگین ہوتا ہے اور سنگینی اسکی مثل سنگینی سیسے کے ہے اگر اسکو تکلیس کرکے سپید کرین بعد ازان پھر اوسکو تکلیس کرکے سرخ کرین مثل شنجرف کے بعد ازان اوسکو حل کرین پھر مثل اوسکے اوسپر غبیسا ڈالین اور بلور کو آگ مین نرم کرین اور اوسمین بقدر دس جو کے اوس کرسیان سائیدہ سے ڈالدین تو وہ بلور مثل یاقوت احمر کے ہوجاویگا اور اگر اس پتھر سے بقدر نصف دانگ کے کوئی شخص باندھ لے تپ وغیرہ سے اوسکو نجات ہوگی **کرک** ارسطو نے لکھا ہے کہ یہ پتھر سپید ہوتا ہے جب اوسکو توڑ ڈالتے ہین اندر سے مثل ہاتھی دانت کے معلوم ہوتا ہے کنارے دریاے سند کے یہ پتھر ملتا ہے خارش چشم کو سرمہ اسکا مفید ہے اہل سند و ہند اسکی انگشتری واسطے دفع چشم بد اور سحر اور شیاطین کے رکھتے ہین حکما و فلاسفہ اس پتھر کو اپنے پاس رکھتے ہین تاکہ ارواح ردیہ انکے پاس نہ آوین **کرمانی** ارسطو نے لکھا ہے کہ یہ پتھر سیاہ ہوتا ہے جن جنگلون مین شیر رہتا ہے وہان ملتا ہے اور کبھی رنگ اسکا مثل رنگ طحال کے ہوتا ہے اگر اسکو پھٹکری اور دودھ مین پیسکر مجذوم کی ناک مین ڈالین جذام اوسکا دفع ہووے **کہربا** یہ پتھر سپید مائل بزردی اور گاہے مائل بسرخی ہوتا ہے گھاس اور لکڑی خشک کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور یہ پتھر درخت جوز رومی کا گوند ہے دافع خفقان اور رافع اورام اور سیلان خون ہے اگر زن حاملہ اپنے پاس رکھے اسقاط حمل سے محفوظ رہے اور صاحب یرقان کو بھی نافع ہے **لاجورد** ارسطو نے لکھا ہے کہ یہ پتھر مشہور و معروف ہے نرم ہوتا ہے جسکے پاس یہ پتھر ہوتا ہے چشم خلائق مین وہ شخص مکرم ہوتا ہے اور سرمہ اسکا نافع ہے شیخ نے لکھا ہے کہ ثالیل یعنی مسون کو زائل کرتا ہے اور اہداب چشم کو مفید ہے اور بعضون نے لکھا ہے کہ لاجورد بنجوالی کو دفع کرتا ہے اور اصحاب مالیخولیا کو نافع ہے **لاقط الذہب** ارسطو نے لکھا ہے یہ پتھر کوہستان ملک مغرب مین ملتا ہے رنگ اسکا زرد مائل بہ غبرت ہوتا ہے اور یہ پتھر نرم و ہموار ہوتا ہے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سونا ہے خاصیت اوسکی یہ ہے کہ اگر سونے کا برادہ خاک مین ڈالدین اور اس پتھر کو اوس خاک پر ملین تو وہ برادہ زر اس مین چسپان ہوگا اور خاک مین ایک ذرہ بھی نرہیگا **لاقط الرصاص** ارسطو نے لکھا ہے کہ یہ پتھر بدرنگ ہوتا ہے اور اوسمین بدبو ہوتی ہے رصاص کو اپنی طرف کھینچتا ہے اگر اسکو گرم کرین اور اسپر پارہ ڈالدین تو پارہ بستہ ہوجائیگا اور قائم النار ہوگا شاید کہ اوسکی چاندی بناتے ہین **لاقط الشعر** ارسطو نے لکھا ہے کہ یہ پتھر متخلخل ہوتا ہے اور سبک سے پتھر اسکی نسبت سنگین ہین بالون کو اپنی طرف کھینچتا ہے اگر یہ پتھر کسی حیوان کو مارین تو جس مقام پر اوسکے لگیگا وہاں سے اوسکے بال گرجاوینگے اور اگر زمین پر بال پڑے ہون وہان اس پتھر کو ڈالدین تو سب بالون کو اپنی طرف کھینچ لیگا

اور اگر کسی عضو سے بال تراشین اور اوس جگہ اس پتھر کو لگاوین تو وہان پھر بال نہ نکلینگے اور اگر اسکی بو زر گداختہ کو
پہنچیگی تو وہ سونا خراب جائیگا اور مثل شیشے کے ٹوٹ جاویگا **لاقط الصوف** ارسطو نے لکھا ہے کہ یہ پتھر
سیاہ مائل بہ سپیدی و زردی ہوتا ہے وزن سے سبک ہے گول ہوتا ہے اور چھوٹی اور بڑی قسم کا ہوتا ہے جب صوف کے
قریب اسکو لیجاتے ہین صوف کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور سپیدی چشم اگرچہ کہنہ ہو اسکے سرمہ سے زائل ہوتی ہے اور
اگر اسکو تکلیس کرین اور زبد البحر اسمین ملائین تو پارہ کو بستہ کردیگا **لاقط الظفر** ارسطو نے لکھا ہے کہ یہ پتھر سپید خاکی
رنگ ہموار اور نرم ہوتا ہے اور اوسمین کوئی نقطہ اور شگاف نہین ہے اگر اسکو ناخن پر پھیرین ناخن کٹ جاوے اور اگر ناخن
تراشیدہ زمین پر پڑے ہون اور یہ وہان پڑا رہین تو سب ناخن گرد اوسکے کھینچ آوینگے اور اگر الماس سے متصل ہووے
تو الماس کو پارہ پارہ کرے اور اگر خون حیض اسکے متصل ہو تو یہ پتھر مثل ریگ کے شکستہ ہوجاوے اور اگر کوئی اسکو
پانی مین پی لے جسم اوسکا بگڑ جاویگا اور مثانہ مین سوراخ ہوجاوینگے **لاقط العظم** ارسطو نے لکھا ہے کہ یہ پتھر زرد
اور منبت اوسکا ملک بلخ مین ہوتا ہے اگر اس پتھر کو استخوان کے قریب لیجاوین تو استخوان کو اپنی طرف کھینچ لیگا **لاقط الفضہ**
ارسطو نے لکھا ہے کہ یہ پتھر سپید خاکی رنگ ہے اگر اسکو بقدر دس درم کے لیکر پانچ گز کے فاصلے پر چاندی سے رکھین
تو چاندی کو اپنی طرف کھینچ لیگا اور قوت جاذبہ اسکی مقناطیس سے زائد ہے **لاقط القطن** ارسطو نے لکھا ہے
کہ یہ پتھر کنارے دریا کے ملتا ہے رنگ اسکا سپید ہے اگر اسکے قریب روئی یا کپڑا آوے تو اپنی طرف کھینچتا ہے
خاصیت اوسکی یہ ہے کہ اگر اوسکو ریگ کے ساتھ حل کرکے تانبے پر ڈالین تو تانبا مثل چاندی کے سپید ہوجاتا ہے
لاقط المس ارسطو نے لکھا ہے کہ یہ پتھر خاکی رنگ ہوتا ہے تانبے کو اپنی طرف کھینچتا ہے اگر بقدر ایک دانگ کے
پیسکر دس درم چاندی گداختہ پر ڈالین تو وہ چاندی زرد رنگ مثل سونے کے ہوجاویگی مگر سونا نہوگی پھر اگر دوسری
مرتبہ اوسکو آگ پر رکھکر عمل کرین زمان دراز تک وہ رنگ اوسکا زائل نہوگا اگر بقدر ایک جو کے یہ پتھر آب شیرین مین
پیسکر صاحب صرع کی ناک مین ڈالین تو مفید ہو **اغیطوس** یہ پتھر سیاہ ہے اسمین بوے خیار آتی ہے زخمہاے
کہنہ اور عمیق کو بھر لاتا ہے اور صاحب صرع کو مفید ہے حشرات الارض اس سے گریز کرتے ہین **قفرولیس** شیخ نے
لکھا ہے کہ یہ پتھر ملک مصر مین ہوتا ہے دھوبی اس سے کپڑے دھوتے ہین پانی مین گھلجاتا ہے سیلان خون کو مانع ہے
الماس ارسطو نے لکھا ہے کہ یہ پتھر نوشادر سے بہت مشابہ ہے اور صاف ہوتا ہے سب پتھرون کو توڑ ڈالتا ہے
مگر سیسہ سے ٹوٹ جاتا ہے اگر ہوسکے ہزار ٹکڑے کرین تو ہر ایک ٹکڑا بالیقین ہے کہ مثلث ہوگا چونکہ حجم اوسکا زیادہ ہے
قوت اسکی زیادہ ہوتی ہے اگر الماس کو نہائی پر رکھکر ہتھوڑا مارین تو الماس نہائی خواہ ہتھوڑے مین گھس جائیگا
اور اگر سیسے سے توڑین تو ٹوٹ جائیگا کان الماس کی جبال سراندیپ مین ہے اور نہایت عمق مین ہے کہ نظر
اوسکی تہ مین کام نہین کرتی اور وہان سانپ بہت ہین کسی کی مجال نہین کہ وہانتک پہونچے جب سکندر بادشاہ

اس مقام تک پونہچا لوگون سے کہا کہ کان سے الماس نکالین سبنے عذر کیا اور کوئی نگیا پس سکندر نے
حکما سے مشورہ کیا آخر یہ امر قرار پایا کہ گوشت تازہ اسمین ڈالا جاوے اور جانوران پرندہ اسمین چھوڑے جاوین
وہ اس گوشت کو اوٹھا لاوینگے اور اوسمین الماس چسپان ہوگا پس سکندر نے اسیطرح کیا ٹکڑے اوسکے بقدر
نخود و مسور اور اکثر مثل باقلے کے گوشت مین چسپان نکلے اگر الماس کو بز کے خون مین ڈالکر آگ پر رکھین تو پگھل جاوے
درد و پیچش اور فساد معدہ کو نافع ہے اور الماس دانتون کو توڑ ڈالتا ہے اگر کوئی شخص منہ مین رکھے تو زہر قاتل ہے
سلاطین اوسکے نگینے بناتے ہین اور کاریگر اوس سے جواہر مین سوراخ کرتے ہین **ماقطس** ارسطو نے لکھا ہے کہ یہ
پتھر ہندی ہے اور لوہے سے نہین ٹوٹتا ہے جس مقام پر یہ پتھر ہوتا ہے وہان عمل سحر و شیاطین باطل ہوجاتا ہے جو کوئی
شخص اس پتھر کو حمائل مین ڈالکر پہنے شر جن اور شیاطین سے محفوظ رہے سکندر نے جب اس پتھر کو پایا
لشکر کو حکم کیا کہ اپنے پاس رکھین تمام لشکر اوسکا شر جنات اور شیاطین سے محفوظ ہوگیا **مارون** ارسطو نے لکھا ہے
کہ یہ پتھر سرمے کے ہمراہ سپیدی چشم کو زائل کرتا ہے **ماہانی** ارسطو نے لکھا ہے رنگ اسکا سپید اور زرد ہے ملک
خراسان مین ہوتا ہے سکتہ کو نافع ہے اگر اسکو جلا کر بواسیر پر لگاوین تو بواسیر دفع ہوتی ہے آہ اگر اسکی انگشتری
پہنین تو خوف دل سے جاتا رہتا ہے **مراد** ارسطو نے لکھا ہے کہ یہ پتھر ملک دکھن مین ملتا ہے جب اوسکو کان سے
نکالتے ہین اگر آفتاب جانب جنوب کے ہوتا ہے رنگ اوسکا زرد اور گرم و خشک ہوتا ہے اور اگر آفتاب سمت شمال
کے ہوتا ہے سرخ رنگ اور مزاج سرد و تر ہوتا ہے زبان یونان مین اسکو سردطالیس کہتے ہین یعنی سنگ پرندہ وجہ تسمیہ یہ کہ
یہ پتھر ہوا مین پیدا ہوتا ہے جب بخارات لطیف زمین سے اوٹھتے ہین ہوا انکو ایک جانب سے دوسری جانب
لیجاتی ہے جبتک کہ شمس فوق الارض رہتا ہے یہ پتھر ہوا مین پھرا کرتا ہے رنگ اوسکا سبز سیاہی مائل مثل نیل کے ہوتا ہے
اور جب آفتاب غروب کرتا ہے یہ پتھر ساکن ہوتا ہے اور زمین پر گرتا ہے اوسوقت اسکو لوگ پاتے ہین اور یہ پتھر ہمیشہ اسیطرح
ہوا پر جاتا ہے اور زمین پر گرتا ہے کہتے ہین کہ جسکے پاس یہ پتھر ہوتا ہے شیاطین اوسکے مطیع ہوتے ہین جو چاہے شیاطین سے
حاصل کرے **مرجان** ارسطو نے لکھا ہے کہ یہ پتھر سرخ رنگ ہے دریا مین مثل گھانس کے اوگتا ہے اگر اوسکی خاک کو گداختہ
کرین تو پارہ کو بستہ کردے اور سنگ مثل سونے کے کردے امراض چشم کو بھی نہایت مفید ہے معدن اوسکی ایک مقام بحر
کے کنارے افریقیہ کے کہ اوسکو مرسی الحذر کہتے ہین تاجر وہان جمع ہوتے ہین اور وہان کے لوگون سے اجرت دیکر
نکلواتے ہین وہان کا سلطان اون تاجرون سے کچھ محصول نہین لیتا ہے طریقہ مرجان کے نکالنے کا یہ ہے کہ بقدر ایک
گز کے لکڑی کی ایک صلیب بناتے ہین اور اوسمین بھاری پتھر باندھتے ہین بعد ازان کشتی مین بیٹھتے ہین اور بقدر نصف
فرسنگ کے دریا مین جاتے ہین وہان منبت مرجان ہے وہین اوس صلیب کو دریا مین چھوڑتے ہین اور کشتی کو راست
و چپ پھیرتے ہین تا کہ صلیب شاخہاے مرجان مین اٹک جاوے اوسوقت صلیب کو بقوت تمام کھینچتے ہین مرجان

بھی اوس مین اوجھکر نکل آتا ہی رنگ اوسکا خاکی ہوتا ہی جب اوسکو تراشتے ہین اندر سے سرخ نکلتا ہی بعض لکھتے ہین کہ یہ پتھر دریاے اندلس مین بھی ہی غوطہ زن دریا مین غوطہ لگاکر اوسکو کاٹتے ہین خواص اسکے سنگ بسد مین سابقًا مذکور ہو چکے ہین اعادہ کی کچھ ضرورت نہین بسد بھی اسیکو کہتے ہین اور ہندی مین اسکو مونگا کہتے ہین **مرداسنج** یعنی مرداسنگ ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر رصاص یعنی قلعی وغیرہ کی خاک ہی اسکا استعمال مراہم مین اسوجہ سے ہے کہ زخمون کو آلائش سے پاک کرکے اچھا کرتا ہی اور بدبو بھی دفع کرتا ہی شیخ نے لکھا ہی کہ مرداسنگ بغل اور تمام بدن کی بوے بد اور سیاہ داغون کو کہ چشم مین پڑجاتے ہین دفع کرتا ہے مرداسنگ زہر قاتل ہے پیشاب کو بند کرتا ہے بجلی چشم ہی اگر صرف مرداسنگ کو بغل مین ملین بوے بد کو دفع کرتا ہی ولیکن فضلا کو جانب قلب کے رد کرتا ہی پس چاہیے کہ اوسمین روغن گل شامل کرلین تاکہ فساد اوسکا دفع ہووے **مرقشیشا** ارسطو نے لکھا ہی کہ اس پتھر کی کئی قسمین ہین ذہبیہ فضیہ نحاسیہ ان سب قسمون مین گندھک داخل ہی جب اسکو جلاتے ہین مانند آرد کے ہو جاتا ہے اور اثر گندھک اوس سے زائل ہو جاتا ہے کیمیاگر اکثر اپنے اعمال مین اوسکو داخل کرتے ہین اگر کسیقدر اسکو تانبے یا سیسے گداختہ مین ڈالدین تو اوسکو سپید مثل چاندی کے کرتا ہے سرمہ اوسکا جمیع امراض حارہ چشم کو نافع ہی شیخ نے لکھا ہی کہ یہ پتھر سونے چاندی تانبے لوہے سے ہوتا ہی اور ایک قسم اسکی مشابہ اوس جوہر کے ہوتی ہی کہ جس جوہر سے پیدا ہوا ہی اہل فارس اسکو حجر روشنائی کہتے ہین اسلیے کہ بصارت کو تیز کرتا ہے اور ضماد اوسکا بہق یعنی سپیدی جسم کو نافع ہے اگر لڑکون کے باندھتے ہین اکثر امراض سے محفوظ رہتے ہین اور جسکے پاس یہ پتھر ہو لوگ اوسکے ساتھ خیر و برکت کرتے ہین اور اگر بالون مین ملے تو بال باریک اور گھونگر والے ہو جاوینگے **مسن** ارسطو نے لکھا ہی کہ رنگ اسکا سبز ہوتا ہی تیل کے ساتھ لوہے کو اس سے تیز کرتے ہین سرمہ اسکا سپیدی چشم کو زائل کرتا ہی اور بعض نے لکھا ہی کہ رنگ اسکے مختلف ہوتے ہین منجملہ اونکے ایک پتھر ہی مانند سبز بادنج کے ہوتا ہی کنارہ دریاے نیل سے آتا ہی درد دندان کو نافع ہی شیخ نے لکھا ہی کہ اگر تراشہ مسن پستان عورت اور خصیہ مرد پر لگاتے ہین تو وہ اپنے مقدار سے نہین بڑھتے **مسہل الولادت** ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر ہندی ہی جب اسکو ہلاتے ہین یہ معلوم ہوتا ہی کہ اسکے اندر اور پتھر ہی کان اسکی ملک ہند مین ایک پہاڑ پر ہی کہ درمیان بلخ اور شہر قنار کے ہی خاصیت اوسکی کرگس سے معلوم ہوئی جب کرگس کے بیضہ دینے کا وقت قریب آتا ہی اوسکو نہایت تکلیف ہوتی ہی حتی کہ قریب ہلاکت ہوتا ہی پس اوسوقت نر اوسکا اس پہاڑ کی طرف جاتا ہی اور وہانسے یہ پتھر لاتا ہی اور مادہ کے بازو کے نیچے رکھدیتا ہی بیضہ دینا اوسکو آسان ہوتا ہی اہل ہند نے یہ خاصیت کرگس سے معلوم کی ہی جب کسی عورت کو وضع حمل مین دشواری ہوتی ہی یہ پتھر اوسکے نیچے رکھتے ہین وضع حمل مین آسانی ہوتی ہے **مغناطیس** فارسی مین اسکو سنگ آہن ربا کہتے ہین ارسطو نے لکھا ہی کہ بہتر اسمین وہ ہی کہ سرخ ہووے اوسپر خطوط سیاہ ہوویں معدن اسکی بلاد ہند مین ہی یہ پتھر لوہے کو

اپنی طرف کھینچتا ہی اسیوجہ سے جہازون مین مینجھائے آہنی نہین لگاتے ہین اسلیے کہ جب قریب مقناطیس پونہچتا ہی اوسمین چسپان ہو جاتا ہی اور وہان سے جدا نہین ہوتا ہی عجائب اس پتھر سے ایک یہ امر ہی کہ جب اسکو لہسن کی بو پونہچتی ہی تاثیر اوسکی جاتی رہتی ہی پھر اگر اوسکو سرکہ یا خون بز سے دھووین تو اپنی حالت اصلی پر آجاتا ہی اگر کسی نے برادہ آہن کو کھایا ہووے اس پتھر کو دودھ کے ساتھ پیسکر پی لے اوس برادہ کو اپنی طرف کھینچ لیگا ایک ذرہ شکم مین نچھوڑیگا اگر کوئی اوس لوہے سے کہ زہر مین بجھایا گیا ہو زخمی ہوا ہو تو وہ شخص مقناطیس کھالے اثر زہر کا باطل ہو جاوے اور اسیطرح اگر زخم آہن مسموم پر چھڑکین تو اثر زہر کا نہ ہیگا حق تبارک وتعالے نے لوہے کو اس پتھر کا مطیع فرمایا ہی جیسے عاشق کو معشوق کا مطیع کیا ہے اور بعضون نے لکھا ہی کہ جسکے پاس یہ پتھر ہو وجع مفاصل سے محفوظ رہے اور اگر عورت اپنے پاس رکھے وضع حمل مین آسانی ہو اور اگر مقناطیس روغن زیتون مین ملین تو لوہا اوس سے گریز کریگا الا اگر اوسکو خون بز مین دھووین تو پھر جذب آہن کریگا اور نقرس یعنی درد دست و پا کو نافع ہی اور اگر ہاتھ پیر خشک ہو گئے ہون تو اسکو ہاتھ مین رکھے مفید ہوگا ابن سلویہ لکھتا ہی کہ اگر کسی عورت پر وضع حمل مین دشواری ہو اس پتھر کو اوسکے پستان چپ پر لٹکادے فی الحال وضع کریگی اور جو شخص اپنی گردن مین حمائل کرے ذہن اوسکا زیادہ ہوگا اور نسیان اوسکو نہوگا ملح پیدائش اسکی پانی سے ہوتی ہی کہ اجزاے ارضی کے ساتھ ملکر خشک ہوتا ہی اگر آمیزش اوسکی سخت نہو وہی خوش ذائقہ ہوگا اور اگر آمیزش اوسکی سخت ہوتی ہی تو تلخ ہوتا ہی اسیوجہ سے بعض نمک طعام مین تلخ معلوم ہوتے ہین کہتے ہین کہ نمک خریف مین پیدا ہوتا ہی بعد بارش کے اسلیے کہ زمانہ گرما مین مادہ لطیف و نازک متحلل ہو جاتا ہی اور مادہ سطبر یعنی سخت باقی رہتا ہی پس بوجہ تاثیر آفتاب کے پختہ ہو جاتا ہی نمک کی دو قسمین ہین آبی اور جبلی خاصیت دونون کی یہ ہی کہ بدبو کو دفع کرتا ہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ جس شخص نے نمک سے کھانے کی ابتدا کی اور نمک پر انتہا کی پس اوسنے ستر بیماریون سے نجات پائی خاک اسکی دانتون کے میل کو دفع کرتی ہی اور ضماد اسکا سپیدی چشم کی زائل کرتا ہی اور استعمال نمک کا بقدر احتیاج کے آدمی کو خوش رنگ کرتا ہی اور گوشت زائدہ وغیرہ کو دفع کرتا ہی اور گزیدہ عقرب پر نمک و تخم کتان لگاوین تو درد دفع ہوتا ہی اور نمک کو شہد اور سرکہ مین ملا کر گزیدہ کھنکھجورہ و مگس پر لگاوین تو نافع ہی اور خارشت بلغمی اور نقرس کو بھی مفید ہی نمک اندرانی کہ فارسی مین اوسکو نمک طبرزد کہتے ہین مشابہ بلور ہوتا ہی دہن کو صاف کرتا ہی اور بن دندان کو مضبوط کرتا ہے ارسطو نے لکھا ہے کہ نمک کے چند اقسام ہین بعض قسم بلور کے مشابہ ہی اور بعض ثلج کے اللہ پاک نے نمک کو قوام مصالح دنیا کا فرمایا ہی پیدائش اوسکی پانی سے ہوتی ہے یا پتھر سے جس چیز مین ملتا ہی اوسکو اصلاح پر لاتا ہی چاندی سونے مین رنگ زیادہ کرتا ہی اور تمام اجسام سے میل دفع کرتا ہے نطرون ارسطو نے لکھا ہی کہ نطرون اگرچہ قسم بورق یعنی کھلون سے ہی لیکن بورق سے

یہ خلاف ہی احساد کو میل سے پاک اور روشن کرتا ہی فوائد اسکے کثیر ہین کیمیاگر اسکا استعمال کرتے ہین عورتون کے رحم مین جو رطوبت جمع ہو جاتی ہی اوسکو قطع کرتا ہے اور بعضون نے کہا ہی کہ نشادر بورۂ ارمنی ہی قولنج اور سپیدی چشم کو زائل کرتا ہی اور اگر اوسکو خمیر مین ملاوین تو روٹی خوش رنگ ہو جاتی ہے اور اگر دیگ مین ڈالین تو گوشت پختہ ہو جاتا ہی **نوبی** ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر سم ہوتا ہی اور یعنی اسکے دور کنندہ زہر تمام سمیات کو نافع ہے مگر دل اور جگر کو مضر ہی اور خون کو رگون مین خراب کرتا ہے اور کبھی حبس نفس کرتا ہی اور غشی لاتا ہی اگر استعمال اسکا قبل تاثیر کرنے زہر کے ہوگا تو مفید ہی اور اگر بعد اسکے ہوگا تو ضار ہی **نورہ** یہ سنگ سوختہ یعنی چونا ہے خون جاری کو بند کرتا ہی اور عضو سوختہ کو مفید ہی جب نورہ بالون کے گرانے کے واسطے بدن پر لگاوین چاہیے کہ روغن بنفشہ اور ماء الورد بھی لگاوین اسلیے کہ رطوبات جسم کو بھی سکھاتا ہی پس روغن بنفشہ وغیرہ اوسکا مصلح ہے لکھا ہے استعمال نورہ کا بالون کے دفع کے واسطے جنات سے معلوم ہوا ہی جب حضرت سلیمان علی نبینا و علیہ السلام نے حضرت بلقیس رضی اللہ عنہا کے ساتھ کہ بادشاہزادی یمن کی تھین عقد نکاح کیا آپ کو کمال حسینہ اور جمیلہ پایا الا آپکی ساق پا مین بالون کی کثرت تھی پس حضرت سلیمان علیہ السلام نے جنات سے اسکے دور کرنے کا علاج دریافت فرمایا اونھون نے نورہ کا استعمال بتایا اگر کسی مکان مین نورہ ڈالدین تو وہان کیک وغیرہ نہین آتے ہین **نوشادر** پیدایش اسکی مثل نمک کے ہی لیکن اسمین اجزاے ناری اجزاے ارضی سے زائد ہین ارسطو نے لکھا ہی کہ معادن اسکی بہت ہین رنگ اسکا سپید ہوتا ہی اور کبھی خاکی اور کبھی سیاہ مشابہ نجا کی جو سپید ہی مثل بلور کے ہوتا ہی سپیدی چشم کو مفید ہی اور شاق بلغمی کو بھی سود مند ہی اگر اوسکو پختہ کرکے ادویہ کے ہمراہ حلق مین ڈالین شیخ نے لکھا ہی کہ اگر نوشادر سے مکان مین قلعی کرین تو کوئی جانور مثل مکھی مچھر وغیرہ کے اوس مکان مین نہ آویگا **بادمی** ارسطو نے لکھا ہی کہ یہ پتھر ممالک جنوبی اور شمالی مین ملتا ہی اگر کسی شخص کے پاس یہ پتھر ہووے تو کتا اوس سے نہ بولیگا اور اوسکو دیکھکر آواز نکریگا اور اگر اوسکو گداختہ کرکے اوسمین زاج ملاوین تو سپارہ کو بستہ کردیگا اور قائم النار کریگا **یاقوت** ایک پتھر سخت ہوتا ہے رنگ اوسکا سرخ اور زرد اور سبز اور کبودی ہوتا ہی اور اصل اسکی یہ ہی کہ آب شیرین جب جوف سنگ مین زمانہ دراز تک رہتا ہی اوسکی حرارت سے پختہ ہو کر صاف اور شفاف ہو جاتا ہی آگ اوسمین اثر نہین کرتی اور معدن اوسکی بلاد جنوبی مین ہے قریب خط استوا کے وجود اسکا کم ہی اسی وجہ سے اسکو لوگ عزیز رکھتے ہین ارسطو نے لکھا ہے کہ بہترین اقسام یاقوت سرخ ہے اگر اسکو آگ پر رکھین جس قدر اسکا زیادہ ہوگا اوسپر کام نہین کرتا ہی مگر الماس ور سنباذج اس مین اثر پذیر ہوتا ہے اور یاقوت زرد آگ پر سرخ سے زیادہ صبر کرتا ہے اور یاقوت سبز آگ پر نہین ٹھہرتا ہے غرض کہ تینون قسمین اشرف مین اقسام دیگر سے جس شخص کے پاس یاقوت سرخ یا سبز یا زرد ہووے وبائے طاعون سے

محفوظ رہیگا اور چشم خلائق مین معزز و محترم ہوگا اور اوسکو فراخی رزق ہوگی اور بعضون نے لکھا ہے کہ یاقوت کو اگر پانی مین ڈالین تو پانی ہرگز بستہ نہوگا **یشب** یہ پتھر مشہور و معروف ہے سپید ہوتا ہے اسکو حجر الثعلب بھی کہتے ہین جو شخص اپنے پاس رکھے جنگ و جدال مین دشمن پر غالب رہیگا اسیوجہ سے سلاطین اپنی کمر مین رکھتے ہین اگر تشنہ اسکو اپنے منھ مین رکھے تشنگی دفع ہوتی ہے اور امراض معدہ کو یہ سنگ نہایت سودمند ہے **یقطان** ارسطو نے لکھا ہے کہ یہ پتھر ہمیشہ متحرک رہتا ہے جب آدمی اسکو ہاتھ لگاتا ہے ساکن ہوجاتا ہے خفقان اور رعشہ اور سستی اعضا کو نہایت مفید ہے جسکے پاس یہ پتھر ہوتا ہے اوسکو نسیان نہین ہوتا ہے حکما اسکا ذکر عوام سے پوشیدہ رکھتے تھے واللہ اعلم بحقیقۃ الحال **نوع تیسری اجسام دہنیہ کے بیان مین** حکما قائل ہین کہ باطن مین سرما مین گرم ہوتا ہے اور گرما مین سرد اسی لیے جو رطوبت کہ باطن زمین مین ہے ایام سرما مین گرم ہوتی ہے اور ایام گرما مین سرد ہوتی ہے پس رطوبات مین اگر دہنیت ہے بواسطہ حرارت کے کبھی گداختہ ہوجاتی ہین اور بسبب برودت کے پھر غلیظ ہوکر منعقد ہوجاتی ہین اور اکثر زمانے تک وہان رہتی ہین پس اوس سے کبریت اور زیبق اور نفط اور قیر وغیرہ پیدا ہوتا ہے بحسب اختلاف مواضع کے کہتے ہین کہ تاثیرات کیفیات یعنی حرارت اور برودت اور رطوبت سے اول زیبق و کبریت یعنی پارہ و گندھک پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ رطوبات بسبب حرارت گرما اور حرارت معدن کے لطیف اور سبک ہوکر صعود کرتی ہین اور سوراخون اور غارون مین جا کر ایک زمانہ تک وہان رہتی ہین پھر بسبب سردی زمستان کے غلیظ ہوکر ٹپکتی ہین چند بار ایسے ہی صعود اور ہبوط ہوتا ہے یہانتک کہ وہ رطوبات اجزاے ارضیہ کے بسبب حرارت معدن اور کیفیات خارج کے کبھی زیبق اور کبھی کبریت ہوجاتی ہین جیسا کہ بیان مفصل آگے آویگا اور جب زیبق اور کبریت باہم ملتے ہین مختلط ہوکر نضج پاتے ہین تو اور معدنیات مثل فضہ وغیرہ کے متولد ہوتے ہین جیسا کہ بیان ہر ایک کا مفصل گذرا واللہ اعلم بالصواب **زیبق** لکھا ہے کہ جب اجزاے ارضی کبریتی اور اجزاے آبی باہم مختلط ہوتے ہین باین طور کہ تفریق اونمین نہوسکے اور حرارت معدنی اور خارجی اونکو نضج دیتی ہے بعد نضج کے وہ اجزاے مختلطہ زیبق ہوجاتے ہین اور ہر قطرہ مدور ہوتا ہے اور پردہ خاکی نہایت لطیف اوسکو محیط ہوتا ہے جب قطرہ دوسرا اوسکے ساتھ متصل ہوتا ہے وہ پردہ پھٹ جاتا ہے اور دونون قطرہ ایک ہوجاتے ہین پھر پردہ خاکی لطیف گرد سے ملجاتا ہے ارسطو نے لکھا ہے کہ مادہ زیبق اور فضہ ایک ہے الا جب مادہ مین کوئی فساد لاحق ہوتا ہے تو سیماب ہوجاتا ہے اور بیان فساد کا سابق ہوچکا اور خاصہ پارہ کا یہ ہے کہ اگر بدن پر ملین جوئن وغیرہ بدن مین نہ پیدا ہونگی اور خاک اسکی خمیر مین ملاوین تو چوہے کھاتے ہی مرجاوینگے اگر آگ پر رکھین جو اوسکے قریب ہوگا تو اوسکو امراض صعب مثل فالج و خشکی دماغ و گندگی دہن و سنگیری و زردی رنگ وغیرہ کے پیدا ہونگے اور اوسکے دھوین سے سانپ اور بچھو …

گریز کرتے ہین اور اگر اجیانا دخان اوسکے پاس آجاتا ہی تو ہلاک ہو جاتے ہین شیخ نے لکھا ہی کہ دخان اسکا چشم کو نقصان کرتا ہی
اسی وجہ سے اکثر اہل کیمیا کی آنکھون مین نقصان آجاتا ہی اور سماعت مین بھی فتور ہوتا ہی لکھا ہی کہ محمد بن زکریا ابتدای عمر مین
کیمیا گر تھا آخر اندھا ہو گیا بغداد مین علاج کے واسطے گیا ایک طبیب سے ہزار دینار پر فیصلہ ہوا طبیب نے چند فلوس کے چند
ادویہ مفرد مرکب کر کے اوسکو دینا استعمال کرے حق تعالی نے شفا دی اوسوقت طبیب نے کہا کہ کیمیا یہ ہی کہ چند فلوس سے
ہزار دینار حاصل ہوے نہ یہ کہ تو نے دونون آنکھین اپنی ضایع کین اگر بمقابلہ آنکھون کے تمام عالم کا روپیہ صرف کیا جاوے
تو بھی کم ہی پس محمد بن زکریا نے شغل کیمیا گری کا ترک کیا اور تحصیل طب مین مشغول ہوا اور اگر پارے کو تنور مین ڈالدین
تو تمام روٹیان تنور سے گر پڑینگی اور اگر سیماب کانمین ڈالین تو عقل اوسکی زائل ہو اور دماغ مین ثقل عظیم پیدا ہو اور
عجب نہین کہ سکتہ یا صرع پیدا ہو جاوے طریقہ اوسکے نکالنے کا یہ ہے کہ سلائی ارزیز کی کان مین ڈالین پارہ اوسمین
چسپان ہوگا یا ایک پیسے کو دے اور اوس کان کو جسمین پارہ ہی نیچے کی طرف کرے تو پارہ کان سے گر جاوے گا
کبریت پیدایش اسکی اجزاے خاکی اور آبی اور ہوائی سے اسطور پر ہوتی ہی کہ بعض اجزا بعض مین مختلط ہوتی ہین اور
بسبب شدت حرارت معدن کے وہ اجزا پختہ ہوکر مثل روغن کے ہو جاتے ہین پس بسبب برودت کے بستہ ہو جاتے
ہین ارسطو نے لکھا ہی کہ اقسام اسکے بہت ہین سرخ سفید زرد بہترین اقسام سرخ ہی ملک مغرب مین قریب
بحر اوقیانوس کے اسکی کان ہی قریب آبادی نہین ہی اور یہ قسم عزیز الوجود ہی شب کو اسکی کان مین روشنی ہوتی ہی
حتی کہ چند فرسنگ سے وہ روشنی نظر آتی ہی اور جب اوسکو کان سے نکالتے ہین شب کو اوسمین روشنی نہین
ہوتی ہی یہ قسم صرع اور سکتہ اور درد شقیقہ کو مفید ہی اور کیمیا مین کام آتی ہی اور کبریت سپید رنگ سفید کو سیاہ
کرتی ہی اکثر چشمہ ہاے آب مین پانی کے ہمراہ بہتی ہی پانی مین اوسکی بو آتی ہی وقت اعتدال ہوا کے اوس پانی مین
نہانا اورام اور جراحات بلغمی کو مفید ہی اور ریاح فاسدہ و سوداوی کو دفع کرتا ہے شیخ نے لکھا ہی کہ کبریت ادویہ
برص سے ہے اگر اوسکو آگ نہ پہونچی ہو اگر کبریت کو بطم کے گوند مین ملا کر نشان ہاے ناخن پر لگاوین تو وہ نشان جاتے
رہین گے اور اگر سرکہ مین ملا کر سپیدی چشم پر لگاوین تو سپیدی زائل ہوتی ہے اور اگر ظروف کے ہمراہ نقرس پر لگاوین
تو مفید ہی اور خون حیض جاری کرتی ہی اور بخور اوسکا زکام اور نزلہ کو نافع ہے اور اگر اسکو پیسکر جسم پر ملین تو رنگت
بدن کی کھلجاوین اور اگر زن حاملہ کے نیچے اوسکا بخور کرین تو وہ عورت وضع حمل کریگی اور کبریت زرد موضع گزیدہ ہوام
کو نافع ہی اور زکام کو حبس کرتی ہے اور بخور اوسکا بالونکو سفید کرتا ہے اور اوسکی بو سے سانپ اور بچھو کیک وغیرہ بھاگتے
ہین خصوصاً اگر اسمین سُم خر یا روغن ملاوین تو نہایت سریع التاثیر ہے اور اگر کبریت کا بخور درخت ترنج کے نیچے کرین
تو تمام ثمر اوسکے گر جاوینگے **قیر** اسکی دو قسمین ہین جبلی اور آبی جبلی چشمہ ہاے آب سے مثل آب کے جو پہاڑ پر ہوتے
ہین اون مین جوش کھایا کرتا ہے اور آبی پانی کے ساتھ بہتا ہے اور ملائم ہوتا ہے جب ہوا سے سرد اوسپر گذرتی ہی

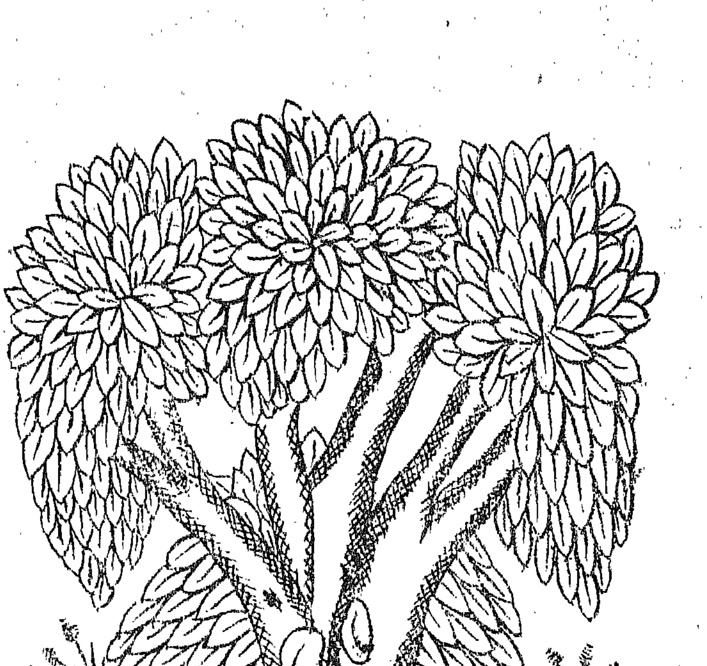
سخت ہو جاتا ہی جب اوسکو پانی سے نکالتے ہین ریگ اوسمین ملادیتے ہین اور دیگ مین رکھکر پکاتے ہین اور زمین پر ڈالتے
ہین بعد ازان اوسکو استعمال کرتے ہین یعنی اکثر کشتی وغیرہ مین لگاتے ہین تا پانی اوسکے اندر سرایت نکرے شیخ نے
لکھا ہی کہ کھانا قیر کا خون کو جو شکم مین منجمد ہوتا ہی گداختہ کرتا ہی اور ضماد اوسکا خنازیر کو پختہ کرتا ہے اور ثوبا کو زائل کرتا ہی
اور نقرس کو مفید ہی اور سعال اور خناق کو نافع ہے **نفط** پیدایش اسکی پانی سے ہوتی ہے پانی کے اوپر آجاتا ہے
رنگ اوسکا سپید اور سیاہ ہوتا ہی وجع مفاصل اور لقوہ اور فالج اور سپیدی چشم اور نزول آب چشم کو نافع ہے اگر
نصف مثقال نفط گزیدہ سگ کھالے تو نہایت مفید ہے اور اگر کسی عورت کے شکم مین بچہ مر گیا ہو وہ عورت
نصف مثقال نفط کھالے بچہ مردہ اور غلاف کہ جسمین بچہ ہوتا ہی وہ بھی گر جاویگا اور ضماد اوسکا حب القرع اور
آبلون اور گزیدہ ہوام کو نافع ہی نفط مین ایک ایسی قوت ہے کہ اگر دو چار مرتبہ اوسکو حرکت دین اوسمین آگ پیدا
ہوجاتی ہی **مومیائی** پیدایش اسکی مثل پیدایش قیر کے ہے مگر مومیائی عزیز الوجود ہی معدن اسکی ملک موصل اور
ملک فارس مین ہی استخوان شکستہ یا از جا رفتہ اور زخم اور لقوہ اور فالج کو پینا اور ضماد اوسکا مفید ہے اور اگر آب
مرزنجوش مین ملاکر ناک مین ڈالین تو لقوہ اور درد شقیقہ اور صداع بارد اور صرع کو نافع ہے اور خناق اور خفقان کو
بھی سودمند ہے اور روغن کے ہمراہ مقام گزیدہ ہوام پر لگاوین تو فائدہ بخشتی ہی صاحب اختیارات بدیعی نے لکھا ہے
کہ ویسقوریدوس کہتا ہی منافع مومیائی کے بہت ہین لطیف اور محلل ہے طبیعت اوسکی تیسرے درجے مین گرم ہے
اور شیخ کہتا ہی کہ طبیعت اسکی دوم مین گرم اور اول مین خشک ہی مقوی روح ہی ورم ہاے بلغمی کو مفید ہے اگر صعتر کے
ہمراہ پیوین اور سکنجبین کے ساتھ خون جاری کو بند کرتی ہے اور درد حلق کو نافع ہے اور پانی کے ساتھ دافع خفقان
اور عقرب گزیدہ کو نافع ہی اور شراب خالص کے ساتھ اور شراب اور پانی مین ملاکر بھی استعمال کرتے ہین اور روغن مین
بھی ملاکر موضع گزیدہ پر لگاتے ہین اور واسطے شکستگی استخوان وغیرہ کے نہایت مفید ہی اور بہت جلد مقام
شکستہ تک نفوذ کرتی ہی اگر بقدر نصف دانگ کے مومیائی آب جوشان مین ملاکر مستسقی کے شکم پر لگادین تو مفید
ہووے اور واسطے امساک بول کے تخم کرفس کے ساتھ جوش کرکے تناول کرتے ہین اور ابتداے برص اور جذام
اور داء الفیل مین سات روز پیاپے افتیمون یعنی اکاس بیل وامربیل ساتھ پینا نہایت مفید ہے اور درد معدہ
کہ سردی سے ہوا اور سوء الہضمی کو استعمال اسکا شراب کے ساتھ بقدر دو دانگ نافع ہی اور زہر خوردہ اور گزیدہ مار و کژدم کیواسطے
استعمال اسکا ہمراہ بادیان و پودینہ کوہی کہ پانی مین جوش کیا ہو نہایت مفید ہی اور رعشہ اعضا کیواسطے استعمال اسکا ہر روزہ
ہمراہ جوشاندہ زنجبیل و صعتر کے نافع ہی عورتون کو جو عوارض سردی سے رحم مین لاحق ہوتے ہین انکو ہمراہ آب تربات کے بقدر
دو دانگ کے نفع ہی اور تپ ربع کو نصف دانگ بسم بادآورد کے جوشاندہ کے ہمراہ نافع ہی مومیائی کے سوا اس قسم کے اور بھی اقسام ہین کہ
پہاڑون یا دریاؤن سے ملتی ہی اوسکو قفر الیہود کہتے ہین منافع اسکی بھی قریب مومیائی کے ہین عنبر دریا سے نکلتے ہین

اتفاق ہی لیکن بعض کہتے ہین چشمہ سے نکلتا ہی اور بعض قائل ہین کہ حیوان آبی کا سرگین ہی اور بعض کہتے ہین کہ بارش نرم سے کہ اوسکو طل کہتے ہین جو دریا مین پتھر پر پڑتی ہے اوس سے پیدا ہوتا ہے جیسے کہ ترنجبین ایک خار مخصوص پر طل سے ہوتی ہے ملک خراسان مین بہ صورت دریا سے نکلتا ہے رنگ اسکا اشہب اور کبودی اور زرد ہوتا ہے بہتر مین اقسام اشہب ہی اوسکو سپند کہتے ہین اور کبودی کو فستقی کہتے ہین اور زرد کو خشخاشی بعض اوقات دریا سے رنگ سے بڑے بڑے ٹکڑے نکلتے ہین اور اکثر بقدر سر انسان کے ٹکڑے ملتے ہین اور کبھی اوسکو ماہی کلان کھا جاتی ہی پس وہ مردہ ہوکر پانی پر آتی ہی لوگ اوسکو باہر نکال لیتے ہین اور اوسکا شکم چاک کرکے اوسمین سے عنبر نکال لیتے ہین اور یہ بہترین اقسام ہی بحار اوسکو پہچانتے ہین طبیعت اوسکی اول درجہ مین خشک اور دوم مین گرم ہی مقوی اعصاب اور حواس ہے اور امراض باردہ اور بلغمی کو مثل درد معدہ اور درد شقیقہ اور صداع باردہ کو بھی دھونی اسکی مفید ہے اور وجع مفاصل بلغمی اور فالج اور لقوہ کے مراہم اور مشروبات مین استعمال ہوتا ہی جیساکہ تفصیل اسکی کتب طب مین مذکور ہے بقدر ایک دانگ کے پینا اسکا مفید ہے اور زائد اس سے مضر واللہ اعلم بالصواب **نظر دوسری بیان نباتات مین** نبات متوسط ہے درمیان معادن اور حیوان کے یعنے جماد سے عالی ہے کہ اسمین نمو ہے اور جماد مین نمو نہین ہے اور حیوان سے سافل ہے کہ حیوان حساس متحرک بالارادہ ہی اور یہ نہین ہی چونکہ نبات اجسام نامیہ سے ہے لہذا چند قوی مین شریک حیوان کے ہی جاذبہ و ماسکہ و ہاضمہ و دافعہ و غاذیہ و نامیہ و مولدہ و مصورہ قوت جاذبہ اجزاے لطیفہ ارضیہ و مائیہ کو اپنی طرف کھینچتی ہے و قوت ہاضمہ اون اجزا کو استعداد جزو نبات ہونے کی دیتی ہے اور قوت دافعہ فضلات کو کہ جزو نبات ہونے کی صلاحیت اونمین نہ ہے دفع کرتی ہے اور قوت غاذیہ اونہین اجزا سے بدل اجزاے متحللہ جسم نبات کا کرتی ہے یعنی حرارت آفتاب و ہوا سے جسقدر کہ اجزا کہ جسم نبات سے تحلیل ہوتے ہین اونکا بدل ان اجزاء مستعدہ سے پہونچاتی ہے بعد اوسکے قوت نامیہ اقطار اور اطراف جسم مین تقسیم کرکے جسم کو بڑھاتی ہے ایک زمانہ معین تک پھر قوت مولدہ وہ مادہ پیدا کرتی ہے کہ اوسے مثل لانے کی صلاحیت جسم نباتی مین ہوتی ہی اور اسی مادہ کو جسم حیوان مین نطفہ کہتے ہین اور اوس مادہ مین قوت مصورہ ہوتی ہے کہ اجسام نبات کو بصور گوناگون مصور کرتی ہے اسیطرح قدرت باری تعالی سے درخت پیدا ہوتے ہین اور دیکھتے ہین اور کیا شان اوسکی ہے کہ بعض اثمار سے وہ ہین کہ اونکا لب انسان کے لیے غذا کیا مثل جوز و لوز وغیرہ کے اور بعض وہ ہین کہ گودا اونکا غذا کیا مثل سیب اور بہی وغیرہ کے اور بعض وہ ہین کہ کل اونکا غذا کے لیے مقرر فرمایا مثل انجیر وغیرہ کے اب جاننا چاہیے کہ نباتات دو ہین شجر اور نجم شجر وہ ہے کہ جسکی ساق ہو اور جسکی نہو وہ نجم ہے اشجار مثل حیوانات بزرگ کے ہین اور نجوم مثل حیوانات خرد کے

قسم پہلی بیان اشجار مین اشجار مثمرہ اکثر چھوٹے ہین بہ نسبت اشجار غیر مثمرہ کے اسلیے کہ کل غذای مثمرہ نفس شجر مین نہین صرف ہوتی ہو بلکہ بعض اجزاء غذا صرف ثمر ہوتے ہین اور کیا ہے شان باری تعالیٰ کی کہ اشجار کو لباس اوراق سے زینت دی جیسا کہ حیوانات غیر ناطق کو لباس بالون اور صوف سے او حیوانات ناطق کو صناعی سے اور اوراق اشجار صرف زینت کے لیے نہین ہین بلکہ اثمار اونکے سایہ مین خوب پختہ ہوتین اور خراب نہوں اور یہ بھی حکمت ہی کہ اوراق متفرق ہوتے ہین بہت متصل نہین ہوتے ہین اسلیے کہ اگر متصل ہوتے تو اثمار پتون مین پوشیدہ رہتے اور پختہ نہوتے اور اگر بہت دور دور ہوتے یا بالکل نہوتے تو اثمار حرارت آفتاب سے جل جلتے اور اختلاف اصناف و الوان و اشکال اشجار و ذائقہ و خوشبو اثمار عجیب ہی کہ ارباب بصیرت کے لیے صانع حقیقی کی طرف دلیل قوی ہی خود اللہ پاک اپنی حمد فرماتا ہی کہ ہم ایسے صانع ہین کہ ایک ہی پانی سے اشجار کی پرورش کرتے ہین اور پھر کھانے مین بعض کو بعض سے فضیلت ہی اب کر بعض اشجار مشہور کا واسطے تفضیل کے بترتیب حروف معجم کے کیا جاتا ہی **آبنوس** درخت مثل پارہ سنگ کے سیاہ معلوم ہوتا ہی اوسکی چوٹی پر پتے سبز ہوتے ہین لکڑی اوسکی بسبب غلبہ اجزاء ارضیہ کے بہت بھاری ہوتی ہی حتی کہ جب اوسکو پانی مین ڈالتے ہین غرق ہو جاتی ہی بخلاف اور لکڑیون کے اسمین جلانے سے خوشبو آتی ہے خاکستر اسکی اگر پانی مین حل کرکے آنکھون مین لگاوین تو سپیدی مدیالبو کو نافع ہو اور بعض لوگون نے لکھا ہے کہ عضو سوختہ اور نفخ شکم کو نافع ہی

آس فارسی مین اسکو مورد کہتے ہین لکھا ہی کہ جب اس درخت کو لگاتے ہین پہلے زمین کھود کے گڑھی مین یک ریت ڈالتے ہین پھر اوس مین درخت بٹھاتے ہین اور گرد اوسکے اگر جو بوتے ہین تو جو کی وجہ سے اسکو قوت زیادہ ہوتی ہی اور درخت اچھا ہوتا ہے شیخ نے لکھا ہے کہ پتے اوسکے بدن مین خوشبو پیدا کرتے ہین اور بالون کو دراز اور سیاہ کرتے ہین اور جڑون کو مضبوط کرتے ہین اور خاک اوسکی اثر مین مثل قدو تیا کے ہی بدن کو داغ سیاہ اور سفید چیپ جاتے ہین اونکو دفع کرتی ہی اور

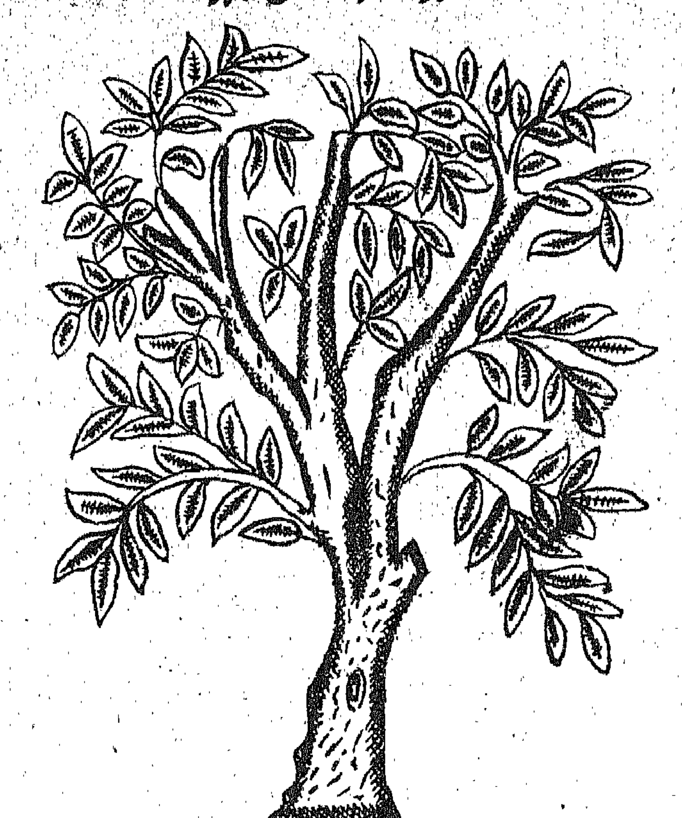
صورت درخت آبنوس کی یہ ہے



ایک قسم کا کڑی

پانی کے ساتھہ اگر تناول کرین تو گزیدہ عقرب کو نافع ہو اور اگر اوسکے تخم کو پانی مین پیسکر کلی کرین تو کیڑے دانتون کے دفع ہوتے ہین

صورت درخت آس یہ ہے



اترج فارسی مین اسکو ترنج کہتے ہین
لکھا ہے کہ اگر خاکستر برگ کدو اس درخت
کے نیچے بچھاوین تو ثمر پیدا ہونگے
اور خراب نہونگے اور اگر درخت ترنج
ضعیف ہو اوسپر برگ کدو ڈالدین
تو قوی ہوگا برگ اسکے جلانے سے
بوے لسن اور پیاز کی دور کرتی
ہے اور دہن مین خوشبو پیدا ہوتی
ہی جو شخص چاہے کہ جرم درخت ترنج
بزرگ ہو اور پھل اوسمین بہت پیدا
ہون چاہیے کہ درخت کدو کی خاک خون مین
ملاکر درخت ترنج کے نیچے ڈالدے

اور اگر چاہے کہ پھل اسکے دیر تک درخت پر رہین تو اوسکے تھالے کو ترشی مین بھر دین تمام سال اوسمین تازگی رہیگی درخت بڑھے گا اور پھل خواہ مخواہ دیر تک رہینگے اور اگر چاہے کہ رنگ ترنج سرخ ہووے پس چاہیے کہ شاخ درخت توت لاکر اوسمین وصل کرین اور اگر ترنج کو جو مین رکھتے ہین تو مدت دراز تک رہتا ہے حکیم بلیناس نے لکھا ہے کہ برگ ترنج پیسکر روٹی پکاوے اور اوسپر روغن بادام لگاکر جس شخص کے کھانے کو دیگا وہ شخص اوس سے محبت کریگا ابن الفقیہ نے لکھا ہے کہ بادشاہان فارس سے ایک نے چند حکما کو مقید کیا اور حکم دیا کہ انکو روٹی اور کوئی فواکہ کی قسم سے ملا کرے اون لوگون نے ترنج اختیار کیا لوگون سے اوسکے سبب دریافت کیا اونھون نے بیان کیا کہ پوست اسکا خوشبو ہی اور مغز اوسکا میوہ اور ترشی اوسکی پدرقہ اور تخم اوسکے روغن ہین پوست ترنج اگر دہن مین رکھین تو منھہ مین خوشبو آویگی اور صاحب فالج کو نافع ہی اور پوست کی خاک کا ضماد برص اور قوبا کو مفید ہی اور ضماد اوسکا گزیدہ افعی کو نافع ہی شیخ نے لکھا ہی کہ پوست ترنج کو اگر پشمینہ مین رکھین تو اوسمین کیڑا نہ لگیگا اور بو اوسکی فساد ہوا اور غائلہ طاعون کو دفع کرتی ہی ترشی اوسکی مجلی چشم ہے اور داغ سیاہ کو بدن سے زائل کرتی ہے اور کھانا اوسکا شہوت زیادہ کرتا ہے اور عصارہ اوسکا اگر روشنائی مین ڈالین تو بعد چند ایام کے سیاہی جاتی رہیگی اور اگر کتاب پہ لگاوین تو کاغذ سپید ہوجاویگا اور سیاہی باقی رہیگی اور اگر تخم اوسکے پیسکر

گزیدہ یا مار و عقرب پر لگاوین فی الحال درد ساکن ہو اور اگر تخم ترنج کو کسی پارچہ مین باندھکر عورت کے بازو سے چپ
باندھیں تو جبتک وہ تخم اوسکے بازو پر رہین گے وہ عورت حاملہ نہوگی

صورت درخت ترنج کی یہ ہے



اجاص فارسی مین اسکو آلو کہتے ہین لکھا ہے کہ اگر درخت آلو کو آب آلو سے پانی دین تو آلو خوش ذائقہ ہوگا اور اگر
زہرہ گاؤ درخت آلو سے شیرین مین ڈالدین تو پھل کیڑے سے محفوظ رہین گے اگر برگ آلو کو جوش کرکے اوس پانی
سے کلی کرین رطوبات کو بن دندان سے دفع کرے اور اگر کوئی شخص چاہے کہ آلو زمانہ دراز تک خراب نہو اور قائم رہے
تو آلو کو کسی ظرف مین رکھکر اوپر سے عصارہ اوسکا بھر دین اور ظرف کو مٹی سے بند کردین ہمیشہ تازہ رہین گے اور
آلو دافع حرارت و تشنگی ہے

صورت درخت آلو کی یہ ہے



آزاد درخت ہوتا ہے ملک ... مین اور اوسکو کہتے ہین ثمر انار ہوتا ہے ہین جو کھاوے افسردہ اوسکا تو جون مرجاتی دراز ہوتے ہین نزدیک اگر

یہ درخت بڑا طبرستان طاحک بھی اوسکا مشابہ آ اور پتے زہر ہلاک ہووے اگر سبر مین لگاوین ہے اور بال بعض کے شہد کے ساتھ

استعمال کرین تو ضرر سم مندفع ہو اور قولنج کو بھی نافع ہووے شیخ نے لکھا ہی کہ پھل اوسکے بھی زہر ہین جو کھالے
نہایت تکلیف اوٹھاویگا اور عجب نہین کہ ہلاک ہوجاوے

صورت آزاد درخت کی یہ ہی



ام غیلان

بہت بڑا ہوتا
اوسکے تیز
بہت ہوتے
درخت صمغ
شیخ نے
اسکی چھلکو
ہین بخور اوسکا
کرتا ہے اور
کو بالکل دفع

بان اشجار

یہ ہی دانہ اوسکا
اور سپید ہی مائل
روغن بان بھی استعمال
زائد اگر شریک
کہ خوشبو اچھی ہوتی
نہین ملتا ہے تو
کرتے ہین شیخ نے
اگر مرہم بناوین سیاہ
جسم اور علامت
ہی اور اگر جوش کرکے
درد دندان کو نافع ہی
کر خون بینی کو بند کرتا ہی

یہ درخت جنگلی
ہے اور خار
اور دراز اور
ہین اور اوسکو
بھی کہتے ہین
لکھا ہے کہ
بنک کہتے
بدن کو خوشبودار
بو سے فورہ
کرتا ہے
مشہور ہے

دانہ نخود سے بڑا
ہوتا ہے غالیہ مین
کرتے ہین اور عنبر سے
کرین تو اور بہتر ہے
ہی اور اگر روغن بان
حب قطن شریک
لکھا ہے کہ حب البان کا
داغ اور سپید داغ
زخم اور مسون کو مفید
اوسکے پانی سے کلی کرین
اور بعض لوگون نے لکھا ہی
اور خارش کو دفع کرتا ہی

صورت درخت ام غیلان کی یہ ہی



صورت درخت بان کی یہ ہے



بطم فارسی مین اسکو بانشق کہتے ہین یہ درخت کوہی ہے پھل اوسکے دانہ ہوتے ہین شیخ نے لکھا ہے کہ اگر ثمر اسکا زخمون کے داغون پر لگاوین تو نافع ہو اور بعض لوگون نے لکھا ہے کہ قوت باہ زیادہ کرتا ہے خصوصًا جسوقت کہ تر و تازہ ہو اور روغن اوسکا لقوہ اور فالج کو نافع ہے اور الاخواہش طعام کو زائل کرتا ہے اور گوند اوسکا مثل پھل کے نافع ہے اگر پانی کے ساتھ تناول کرین تو گزیدہ سانپ اور مکڑی کو نافع ہے ۔

صورت درخت بطم کی یہ ہے



بلسان یہ درخت ملک مصر مین ایک مقام معین پر ہوتا ہے کہ اوسکو عین الشمس کہتے ہین خوشبو اسکی برگ درخت کی مشابہ سداب کے ہے رنگ اسکا مائل بسپیدی ہے شیخ نے لکھا ہے کہ اکل اوسکی اور پھل اسکے دافع امراض ریہ قتل سل و ذات الجنب و صرع و عرق النساء و سپیدی چشم و دوران سر

عسر البول کے ہین آور بعض نے لکھا ہی کہ رطوبات رحم زن عقیمہ اور تمام سمیات کو نافع ہی روغن اسکا نہایت عزیز الوجود ہی سلاطین لوگون کو بطریق ہدیہ دیا کرتے تھے لکھا ہی کہ خاصیت اس روغن کی اوسوقت ہوتی ہی کہ اسکے درخت بیز آبپاشی اوس چشمہ کے پانی سے ہو کہ جسمین حضرت عیسی علی نبینا وعلیہ السلام نے غسل فرمایا تھا جب ستارۂ شعری طلوع کرتا ہی ساق درخت بلسان کو لوہے سے مجروح کرتے ہین اور وہان پر شیشہ رکھدیتے ہین پس جو تری کہ اوسمین سے نکلتی ہے وہان جمع ہوتی ہی ایک مرد نصرانی وہان رہتا ہے وہی اوسکو نکالتا ہی اور وہی اوسکو پختہ کرتا ہی سوا اوسکے اور کوئی نہین جانتا ہی جب وہ شخص قریب المرگ ہوتا ہی اپنی اولاد سے ایک کو یہ عمل بتاتا ہی اور اسیطرح پشت ہا پشت سے اوسیکے خاندان مین یہ کام چلا آتا ہی ہر سال بمقدار چند رطل کے اوس سے روغن حاصل ہوتا ہی یہ روغن نہایت عزیز الوجود ہی جسقدر قیمت کو چاہتا ہی بیچتا ہے زخمہاے فاسدہ اور استخوان شکستہ کو مفید ہی روغن اسکا اسکے دانہ سے قویتر ہے اور ہر دانہ اسکا اسکی لکڑی سے قوی تر ہی اور لکڑی اسکی سب لکڑیون سے اچھی ہی اسکی لکڑی گندم گون اور خوشبودار ہوتی ہے شیخ نے لکھا ہے کہ روغن اسکا پردۂ چشم کو روشن

صورت درخت بلسان کی یہ ہے



کرتا ہے اور بچہ
رہجاتا ہے اوسکو
یعنی جھلی کہ جسمین
بعض لوگون نے
اسکا فالج کو نافع
پختہ کرنے کے
ہو جاتا ہے بلوط
اور مشہور ہے
درخت کے ایک
بلوط ہوتے ہین
مازو پس اگر

کہ شکم مادر مین
نکالتا ہے مع مشیمہ
لڑکا ہوتا ہے اور
لکھا ہے کہ روغن
ہے یہ روغن بعید
مثل موم روغن کے
درخت کو ہی معروف
لکھا ہے کہ اس
سال ہے کے پھل
اور ایک سال کے
یہ امر درست ہے

تو درخت درختون مین مثل خرگوش کے حیوانون مین ہے کہ ایک سال مادہ اور ایک سال نر ہوتا ہی واللہ اعلم بصحتہ لکھا ہے کہ اگر برگ درخت بلوط سانپ پر ڈالین تو وہ اپنی جگہہ سے جنبش نکرسکے گا شیخ نے لکھا ہی کہ اگر ثمر اسکی پیسکر زخمون پر رکھین تو زخم اچھے ہو جائینگے اور زہر اور جریان خون کو نافع ہے اور بعض لوگون نے لکھا ہے کہ اگر خاک اسکی موشہاے دشتی کے سوراخ مین ڈالدین تو اوسکے

آپس میں عناد پیدا ہوگا اور قوی ضعیف کو ہلاک کریگا

تفاح فارسی کہتے ہیں لکھا ہے کے گرد پیاز دشتی بین کبڑے نہ پڑینگے سیب کے گلاب سرخ ہوگا یا گرد کھودکے اوسمین اور نوک کا بھرین سرخ ہوگا اور بھرین اور کبھا سے کہنہ کی تلچھٹ شگوفہ اوسکے

ہیں اسکو سیب کہ اگر درخت سیب لگاوین تو سیب اور گرد درخت لگاوین تو سیب اوسکے گرد ہا تلبیط انسان تو سیب اوسکا اگر سرگین سے آب سکے شراب سے سینچین تو مطلقا نگر ینگے

صورت درخت بلوط کی یہ ہے



اور ذائقہ اوسکا اچھا ہوگا شیخ نے لکھا ہے کہ عصارہ برگ سیب سمیات کو نافع ہے اور کہل اوسکا مقوی دل و دماغ ہے الا اوسکے کھانے پر مداومت وجع اعصاب پیدا کرتی ہے حضرت امیر المؤمنین علی بن ابیطالب کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے کہ سیب میں چند امور عجیب ہیں صفرت دری حمرت ذہبی بیاض فضی سے چشم کو اوسکی حسن شکل اور لون سے لذت حاصل ہوتی ہے اور دماغ کو اوسکی بو سے قوت اور ذوق اوسکی خوشبو سے لذت پاتا ہے بعض شعرا نے اسکی مدح میں اشعار لکھے ہیں اور بعض لوگوں نے لکھا ہے کہ عصارہ سیب نقرس اور ضعف دلکو مفید ہے اور سیب خام دافع سم عقرب اور تمام سمیات حارہ ہے اگر سیب کو برگ انجیر میں لپیٹ کر زمین میں دفن کردین یا برگ جوز میں لپیٹ کر آفتاب میں رکھین مانند دراز تک رہتا ہے

صورت درخت سیب کی یہ ہے



تنوب یہ درخت اور کوہستان ملک شیخ نے لکھا ہے لگاوین نوز خم شراب اسکی اگر سرکہ کے درد دندان کو نافع

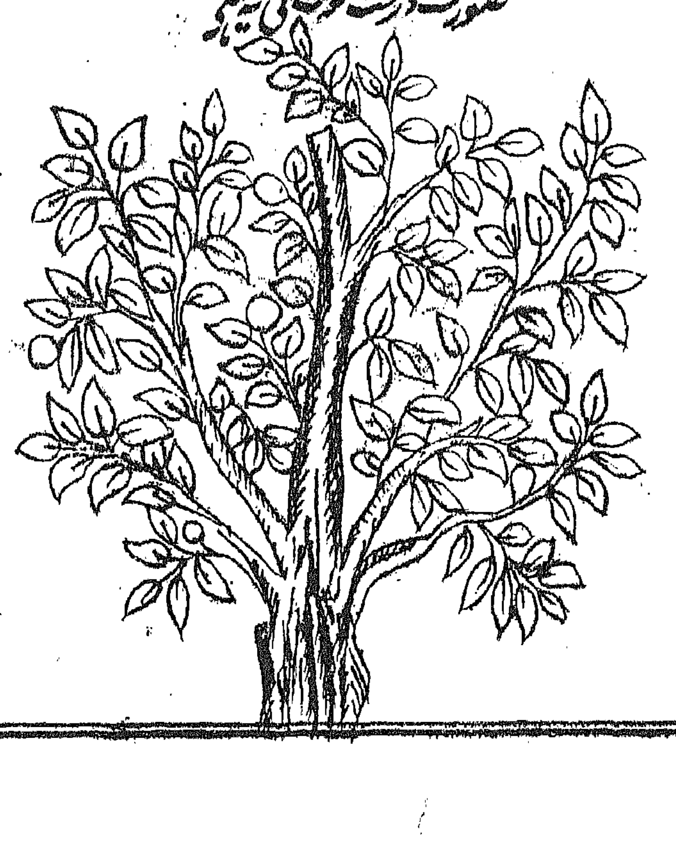
بہت بڑا ہوتا ہے روم میں پیدا ہوتا ہے کہ اگر اسکو زخم تازہ پہ نہ ہوگا اور لکڑی ساتھ استعمال کرین ہے اور دانہ اوسکا

گھوڑونکا دانہ ہوتا ہی طبیعت اوسکی خشک ہی نفث الدم سینہ وغیرہ کو مفید ہی اور گوندا اوسکا کھانسی کو نہایت سودمند ہی اگرچہ کہنہ ہو اور اوسکے درخت سے پانی مانند قیر کے جاری رہتا ہی وہ پانی سپیدی ناخن کو زائل کرتا ہی اور اگر ہوائی پرچھ پیر مین پیدا ہوتی ہی لگاوین تو ہوائی جاتی رہیگی اور اگر بدن کے بال گر پڑے ہون تو اوسکے پانی سے بال پھر نکل آوینگے اور یہ پانی پلکون کو بھی نافع ہی اور بصارت کو بھی قوی کرتا ہے

صورت درخت تنوب کی یہ ہی



صورت درخت توت کی یہ ہی

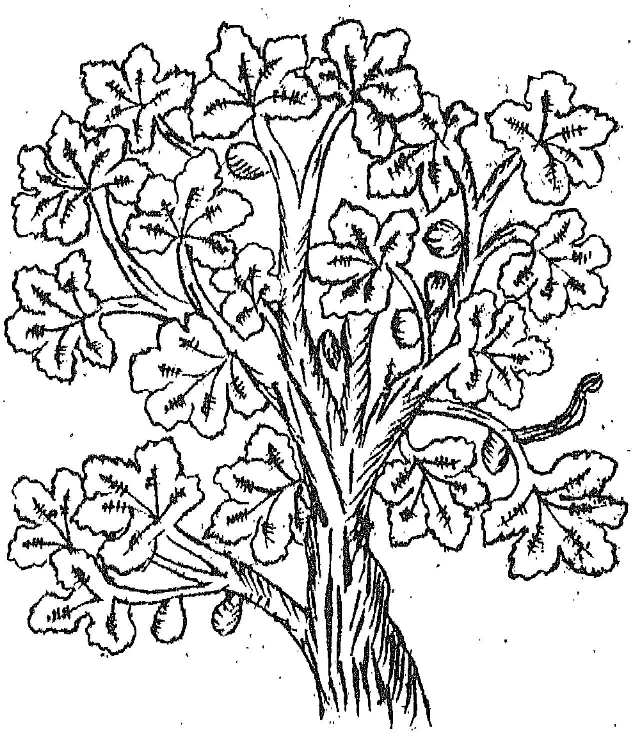


توت یہ درخت ہی اسلیے کہ ریشم کے پاتے ہین توت شیرین اور توت ترش کو نیائی اگر درخت توت کے نیچے پیاز نرگس اور پیاز موش درخت توت قوی ہوگا شیخ نے لکھا ہی انجیر سیاہ کو آب سپید بالون پر لگاوین اور کلی برگ توت نافع ہی اور بعض کہ برگ توت ترش خناق کو نافع ہی اور گزیدہ رتیلا کو مفید گزیدہ عقرب پہ لگاوین ہمراہ ترنجبین کے تین فارسی مین جب چاہین کہ درخت کہ اوسکے درخت آسب کمک مین

عظیم ہوتا ہی اور عزیز کپڑے اس سے پرورش کو اہل عرب فرصاد کہتے ہین لکھا ہی کہ پیاز دشتی کہ اوسکو بھی کہتے ہین بوئین اور بہت بار آور کہ برگ توت اور برگ باران مین جوش کرکے تو بال سیاہ ہو جاوینگے ترش کی درد دندانکو لوگون نے لکھا ہے درد گلو اور ارباب عصارہ برگ توت ہی اگر توت سیاہ کو درد ساکن ہو اور حب القرع کو نافع ہی اسکو انجیر کہتے ہیں انجیر لگاوین چاہیے کو ایک روز ڈال دین اور

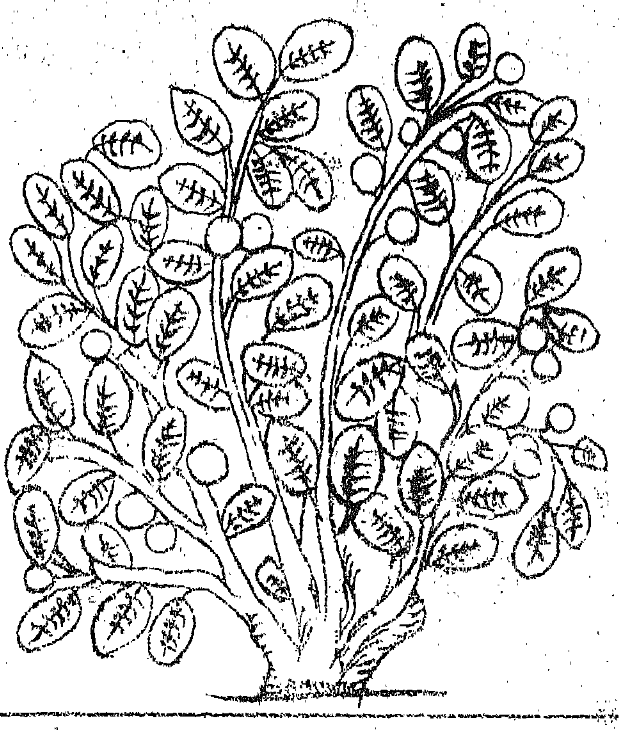
اوسکے نیچے سرگین گاؤ رکھدین بعد ازان دوسرے دن جہان درخت لگانا منظور ہو لگاوین تو پھل اوسکا اچھا ہوگا اور اگر اوسکے درخت کے نیچے خرچنگ کو نمک آسمان گونی کے ساتھ دفن کرین تو پھل اوسکے نگر ینگے اور شیرین زیادہ ہونگے شیخ نے لکھا ہی کہ چوب درخت انجیر درد خصیہ اور گزیدہ رتیلا کو مفید ہے چاہین تناول کرین یا ضماد اور دخان چوب انجیر درد مثانہ اور ورم خصیہ کو نافع ہے اور دود چوب انجیر کا اگر گزیدہ جانوران زہر آلود پر لگاوین تو زہر بدن مین سرایت نکریگا اور شاخین انجیر کی اگر دیگ مین گوشت کے ڈالین تو گوشت پختہ ہوجاتا ہی رطوبت چوب انجیر کی اگر باغ مین ڈالدین تو کیڑے جو باغ مین پیدا ہوتے ہین مرجاوینگے اور اگر ورق تازہ اور ثمر خام انجیر زخم سگ دیوانہ پر لگاوین نافع ہے اور اگر اوسکا مرہم بناکر زخم راسو پر لگاوین تو مفید ہوگا شیرہ برگ انجیر گندگی پوست کو دفع کرتا ہے اور داغون کو دور کرتا ہے اور اگر برگ انجیر تازہ دودھ مین ڈالین تو دودھ بستہ ہوجاویگا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ اللہ پاک نے فرقان مجید مین انجیر کو بقسم یاد فرمایا ہے اسلیے کہ مشابہ پھلون بہشت اور بقدر ایک لقمہ کے ہے اور تخم و استخوان سے خالی ہے کوئی شخص انجیر خدمت مین جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لایا آپ نے فرمایا اگر مین کہتا کہ میوہ بہشت سے اوترا ہی تو انجیر کو کہتا انجیر قاطع بواسیر اور نافع نقرس ہے شیخ نے لکھا ہی کہ اگر انجیر خام کو سپیدی داغہاے جسم اور مسون پر لگاوین تو مفید ہو اور اگر اسکو ہمیشہ کھایا کرین فربہی پیدا ہو اور رنگ اچھا ہو لیکن بدن مین جوئین اکثر پیدا ہونگی اور انجیر تر خشک صاحب صرع کو نافع ہے اور دودھ اوسکا مسونکو دفع کرتا ہے اور زخم کے گوشت فاسد کو قطع کریگا اور دودھ اوسکا ہمراہ شہد کے آنکھ کے جالے کو دور کرتا ہے اور گزیدہ عقرب کو نافع ہے اور کھانا اسکا جس

صورت درخت انجیر کی یہ ہے



پھولی زیادہ کرتا ہے محمد بن زکریا نے لکھا ہے کہ اسکے دخان سے مچھر وغیرہ بھاگتے ہین

صورت درخت جمیز کی یہ ہے

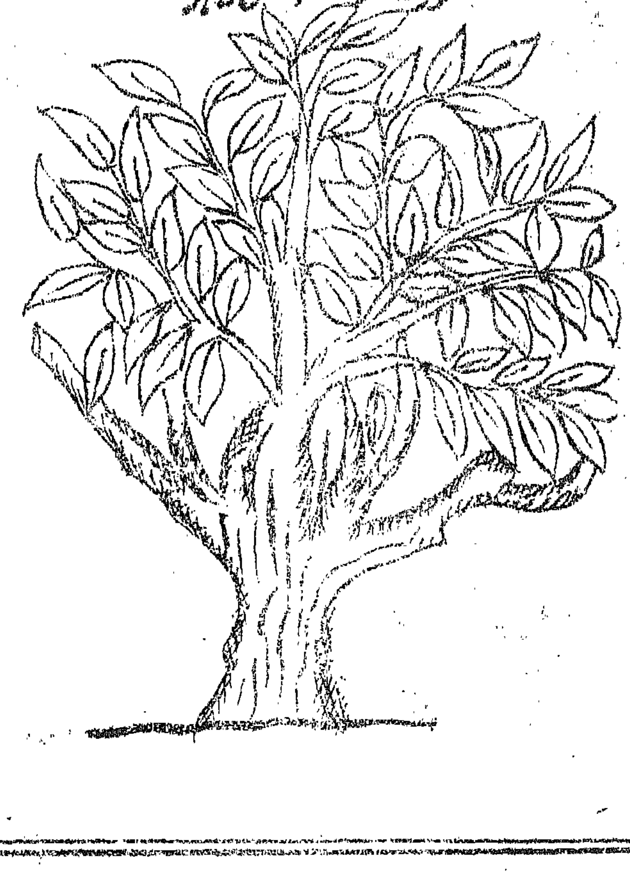


جمیز یہ درخت
درخت انجیر کے
برگ اوسکے شکل
ہوتے ہین ایک
پھلتا ہے اور پھل
سے موہین نکلتے
کسی شے کے داغ
شدید برگ جمیز
جاتے رہینگے
کہ کاٹے ہین ایک
لگاوین تو سفید

مشہور ہے شکل
ہوتا ہے اور
برگ توت کے
سال مین چار مرتبہ
اوسکے شاخون
ہین اگر بدن پہ
ہون چند مرتبہ
لگاوین وہ داغ
اور اگر خنازیر
عارضہ ہوتا ہے
ہوگا پھل اسکا

زخمون کو مندمل کرتا ہے اور اورام صلبہ کو تحلیل کرتا ہے اور کھاتا اور نچوڑا اسکا گزیدہ مارکو مفید ہے

صورت درخت جوز کی یہ ہے



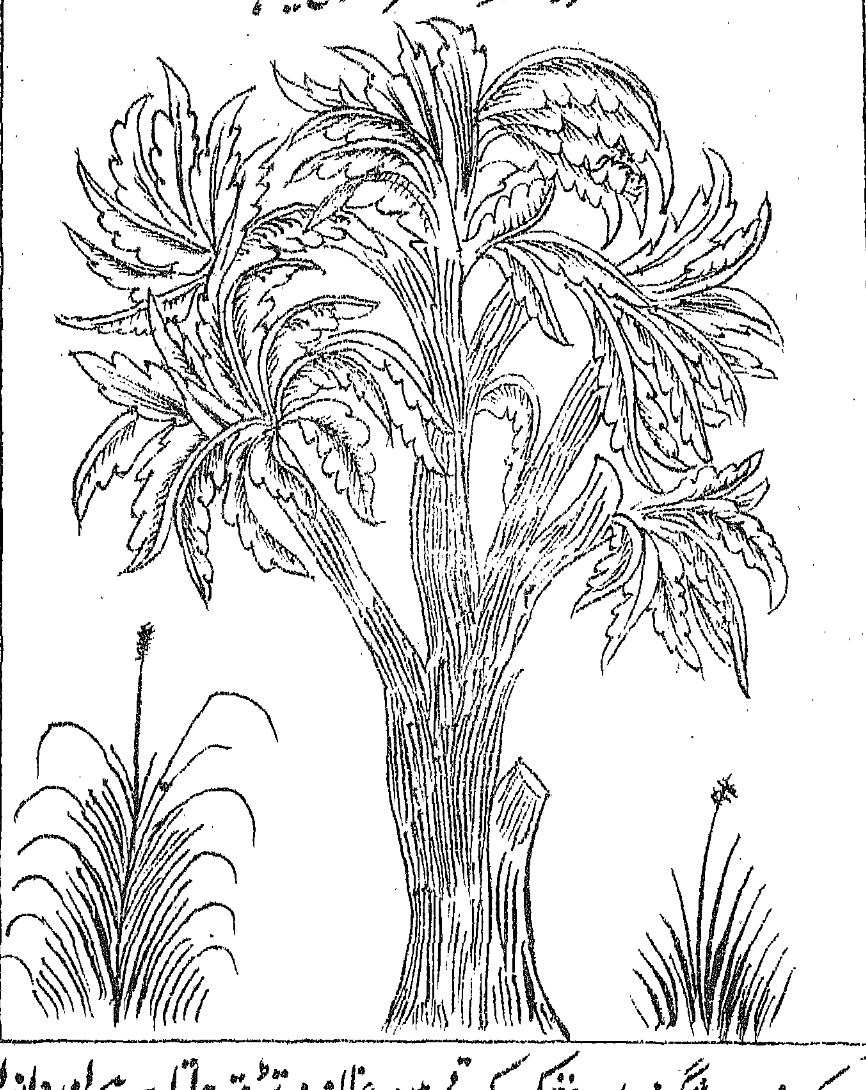
جوز یہ درخت مشہور ہے
سردسیر مین اچھا
کہ جو شخص چاہے
مسلم یا تو سے
چاہیے کہ جوز کو اوسکے
مین ڈال دے بعد
نکال کر بو دے
پس جب وہ درخت
اوسکا تخم سے
اگر مغز اوسکا کسی
دلسیہ یا برگ گرم مین
اور اگر جوز بو نے

وہ مغز درست ہوگا
ہوتا ہے لیکن
کہ پوست جوز کا بلا تکلف
جدا ہو جاوے
نابالغ کے پیشاب
پانچ روز کے اوسکو
اور اوسپر راکھ ڈالدے
بارآور ہوگا پوست
جدا ہوگا اور سیلاب
کپڑے یا کاغذ یا برگ
لپیٹ کر بو دین
کے وقت تھوڑا

گلاب و سپیدۂ الدین توثمراوسکے کلاں اور زیادہ ہون گے جوز کا پیوند کسی درخت کے ساتھ سوائے درخت پستہ کے نہین ہوتا ہے اور اوس پیوند سے جوز عجیب غریب پیدا ہوتا ہی اگر جوز مین سوراخ کرکے دیگ مین ڈالدین زنگ سے دیگ کو صاف کردیگا اگر زیت مین ڈالدین مدت دراز تک خراب ہوگا ضماد اوسکا گزیدہ سگ دیوانہ کو مفید ہے شیخ نے لکھا ہی کہ اگر جوز تر کا مرہم نشان ضرب پر لگادین تو وہ نشان زائل ہونگے اور مغز اوسکا صداع پیدا کرتا ہی اور زبان کو سنگین اور اگر استعمال جوز کا بکثرت کرے حب القرع دفع ہو جاوے اگر پوست جوز کو جلاکر زخمون پر لگادین تو زخم خشک ہوجاوینگے اور اگر جوز کو مع مغز اور پوست جلاکر وسمہ بنادین تو بال سیاہ ہوجاوینگے

خسرو دار کسری شاید بعضوں کا سرہ سے انکا سدرہ یہ درخت اسکی لکڑی کو کہتے ہین لکھا ہے کہ اور قوت ہے اور ہین پیدا خروع مشہور ہے اسکو بیدانجیر

صورت درخت خسروداری کی یہ ہے

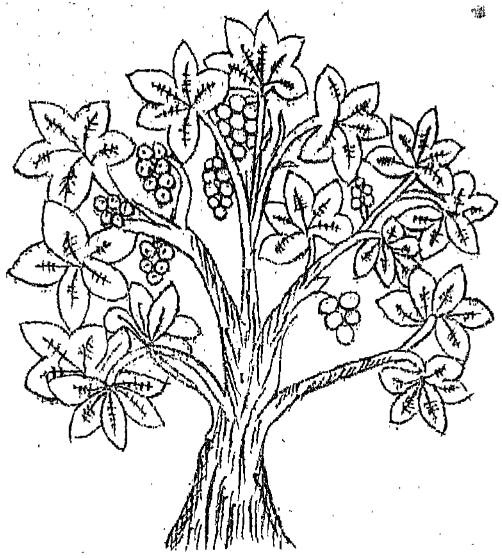


یعنی درخت منسوب طرف کے ہوا ہی اسکو درخت کہتے ہین عظیم ہوتا ہے خساد ریحان شیخ نے قولنج کو دافع باہ کو نافع خوشبو دہن کرتا ہے یہ درخت فارسی مین کہتے ہین

حب اوسکے دانہ کو غلاف شگوفہ مین خشک کرتے ہین غلاف تڑق جاتا ہے اور دانہ اوس سے نکلکر بقدر ایک نیزہ کے بلند ہوتے ہین بعد ازان زمین پر منتشر کرتے ہین اون دانون کا روغن نافع اور لقوہ اور قولنج کو نافع ہی اور تعداد اوسکے کھانے کی بقدر دس دانہ کے ہے حکیم بلیناس نے لکھا ہے کہ اگر مرغ کے سر مین اسکے روغن کو لگادین تو وہ مرغ ہرگز آواز نکریگا

خلاف فارسی
کہتے ہین یہ درخت
ہوتا ہے لوگ
بناتے ہین برگ
خنجر کے ہوتے
حار ہین اگر کسی
مسموم مثل لون
چاہیے کہ برگ
لگاوین مفید
لکھا ہے کہ ضماد
خون کو مانع
ہمراہ دافع نابلیل
کر اسکے پھولونکا
ہین اور سو نگہتے
ہے اور باقی ڈالن
صداع ہی اسکی
مسکاف بین دندان
دانتون کو صاف
فارسی مین اسکو
ہین لکھا ہے کہ اگر
شفتالو کا نہایت
جو درخت مین انخود شوق
لپیٹے اور قدرے
او پر ڈال کر بودے
سرخ پیدا ہوگا

صورت درخت بید انجیر کی یہ ہے



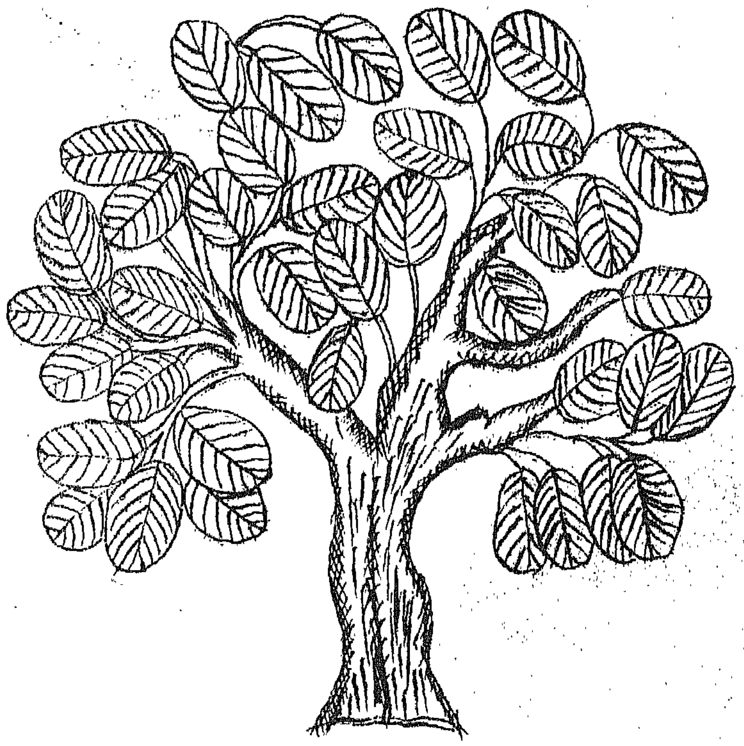
صورت درخت بید کی یہ ہے



ہین اسکو بید
نہایت سبک
اوسکی چوگان
اوسکے مانند
ہین مقوی دماغ
شخص کو لوہے
وغیرہ کے لگی ہو
بید پر اوسکو
ہے شیخ نے
برگ بید جسد بان
ہے اور سرکہ کے
یعنی مسہ ہی لکھا ہے
دستہ بناتے
ہین مقوی دماغ
پھولون کا دافع
لکڑی کی خلال
نہین ہے بلکہ
کرتی ہے خوخ
شفتالو کہتے
چاہین کہ رنگ
سرخ ہو چاہیے کہ تخم شفتالو
ہوا ہو لیکن شیخ نے بھی
چربی اوسکے
تو شفتالو نہایت
اگر درخت جو سال

شفتالو کو لیکر جڑین اوسکی جو زائد ہوتی ہین تراش ڈالین بعد ازان اوس درخت کو لگاوین تو جب وہ درخت بار آور ہوگا اوسکے پھل مین تخم نہوگا اور اگر تخم شفتالو کے درمیان مین کوئی نقش و نگار بنا کر بودین پس جب وہ درخت بار آور ہوگا تمام پھلون مین وہ نقش موجود ہوگا ضماد برگ شفتالو دافع بوے نورہ ہے اگر ناف پر اسکا ضماد کرین کیڑے جو شکم مین پیدا ہوتے ہین ہلاک ہوجاوینگے پھل اس درخت کا بھی ہے خصوصًا اون لوگون کو جنکا مزاج گرم ہو زیادہ مفید ہی اگر کپڑے کو عصارۂ شفتالو مین تر کرین جون وغیرہ اوس کپڑے مین نہ پیدا ہونگی اور جسقدر اوس مین جون ہونگی ہلاک ہوجاوینگی

صورت درخت شفتالو کی یہ ہے



دار سیستان یہ درخت بڑا ہوتا ہی اور اس مین کانٹے بہت ہوتے ہین اگر اس درخت سے کسیقدر دریا مین ڈالین تو تمام نہنگ وہان پر مجتمع ہونگے شیخ نے لکھا ہی کہ اگر اس درخت کی لکڑی وغیرہ سے فتیلہ بنا کر ناک مین رکھین بدبو ناک سے دفع ہوجاویگی اور اگر اوسکی لکڑی کو جوش کرکے اوس سے کلی کرین بن دندان کو مضبوط کریگی اور عسر البول اور اسقاط حمل کے واسطے اسکا پاس کھنا نافع ہی

دردار اہل عرب
کہتے ہیں یعنی درخت
ہوتا ہے پھل اسکا
اندر سے خالی
ہوتا ہے شق ہوتا ہے
پھر بہت نکلتے ہیں
توڑتے ہیں اوسکے
پانی جاتی ہے اور
ہوتی ہے مصنف

اس درخت کو بق
پشہ یہ درخت بڑا
مانند انار کے اور
ہوتا ہے جب پختہ
اوسکے اندر سے
حب اوسکو لیکر
اندر رطوبت
وہ رطوبت بستہ
لکھتا ہے کہ ہیں

صورت درخت دار پستان کی یہ ہے

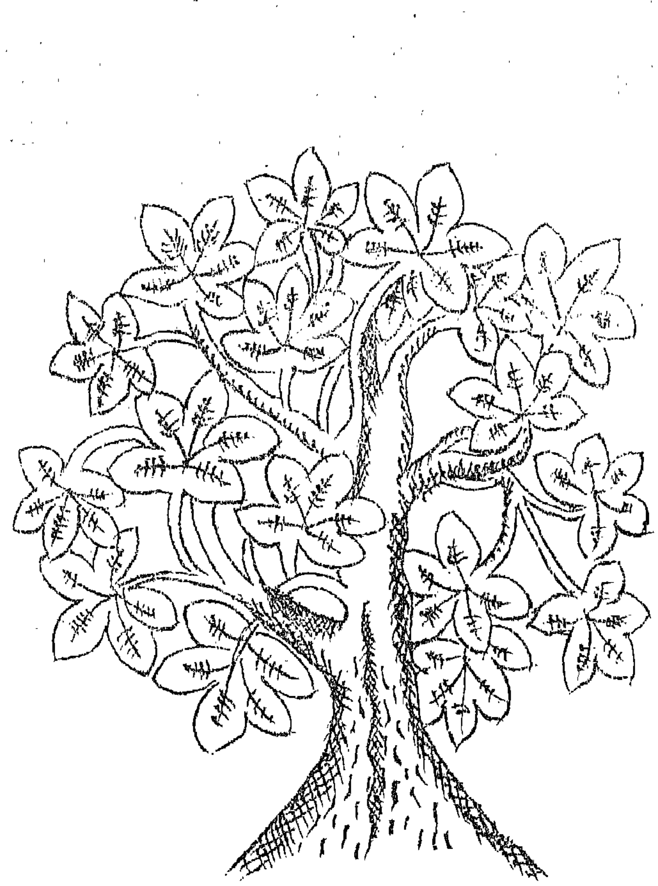


خود پھل اسکے ایک توڑے ہیں وہ پھل ہنوز خام تھے اندر سے خالی تھا اور سب سپید تھا اور سپیدی
اوسکے تخم ریحان کے سے دانے جدا جدا معلوم ہوتے تھے کہ شمار اوسکا دشوار تھا وہی سب
پختگی کے بالکل عجیب ہو کے نکلتے تھے بعض میں اللہ پاک نے روح پیدا فرمائی تھی حرکت تھی

اور بعض ہیں بال و پر
پشہ کی ہو چکی تھی
ریحان کے تخم برگ
اقبولات کے ماکول ہے
رکھیں تو نہیں البتہ
ضعیفت کو قوی کرتی
کہ برگ اس درخت کے
اگر ضماد کریں
پوست کاسر کے
ہے اگر تر و تازہ
ہو گا اور ضمون کو
دلب فاسق ہیں
یہ درخت بہت بڑا

نہ نکلے تھے الا صورت
اور بعض مانند مجسم
اس درخت کے مثل
برگ تازہ اوسکا اگر زخم پر
جلد ہوتا ہے اور
ہے کہ شیخ نے لکھا ہے
مجلی جھڑ سے ہیں
اور ضماد اسکے
ہمراہ برص کو مفید
ہو گا سریع النفع
مرہم اسکا مفید ہے
اسکو چنار کہتے ہیں
اور بلند ہوتا ہے

صورت درخت دردار کی یہ ہے



اور بعض وہ چیز
سے پیدا ہوتے
شکل عجیب
اگر گفتار
اوسکے بچے
ہین اور اگر نر
تو اوسکے
ہین اور بعض
کتے اور بھیڑیے
ہوتے ہین
دیسم کہتے

کہ گفتار اور بھیڑیہ
ہین انکی بھی
ہوتی ہے
نر ہوتا ہے
کو وسمع کہتے
بھیڑیا ہوتا ہے
بچے کو عبار کہتے
وہ ہین کہ
سے پیدا
انکو اہل عرب
ہین لکھا ہے



صورت اوسکی یہ ہے



صورت اونکی یہ ہے

ہے کہ ملک ... مین کتا بھیڑیہ سے جفتی کرتا ہے اوسکی اولاد کو سلوقی کہتے ہین یہ قسم نہایت خبیث ہوتی ہے

اور بعض
خانگی اور کبوتر
پیدا ہوتے
شکل عجیب
ہے اور اسکو
راعی کہتے

وہ ہین کہ کبوتر
کو ہی سے
ہین انکی بھی
غریب ہوتی
اہل عرب
ہین قسم



صورت اونکی یہ ہے

تیسری افراد حیوانات غریبۃ الصورکے بیان مین اطبا
نے لکھا ہے کہ جب مزاج غریب ہوتا ہے صورت بھی
غریب پیدا ہوتی ہے اور اہل نجوم کے نزدیک اقتضاء
طالع قلیل الوقوع سے صورت غریب حادث ہوتی ہے
منجملہ اونکے عوج بن عنق ہے وہب ابن منبہ نے لکھا ہے



صورت اونکی یہ ہے

کہ عوج بن عنق بہت خوبصورت تھا جسامت اور درازی اوسکے قد کی خارج از بیان ہے اللہ تعالی نے
اوسکو عمر دراز عطا فرمائی تھی زمانہ طوفان نوح علیہ السلام سے تا زمان موسی علیہ السلام

اور مادہ شتر وحشی سے پیدا ہوتا ہے لشکل عجیب پس جب جانور وحشی گائے کے ساتھ جفتی کرتا ہی زرافہ پیدا ہوتا ہے
معلوم ہوتا ہی کہ کفتار نر اور مادہ شتر وحشی سے اولاً ایک جانور عجیب پیدا ہوتا ہی بعد اوسکو اوس سے اور گائے وحشی سے زرافہ پیدا ہوتا ہے

صورت زرافہ کی یہ ہے



اور بعض انمین سے وہ ہین کہ گھوڑے اور گدھے وحشی سے پیدا ہوتے ہین یہ جانور بہت خوبصورت ہوتا ہی لکھا ہے
کہ اردشیر کے پاس ایک جانور تھا اجدر نام ایک مرتبہ بھاگ کر صحرا کو چلا گیا اور وہان کسی گدھے سے جفتی کی اولاد بہت

حسین ہوئی اوسکو
اجدری کہتے ہین
اور بعض وہ ہین کہ
شتر سعوالیح اور
ناری سے پیدا
ہوتے ہین اہل عرب
اوسکو بختی کہتے
ہین نوع شتر
ہین اس سے بہتر کوئی
قسم نہین ہی اور بعض
قسم ملک خراسان
اور ماوراء النہر مین پیدا
ہوتی ہے اور
بعض وہ ہین کہ
انسان اور ریچھ
سے پیدا ہوتے
ہین ایک شخص
حکایت کرتا ہے
کہ مین نے اس قوم
کو دیکھا ہے صورت
اوسکی مثل
انسان کے
ہوتی ہی مگر تمام جسم پر
بال مثل ریچھ کے تھے
ہین اور کلام بھی
مثل انسان کے کرتے

صورت اوسکی یہ ہے



صورت اوسکی یہ ہے



صورت اوسکی یہ ہی



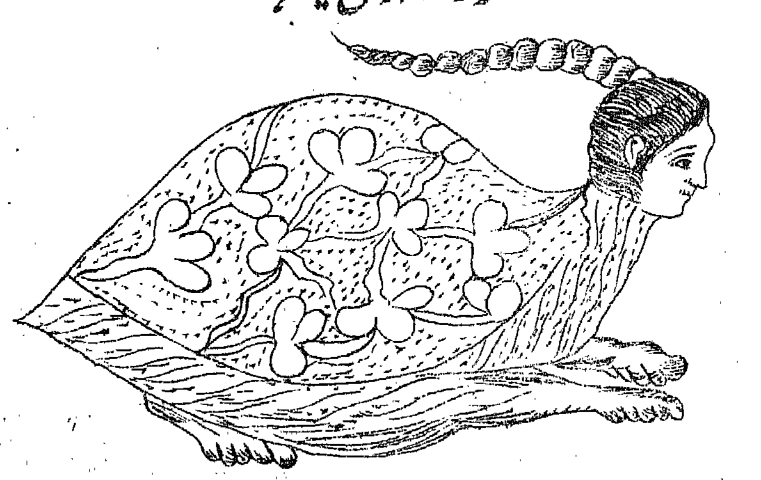
ہوتے ہین ہر ایک شخص کا نصف سر اور ایک ہاتھ اور ایک پیر ہوتا ہے کودنے اور دوڑنے مین بہت چیست و چالاک ہین

صورت اونکی یہ ہے



اور منجملہ اونکے ایک قوم ہی کہ چہرہ اونکا مثل انسان کے اور جسم اونکا مثل کچھوے کے ہوتا ہی اور انکے سر پر شاخ بہت لانبی ہوتی

صورت اونکی یہ ہے



قسم دوسری اون حیوانون کے بیان مین کہ جو حیوان مختلف النوع سے بشکل عجیب و غریب پیدا ہوتے ہین جیسے خچر کہ بعض عضو اوسکا گھوڑے کے متشابہ ہے اور بعض گدھے کے منجملہ اونکے زرافہ ہے کہ کفتار نر

اور منجملہ اونکے ایک گروہ ہے
کہ اونکے دو سر اور بہت ہین
اور آواز اونکی مثل آواز طیور کے
ہوتی ہے اور دم انکی دراز ہوتی ہے
اور بدن انکا مثل بدن انسان کے
ہوتا ہے اور منجملہ اونکے ایک گروہ
ہے بصورت عورتون کے
اونکے بال بہت لانبے ہوتے
ہین ہمیشہ یہ قوم برہنہ رہتی ہے
اور مثل عورتون کے چھاتیان
بھی ہوتی ہین اور مرد ان مین
نہین ہوتا ہے ہرن سے حاملہ
ہوتی ہین اور منجملہ اونکے
ایک گروہ ہے کہ سر اونکے
مثل انسان کے اور جسم اونکے
مانند سانپ کے ہوتے ہین اور
منجملہ اونکے ایک گروہ ہے بعض
جزائر ملک چین مین انکے سر نہین
ہوتا ہے منھہ اور آنکھین انکی سینہ پر
ہوتی ہین لکہا ہے کہ اس قوم سے
ایک شخص وہانکے بادشاہ کے
پاس اپنی قوم کی طرف سے
برسالت آیا تھا اور منجملہ اونکے
ایک گروہ ہے کہ اوسکو نسناس
کہتے ہین مثل انسان کے

صورت اونکی یہ ہے



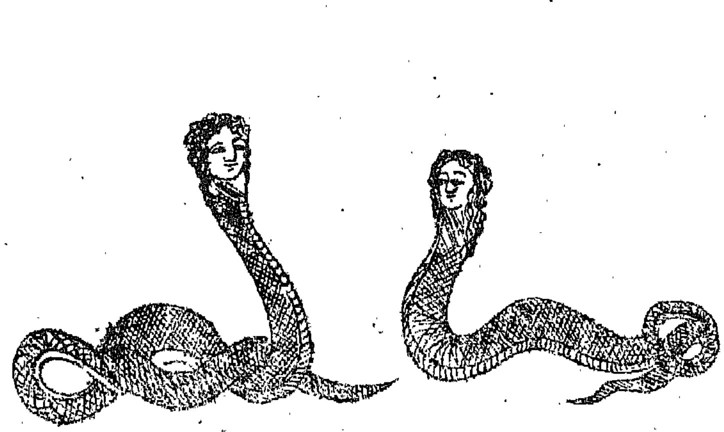
صورت اونکی یہ ہے



صورت اونکی یہ ہے



صورت اوسکی یہ ہے



اور منجملہ اونکے ایک قسم ہے بعض جزائر مین اسکے بازو اور سونڈھ اور بال ہوتے ہین بار یک اور دراز کبھی دو پیر سے چلتے ہین اور کبھی چار پیر سے اور کبھی ہوا پر اوڑتے ہین بعض کہتے ہین کہ یہ قوم قسم جن سے ہے

صورت اوکی یہ ہے



اور منجملہ اونکے ایک گروہ ہے دراز قد سبز چشم انکے بازو ہوتے ہین اور یہ قوم نہایت سبک پرواز ہے سر انکا گھوڑے کے سر کے مشابہ ہے اور جسم انکا انسان کے جسم سے اشبہ ہے

صورت اوکی یہ ہے



اور منجملہ اونکے ایک گروہ ہے کہ چہرے اونکے دو ہوتے ہین اور جسم ایک اور انکی دم بھی ہوتی ہے اور صورت انکی مثل انسان کے ہوتی ہے

اور منجملہ اونکے ہے بعض ملک زنگ ہے سر انکا سگ کے اور تمام انسان کے انکی سو حاجات سے جانور فی الفور کھا لیتے لاغر ہوتا ہے فربہ کرتے اوسکو اور منجملہ اونکے بعض جزائر کا

ایک قوم جزائر مین رہتی مثل کتے جسم انکا مانند ہتوپا ہے غذا مچھلی اور اگر پاتے ہین ہین اور اگر تو میوہ کھا کر ہین البتہ کھاتے ہین

صورت اونکی یہ ہے



صورت اونکی یہ ہے



ایک قوم ہے زنگ مین

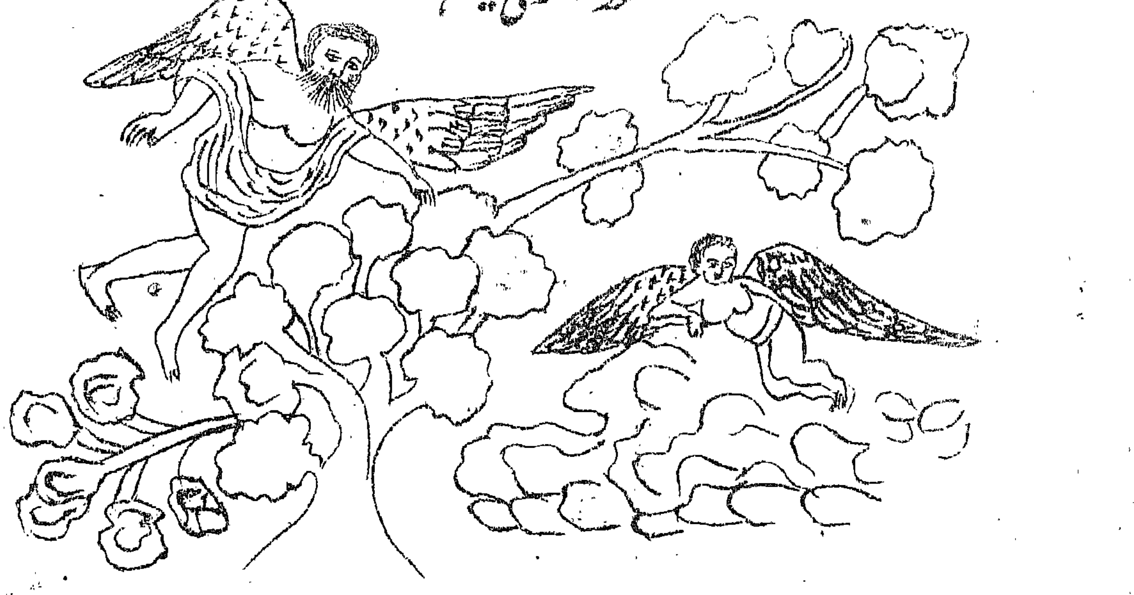
صورت اونکی مثل انسان کے بہت خوبصورت ہوتی ہے انکے پیر مین ہڈی نہین ہوتی ہے چلنے مین پیر گھستے جاتے ہین اگر کسی انسان کو دیکھتے ہین اپنے پاس بلاتے ہین جب وہ قریب آتا ہی جست کرکے اوسکی گردن پر سوار ہوتے ہین اگر انسان چاہتا ہے کہ اوسکو گرا دے تو ناخن سے اوسکے چہرہ کو مجروح کرتے ہین اور جس طورسے انسان چارپایو سواری مین اپنا محکوم کرتا ہے اس طور سے وہ انسان کو اپنا مطیع کرتے ہین

صورت اونکی یہ ہے



اور منجملہ اونکے ایک گروہ ہی جزیرۂ زنگ مین بصورت انسان کے انکے پر ہوتے ہین کہ اوسسے اوڑتے ہین اور
پرانکے سپید سیاہ زرد ہوتے ہین کلام انکا سمجھ مین نہین آتا ہے مانند انسان کے اکل و شرب کرتے ہین

صورت اونکی یہ ہے



اور منجملہ اونکے ایک گروہ ہے جزیرہ رامی مین برہنہ رہتا ہے کلام انکا سمجھ مین نہین آتا ہے قد انکا
چار بالشت کا اونچین کے ہاتھ سے ہوتا ہے بال انکے سرخ ہوتے ہین مثل انسان کے کھاتے پیتے ہین

صورت اونکی یہ ہے



اور منجملہ اونکے ایک گروہ ہی بعض جزائر ملک زنگ مین مسکن گزین ہی قد اونکا ایک گز کا ہوتا ہے اکثر وہ لوگ یک چشم ہوتے ہین اور
ایک جانورون کی قسم ہے ہر سال انکو ملک مین آتی ہین اور انسے لڑائی ہوتی ہی پس انکو چونچ مارتی ہین وہ لوگ یک چشم ہو جاتے ہین

صورت یاجوج ماجوج کی یہہ ہے



ہوتے ہین جب لوگ سوتے ہین ایک کان بچھاتے ہین اور دوسرا اوڑھتے ہین اور منجملہ اونکے ایک گروہ ہے

صورت منسک کی یہہ ہے

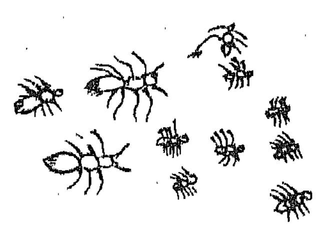


پہاڑون مین قریب سد سکندری کے رہتے ہین قد انکے پانچ بالشت کے ہوتے ہین اور منہ انکا عریض ہوتا ہے
پوست انکا سیاہ ہوتا ہی اور اوسپر نقطے سپید اور زرد ہوتے ہین آدمی نجیرہ سی بھاگتے ہین اور انسان سے ہرگز انسیت نہین کرتی ہین

صورت اونکی یہہ ہے



ہون اور زراعت پیدا ہوتا میری غذا ہو اور ایک امر عجیب انہین یہ ہے کہ کسی شے سے مثل انسان یا جانور
یا درخت وغیرہ کے متعرض نہین ہوتے ہین جبتک کہ وہ سالم رہتا ہے اور جب اونمین کچھ نقصان پیدا ہوتا ہے
تو وہان جمع ہوتے ہین اور اوسکی ہلاکی تک وہانسے جدا نہین ہوتے ہین اگر سانپ مین کوئی زخم ہوتا ہے تو اوسکے
پاس جمع ہوتے ہین اور جبتک کہ وہ ہلاک نہین ہوتا ہے اوسکے نزدیک سے الگ نہین ہوتے ہین اگر کوئی
شخص دفع انکا چاہے چاہیے کہ تھوڑی چیونٹی مکان مین جلاوین تو سب وہان سے چلے جاوینگے جب
ایکسال کی چیونٹی ہوتی ہے اوسکے پر نکلتے ہین اور ہلاکی کے ایام قریب ہوتے ہین کنجشک وغیرہ اونکو
شکار کرتے ہین بیضے اسکے اگر بقدر نصف درہم کے کوئی شخص کھالے حدث اوسکو لے اختیار ہوگا
اور اگر اسکو پیسکر کسی مقام مین لگاوین تو بال وہان نہ پیدا ہونگے اور اگر بیضہ اسکے کسی قوم کے درمیان ڈالدین
تو وہ قوم سب پراگندہ ہو جاویگی


صورت چیونٹی کی یہ ہے

ورل یہ جانور سوسمار سی چھوٹا
اور بلی سے بڑا دم دراز سریع الحرکت
ہوتا ہے سانپ اور سوسمار کا دشمن ہے
انکے سوراخ مین جاکر سر انکا کاٹکر
پھینکدیتا ہے اور جسم انکا کھا جاتا ہے
کوئی جانور سانپ کا دشمن اس سے
قوی نہین ہوتا ہے اور اپنا مکان
نہین بناتا ہے بلکہ سانپ کے
سوراخ مین جاکر مکان اوسکا
غصب سے لے لیتا ہے **خواص اجزا** گوشت اور چربی اسکی اگر عورت کھالے فربہ ہو اور اگر زخم پر رکھین پیکان
وغیرہ زخم سے نکل آوے چربی اسکی شکر اور جو کے آٹے کے ساتھ گوشت برہ مین پکاوین بعدہ شوربا اوسکا اگر عورت
تناول کرے فربہی بہت جلد پیدا ہو جلد اسکی روغن زیت کے ساتھ ملاکر اگر مثانہ پر لگاوین درد
مثانہ کو نافع ہو اور اگر چھائین پہ طلا کرین توبھی مفید ہو اور اگر آنکھ مین لگاوین سپیدی چشم کو دفع
کرے اور اگر مسون پر ضماد کرین تو نافع ہو واللہ اعلم بالصواب **خاتمہ حیوانات**
عجیبۃ الاشکال کے بیان مین ان حیوانون کی صورت خلاف صور حیوانات معروفہ کے
ہین بعض کا اونمین ذکر تین قسمون مین کیا جاتا ہے **قسم پہلی** اوس گروہ کے بیان مین کہ اللہ پاک
نے اونکو اطراف زمین اور جزائر مین پیدا فرمایا ہے منجملہ اونکے یاجوج ماجوج ہین تعداد اونکی سوائے
خدائے تعالے کے کوئی نہین جانتا ہے اوپر کا نصف جسم انکا مثل انسان کے ہوتا ہے اور دانت
انکے مانند درندون کے ہوتے ہین اور ناخن کی جگہ انکے چنگل ہوتا ہے اور انکی دم پر بال ہوتے ہین عمر
انکی اسقدر ہوتی ہے کہ اپنی اولاد کی چند پشتین دیکھتے ہین اور منجملہ اونکے ایک گروہ ہے کہ اوسکو
نسناس کہتے ہین یہ قوم ملک مشرق مین قریب یاجوج ماجوج کے رہتی ہے کان انکی مثل ہاتھی کے

آشیانہ کے قریب آگ روشن کرتا ہے یہ سب جلد جلد شہد کھانے مین مصروف ہوتے ہین اسلیے کہ وہ جانتے
ہین کہ یہ آگ شہد کے نکالنے کے واسطے روشن کی گئی ہے لکھا ہے کہ سپید شہد جوان مکھی کا عمل ہے اور زرد شہد
سن رسیدہ مکھی کا عمل ہے اور سرخ شہد ضعیف کا عمل ہے شہد مین فوائد کثیر ہین اگر کسی شخص کا مزاج حار ہو
شہد سکنجبین وغیرہ کے ساتھ تناول کرے تو حرارت دفع ہو اور جسکا مزاج سرد ہو شہد خالص تناول کرے برودت
اوسکی دفع ہو اور ایک خاصیت شہد کی یہ ہے جو شے جلد خراب ہو جاتی ہے اوسکو شہد مین ڈالدین تو زمانہ
دراز تک رہے گی اور خراب نہوگی شہد مشک کے ساتھ اگر آنکھ مین لگاوین مانع نزول آب ہو اور جو شخص لب پر
لگاوے جون وغیرہ اوسکے جسم سے دفع ہون اور کھانا اسکا گزیدہ سگ دیوانہ کو بھی مفید ہے ایک قسم کا شہد سم قاتل
ہوتا ہے اوسکی بو سے انسان بیہوش ہو جاتا ہے اور موم اسکے مکانون کی دیوارین ہین سیاہ موم اسکے آشیانہ کا بلی
ہی کانٹے وغیرہ زخم سے نکالتا ہے جسکے پاس موم ہوتا ہے اوسکو غم اور اندوہ پیدا ہوتا ہے اور احتلام نہین ہوتا ہے

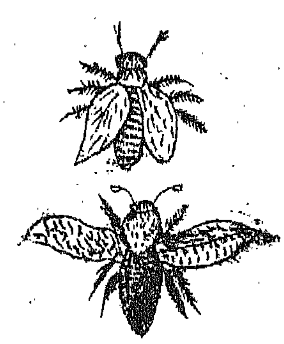
صورت خارپشت کی یہ ہے



نمل یعنی چیونٹی یہ جانور غذا جمع کرتے ہین نہایت حریص ہے جو شے
اپنے جسم سے زیادہ سنگین ہوتی ہے اوسکو بھی اوٹھا لیتا ہے اور
اسقدر غذا جمع کرتا ہے کہ بعض کو کفایت کرے حالانکہ عمر اوسکی
ایک ہی سال کی ہوتی ہے اوسکا مکان اسکا مثل محل سرا کے ہوتا ہے یعنی
جدا جدا منازل ہوتے ہین اور دو منزلہ بھی مکان ہوتے ہین ان سب
مکانون کو غلہ سے سب مل کر بھرے ہین اور بعض مکانون کو
اسطرح بہاتے ہین کہ اون مین پانی کا گذر نہین ہوتا ہے اگر
کسی شے کے اوٹھانے کا قصد ہوتا ہے اور وہ شے ایک سے
نہین اوٹھتی ہے تو دو چار ملکر اوسکی اعانت کرتے ہین اور اگر اعانت کرنے مین کوئی کمی کرتی ہے تو سب ملکر
اوسکو ہلاک کرتے ہین ہر ایک دانہ کو اپنے گھر لاکر دو ٹکڑے کرتے ہین تا روئیدگی سے محفوظ رہے اور کشنیز کے
چار ٹکڑے کرتے ہین اسلیے کہ کشنیز کے دو ٹکڑے کرکے بوتے ہین اور جوز اور باقلے کو مقشر کرتے ہین تا اوسکی بھی
قوت فوت ہو اور جو شے تر ہوتی ہے اوسکو آفتاب مین رکھتے ہین تا وجہ رطوبت ذاتی اور برودت ارضی کے
وہ شے متعفن نہووے انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے کہ ایک روز حضرت سلیمان علیہ السلام نماز استسقا کے واسطے باہر نکلے ایک چیونٹی کو دیکھا کہ دونون
پیر سے کھڑی اور دونون ہاتھ کھولے جناب باری مین ملتجی ہے کہ اے پروردگار میرے مین بھی تیری مخلوق سے
ہون مجکو تیرے فضل سے غنا نہین مجکو بسبب بندگان خاطی کے ساتھ ماخوذ نہ فرما اور باران رحمت بھیج کہ شجر بار

طلا کرین تو نافع ہو طحال اسکی اگر بھریان کرکے صاحب طحال کو کھلاوین تو نافع ہووے اگر وہ اسکا خشک کرکے بقدر ایک درہم کے پیسکر آب نخود سیاہ مین کہ جوش کیا گیا ہو ملاکر صاحب عسر البول استعمال کرے تو مفید ہو خون اسکا اگر گزیدہ سگ دیوانہ پر طلا کرین تو نافع ہو گوشت اسکا نمک کے ساتھ داء الفیل اور جذام کو مفید ہے اور جو لڑکا فرش پر پیشاب کرتا ہے اوسکو بھی سودمند ہے اور ہوام گزیدہ اور برص اور تشنج اور سل اور ریاح کو بھی نافع ہے پوست اسکا جلاکر داء الثعلب پر لگاوین تو سودمند ہو خایہ اسکا شہد کے ساتھ محرک باہ ہے دہنے جانب کا ناخن اسکا صاحب تپ ربع کے دامن کے نیچے جلاوین تو مفید ہو

صورت شہد کی مکھی کی یہ ہے



نحل یعنے شہد کی مکھی یہ جانور صنعت عجیب کرتا ہے اور ان مین بادشاہ ہوتا ہے سب اوسکی اطاعت کرتے ہین عربی مین اوسکو یعسوب کہتے ہین اوسکے آبا اور اجداد سے حکومت چلی آتی ہے حاکم انکا مکان سے باہر نہین نکلتا ہے اسلیے کہ اگر وہ باہر نکلے سب مکھیان باہر نکل آتی ہین حاکم کسیکو اوسکی خدمت کے واسطے ہے اور کسیکو شہد کے واسطے تو مکان بنانے کا حکم دیتا حکم دیتا ہے اور جو کچھ کام نہین جانتے ہین اونکو گھر سے نکالدیتا ہے اور جب بادشاہ انکا ہلاک ہوتا ہے یہ سب ہلاک ہوجاتے ہین اسلیے کہ نہ کوئی شہد کا حکم کرتا ہے اور نہ کوئی مکان بنانے کی اجازت دیتا ہے اور اکثرین ویران ہوتے ہین کہ جو مکھی نجاست پر بیٹھے اوسکو مکان مین نہ آنے دین اور ایک عجیب امر یہ ہے کہ مکان مسدس متساوی الاضلاع بناتے ہین اور ایسی متساوی اون مین ہوتی ہے کہ اوسکی دید سے دہندسون کو تحیر ہوتا ہے اور اس شکل کو اسوجہ سے اشکال مربع اور مثلث وغیرہ پر ترجیح دی کہ اشکال مذکور مین زاویہ خالی رہتے ہین اور اس شکل مین فرجہ کچھ نہین رہتا ہے فصل خزان اور بہار مین شگوفون اور پتون سے رطوبت دہنیہ لیکر مکان بناتا ہے اور اسکے دو دانت بہت تیز ہوتے ہین اونسے رطوبت درختون اور پھلون کی کھاتے ہین اللہ تعالے نے اوسکے شکم مین ایک حرارت ایسی پیدا فرمائی ہے کہ اس رطوبت کو پختہ کرکے شہد کردیتی ہے اور وہ ہی اوسکی اور اوسکے اولاد کی غذا ہوتی ہے اور جو کچھ کھانے سے بیش انداز ہوتا ہے اوسکو بعض مکانون مین ذخیرہ کرکے اوس مکان کے منھ پر ایک پردہ نہایت باریک ڈالدیتے ہین تا شہد ہوا اور غبار سے محفوظ رہے اور بعض مکانون مین بیضے دیتے ہین اور اونکی پرورش کرتے ہین اور بعض مین خواب کرتے ہین جن ایام مین کہ عمل شہد کا نہین کرتے ہین اوس ذخیرہ سے اپنا اور اپنی اولاد کا قوت کرتے ہین اور ایک امر عجیب انکا یہ ہے کہ جب کوئی انکے

فراش یعنی پروانہ شمع کے گرد پھرا کرتا ہے حتی کہ جلجاتا ہے لکھاہی کہ فراش اولاً عموض ہوتا ہے اور عموض ایک سرخ رنگ کا کیڑا ہوتا ہے بعدہ جب اوسکے پر نکلتے ہین تو پروانہ ہوجاتا ہے اور شعلہ شمع پر اسوجہ سے گرتا ہے کہ شبکو گمان کرتا ہی کہ مین تاریک مکان مین ہون اور شعلہ کو روزن تصور کرتا ہے اور اسی تصور پر چلتا ہی جب قریب شعلہ کے پہونچتا ہی اوسکو معلوم ہوتا ہی کہ روشندان نہین ہی پھر وہان سے پھرتا ہی اور جانتا ہی کہ مین روزن تک نہین پہونچا پھر دوسری مرتبہ اوسکی طرف قصد کرتا ہی اور اسی طرح ہر مرتبہ آمد ورفت کیا کرتا ہی حتی کہ ہلاک ہوجاتا ہی خفیف سمرقندی نے لکھا ہی کہ ایک شب پروانہ شمع کے گرد بہت جمع ہوے پس اونکو کسیقدر جمع کیا دیکھا تو اونمین بہتّر قسمین تھین **فسافس** شیخ نے لکھا ہے کہ یہ کیڑا مثل قراد کے ہوتا ہے لکڑی مین پیدا ہوتا ہے اگر اسکو سرکہ کے ساتھ وہ شخص تناول کرے کہ جسکے حلق مین جونک آگئی ہو تو وہ جونک گرجاوے گی اور اگر اوسکو سونگھین تو دردشکم کو مفید ہے اور اگر اسکو پیسکر صاحب حبس البول کے پیشاب کے مقام مین رکھے تو نافع ہو اور اگر سات عدد ان کیڑون سے لیکر باقلے کے ساتھ حلق مین قبل آنے تپ کے اوتار لے تو تپ دفع ہو اور اگر کسی اور شی کے ساتھ حلق مین اوتارے تو گزندہ ہوام سے محفوظ رہے **قمل** یعنی جون یہ حیوان عرق اور چرک جسم سے پیدا ہوتا ہے اور انسان کے کپڑون مین بیضہ دیتا ہے اور اسقدر مضبوط کپڑے مین جاتا ہے کہ جدا کرنا اوسکا دشوار ہوتا ہے سپید بالون مین جو پیدا ہوتی ہین وہ سپید ہوتی ہین اور سیاہ بالون مین جو پیدا ہوتی ہین وہ سیاہ ہوتی ہین اور سرخ بالون مین سرخ ہوتی ہین اگر کسی شخص کو دریافت کرنا اس امر کا منظور ہو کہ عورت کے شکم مین بچہ نر ہے یا مادہ پس چاہیے کہ اوس عورت کے دودھ مین جون ڈالدے اگر وہ جون دودھ کے اوپر آجاوے تو معلوم کرے کہ بچہ مادہ ہے اور اگر جون اوسپر نہ آسکے تو جاننا چاہیے کہ بچہ نر ہے **قنفذ** فارسی مین اسکو خارپشت کہتے ہین اسکی پشت پر خار ہوتے ہین جب اپنے اعضا کو اون کانٹون مین چھپالیتا ہے مثل کرہ کے معلوم ہوتا ہے اپنے مکان مین دو دروازے رکھتا ہے ایک مقابل باد شمالی کے اور دوسرا مقابل باد جنوبی کے سانپ سے اسکو عداوت ہے اگر سانپ کی گردن پاتا ہے اوسکو کھاجاتا ہے اگر دم اوسکی پاتا ہے تو دم پکڑکے سر اپنا کانٹون مین چھپالیتا ہے اور پشت اوسکی طرف کردیتا ہے پس سانپ اپنے جسم کو اوسکی پشت پر مارتا ہے اور ہلاک ہوجاتا ہے خارپشت انگور کے درخت پر جاتا ہے اور پھل توڑکر زمین پر گرادیتا ہے بعدہ خود گرکر ان پھلون پر لوٹتا ہے وہ سب پھل اسکے کانٹون مین چسپان ہوجاتے ہین پس اونکو بچون کے واسطے گھر لیجاتا ہے اور ایک قسم کے خارپشت ہوتے ہین کہ ان خارپشتون سے بڑے ہوتے ہین جس مقام پر جاتے ہین خار اپنے جسم کے پھینکتے ہین اور خطا کم واقع ہوتی ہے جیسے تیرانداز نشانہ سے خطا نہین کرتا ہے **خواص اجزا** یہ ہین آنکھ اسکی روغن زیت مین جوش کرکے اگر بہرے کے کان مین ڈالین تو نافع ہو پتہ اسکا اگر بال اوکھیڑکر لگاوے تو پھر وہان بال نہ پیدا ہونگے اور اگر گندہک اور پارہ کے ساتھ بھن پر

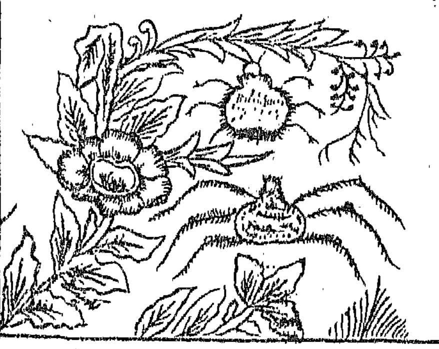
جس چوہے کو دیکھ پاویگا ہلاک کریگا بلکہ بلی اور نیولے پر بھی حملہ کریگا بھنساری اکثر یہ فعل کرتے ہین

خواص اجزا اگر چوہے کو دو پارہ کرکے اوس عضو پر رکھین کہ جس مین کانٹا وغیرہ رہگیا ہو تو نکل آوے سر اوسکا پارہ کتان مین لپیٹ کر صاحب صداع کے باندھین تو درد سر موقوف ہو اور صاحب صرع کو بھی نافع ہو اور اگر خاک اوسکی سر پر لگاوین تو بال پیدا ہون آنکھین اسکی اگر ٹوپی مین قاصد رکھے تو راہ چلنے مین تکلیف نہ ہو اور اگر وہ شخص کسی قوم مین جاوے تو اکثر لوگ قوم کے اوس سے بیخبر ہونگے اور اگر وہ کلاہ صاحب تپ ربع کے باندھین تو شفا پاوے پتہ سمندر کا اگر صاحب جذام تناول کرے نافع ہو اور خون سمندر کا اگر قضیب پر طلا کرین قوت باہ بکثرت ہو اگر بلک سے کوئی بال توڑ کر خون چوہے کا وہان لگاوین تو پھر وہان بال نہ پیدا ہوگا چربی اسکی روغن گل کے ساتھ اگر چھائین پر لگاوین تو مفید ہو گوشت اسکا اگر بریان کرکے لڑکے کو کھلاوین سیلاب لعاب کا مونھ سے موقوف ہو خصیہ اسکا اگر عورت باندھ لے تو حاملہ نہوگی موم اسکی اگر صاحب صرع باندھے تو صرع زائل ہو اگر صبح کو پوست اسکا لٹکا کر مکان مین لٹکاوین تو چوہے اوس مکان سے بھاگ جاوینگے سرگین اسکا روغن مین ملا کر سر پر لگاوین داء الثعلب کو نافع ہو اگر اسکی سرگین اور پیاز اور شکر سرخ اور بورق سے شیاف کرین صاحب قولنج کو مفید ہو گھوڑے کی آنکھ مین جو ناخونہ ہوتا ہے اگر اسپر سرگین اسکا لگاوین تو ناخونہ منقطع ہو اور اگر لڑکا کھالے تو سنگ مثانہ دفع ہو اور صاحب عسر البول کو مفید ہو اور اگر آنکھ مین لگاوین تو سپیدی چشم دفع ہو پس خوردہ اسکا نسیان پیدا کرتا ہے چنانچہ حدیث شریف سے بھی ثابت ہے کہ پانچ چیزین باعث نسیان ہین از انجملہ چوہا ہے



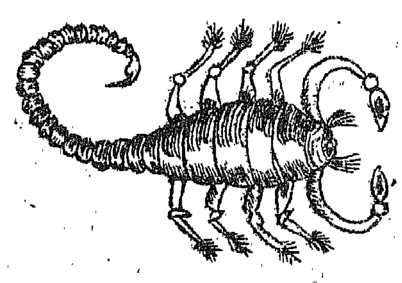
جب اوسنے دیکھا کہ اس سے خلاصی دشوار ہی جاکر چند دینار لایا اور چوہے دان کے پاس رکھکر ایک لحظہ ٹھہرا پھر جب
دیکھا کہ اب بھی صورت خلاصی کی نہین ہی چند دینار اور لایا الغرض اسیطرح چند مرتبہ دینار لایا آخر کو جب وہ دینار
اوسکے سوراخ مین نرہے کو ڈبان لاکر جمع کرنے لگا اوسوقت مین نے اوٹھکر وہ دینار لے لیے اور اوسکے چوہے کو
چھوڑ دیا اور منجملہ اوسکے ایک قسم ہی یربوع نام یہ قسم دشتی چوہے کی ہے یہ قسم اپنے مکان مین بہت سے
پیچ بناتا ہے اور اپنے مکان مین دروازے بھی متعدد رکھتا ہی اسلیے کہ عدو اگر ایک طرف سے آئے یہ دوسرے دروازے
سے نکل جاوے جب نیولا وغیرہ اسکے مکان مین جاتا ہی بوجہ پیچ در پیچ کے چوہے کو نہین پاتا ہے اور اس قسم مین
ایک رئیس بھی ہوتا ہی جب اپنے سوراخ سے باہر نکلنے کا ارادہ ہوتا ہے اول رئیس باہر نکلکر دیکھتا ہے اگر کوئی عدو
نظر آتا ہی تو پھر جاتا ہی اور کوئی نہین نکلتا ہی ورنہ سب نکلتی ہین اور رئیس بعض موضع بلند پر جاکر قیام کرتا ہی اور سب کی نگہبانی کرتا ہے اور وہ
جو کچھ لاتی ہین اوسمین سے رئیس کا حصہ نکالکر جدا رکھتے ہین اور اگر رئیس کسی عدو کو دیکھتا ہی آواز دیتا ہی تا سب اپنے مکانون کو
بھاگ جاوین اور اگر رئیس کی غفلت سے عدو اونکے قریب آجاتا ہی اور بعض کو ہلاک بھی کرتا ہی تو سب جمع ہوکر اوسکو
ہلاک کرتے ہین اور منجملہ اوسکے ایک قسم ہی اوسکو خلد کہتے ہین اس قسم کی آنکھین نہین ہوتی ہین مگر قوت سامعہ اسکی
بہت قوی ہوتی ہی یہانتک کہ دور سے آہٹ اسکے کان مین پہونچتی ہے اور یہ قسم جنگلون مین رہتی ہی گھاس کی جڑ
کھاتی ہی جب اسکا شکار منظور ہوتا ہی پیاز دشتی اسکے سوراخ کے منھ پر رکھتے ہین یہ اوسکی بو سے باہر نکلتا ہے
لوگ اوسوقت اسکا شکار کرتے ہین جب اسکی مادہ حاملہ ہوتی ہی سب اوس سے کنارہ کرتے ہین اور منجملہ اوسکے
ایک قسم ہے اوسکو فارة المسک کہتے ہین ملک تبت مین یہ قسم ہوتی ہے اسکے سر مین مشک ہوتی ہے جیسے
ہرن کے سر مین مشک ہوتی ہے مگر اسکی مشک ہرن کی مشک سے اچھی ہوتی ہی یہانتک کہ ایک مثقال اسکی دس
مثقال مشک ہرن کی قیمت کے برابر ہوتی ہے صیاد ناف اسکی باندھ دیتے ہین تا خون اوس مین منجمد ہوجاوے
اور منجملہ اوسکے ایک قسم ہے اوسکو ذات النطاق کہتے ہین نصف جسم اوپر کا اوسکا سپید ہوتا ہی اور نصف آخر
سیاہ اس قسم کو اوس عورت کے ساتھ تشبیہ دیتے ہین کہ دو کپڑے پہنے ہو دو رنگ کے اور کمر بھی باندھے ہو
اور اوپر کے کپڑے کو لٹکائے ہو اور منجملہ اوسکے ایک قسم ہے کہ اوسکو فارة البیش کہتے ہین اور بعض کے نزدیک یہ چوہا
نہین ہی دوسرا جانور چوہے کے ہم شکل ہوتا ہی گھاس کھاتا ہے اور گھاس مین رہتا ہی وہ گھاس بیش ہی قاتل ہوتی ہے
منبت اوسکا ملک ہند ہی اور منجملہ اوسکے ایک قسم ہی اوسکو سمندر کہتے ہین یہ بھی چوہے کے مشابہ ہے مگر چوہا نہین
ہی ملک غور مین ہوتا ہی آگ مین چلا جاتا ہی اور جلتا نہین اسکی کھال کا دسترخوان بناتے ہین جب وہ بہت میلا
ہوجاتا ہی آگ مین ڈالدیتے ہین صاف ہوجاتا ہے اگر کوئی چاہے کہ اپنے مکان سے چوہون کو دفع کرے
پرانے چوہے کو گرفتار کرے اور دم اوسکی کاٹ لے یا اوسکو خصی کرکے چھوڑ دے سب چوہونکا منھ کھانے لگا اور

صورت مکڑی کی یہ ہی



و آلہ وسلم نے حرم مین جائز رکھا ہی ایک فساد اوسکا یہ ہو کہ چراغ سے فتیلہ روغن نکال لیجاتا ہے اور اکثر اوس فتیلہ سے مکانات اور اسباب اور آدمی جلکر تلف ہوجاتے ہین اور کتابون اور دفترون اور پوشاکہائے لطیف کو اکثر کاٹ ڈالتا ہے اور اس مین ہزارون کا نقصان ہوتا ہے اور طعام وغیرہ مین بعد کھانے کے بیٹ کرکے چلا جاتا ہی یا اکثر کنوئین مین گر پڑتا ہی تا نجس ہوجاوے اور جسکو کوئی درندہ مجروح کرتا ہے اوسپر خاک ڈال دیتا ہے تا وہ ہلاک ہوجاوے بعض نے لکھا ہی کہ چوہے کو حافظہ نہین ہوتا ہی باوجودیکہ اپنی معیشت مین بہت اہتمام کرتا ہے مگر لطائف الحیل اسکے دلیل ہین وجود حافظہ پر اور اوسکی عادات سے یہ ہے کہ جب شیشہ یا بوتل مین روغن وغیرہ دیکھتا ہے اگر اوسکو منھ تک بھرا پاتا ہی تو اوس سے کھاتا ہے اور اگر اسقدر خالی ہووے کہ منھ اوسکا روغن تک نہ پہونچے تو سنگریزہ لاکر اوسمین ڈالدیتا ہے تا روغن بلند ہوجاوے اوسوقت اوسکو پیتا ہے اور اگر سنگریزہ ڈالنے سے بھی روغن منھ تک نہین آتا ہے تو دم اپنی اوسمین ڈالتا ہے جب دم تر ہوجاتی ہے اوسکو چاٹتا ہے اور تر کرتا ہے اور ایسے ہی مکرر یہ حرکت کرتا ہے اور منجملہ اسکی عادتون کے یہ ہی کہ جب کسی جانور کا بیضہ لیجانا منظور ہوتا ہے اوسکو خوب مضبوط ہاتھ مین دباتا ہے اور دوسرا چوہا اوسکی دم پکڑکے کھینچتا ہے اور جب جوز کو اپنے مکان مین لیجانا چاہتے ہین تو ایک چوہا دوسرے چوہے کی پشت پر جوز رکھدیتا ہے اور وہ اپنی دم اولٹ کر سر پر لاتا ہے تا جوز پشت اور دم کے درمیان مین ہے اور اسیطرح اپنے مکان تک لیجاتا ہے اور ایک عجیب عادت یہ ہے کہ اگر چوہا کسی پانی کی ظرف مین گرتا ہے اور نکلنا اسکو دشوار ہوتا ہے تو اور چوہے ہاتھ اپنے اوس ظرف کے کنارے جماکر پانی مین ورآتے ہین تا وہ غریق انکی دم یا ہاتھ کو پکڑکے اونکے ساتھ باہر نکل آوے چوہے اور بچھو مین عداوت ہوتی ہے حتی کہ بعد لڑائی کے اگر چوہا غالب آتا ہے تو دم اوسکی کاٹ ڈالتا ہے اور اگر بچھو غالب ہوتا ہے تو چوہے کو نیش مارتا ہے اگر دونون کو شیشہ مین بند کرین عجیب کیفیت سے لڑائی ہوتی ہے چوہا چاہتا ہے کہ بچھو کی دم کاٹ ڈالے اور بچھو چاہتا ہے کہ چوہے کو نیش مارے پس اگر چوہے نے دم اوسکی کاٹ لی تو خیر جان بچی ورنہ بچھو اسقدر نیش لی کرتا ہے کہ چوہا ہلاک ہوجاتا ہے اور منجملہ اونکے ایک قسم کے چوہے ہوتے ہین کہ اونکو آفرینی کہتے ہین درہم اور دینار کو دوست رکھتا ہی اگر کہین سے درہم یا دینار لیجاتا ہے اوس سے کھیلا کرتا ہے ایک شخص حکایت کرتا ہے کہ میرے مکان مین چوہون نے بہت نقصان کیا ایک مرتبہ مین چوہے دان لایا اوسمین ایک چوہا گرفتار ہوا مین اس انتظار مین تھا کہ بلی آوے تو اوسکو کھلادون اس عرصہ مین اوسکا جوڑا آیا اور اپنے جوڑے کو گرفتار دیکھکر چوہے دان کے گرد پھرنے لگا

تا خاک ہو جاوے بعد اوس خاک کو اگر صاحب سنگ مثانہ نصف دانگ استعمال کرے سنگ پارہ پارہ ہو کر جاتا رہے
اور اگر صاحب تپ ربع کو بچھو نیش مارے تپ اوسکی دفع ہو اور اگر صاحب فالج کو کاٹے تو اوسکو بھی صحت ہو اور اگر اوسکا
بخور مکان مین کرین تو مکان مین کوئی بچھو نہ رہے بلکہ سب ہلاک ہو جاوین اگر بڑے بچھو کو خشک کرکے پیسین اور
سرکے کے ساتھ برص پر لگاوین نافع ہو خاک اوسکی روغن کے ساتھ جس مقام پر طلا کرین بال وہان نہ نکلین گے


صورت بچھو کی یہ ہے

عنکبوت یعنی مکڑی اسکی بہت قسمین ہوتی ہین اور
ہر ایک قسم فعل عجیب کرتی ہے منجملہ اونکے ایک قسم ہے
کہ پیر اوسکے دراز ہوتے ہین اور اس جانور کو دشمن کے
مقابلہ کی طاقت نہین ہے جب شکار کا ارادہ کرتا ہے اوسوقت
ایک گوشہ مین مکھی مچھر وغیرہ کا منتظر رہتا ہے جب مکھی
وغیرہ پاتا ہے رطوبت اوسکی جذب کر لیتا ہے ثقل اوسکا
جاڑون کے واسطے ذخیرہ کیا کرتا ہے اسلیے کہ اوس زمانہ مین مکھی مچھر کم ہوتے ہین اور منجملہ اونکے ایک قسم ہے کہ اوسکو نمہ
کہتے ہین پیر اوسکے کوتاہ ہوتے ہین مکان کی چھت مین تار لگا کر اوسمین لٹکتی ہے اور جب مکھی مچھر دیکھتی ہے ہوا مین مع تار
اوسکی طرف جاکر شکار کرتی ہے اور اگر مکان بہت وسیع ہوتا ہے ایک دیوار سے دوسری دیوار تک ایک تار بنا کر اوسمین دوسرا تار جوڑ کے
لٹکتی ہے اور منجملہ اونکے ایک قسم ہے کہ اوسکو لیث کہتے ہین اوسکی چھ آنکھین ہوتی ہین جب مکھی کو دیکھتی ہے اپنی جگہ مین منبسط کرتی ہے جب مکھی قریب آتی ہے
جست کرکے اوسکو شکار کرتی ہے اور شکار مین اکثر کم خطا واقع ہوتی ہے اور منجملہ اونکے ایک قسم ہے کہ اوسکو رتیلا کہتے
ہین ذکر اوسکا سابق مین کیا گیا ہے اب حاجت اعادہ کی نہین ہے کہتے ہین کہ ثعبان کو ہلاک کرتی ہے اور منجملہ اونکے ایک
قسم ہے کہ زمین یا پتھر پر جالا لگاتی ہے پس اگر کوئی مکھی وغیرہ وہان آجاتی ہے اوسکو شکار کر لیتی ہے اور منجملہ اونکے ایک قسم ہے
کہ صنعت اوسکی باریک ہوتی ہے اپنے جالے کا جال بنا کر چھوڑ دیتی ہے اور وہان سے خود جدا رہتی ہے جب مکھی اوس
جال مین پھنستی ہے یہ دور کھڑی رہتی ہے یہانتک کہ وہ مکھی تڑپ کر ہلاک ہو جاتی ہے اوسوقت اگر اوسکو بھوک لگتی ہے
تو رطوبت اوسکی کھا لیتی ہے ورنہ اوسکو خشک ہونے دیتی ہے لکھا ہے کہ مادہ اوسکی جال بناتی ہے اور نر کو یہ صنعت نہین معلوم
ہوتی ہے اور بعض کے نزدیک دونون شریک رہتے ہین اور بعض کے نزدیک مثل استاد و شاگرد کے ہوتے ہین **خواص اجزا** اگر
اسکو سیاہ کپڑے مین باندھکر صاحب تپ ربع کو باندھین تو تپ دفع ہو حکیم بلیناس نے لکھا ہے کہ اگر اوسکو پیسکر شراب کے ساتھ
تپ بلغمی کو کھلاوین تو مفید ہو جس شخص کو غب کے وقت تپ آتی ہو پیر اسکے باندھین تو دفع ہو جس مقام سے
خون جاری ہو اگر وہان جالا اسکا رکھدین تو خون موقوف ہو جاوے اور اگر اسکو مکان مین جلاوین تو مچھر وہان سے
بھاگ جاوین **فار** یعنی چوہا یہ جانور حیلہ انگیز اور مفسد ہے اسیوجہ سے قتل اسکا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ

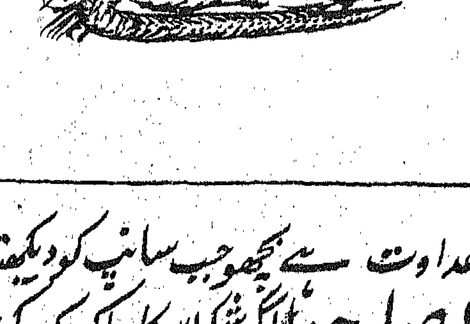
بچہ پیدا ہوتا ہے جاحظ نے لکھا ہے کہ جب یہ جانور چاہتا ہے کہ سوسمار کو مع بچے کھا جاوے اوسکے گھر میں
جاکر ایک گوز کرتا ہے تمام مکان میں بو اوسکی منتشر ہو جاوے اور اوس بو سے سوسمار مع بچوں کے پریشان
اور ضعیف ہو جاتا ہے بعد ازان دوسری مرتبہ گوز کرتا ہے پس سوسمار بیخود ہو جاتا ہے اور تیسری مرتبہ سب جاتے ہیں یہ اونکو کھا جاتا ہے

صورت طربان کی یہ ہے



عظایہ یہ جانور گرگٹ کی ہم صورت ہوتا ہے
اور بعض کے نزدیک گرگٹ کی قسم سے ہے یہ
جانور کثیر الالتفات سریع الحرکت ہوتا ہے لکھا ہے
کہ اگر اوسکو سیاہ کپڑے میں لپیٹ کر صاحب
تپ ربع کے باندھیں نافع ہو اور ایک قسم اس
جانور کی ملک کران میں ہوتی ہے سرخ
مثل یاقوت کے رنگ اوسکا سرخ اور شفاف
ہوتا ہے آنکھیں اسکی نہایت خوب ہوتی ہیں
سلاطین اسکو بطریق تبرک کے بہم پہونچا کرتے ہیں
خاصیت عجیب اسکی یہ ہے کہ اگر اسکا گذر کھانے کے خوان پر ہو جاتا ہے اور اوسکے کھانے میں زہر ہوتا ہے
تو اوسکی آنکھ سے اشک جاری ہوتے ہیں -

صورت عظایہ کی یہ ہے



عقرب یعنی بچھو یہ جانور تمام حشرات
الارض میں خبیث تر ہے جس چیز کو دیکھتا ہے نیش مارتا ہے اگر
کسی شخص کو دیکھتا ہے بھاگ جاتا ہے اس جانور کی آٹھ پیر ہوتے
ہیں اور آنکھیں اسکی شکم پر ہوتی ہیں اور
بچہ اسکی پشت سے نکلتا ہے بعد نکلنے بچہ
کے ماں اوسکی ہلاک ہو جاتی ہے اول شب میں
سوراخ سے نکلتا ہے اور جسکو پاتا ہے نیش
مارتا ہے اور بعد نیش مارنے کے بھاگ
جاتا ہے سانپ اور بچھو میں عداوت ہے بچھو جب سانپ کو دیکھتا ہے نیش مارتا ہے اور اگر سانپ
بچھو کو پاتا ہے کھا جاتا ہے **خواص اجزا** اگر شکم اسکا چاک کرکے جس مقام پر اسنے کاٹا ہو رکھدیں
فی الحال درد میں سکون ہو اگر عقرب کو ظرف سفالین میں رکھکر سر اوسکا بند کرکے تنور میں رکھدیں

راہ بھول جاتا ہے اور اگر دوسرے مکان مین شبہہ سے چلا جاتا ہے تو وہ اوسکو شکار کر لیتا ہے جب بیضہ دینے کا
ارادہ ہوتا ہے مکان اپنا زمین کے نیچے مثل شتر مرغ کے بناتا ہے اور اسمین بیضہ دیتا ہے اور زمین مین دفن
کر کے چالیس روز چھوڑ دیتا ہے بعدہ آکر دیکھتا ہے کہ بیضے سے بچے نکل آئے ہین اوسوقت اونمین سے جسقدر
چاہتا ہے کھا جاتا ہے اور باقی ماندہ بھاگ جاتے ہین جاحظ نے لکھا ہے کہ جب سوسمار اپنے بچے کھانے کا ارادہ کرتا
ہے تنگ جگہ مین خود کھڑا ہوتا ہے اور دونون ہاتھ سے راہ بھاگنے کی بند کر لیتا ہے بعد ازان کھانا شروع کرتا ہے
اگر عقرب اس جانور کو نیش مارتا ہے ایک گھاس ہے کہ اوسکو اذن الفار کہتے ہین کھاتا ہے فی الفور درد مین سکون
پیدا ہوتا ہے اور جب بھوکا ہوتا ہے ہوا کو اپنی غذا کرتا ہے اور کوئی جانور اس سے زیادہ بھوک مین صبر نہین
کرتا ہے اور حالت پیری مین بھی ہوا پر قناعت کرتا ہے اگر سوسمار انسان کے دونون پیر کے اندر سے نکلجاوے
تو وہ شخص زنا پر اقدام نہ کریگا اور اگر سوسمار کو شراب مین ڈالین تا ہلاک ہو بعد ازان اوسکو لیواسیر پر لگائین تو نافع
خواص اجزا جو شخص دل اسکا کھاوے حزن اور ملال اوسکا دفع ہو اور جو شخص طحال کھالے عارضہ طحال
سے نجات پاوے اور خون اسکا آرد نخود مین ملا کر بہق پر لگاوین یا بورق کے ساتھ کلف پر ضماد کرین تو نافع ہو
اور رنگ کو بھی صاف کرے گوشت اسکا امراض صعب کو مفید ہے اور زخم کو صالح ہے اور مجلی بصر اور مقوی
بدن ہے اور جو شخص اسکو کھاویگا عرصہ تک اوسکو تشنگی کا غلبہ ہے گا اسکے پشت کی ہڈی جو شخص اپنے پاس
رکھے شہوت جماع زیادہ ہو خصیہ اسکا جسکے پاس ہو خادم اوسکو دوست رکھین اگر اسکے پشت پا کی ہڈی
گھوڑے کے باندھین کوئی گھوڑا اوس سے سبقت نہ لیجاویگا پوست اسکا اگر تلوار کے قبضہ پر لگاوین صاحب
شمشیر دلیر ہو اگر اوسکے پوست مین شہد رکھین بس جو شخص اوس شہد کو کھالے شہوت جماع زیادہ ہو سرگین
اسکا اگر برص اور کلف پر لگاوین تو نافع ہو اور اگر آنکھ مین لگاوین سپیدی چشم اور نزول آب کو نافع ہو

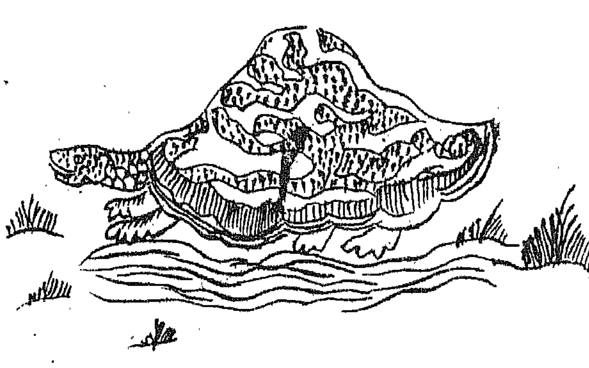
صورت سوسمار کی یعنی گوہ کی یہہ ہے



طربان یہ جانور مثل
زیادہ کسی شی مین بدبو
اونٹ کی ناک مین اسکی
یکجا ہوتے ہین منتشر
کہ جمع کرنا اوسکا دشوار ہوتا
کرتا ہے بیگذر کرے تو اگر
تو بھی اوسکی بو نہ جاویگی
ہے سوسمار اسکے خوف
بلی کے ہوتا ہے اس سے
نہین آتی ہے حتی کہ اگر
بو پہنچتی ہے اگر وہ سب
ہو جاتے ہین یہانتک
ہے اگر یہ جانور کسی
اوسکو پچاس شب وہ بین
یہ جانور سوسمار کا دشمن
سے اپنے مکان مین

ان مین سے پانی کیطرف جاتا ہے بہت کچھوے اوسکے پیچھے جاتے ہین اور جب ایک پانی پیتا ہی سب اوسکی طرف دیکھا کرتے ہین تشنگی اونکی دفع ہوتی ہے اگر کھال اسکی درندون کی کھال مین رکھدین درندونکی کھال پارہ پارہ ہو جاوے **خواص اجزا** جس عضو مین درد ہووہ ہی عضو کچھوے کا اوس عضو پر رکھین تو درد مین سکون ہو پیشاب اسکا اگر ناک مین صاحب صرع کے ڈالدین تو نافع ہوگا اگر اسکے پوست کا سرپوش دیگ پر رکھین تو دیگ مین جوش نہ آویگا اگرچہ کتنی ہی آگ روشن کرین پتہ اسکا اگر صاحب نقرس کے باندھین بشرطیکہ دہنا دہنی طرف اور بایان بائین طرف تو بہت نافع ہو بیضہ اسکا بواسیر اور سموم ہوام کو مفید ہے خاک اسکی سرمہ کے ساتھ آنکھ مین لگانا مقوی بصر ہے اور گاے کے پتہ کے ساتھ ناخونہ کو مفید ہے **ضاجہ** یہ جانور عظیم الجثہ ہوتا ہے حتی کہ کوئی جانور عظیم الجثہ نہین ہوتا ہے مگر اپنا ایک فرسنگ آنکھ اسکی پڑتی ہے وہ جانور جانور کی آنکھ اسپر پڑتی ہے سے جانور اوس ملک کے گذرتے ہین آنکھین اپنی بند کرلیتے ہین تا اوسپر نظر نہ پڑے اس سے زیادہ پشت پر ہے لکھا ہے کہ ملک ختن مین مین رہتا ہے جس جانور پر ہلاک ہو جاتا ہے یا جس وہ بھی مرجاتا ہے اسیوجہ جب ضاجہ کے قریب

صورت کچھوے کی یہ ہے

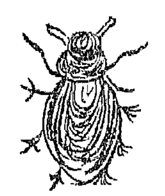


صورت ضاجہ کی یہ ہے



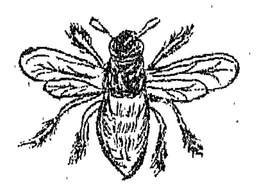
ضب فارسی مین اسکو سوسمار کہتے ہین یہ جانور بہت ہوشیار ہوتا ہے مکان اپنا مقام سخت اور بلند پر بناتا ہے تا دواب کے سم سے محفوظ رہے اور سیلاب سے مامون اور اپنے مکان کے قریب کوئی علامت بناتا ہے تا اوس نشان سے اپنے مکان کی راہ نہ بھولے اور اگر علامت نہین ہوتی ہے اپنے مکان کی

صورت رتیلا کی یہ ہے



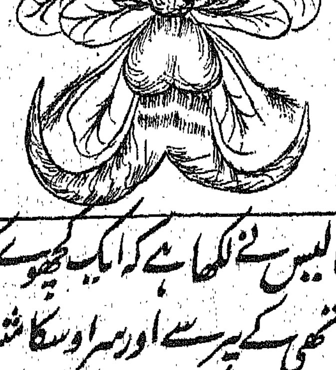
اور سب سے زیادہ خراب رتیلا مصری ہے ہوتا ہے زنبور اکثر حالات اسکی شہد کی
مکھی سے مشابہ ہین ایام سرما مین اونچے گھر سے نہین نکلتی ہے اور جب
ہوا اعتدال ہوتی ہے گھر سے نکلتی ہے مکھی کو شکار کرتی ہے اگر کوئی
شخص اسکے مکان سے متعرض ہوتا ہے سب زنبور ایک جا ہو کر اوسکو
کاٹتی ہین اگر روغن مین گرتی ہے مثل مردہ کے ہوتی ہے اور جب
اسپر سرکہ پڑتا ہے متحرک ہوتی ہے جب ایام سرما ہوتے ہین مقامات گرم مین جا کر خوب سوتی ہے اور جاڑو کے
واسطے ذخیرہ نہین کرتی ہے بخلاف چیونٹی کے اور جب ایام بہار آتے ہین بسبب شدت سردی کے
اور نہونے غذا کے مانند سوکھی لکڑی کے ہو جاتی ہے بعد ازان خداے تعالے اوسمین پھر روح عنایت
فرماتا ہے اور یہ کیڑا بیضہ دیتا ہے اور پرورش کرتا ہے **سام ابرص** اس کیڑے کی دم دراز اور قد کوتاہ

صورت زنبور کی یہ ہے



ہوتا ہے لکھا ہے کہ یہ جانور سانپ کا زہر پیتا ہے اور لوگون کے ظروف مین
ڈال دیتا ہے پس جو شخص اوس ظرف کو استعمال مین لاتا ہے ضرر
اوٹھاتا ہے اور جس مکان مین زعفران ہوتا ہے وہان یہ کیڑا نہین
رہتا ہے **خواص اجزا** اگر اسکو صاحب تپ ربع باندھے
شفا پاوے اور اگر عورت باندھ لے تو حاملہ ہو اور اگر اسکو مار کر سانپ کے
سوراخ مین ڈالین سانپ اوس سوراخ سے بھاگ جاوینگے اگر یہ کیڑا نمک دیکھتا ہے اوسمین لوٹتا
ہے پس جو اوس نمک کو کھا لیوے ابرص ہو نعوذ باللہ منہا جس مقام مین کانٹا وغیرہ رہ گیا ہو اوسکو
دو ٹکڑے کر کے وہان رکھدین تو وہ کانٹا نکل آویگا اور اگر مسون پر لگاوین تو منقطع ہون اور اگر روغن زیت
کے ساتھ سر پر لگاوین تو بال پیدا ہون کبد اسکا درد دندان کو نافع ہے گوشت اسکا عقرب گزیدہ اگر زخم پر

صورت سام ابرص کی یہی

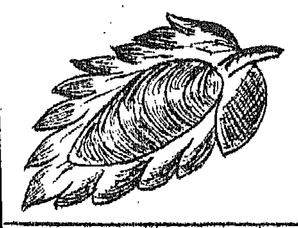


رکھے نافع ہو **سلحفات** فارسی مین اسکو کشف کہتے ہین اور ہندی مین
کچھوا یہ جانور بری اور بحری ہوتا ہے لکھا ہے کہ اگر اس جانور کو باغ
یا زراعت مین اس طریقہ سے پھینکدین کہ پیر اوسکے ہوا کی طرف
ہون وہ مقام آفت سرما سے محفوظ رہے گا لکھا ہے کہ اگر بڑے
کچھوے کو لیکر شکم اوسکا صاف کر کے طفل مصروع کو اوس مین رکھدین
تو صرع اوس سے دفع ہو حکیم ارسطاطالیس نے لکھا ہے کہ ایک کچھوے کو مین نے دیکھا کہ ہاتھ اوسکے کتے
کے ہاتھ سے مشابہ تھے اور پیر اوسکے ہاتھی کے پیر سے اور سر اوسکا شکل سر افعی کے ہوتا ہے جب ایک

کرین وہ آفت چوب خوار سے محفوظ رہے گا ذباب یعنی مکھی قسمین اسکی بہت ہین پیدائش اسکی عفونت سے ہی بعض سرگین چارپایون سے پیدا ہوتی ہین اللہ تعالے نے اسکو پلک نہین عنایت کی عوض اوسکے دو ہاتھ مرحمت فرمائے کہ اوس سے آنکھون کا غبار دفع کرے اسیوجہ سے مکھی دونون ہاتھ سے آنکھین اپنی ملا کرتی ہے اسکی سونڈ ہوتی ہے جب کسیکا خون پینا اسکو منظور ہوتا ہے اوسکو منہ سے نکال کر خون پیتی ہے جب سیر ہوتی ہے پھر منہ کے اندر رکھ لیتی ہے آواز اسکی سونڈ سے مثل آواز نے کے نکلتی ہے ہاتھ پیر اسکے سخت ہوتے ہین اگر زخم ہموار پر بیٹھتی ہے لغزش نہین ہوتی ہے مچھر کا شکار کرتی ہے اسیوجہ سے مچھر دن کو کم معلوم ہوتے ہین اور شب کو بہت ہوتے ہین جاحظ نے لکھا ہے کہ اگر مکھی مچھر نہ کھاتی مکان کے گوشون مین نہ جاتی جب کسی حیوان کے زخم پر بیٹھتی ہے وہ حیوان ہلاک ہو جاتا ہے لیکن اگر زخم ایسے مقام پر ہوتا ہے کہ اوسکا منہ وہانتک پہونچے تو وہ حیوان اوسکو چاٹ لیتا ہے اور زخم پر بیٹھنے سے حیوان اسلیے ہلاک ہو جاتا ہے کہ یہ زخم پر سرگین کرتی ہے اور اسکے سرگین سے کیڑے پیدا ہوتے ہین۔ لکھا ہے کہ اگر سپیدی زخم پر سرگین کرتی ہے سیاہ ہو جاتا ہے اگر سیاہی پر سرگین کرتی ہے تو وہ زخم سپید ہو جاتا ہے اسلیے کہ سرگین اسکا دو رنگ کا ہوتا ہے جس رنگ پر سرگین کرتی ہے اوسکے خلاف رنگ ظاہر ہوتا ہے

خواص اجزا اگر سر اسکا جدا کر کے جسم اسکا مگس گزیدہ پر لگاوین درد مین سکون ہو اور اگر اسکو پکڑ کے بال اسکے پیر مین باندھین اور دوسرا بال کا صاحب مد کے باندھین تو نافع ہو یا کسی ظرف مین رکھکر اوسکو باندھین تو بھی مفید ہو اگر اسکو جلا کر خاک اوسکی شہد کے ساتھ داء الثعلب پر ضماد کرین تو مفید ہو اور اگر خشک کر کے سرمہ مین ملا کر آنکھ مین لگاوین روشنی چشم زیادہ ہو اور پلک مین مکھی بال پیدا ہون حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب مکھی کسیکے ظرف طعام مین گرے چاہیے کہ اوسکو غوطہ دے اسلیے کہ ایک بازو مین اسکے بیماری ہے اور دوسرے مین شفا ایک قسم کی مکھی ہوتی ہے کہ شیر یا کتے پر بیٹھتی ہے اور جب انکے خارش ہوتی ہے اون سے دور نہین ہوتی ہے یہانتک کہ اوسکو ہلاک کرے رتیلا یہ کیڑا مکڑی کے مشابہ ہوتا ہے مکھی کا شکار کرتا ہے سر اور شکم اسکا بڑا ہوتا ہے جس شخص کے جسم پر بیٹھتا ہے لعاب اپنے منہ کا اوسپر ڈال دیتا ہے اور وہ لعاب مہلک ہوتا ہے دوا اوسکی سرگین انسان ہے

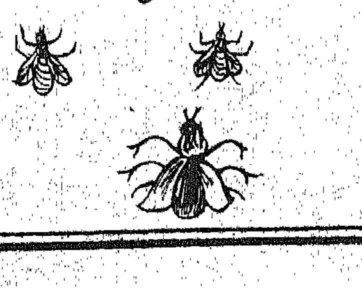
صورت ریشم کے کیڑے کی یہ ہے



صورت دیکہ اکہن کی یہ ہے

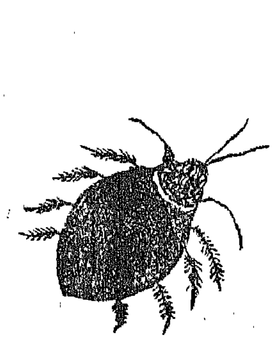


صورت مکھی کی یہ ہے



کھا جاتا ہی تو اوسکی سرگین مین بند ہو نکلتا ہی اگر یہ جانور ہرن کے دونون پہلو سے نکل جاوے تو ہرن ہلاک ہو اور ایک قسم اسکی ہوتی ہے کہ اوسکو جعل کہتے ہین سرگین کا غلولہ بنا کر اپنے گھر مین لیجاتا ہی اگر اس جانور کو پہچ مین ڈال دین جنبش نہین کرتا ہے تا لوگ معلوم کرین کہ مرگیا بعدازان جب سرگین ڈالین تو پھر جنبش کرتا ہی **حکایت** ہی کہ ایک شخص نے اس جانور کو دیکھا کہا کہ اللہ تعالی نے اسکی پیدایش مین کیا فائدہ رکھا ہے آیا صورت خوب ہے یا بو اچھی ہے پس اللہ تعالی نے اوس شخص کو ایک زخم مین مبتلا کیا کہ اطبا اوسکے علاج سے عاجز ہوے اوسنے بھی علاج اوسکا ترک کیا ایک وزا اوسکے شہر مین ایک طبیب وارد ہوا یہ بھی اوسکے پاس گیا جب طبیب نے زخم دیکھا اوس سے کہا کہ خنفسا کی خاک اسپر طلا کر چنانچہ اوسنے استعمال کیا اور صحت پائی اوسوقت اوسکو اپنا کلام سابق یاد آگیا اور حکمت حکیم ازلی کا مقر ہوا **دود القز** یعنی ریشم کا کیڑا یہ کیڑا چھوٹا ہوتا ہے جب چرنے سے سیر ہوتا ہے اپنی جگہ پر کہ درمیان درختون اور کانٹون کے ہوتی ہے اپنے جسم پر پوشش بناتا ہے مانند کیسہ کے تا گرمی اور سردی اور ہوا اور پانی سے محفوظ رہے اور تا وقت معینہ خواب کیا کرتا ہے جاننا چاہیے کہ پرورش کرنا اس کیڑی کا عجائب سے ہے صورت اسکے پرورش کی یہ ہے کہ اول بہار مین جب درخت توت مین پتے نکلتے ہین تخم اس کیڑے کا کپڑے مین لگا کر عورت اپنی پستان کے

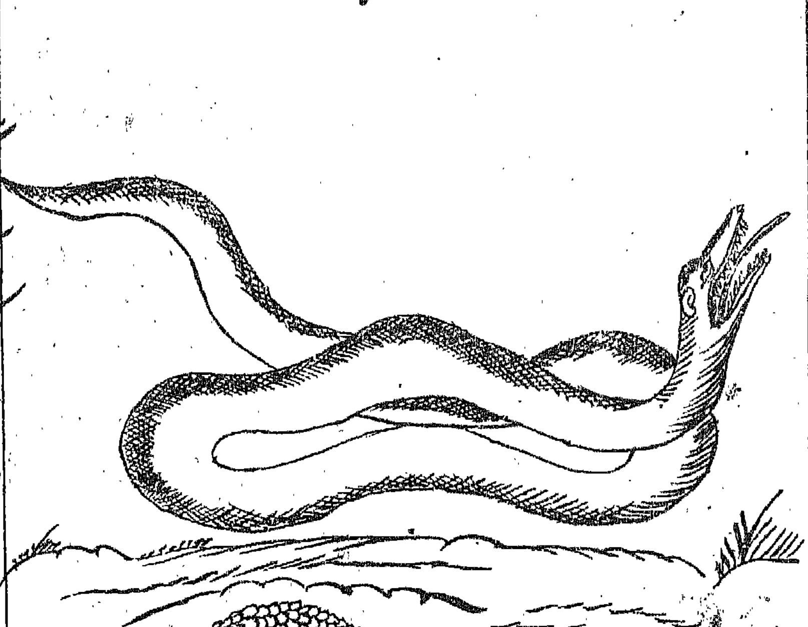
صورت خنفسا کی یہ ہے



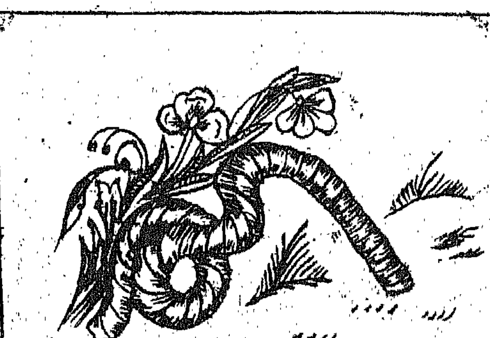
نیچے ایک ہفتہ تک رکھے تا حرارت جسم کی اوسکو پہنچے بعدازان اوس تخم کو کسی چیز پر چھڑکا دین اور برگ توت مقرض وہان ڈالدین تا تخم اوسکو کھالے ایک ہفتہ تک یہ ہی فعل کرین بعدہ کیڑے کھانا ترک کرینگے تین روز تک بعدازان پھر برگ توت کھاوینگے اور بعد ہفتہ کے پھر کھانا چھوڑ دینگے اوسی میعاد تک اور تیسری مرتبہ بھی یہی کرینگے چوتھی مرتبہ اونکو بہت چارہ دین تا بہت کھاوین اور عمل فیلیچہ مین عجلت کرین اوسوقت اونکے جسم پر مثل تار عنکبوت کے کچھ بنا معلوم ہوگا اگر اوسوقت مین بارش ہو فیلیچہ کو تری سے نرم کرین پس وہ کیڑے اوسمین سوراخ کرینگے اور اونکے دو پر بھی ہونگے اور اوس سے نکل آوینگے اور ریشم حاصل ہوگا اور اگر بارش نہو فیلیچہ کو تمام کرین اور آفتاب مین رکھدین تو وہ کیڑے ہلاک ہون بعدازان اوسکو اوٹھالین ابریشم ہوگا اور جسقدر تخم کے واسطے رکھنا منظور ہو آفتاب مین نرکھے تا اوس سے نکلکر بیضہ دین اوسکو شیشہ کے ظرف مین رکھین سال آیندہ تک کیڑا ابریشمی دافع خارش ہے اور جون وغیرہ اس مین نہین پیدا ہوتی ہین **دیک الجن** یہ کیڑا چھوٹا ہوتا ہے باغون وغیرہ مین دستیاب ہوتا ہے حکیم بلیناس نے لکھا ہے کہ اگر اس کیڑے کو شراب کہنہ مین ڈالدین تا ہلاک ہو بعدازان اوسکو نکال کر ظرف سفالی مین رکھکر منھ اوسکا بند کرین پس جس مکان مین دفن

بھی نافع ہے محمد ابن زکریا نے لکھا ہے کہ گوشت کہنہ سانپ کا مستسقی کو مفید ہے حکیم بقراط نے لکھا ہے کہ امراض عصب کو
سودمند ہے چربی اسکی نمک کے ساتھ بواسیر کو نافع ہے کینچل اسکی سرکہ مین پکا کر منہ مین رکھین درد دندان کو نافع
ہے اگر پوست اسکا ظرف مسی مین جلاوین درد ہاے چشم کو مفید ہے اور سبزی چشم کو سیاہ کرتا ہے جو شخص ایک فلس
اسکا کھالے ایک سال آنکھ مین درد نہو اور جو شخص دوا کھالے دو برس درد نہو اور اگر درد زہ مین عورت کے باندھین
وضع حمل مین آسانی ہو جسم اسکا اگر جلا کر خاک اوسکی آنکھ مین لگاوین سبل کو دفع کرے اور آب نزلہ کو بھی منع کرے
حکیم بلیناس نے لکھا ہے کہ شوربا اسکا مقوی بصر ہے بیضہ اسکا ہاون مین پیسکر برص پر لگاوین نافع ہو ++

صورت حیہ کی یہ ہے



خراطین یہ کیڑا سرخ اور لانبا ہوتا
ہوتا ہے اہل عرب اسکو شحمۃ الارض
کہتے ہین ہوا صح نمناک مین ہوتا ہے
خواص اجزا اگر اسکو بریان کرکے
صاحب بیقان استعمال کرے
نافع ہو اور اگر خشک کرکے پانی کے ساتھ
درد زہ مین عورت استعمال کرے وضع
حمل مین آسانی ہو اور خاک اسکی
روغن گل کے ساتھ دافع گنج ہے اور اگر
شہد کے ساتھ تالو مین لگاوین درد گلو
کو نافع ہو اگر اس کیڑے کو عورت کے
سر مین پاین طور باندھین کہ اوسکو اطلاع نہو تو اسکو شہوت دماغ پیدا ہوگی اور اگر عاقرقرحا اور فرفیون کے ساتھ
ہموزن لیکر روغن زیت مین جوش دین بعد ازان اوسکو قضیب پر طلا کرین تو اوسمین قوت پیدا ہوگی اور باہ بھی زیادہ ہوگی



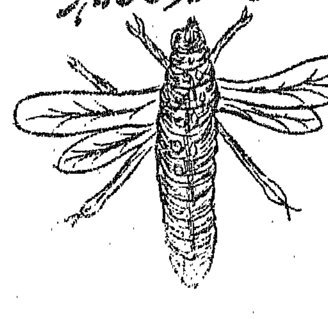
خنفسا یہ جانور سیاہ سرگین مین پیدا ہوتا ہے ہندی مین اسکو
گوبر درہ کہتے ہین اسمین بدبو ہوتی ہے **خواص اجزا**
اگر اسکو روغن مین جوش کرکے بواسیر پہ گرم لگاوین تو نافع ہو
اور اگر اسکے دو ٹکڑے کرکے سلائی اوس مین تر کرکے آنکھ
مین لگاوین درد چشم کو مفید ہو اور اگر روغن مین جوش کرکے
بہرے کان مین ڈالین نافع ہو اگر اونٹ اسکو چارہ مین زندہ

صورت حلزون کی یہ ہے



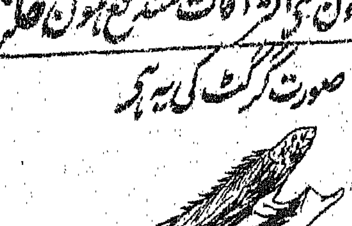
حیہ یعنی سانپ ہر اسکا سبکے زہرون سے زیادہ
قاتل ہے لکھا ہے کہ اگر انسان کے بال کھاری پانی مین
پڑے ہین اور مدت دراز تک حرارت آفتاب کی اوسمین
اثر کرے تو وہ بال سانپ ہو جاوینگے ایک قسم سانپ
کی ہے کہ انسان سے متعرض نہین ہوتی ہے مگر اوسوقت
کہ اوسپر کوئی پیر رکھدے آور ایک قسم وہ ہے کہ جبتک اوسکے بیضے یا بچے کو کوئی اذیت نہین دیتا ہے اوسوقت تک
نہین کاٹتی ہے آور ایک قسم وہ ہے کہ جب خود تکلیف اوٹھالیتی ہے اوسوقت انسان کے کاٹنے کا قصد کرتی
ہے ایک قسم کا سانپ ہے کہ اوسکے زہر نہین ہوتا ہے اور نام اوسکا حفات ہے اور ایک قسم کا نام ملک ہے
اوسکے سر پر سپید خطوط ہوتے ہین اور جب زمین پر چلتا ہے جس شے پر گذرتا ہے وہ جل جاتی ہے اور تمام جانور
اوس سے پوشیدہ رہتا ہے اور جو جانور اوسکی آواز سنتا ہے ہلاک ہو جاتا ہے اور درازی اسکی ایک بالشت کی ہوتی ہے
یہ سانپ جسم اپنا فربہ کرتا ہے اور خون اوسکے جسم سے جاری ہوتا ہے پس جو درندہ اوسمین سے کھالیتا ہے مرجاتا
ہے آبو الفرج عبید اللہ نے لکھا ہے کہ سب سانپون کی تین قسمین ہین قسم اول قویہ ہے اوسمین بہت قوت
ہوتی ہے اور زہر اوسکا بہت جلد اثر کرتا ہے قسم دوم ضعیفہ ہے کہ زہر اوسکا تدبیر سے دفع ہو سکتا ہے قسم سوم
معتدلہ ہے کہ صلاحیت تریاک کی رکھتی ہے عجائب سانپ سے ایک یہ امر ہے کہ جب کوئی سانپکا قصد کرتا ہے اور اوسکو
یقین ہوتا ہے کہ مین کشتہ ہو جاؤنگا سر اپنا اپنے جسم مین چھپا لیتا ہے تا ضرب سر پر نہ پہونچے لکھا ہے کہ ہزار
برس زندہ رہتا ہے اور ہر سال ایک کھال گراتا ہے اور ایک نقطہ پشت پر ظاہر ہوتا ہے وہی نقطہ اوسکی عمر کا شمار ہے
اسکے تیس بیضہ ہوتے ہین اکثر چیونٹی اور مچھر اسکے بیضے خراب کرتے ہین مگر بعض سلامت بھی رہتے ہین جب سانپ کے
بچھو نیش مارتا ہے نمک تلاش کرتا ہے اور اوسمین سلامت رہتا ہے اور اگر نمک نہین پاتا ہے ہلاک ہو جاتا ہے آیک
قسم کا سانپ ہوتا ہے اگر اوسکو لکڑی سے مارین ضارب فوراً ہلاک ہو جاوے آور ایک قسم کا سانپ ہوتا ہے
سرخ رنگ اور باریک جسکو دیکھتا ہے اوسکی طرف جست کرتا ہے اور کاٹ کھاتا ہے وہ شخص مثل ہلاک ہو جاتا ہے
آبو جعفر مکفوف نحوی نے لکھا ہے کہ ہمارے ملک مین ایک سانپ ہوتا ہے کہ چھوٹے جانورون کو عجیب حیلہ سے
شکار کرتا ہے اور وہ حیلہ یہ ہے کہ جب دوپہر ہوتی ہے اور خوب گرمی ہوتی ہے جسم اپنا خاک مین چھپاتا ہے اور سر
باہر نکالے رہتا ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کسی درخت کی جڑ ہے پس جانور بوجہ شدت گرمی کے اوسپر آکر بیٹھتا ہے سانپ
اونکو پکڑکے کھالیتا ہے **خواص اجزا** دانت اوسکے اگر زندگی مین توڑے ہون صاحب تپ ربع کو
نافع ہین شیخ نے لکھا ہے کہ گوشت اسکا مقوی ہے اور حافظ حواس اور جلائی ہے اور جذام اور داء الثعلب کو

جراد یعنی ٹیڑی یہ جانور دو قسم کا ہوتا ہے ایک کو فارس کہتے ہین اور یہ قسم ہوا مین بہت اوڑتی ہے اور ایک قسم کو راجل کہتے ہین یہ قسم جست کرتی ہے جب ایام بہار آتے ہین گھاس کھاتی ہے اور زمین نرم اور پاک ڈھونڈھکر اوسمین بیضہ دیتی ہے لکھا ہے کہ ہر ایک ٹیڑی ساٹھ بیضے دیتی ہے اور جب بیضہ دیتی ہے اونکو زمین مین دفن کرکے چلی جاتی ہے بعض کو جانور نکال کر کھا جاتے ہین اور بعض بوجہ سردی کے تلف ہوجاتے ہین بعدہ جب فصل ربیع آتی ہے بقیہ بیضون کو شق کرتی ہے اوسمین سے بچے مثل پشہ کے نکلتے ہین اور زراعت وغیرہ وہانکی کھا جاتے ہین اور قوی ہوکر اوڑتے ہین اور دوسرے ملک مین جاکر وہان بیضہ دیتی ہے اور ہمیشہ اوسکا یہی دستور رہتا ہے صاحب فلاحت نے لکھا ہے کہ جب جراد کسی مقام کا قصد کرتی ہے اگر وہانکے باشندے اوسوقت چھپ رہین تو وہان سے چلی جاوینگی اور مقام نکرینگی اور بعض جراد کو پکڑ کے جلاوین تو سب وہان سے چلی جاوینگی یا مر جاوینگی **خواص اجزا** اگر لانبے پیر کی ٹیڑی صاحب تپ ربع کی گردن مین لٹکادین تو نافع ہو اور اگر صاحب بواسیر کے دامن کے نیچے بخور کرین یا صاحب عسر البول کے دامن کے نیچے جلاوین تو نافع ہو خاک اسکی ناسور کو نافع ہے شیخ نے لکھا ہے کہ پیر اسکے دافع ثالیل ہین



صورت ٹیڑی کی یہ ہے

حربا یعنی گرگٹ یہ جانور چھپکلی سے جثہ مین زائد ہوتا ہے منہ اسکا آفتاب کی طرف رہتا ہے اسیوجہ سے اسکو اہل فارس آفتاب پرست کہتے ہین رنگ اسکا خاکی ہوتا ہے بعد ازان گرمی آفتاب سے زرد اور سبز ہوجاتا ہے لکھا ہے کہ رنگ مختلف ہوتا ہے یا ختلاف ساعت روز کے ہر ساعت رنگ اوسکا دگرگون ہوتا ہے کوئی شخص اسکی طرف قصد کرتا ہے یہ جانور جسم اپنا زیادہ کرلیتا ہے تاوہ ڈر جاوے اور اس فعل سے اوسکو کچھ ضرر نہین پہونچتا ہے **خواص اجزا** اگر اس جانور کو تین شبانہ روز زمین کے نیچے دفن کرین بعدہ تین شبانہ روز آگ کے نیچے رکھین بعد ازان صاحب صرع کی گردن مین باندھین تو نافع ہو اگر پوست اسکا کھیت یا گانو کے کنارے نکالکر مقام بلند مین لٹکادین تو اوس گانون سے اکثر آفات مندفع ہون **حلزون** جانور پتھر مین پیدا ہوتا ہے کنارے دریا اور نہرون وغیرہ کی دستیاب ہوتا ہے شخص دیکھتا ہے اوسکو گمان ہوتا ہے کہ سیب گیر پڑا ہے اور اوس پتھر سے باہر نکالتا ہے اور یہ نہین معلوم ہوتا ہے کہ اوسمین آنکھ کان اسکے بہت خوبصورت ہوتی ہین اور پوست اسکا بہت باریک ہوتا ہے نصف جسم اپنا اوس پتھر سے نکالکر چلتا پھرتا ہے اور غذا طلب کرتا ہے شیخ نے لکھا ہے کہ اگر حلزون پیشانی پر طلا کرین مانع نزول آب ہو



صورت گرگٹ کی یہ ہے

فی دماغه القوی الخمس کما فی الحیوانات الکبار فانه لا یعرف دقائق حکمته الا هو سونڈ اسکی بال سے بھی باریک ہوتی ہے اور باوجود اس باریکی کے مجوف ہوتی ہے حیوان کے جسم سے خون نکالتا ہے حتی کہ ہاتھی اور بھینس کی کھال بہت سخت ہوتی ہے اوسمین سے بھی سونڈ سے خون نکال لیتا ہے اور ہاتھی اور بھینس مچھر کی وجہ سے پانی میں بھاگ جاتے ہیں ببول کے گوند کی تین گولیاں بناویں اور ہر گولی میں ایک مچھر رکھدیں اور صاحب تپ ربع ہر نوبت کے دن ایک گولی حلق کے نیچے اوتار جاوے عارضہ دفع ہوگا

صورت مچھر کی یہ ہے



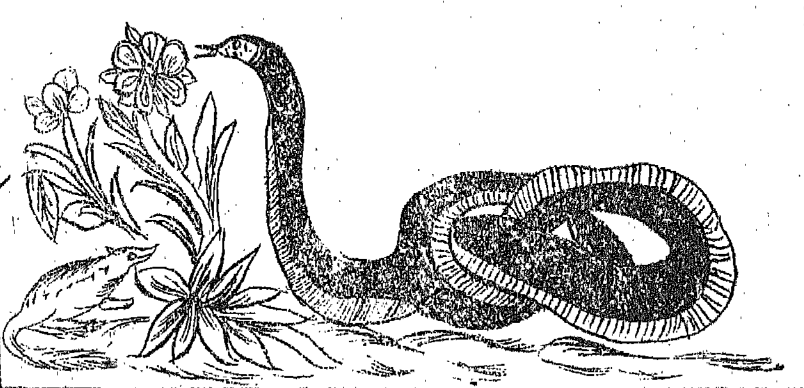
ثعبان یعنی اژدہا یہ حیوان عظیم الجثہ ہے ہیبت ناک شکل رکھتا ہے شیخ نے لکھا ہے کہ چھوٹا اس نوع کا پانچ گز کا ہوتا ہے اور بڑا تیس گز کا اور اس سے زائد بھی ہوتا ہے اسکی دو آنکھیں بہت بڑی ہوتی ہیں اور پیچھے کے جبڑے کے نیچے ایک بڑی گرہ سی ہوتی ہے اور دانت اسکے بہت ہوتے ہیں بعض کہتے ہیں کہ یہ سانپ ملک نوبہ اور ہند میں بہت ہوتا ہے منہ اسکا زرد یا سیاہ نہایت سخت اور کشادہ ہوتا ہے اور بھوین اسقدر دراز ہوتی ہیں کہ آنکھیں اونکی حجاب میں رہتی ہیں اور گردن سطبر ہوتی ہے شیخ نے لکھا ہے کہ میں نے اس نوع کا سانپ دیکھا اور گردن پر بہت بال تھے زہر اسکا مادہ سے زیادہ خبیث ہوتا ہے جس حیوان کو پاتا ہے کھا جاتا ہے بعدہ کسی درخت میں اپنے جسم کو لپیٹتا ہے تا اوس حیوان کی ہڈیاں ٹوٹ جاویں اسکے باطن میں اسقدر حرارت ہے کہ جو شی کھاتا ہے ہضم ہوجاتی ہے اور اگر پانی میں جا کر رہتا ہے آبی ہوجاتا ہے اور اگر صحرا میں رہتا ہے تو صحرائی ہوجاتا ہے بلند پہاڑوں پر جاتا ہے تا برودت ہوا کی منقطع ہووے اور جس چیز پر گذرتا ہے اوسکو جلا دیتا ہے **خواص اجزا** دل اسکا جو شخص کھاوے شجاع ہو پوست اسکا اگر عاشق کے باندھیں عشق اوس سے زائل ہووے اور جو شخص اسکے پوست کا ایک ذرہ بھی اپنے پاس رکھے تمام حیوانات موذی اوس سے دور رہیں سر اوسکا اگر کسی مقام میں دفن کریں بکار خیر اوس مکان بہت ہوویں گے اور وہاں کے باشندے خوشحال رہینگے

صورت اژدہے کی یہ ہے



سوتا تھا ایک سانپ بنے اوسکے ہاتھ مین کاٹا بعد غفلت کے جب پیاس تشنگی غالب ہوئی اوٹھا اور قریب حوض کے کہ اوسی مقام پر تھا گیا اور پانی تناول کیا مقعد مین سکون ہوا اوسکو تعجب ہوا اور ایک لکڑی لیکر اوس حوض کے پانی کو دیکھنے لگا پس دیکھا کہ دو افعی اوسمین لڑکر مر گئے اور پانی مین سڑ بھی گئے ہین پس اوسکو معلوم ہوا کہ انھین کے اثر سے مجکو شفا حاصل ہوئی شیخ نے لکھا ہے کہ اسکے پوست کی خاک داء الثعلب کو نافع ہے پوست پاس اسکا اگر حاملہ باندھ لے تو اسقاط حمل نہو اور وضع حمل مین آسانی ہو لکھا ہے کہ اگر کسی کو افعی کاٹے افعی کے دو ٹکڑے کر کے مقام زخم پر رکھدین درد مین سکون پیدا ہوگا لکھا ہے کہ جو شخص نیلا سوت اور ار جو فی افعی کے حلق مین اس طور پہ باندھے کہ اوسکو کسیقدر تکلیف ہو اور پھر کھول کے اپنے پاس رکھے جس شخص کے حلق مین درد ہو

صورت افعی کی یہ ہے



اگر اوسکو باندھین تو شفا سکون ہوگا

برغوث یعنی پسو فارسی مین
اوسکو کیک کہتے ہین رنگ اسکا
سیاہ ہوتا ہے اور گوشت سے
پیدا ہوتا ہے جب انسان کو نظر
پیٹ تلے اوسکے دیتے ہین جب
کرتا ہے تا انسان کی نظر سے غائب
ہوجائے جاحظ نے لکھا ہے کہ برغوث
ہاتھی کے ہمشکل ہوتا ہے اور بعضے

دیتا ہے اور اوس سے بچہ نکالتا ہے سفیان ثوری علیہ الرحمۃ انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ عمر برغوث کی پانچ روز سے زیادہ کی نہین ہوتی ہے اور یحیی ابن خالد نے لکھا ہے کہ جب برغوث کے پر نکل آتے ہین پروانہ ہوجاتا ہے لکھا ہے کہ برغوث کیڑے کی جڑ کو کھاجاتا ہے اور برگ خرزہرہ کی بو سے ہلاک ہوجاتا ہے

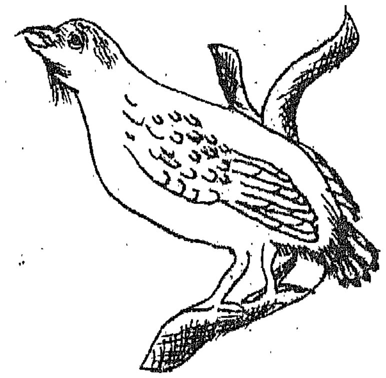
صورت پسو کی یہ ہے



بعوض یعنی مچھر یہ کیڑا ہاتھی کے ہمشکل ہوتا ہے جسقدر
عضو ہاتھی کے ہوتے ہین اوسیقدر اسکے بھی ہوتے ہین بلکہ دو
بازو ہاتھی سے اسکے زیادہ ہوتے ہین جثہ اسکا اسقدر
چھوٹا ہوتا ہے کہ نظر اوسکے احساس سے قاصر ہے اور
باوجود اس قلت جثہ کے سب عضائے ظاہرہ اور
باطنہ اوسکو عنایت کیے اور قواے خمسہ بھی مرحمت ہوے فسبحان من خلق لہ الاعضاء الظاہرۃ والباطنۃ وخلق

ہلاک ہوجاتے ہیں مثل مچھر وپسو وغیرہ کے اور بعض اندنوں میں زمین کے نیچے چلے جاتے ہیں اور کچھ نہیں کھاتے ہیں مانند سانپ بچھو وغیرہ کے اور بعض پہلے سے ذخیرہ کر لیتے ہیں مثل چیونٹی اور مکھی کے اس مقام میں بعض کا ذکر بترتیب حروف معجم کیا جاتا ہے **ارضہ** یہ کیڑا سپید اور چھوٹا ہوتا ہے **حکایت** ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام چار زانو ایک لکڑی کا تکیہ لگائے بیٹھے تھے کہ آپ نے انتقال فرمایا اس کیڑے نے اوس لکڑی کو کھالیا آپ کی نعش مبارک زمین پر آگری اوسوقت شیاطین کو آپ کے انتقال کی کیفیت معلوم ہوئی اور آشیانہ بنانے کا طریقہ عجیب ہے بعض کہتے ہیں کہ اسکے جسم میں رطوبت بہت ہوتی ہے مٹی کو جمع کرکے اوسپر بیٹھا کرتا ہے رفتہ رفتہ اوسکی رطوبت سے جب وہ مٹی تر ہوجاتی ہے اوسکا مکان بناتا ہے لکھا ہے کہ ارضہ نے اوسکا بہت مکان خراب کیے تھے پس حق تعالی نے چیونٹی کو اوسپر مسلط کیا باوجودیکہ جثہ چیونٹی کا اسکے جثہ سے بہت کم ہے مگر جب اسکی پشت کی طرف آتی ہے شکار کرلیجاتی ہے اور جب سامنے سے آتی ہے غالب نہیں ہوتی ہے **افعی** ایک قسم ہے سانپ کی دم اسکی چھوٹی ہوتی ہے اور سب قسموں سے زیادہ خبیث ہوتا ہے آنکھیں اسکی طولانی اور ظاہر ہوتی ہیں لکھا ہے کہ اگر آنکھیں اسکی جاتی رہتی ہیں چلا جاتا ہے اور چار مہینے زمین کے نیچے پوشیدہ رہتا ہے بعد وہ ویسا ہی اندھا نکلکر درخت رازیانج کی تلاش میں جاتا ہے اور اوس درخت میں اپنی آنکھیں گھستا ہے قدرت خدا سے آنکھیں اوسکی پھر روشن ہوجاتی ہیں لکھا ہے کہ اگر دم یا دانت اوسکے قطع کریں بعد تین روز کے پھر نکل آتے ہیں اور اگر اوسکو ذبح کریں تین روز تک متحرک رہتا ہے موت اسکی بقر وحشی ہے جب وہ افعی کو دیکھتی ہے فی الفور کھاجاتی ہے کہتے ہیں کہ ایام گرما میں وقت شب کے یہ سانپ راہ میں اپنے جسم کو لپیٹ کر پڑا رہتا ہے تاکوئی جانور اوسپر پیر رکھدے تو اوسکو کاٹ کھاوے زہر اسکا نہایت سریع الاثر ہے لکھا ہے کہ اگر اونٹ کے لب میں کاٹتا ہے فورًا وہ اونٹ مرجاتا ہے اور اگر بچہ بھی اوسکے شکم میں ہو تو وہ بھی مرجاتا ہے بلکہ بچہ اونٹ سے پہلے ہلاک ہوجاتا ہے جب افعی بیمار ہوتا ہے برگ درخت زیتون کھانے سے صحت پاتا ہے **خواص اجزا** پتہ اسکا زہر قاتل ہے بہت کم علاج اوسکو نافع ہوتا ہے اگر اسکا خون آنکھ میں لگاویں روشنی چشم زیادہ ہو اور شب کوری زائل ہو اور اگر کوئی شخص بغل کے بال اوکھیڑ کر چربی اسکی ملاکرے پھر بال وہاں نہ پیدا ہونگے قلب اسکا خشک کرکے جو شخص اپنے پاس رکھے جادو اوسپر اثر نکریگا اور تپ ربع کو بھی مفید ہے حکیم بقراط کے نزدیک گوشت اسکا دافع امراض عصب ہے اور اعصاب کو بھی قوی کرتا ہے اور پیری کو بھی دیر میں لاتا ہے اور مستسقی کو نافع ہے حکیم بلیناس نے لکھا ہے کہ گوشت اسکا جذام اور تاریکی چشم کو نافع ہے اور محرک شہوت جماع ہے اگر افعی کو روغن زیت میں پکاکر بدن میں لگاویں تو بال اوس مقام میں نہ پیدا ہونگے اور گوشت اسکا مارگزیدہ کو نافع ہے **حکایت** ہے کہ ایک شخص کسی درخت کے نیچے

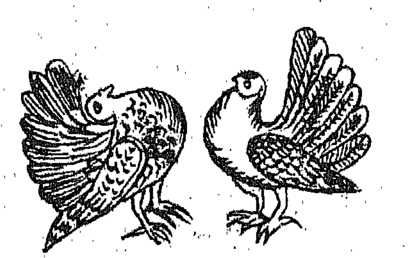
صورت وطواط کی یہ ہے



صورت ہدہد کی یہ ہے



صورت یمامہ کی یہ ہے



بہت دیتا ہے اور مثل انسان کے اسکے نر و مادہ مین مباس
وغیرہ ہوتا ہے مادہ بیضون پر بیٹھتی ہے اور پرورش بچونکی
نر کرتا ہے اگر وقت بیضہ کے رعد کی آواز اسکے کان مین
آتی ہے بیضون سے اوٹھ جاتی ہے اسلیے کہ بیضے
رعد کی آواز سے خراب ہوجاتے ہین ایک امر عجیب
اسمین یہ ہے کہ جب بیضون مین بچے تیار ہوتے ہین پہلے
جسمین نر ہوتا ہے اوسکو توڑتا ہے اسلیے کہ نر مادہ سے
پہلے بیضہ مین تیار ہوتا ہے جب یہ جانور بیمار ہوتا ہے
برگ نے کھاتا ہے صحت حاصل ہوتی ہے **خواص**
اسکے اجزا کا حمام یعنی کبوتر کے بیان مین
مذکور ہوچکا ہے **نوع ہفتم** **ہوام کے بیان مین**
اس نوع کا ضبط بوجہ کثرت کے کسی سے نہین ہوسکا خلقت
اس نوع کی ہوا فاسدہ عفنہ سے ہوگئی تا ہوا صاف ہو اور فاسد ہوا اسلیے کہ فنا
ہوا سے وبا پیدا ہوتی ہے اور صفائی ہوا مین مصالح عباد کثیر ہین اگرچہ بچھو کبھی
ونکی نیش سے آدمی کو مضرت بھی ہے مگر حکیم مطلق مصالح
کلی کو مفاسد جزئی کے واسطے دفع نہین کرتا ہے جیسے
وجود مطر مین مصالح کلی ہین مثل احیاء بلاد و عباد کے
باوجودیکہ عمارت کہنہ کو اوس سے ضرر ہے خالق عالم بارش کو
عمارت کہنہ کے سبب سے حبس نہین کرتا ہے پس حکیم
مطلق نے عفونات سے حیوان پیدا فرمائے اور اونمین
سے بعض کو بعض کی غذا فرمائی ورنہ تمام کرۂ ہوا انسے بھر جاتا اور نہایت تکلیف ہوتی ملکوت مین کوئی ذرہ حکمت سے
خالی نہین ہے اور ہر ذرہ مین فوائد بیشمار ہین مگر وقوف ہر فائدہ پر انسان کی طاقت سے خارج ہے عقرب حیوان
کے نیش مین زہر ہے اور سیلیے گوشت سے اذیت اوسکی دفع ہوتی ہے اطبا متقدمین نے اسیوجہ سے سانپ کو
تریاک مین داخل کیا ہے اور تجربہ اسپر شاہد ہے اگر کسیکو عقرب نیش مارے اوسکے جسم کی رطوبت موضع
نیش پر لگاوین فی الحال درد مین سکون ہو ایام سرما مین اس نوع کا حال متغیر ہوتا ہے بعض بوجہ سردی کے

بچے اسکے دیکھتے ہین کہ یہ ضعیف ہوگیا ہے پر اسکے نوچ ڈالتے ہین اور اوسکو اپنے بازوؤن کے نیچے رکھتے ہین چند روز مین وہ پھر جوان ہو جاتا ہے حالت مرض مین پہاڑی بچھو کھانے سے صحت پاتا ہے اگر بچے اسکا سرطان پر باندھین تحلیل کردے **خواص اجزا** اگر اسکے سر کا تاج سر پر باندھین صداع کو نافع ہو اسکی آنکھ خشک کرکے روغن کے ساتھ منھ پر ملین دوستی زیادہ ہو اور اگر سرہانے رکھین نیند نہ آوے اور اگر اپنے پاس رکھین بھولی بات یاد آوے اور اگر صاحب جذام کی گردن مین باندھین تو اوسکو نفع بخشے زبان اسکی جو شخص اپنے پاس رکھے دشمن پر غالب ہو دل اسکا کمر مین باندھنا مقوی باہ ہے اور اگر بریان کرکے ایک روٹی کے ساتھ دو آدمی کھالین دونون مین دوستی پیدا ہوگی پتہ اسکا صاحب فالج کو مفید ہے دہنا بازو اسکا جسکے سرہانے رکھین اوسکو نیند آویگی اور اگر بہت دیر تک رکھین تو نیند نہ آویگی اور جہان کبوتر و چڑیے آشیانے بہت ہون اگر وہان جلاوین تو تمام کبوتر وہان سے بھاگ جاوین گوشت اسکا خشک کرکے پیس آٹے مین ملاکر اگر روٹی پکاوین پس جو جو اوس روٹی کو کھاویگا اونمین دوستی اور محبت پیدا ہوگی ہڈی اسکی جس مکان مین جلاوین تمام ہوام وہان کے مر جاوینگے اور مدت تک وہان ہوام نہ آوینگے ناخن اوسکے اگر جلاکر خاک اوسکی عورت کھاوے اور مرد سے ہم صحبت ہو تو حاملہ ہوگی اگر ہدہد کو اوس شخص کے دروازے پر ذبح کرین جسکا نام اسماعیل ہو اور خون کو شکر اور غالیہ مین ملاکر جو شخص استعمال کرے لوگ اوسکو دوست رکھینگے

صورت ہدہد کی یہ ہے



وطواط اسکو فارسی مین بالوایہ کہتے ہین حکیم بلیناس نے لکھا ہے کہ اگر پانی مین وطواط غرق ہو جاوے اوس پانی کو جو شخص تناول کرے ایک مہینہ تک نیند نہ آویگی اور اگر انسان کے بال وطواط کے باندہ کر چھوڑدین جبتک کہ وہ بال اوسکے بندھے رہینگے جبتک وہ ہلاک نہ ہوگا اسکو نیند نہ آویگی **خواص اجزا** اگر سر اسکا تکیہ کے اندر رکھین جو شخص اوسپر رکھے گا نیند اوسپر غالب ہوگی اور اگر دماغ اسکا شہد کے ساتھ آنکھ مین لگاوین مانع نزلہ ہو اور اگر روغن گل مین ملاکر عرق النسا پر استعمال کرین تو درد مین سکون ہو

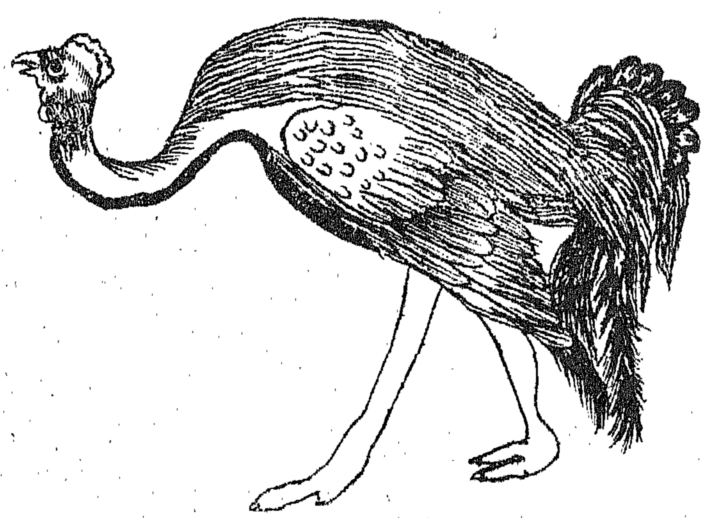
پیراعہ یہ جانور چھوٹا ہوتا ہے اور اگر شب کو اوڑتا ہے جو دیکھتا ہے یہی تصور کرتا ہے کہ شعلہ آتش اوڑا جاتا ہے **یمامہ** یہ کبوتر سے ذرا دراز ہوتا ہے مکانون مین رہتا ہے اور بیضے

کچھ نقصان نہین پہنچے گا اور دوڑ مین کوئی جانور اس سے آگے نہین جا سکتا ہے گرمی کی فصل مین جب خربا سرخ
ہوتا ہے اسکے پیر بھی سرخ ہو جاتے ہین جب بیضہ دیتا ہے بیس عدد ہوتے ہین اونکو تین حصہ کرتا ہے ایک
حصہ آفتاب کے سامنے اور دوسرا خاک کے نیچے اور تیسرا اپنے نیچے رکھتا ہے جب بچے نکلتے ہین جو حصہ آفتاب

مین ہوتا ہے
غذا کرتا ہے اور جو
نیچے ہوتا ہے اوسکو
سیتا مکھی وغیرہ
اور مکھی وغیرہ
ہوتی ہین اہل عرب
اسکے ساتھ تشبیہ
دیکر اکثر بھولے
بیضہ پر جا بیٹھتا
بیضون کو بھول
حماقت یہی ہے
کے بیضے اپنے

اوسکو توڑ کر بچونکی
حصہ خاک کے
بھی توڑ کے ڈال دیتا
اوس پر جمع ہوتی
بچون کی غذا
حماقت مین
دیتے ہین ایسے
دوسرے جانور کے
ہے اور اپنے
جاتا ہے اور یہ
کہ غذا کے خیال سے
رائگان کرتا ہے

صورت اشتر مرغ کی یہ ہے



خواص اجزا پتہ اسکا اگر آنکھ مین لگا دین تاریکی چشم دفع ہو گوشت اسکا دافع امراض ریاحی اور
قاطع قولنج ہے چربی اسکی دافع اورام ہے پوست اسکے بیضہ کا اگر دیگ مین ڈال دین گوشت جلد پختہ ہو جاتا
ہے **ہدہد** یہ جانور مشہور و معروف ہے حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اسکے قتل سے
ممانعت فرمائی ہے اسوجہ سے کہ اسنے حضرت سلیمان علیہ السلام کی رہبری کی تھی لکھا ہے کہ ہدہد نے حضرت
سلیمان علیہ السلام سے عرض کیا کہ ایک روز آپ میری دعوت قبول فرمائیے اور غریب خانہ پر قدم رنجہ فرمائیے
آپ نے ارشاد کیا کہ مین تنہا آؤن اوسنے عرض کیا کہ مع لشکر فلان روز فلان جزیرے مین تشریف لائیے
سلیمان علیہ السلام روز معینہ کو وہان تشریف لے گئے ہدہد نے ایک ٹیڑی پکڑ کے گردن اوسکی کاٹ ڈالی
اور اوسکو دریا مین ڈال دیا اور کہا کہ اوسکو تناول فرمائیے یہ شوربا ہے ٹیڑی کے گوشت کا حضرت سلیمان
علیہ السلام اور آپ کا لشکر ایک سال تک اوسکے اس قول پر خندہ زن رہے ہدہد کے جسم سے بدبو آتی ہے بعض کہتے ہین
کہ یہ جانور اپنے آشیانہ کو انسان کے سرگین سے آلودہ کرتا ہے اسیوجہ سے یہ بدبو اوسکی جسم سے آتی ہے جب

صورت مکاکی یہ ہے



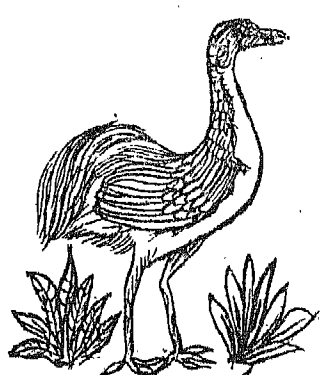
تاکہ اوسکو بھی کھالے مکاک نے ایک گھانس اوسی
جگہ سے توڑ کے سانپ کے منھ مین چھوڑ دی سانپ
اوسی وقت ہلاک ہوگیا **نسر** فارسی مین اسکو
کرگس کہتے ہین یہ جانور بڑا عجیب ہوتا ہے جب کسی مردار کو پاتا
ہے اسقدر کھاتا ہے کہ اوڑنے کی طاقت نہین رہتی ہے
لکھا ہے کہ عمر اسکی ہزار برس کی ہوتی ہے بلکہ کبھی زائد بھی
ہوتی ہے اور آشیانہ ایسے مقام بلند اور تنگ مین بناتا
ہے کہ کوئی جانور وہان نہ پہونچ سکے لکھا ہے کہ نسر جب
بیضہ دیتا ہے یک دلب لاکر آشیانہ مین رکھتا ہے
تا خفاش اوسکے بیضون سے تعرض نکرے اور جب ایام بیضہ دینے کے قریب آتے ہین نر اسکا ملک ہند
کی طرف جاکر ایک پتھر لاتا ہے اور مادہ کے نیچے رکھتا ہے تا بیضہ دینے مین اوسکو تکلیف نہو اور جب بیمار
ہوتا ہے انسان کا گوشت کھانے سے صحت پاتا ہے اور جب اسکی بصارت مین فرق آتا ہے آدمی کا پتہ
اپنی آنکھون مین ملتا ہے پھر روشنی بدستور آجاتی ہے گلاب کی خوشبو اوسکو نقصان کرتی ہے اور طبیعت اوسکی
متحمل خوشبو کی اسوجہ سے نہین ہوتی ہے کہ وہ مردار خوار ہے اور بدبو اوسکو پسند ہے لشکرون کے ساتھ بطمع
مردار رہتا ہے اور حاجیون کے بھی ساتھ رہتا ہے اسلیے کہ وہ لوگ اونٹ کو جب کہ وہ مجروح اور معذور ہوتا ہے
صحرا مین چھوڑ دیا کرتے ہین **خواص اجزا** پتہ اسکا اگر بہرے کے کان مین ڈالین تو نافع ہو اور اگر
سات مرتبہ آنکھ مین لگاوین تو رمد اور نزلہ اور شبکوری زائل ہو گوشت اسکا سمد اور کہون اور شہد کے ساتھ
ہوام گزیدہ کو بہت نافع ہے اور چربی اسکی اگر بہرے کے کان مین ڈالدین تو نافع ہو **نعامہ** فارسی مین

صورت کرگس کی یہ ہے



اسکو شتر مرغ کہتے ہین گردن اور پیر اسکے اونٹ کے ایسے
ہوتے ہین اور چونچ اور بازو اور پر مثل مرغ کے قوت
شامہ اور سامعہ اسکی بہت تیز ہوتی ہے یہ جانور سنگ
پتھر کھا لیتا ہے اور بسبب حرارت مزاج کے وہ ہضم
ہوجاتے ہین اور کچھ اوسکو نقصان نہین ہوتا ہے
حتی کہ اگر سو دینار کے وزن کا پتھر آگ مین گرم کرکے
اوسکے آگے ڈال دین تو وہ اوٹھا کر کھا لیگا اور لوہے کو

صورت کلنگ کی یہ ہے



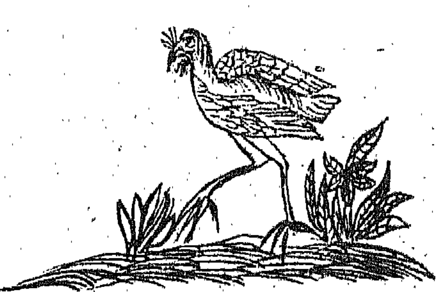
یہ جانور مشہور ہے نام اسکا
اسکی آواز کے مفہوم پر ہے
مثل قطا کے غذا اسکی
سانپ ہے آشیانہ اپنا
مقام بلند پر مثل منارہ یا
درخت بلند کے بطرز عجیب
بناتا ہے کہ ہر ایک کا گذر
وہاں تک دشوار ہوتا ہے
اور اگر سایہ ہو تو خراب
کرنے سے خراب
نہین ہوتا ہے اور کبھا
عقلمند ہوتا ہے کہ دو آشیانے
بناتا ہے ایک ملک گرم
اور ایک ملک سرد مین شیخ نے
لکھا ہے کہ ایک اسکی
عقلمندی یہ ہے کہ جب
وبا کی آمد ہوتی ہے اگر بیضے
کبھی دبے ہون آشیانہ

صورت کروان کی یہ ہے



اپنا چھوڑ کر چلا جاتا ہے
حشرات الارض کا دشمن ہے
اسی واسطے تمام ہوام اسکے
بھاگتے ہین بعضے اسکا خشفا
کے واسطے خوب ہے
مالک الحزین فارسی مین

صورت لقلق کی یہ ہے



اسکو بوتیمار کہتے ہین گردن
اور پیر اسکے دراز ہوتے
ہین جاحظ نے لکھا ہے
کہ عجائب دنیا سے فعل
اس جانور کا ہے یہ جانور
ہمیشہ نہرون کے کنارے
رہتا ہے اور جب پانی نہر
مین کم ہو جاتا ہے نہایت
غمناک ہوتا ہے اور پانی
نہین پیتا ہے اس خوف سے
کہ اگر پانی مین پی لون تو پانی
کم ہو جاوے گا اور وقت
ضرورت لوگ تشنہ رہین
گے اور خود تشنگی سے ہلاک

صورت بگلے کی یہ ہے



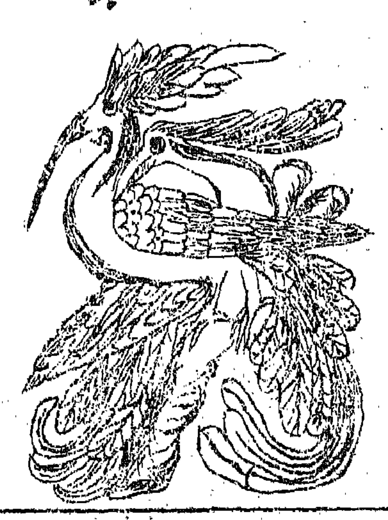
ہو جاتا ہے مکا اسکو
فارسی مین سشیان غریب
کہتے ہین صحرا مین رہتا ہے
اور آشیانہ عجیب و غریب
بناتا ہے سانپ اسکے
بچون کو جب دیکھتا ہے
ہلاک کرتا ہے ہشام ابن
سالم نے لکھا ہے کہ ایک
سانپ نے اسکے بچونکو
کھا لیا مکا سانپ کے گرد
فریاد کنان پھرتی تھی
اور سانپ منہ اپنا کھولے تھا

صورت قمری کی یہ ہے



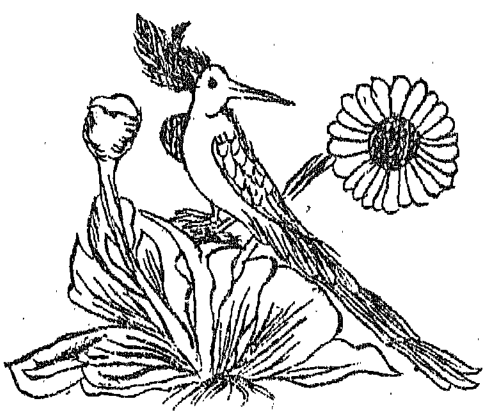
تحفۃ الغرائب مین لکھا ہے کہ جبتک جانور
جفتی کا ارادہ کرتا ہے اولاد و مادہ لکڑی جمع
کرکے آشیانہ بناتے ہین اور اوسپر بیٹھ کے
جفتی کرتے ہین اور بعد جفتی کے چونچ آپسمین
دونون رگڑتے ہین اوس مین سے
آگ نکلتی ہے آشیانہ جلجاتا ہے وہ دونون
اوسی مین جلکر خاک ہو جاتے ہین پھر
جب اوس خاک پر پانی برستا ہے اوسمین سے
دو جانور پیدا ہوتے ہین اور اونکے پر نکلتے ہین اور بڑے ہوتے ہین یہی صورت اونکی پیدائش کی ہے

صورت ققنس کی یہ ہے



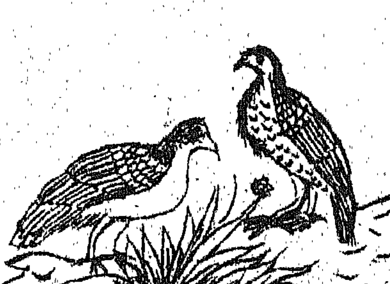
کرکی فارسی مین اسکو کلنگ کہتے ہین اس
جانور مین اتفاق بہت ہوتا ہے ایک دوسرے
کی مخالفت نہین کرتا ہے ایک سردار انمین ہوتا ہے
سب اوسکی اطاعت کرتے ہین اور باری سے ہر ایک
سردار ہوتا ہے اور شام کو مقام محفوظ مین
جمع ہوتے ہین اور ہر ایک باری سے پاسبانی
کرتا ہے اور وہ تمام رات نہین سوتا ہے ایک پیر سے
کھڑا رہتا ہے تا خواب غلبہ نہ کرے جاحظ نے
لکھا ہے کہ کلنگ دونون پیر پر اسوجہ سے نہین کھڑا ہوتا ہے کہ شاید زمین مین بوجہ گرانی کے سما
جاوے **خواص اجزا** اگر اسکی آنکھ کا سرمہ لگاوین نیند نہ آوے پتہ اسکا آب مرزنجوش
کے ساتھ بسعوط لقوہ ہو ناک مین ڈالین اور دوسری جانب ناک مین روغن چوڑا ڈالین اور سات
روز مکان تاریک مین صاحب لقوہ کو بٹھا دین لقوہ زائل ہو اور صاحب صداع کو پتہ اسکا مفید ہے
اور سرمہ اسکا مانع نزلہ ہے گوشت اسکا مع چربی پکا کر اگر بہرے کے کان مین عرق اوسکا ڈالین تو نافع
ہو مغز اسکا سرکہ اور بیاز دشتی کے ساتھ اگر ملا کر صاحب طحال حمام مین تناول کرین مفید ہے خاگینہ
اسکا خشک بقدر دو درہم کے درد خصیہ اور مثانہ کو نافع ہے بشرطیکہ آب نخود کا استعمال ہوے
کردان فارسی مین اسکو چوپینہ کہتے ہین گوشت اور چربی اسکی محرک شہوت ہے **لقلق** کہتے

سے پاپے کے بناتا ہے اور گھانس اوسکے گرد لگاتا ہے اور بیضہ اوس آشیانہ کے اندر رکھتا ہے اور آشیانہ کو درخت کے
پتون مین اٹکا دیتا ہے تا دوسرا جانور آشیانہ کو گرا نسکے گوشت اسکا دافع قولنج ہے **قطاۃ** فارسی مین اسکو



صورت قبرہ کی یہ ہے

سنگخوار کہتے ہین اور اوسکی آواز کا مفہوم بھی قطاۃ ہی ہے اسیوجہ
سے اسکو قطاۃ کہتے ہین یہ جانور صحرا مین بیضہ
دفن کرکی چند روز غائب رہتا ہے بعد ازان آتا ہے
اور اوس مکان سے بیضہ نکال لیتا ہے شب کو
یہ جانور نہین سوتا اور آشیانہ کو چھوڑکر راہ مین
رہتا ہے تا راستہ چلنے والون سے باخبر رہے
لکھا ہے کہ اسکے ایک بیضہ سے زیادہ نہین
ہوتا ہے اور کبھی گھانس کے اندر بہت مختصر مکان
بناتا ہے چنانچہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اختصار مکان مین اسکے آشیانہ سے تشبیہ دی ہے
جو شخص خدا کے واسطے مسجد بناوے اگرچہ بمقدار آشیانہ قطاۃ کے ہو اللہ تعالی اوسکے واسطے بہشت مین
مکان تیار فرماتا ہے **خواص اجزا** خون اسکا اگر داء الثعلب پر طلا کرین تو نافع ہو اور اگر قضیب پر
لگاوین محرک باہ ہو گوشت اسکا استسقا اور گرفتگی جگر اور سوء مزاجی وغیرہ کا دافع ہے اسکی ہڈی کی خاک
زیت کے ساتھ جس عضو پر لگاوین بال وہان پیدا ہونے لگے اسکا اسکی ہڈی شکستہ اور ازبسکہ تجربہ پر اگر طلا

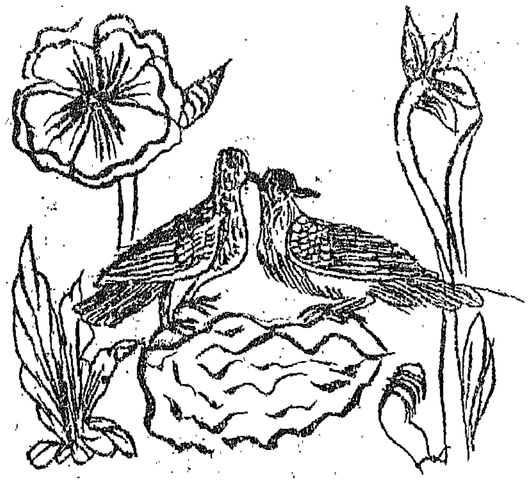


صورت قطاۃ کی یہ ہے

کرین تو نافع ہو اور اگر آنکھ مین لگاوین شبکوری دفع
ہو **قمری** یہ جانور مشہور ہے خوش آواز ہے
لکھا ہے کہ ہوام اسکی صورت سے بھاگ جاتے
ہین اگر اسکا جوڑا ہلاک ہو جاتا ہے دوسرے
سے جوڑا نہین قبول کرتا ہے اور آخر عمر تک
نوحہ کیا کرتا ہے اور اگر کافوری قمری کا بیضہ
فاختہ کے نیچے رکھین اور فاختہ کا
بیضہ قمری کے نیچے تو دونون سے
نیچے قمری کا بچہ پیدا ہوگا **ققنس**
یہ جانور عجیب ہے ملک ہند مین ہوتا ہے

گریز کرتا ہے لکھا ہے کہ بعض شہرون مین سانپ کثرت سے
ہو گئے لوگ اونکی کثرت سے پریشان ہوکر کسی طبیب کے
پاس شاکی ہوئے اوسنے حکم کیا کہ سب لوگ فاختہ پالین
چندروز مین سانپ بھی اوس شہر سے دفع ہو گئے
خواص اجزا خون اسکا خون کبوتر اور
زفت اور قطران کے ساتھ جسکی ناک مین ڈالین اوسکو
نکسیر نہ آویگی **قبج** یعنی کبک ایک جانور پہاڑون مین رہتا ہے
جب برف گرتی ہے صیاد اوسکے شکار کو جاتے ہین

صورت فاختہ کی یہ ہے



عجیب لطف ہوتا ہے کہ صیاد کو دیکھتے ہی سر اپنا برف کے نیچے چھپا لیتی ہے اس گمان سے کہ صیاد مجکو نہ دیکھتا
ہوگا جیسے ہم صیاد کو نہین دیکھتے ہین پس صیاد جا کر ایک ایک پکڑ لاتا ہے اور یہ جانور شکیں ہوتا ہے قفس یا
مکانون مین جفتی نہین کرتا ہے جب دو نر ایک مادہ پر لڑتے ہین جو دونون سے غالب رہتا ہے اوسکے ساتھ مادہ
ہوتی ہے اور ایک امر عجیب اسکا یہ ہے کہ جب نر آواز کرتا ہے اور بوجہ ہوا کے وہ آواز مادہ کو پہنچتی ہے بیضہ مادہ کے
شکم مین پیدا ہوجاتا ہے اور پندرہ بیضے دیتی ہے گر دو جگہ مین ایک جگہ نر بیٹھتا ہے اور دوسری جگہ مادہ بیٹھتی ہے
سرود اور خوش آوازی کو دوست رکھتا ہے اور اکثر بشوق تمام زمین پر گر پڑتا ہے اور بیہوش ہو جاتا ہے چنانچہ صیاد
اوسوقت مین جسقدر چاہتا ہے گرفتار کر لیتا ہے **خواص اجزا** پتہ اسکا اگر آنکھ مین لگاوین روشنی
چشم زیادہ ہو اور رافع نزول بھی ہو اگر اسکی بیٹ اور پتہ اور مروارید ناسفتہ ہموزن لیکر سرمہ بناوین تو سپیدی چشم
کو نافع ہو کبید اسکا اگر بریان کرکے لڑکے کو کھلاوین صرع سے محفوظ رہے خون اسکا اگر آنکھ مین لگاوین شبکوری
اور جراحات چشم کو نافع ہو گوشت اسکا فربہی لاتا ہے اور صاحب استسقا کو نافع ہے اور مقوی باہ ہے اگر بیضہ
اسکا شکر اور پیاز دشتی کے ساتھ کھاوین درد شکم کو نافع
ہے **قبج** فارسی مین اسکو چکور کہتے ہین سر مثل
طاؤس کے چوٹی ہے خوش آوازی کو دوست رکھتا ہے
اور بڑا صاحب احتیاط ہوتا ہے اگر کسی مقام مین اوترتا
ہے ہر طرف نگران رہتا ہے اور باوجود اس احتیاط کے
بہت جلد جال مین پھنستا ہے اور آشیانہ اپنا ایک
طرز جدید کا بناتا ہے درخت سے ایک شاخ لیکر مثل

صورت چکور کی یہ ہے

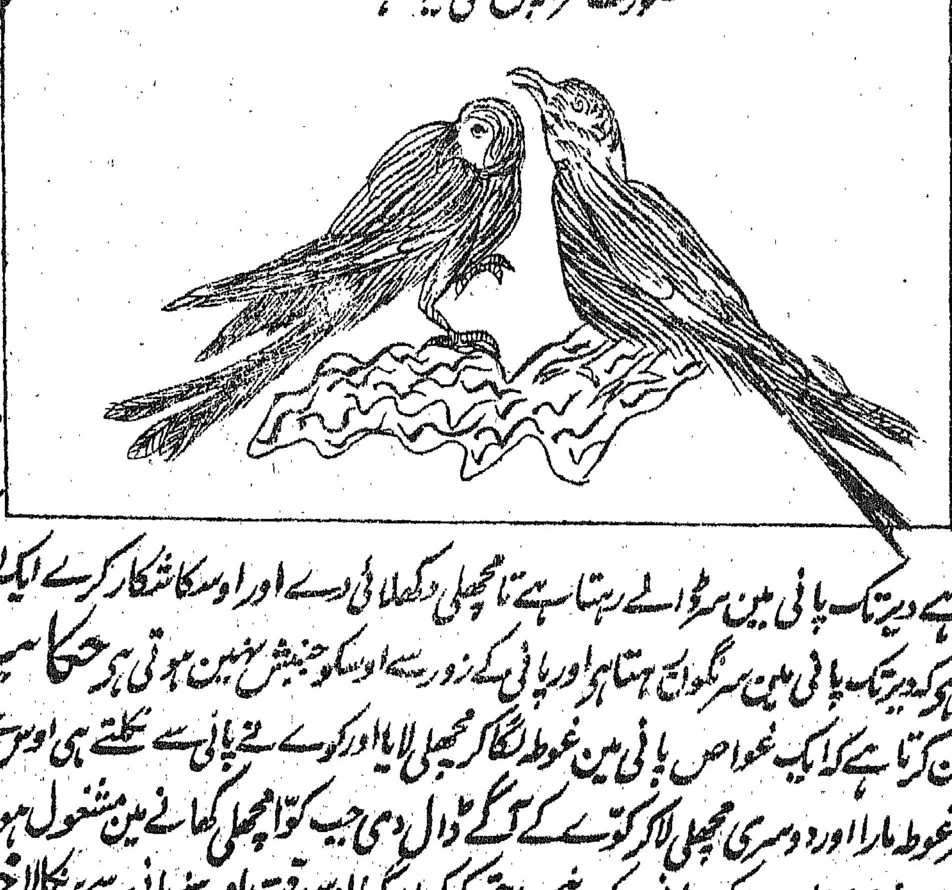


پرواز کیا کرتے ہین یعنی کہ کوئی پرند شکاری اوسکو نہین پاتا ہے اور جب بچے پیدا کرنے کے واسطے آتے ہین آواز
نہین کرتے ہین اس خوف سے کہ تا کوئی دشمن آواز نہ سنے اس جانور کو نیند آتی ہے سراپنا درمیان بازو کے رکھکر
سوتا رہتا ہے تا اگر کوئی آفت آوے تو بازو پر پہنچے سر پر اثر نکرے اسلیے کہ اگر سر مین اثر ہوگا تو دماغ مین اذیت پہونچیگی
اور سوتے مین ہر ایک ایکہی پیر سے قائم رہتا ہے اسلیے کہ اوسکو خوف ہوتا ہے کہ اگر دونون پیر پر قائم ہوکر
سوئیگا تو بہت غفلت ہوجاویگی اور دشمن بازی لیجاویگا اور کوتوال اور پاسبان نہین سوتے ہین اور سب
طرف دیکھا کرتے ہین اگر کسیکو آتے دیکھتے ہین شور و غل کرتے ہین تا سب ہوشیار ہوجاوین **خواص اجزا**

اسکی
کو اوسمین
نمک کے اندر
نافع ہوگا
اس جانور کو
ماہی خوار
ملک بصرہ
اطراف

چپیک فتیلہ
ترکرین جو زخم
ہوگا اوسکو
غواص
فارسی مین
کہتے ہین
مین ہوتا ہے
شہرون پر مچھلی

صورت عقعق کی یہ ہے

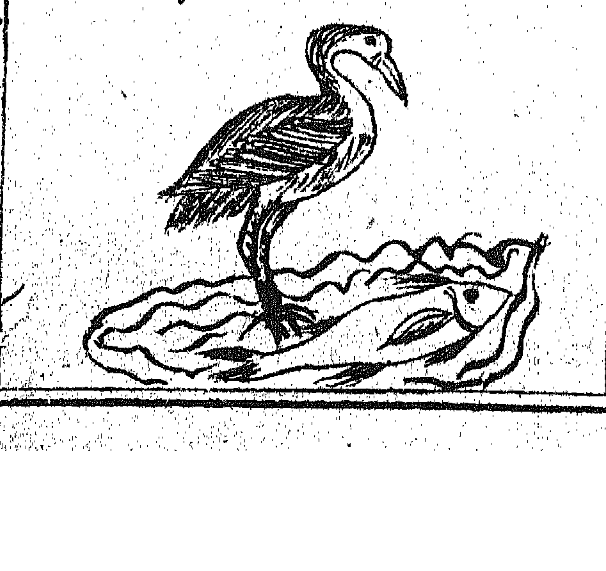


شکار کرتا ہے دیر تک پانی مین سر ڈالے رہتا ہے تا مچھلی دکھلائی دے اور اوسکا شکار کرے ایک امر عجیب
اوسمین یہ ہے کہ دیر تک پانی مین سرنگون رہتا ہے اور پانی کے زور سے اوسکو جنبش نہین ہوتی ہے **حکایت** ایک
شخص بیان کرتا ہے کہ ایک غواص پانی مین غوطہ لگاکر مچھلی لایا اور کوے نے پانی سے نکلتے ہی اوس سے مچھلی لے لی
اوسنے پھر غوطہ مارا اور دوسری مچھلی لاکر کوے کے آگے ڈال دی جب کوا مچھلی کھانے مین مشغول ہوا اسنے کوے کو
پکڑکے پانی مین غوطہ مارا اور دیر تک پانی کے نیچے رہا حتی کہ کوا مر گیا اوسوقت اوسنے پانی سے سر نکالا **خواص اجزا**

خون اسکا اگر خشک کرکے
وظیفہ کرنا منظور ہو اوسکے
اور وہ خون باہم ملاکے اپنے
اوسکے اوسکو صبر آویگا
رکھتی ہے **فاختہ** یہ جانور
اسکو مبارک جانتے ہین اسلیے

رکھے تو جسے اپنی محبت مین
سرکے بال جلاکے خاک
پاس رکھے ایک ساعت بدون
اور ہڈی اسکی بھی یہی تاثیر
مشہور و معروف ہے لوگ
کہ سانپ اسکی آواز سے

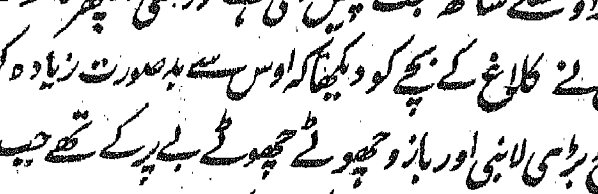
صورت غواص کی یہ ہے



غراب یہ جانور مشہور ہی فارسی مین اسکو کلاغ اور ہندی مین کوا کہتے ہین سفر مین دور دراز کرتا ہی اول بعد طلوع فجر کے یہی جانور اوڑتا ہے اسکے بعد اور جانور اوڑتے ہین زلوعیز رکھتا ہی اور بہت کھاتا ہی اور زمین مین دفن کرتا ہی تا ذخیرہ ہووے اسکی چونچ بہت تیز ہوتی ہے کہ زمین مین اوس سے سوراخ کرلیتا ہے اور اونٹ گھوڑے وغیرہ سے ڈرتا نہین ہے بلکہ اوپر جاکر بیٹھتا ہے کچھوے کی پشت مین سوراخ کرکے کھا جاتا ہے جب ونٹ کی پشت مین زخم ہو جاتا ہے اور اوسمین بدگوشت بڑھ جاتا ہے صاحب وسکا اونٹ کو صحرا مین چھوڑ دیتا ہے تا کلاغ اوسکے بدگوشت کو دفع کرین اور جب نر اسکا مر جاتا ہی مادہ دوسرے سے جفتی نہین کرتی ہے اور اگر مادہ مرتی ہی تو نر دوسری مادہ سے جفتی نہین کرتا ہی اور جب بچہ بیضہ سے نکلتا ہی سپید ہوتا ہے مادہ اوسکو دیکھکر ڈرتی ہے اور اوسکو چھوڑکر چلی جاتی ہے اللہ تعالی مکھیون کو وہان بھیجتا ہے تا اوس بچہ کے منھ مین چلی جاوین وہ بچہ مکھیون کے کھانے سے قوی ہوتا ہے اور پر بھی نکال لاتا ہے اور وہ سیاہ ہوتے ہین مکحول شامی علیہ الرحمہ نے لکھا ہے کہ منجملہ دعاؤن حضرت داؤد علیہ السلام نے دعاؤن مین اللہ تعالی کو ساتھ الیسی خلقت کے ندا کی ہے یارزاق البغات فی غشہ اہی رزق دینے والے مکھی مچھر کے اونکے آشیانون مین بعد ازان جب وسکے پر نکلتے ہین اور سیاہ ہوتے ہین مادہ اوسکی اوسکے پاس آتی ہے اور اوسکے ساتھ محبت پیش آتی ہے اور مکھی اور مچھر کو اوسکے نزدیک سے دور کرتی ہے بہشت خلف الاحمر نے لکھا ہے کہ مین نے کلاغ کے بچے کو دیکھا کہ اوس سے بدصورت زیادہ کوئی جانور نہین ہوتا ہی یعنی سر بڑا تھا اور بدن چھوٹا اور چونچ بڑی لانبی اور بازو چھوٹے چھوٹے بے پر کے تھے جب یہ جانور بیمار ہوتا ہے انسانکا سرگین کھانے سے صحت پاتا ہے بعض کلاغ مثل طوطے کے کلام کرتا ہے بلکہ طوطے سے لفظ صاف ادا کرتا ہی **خواص اجزا** اسکی آنکھین الوکی آنکھون کے ساتھ جس قوم کے درمیان مین بخور کرین اونکے آپسمین خصومت واقع ہوگی حکیم بلیناس نے لکھا ہے کہ اگر دل اسکا خشک کرکے کسیکو کھلاوین تمازت آفتاب سے اوسکو تشنگی نہ معلوم ہوگی اگر پتہ اسکا شراب کے ساتھ کوئی شخص کھالے پہلے ہی قدح مین مست ہوجاوے اگر طحال اسکی کسی شخص کے باندھین عشق سے وہ شخص پریشان ہو جنگلی کلاغ کا سر پکاکر جس شخص کو کھلاوین وہ شخص شراب سے نفرت کریگا بیٹ اسکی پارچہ ریشمی نگین مین باندھکر اگر صاحب سعال کے ہاتھ مین باندھے تو سعال منقطع ہو **عسریق**

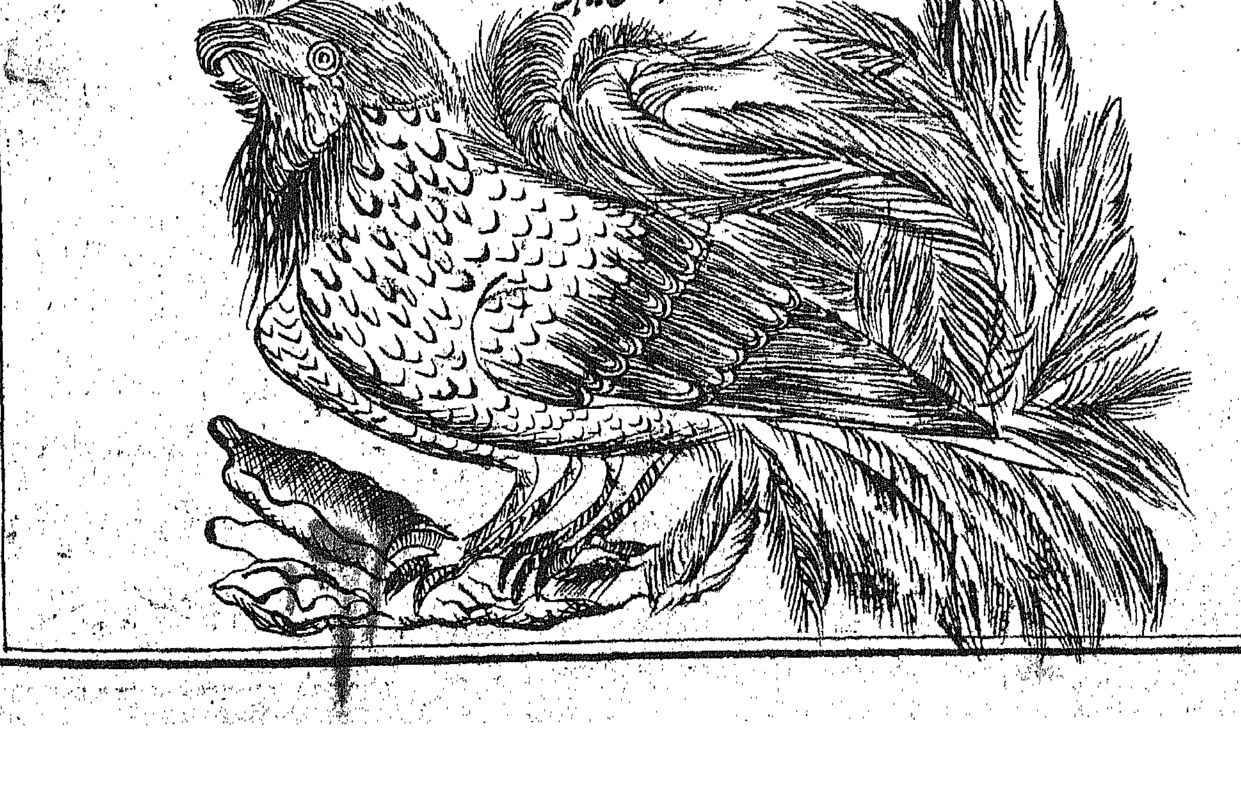
یہ جانور جانوران آبی سے ہے کنارے دریا کے
رہتا ہی جب ہوا متغیر ہوتی ہے یہ جانور سب مل کے
شہرونکا قصد کرتے ہین اور اوسوقت اپنی قوم مین
کوتوال اور چوکیدار مقرر کرتے ہین تا حفاظت سبکی
بنجوبی کرین اور جب ہوا پر اوڑتے ہین بہت بلند

صورت کوے کی یہ ہے



جناب باری عزّ اسمہ نے دعا مستجاب فرمائی اور عنقا کو ایک جزیرہ بحر محیط مین کہ تحت خط استوا کے واقع ہے جگہ دی اور وہان انسان کا گذر نہین ہے مگر اور حیوانات مثل ہاتھی اور بھینس اور گینڈے اور ببر وغیرہ کے بہت ہین یہ جانور اونکو شکار نہین کرتا ہے اسلیے کہ وہ سب اسکی اطاعت کرتے ہین اور شکار اوسکا سمک عظیم یا تنین ہے کہ بیان اوسکا سابقًا ہو چکا ہے اور جو کچھ شکار سے بعد کھانے کے باقی رہتا ہے اپنے تابعدارون کے سامنے ڈالدیتا ہے اور خود مقام بلند پر بیٹھکر اونکا کھانا دیکھتا ہے اور جب اوڑتا ہے اوسکے پرون سے ایسی آواز زور شور کی نکلتی ہے جیسے کسی بڑے سیلاب مین دریا کے پانی سے آواز آتی ہے اگر کسیکو راہ بھول جاتی ہے عنقا اوسکو اوٹھالاتا ہے اور پھر راہ پر کردیتا ہے **حکایت** ایک تاجر کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ سفر دریا مین راہ بھول گئے اتفاقًا ایک سیاہی مثل ابر کے نمود ہوئی ملاحون نے کہا کہ یہ سیمرغ ہے دعا کرو کہ اللہ تعالی اسکے پنجے سے نجات دے حتی کہ کشتی ہماری اوسکے سایہ مین آگئی اور اوسکے ہمراہ چلی گئی یہانتک کہ راہ مل گئی اوسوقت وہ اپنی راہ پر چلا گیا اور ہم سبکو اوس بلا سے نجات ملی لکھا ہے کہ عمر عنقا کی سترہ سو برس کی ہوتی ہے بعد پانچسو برس کے یہ جانور جفتی کرتا ہی اور جب ماہ بیضہ دینے کا آتا ہی مادہ کو بہت تکلیف ہوتی ہے نر اپنی چونچ مین دریا سے پانی لاتا ہے اور مادہ کو حقنہ دیتا ہے اوسوقت بیضہ بآسانی نکلتا ہے پس نر بیضہ پر بیٹھتا ہے اور مادہ شکار کرتی ہے اور بعد ایکسو پچیس برس کے بیضہ سے بچہ نکلتا ہے جب بچہ جوان ہوتا ہے اگر وہ مادہ ہی تو اوسکی مان لکڑیان جمع کرتی ہے اور نر و مادہ اپنی چونچ کو آپسمین گھستے ہین یہانتک کہ اوسمین سے آگ لکڑیون پر گرتی ہی اور وہ لکڑیان روشن ہوتی ہین پس مادہ اوس آگ مین چلی جاتی ہے تا جل جاوے اور نر اپنے بچہ سے جفتی کرتا ہی اور اگر بچہ نر پیدا ہوتا ہے تو نر یہی عمل کرتا ہی اور جلجاتا ہے اور بچہ نر مادہ سے جفتی کرتا ہی

صورت سیمرغ کی یہ ہی



جوانی بھی عرصہ تک رہتی ہے اکثر اوقات اول بہار مین ملک عراق کو جاتا ہے اور آخر بہار مین ملک یمن مین جاتا ہے یہ جانور آشیانہ اپنا پہاڑ پر بناتا ہے اسلیئے کہ وہان زمین ہموار ہوتی ہے اور زمین ہموار پر اگر کبھی بچہ حرکت کرتا ہے اور نیچے گر پڑتا ہے پھر کبھی حرکت نہین کرتا ہے جبتک کہ اوسمین قوت پرواز کی نہین آتی ہے اسکے بچے کے جبتک پر سب برابر نہین ہوتے ہین پرواز کا قصد نہین کرتا ہے **خواص اجزا** دماغ اسکا سولی کے عرق کے ساتھ حمام مین صاحب ذات الجنب کو نافع ہے پتہ اسکا تاریکی چشم کو مفید ہے اور اگر عورت کے پستان مین دودھ بستہ ہوگیا ہو تو اوسکے پتہ کا ضماد نافع ہو خون اسکا اگر خشک کرکے ہلیلہ زرد کے ساتھ پیسین اور سرمہ کے طور پر آنکھ مین لگاوین شبکوری دفع ہو چربی اسکی روغن زیت کے ساتھ صاحب نقرس کو نافع ہے اور وجع مفاصل کو بھی مفید ہے مغز اسکا شہد اور سوت کے ساتھ اگر دو تین مرتبہ ناسور پر لگاوین تو نافع ہو **عقعق** فارسی مین اسکو

اسکو عکہ اور کندش بھی کہتے ہین یہ جانور چوری
مین مشہور ہے یعنی زیور یا اور کوئی شی نفیس اگر دیکھتا ہے
اوسکو اوٹھا لیجاتا ہے اور دوسری جگہ پھینکدیتا ہے
اور آشیانہ اپنا کسی چھت وغیرہ کے نیچے سایہ مین
بناتا ہے اور سنگ خار اپنے آشیانہ مین خفاش کے
خوف سے رکھتا ہے تا خفاش بچون سے متعرض
نہو اور کبھی بیضہ اور آشیانہ اور بچون کو چھوڑ کر چلا

صورت عقاب کی یہ ہے



جاتا ہے **خواص اجزا** دماغ اسکا صاحب لقوہ یا فالج کے ناک مین اگر ڈالین تو مفید ہو خون اسکا جس مقام مین کوئی کانٹا یا ہڈی رہگئی ہو طلا کرین تو وہ باسانی وہان سے نکل آویگی اسکے بیضہ کی سپیدی اگر آنکھ مین لگاوین سپیدی چشم دفع ہو مغز اسکا اگر لڑکے کو کھلاوین تو فصیح ہو اسکے پرون کی خاک اگر چیونٹیون کے سوراخ مین ڈال دین

تمام چیونٹیان وہان سے چلی جاوینگی **عنقا** یعنے
سیمرغ یہ جانور عظیم الجثہ ہوتا ہے حتی کہ ہاتھی اور
بھینس کو اسطرح سے اوٹھا لیجاتا ہے جیسے چیل
چوہے کو اگلے زمانہ مین انسانون مین رہتا تھا
جب انسان کو بہت اذیت دینے لگا حتی کہ ایک مرتبہ
کسی دولھن کو مع زیور لوگون کے درمیان سے اوٹھا
لے گیا پس حنظلہ علیہ السلام نے اوسکی دفع کے دعا کی

صورت عکہ کی یہ ہے



بناتی ہے اگر کسی شہر کو انسان خالی کرتے ہین کنجشک بھی وہان نہین رہتی اور جب وہ لوگ شہر مین پھر آتے ہین تو کنجشک بھی معاودت کرتی ہین کنجشک اور سانپ مین عداوت ہے سانپ جب اسکو پاتا ہے زندہ نہین چھوڑتا ہے اور کنجشک بھی کبھی موقع پاکر سانپ کے سر کو زخمی کر دیتی ہے پس مکھی اور چیونٹیان اسپر جمع ہوتی ہین اور وہ ہلاک ہو جاتا ہے اور دراز گوش سے بھی اسکو عداوت ہے اس وجہ سے کہ دراز گوش کی آواز سے بیضے اسکے خراب ہو جاتے ہین کنجشک اوسکی پشت کو مجروح کرتی ہے تاکہ مچھر اور مکھی اوسپر جمع ہووین اور اوسکی ہلاکی کا سبب ہو جب کنجشک بیمار ہوتی ہے دراز گوش کا گوشت کھانے سے صحت پاتی ہے اور کوئی جانور اس سے زیادہ جفتی نہین کرنیوالا ہے اسی وجہ سے کہتے ہین کہ عمر کنجشک کی کوتاہ ہوتی ہے **خواص اجزا** گوشت اسکا مقوی باہ اور دافع ریاح ہے اور بیضہ بھی اسکا محرک شہوت باہ ہے اگر بیضہ اسکا تین روز ریگ مین دفن کرین بعدہ اوسکو نکال کر ناصور پر لگاوین تو نافع ہو اسکی بیٹ کا سرمہ شبکوری کو دفع کرتا ہے اور بیٹ اسکی شراب کی ساتھ کسیکو پلاوین تو پینے والا مثل مردہ کے زمین پر گر پڑیگا


صورت کنجشک کی یہ ہے

عقاب یہ جانور شکاری مشہور ہے پنجہ اسکا بہت قوی اور سخت ہوتا ہے سب پرندونکا شکار کرتا ہے حتی کہ چھوٹے درندے مثل خرگوش اور لومڑی کے بھی اسکے شکار سے نہین بچتے ہین اور سوائے دل وجگر کے اور کچھ نہین کھاتا ہے اور کبھی چونچ اسکی دراز ہو جاتی ہے تو شکار کرنے سے عاجز ہوتا ہے اور بسبب بھوک کے ہلاک ہو جاتا ہے صاحب فلاحت نے لکھا ہے کہ زغن کبھی عقاب ہو جاتا ہے اور عقاب کبھی زغن جاحظ نے لکھا ہے کہ اسکے چنگل مین بھیڑیے کے پھاڑنے کے لیے خاصیت عجیب ہے اگر بھیڑیے پر اسکا چنگل پڑتا ہے اوسکے جسم کو دو ٹکڑے کرتا ہے ہمیشہ لشکر کے ہمراہ رہا کرتا ہے صیادونکا قول ہے کہ عقاب شکار کے تعاقب مین نہین جاتا ہے بلکہ بہت بلندی پر رہتا ہے جب کسی اور شکاری جانور کو شکار کرتے دیکھتا ہے اوسکی طرف متوجہ ہوتا ہے اور شکار اوس سے لے لیتا ہے بلکہ وہ شکاری اپنی جان بچانے کے واسطے شکار پھینک کر بھاگ جاتا ہے جب یہ جانور ضعیف ہوتا ہے اور اوڑنے سے معذور ہوتا ہے اولاد اوسکی خدمت کرتی ہے اور ایک مکان سے دوسرے مکان کو لیجاتی ہے اور جب بسبب پیری کے روشنی اوسکے آنکھ کی کم ہو جاتی ہے ہوا مین اوڑتے اوڑتے طبقۂ نار کے قریب پہونچتا ہے وہان سب پر جلجاتے ہین وہان سے جب گرتا ہے تو اکثر پانی کے چشمہ مین غوطہ کرتا ہے پس غوطہ کھاتے ہی نئے پر نکل آتے ہین اور قوت بھی جسم مین آجاتی ہے عمر اسکی بہت ہوتی ہے اور

صورت طیر البحر کی یہ ہے



طاؤس یعنی مور یہ جانور بہت خوبصورت ہوتا ہے اللہ تعالے نے خلقت طاؤس مین صنعت عجیب فرمائی ہے کہ ہر پر مین ایک ایک دائرہ طلائی اور کبودی اور سبزی وغیرہ سے آراستہ فرمایا کہ ان رنگون کا اجتماع باعث ازدیاد حسن طاؤس ہو لکھا ہے کہ عمر پچیس برس کی ہوتی ہے اور اس مدت مین سب رنگ اسمین پیدا ہوتے ہین ہر سال خزان مین کلیز کرتا ہے اور جب پر نکالتا ہے نئے رنگ کے پر نکالتا ہے شیخ نے لکھا ہے کہ جس مقام مین یہ جانور پر گراتا ہے ہوام وہان نہین آتے ہین **خواص اجزا** مغز اسکا سداب اور شہد کے ساتھ صاحب قولنج کو نافع ہے اور درد معدہ کو بھی سودمند ہے اور قرنفل کے ساتھ دیوانگی لاتا ہے خون اسکا ناسور کے واسطے صالح ہے پتہ اسکا سکنجبین کے ساتھ گرم پانی مین صاحب سہال کو نافع ہے اور سنگینی زبان کو بھی زائل کرتا ہے گوشت اسکا مقوی باہ ہے چربی اسکی درد زانو کے لیے مفید ہے ہڈی اسکی جسکے پاس ہو چشم بد سے محفوظ رہے چنگل اسکا دردزہ مین اگر عورت باندھ لے یا اوسکا بخور کرے بہ آسانی وضع حمل ہو گوشت اسکا مع چربی اگر پکا کر ذات الجنب والے کو شوربا کھلاوین تو مفید ہووے کثرت سے استعمال اسکے گوشت کا نسیان پیدا کرتا ہے

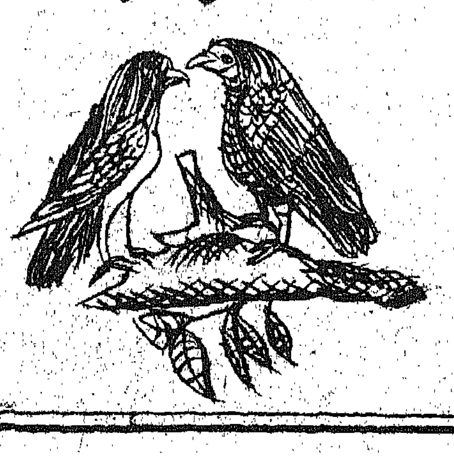
صورت طاؤس کی یہ ہے



تیہوج فارسی مین اسکو تیہو کہتے ہین گوشت اسکا فربہی لاتا ہے اور صاحب سہال کو نافع ہے اور مقوی باہ ہے

عصفور فارسی مین اسکو کنجشک کہتے ہین یہ جانور دو قسم کا ہوتا ہے ایک قسم کو بہائم طیور کہتے ہین یہ قسم دانہ کھاتی ہے اور شکار نہین کرتی ہے اور دوسری قسم کو سباع طیور کہتے ہین یہ قسم گوشت کھاتی ہے اور دانہ بھی کھاتی ہے ٹڈی وغیرہ کا شکار بھی کرتی ہے اور کنجشک آشیانہ اپنا آباد مکانون کی چھت مین

صورت تیہو کی یہ ہے



ثلث ہو جاتا ہے تو دوسری مرتبہ کسی سے جوڑا نہین کرتا ہی **خواص اجزا** چربی اسکی اگر بہرے کے کان مین
ڈالین نافع ہو اور اگر آنکھ مین لگاوین مد اور شبکوری کو نافع ہو بیٹ اسکی روغن گل کے ساتھ اگر عورت احمال کرے درد ہا
زخم کو نافع ہی **شنقران** فارسی مین اس جانور کو کاسکینہ کہتے ہین
رنگ اسکا سبز اور چونچ سرخ یا زرد ہوتی ہے خرمے کا دشمن
ہے بعد کھانے کے جو پھل درخت مین دیکھتا ہے اوسکو
گرا دیتا ہے **صافر** یہ جانور کبھی آسودہ نہین ہوتا ہے
تمام رات شور و غل کیا کرتا ہی بعض کہتے ہین کہ اس
خوف سے فریاد کیا کرتا ہے کہ آسمان مجہپر نہ گرے اور مین
اوسکے نیچے دب نہ جاؤن اور درخت مین اولٹا لٹکتا ہی
اور فریاد کرتا ہے جبتک سپیدہ صبح کا نمود نہین
ہوتا ہے **صقر** فارسی مین اسکو چرخ کہتے ہین یہ جانور
شکاری ہے اور سب شکاری جانورون سے اسکا شکار
جدا طریقہ سے ہوتا ہے اگر دو صقر ہرن یا گاے وغیرہ
کے واسطے چھوڑتے ہین اولاً ایک صقر اوسکے سر پر
آکر دونون آنکھین اوسکی اپنے بازو سے مجروح
کرتا ہے بعدہ دوسرا آتا ہے اور کسی عضو کو زخمی کرتا ہے
یون ہین باری باری سے جانور کو زخمون سے چور کر دیتے
ہین اوسوقت صیاد شکار کو لیجاتا ہے سرخاب سے
چھوڑتا ہے ولیکن اوسکا بھی شکار کرتا ہے **طیر البحر** یہ جانور
عجیب ہے ہمیشہ دریا کی محاذات مین ہوا پر اوڑا کرتا ہی
اور کبھی خشکی مین نہین آتا ہی اور اوسکا آشیانہ نہین ہوتا ہی
اور نر و مادہ اوڑتے مین جفتی کر لیتے ہین اور جب بیضہ
دینے کے دن آتے ہین کف دریا لیکر آشیانہ بناتا ہے
اور اوسمین بیضہ رکھتا ہے اور زمل اور جانورون کے
حفاظت نہین کرتا ہے خود بخود اوسمین بچہ پیدا ہوتا ہے اور جب بچہ کو قوت ہوتی ہی بیضہ سے باہر نکل آتا ہی

صورت شفنین کی یہ ہے



صورت شنقران کی یہ ہی



صورت صافر کی یہ ہی



صورت چرخ کی یہ ہی



عجیب نہین ہے کہ تمام فصل سرما مین تنگیت اور خاموش رہتے
ہین اور جب ایام بہار آتے ہین صبح کے وقت بولنے
لگتے ہین اور بیش ایک گھاس ہوتی ہے زہر
قاتل جو حیوان اوسکو کھاتا ہے ہلاک ہوجاتا ہے
مگر سمانی اسکے کھانے سے فربہ ہوتا ہے
سنقر یہ جانور قسم جوارح سے ہے جثہ مین شاہین کے برابر
ہوتا ہے مگر پر اسکے بھاری ہوتے ہین اور ساقین اوسکی
لڑکون کی ساقون سے مشابہ ہوتی ہین ملک ترکستان مین
رہتا ہے ہندوستان مین بوجہ کثرت حرارت کے زندہ
نہین رہتا ہے ملک سرد سیر مین بعیش و آرام بسر کرتا ہے

صورت زبک کی یہ ہے

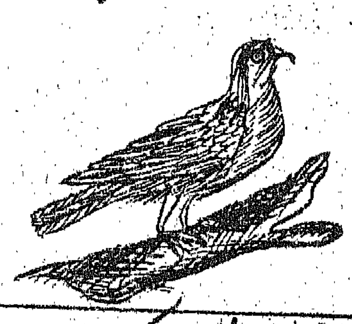


صورت سمانہ کی یہ ہے



جب اسکو شکار پر چھوڑتے ہین یہ جانور شکار کے سر پر دورہ کرتا ہے حتی کہ دورہ کرتے کرتے اوسکے قریب جاتا ہے
اور شکار کو اوس دائرہ سے نکلنا دشوار ہوتا ہے اور جب شکار اوسکے دائرہ سے نیچے اوترنے کا قصد
کرتا ہے یہ بھی اوسکے ساتھ اوسی ہیئت سے نیچے آتا ہے حتی کہ قریب زمین کے دونو پہونچتے ہین اوس وقت
بازدار شکار کو ہاتھ سے پکڑ لیتا ہے اور کوئی جانور بھاگ نہین سکتا ہے شاہین یہ جانور مشہور ہے
کبوتر کا دشمن ہے جب کبوتر شاہین کو دیکھتا ہے ضعیف ہوجاتا
ہے اور اوڑنے سے باز رہتا ہے باوجودیکہ کبوتر شاہین سے
تیز ہے مگر اوسکی ہیبت سے اوڑ نہین سکتا ہے جب
شاہین کشف کیطرف متوجہ ہوتا ہے کشف منہ اپنا اندر کرلیتا ہے
اور شاہین کی چونچ اوسکے پشت پر اثر نہین کرتی ہے پس شاہین
اوسکو لیکر اوڑ جاتا ہے اور جس مقام پر پتھر سخت دیکھتا ہے چھوڑ
دیتا ہے تا وہ ٹوٹ جاوے اوس وقت ہوا سے اوتر کر کشف کو کھا جاتا
ہے اور جب بیمار ہوتا ہے فراریج کھانے سے صحت پاتا ہے
شفیبین فارسی مین اسکو تیرک کہتے ہین جثہ مین کبوتر کے
برابر ہوتا ہے اور رنگ اسکا خاکی ہوتا ہے جاحظ نے لکھا ہے
کہ امر عجیب اس جانور مین یہ ہے کہ اگر جوڑے سے زیادہ کوئی

صورت سنقر کی یہ ہے



صورت شاہین کی یہ ہے



اگر کوے کو جلا کر خاک اوسکی بیٹ کے ساتھ جس مقام پر لگا دین بال وہان پیدا ہونگے اگر اوسکی آنکھ الو کی آنکھ کے ساتھ ملا کر درمیان دو شخصون کے بخور کرین تو اون دونون مین عداوت قطعی ہوگی دل اوسکا اگر خشک کرکے مسافر پانی کے ساتھ پی لے اثنای راہ مین پانی کی احتیاج نہوگی علی الخصوص ایام گرما مین کہ اون دنون مین کوا پانی نہین پیتا ہے اور بعض نے لکھا ہے کہ جو شخص اپنے پاس رکھے اوسکو پیاس نہ معلوم ہوگی پتہ اسکا مرغ کے پتہ کے ساتھ اگر آنکھ مین لگا دین سپیدی چشم زائل ہو اور پھر کبھی سپیدی پیدا نہوگی اور اگر بالون مین لگا دین تو خضاب بہت اچھا ہو گوشت اسکا اسی کے پوٹے کے ساتھ شہد مین ملا کر پیسین اور تین روز بہق پر لگا دین تو نافع ہو چربی اوسکی روغن گل کے ساتھ پیر مل کے سلطان کے پاس اگر کسی حاجت کو جاویگا نا امید نہ پھریگا خون اسکا اگر خشک کرکے ناسور پر چھڑکین تو نافع ہو بیضہ اسکا اگر صاحب بواسیر تناول کرے اور ضماد بھی کرے تو نافع ہوگا اور جو شخص شراب کو دوست رکھتا ہو اگر اوسکو کھلاوے تو پھر شراب کی طرف رغبت نکریگا بیٹ اسکی سرکہ کے ساتھ صاحب طحال کو مفید ہے

صورت کوے کی یہ ہے



زرزور فارسی مین اسکو سار کہتے ہین یہ جانور ہوائے خوش اور بہار کا خواستگار رہتا ہے اور اوسی مقام مین رہتا ہے جہان بہار ہوتی ہے اور آب و ہوا وہان اچھی ہوتی ہے ملک ہند سے جاتے عراق کے جاتے ہین اور اکثر دریا مین ضائع ہو جاتے ہین چنانچہ کنارے دریا کے خشک ہوکر آجاتے ہین اور لوگ اونکو بجای لکڑی کی جلاتے ہین حکیم بقراط نے لکھا ہے کہ بچے اسکے پکڑکے زعفران مین رنگ دین اور پھر اونکے آشیانہ مین رکھدین تو سار کو شبہ ہوگا کہ بچے بیمار ہین فی الفور ایک پتھر زرد لاتا ہے کہ بچون کی بیماری دفع ہو پس اگر وہ پتھر صاحب یرقان کے پاس ہو تو اوسکو نافع ہوگا **خواص اجزا** گوشت اسکا مقوی بصر ہے اگر خشک کرکے صاحب خناق کو دین تو نافع ہو اور اگر جلا کر زخمون پر رکھین تو مفید ہے

صورت سار کی یہ ہے



زمج فارسی مین اسکو ترنک کہتے ہین پتہ اسکا سرکہ کے ساتھ دافع تاریکی چشم اور شبکوری ہے لکھا ہے کرنے کو نہایت مجرب ہے **سمانی** فارسی مین اسکو سمانہ کہتے ہین اور اسکو سلوی کہتے ہین جناب باری نے بنی اسرائیل کو تیہ مین بھیجی تھی ایک

جاحظ نے لکھا ہے کہ اگر دغیان بہت ہوئی ہیں تو بیضے کم ہوتے ہیں **خواص اجزا** اسپیدہ مرغ کو دس عدد پیاز اور ایک چھنگ تیل مقشر کے ساتھ پکا کر شوربا مع گوشت کھاویں قوت باہ زیادہ ہو اور کثرت اسکے گوشت کی بواسیر اور نقرس پیدا کرتی ہے چربی اسکی جھائین چہرہ سے دفع کرتی ہے اور پیروں کے بھی شگافون کو نافع ہے پتہ اسکا مانع آب نزول ہے اگر آنکھ میں لگاویں اور لڑکون کو قوابض کے ساتھ مقوی مثانہ ہے اور اگر بیضہ اسکا تین روز سرکہ میں رکھیں بعد ازان اوسکو آفتاب میں خشک کرکے بہق پر استعمال کریں تو بہق دفع ہو اور بیضہ نیم برشت اسکا مقوی باہ ہے بیٹ اسکی جسکے دروازے پر جلاویں وہان کے باشندون میں خصومت واقع ہوگی **رخمہ**

صورت مرغی کی یہ ہے



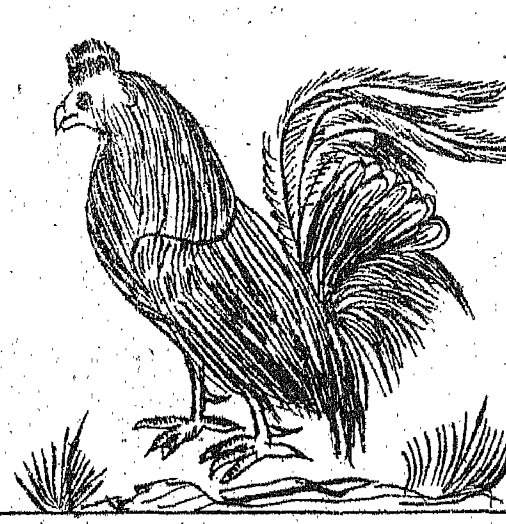
یہ جانور کرگس کے مشابہ ہوتا ہے پہاڑون پر رہتا ہے اور وہان بھی ایسے مقام پر آشیانہ کرتا ہے کہ گذر ہر ایک کا دشوار ہو جب بیضے دینے کے دن قریب آتے ہین ملک ہند مین جاتا ہے اور وہان ایک پتھر مدور مجوف کر اوسکے اندر سے ہلاتے ہین آواز آتی ہے اور اوس پتھر کو ابرطاقیمون کہتے ہین لاکر آشیانہ مین رکھتا ہے تا بیضہ بآسانی ہو یہ جانور ہمیشہ لشکرون کے سر پر اڑا کرتا ہے اسلیے کہ طور اوسکی گوشت کشتگان ہے **خواص اجزا** پتہ اسکا زیت کے ساتھ بہرے کے کان مین ڈالین تو نافع ہو اور اگر آنکھ مین لگاوین سپیدی چشم کو دفع کرے اور اگر صاحب مدکے پا مدصین تو مد زائل ہو خون اسکا صاحب ہیضہ کو نافع ہے اور روغن بہق کے ساتھ اگر منھ پر ملین پادشاہ کے پاس مقبول ہون حکیم بلیناس نے لکھا ہے کہ ہڈی اسکی دہنے بازو کی اگر جلاکر خاک اوسکی جسکو دین وہ شخص دوستی کرنے لگے اور اگر بائین بازو کی ہڈی ہو تو دشمنی کرنے لگے

صورت زخمہ کی یہ ہے



بیٹ اسکی اگر عورت احمال کرے تو اسقاط حمل کرے **زاغ** یعنی کوا یہ جانور سیاہ رنگ ہوتا ہے عمر اسکی ہزار برس تک ہوتی ہے الو سے اسکو عداوت ہوتی ہے جاحظ نے لکھا ہے کہ سب جانور جب بچہ بڑا ہوتا ہے اوسکو جدا کر دیتے ہین مگر زاغ ہمیشہ اپنی اولاد کو پاس رکھتا ہے **خواص اجزا**

کرتا ہے اور جب ضعیف ہوتا ہے دانہ مرغ خانگی کیطرف نہین پھینکتا ہے لکھا ہے کہ خروس تمام عمر مین ایک بیضہ دیتا ہے اوسکو بیضۃ العقر کہتے ہین اور جو شخص خروس افرق کو ذبح کرتا ہے اوسکے مال اور اسباب کو خرابی لاحق ہوتی ہے اور جس مکان مین مرغ افرق ہوتا ہے بعض کے نزدیک وہان شیطان نہین آتا ہے **خواص اجزا** پتہ اسکا سپیدی چشم کو مفید ہے اور شبکوری کو بھی دفع کرتا ہے جسکو تپ تمام روز رہتی ہو بازو اسکا باندھین تپ دفع ہو اور اگر سوار اوسکو ران مین باندھ لے تو گھوڑا دوڑانے مین خستہ نہوگا وقت لڑائی مین جو خون اسکے جسم سے نکلتا ہے اگر اوسکو ایک جماعت کے کھانے مین ملاوین تو اوس جماعت مین خصومت واقع ہوگی اور اگر خون اوسکا شہد کے ساتھ جوش کرین تا قوام آجاوے بعدہ اوسکو وقت مجامعت کے قضیب پر لگاوے تو قوت باہ زیادہ ہوگی اور لذت بھی بہت حاصل ہوگی اگر عقاب گوشت اسکا کھالے تمام پر اوسکے گر جاوین اور اگر خشک کرکے مازو اور سماق کے ساتھ ہموزن لیکر نخود کے برابر گولی بناوین صاحب اسہال استعمال کرین بہت نافع ہو اسکے شکم مین سنگریزہ ہوتے ہین بعض آسمانی اور بعض بلوری اگر اونکو مجنون کے باندھین تو عاقل ہو اور اگر عاقل کے باندھین تو شہوت اوسکو زیادہ ہو خصیہ اسکا اسکی دم کے ساتھ جس شخص کے


صورت دیک کی یہ ہے

سرھانے رکھدین اسکو طاقت مجامعت کی نہ ہوگی جبتک کہ وہ سرھانے رہے اگر اوسکو خصیہ کو اوسکے دماغ کے ساتھ ملاکر کھالے تو شہوت زیادہ ہووے دجاج فارسی مین اسکو مرغ خانگی کہتے ہین امر عجیب اسمین یہ ہے کہ اپنے تئین خروس سے لڑائی اور آواز مین مشابہ کرتے ہین اور کبھی زیادہ بسبب باد جنوبی بالانقلاب بے نر کے بیضہ دیتی ہے مگر اوس بیضہ سے بچہ نہین ہوتا ہے ذائقہ اوسکا خوب ہوتا ہے اور اگر اسی طرح بے نر کے بیضے جمع ہون ایک مرتبہ نر کی جفتی کرنے سے سب بیضے اچھے ہوتے ہین جب مرغی بیضے پر ہوتی ہے اگر اوسوقت مین رعد کی آواز کڑی سنتی ہے تمام بیضے خراب ہوجاتے ہین اور اگر باد جنوبی اوس عرصہ مین چلتی ہے تو بہت جلد بیضے خراب ہوجاتے ہین اور جب نر دجاج کا ضعیف ہوتا ہے اوسکے بیضون مین بچے نہین ہوتے ہین اسلیے کہ بچہ سپیدی سے بنتا ہے اور زردی اوسکے غذا ہوتی ہے اور ضعیف مرغ کے بیضہ مین زردی نہین ہوتی ہے اسوجہ سے اوسمین بچہ نہین پڑتا ہے

اگر بیٹ اسکی چونہ اور ہرتال کے ساتھ بالون پر لگاوین تو بعد ایک زمانہ تک وہان بال پیدا نہونگے اور اگر چیونٹی کے
سوراخ مین اسکی بیٹ ڈالین تو چیونٹیان وہان سے بھاگ جاوینگی **دراج** یعنی تیتر جانور مشہور اور

صورت چمگادڑ کی یہ ہے



مبارک ہے پشت اسکی محدب ہوتی ہے اسکی آواز سے [illegible]
ہوتا ہے گر گویا کہتا ہے بالشکر یدوم النعم جب ہوا شمالی چلتی
ہے یہ جانور خوشدل اور فربہ ہوتا ہے اور جب جنوبی چلتی ہے
تنگ دل اور لاغر ہوتا ہے اور اوڑ نہین سکتا ہے جاحظ نے
لکھا ہے کہ تیتر مکانون مین حفظ نہین کرتا ہے اور کچھ فہم بھی
رکھتا ہے ایک بازدار سے حکایت ہے کہ اوسنے ایک مرتبہ بازکو
تیتر کے شکار کے واسطے چھوڑا تیتر نے دو شاخین خاردار
اوٹھالین اور اپنے جسم کو ان کانٹون سے چھپا دیا اور باز
اوسکے شکار سے باز رہا **خواص اجزا** شیخ نے لکھا ہے کہ گوشت اسکا مقوی دماغ ہے اور مبہی ہے اور فہم

صورت تیتر کی یہ ہے



کو تیز کرتا ہے **دیک** یعنی مرغ فارسی مین اسکو خروس
کہتے ہین سب پرندون سے یہ جانور شہوت اور خود بینی مین
زیادہ ہے طلوع صبح کی اسکو بشارت دیتا ہے ایک امر عجیب
اوسمین یہ ہے کہ ساعات شبکو بخوبی جانتا ہے یعنی جب رات
پندرہ ساعت کی ہوتی ہے اپنی آواز کو پندرہ پر تقسیم کرتا ہے
اور جب رات نو ساعت کی ہوتی ہے نو پر تقسیم کرتا ہے حدیث
شریف مین وارد ہے فرمایا جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اللہ پاک نے ایک مرغ عرش اعظم
کے نیچے پیدا فرمایا ہے اوسکے دو بازو ہین اگر دونون کو کھول دے تو مشرق سے مغرب تک کفایت کرین آخر
شب کو اپنے بازو کھول دیتا ہے اور جنبش دیکر باآواز فصیح تسبیح کرتا ہے اور جسوقت وہ تسبیح کرتا ہے سب مرغ
زمین مانند اوسکے پر کھولتے ہین اور جنبش دیکر تسبیح کرتے ہین لکھا ہے کہ جو شخص مرغ کی آواز سے جاگتا ہے
گرانی اور اثر خواب کا اوسکو نہین معلوم ہوگا لکھا ہے کہ شیر خروس سے بھاگتا ہے اور بہترین خروس وہ ہے کہ جسکے
تھوڑے سے سرخ پر چونچ کے نیچے لٹکتے ہون اور صاحب تاج ہو اور جنگی مرغ بھی اچھا ہوتا ہے علامت اوسکی
یہ ہے کہ چونچ سرخ اور گردن سبز اور تنگ چشم تیز چنگل بلند آواز ہووے جب مرغ خانگی کو دیکھتا ہے دانہ
اپنی چونچ سے اوٹھاکر اوسکی طرف پھینکدیتا ہے لکھا ہے کہ یہ فعل زمان جوانی اور ہیجان شہوت مین

ہین تا سانپ وغیرہ سے حفاظت ہے یہ امر مشہور ہے کہ اسکے آشیانہ کی مٹی مقطر کرکے عورت حاملہ کو درد زہ مین دین تو وضع حمل مین آسانی ہو حکیم ولسیقوریدس نے لکھا ہے کہ جب قمر زائد النور ہو خطاف کا بچہ لیکر اوسکے شکم سے دونون ٹکڑے پتھر کے کہ ایک ایک رنگ اور دوسرا دو رنگ کا ہوتا ہے نکالے اور اوسکو پوست گوسالہ یا پوست شتر کیر لپیٹ کر صاحب صرع کی گردن یا بازو مین باندھین تو اوسکو صحت ہوگی یہ عمل مجربات حکیم مذکور سے ہے **خواص اجزا** سر اوسکے سر کے جس شخص کے سرہانے رکھین خواب وسہر غلبہ نکریگا اسکے دماغ کا سرمہ دافع ظلمت چشم ہے اور اگر روغن کے ساتھ سر پر لگاوین تو جون سر مین نہ پیدا ہونگی آنکھ اوسکی اگر کپڑے مین باندھکر تخت مین لٹکاوین جو شخص اوس تخت پر آرام کریگا خواب وسہر غالب نہوگا حکیم بلیناس نے لکھا ہے کہ اگر انگور کے ساتھ استعمال کرین قوت باہ زیادہ ہو خون اسکا اگر عورت کھالے شہوت اوسکی منقطع ہووے حتی کہ مرد کی خواہش نہ ہے گوشت اسکا روشنی چشم زیادہ کرتا ہے ہڈی ابابیل کا بازو دہنی طرف سے لیکر شیشہ مین اول خیزران سے چالیس روز تک آفتاب مین رکھے بعد ازان اوس روغن کو اگر چہرہ پر لگاوین تو وہ شخص چشم خلایق مین صاحب غضب ہوگا سرگین اوسکا

صورت ابابیل کی یہ ہے



دنبلونکو پختہ کرتا ہے اور چرک سی پاک بھی کرتا ہے **خفاش** یعنے چمگادڑ انکی آنکھ کی روشنی ضعیف ہوتی ہے اسلیوجہ سے ضوء آفتاب کی متحمل نہین ہین اور دن کو آشیانہ سے بہت کم نکلتی ہین درمیان تاریکی اور روشنی کے سیر کرتے ہین صورت اوسکی مثل مرغ کے ہوتی ہے اور اوسکے پر نہین ہوتے ہین صرف بازو کی قوت سے اوڑتے ہین اور انکے بازو مین فقط ایک پوست باریک ہوتا ہے پیدایش انکی مثل چوہے کے ہوتی ہے اور اپنے بچون کو دودھ پلاتی ہین دانت اسکے مثل چوہے کے ہوتے ہین بنی اسرائیل نے حضرت عیسی علیہ السلام سے معجزہ طلب کیا آپ نے مٹی سے ایک شکل ایسی ہی بنائی اور اوسمین ہوا دم کی وہ شکل بحکم خالق عالم ذی روح ہوگئی اور اوڑنے لگی کہتے ہین کہ یہی چمگادڑ وہی جانور ہے غذا اس جانور کی مکھی اور مچھر ہے اور اکثر اپنے بچونکو اوڑنے مین دودھ دیتا ہے اور انار کو دوست رکھتا ہے دانے اوسکے اندر سے نکال کے کھا جاتا ہے اور اگر مہندی کی پتی اپنے مکان مین دیکھتا ہے وہان سے بھاگ جاتا ہے اگر ایک چمگادڑ کو کسی درخت مین لٹکاوین تو ٹیڑی اوس گاؤن سے بھاگ جاوینگی **خواص اجزا** سر اسکا اگر کبوتر خانے مین رکھدین تو کبوتر اوس مکان سے الفت کرینگے اور اگر کسی کے سرہانے رکھدین تو اوسکو نیند نہ آویگی سنفینج نے لکھا ہے کہ دماغ اسکا دافع بیاض چشم ہے بیٹ اسکی ناخونہ اور سپیدی چشم کو نافع ہے

بناکے الوان مطلوبہ سے اونکو رنگ دے اور جہان کبوتر پانی پیتے ہون وہان رکھدے تا نظر کبوترون کی اوس کبوتر مصنوعی پر پڑے پس جب بچے اونکے پیدا ہونگے تو وہی رنگ اون بچون کا ہوگا کبوتر بیاری مین ٹڑی کھانے سے صحت پاتا ہے اور جنگلی کبوتر حالت مرض مین نرکل کے پتے کھانے سے صحت پاتا ہے اور ایک امر عجیب یہ ہے کہ بچہ قبل جوان ہونے کے نسر اور عقاب مین فرق کرلیتا ہے یعنی جب عقاب کو دیکھتا ہے بھاگ جاتا ہے اور اگر شاہین کو دیکھتا ہے سہم جاتا ہے جیسے بکری ہاتھی اونٹ بھینس کو دیکھنے سے خوف نہین کرتی ہے مگر بھیڑیا دیکھتے ہی سہم جاتی ہے جاحظ نے لکھا ہے کہ کبوتر تمام جوارح سے بہتر ہوتا ہے لیکن جب جوارح کو دیکھتا ہے خوف اوسپر طاری ہوتا ہے اور سست ہو جاتا ہے جیسے دراز گوش شیر کے دیکھنے سے مخوف ہوتا ہے اور بکری بھیڑیے کے دیکھنے سے **خواص اجزا** جو شخص آنکھ اوسکی کھالے از خود رفتہ ہووے سپید کبوتر کا پتہ تاریکی اور پردہ چشم کو نافع ہے خون اسکا جھائین کو نافع ہے اور تشنج کو بھی دفع کرتا ہے اور بچے کا خون اگر زخم پر رکھین تو مفید ہو اور کسی مقام پر صدمہ پہونچا ہو تو بھی سودمند ہو اسکے گوشت کی مداومت سے انسان ذکی ہوتا ہے اسکی ہڈی کی خاک زخم فاسد کو نافع ہے اور حاملہ اگر استعمال کرے وضع حمل مین آسانی ہو اور گوشت مردہ کو بھی زخم سے دفع کرتا ہے اور آتشک کو بھی نافع ہے سرخ کبوتر کی بیٹ دافع عسر البول ہے اور قولنج کو بھی مفید ہے پیر اسکا اگر دانہ نیل اور اصطرک کے ساتھ ہموزن لیکر روغن جوز مین ملاکر برص پر

صورت کبوتر کی یہ ہے



استعمال کرین نافع ہوگا اور رنگ اصلی آجاویگا

خطاف یعنی ابابیل فارسی مین اسکو بالوایہ کہتے ہین انواع اسکے بہت ہین یہ جانور ملک سرد سیر سے بلاد گرم سیر مین جاتا ہے جس مقام مین بہار ہوتی ہے اکثر وہان جاکر اون جاہین آشیانہ بناکر بیضہ دیتا ہے بیضہ مین بچہ جلد پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ ہوا گرم سے اور قوی ہوتا ہے اور آشیانہ بنانے کا جب ارادہ ہوتا ہے پرون کو مٹی مین مخلوط کرکے اوسکا آشیانہ بناتا ہے اور بچے اسکے جبتک کہ بڑے نہین ہوتے ہین حرکت نہین کرتے ہین اسلیے کہ اگر حرکت کرین تو آشیانہ سے گرپڑین اور آشیانہ چھت مین بناتے ہین تاشکار جوارح سے محفوظ رہین اور جب آشیانہ بنانیکا ارادہ ہوتا ہے بہت ابابیلین جمع ہوتی ہین اور ایک دوسرے کی اعانت کرتی ہین بعد تیاری کے اوس سے جدا ہوجاتی ہین تا وہ خشک ہوجاوے بعد ازان اوسی کے متصل دوسرا مکان تیار کرتے ہین اندر سے وہ مکان بہت سخت ہوتا ہے جو بچے ہین پانی لاکر مکان کے اندر مٹی لگاتے ہین تھوڑی سداب کہ ایک گھانس ہوتی ہے مکان کے اندر ضرور رکھتے

یہ جانور بیمار ہوتا ہے اپنے پر کھانے سے صحت پاتا ہے یہ جانور اگر کوئی شی سرخ دیکھتا ہے گوشت کے دھوکے سے اوسپر دوڑتا ہے صاحب فلاحت نے لکھا ہے کہ کبھی عقاب زغن ہو جاتا ہے اور کبھی زغن عقاب خواص اجزا پتہ اسکا اگر خشک کر کے پیسین اور سانپ کی راہ مین ڈال دین جو سانپ اوسپر سے گذریگا ہلاک ہو جاویگا اور اگر عقرب گزیدہ اوسکو آنکھ مین لگاوے مگر شرط یہ ہے کہ جسطرف کاٹا ہوا اوسیطرف کی آنکھ مین استعمال کرے تو درد مین سکون ہو مغز اسکا آب کراث اور شہد کے ساتھ جوش کر کے صاحب اسہال اور بواسیر کو نافع ہے خون اسکا دافع زہر قاتل ہے ہڈی سوختہ اسکی زخمہای خبیث اور دنبلون کو نافع ہے **حمام یعنی کبوتر** یہ جانور بہت ذکی ہوتا ہے مواضع دور و دراز سے اپنے مکان پر چلا آتا ہے ایک امر اوسکی ذکاوت کا یہ ہے کہ اپنے شہر کی علامات کو بخوبی جانتا ہے اگر اوسکو کبھی مکان بعید سے چھوڑتے ہین او اگا بہت بلند ہوتا ہے حتی کہ نظر سے غائب ہو جاتا ہے بعد ازان ایک ساعت مین پھر اپنے مکان مین آجاتا ہے ایسے بلند ہوتے ہوتے کبھی ابر مین پوشیدہ ہو جاتا ہے اور درمیان نر و مادہ کے اسطرح پر الفت ہوتی ہے

صورت چیل کی یہ ہے



کہ جیسے مرد عورت مین دوستی ہوتی ہے وزیر بن مثنی نے لکھا ہے کہ جو معاملات مرد عورت مین ہوتے ہین وہی معاملات کبوترون کے نر و مادہ مین دیکھے ہین حتی کہ مادہ سوائے اپنے زوج کے دوسرے کو اپنے پاس نہین آنے دیتی ہے مثل عورت پارسا کے اور بعض مادہ نر کی اطاعت نہین کرتی ہے اور دوسرے نر کے ساتھ صحبت رکھتی ہے اور اوس نر کے پاس دو مادہ ہوتی ہین اور دونون سے برابر الفت رکھتا ہے اور کبھی دو مادہ باہم ہوتی ہین اور اون دونون سے چار بیضہ ہوتے ہین اور ایک ذکاوت کبوترون کی یہ ہے کہ جب مادہ بیضہ دیا چاہتی ہے نر کو اطلاع ہو جاتی ہے تنکے جمع کر کے آشیانہ بناتا ہے اسقدر وسعت کا کہ جسمین بیضہ اور کبوتر کی گنجایش ہو بعدہ جب مادہ بیضہ دیتی ہے دونون نر و مادہ ملکر اوسکی حفاظت کرتے ہین اگر ایک دانہ وغیرہ کیواسطے جاتا ہے تو دوسرا بیضون پر بیٹھتا ہے اور جب بچے پیدا ہوتے ہین ایک کو نر اور دوسرے کو مادہ دانہ کھلاتی ہے مگر اولا صرف ہوا بھر دیتا ہے تا راہ غذا جانے کی صاف ہو جاوے بعدہ لعاب دہن کے ساتھ غذا لے نرم اور شور دیتے ہین اسلیے کہ وہ جانتے ہین کہ ابھی بچون کا شکم متحمل غذائے ثقیل کا نہین ہے اب شوریت کے سبب سے پختہ ہو جاویگا لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص کبوترون کو بالوان مختلف بنایا چاہے پس چاہیے کہ کبر [?] کبوتر

خاصیۃ الافعی اسکو دابۃ الافعی بھی کہتے ہین یہ جانور
جب بیضہ دیتا ہے سانپ آکر اوسکا بیضہ کھالیتا ہے
اور اپنے بیضے وہان رکھکر چلا آتا ہے جب یہ جانور
اپنے آشیانہ مین بیضہ دیتا ہے اوسکو لیکر
بیٹھتا ہے جب بچے پیدا ہوتے ہین اپنی صورت
کے خلاف دیکھکر اونسے گریز کرتا ہے حباری

صورت کبوتر کی یہ ہے



صورت دابۃ الافعی کی یہ ہے



فارسی مین اسکو چرز کہتے ہین یہ جانور خوبصورت
ہوتا ہے سپاہی اسپر غالب ہوتی ہے یہ جانور جب کسی
اور جانور کے بیضہ دیکھتا ہے اپنے بیضون کو چھوڑکر اوسکے
بیضون کی حفاظت کرتا ہے جب حباری اور چرغ سے
مقابلہ ہوتا ہے حباری موقع پاکے سرگین اپنا اوسپر
ڈال دیتا ہے پر اوسکے ٹوٹ جاتے ہین اور اوسکے
سے باز رہتا ہے حباری بہت سے اوسکے گرد جمع ہوتے ہین اور پر اوسکے نوچ کر اوسکو ہلاک کرتے ہین اور سوا
اسکے جس جانور سے اسکو خصومت ہوتی ہے اسیطرح اوسکو ہلاک کرتا ہے خواص اجزا اگر اسکے
شکم کو خشک کرکے نمک اندرانی اور جلی روٹی ہموزن لیکر سرمہ بناوین سپیدی چشم کو مفید ہے چرز لی اسکی
نوشادر کے ساتھ مساوی الوزن دافع اسہال ہے شیخ نے لکھا ہے کہ بیضہ اسکا خضاب کے واسطے لائق ہے
سپید ڈورے پر تجربہ اسکا کرلین تا طریقہ استعمال کا بخوبی معلوم ہوجاوے حداۃ فارسی مین اسکو

صورت چرز کی یہ ہے



زغن ہندی مین چیل کہتے ہین یہ جانور خسیس ہے
اکثر جانور اسپر غلبہ کرتے ہین لکھا ہے کہ ایک سال نر
اور ایک سال مادہ ہوتا ہے کوّے کو اس سے عداوت
ہے چنانچہ اسکے بیضہ کو کھا جاتا ہے اور اپنے بیضے
وہان رکھدیتا ہے چیل اسکی حفاظت کرتی ہے جب بچہ
پیدا ہوتا ہے کوّے کی صورت ہوتا ہے اسکو کمال تعجب
ہوتا ہے اور جانورون کو جمع کرتا ہے اور اوس بچہ کو
دکھلاتا ہے اور اپنی مادہ کو مارتا ہے تا ہلاک ہوجاوے جب

ایک آنکھ اوسکی بیداری لاتی ہے اور دوسری خواب لیکن دونون کو پانی مین ڈالدے جو پانی مین سیدھی رہے وہ خواب لاویگی اور جو اولٹی ہوجاوے وہ بیداری لاویگی اگر سیدھی آنکھ کو کسی شخص کے سرھانے رکھدین تو وہ خواب سے بیدار نہوگا اور اگر اولٹی آنکھ انگشتری کے نگینے کے نیچے نصب کرین تو جسکے پاس وہ انگوٹھی ہوگی اوسکو نیند نہ آویگی اگر اسکی آنکھین مشک مین مخلوط کرین تو جسکی ناک مین بو اوسکی پہونچیگی اوسکو دوست رکھیگا دل اسکا بریان کیا ہوا صاحب لقوہ کو نافع ہے پتہ اسکا اگر چوب بلوط کی خاک کے ساتھ ملاکر صاحب سنگ مثانہ کو دین تو سنگ مثانہ دفع ہو اور جو شخص کہ خواب مین فرش پر پیشاب کرتا ہو اگر چوب طرفا کی خاک کے ساتھ استعمال کرے تو نافع ہو کبد اسکا زہر قاتل ہے اور قولنج بھی پیدا کرتا ہے اور علاج اوسکا دشوار ہوتا ہے ہڈی اسکی اگر مجلس شراب مین جلاوین سب شراب خوار باہم لڑینگے **تدرج** فارسی مین تدرو کہتے ہین یہ جانور مشہور ومعروف ہے لکھا ہے کہ خوش الحان ہوتا ہے اور باغون مین آشیانہ کرتا ہے جب شمالی ہوا چلتی ہے فربہ ہوتا ہے اور جب جنوبی ہوا چلتی ہے لاغر ہوجاتا ہے جب بیضہ دینے کا وقت قریب آتا ہے خاک نرم کا ایک دائرہ بناتا ہے اور بیضہ اوسکے اندر رکھتا ہے تا آفات سے محفوظ رہے بچہ اسکا مرغ کے بچہ سے مشابہ ہوتا ہے



صورت الّو کی یہ ہے

جس وقت بیضہ سے بچہ نکلتا ہے دانہ چننے لگتا ہے لکھا ہے کہ جب زلزلہ آنے والا ہوتا ہے ایک ساعت قبل سے یہ جانور مجتمع ہوکر فریاد کرتے ہین **تنوط** فارسی مین اسکو کبتو کہتے ہین ایک حال عجیب اسکا یہ ہے کہ خرمے کے درخت سے ریشہ لاتا ہے اور اوسکا ایک آشیانہ بناتا ہے اور اوسی ریشہ کی رسی اوس آشیانہ مین لگاکر درخت سے لٹکا دیتا ہے اور اوس آشیانے مین اسقدر وسعت رکھتا ہے کہ بیضہ لیکر اوسمین بیٹھے اور جب بچے پیدا ہون تو وہ بھی بخوبی رہین



صورت چکور کی یہ ہے

خواص اجزا اگر اسکو شیشہ کی چھری سے ذبح کرین تو خون اوسکا جو شخص کھالے کسی شے کی مستی مین بیفائدہ جنگ جوئی نکریگا پتہ اسکا اگر شکر کے ساتھ لڑکے کو کھلاوین تو خوشخو اور چشم خلایق مین عزیز ہو اور ہڈی اسکی اگر شروع مہینے مین کہ قمر زائد النور ہوتا ہے اور لڑکے کے باندھین تو چشم خلایق مین محبوب ہوگا اگرچہ کتنے ہی کریہ منظر ہو

لفظ کے نہین جانتا ہے اور کیفیت اسکی تعلیم کی یہ ہے کہ طوطے کو پنجرے مین بند کرتے ہین اور اوسکے سامنے آئینہ رکھتے ہین اور ایک شخص آئینہ کی پشت پر بیٹھ کے کلام کرتا ہے طوطے کو یہ خیال ہوتا ہے کہ جو طوطا آئینہ کے اندر ہے وہ ہی بولتا ہے لیس یہ بھی اوسکے ساتھ بولتا ہے ایک امر عجیب اسمین یہ ہے کہ کبھی پانی نہین پیتا ہے اور اگر پیتا ہے مر جاتا ہے۔

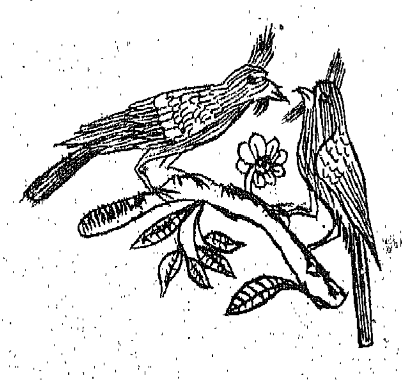
خواص اجزا جو شخص زبان اسکی کھالے فصیح زبان ہوگا جو شخص پتہ اسکا کھالے زبان اوسکی ثقیل ہوگی خون اسکا اگر خشک کرکے دو آدمیون کے درمیان مین ڈالدین تو اون دونون کے درمیان مین خصومت شروع ہوگی

صورت طوطے کی یہ ہے



بلبل فارسی مین اسکو ہزار داستان کہتے ہین یہ جانور چھوٹا سریع الحرکت فصیح زبان خوش آواز ہوتا ہے باغستان مین رہتا ہے جس زمانے مین گلاب پھولتا ہے اوسوقت اسکو نہایت جوش ہوتا ہے لکھا ہے کہ گلاب پر عاشق ہے جب دیکھتا ہے کہ کوئی شخص درخت سے گلاب کے پھول چنتا ہے بہت شور و غل کرتا ہے اور پانی سے ایک ساعت بھی صبر اوسکو دشوار ہوتا ہے اسلیے کہ مزاج اوسکا نہایت گرم ہوتا ہے شربت کا محتاج رہتا ہے اکثر پانی مین غوطہ لگاتا ہے جب ہوا تیز چلتی ہے اپنے آشیانہ سے باہر نہین نکلتا ہے اسواسطے کہ وہ جانتا ہے کہ مین ہوا مین اوڑ جاونگا ایک امر عجیب اوسمین یہ ہے کہ مکان اور پنجرے مین جفتی نہین کرتا ہے باغون مین البتہ کرتا ہے **خواص اجزا** گوشت اسکا چشم سرطان کے ساتھ جو شخص کپڑے مین سیکر پہنے سحر اوسپر اثر نہ کریگا جبتک کہ وہ کپڑا اوسکے پاس رہیگا

صورت بلبل کی یہ ہے



بوم یعنی الّو یہ جانور مشہور و معروف ہے رات کو باہر نکلتا ہے تنہائی کو دوست رکھتا ہے ہمیشہ ویرانہ مین رہا کرتا ہے لوگ اسکو منحوس جانتے ہین حتی کہ اپنی نحوست مین ضرب المثل ہے سانپ وغیرہ اسکی آواز سے بھاگ جاتے ہین کوے سے اسکو نہایت عداوت ہے دن کو یہ جانور بسبب ضعف بصر کے ذلیل ہوتا ہے اور شب کو کوئی جانور اسپر غالب نہین آتا ہے اسلیے کہ اور جانور شب کو ایسے ہوتے ہین جیسے دن کو الّو ہوتا ہے اور جانور جب دن کو اسے دیکھتے ہین تو اسکے گرد جمع ہوتے ہین اسیوجہ سے چڑیمار الّو کو جال مین رکھتا ہے تا اور جانور جال مین گرفتار ہون **خواص اجزا** دماغ اسکا اگر آنکھ مین لگاوین تاریکی چشم دفع ہو اور اگر روغن بنفشہ کے ساتھ جس جانب درد شقیقہ ہو ناک مین ڈالین تو درد مین سکون ہو لکھا ہے کہ

لکھا ہے کہ باز مادہ ہوتا ہے اور نر اوسکا دوسری نوع سے ہوتا ہے اللہ تعالے نے اس قسم مین نر نہین پیدا
فرمایا ہے اسیوجہ سے صورتین اسکی مختلف ہوتی ہین اور بہترین باز وہ ہے کہ سپیدی اوسمین غالب ہو اور دلیری
اور خوبصورتی اور فربہی اور خوشخوئی بھی اوسمین ہو باز اشہب ملک ارمینہ اور خزر مین ہوتا ہے سوا ان مقامون کے
اور کہین نہین ہوتا ہے **حکایت** ہے کہ ہارون رشید نے ایک مرتبہ باز کو چھوڑا اور وہ باز نظر سے غائب ہو گیا
لوگ اوس سے نا امید ہوے بعد عرصہ کے وہ باز آیا ایک شی مثل مچھلی یا سانپ کے اوسمین لپٹی تھی خلیفہ نے عقلمندونکو
جمع کیا کہ ہوا مین بھی کیا جانور رہتے ہین مقاتل نے کہا کہ آپ کے دادا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے کہ ہوا بھی مثل زمین کے مخلوق سے معمور ہے بہت حیوان اون مین سے صورت مین مثل سانپ کے صاحب پر
ہین اور باز اور اشہب کے دشمن ہین خلیفہ نے حکم کیا کہ طشت حاضر کرین چنانچہ جب طشت مین اوس جانور کو
باز سے چھوڑا کر رکھا اوسی صفت پر پایا کہ جس صفت کا جانور مقاتل نے بیان کیا تھا مقاتل کو انعام عنایت ہوا باز
آشیانہ اپنا اوس درخت پر کرتا ہے کہ اوسکی شاخین بہت گنجان ہون اور اپنے آشیانہ مین چھت بناتا ہے تا کہ اوپر بارش کا
پانی نہ آوے ایک گھاس کا نام مرارہ ہے اوسکو اپنے آشیانہ مین ضرور رکھتا ہے تا دشمن اوسکے آشیانہ مین نہ آوین جب
بیمار ہوتا ہے کنجشک کھانے سے صحت پاتا ہے جب کلیز کرتا ہے چوہے کا گوشت کھاتا ہے پر بہت جلد اور اچھے
پیدا ہوتے ہین **خواص اجزا** اسکے پتہ کا سرمہ مانع آب نزول ہے اگر ابتداے نزول ہو اور اگر اوسکو
بقدر ایک دانہ کے صاحب لقوہ کے ناک مین ڈالدین تو نافع ہو سپید باز کا پتہ سپیدی اور تاریکی چشم اور نزلہ کو نافع
نافع ہے شیخ نے لکھا ہے کہ تمام شکاری پرندونکا پتہ دافع ظلمت چشم ہے ناخن اسکا اگر درخت مین لٹکاوین تو وہ درخت

جانورون کے ضرر سے محفوظ رہے گا ہڈی اسکی عضو سوختہ کو
نافع ہے **باشق** یہ جانور سب شکاری پرندون سے
چھوٹا ہے جسم مین کنجشک کے برابر ہوتا ہے اور اپنے
بھی برابر کے جانور کو شکار کرتا ہے بلکہ فاختہ کا بھی
شکار کرتا ہے **خواص اجزا** دماغ اسکا خفقان
سوداوی کو نافع ہے اگر نیم درم آب بادرنجبویہ کے ساتھ تناول کریں
ببغا یعنی طوطا یہ جانور خوبصورت اور خوش رنگ ہوتا ہے رنگ
اسکا سبز اور سرخ اور زرد اور سپید ہے مگر اکثر سبز ہوتا ہے
چونچ اسکی گندہ اور زبان چوڑی ہوتی ہے جو کچھ سنتا ہے
یاد کر لیتا ہے اور حرف بخوبی ادا کرتا ہے مگر معنی

صورت باز کی یہ ہے



صورت باشق کی یہ ہے



اسکے رنگ پر روم مین کپڑا بنا جاتا ہے کہ اوسمین سب رنگ ہوتے ہین

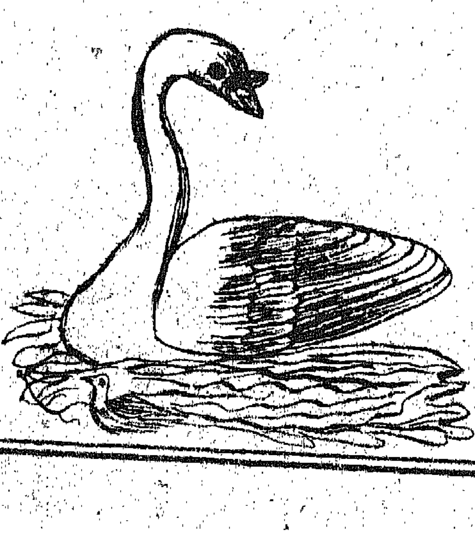
صورت ابو براقش کی یہ ہے



صورت ابوبرون کی یہ ہے



صورت بط کی یہ ہے



ابوبرون یہ جانور نہایت خوش آواز ہوتا ہے اسکی خوش آوازی کو کوئی جانور کم پہونچتا ہے تمام شب آواز کیا کرتا ہے اور گرد و نواح کے سب جانور اوسکے سننے کے واسطے جمع ہوتے ہین اور جو صاحب درد وہان گذرتا ہے آواز سننے کے لیے ٹھہر جاتا ہے

اوز یعنی بط یہ جانور سیاحت کو دوست رکھتا ہے حتی کہ بچہ اسکا جسوقت بیضہ سے باہر نکلتا ہے معًا پانی مین تیرنے لگتا ہے اور نر اسکا بیضہ پر نہین بیٹھتا ہے مگر جب مادہ بیضون پر بیٹھتی ہے نر سامنے کھڑا رہتا ہے اور ایک ساعت بھی غائب نہین ہوتا ہے بعد اونیس روز کے بیضہ سے بچہ نکلتا ہے اور کبھی بعد ایک مہینے کے اور غالبًا سال مین نو یا گیارہ بیضے ہوتے ہین **خواص اجزا** دماغ اسکا رازیانج کے ساتھہ جوش کرکے صاحب بواسیر کو نافع ہے اور درد زخم کو بھی مفید ہے زبان اوسکی سلسل بول کو سودمند ہے پتہ اسکا روغن بنفشہ کے ساتھ اگر ناک مین ڈالین درد شقیقہ کو نافع ہو چربی اسکی شقاق جسم کو کہ بسبب سردی کے ہو جاتی ہین نافع ہے شیخ نے لکھا ہے کہ گوشت اسکا رنگ کو صاف کرتا ہے اور مقوی باہ ہے اور چربی اسکی بھی مصفی لون ہے خون اسکا سنگ اور کھاری پانی کے ساتھہ درد مثانہ کو نافع ہے بایان بازو اوسکا اگر دہنی طرف صاحب تپ ربع کے باندھین سودمند ہو اسکی ہڈی کی خاک تمام بدن کے درد کو نافع ہے بیضہ اسکا مقوی باہ ہے

باز یہ جانور سب پرندون سے زیادہ تر منکبر اور بدخو ہوتا ہے ملک ترکستان سے آتا ہے

زخمون پر لگاوے مواد اوسکا دفع ہوگا اور زخم ملتئم ہوگا ہڈی اسکی کھانسی کے واسطے نافع ہے اور اسکی کھال پر
اگر صاحب بواسیر بیٹھے نافع ہو اور اوسکا ٹکڑا جو شخص اپنے پاس رکھے چشم خلائق مین باہیبت ہوگا

صورت تیندوے کی یہ ہے



یامور یہ جانور وحشی اور نفور ہوتا ہے اسکے دو سینگ ہوتے ہین اکثر احوال اسکے مثل بقر الوحش کے ہین دریا کے کنارے رہتا ہے جب پانی پیتا ہے آثار سرور کے اوسکے چہرہ پر ظاہر ہوتے ہین اور غایت سرور سے درمیان اشجار کے بازی کرتا ہے اکثر ہنگام بازی کے شاخین اوسکی درخت کی شاخون مین الجھ جاتی ہین اور اوسکے چھوڑانے سے نہین چھوٹتی ہین ناچار فریاد کرتا ہے لوگ اوسکی آواز پر جاتے ہین اور اوسکو شکار کرتے ہین **خواص اجزا** گوشت اوسکا انگور کے ساتھ اگر لڑکون کو کھلاوین تو ذہین ہون اسکی کھال پر اگر صاحب بواسیر بیٹھے تو نافع ہو کعب اوسکے اگر قاصد اپنی ران پر باندھے راہ چلنے مین خستہ نہو واللہ اعلم بحقیقۃ الحال **نوع ششم طیور کے بیان مین** خلاق عالم نے اس نوع کو جسکی جسم کے ساتھ مخصوص فرمایا ہے اگر جسم اس نوع کا سبک نہوتا اوڑنا دشوار ہوتا اور چونکہ اس نوع کو قوت اوڑنے کی عنایت ہوئی اسیوجہ سے اکثر اعضا مثل اور حیوانون کے اسکو نہ ملے مانند کان اور دانت اور مثانہ وغیرہ کے دانت کی جگہ چونچ ملی اور معدہ کے عوض پوٹہ اور بالون کے عوض پر اور علی ہذا القیاس جو اعضا چرندون مین ہین اور پرندون مین نہین ہین انکے بدلے اور اعضا پیدا فرمائے ہین جس جانور کی گردن دراز ہوتی ہے پیر بھی اوسکے دراز ہوتے ہین اور جسکی گردن چھوٹی ہوتی ہے پیر بھی چھوٹے ہوتے ہین اور جاحظ نے لکھا ہے کہ جو جانور اوڑنے مین تیز ہوتا ہے چلنے مین سست ہوتا ہے جیسے چمگادڑ کبوتر گنجشک وغیرہ پیر انکے مصلحت سے خالی نہین اسواسطے کہ اگر ان جانورون کے پیر نہ ہون اوڑنے سے معذور رہین جسطرح انسان کے اگر پیر نہون تو دوڑنے سے معذور رہے جس جانور کے کان ظاہر ہوتے ہین بچہ دیتا ہے اور اپنے بچون کو دودھ پلاتا ہے اور جسکے کان ظاہر نہین ہوتے ہین بیضہ دیتا ہے اور دودھ بھی اوسکے نہین ہوتا ہے بعض پرندونکا ذکر یہان پر بترتیب حروف معجم کیا جاتا ہے **ابو براقش** یہ جانور خوبصورت اور خوش رنگ ہوتا ہے گردن اسکی دراز ہوتی ہے اور پیر بھی دراز ہوتے ہین چونچ اسکی سرخ ہوتی ہے اور رنگ اسکا کبھی سرخ اور کبھی زرد اور گاہے سبز اور گاہے ازرق ہوتا ہے

آواز نکرے گا چنانچہ چور اکثر یہ کیا کرتے ہین پتہ اسکا اگر آنکھ مین لگاوین ظلمت کبد دفع ہو اور کھونکر کھانا سگ گزیدہ کو مفید ہے چربی مردہ کتے کی محلل خنازیر ہے علی الخصوص جب دانہ حلق یا منھ پر ہون تو زیادہ تر نافع ہی اور مغز اوسکا بھی یہی اثر رکھتا ہی حکیم بلیناس نے لکھا ہے کہ اگر سگ گزیدہ پانی نہ پیتا ہو پلے چپ سگ اوسکو کھلاوین تو پانی تناول کریگا قضیب اسکا اگر خشک کرکے مرد اپنی ران پر باندھے شہوت جماع بہت ہوگی سیاہ کتے کے بال صرع کو نافع ہین پیشاب اسکا قاطع ثالیل ہے شیخ نے لکھا ہی کہ ایک کیڑا کتے کے جسم مین ہوتا ہی جسے کلنی کہتے ہین اگر اوسے صاحب قولنج استعمال کرے نافع ہو دودھ اسکا شراب یا شہد کے ساتھ بچہ مردہ کو شکم سے دور کرتا ہے سرگین اسکا صاحب خناق کو سودمند ہوتا ہے اور سیاہ کتے کا سرگین اگر عورت حاملہ احتمال کرے تو اسقاط حمل ہوگا نمر فارسی مین اسکو پلنگ اور ہندی مین تیندوا کہتے ہین یہ جانور بھی چیتے کی قسم سے ہے یہ حیوان صاحب قوت اور قہر اور غضب اور غلبہ اور نہایت تند خو ہوتا ہی اور نہایت خوبصورت وحشت اسکی دفع نہین ہوتی ہی اور کسی جانور سے

صورت کتے کی یہ ہے



خوف نہین کرتا ہے سبکا دشمن ہے اگر ایک لشکر بھی اسپر حملہ کرتا ہے تو نہین بھاگتا ہی بھوکھا ہو یا آسودہ جرأت ایک سی کرتا ہے اور بھوکھ ہین تو کوئی اوس سے نہین بچتا ہے بخلاف شیر کے کہ جب وہ سیر ہو جاتا ہے کسی سے تعرض نہین کرتا ہے اور پشت کے مہرے اوسکے بہت ضعیف ہوتے ہین تھوڑے صدمہ سے ٹوٹ جاتے ہین جب جانور خوب سیر ہوکر کھاتا ہے تین روز تک سویا کرتا ہے اور جب بیدار ہوتا ہے آواز خرخر کی دور تک پہونچتی ہے تمام جانور اوسکے قریب سے چلے جاتے ہین اسلیے کہ وہ جانتے ہین کہ وہ اب بھوکھا ہے شکار کریگا لکھا ہے کہ اسکے منھ سے خوشبو آتی ہے اور عجیب تر یہ ہے کہ اگر کسی شخص کو یہ مجروح کرے اور چوہے اوسپر خاک ڈالین تو وہ زخم متعفن ہو جاتا ہے اور وہ شخص ہلاک ہو جاتا ہے اور اسکے مجروح پر اکثر یہ سانحہ گذرتا ہے اسیوجہ سے مجروح پلنگ کو بہت حفاظت سے رکھتے ہین اور سایہ مین اوسکو رکھتے ہین اور بلی کو بھی وہان رکھتے ہین جب جانور بیمار ہوتا ہی چوہے کھانے سے صحت پاتا ہے افعی اور اس جانور مین بہت دوستی ہوتی ہے حتی کہ جب پلنگ بچہ دیتا ہے افعی بچون کے گرد حلقہ کرکے بیٹھتا ہے **خواص اجزا** تمام اجزا اوسکے زہر قاتل ہین اگر سر اسکا کسی مکان مین دفن کرین چوہے وہان بہت مجتمع ہون اگر پتا اسکا آنکھ مین لگاوین روشنی چشم زیادہ ہو اور نزلہ دفع ہو اور بالخصوص گوشت اسکا انگدانگ و تخم پلسان کے ساتھ جو شخص تناول کرے زہر افاعی اوسپر موثر نہوگا اور اگر پتا اسکا گرم کرکے

چھپ جاتی ہے صیاد کو شناخت شکار کی نہین ہوتی ہے خود یہ شکار کے اوپر جاتا ہے جس مقام پر شکار ہوتا ہے
وہان جاکر کھڑا ہو جاتا ہے اور مزاج اسکا گرم و خشک ہے اسی وجہ سے کبھی ایام گرما مین اس جانور کو جنون ہو جاتا
ہے حرارت آفتاب اوسکی حرارت اور یبوست کو اور زیادہ کرتی ہے اور صفرا غالب ہوتا ہے اور اکثر ہیئت اسکی
یہ ہوتی ہے کہ زبان منھ کے باہر نکالے رہتا ہے اور آنکھین سرخ ہو جاتی ہین اور سر جھکا ہوا رہتا ہے اور دم کو رانون مین
دبائے رہتا ہے اور چال اوسکی مستانہ ہوتی ہے اور جو شے دیکھتا ہے اوسکی طرف حملہ کرتا ہے اس حالت دیوانگی مین
لعاب دہن اوسکا زہر قاتل ہوتا ہے اگر کسی کو کاٹے علاج اوسکا دشوار ہوتا ہے اور وہ شخص بھی مثل کتے کے
آواز کرنے لگتا ہے اور جب پانی مین اپنی صورت دیکھتا ہے اپنی صورت کتے کی اوسکو معلوم ہوتی ہے اور پانی نہین
پیتا ہے حتی کہ غایت تشنگی سے ہلاک ہو جاتا ہے حکیم بلیناس نے لکھا ہے کہ ایک گھوڑے کو سگ دیوانہ نے کاٹا اوسکا
سوار بھی دیوانہ ہو گیا لکھا ہے کہ جب کتا بیمار ہوتا ہے گیہون کی بالیان کھانے سے صحت پاتا ہے اور جب دراز گوش
کی آواز سنتا ہے اوسکے سر مین درد ہوتا ہے ایک عجیب شعبدہ ہے کہ اگر کوئی ہاتھ مین منھ ہی لگاتا ہو اور کتا کوئی
سپید یا زرد آواز کرے تو رنگ خوب ہوگا اگر کوئی شخص کتے کو پتھر مارے اور کتا اوس پتھر کو دانت سے اوٹھا کر
پھینکدے بعدہ اوس پتھر کو شراب مین ڈالین پس جو شخص اوس شراب کو تناول کرے جنگجو ہو اور اگر کبوترون کے
مکان مین اوسکو رکھدین کبوتر وہان سے پراگندہ اور پریشان ہو جاوینگے اور کتا اپنے مالک کا دوست ہوتا ہے
لکھا ہے کہ اصفہان مین ایک شخص کو کسی نے مار کر کنوئین مین ڈالدیا اور کوئین کے منھ کو بند کر دیا مقتول کے پاس ایک
کتا تھا وہ کتا ہر روز آتا اور مٹی اوس کنوئین کی کھودا کرتا اور جب قاتل کو دیکھتا شور و غل کرنے لگتا جب لوگون نے
مکرر یہ کیفیت دیکھی اوس کنوئین کو کھولا اور لاش نکالی پھر اوس شخص کو گرفتار کیا کہ یقیناً یہی قاتل ہے جب اوسپر
عذاب شدید کیا گیا اپنے قصور کا وہ شخص معترف ہوا **حکایت** ہے کہ ایک شخص کے پاس کتا تھا ایک روز
وہ شخص دریا کے کنارے گیا اور ارادہ نہانے کا کیا اوس کتے نے اپنے مالک کا پیر پکڑا ہر چند اوسنے چھوڑایا کتے
نے پیر نہ چھوڑا اوس شخص کو غصہ آیا اور تلوار سے کتے کو مار کر دریا مین ڈالدیا نہنگ نے پانی سے منھ
نکالا اور کتے کو لے گیا اوسوقت اوس شخص نے جانا کہ کتا پانی مین نہنگ کو دیکھتا تھا اسی وجہ سے مجکو نہین چھوڑتا
تھا **خواص اجزا** سیاہ کتی کی آنکھ جس مکان کی دیوار کے نیچے دفن کرین وہ مکان ویران ہو جاویگا اور جو
شخص اپنے پاس رکھے گا کتے اوسکو دیکھکر آواز نکرینگے دانت اوسکے اگر سگ گزیدہ کی گردن مین لٹکا دین
تو وہ شخص انسان کو نہ کاٹے گا اور صاحب یرقان کو بھی مفید ہے اور جو شخص سوتے مین باتین کرتا ہے اوسکو بھی
نافع ہے اور جو شخص اپنے پاس رکھے کتا اوسکو دیکھکر آواز نکریگا دیوانے کتے کے دانت جو شخص حریر مین لپیٹ کر
اپنے پاس رکھے تو دیوانہ کتا اوسکو نہ کاٹے کا سیاہ کتی کی زبان اگر کسی کے موزے مین سی دین تو کتا اوسپر

اگر اوس پانی کو صاحب صرع پی لے صرع دفع ہو اور قولنج کو بھی مفید ہے اور جو شخص اپنے پاس کھے گھوڑا اوسکا خطا نکریگا اور جسکو دیوانہ کتا کاٹے اوسکو بھی نافع ہے ابن الخیر استر آبادی حکایت کرتے ہین کہ باپ میرا ہمراہ قافلہ کے غزنین کیطرف جاتا تھا اتفاقاً خبر معلوم ہوئی کہ اثناے راہ مین چور لوٹ لیتے ہین تمام قافلہ کو اضطراب ہوا اوس قافلہ مین ایک شخص تھا اوسنے کہا کہ تم لوگ خوف و اندیشہ نکرو مین چورون کو تم سے دفع کرونگا بشرطیکہ مجکو وہانتک پہونچا دو پس ایک شخص نے اوسکو چورون کے مقام تک پہونچا دیا چور جب پہاڑ سے نیچے آئے اوس شخص نے اپنے پاس سے ایک شی نکالی اور زمین پر گھسکر وہان کی خاک اون لوگون کی طرف پھینکدی خاک پھینکتے ہی ایسی ہوا سخت چلی کہ چور کھڑے ہو سکے اور جو کھڑے تھے گر پڑے پس وہ شخص قافلہ کی طرف گیا اور کہا کہ چلو اب کچھ خدشہ نہین چنانچہ وہ قافلہ بسلامت چلا گیا ناقل کہتا ہے کہ ایک روز بعد پہونچنے کے مین غزنین مین شیخ کے پاس گیا اوس شخص کو جو قافلہ مین ہمارے ساتھ تھا شیخ کے پاس بیٹھے دیکھا مین نے اوسکی حکایت شیخ سے بیان کی شیخ نے کہا کہ اسکے پاس گینڈے کی شاخ کا شعبہ تھا اوسمین بہت عجائب ہین اور یہ شخص میرا دوست ہے ملک ہند سے آیا ہے میرے واسطے چند ہدیہ لایا تھا ازانجملہ شعبہ شاخ کرگدن بھی ہے اور اسکے سینگ کا دستہ جس چھری کا ہو تو اوسکی تاثیر یہ ہے کہ جس کھانے مین زہر ہو وہ چھری اوسکے قریب لیجاوین تو اثر زہر کا طعام سے جذب کرلے دہنی آنکھ اوسکی جمیع امراض کے درد کو نافع ہے اور بائین آنکھ اوسکی تپ کو مفید ہے اوسکے کھال کی اگر سپر بناوین تو کوئی ہتھیار اوسپر اثر نکریگا

صورت گینڈے کی یہ ہے



کلب

یعنی کتا یہ جانور
بہت ریاضت
اور مشقت
کرتا ہے اور
انسان سے
بہت التفات
بھی ہوتا ہے
کرتا ہے اور وفادار
اور ہمیشہ بھوکا
رہتا ہے تھوڑی
اور شب بیدار
رعایت مین
اپنے مالک کی
بہت خدمت
شکل پاسبانی
وغیرہ سکے
کرتا ہے

جاحظ نے لکھا ہے کہ ایک زیرکی اسکی یہ ہے کہ جب ہرن کے غول مین اسکو شکار کے واسطے چھوڑتے ہین مادہ کو چھوڑتا ہے اور نر کا تعاقب کرتا ہے اور جسین مانے ہین ف کثرت سے گرتی ہے اور زمین برف سے

آنکہ سفیدی چشم کو مفید ہو ڈال اوسکا خشک کرکے شہد کے ساتھہ جو شخص کھالے دلیر ہوگا اور ذکاوت بھی اوسمین
پیدا ہوگی اور خفقان اور صداع کو دفع کریگا گوشت اوسکا جذام کو مفید ہے یہ خاصیت شیر سے معلوم کی ہے
اسلیے کہ جب شیر کو جذام ہوتا ہے لنگور کا گوشت کھانے سے صحت پاتا ہے اسکا خون کھانے سے آدمی گونگا
اور بدصورت ہو جاتا ہے اگر اسکی کھال کی چلنی سے چھانکر جو غلہ بویا جاوے تو وہ زراعت ٹیڑی وغیرہ سے محفوظ

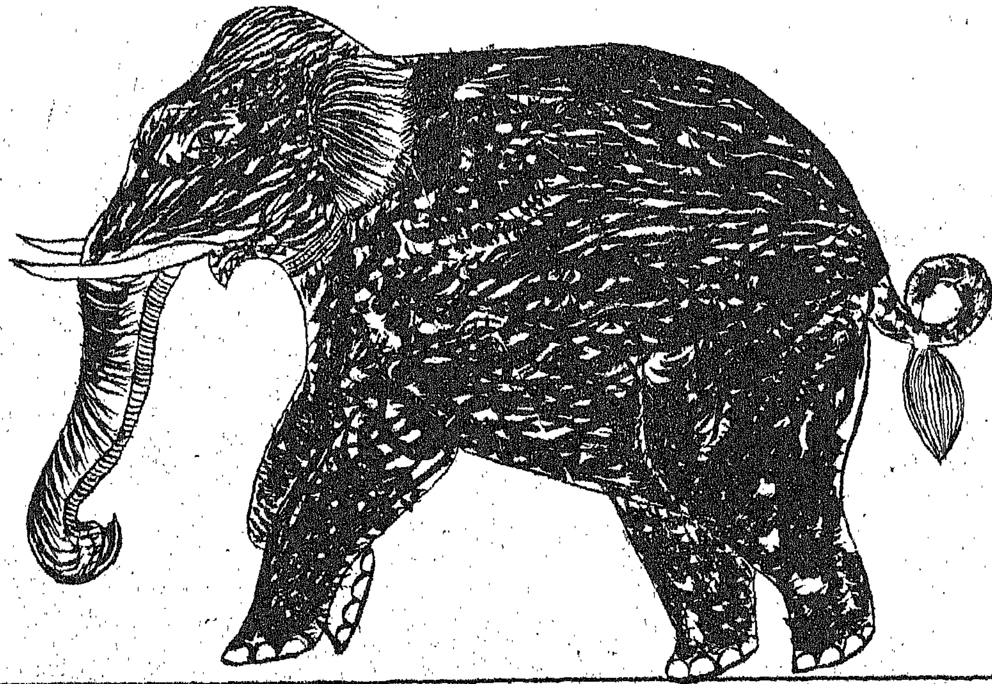
صورت لنگور کی یہ ہے



رہیگی کرگدن یعنی گینڈا یہ جانور
جسثہ مین ہاتھی کے برابر دراز گوش کے
ہم شکل ہوتا ہے اور بعض کے نزدیک
گاے کے مشابہ ہوتا ہے سریع الغضب
ہے حملہ مین خطا نہین کرتا ہے تمام
جانور اوس سے ڈرتے ہین ملک ہند مین
اکثر ہوتا ہے اسکے سر پر ایک سینگ
ہوتا ہے نوک اوسکی بہت تیز ہوتی ہے
اور جبڑا اوسکی بہاری رخ نوک کا پشت
کی طرف ہوتا ہے اور خم اوسکا منہہ کی جانب ایک امر عجیب اوسمین یہ ہے کہ اسکے سم اور سینگ دونون مین پیدا ہیر
اسکی بہ نسبت اور حیوانون کے کم ہے لکھا ہے کہ سات سو برس کی اسکی زندگی ہوتی ہے اور بعد پچاس برس کے اسکو
جوش شہوت ہوتا ہے اور مدت حمل تین برس ہے اہل ہند کہتے ہین کہ حبش مین مین گینڈا ہوتا ہے اوسکے سو
فرسنگ گردپیش مین کوئی حیوان نہین رہتا ہے جب یہ جانور ہاتھی کو دیکھتا ہے اوسکی پشت پر سے آکر پیٹ مین
سینگ مارتا ہے بعد ازان دوپیر سے کھڑا ہوتا ہے اور ہاتھی کو سینگ پر اوٹھائے رہتا ہے اور چاہتا ہی
کہ اپنے تئین اوس سے جدا کرے مگر جدا نہین ہوسکتا ہے آخر کو مع ہاتھی زمین پر گرتا ہی اور دونون ہلاک ہو جاتے
ہین لکھا ہی کہ اسکی جلد پر کوئی ہتھیار کام نہین کرتا ہی فاختہ کی آواز کو دوست رکھتا ہے حتی کہ اگر فاختہ اوسکے
سینگ پر بیٹھتی ہے حرکت نہین کرتا ہے جبتک کہ وہ اوڑ نہین جاتی ہے **خواص اجزا** اسکے سینگ پر
ایک شعبہ ہوتا ہے کہ تحدیب اوسکی خلاف تحدیب سینگ کے ہوتی ہے اور اس شعبہ پر شکل سوار کی ہوتی ہے
وہ شعبہ اکثر سلاطین ہند کی پاس رہتا ہے خاصیت اوسکی یہ ہے تمام مشکلون کو آسان کرتا ہے اگر صاحب
قولنج ہاتھہ مین لے قولنج رفع ہو اور اگر دردزہ مین عورت ہاتھہ مین رکھے وضع حمل آسانی ہو اگر کسی قلعہ کا
فتح کرنا منظور ہو شب کو اوس شعبہ کو پانی مین رکھین اور اوس پانی کو قلعہ پر چھڑکین تو وہ قلعہ فتح ہوگا اور

بھی دفع ہوتا ہی اور اگر جلا کر خاک اوسکی کوئی اپنی پاس رکھے تو درد شکم سے محفوظ رہے اور اگر درخت پر باندھین تو اوس سال بار آور ہوگا

صورت ہاتھی کی یہ ہے



قرد یعنی لنگور یہ جانور بدشکل عجائب الحرکات تیز فہم ہوتا ہی اکثر صنائع سیکھتا ہے لکھا ہی کہ پارچہ ہائے عریض جسکے دونو طرف جولاہے کا ہاتھ نہین پہونچتا ہے لنگور کا بنا ہوتا ہے **حکایت** ہی کہ حکیم نوبہ نے خلیفہ متوکل کے پاس دو قرد ہدیہ بھیجے ایک کو خیاطی آتی تھی اور دوسرے کو سناری اس جانور کے دو بچے پیدا ہوتے ہین ایک نر دوسرا مادہ ایک شخص ناقل ہے کہ مین نے اس جانور کو شطرنج کھیلتے دیکھا ہے اور یہ جانور اپنی مادہ سے مثل انسان کے شرم کرتا ہی ایک شخص صفا کار ہنے والا حکایت کرتا ہے کہ مین کنارے ایک پہاڑ کے جاتا تھا ایک لنگور کو دیکھا کہ اپنی مادہ کے زانو پر سر رکھے سو رہا تھا اس عرصہ مین ایک لنگور اور وہان آیا مادہ نے آہستہ آہستہ اپنے شوہر کا سر زمین پر رکھا اور خود اوس لنگور تازہ وارد کے پاس چلی گئی اور اوس سے ہم صحبت ہوئی اسی اثنا مین وہ لنگور نیند سے چونکا اور مادہ کو نہ پایا گمان بد گذرا اوسکی تلاش مین مشغول ہوا جب مادہ دستیاب ہوئی اوسکا سونگھا بو سے کچھ پہچان گیا ایک چیخ ماری بہت سے لنگور جمع ہوے اونسے یہ کیفیت بیان کی بعد ازان ایک گڑھا کھود کر مادہ کو اوسمین بٹھا کر سنگسار کیا حتی کہ وہ ہلاک ہو گئی **خواص اجزا** حکیم بلیناس نے لکھا ہے کہ اگر لنگور کو پانی مین ڈالین اور اوس پانی کو تناول کرین تو اخلاق پینے والے کے مثل اخلاق لنگور کے ہو جاوینگے جو شخص آنکھ اسکی باندھے اوسکو لوگ دوست رکھینگے اور جو شخص دانت اسکے پیسکر آنکھ مین سرمہ کیطرح

ہوتے ہین حتی کہ ایک دانت تیئس من کا ہوتا ہے اور سوا کتف اور کعب اور ران کے اوسکے مفاصل نہین ہوتے
ہین باوجود عظمت جثہ کے بلی کو دیکھکر ڈرتا ہے اور بھاگتا ہے اسکی مدت حمل سات برس ہے اور بعد پچاس
برس کے اسکو شہوت جماع ہوتی ہے وقت ولادت کے مادہ اسکی پانی مین چلی جاتی ہے تا بچہ زمین پر گرے
سانپ سے اسکو عداوت ہے جب سانپ کو دیکھتا ہے پیر سے اوسکو مل ڈالتا ہے اور سانپ بھی جب ہاتھی کو
کاٹتا ہے وہ ہلاک ہو جاتا ہے جب بیمار ہوتا ہے مردہ سانپ کھانے سے صحت پاتا ہے جب کسی پہلو پر لیٹتا ہے
اوٹھنے سے معذور رہتا ہے جب اس حالت مین اوسکو دوسرا ہاتھی دیکھتا ہے اپنی قوم کو اطلاع کرتا ہے اور سب
آکر اوسکے اوٹھانے مین کوشش کرتے ہین جو سب سے بڑا اور قوی ہوتا ہے سونڈھ اپنی اوسکے پہلو کے نیچے
ڈال کر زور کرتا ہے اور سب ہاتھی اوسکی مدد کرتے ہین اوسوقت وہ ہاتھی کھڑا ہوتا ہے جنگی ہاتھی مثل قلعہ کے روان ہوتا ہے
اوسکی پیٹھ پر آدمی سوار ہوتے ہین اور اوسکے بدن مین جوشن پہناتے ہین اور اوسکی سونڈھ مین ہتھیار باندھ دار
کہ زبان عرب مین اوسکو قرطل اور مخذوم کہتے ہین دیتے ہین ہاتھی اوس آلہ سے گھوڑے اور اونٹ کو اگر مارتا
ہے تو دو ٹکڑے ہو جاتے ہین اور گرد اوسکے پانچ سو آدمی نگہبانی کے واسطے ہوتے ہین جب جنگی ہاتھی اس
صفت سے موصوف ہوتا ہے پانچ سو سوار پر غالب ہوتا ہے اکثر عمر اوسکی چارسو برس کی ہوتی ہے
حکایت ہے کہ ایک فیلبان ہاتھی کو کسی درخت کے نیچے جڑ مین مضبوط باندھکر خود کہین جاکر سورہا فیلبان
کے سر کے بال بہت بڑے تھے اور پگڑی سوتے مین زمین پر گر پڑی ہاتھی نے جب دیکھا کہ فیلبان سوتا ہے
ایک شاخ اوس سے توڑ کر سونڈھ مین لیکر اوسکے بالون مین اولجھا کر اپنی طرف کھینچا فیلبان کو پیر کے نیچے دبا کر
ہلاک کیا **خواص اجزا** اسکے کان کا میل اگر کھالین سات روز نیند نہ آوے پتہ اسکا اگر برص پر طلا
کرین بعد تین روز کے برص دفع ہوگا چربی اسکی اگر بخور کرین جذام پیدا ہو ہڈی اسکی اگر لڑکے کے باندھین
تو صرع زائل ہو اگر گائے کی گردن مین لٹکاوین تو اکثر عوارض سے محفوظ رہے حکیم بلیناس نے لکھا ہے کہ
اگر اسکے دانت کو گھسکر شہد کے ساتھ کلف پر لگاوین نافع ہو اور اگر کسی درخت کو تدھین کرین تو پھل اوسکا
ترش نہو گا اور کیڑے اوسمین نہ پیدا ہونگے اور اگر درخت مین لٹکاوین تو اوس سال پھل اوس درخت مین
نہ آوینگے اور اگر مکان مین جلاوین مچھر وغیرہ اوس مکان سے دفع ہونگے اور اگر برادہ اوسکا زخم پر چھڑکین تو
نافع ہو اور اگر ناک مین ڈالین تو رعاف کو نافع ہو پوست اسکا تپ ولرزہ کو مفید ہے اور اگر صاحب رعشہ اسپر
بیٹھے تو رعشہ دفع ہو اور بخور اسکا صاحب بواسیر کو نافع ہے جس مقام پر پیشاب اسکا ڈال دین چوہے وہان سے
گریز کرین اور اگر بانجھ عورت پی لے حاملہ ہو دھونی سرگین کی دافع تپ ہے اور اگر عورت شہد کے ساتھ احتمال
کرے حاملہ نہو گی بدکار عورتین اکثر یہ عمل کرتی ہین تا حمل اور جوالی اونکی زائل ہو اور اسکے کھانے سے قولنج

صورت فلاشنج کی یہ ہے



فہد یعنی چیتا یہ جانور خوبصورت
منقش شدید الغضب تندخو
ہوتا ہے خواب اسپر اکثر غالب رہتا ہے
انسان سے مالوف ہوتا ہے ایام سرما
مین زمین گرم سیر کو چلا جاتا ہے
درندے اسکی بو کو دوست رکھتے
ہین اسواسطے کہ اپنا شکار دوسرے کو
دیتا ہے اور پس خوردہ اوسکا خود کھاتا ہے
جاحظ نے لکھا ہے کہ جب چیتا فربہ ہوتا ہے کسی مقام مین چھپ جاتا ہے اور اتنے عرصہ تک چھپا رہتا ہے کہ فربہی
دفع ہو اور ہوا کے رخ کھڑا ہوتا ہے تا درندون کو بو نہ پہونچے اور اوسکی طرف قصد نکرین مگر شیر اسکی بو پاتا ہے اور اسکی
طرف قصد کرتا ہے اور جب یہ جانور بیمار ہوتا ہے کتے کا گوشت کھاتا ہے صحت حاصل ہوتی ہے اور خوش آوازی کو
یہ دوست رکھتا ہے کبھی بھیڑیے اور چیتے سے بچہ عجیب الشکل پیدا ہوتا ہے اوسکو شال کہتے ہین **خواص اجزا**
پتہ اسکا شہد اور نمک کے ساتھ جس زخم سے کہ خون جاری ہو رکھین تو نافع ہو گوشت اسکا مقوی جسم ہے خوت
اسکا وجع مفاصل کو نافع ہے اور اگر کوئی کھالے تو تمام جسم مین آبلے پیدا ہون اور جس مکان مین رکھین چوہے

صورت چیتے کی یہ ہے



وہان سے چلے جاوین **فیل**
یعنی ہاتھی یہ جانور سب چرندون سے
عظیم الجثہ ہوتا ہے اور باوجود اسقدر
جثہ کے سبک خرام اور ظریف
ہوتا ہے چونکہ گردن اوسکی چھوٹی تھی
اللہ پاک نے اوسکو سونڈھ عنایت
کی جسطور سے انسان ہاتھون سے
سب کام کرتا ہے اسی طور سے ہاتھی
سونڈھ سے سب کام کرتا ہے کان
اسکے بہت بڑے ہوتے ہین اور
ہر وقت متحرک رہتے ہین تا مکھی اور مچھر اوسکے منہ مین نجاوے قریب نہ آوین دو دانت اسکے بہت بڑے

ہوتے ہین شکار اوسکا مانند شکار چیتے کے ہوتا ہے جب راہ چلتا ہے اپنے قدم کے نشانوں کو مٹاتا جاتا ہے اور
کلنگ کو شکار کرتا ہے جب کلنگ جست کرتا ہے یہ بھی جست کرکے پر اوسکا لیتا ہے اور ہلاک کرتا ہے

صورت سیاہ گوش کی یہ ہے



صورت عترد کی یہ ہے



عترد یہ جانور عجیب
وغریب ہے جنگلوں مین
رہتا ہے مثل ہاتھی
کے اسکی سونڈ ہوتی
ہے مگر اوس سے
باریک اونٹ
کی پشت سے آتا ہے
اور اوسکو شکار کرتا
ہے گوشت کھاجاتا ہے
اور ہڈی پھینک دیتا ہے
فلانج کھاتا ہے
سے رنگ اسکا خاکی
اور باریک جسم لطیف
اندام نیولے سے سمینت
مین چھوٹا ہوتا ہے
اور مثل نیولے
کے مشہور کھدلے
رہتا ہے جس کسی
حیوان کو دیکھتا ہے
جست کرکے خایہ اوسکا
کاٹ لیتا ہے جس کسی

جانور کو کاٹتا ہے علاج اوسکا دشوار ہوجاتا ہے **خواص اجزا** اگر گوشت اوسکا پکاکر اوسکے شوربے
مین صاحب نقرس بیٹھے نافع ہے

اوسکو نہین کھاتے ہین **خواص اجزا** اسلم کفتار کا شوربا امراض بارده کو نافع ہے تر اسکا جہان کبوتر رہتے ہون اگر وہان گھردین کبوتر وہان بہت جمع ہووین آنکھ اسکی اگر سات روز سرکہ مین ڈال کر نگینہ کے نیچے رکھین پس جو شخص اوس انگشتری کو اپنے پاس رکھے جادو اور چشم بد سے محفوظ رہے اور اگر اوس انگوٹھی کو پانی مین دھوکر وہ پانی مسحور کو پلاوین تو نافع ہو زبان اسکی جسکے پاس ہو کتا اوسکو دیکھکر آواز نکریگا اور جس شخص سے وہ مناظرہ کریگا غالب ہوگا اور اگر شادی کے مکان کے دروازے پر لٹکاوین تو فرحت اور طرب اہل مکان کا زیادہ ہوگا دانت اوسکے جو شخص اپنے پاس رکھے کوئی بات اوسکو نہ بھولے گی آسکے جگر کی خاک کا سرمہ شبکوری کو دفع کرتا ہے لنگڑی کفتار کا پتہ اگر آنکھ مین لگاوین مانع نزلہ ہو اور بصارت کو زیادہ کرے حکیم بلیناس نے لکھا ہے کہ پتہ اسکا گنجشک کے خون کے ساتھ اگر آنکھ مین لگاوین نزلہ دفع ہو سفر اسکا اگر آدمی باندھ لے خواب اوسپر غالب ہو دل اوسکا اگر لڑکے کے باندھین تو لڑکا ذکی اور تیز فہم ہووے چربی اسکی اگر کوئی بھون کر ملے محبوب خلائق ہو نتیجہ اسکا اگر درخت مین لٹکاوین کوئی جانور اوس درخت کو خراب نہ کریگا قضیب اوسکا اگر خشک کرکے پیسین اور بقدر دو دانگ کے مرد کھالے تو شہوت اوسکو بہت ہو اور بہت مرتبہ جماع کرنے کی قوت حاصل ہو اور عورت ملول ہوا اور اگر یہ کار بغیر کونسے اطلاع کھلاوین شہوت اوسکی دفع ہو اور مردون کی طرف میل نکرے فرج اسکی اگر صاحب تپ باندھے تپ دفع ہو حکیم بلیناس نے لکھا ہے کہ فرج اوسکی اور اوسکے ناخن کا پوست صاحب تپ کو نافع ہے اور اگر مرد اپنے پاس رکھے جو عورت اوسکو دیکھے دوست رکھے اور اگر عورت باندھے جو مرد اوسکو دیکھے دوست رکھے کھال اوسکی اگر درخت انگور پر باندھین تو کوئی آفت اوس درخت کو نہ پہونچے گی اور اگر زراعت مین ڈالین تو اوس زراعت کو کوئی آفت سردی اور ملخ وغیرہ سے نہ پہونچے گی اور اگر اسکی کھال کی چھلنی بناوین اور اوس چھلنی سے گیہون چھانکر بوئین تو اوسکے کھیت مین کوئی آفت نہ پہونچے گی شیخ نے لکھا ہے کہ جسکو سگ دیوانہ کاٹے وہ پوست کفتار کے ڈول مین پانی پیا کرے جلد صحت ہوگی اور اگر اسکے پوست کو خرگوش کی گردن مین باندھین تو کوئی کتا گرد اوسکے نہ آویگا بلکہ اوسکو دیکھکر بھاگ جاویگا سرگین اسکا روغن آس کے ساتھ اگر سر پر

لگاوین تو بال
خوب پیدا ہونگے

عناق

یہ جانور بہت
ہی جسم مین
چھوٹا ہوتا
اوسکا اونٹ
مشابہ ہی کان

یعنی سیاہ گوش
خوبصورت ہوتا
کہتے ہیں
ہے اور رنگ
گیدڑ کے رنگ سے
اوسکے سیاہ

صورت کفتار کی یہ ہے



شکار کرکے کھا لیتا ہے اور اگر بھوکا نہین ہوتا ہے اور شکار کا قصد نہین ہوتا ہے جانورون کے اجتماع سے پریشان ہوکر ایک آواز سخت کرتا ہے تمام جانور بھاگ جاتے ہین

صورت سیرانش کی یہ ہے



شادہوار یہ جانور ملک روم مین ہوتا ہے اوسکو ارس بھی کہتے ہین اوسکے سر پر ایک سینگ ہوتا ہے اور اوس سینگ مین بیالیس شاخین ہوتی ہین مجوف جب ہوا چلتی ہے اور اونمین بھرتی ہے اس سے خوش آواز پیدا ہوتی ہے کر اوسکے سننے کے واسطے اکثر جانور مجتمع ہوتے ہین لکھا ہے کہ سینگ اوسکا کوئی شخص کسی بادشاہ کے پاس تحفہ لے گیا اور جب ہوا چلی اوسمین سے آواز خوش پیدا ہوئی قریب تھا کہ غایت خوش الحانی سے حضار مجلس بیہوش ہوجاوین اوسوقت اوسکو معکوس کر دیا آواز حزین پیدا ہوئی قریب تھا کہ سب رونے لگین

صورت شادہوار کی یہ ہے



ضبع یعنی کفتار یہ جانور پرشکل اور قلیل العدد ہوتا ہے مردار خوار ہے ناخن سے قبرون کو کھود کر مردون کو نکالتا ہے اور کھا جاتا ہے اہل عرب کہتے ہین کہ کفتار جوانمردونکا گوشت کھاتا ہے لکھا ہے کہ یہ جانور ایک سال نر اور ایک سال مادہ ہوتا ہے کتنے سے اسکو نہایت عداوت ہے اگر اسکا سایہ کتنے پر پڑتا ہے کتا گر پڑتا ہے اور کفتار اوسکو کھا جاتا ہے اور بھیڑیے سے اسکو محبت ہوتی ہے اور بھیڑیے اور کفتار سے بچہ بھی پیدا ہوتا ہے لیکن اگر کفتار نر ہوتا ہے اوسکے بچے کو سمع کہتے ہین اور اگر مادہ ہوتی ہے اوسکے بچے کو عسبار کہتے ہین اگر کفتار ہلاک ہوجاتا ہے بھیڑیا اوسکے بچون کی پرورش کرتا ہے جبتک جانور بیمار ہوتا ہے کتے کا گوشت کھانے سے صحت پاتا ہے یہ جانور اپنی حماقت سے اپنے مرض کی شناخت نہین کرتا ہے اور حماقت مین ضرب المثل ہے ملک عرب مین ایک قوم ہے ضبعیون نام اگر اس قوم کا ایک شخص ہزار کفتارون مین چلا جاتا ہے تو کفتار

ہوگا اور دماغ نافع ورد کیہر ہے آنکھیں اسکی خشک کرکے اپنے پاس رکھے حاجت اوسکی روا ہوگی پتہ اسکا اگر آنکھہ مین لگاوین تو رات کو اوسیقدر معلوم ہوگا جیسا دن کو دکھلائی دیتا ہے اور اگر نیم درم روغن بیوق کے ساتھہ ناک مین ڈالین تو لقوہ دفع ہو اور اگر کدو اور نمک کے ساتھہ زخمہائے کہنہ پر لگاوین تو مفید ہو سیاہ بلی کی تلی اگر عورت مستحاضہ باندھے خون موقوف ہووے مگر جب تلی کھول ڈالینگے پھر خون جاری ہوگا گوشت اسکا باندھنا صاحب نقرس کو اور کھانا صاحب جذام کو نافع ہے حکیم بلیناس نے لکھا ہے کہ جو شخص خون اسکا پی لے عورتین اوسکو دوست رکھین خصیہ اسکا اگر کسی مقام مین جلاوین چوہے اوس مقام سے چلے جاوینگے اور کسیکو اذیت نہ پہونچاوینگے اور سحر بھی اثر نکریگا سرگین اسکا پانی مین ملا کر قبل آنے تپ کے اگر بدن پر ملین تپ دفع ہوگی اور چوہے اسکی بو سے گریز کرتے ہین

صورت بلی کی یہ ہے



اور اگر صاحب نقرس کے پیر پر لگاوین تو درد دفع ہووے

سنور البر یعنے جنگلی بلی یہ بڑی اہلی بلی کے مشابہ ہوتی ہے مگر جثہ مین اوس سے زیادہ ہوتی ہے یہ جانور اپنی قوم کے بچانے مین بہت کوشش کرتا ہے اور رات کو ایک پاسبانی کرتا ہے اور سب سوتی ہین اور اگر پاسبان سو جاتا ہے تو سب اوسکو مار ڈالتی ہین **خواص** مغز اسکا آب چقندر کے ساتھہ گرم کرکے نہار پینا عسر البول کو نافع ہے اور امراض گردہ کو بھی مفید ہے اسکی سرگین کی اگر عورت دھونی لیوے تو حاملہ ہووے

صورت جنگلی بلی کی یہ ہے



سیر النفس یہ جانور ایک کابل اور زابل کے جنگلون مین ہوتا ہے اوسکی ناک مین بارہ سوراخ ہوتے ہین جب سانس لیتا ہے اونسے آواز نکلتی ہے اکثر وحوش اور طیور اوسکی گرد آواز سننے کے واسطے جمع ہوتے ہین اور اوس آواز سے نہایت لذت پاتے ہین حتی کہ غایت لذت سے بعض وقت بیہوش ہو جاتے ہین پس وہ جانور اگر بھوکا ہوتا ہے اون جانورون سے

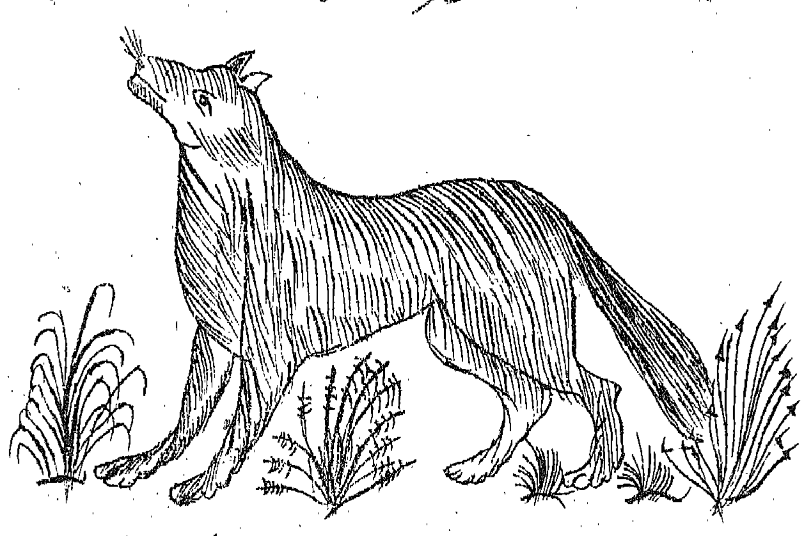
سنجاب یہ جانور چوہے کی شکل پر ہوتا ہے لیکن جسم مین چوہے سے زیادہ ہوتا ہے بال اوسکے نہایت
نرم ہوتے ہین اسکی پوستین امرا ایام گرما مین پہنتے ہین اسلیے کہ وہ نہایت سرد ہوتا ہے گوشت اوسکا

صورت سنجاب کی یہ ہے



مجنونون کو مفید ہے اور جمیع
امراض سودا کو نافع ہے
سنور یعنی بلی یہ جانور
بہت خوشنما ہوا کرتا ہے اور بہت
جلد مالوف ہوتا ہی اللہ تعالی نے
اسکو چوہون کے دفع کے واسطے
پیدا فرمایا ہے لکھا ہے کہ جب
حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی مین
چوہے بہت ہوگئے اور اکثر
اشیا خراب کرنے لگے آپ نے
جناب باری مین اونکی شکایت کی حکم آلہی ہوا کہ شیر کے سر کو مسح کرے جب حضرت نوح علیہ السلام نے شیر کے
سر کو مسح کیا شیر کو چھینک آئی اور اوسکی ناک کے دو نوسورا خون سے ایک ایک بلی گری اسیوجہ سے بلی کا چہرہ
شیر کے چہرہ سے مشابہ ہے یہ جانور پاکی کو دوست رکھتا ہے مُنھ اپنا اپنے لعاب دہن سے پاک کرتا ہے اور اگر
کوئی عضو اوسکا کسی شے مین آلودہ ہو جاتا ہے اپنے منھ سے اوسکو پاک کرتا ہے وقت شہوت اوسکے نر کو
بہت تکلیف ہوتی ہے اسوجہ سے کہ مادہ ذکر کو دانت سے کاٹتی ہے آخر ایام سرما کو غلبۂ شہوت ہوتا ہے
اوسوقت یہ جانور فریاد کیا کرتا ہے تا مادہ سنکر اوسکے پاس آوے جب اوسکے بچہ پیدا ہوتا ہے بھوکھ اوسکو
بہت معلوم ہوتی ہے اگر کچھ کھانے کو پایا بہتر ورنہ اپنے بچون کو کھا جاتا ہے جب بلی ہگتی ہے اوسکو خاک مین
چھپا دیتی ہے تا اوسکی بو سے چوہے بھاگ نجاوین اور بعض کہتے ہین کہ بسبب شرم کے چھپا دیتی ہے بلی اگر
چوہے کو چھت مین دیکھتی ہے جست وخیز شروع کرتی ہے تا چوہا خوف سے گرپڑے اور جب چوہے کو شکار کرتی
ہے اولا تھوڑی دیر اوس سے کھیلا کرتی ہے بعد ازان اوسکو چھوڑ دیتی ہے پس جب چوہا دور پہونچتا ہے کود کر
اوسکو گرفتار کرتی ہے اور اوسکو تکلیف دیتی ہے جب چوہا ضعیف ہو جاتا ہے اوسوقت اوسکو کھا لیتی
ہے اللہ پاک نے ہاتھی کے دل مین بلی کا خوف پیدا کیا ہے **خواص اجزا** جو شخص سیاہ بلی کے دانت
اپنے پاس رکھے رات کو نڈر رہیگا اور اگر بلی کے پوست مین لپیٹ کر اپنے پاس رکھے تو دشمن پر مظفر اور منصور

آوبیگا اگر عورت اسکے پیشاب پر بیٹھے تو حاملہ ہوگی سرگین اسکا صاحب قولنج اگر کھالے فی الحال عارضہ دفع ہو حکیم بلیناس نے لکھا ہے کہ سرگین اسکا اگر صاحب قولنج کی ران پر باندھیں قولنج سے اوسکو نجات ملے



صورت بھیڑیے کی یہ ہے

سناد

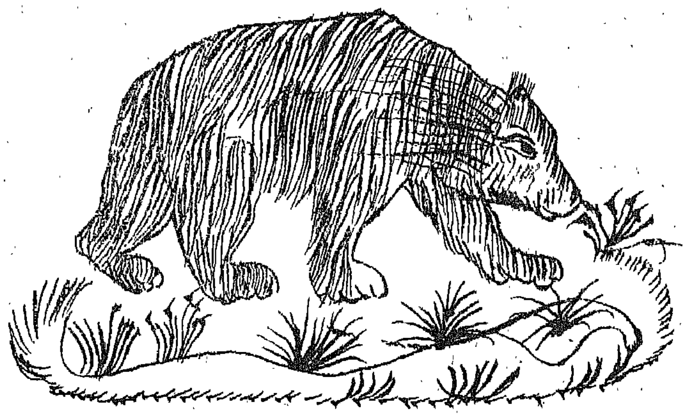
یہ جانور ہاتھی کی ہمشکل ہوتا ہے مگر اوس سے جسامت مین چھوٹا ہوتا ہے اور بیل سے بڑا لکھا ہے کہ بچہ اسکا اپنی ماں کے شکم سے سر نکال کر گھانس کھایا کرتا ہے اور پھر شکم کے اندر چلا جاتا ہے اسوجہ سے کہ اپنے ماں باپ سے اوسکو خوف جان ہوتا ہے اور جب قوت اسقدر ہوتی ہے کہ ماں سے زیادہ دوڑے اوسوقت شکم مادر سے نکلکر بھاگ جاتا ہے زبان اس جانور کی مانند خار کے ہوتی ہے ابو ریحان خوارزمی نے لکھا ہے کہ ملک ہند مین ایک جانور ہوتا ہے کہ اپنی ماں کے پیٹ سے نکلکر گھانس کھاتا ہے اور پھر ماں کے پیٹ مین چلا جاتا ہے اور جب اپنے جسم مین ماں سے زیادہ قوت پاتا ہے نکلکر بھاگ جاتا ہے اسلیے کہ اوسکی ماں کی زبان نہایت سخت ہوتی ہے ڈرتا ہے کہ اگر یہ مجھکو چاٹے گی مین ہلاک ہو جاونگا اسواسطے کہ جب وہ چاٹتی ہے گوشت کھال سے جدا ہو جاتا ہے

صورت سناد کی یہ ہے



تو بھاگ جاتا ہی اور اگر تیر وغیرہ سے اوسکو مارتے ہین تو نہین بھاگتا ہی بلکہ اوسپر حملہ کرتا ہے اور بیماری مین جعدہ ایک گھانس ہے اوسکو کھاتا ہے مرض دفع ہوتا ہے جب بکریون کے قریب پہونچتا ہے آواز کرتا ہے تاکہ کتا شکاری اوسپر دوڑے اور خود دوسری جانب جاتا ہے اور بکری کی گردن پکڑ لیتا ہی اور دم سے مارتا ہے بکری اوسکے ساتھ چلی جاتی ہی اکثر بھیڑیا شکار قبل طلوع آفتاب کے کرتا ہے اسلیے کہ اوسوقت کتا بوجہ شب بیداری کے خستہ ہوکے سوتا قصد کرتا ہے لکھا ہی کہ گھوڑا بھیڑیے کے پیچھے نہین دوڑتا ہے اگر بھیڑیا گھوڑے کو کاٹتا ہے تو قوت رفتار اوسمین زیادہ ہوتی ہے اگر گھوڑیکا سم اسکے پیر کے نشان پر پڑتا ہے تو کھڑا ہو جاتا ہے اگر بکری کو کاٹتا ہے تو گوشت اوسکا لذیذ ہو جاتا ہے قوت شامہ بھیڑیے مین بہت ہوتی ہے اگر اپنے بچون کو کسی مقام پر بھول جاتا ہے ہوا کے رخ پر کھڑا ہوتا ہے اوسکو معلوم ہو جاتا ہے کہ بچے میرے اسطرف ہین جاحظ نے لکھا ہی کہ کوئی درندہ حالت پیری مین انسان سے متعرض نہین ہوتا ہے مگر بھیڑیا کہ جب وقت پیری کے اوسکو کوئی جانور نہین ملتا ہے اور نہایت بھوکا ہوتا ہی انسان کی طرف متوجہ ہوتا ہے **خواص اجزا** حکیم بلیناس نے لکھا ہی کہ اگر بھیڑیے کی آنکھ اوس انسان کے باندھین کہ جسنے بھیڑیا بندھا ہو تو جب بھیڑیے کا سامنا ہوگا اگر انسان کی آنکھ بھیڑیے پر پہلے پڑے تو بھیڑیا ضعیف اور نحیف ہوگا سر اسکا کبوتر خانہ مین اگر رکھین بلی وغیرہ اوس مکان کے گرد نہ آوے اور جہان بکریان رہتی ہون اگر وہان دفن کرین تو تمام بکریان بیمار ہونگی داہنی آنکھ اسکی اگر لڑکے کے باندھین تو لڑکا بیخوف ہوگا اور اگر کوئی اپنے پاس رکھے تو چشم خلائق مین باہیبت و شوکت ہو اور شراب کا نشہ اوسکو نہ معلوم ہو اور اگر گھوڑے کی گردن مین ڈالین تو وہ گھوڑا اسپ گھوڑدون سے سبقت لیجاویگا اور اگر اپنے پاس رکھے تو تیزی گرگ سے محفوظ رہے اور دانت اسکے اگر پیسکر دانتون پر چھڑکین تو درد دانتون کا موقوف ہووے پتہ اسکا اگر کوئی دونون بھوون کے درمیان مین لگاوے چشم خلائق مین مکرم ہووے اور بقدر ایک دانگ کے مشک کے ساتھ صاحب صرع کھالے نافع ہو اور اگر عورت اسکو احتمال کرے اور مرد کے پاس رہے تو حاملہ ہوگی اور اگر آنکھ مین لگاوین تو نزلہ وغیرہ کو مفید ہو خون اسکا روغن جوز کے ساتھ بہرا اگر کان مین ڈالے تو نافع ہو اور اگر عورت کھالے تو حاملہ ہو خصیہ اسکا بریان جو شخص کھالے قوت باہ زیادہ ہو اور جو شخص اپنے پاس رکھے قوت مباشرت اوسمین زیادہ ہو ہڈی اوسکی اگر پیسکر بکریون کے گرد ڈالدین تو بھیڑیا اونکے گرد نہ آویگا اور اگر بخور کرین تو اوسکی بو سے چوہے بھاگ جاوین اور پشت پا کی ہڈی اگر قاصد باندھے تو راہ کی ماندگی اوسکو نہوگی اور اگر لڑکے کے باندھین تو لڑکا خوش اخلاق ہوگا بعض نے لکھا ہی کہ جو شخص اپنے پاس رکھے ظلم سلاطین سے محفوظ رہے گا اور جو شخص داہنی کعب اپنی پاس رکھے خصومت مین مردون پر غالب ہوگا اور جو بائین رکھے عورتون پر خصومت مین غالب رہیگا اگر اسکے پوست کے فرش پر صاحب قولنج بیٹھے نافع ہو دم اسکی اگر کسی گاؤن مین دفن کرے بھیڑیا اوس گاؤن کے گرد نہ

صورت ریچھ کی یہ ہے



اگر باندھے تو پھر تپ عود کرآوے چربی اسکی کندی دندان کو نافع ہے اور اگر بمقدار نصف وانق کے خون اسکا صاحب صرع کی ناک مین ڈالدین تو صرع دفع ہو اور بال اسکے اگر کبوترون کے مکان مین جلاوین کبوتر وہان سے بھاگ جاوین اور سانپ بچھو بھی اسکی بو سے بھاگ جاتے ہین کھال اسکی اگر صاحب بواسیر پہنے تو نافع ہو خاصیہ اسکا

صورت ولہ کی یہ ہے



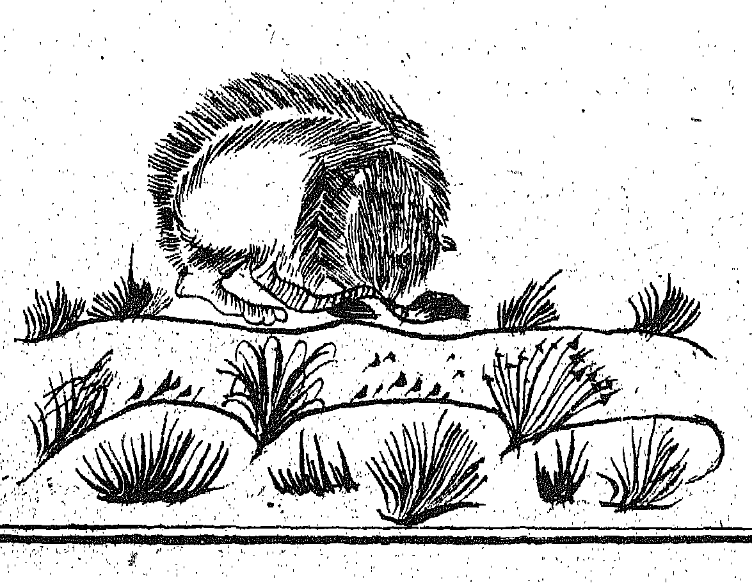
اگر مکان مین جلاوین چوہے وہان سے بھاگ جاوین عجیب یعنی بھیڑیا یہ حیوان خبیث اور غارتگر ہوتا ہے اسکے حملہ مین کم خطا واقع ہوتی ہے جب بہت بھیڑیے ایک مقام مین مجتمع ہوتے ہین ایک دوسرے پر اعتماد نہین کرتا ہے اور جب سوتے ہین ایک دوسرے کے مقابل ہوکر حلقہ باندھکر سوتے ہین مگر ایک دوسرے سے خائف رہتا ہے

اسیوجہ سے ایک آنکھ بند کرتا ہے اور ایک کھولے رہتا ہے اور اگر ان مین کوئی مجروح یا بیمار ہوتا ہے سب بھیڑیے ملکر اوسکو کھا لیتے ہین اور جب یہ جانور عاجز ہوتا ہے فریاد کرنے لگتا ہے تو اور بھیڑیے جمع ہوتے ہین اور اوسکی مدد کرتے ہین اور جب بیمار ہوتا ہے اپنی قوم سے بخوف جان جدا ہوتا ہے اگر کسی شخص کے پاس لاٹھی ہوتی ہے تو خوف کرتا ہے اور اگر تلوار وغیرہ ہوتی ہے تو اوس سے نہین ڈرتا ہے اور اگر پتھر وغیرہ سے اوسکو مارتے ہین

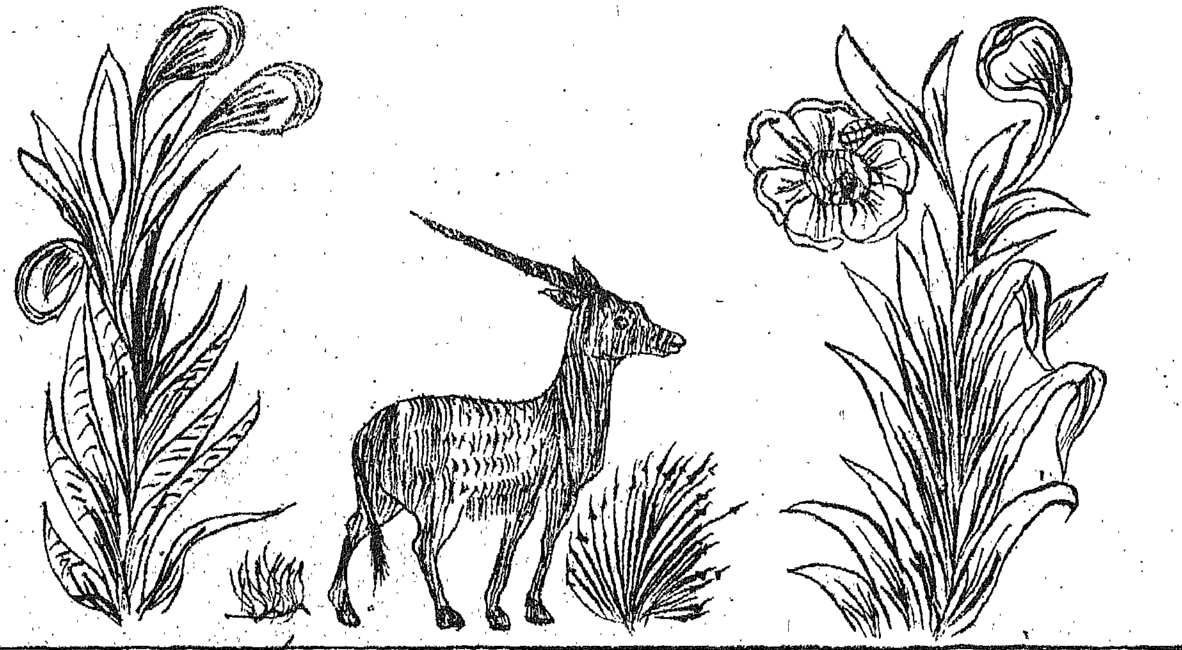
... یہ گاؤ کے پشت سے آکر دونوں سینگ اوسکے ہاتھوں سے پکڑ لیتا ہے اور دانت سے اوسکو زخمی
... وقت ولادت کے بنات النعش صغری کو دیکھا کرتا ہے تا وضع مین آسانی ہو جب بچہ پیدا ہوتا ہے بوجہ خوف
... شیون کے ہر لحظہ ایک جگہ سے دوسری جگہ کو لیجاتا ہے اور جب بچون کا بدن سخت ہو جاتا ہے اونکو درخت ثمردار
کے نیچے چھوڑ کر خود درخت پر جاتا ہے اور پھل توڑ کر بچون کے واسطے نیچے پھینکتا ہے حکیم طیماسب نے لکھا ہے کہ مادہ
اسکی پارہ گوشت جنتی ہے کہ اوسمین کوئی صورت نہین ہوتی ہے پس اوسکو چاٹتی ہے یہانتک کہ اوسمین صورت
اعضا کی ظاہر ہوتی ہے اور کبھی مادہ اسکی اپنے بچونکو چھوڑ دیتی ہے اور کفتار کے بچون کو دودھ پلاتی ہے
لکھا ہے کہ یہ جانور شہد کی مکھی کا دشمن ہے یعنی جہان اسکا چھتہ دیکھتا ہے خراب کرتا ہے اور شہد کھا جاتا ہے
اور تمام درندون پر غالب رہتا ہے مگر شیر سے مغلوب ہوتا ہے **حکایت** ہے کہ ایک شخص کیطرف شیر
متوجہ ہوا اوس شخص کو سوا ایک درخت کے کوئی مقام پناہ کا نہ ملا وہ شخص درخت پر چڑھ گیا اور شیر
درخت کے نیچے کھڑا رہا جب اوس شخص نے درخت پر نگاہ کی دیکھا کہ ایک ریچھ کسی شاخ پر بیٹھا ہے اس شخص کو
جب ریچھ نے دیکھا لب پر اونگلی رکھی یعنی چپ رہو تا شیر میرے یہان ہونے پر مطلع نہو اوس شخص کے پاس ایک
چھری تھی اوسنے اوس شاخ کو جسپر ریچھ تھا آہستہ آہستہ قطع کی اور ریچھ اُس شخص کی طرف دیکھتا تھا مگر اوسکو
یہ نہین معلوم تھا کہ یہ شخص کیا کرتا ہے جب وہ شاخ نصف سے زائد کٹ گئی ریچھ مع شاخ زمین پر گرا دیر تک شیر اور ریچھ
مین لڑائی رہی آخر کو شیر غالب ہوا اور ریچھ کو کھا گیا **خواص اجزا** اگر دانت اسکے دودھ مین ڈالین اور وہ
دودھ لڑکے کو پلاوین تو دانت اوسکے بآسانی نکلین گے آنکھین اسکی اگر صاحب تپ ربع خرقہ کتان مین لپیٹ کر
اپنے پاس رکھے تو نافع ہو پتہ اسکا مرچ کے ساتھ پیسکر اگر داء الثعلب پر لگاوین تو بال نکل آوینگے اور اگر آنکھ مین
لگاوین تو تاریکی چشم زائل ہو شیخ نے لکھا ہے کہ اگر صاحب صرع اسکا استعمال کرے صرع دفع ہو اور اگر چربی
اسکی فندق کے ساتھ پیسکر داء الثعلب پر لگاوین تو مفید ہو اور اگر سیاہ کوے کی چربی کے ساتھ بالون مین
لگاوین تو بال جلد سفید ہون اور برص اور شگاف جسم کو کہ بسبب سردی کے ہو جاتا ہے نافع ہے خون اسکا اگر
قصب الذریرہ مین ملاکر جس عضو پر لگاوین وہان بال نہ پیدا ہونگے اور اگر پلک کے اندر کے بال اسکے
خون کے ساتھ آنکھ مین لگاوین تو پھر پلک کے اندر بال نہ پیدا ہونگے کھال اسکی اگر لڑکی کو باندھین لڑکا بد خو نہوگا
دلق یعنی دلہ یہ جانور وحشی اور سیاہ رنگ اور بلی سے بہت مشابہ ہوتا ہے وحشت اسکی کبھی نہین دفع ہوتی
ہے کبوترون کا دشمن ہے اور اژدہے کا بھی ملدہے لکھا ہے کہ اژدہا اسکی آواز سے ہلاک ہو جاتا ہے
ملک مصر مین اژدہے بہت ہوتے ہین اگر یہ جانور وہان نہووے تو انسان کی اقامت وہان دشوار ہو جاوے
خواص اجزا دہنی آنکھ اسکی اگر صاحب تپ ربع کے باندھین تپ بتدریج دفع ہو اور بائین آنکھ اگر

کہ حرکت نکر سکے پس جسوقت گدھا پیشاب کریگا سور ہلاک ہو جائیگا اگر سور کتے کو دانت مارتا ہے کتے کے تمام جسم
کے بال گر جاتے ہین ہاتھی جب سور کی آواز سنتا ہے بھاگ جاتا ہے **خواص اجزا** جسکے پاس دانت اسکے
ہون چشم خلائق مین مکرم رہے اور چشم بد سے محفوظ رہے بائین طرف کا دانت اگر لڑکے کے سرہانے رکھین مغرول
ہو بچہ اوسکا اگر خشک کرکے بواسیر پہ رکھین نافع ہو گوشت اوسکا محبس العین ہے مگر نہایت خوش ذائقہ ہوتا ہے
اگر چند روز اوسکو رکھین اوسمین کیڑے پیدا ہون وہ کیڑے ہوام گزیدہ کو نافع ہین اور روغن جوز کے ساتھ
اگر باز کو کھلاوین تو فربہ ہو چربی اوسکی عضو سوختہ کو مفید ہے اور سرگین بیضہ کبوتر کے ساتھ دنبلون کو پختہ کرتا
ہے اور مواد کو بھی بہا دیتا ہے اور تازی چربی اسکی بواسیر کو نافع ہے اگر استخوان شکستہ کو اسکی ہڈی کے ساتھ باندھ
دین جلد التیام پذیر اور مضبوط ہوگی یہ تاثیر کسی اور حیوان کی ہڈی مین نہین ہے اور اگر پارچہ کتان مین لپیٹ کر
صاحب تپ ربع کے باندھین تپ باہستگی دفع ہوگی اور اگر اسکی ہڈی کی خاک کپڑے مین باندھ کر دھان کے کھیت
کے پانی بہنے کے ساتھ مین ڈالین تو غلہ بہت پیدا ہوگا اور کوئی سور گرد اوسکے نجاویگا اور اگر ناسور پر چھڑکین تو مفید
ہو کھال اوسکی اگر مکان مین رکھین مچھر اوس مکان سے چلے جاوین اور اگر کشتی مین رکھین تو کوئی گھڑیال اوس
اوس کشتی کے گرد نہ آوے سم اوسکا اگر جلا کر شکر کے ساتھ اوس شخص کو دین کہ فرش پر پیشاب کرتا ہو تو یہ عارضہ
دفع ہو اسکی پشت پا کی ہڈی اسقدر جلاوین کہ خاک اوسکی سپید ہو جاوے تو وہ خاک صاحب قولنج اور صاحب
پیچش کو نافع ہے شیخ نے لکھا ہے کہ اگر برص پر لگاوین تو مفید ہو پیشاب اسکا انگور کے ساتھ سنگ مثانہ کو
سودمند ہے سرگین اسکا اگر امرود کے درخت مین ڈالین تو پھل اسکا سرخ ہوگا اور اگر عورت احتمال کرے تو نفسا
نفاس دفع ہو اور غلاف بچے کا گر جاویگا اور محلل دنبل بھی ہے **دب** یعنی ریچھ یہ جانور تناور اور فربہ ہوتا
ہے تنہائی مین اکثر رہتا ہے ایام گرما
مین اغار مین رہتا ہے جب ایام بہار
آتے ہین غار سے باہر نکلتا ہے مگر
اس عرصے مین لاغر نہین ہوتا ہے
جب غار مین بھوکھ معلوم ہوتی ہے
پنجے اپنے چاٹتا ہے بھوکھ دفع
ہوتی ہے گائے بیل سے اسکو
خصومت ہوتی ہے جب گاؤ
چاہتا ہے کہ اسکو سینگ سے

صورت سور کی یہ ہے



صورت جریش کی یہ ہے



خنزیر یعنی سور یہ حیوان بد صورت ہوتا ہے دو دانت اسکے مثل ہاتھی کے منہ سے باہر رہتے ہین اور
اور سر اسکا بھینس کے سر سے مشابہ ہے اور ناخن اسکے بکری کے ناخن سے مشابہ ہین وقت جوش
شہوت کے نرون مین خصومت بہت واقع ہوتی ہے ایک دوسرے کو دانت سے مجروح کرتا ہے
خنزیر خاک اور درخت خاردار وغیرہ مین اپنے جسم کو اکثر ملتا ہے تاکہ دانت بدن اوسکا مثل جوشن
کے ہوجاوے اور دانت دوسرے درندے کا اوسپر کام نکرے علامت اوسکے جوشن کی یہ ہے کہ سر زمین
مین ڈال کر آواز کرتا ہے جب نر مادہ سے مجامعت کرتا ہے دیرتک ہم صحبت رہتا ہے اسکے شکم مین بچے سب
درندون سے زیادہ ہوتے ہین حتی کہ بیس بچے تک پیدا ہوتے ہین درمیان سور اور سانپ کے عداوت
ہوتی ہے زہر سانپ کا سور مین جلد اثر کرتا ہے اور فی الفور ہلاک ہوجاتا ہے اسی لیے سور سانپ کو نہین
مارتا بعض کے نزدیک سور کی کھال نہین ہوتی ہے گوشت پر بال پیدا ہوتے ہین اور بعض کی راے یہ ہے
کہ کھال ہوتی ہے مگر اس قابل نہین ہوتی ہے کہ کھال گوشت سے جدا ہووے یہ جانور ایسا قوی ہوتا ہے
کہ بعض وقت شیر سے مقابلہ کرتا ہے بڑا حیلہ انگیز ہوتا ہے جب سوار شکار کے واسطے اوسکا تعاقب کرتا ہے
پہلا سوار کے سامنے سے بھاگتا ہے جب جانتا ہے کہ سوار خستہ ہوگیا پلٹ کر اوسپر حملہ کرتا ہے اور سوار کو
مع گھوڑے کے دانت سے ہلاک کرتا ہے جب اوسکو فربہ کرنا چاہتے ہین تین دن بے آب و دانہ رکھتے ہین
بعد ازان اسکو غذا بکثرت دیتے ہین دو روز کے عرصہ مین فربہ ہوجاتا ہے ملک روم مین نصرانی بھی کیا کرتے
جب جانور بیمار ہوتا ہے خرچنگ کھانے سے صحت پاتا ہے لکھا ہے کہ اگر سور کو گدھے پر لاد کے اسطرح باندھین

دشتی پر پڑتا ہے تو وہ ہلاک ہوجاتا ہے چیتہ جانور بجھو کا ہوتا ہے صحرا مین مثل مردے کے پڑا رہتا ہے اور شکم پھولا لیتا ہے تا جانور اوسکو مردہ معلوم کرین جب کوئی جانور اوسکے شکم پر بیٹھتا ہے جست کرکے اوسکو شکار کرتی ہے جب کوئی جانور شکاری اسپر آتا ہے اور پیر مارتا ہے چیت ہوجاتی ہے اور جانور شکاری ہاتھ سے نوچتی ہے وہ جانور بھاگ جاتا ہے اور پھر اوسکے قریب نہین جاتا ہے جب یہ جانور چاہتا ہے کہ خارپشت کا شکار کرے خارپشت سمٹ کر مثل گرہ کے ہوجاتا ہے یہ جانور اوسپر پیشاب کرتا ہے خارپشت کو اسکے پیشاب کرنے سے نہایت اذیت ہوتی ہے جسم اپنا کشادہ کردیتا ہے یہ اوسکے شکم مین گھسکر شکم کو چاک کرتا ہے اور خوب کھاتا ہے اور جب بیمار ہوتا ہے پیاز دشتی کھانے سے صحت پاتا ہے اور جب اسکے جسم مین جون بہت ہوتی ہین ایک کپڑا اپنے منہ مین لیکر پانی مین جاتا ہے سب جون اوس کپڑے مین مجتمع ہوتی ہین پس اوس کپڑے کو لومڑی پھینکدیتی ہے **خواص اجزا** اگر سر اسکا اوس برج مین رکھین جسمین کبوتر رہتے ہون تو سب کبوتر وہان سے نکل جاوینگے دانت اسکے اگر لڑکے کے باندھین تو لڑکا خواب مین نہ ڈریگا اور خوش خلق ہوگا اور ام الصبیان کو بھی مفید ہے اگر داہنی طرف کے اسکے دانت باندھین تو داہنی طرف کے دانتون مین درد ہووے اور اگر بائین طرف کے باندھین بائین طرف درد ہو تپہ اسکا اگر صاحب صرع کی ناک مین ڈالین صرع سے محفوظ رہے اور گوشت اسکا جذام اور فالج اور لقوہ کو مفید ہے چربی اوسکی صاحب نقرس کو نافع ہے گردہ اسکا اسکا سگ گزیدہ اور صاحب خنازیر کو سودمند ہے خصیہ اوسکا اگر لڑکے کے باندھین دانت باآسانی نکلین قضیب وسکا اگر صاحب صداع کے باندھین نافع ہو خون اسکا اگر لڑکون کی سر پر طلا کرین تو بال خوب پیدا ہونگے دم اسکی جسکے پاس ہو ہر حیلہ سے محفوظ رہے پانی کے غوطہ لگانے مین جسکے حلق مین جونک چمٹ گئی ہو اسکے دم کا بھپارہ اگر جاویگی

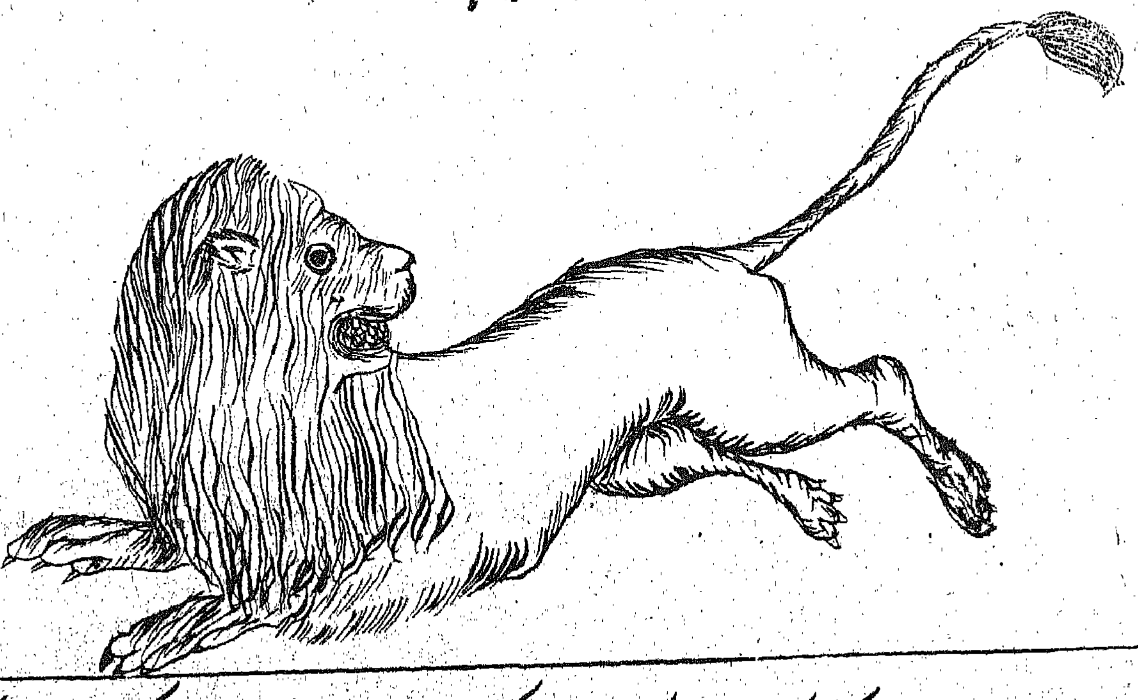
صورت لومڑی کی یہ ہے



جربش حیوان بھیڑیے کے برابر ہوتا ہے قوت اسمین بہت ہوتی ہے اور اسکے سر پر ایک سینگ مثل گینڈے کے ہوتا ہے اکثر یہ جانور دو پیر سے چلتا ہے اور دوڑ مین کوئی درندہ اسکو نہین پہونچتا ہے لکھا ہے کہ یہ حیوان ملک بلغار اور سجین مین ہوتا ہے **خواص اجزا** صاحب خناق اگر آب گرم کے ساتھ اسکے خون سے غرغرہ کرے فی الحال صحت ہو گوشت اسکا قنطیریون مین پکا کر صاحب قولنج کو اگر کھلاوین تو مفید ہو اسکے پشت پا کی ہڈی جلی ہوئی اوسکی چربی کے ساتھ عرق النسا کو نافع ہے

ببر یہ حیوان ملک ہند مین ہوتا ہے شیر سے زیادہ قوی ہے اور شیر اور پلنگ سے اوسکو دشمنی ہوتی ہے چنانچہ جب ببر پلنگ کی طرف متوجہ ہوتا ہے شیر پلنگ کی شراکت کرتا ہے اور عقرب اور ببر مین محبت ہوتی ہے یہانتک کہ عقرب اوسکے بالون مین رہا کرتا ہے جاحظ نے لکھا ہی کہ جب ببر بیمار ہوتا ہی تمام درندے اوس سے گریز کرتے ہین اور ببر حالت مرض مین کتے کا شکار کرکے کھا جاتا ہے پس صحت پاتا ہے اور جب ضعیف ہوتا ہے اگرچہ نہایت بھوکھا ہووے انسان سے تعرض نہین کرتا ہے بخلاف بھیڑیہ کے کہ حالت پیری مین بھی انسان کے شکار سے باز نہین رہتا ہے جب وقت ولادت کا آتا ہے مادہ اوسکی درخت فنجنکشت کے نیچے جاکر وضع حمل کرتی ہے اور تین روز مین ایک مرتبہ دودہ دیتی ہے اور سوسمار کا شکار بچونکو سکھلاتی ہے خواص اجزا پتہ اسکا پانی کے ساتھ صاحب سرسام کے جسم پر اگر طلا کرین نافع ہے اور اگر عورت اوسکو احمال کرے حاملہ نہوگی اور اگر حاملہ ہوگی اسقاط حمل ہوگا اور ہڈی اوسکے پشت پا کی اگر قاصد اپنے پاس رکھے راہ چلنے کی تکلیف نہوگی پوست پر اوسکے اگر صاحب آبلہ بیٹھے نفع پاوے اور اگر صاحب تپ کو اوسکی دھونی دین تپ دفع ہوا سکی پوست کی بو سے چیونٹی پیدا ہوتی ہی اور اسکے سرگین کی بو سی تمام جانور سوای چیونٹی کے گریز کرتے ہین

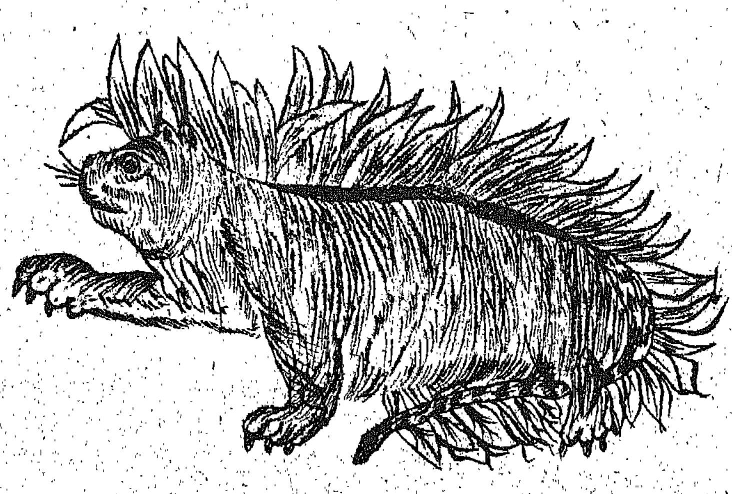
صورت ببر کی یہ ہے



ثعلب یعنی لومڑی یہ جانور کثیر الحیلہ ہے اور بسبب حیلہ کے بڑی بڑی درندون سے مقابلہ کرتا ہے باوجودیکہ جسم مین بہت چھوٹا ہے اپنے مکان مین دو دروازے رکھتا ہے اسلیے کہ اگر دشمن ایک دروازے سے آوی یہ دوسرے دروازے سے نکلجاوی ہر سال بال اسکے گر جاتے ہین بلکو کھانے سے پھر بال نکل آتے ہین اسی سبب سے بلکو عنب الثعلب کہتے ہین اور بھیڑیا اسکا دشمن ہوتا ہی لومڑی اپنے مکان کے گرد پیاز دشتی ڈالدیتی ہی اسلیے کہ بھیڑیہ کا پیر اگر پیاز

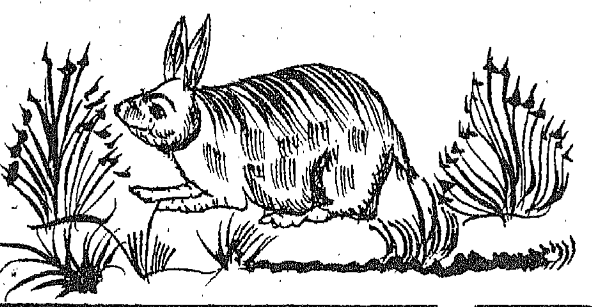
حماقت کے کھڑا رہتا ہے **خواص اجزا** دماغ اسکا روغن زیتون کے ساتھ صاحب غشہ کو نافع
ہے اور دانت اسکے اگر لڑکے کے باندھین تو دانت اوسکے بے تکلیف نکل آوینگے اور پتہ اسکا کھانے
سے انسان جری ہو جاتا ہے اور پیش قدمی ہر امر مین کرتا ہے اور داء الثعلب اور صرع اور سیلان اشک اور رعشہ کو
نافع ہے اور چربی اسکی بواسیر پر اگر طلا کرین مفید ہو اور اگر چہرہ پر ملین کوئی درندہ گرد نہ آوے بلکہ سامنے سے بھاگ
جاوے اور اگر مکان مین رکھین چوہے اور عقرب اوس مکان سے بھاگ جاوین اور کلف کو دفع اور دنبلونکو
پختہ کرتی ہے اور چشمہ مین جسطرف چربی اسکی پڑی ہوتی ہے چارپائے اوس طرف مین پانی نہین پیتے ہین اور
گوشت اسکا فالج اور استرخا کو نافع ہے اور اگر دم اوسکی سرطان پر طلا کرین یا ہوام گزیدہ زخمون پر استعمال کرین
مفید ہو اور ہینگ کے ساتھ برص کو نافع ہے خایہ اسکا قاطع مادہ منی ہے اور اگر اوسکو پیسکر بقدر ایک درم کے
گلاب کے ساتھ عورت تناول کرے تو عقیمہ ہو جاوے اور پنجہ شیہم کا جسکے پاس ہو تمام درندے اوسکے پاس سے
گریز کرین اور اگر پانی مین ہو تو اوس پانی کو جو چارپایہ پی لے بہت لاغر ہو جاوے اور پھر فربہی اوسکو نہ آوے
اور اسکی جلد پر صاحب بواسیر اگر بیٹھا کرے یا صاحب تپ ربع یوم نوبت کے اوپر سووے مفید ہے اور اگر مرد
خایف بیٹھا کرے رفتہ رفتہ خوف اوسکا زائل ہو جاویگا اور اگر ڈھول اوس سے منڈھین جو گھوڑا اوس
ڈھول کی آواز سنے گا بیمار ہو جاویگا اور پیشانی کی جلد بطور تعویذ کے اگر کوئی اپنی پیشانی پر باندھے یا
ٹوپی کے نیچے رکھے چشم خلایق مین باہیبت ہووے اور اگر کھال اسکی درندون کی کھالون مین رکھین
سب کے بال گر جاوین اور بال اسکے اگر جلا کر موم کے ساتھ آبلون پر طلا کرین نافع ہو اور اگر سرگین اسکی
شراب مین ملا کر کوئی شخص اوسکو تناول کرے پھر کبھی شراب کی طرف رغبت اوسکو نہوگی بلکہ نفرت ہوگی

صورت شیہم کی یہ ہے



رکھے تو بھی حاملہ نہوگی اسکے بالون کی نادخین دردرحم کو نافع ہے اور اگر عورت کے رحم سے خون جاری ہو اسکے بالونکا حمول کرے موقوف ہوگا اور اگر سرگین اسکا اپنے پاس رکھکر جماع کرے عورت حاملہ نہوگی اور اسکے کھال کی پوستین اگر مستحاضہ پہنے تو استحاضہ موقوف ہوگا **اسد** یعنی شیر یہ جانور درندون مین قوی تر ہے اور جری بھی بڑا ہے کسی جانور سے نہین ڈرتا ہے دوسرے کا شکار نہین کھاتا ہے خود جو شکار کرتا

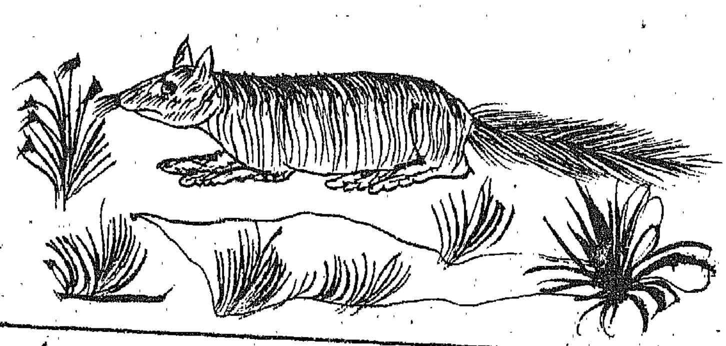
صورت خرگوش کی یہ ہے



ہے اوسکا دل کھالیتا ہے اور باقی چھوڑ دیتا ہے دف وغیرہ کی آواز کو دوست رکھتا ہی اور جب جنگل مین آگ دیکھتا ہے اوسکی طرف جاتا ہی اور دور کھڑے ہوکر جب بغور اوسکو دیکھتا ہے غصہ اوسکا فرو ہوتا ہے لکھا ہے جو شخص اوسکی تواضع کرتا ہی اور اپنے تئین اوسکے سامنے ذلیل جانتا ہے اوسکو ہلاک نہین کرتا ہے مگر جب ایسے ہی بھوکا ہو اور جب گوشت کھاتا ہے نمک کی اوسکو بہت خواہش ہوتی ہی اور جب بیمار ہوتا ہے فرو کھاتا ہے مرض دفع ہوتا ہے اکثر اوقات تپ لاحق رہتی ہے اسیوجہ سے کہتے ہین کہ تپ داء الاسد ہے جب پیکان اسکے جسم مین رہجاتا ہے سعد کھاتا ہے پیکان اوسکے جسم سے نکل جاتا ہے اگر اوسکے جسم مین کوئی زخم ہوتا ہی مکھیان اوسپر بکثرت جمع ہوتی ہین اور جبتک کہ وہ ہلاک نہین ہوتا ہے جدا نہین ہوتی ہین اور جسوقت بھوکا ہوتا ہی آواز نہین کرتا ہی تا جانور نہ بھاگین مادہ اسکی وقت ولادت کے بہت تکلیف اوٹھاتی ہے بچہ اسکے رحم کو ناخن سے مجروح کرتا ہے اوسوقت شیر نر اوسکے واسطے سوسمار لاتا ہے جب مادہ سوسمار کھاتی ہے تکلیف اوسکی دفع ہوتی ہے مادہ وقت ولادت کے زمین نرم اور شور مین جاکر وضع حمل کرتی ہے تا چیونٹیان اوسکے بچونکو ہلاک نکرین جب مادہ نر کے پاس سے جدا ہوتی ہے اپنے پیرون کے نشانون کو محو کرتی جاتی ہے تا کوئی شخص اوسکے بچونکی کیطرف نجاوے جب شیر بچون کے پاس سے جدا ہوتا ہے بچے اوسکے پیچھے دوڑتے ہین شیر آواز کرتا ہی وہ خوف سے بھاگ جاتے ہین پھر اونکو اپنی پناہ مین لیتا ہی اور اونکے کان مین آواز کرتا ہے مثل آواز رعد کے اوسوقت سے وہ خوف بچونکا دفع ہوتا ہے سب درندون کے منہہ سے بدبو آتی ہے مگر شیر مین سب سے زیادہ بدبو ہے شب تاریک مین آنکھین اوسکی مثل شعلہ کے روشن ہوتی ہین اور پلنگ اور افعی کی بھی آنکھین شب تاریک مین روشن ہوتی ہین لکھا ہی کہ کنارے دریا کے ملاحون نے کشتی کسی درخت یا میخ مین باندہ دی شیر شب کے وقت آیا اور وہین آنکھین بند کرکے لیٹ رہا جسوقت ملاح شب تاریک مین کشتی کھولنے آیا شیر نے اوسکو ہلاک کیا اور یہ جانور مرغ سپید اور طاؤس سے بھاگتا ہے اور اسکی آواز سے تمام جانور بھاگتے ہین مگر گدھا بسبب

پشت کی ہڈی اگر عورت وقت جماع کے اپنے پاس رکھے تو حاملہ ہوگی اور اگر خصیہ اوسکا رکھے تو بھی یہی تاثیر ہو اور اگر دونو چیزین رکھے تو اور بہتر ہے اور خون اسکا محلل خنازیر ہے اور سرگین اسکا زخم سے خون جاری کو قطع کرتا ہے اور لکھا ہے کہ اگر چوہے اور نیولے کو ایک مکان مین دفن کرین وہان کے باشندون مین ہمیشہ خصومت رہے گی

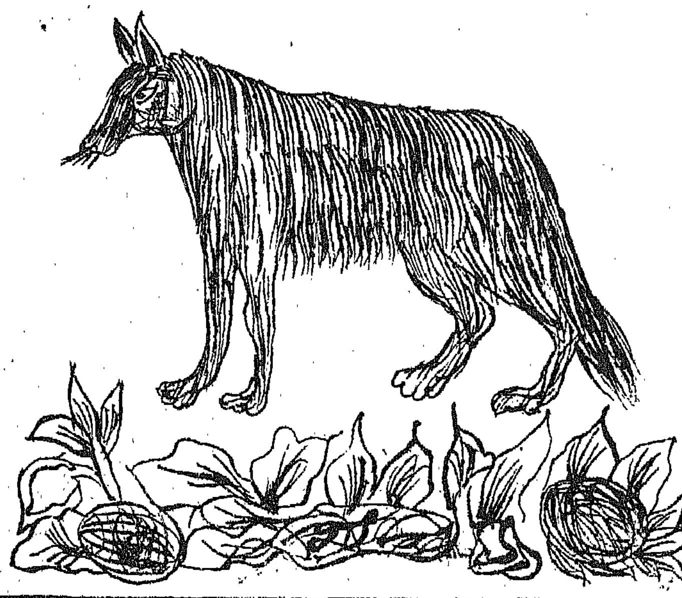
صورت نیولے کی یہ ہے



ارنب یعنی خرگوش اس حیوان کے پیر ہاتھون سے چھوٹے ہوتے ہین اور اوسکی اولاد کثیر ہوتی ہے ایکسال یہ جانور نر اور ایکسال مادہ رہتا ہے اور مثل عورتون کے اسکو حیض لاحق ہوتا ہے سوتے مین اسکی آنکھین کھلی رہتی ہین جب یہ جانور بیمار ہوتا ہے سانپ کھاتا ہے صحت پاتا ہے لکھا ہے کہ یہ جانور غایت فراست سے زمین پر اسطور سے قدم رکھتا ہے کہ نشان اوسکے پیر کا زمین پر نہین ہوتا صیاد یا کوئی جانور شکاری اوسکے قدم کے نشان پر تعاقب اوسکا نکرے خواص اجزا اوسکے سر کی خاکستر مجلی دندان ہے اور دماغ اسکا اگر عورت کھالے حاملہ ہوگی اور اگر حاملہ ہو تو ایک مرتبہ سے زیادہ حمل نرہیگا اور اگر بن دندان اطفال مین گوشت اسکا ملین تو دانت باسانی نکلین گے جس شخص کے جس طرف کے دانت مین درد ہو اوسی طرف کا دانت خرگوش کا باندھین تو درد موقوف ہوگا یعنی اگر دہنی طرف کے دانت مین درد ہو تو دہنی طرف کا خرگوش کا بھی دانت لے اور اگر بائین طرف کا ہو تو بائین طرف کا لے اور پتہ اوسکا جو شخص کھالے خواب اوسپر غالب ہو اور جتنا سرکہ نکھاوے غفلت کم ہوگی اور تلی اسکی صاحب سرفہ کو مصری کے ساتھ نافع ہے اور خون اسکا جو عورت کھالے حاملہ ہوگی شیخ نے لکھا ہے کہ خون اسکا دافع بہق اور کلف ہے اور اگر آنکھ مین لگاوین تو پلکون پر بال نہ پیدا ہونگے اور گوشت کا شوربا پکا کر اگر اوسمین صاحب نقرس بیٹھے تو نافع ہو اور وجع مفاصل کو بھی مفید ہے حکیم بلیناس نے لکھا ہے کہ شوربا ہر جانور کا قولنج کو نافع ہے علی الخصوص خرگوش کا شوربا زیادہ تر قوی ہے اور اگر شوربا اسکا سرکہ کے ساتھ کھاوین تو زہر کے واسطے تریاک ہے اور استخوان پشت پا اہل عرب کے نزدیک دافع سحر اور چشم بد ہے اور اگر صاحب وجع مفاصل اوسکے دہنے پیر کی ہڈی اپنے دہنے گھٹنے پر اور بائین پیر کی بائین گھٹنے پر باندھین تو نافع ہو اور فرج اوسکی پکا کر اگر عورت کھالے تو حاملہ ہوگی اور اگر پشت پا یا سرگین اوسکا عورت اپنے پاس

کرتا ہے **خواص اجزا** اگر زبان اس جانور کی مکان مین دفن کرین اوس مکان کے باشندون مین خصومت واقع ہو پیہ اوسکا نیم درم گرم پانی کے ساتھہ صاحب طحال کو نافع ہے مگر چاہیے کہ تین روز استعمال کرین اور گوشت اسکا بمقدار ایک مثقال کے صرع اور جنونکو مفید ہے اور اوسکی ہڈی کا مغز بورق کے ساتھہ برص کو سودمند ہے

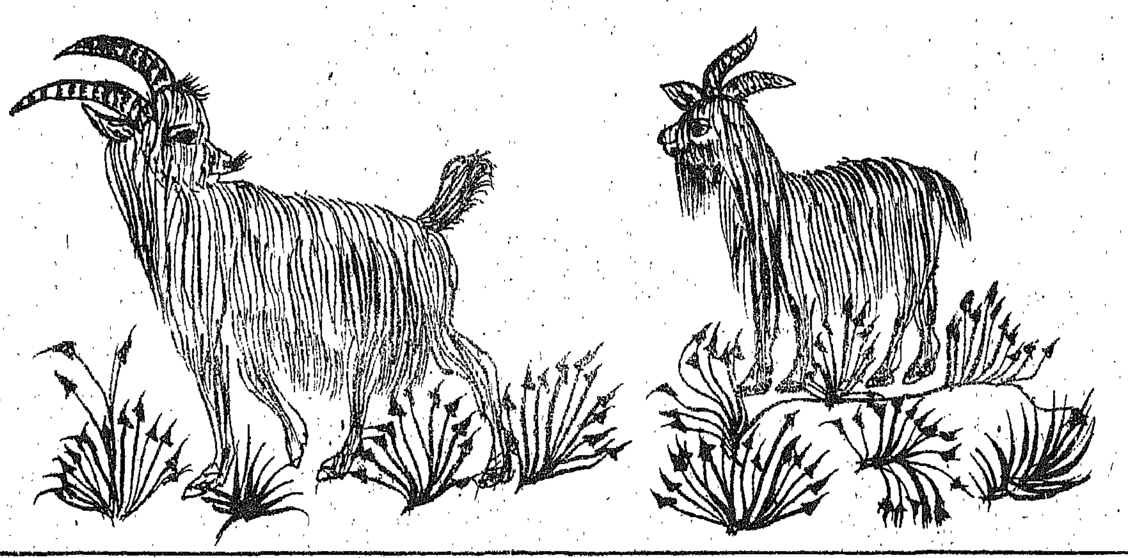
صورت شغال کی یہ ہے



ابن عرس یعنی نیولا یہ حیوان دراز اور باریک ہوتا ہے چوہے سے اسکو نہایت عناد ہوتا ہے یہانتک کہ چوہے کے سوراخ مین گھسکر چوہے کو نکال دیتا ہے اور جو کچھ اوسکے سوراخ مین زیور وغیرہ ہوتا ہے اوس سے کھیلتا ہے اور خوش ہوتا ہے اور نہنگ سے بھی اسکو عداوت ہے نہنگ اکثر اوقات منہ اپنا کھولے رہتا ہے نیولا اوسکے منہ مین گھسکر تمام اعضاے شکم کو پارہ پارہ کرتا ہے اور بعض کو کھاجاتا ہے جب نہنگ ہلاک ہوجاتا ہے اوسکے منہ سے نکلکر اپنی راہ لیتا ہے اور سانپ سے اسکو دشمنی ہوتی ہے جب سانپ سے لڑائی کو جاتا ہے اولا برگ سداب کھاتا ہے تا زہر اوسکا جسم مین اثر نکرے بعد ازان سانپ سے لڑتا ہے جب سانپ سداب کی بو سونگھتا ہے قوت اوسکی ضعیف ہوجاتی ہے پس نیولا سانپ پر غالب ہوتا ہے اور جسوقت نیولا بیمار ہوتا ہے مرغ کے بیضے کھاتا ہے صحت پاتا ہے لکھا ہے کہ نیولے نے چوہے کا قصد کیا چوہا درخت پر چڑھگیا نیولا بھی پیچھے پیچھے گیا چوہا سبک ہوتا ہے کسی پتی مین لٹک رہا نیولا وہان نہ پہونچ سکا اوسوقت عاجز ہوا اور آوازکی چوہا اوسکا آواز کے سننے سے چلا آیا جب وہ نیچے کھڑا ہوا جو نیولا درخت پر تھا اوسنے اوس پتی کو قطع کردیا وہ چوہا پتی سمیت زمین پر گر پڑا جو نیولا نیچے موجود تھا اوسنے فورًا مارڈالا **خواص اجزا** خاک اسکی اگر درخت پر لگاوین اکثر آفات سے محفوظ رہے اور اوسکے دماغ کا سرمہ تاریکی چشم کو دفع کرتا ہے شیخ نے لکھا ہے کہ گوشت اسکا اگر وجع مفاصل پر ضماد کرین نافع ہو اور شراب کے ہمراہ صرع کو بھی مفید ہے چربی اسکی اگر بسہولت دانتون پر رکھین درد کو سودمند ہو اور دانت باہستگی گرجاوین اور اگر کسی لکڑی پر رکھین اتنے زمانہ تک کہ جذب ہو بعدہ اوس لکڑی سے آہستہ آہستہ مسواک کرین تو دانت گرجاوینگے اور ہرگز اذیت نہوگی اور اوسکی

اگر اوسکو دھو کر وہ پانی پی لین شہوت بکثرت ہو اگر اسکی پوست کا دسترخوان بناوین سانپ اور چوہا اور مکھی مچھر وغیرہ اوسکی گرد نہ آویگا اور اگر اوسکے پوست کا زین بناکر گھوڑے پر رکھین تو وہ گھوڑا بہت تیز رو ہوگا اور دُم اوسکی جلاکر روغن کے ساتھ کف پا مین ملین تو راہ چلنے سے تکلیف نہو بلکہ سرور پیدا ہو اور اگر بال اسکے جلاوین اوسکی بو سے ہوام گریز کرینگی اور اسکی دُم کے بال زہر قاتل ہین اور پیشاب اسکا شہد کے ساتھ قولنج کو نافع ہی شیخ نے لکھا ہی کہ سر گین اوسکا اگر خون جاری پر چھڑکین تو موقوف ہووے اور اگر پانی مین گرے اور بکری وہ پانی پی لے تو مضر ہو اور اگر بھیڑیا پی لے تو کچھ اوسکو مضر نہو

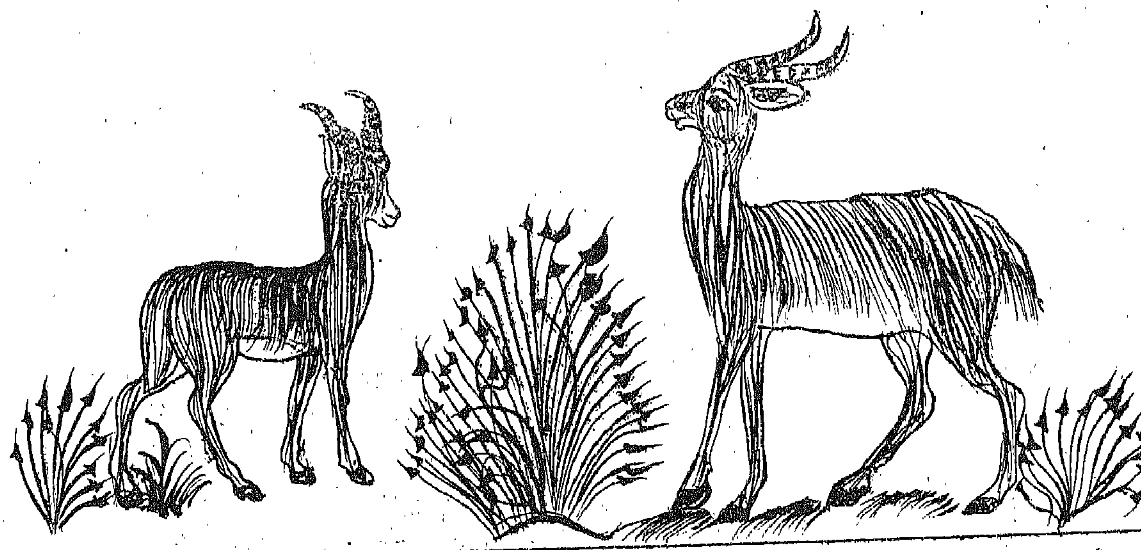
صورت بز کوہی کی یہ ہی



نوع پنجم درندون کے بیان مین یہ نوع حیوان کی شیاطین سے اشبہ ہی اسلیے کہ درندون کی طبیعت مین غضب و بدخوئی اور تکبر اور فساد بہت ہوتا ہے **ابن آوی** یعنی شغال یہ جانور میوہ ہاے زرد رنگ کا دشمن ہی بعض کو کھاتا ہی اور بعض کو خراب کرتا ہی جب مرغ اس جانور کو دیکھتا ہی خود بخود اسکے پاس چلا آتا ہے تاکہ شغال اوسکو کھالے اگر بھیڑیا یا کتا یا روباہ مرغ کے قریب سے نکلتا ہے تو مرغ ساکت کھڑا رہتا ہے اور اگر شغال اسکے قریب سے نکلتا ہے تو مرغ اوسکے پاس چلا جاتا ہی اگرچہ مکان بلند ہو اور اگر سو مرغ ہوتے ہین سب کے سب شغال کے پاس چلے آتے ہین جیسے کہ گدھا شیر کے پاس چلا جاتا ہے اور جسطور سے بکری بھیڑیے کی اطاعت اطاعت کرتی ہے اسیطرح سے مرغ شغال کی اطاعت کرتا ہے لکھا ہی کہ جب شغال مرغان آبی کے شکار کا قصد کرتا ہے تھوڑی گھانس باندھ کر دریا مین ڈال دیتا ہی بعد تھوڑے عرصہ کے مرغان آبی اوس گھانس سے مانوس ہو جاتے ہین اوسوقت اوس گھانس کے ساتھ پانی پھرتا ہے جب قریب مرغ کے پہونچتا ہے کود کر اوسکو شکا

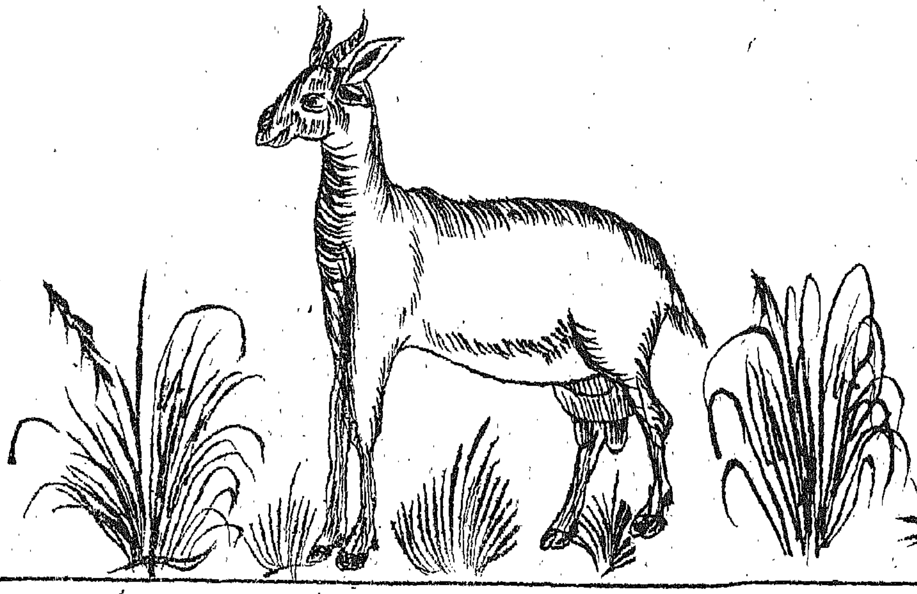
اور دافع خفقان ہی اور تمام زہرون کے واسطے تریاک ہی مگر چہرہ کو زرد کرتا ہی اور گوشت اسکا بکثرت کہانا ذہن کو زیادہ کرتا ہی

صورت ہرن کی یہ ہی



ایل یعنی بزکوہی اکثر احوال اسکے احوال گوزن سے ملتے ہین یعنی سانپ کہاتا ہی اور ہر سال شاخ جدید پیدا کرتا ہی جب صیاد اوسکی گرفتاری کو پہاڑ کی چوٹی تک چڑہ جاتا ہی اگر سو گز کی بھی بلندی ہو یہ جانور پہاڑ کی چوٹی پر سے کود پڑتا ہی اور سینگون کے بل گرتا ہی لکھا ہی کہ اوسکی شاخ مین دو سوراخ ہوتے ہین اونسے دم کشی کرتا ہی اگر وہ سوراخ بند کر دے ہین عرصہ قلیل مین ہلاک ہو جاتا ہی اوسکی عمر کی شناخت شاخون کی گرہ سے ہوتی ہی ہر سال یک ایک گرہ پیدا ہوتی ہی اور جب سانپ اوسکو کاٹتا ہی خرچنگ کہاتا ہی باوجودیکہ اوسوقت تشنگی بہت معلوم ہوتی ہی مگر پانی نہین پیتا ہی اور جب بھیڑیا اسکی طرف متوجہ ہوتا ہی یہ جانور اپنے بچہ کو چھوڑ کر دریا کیطرف چلا جاتا ہے اور مچھلی سے دوستی بہت رکھتا ہی مچھلیان فوراً اسکو پانی سے باہر کرتی ہین اسیوجہ سے اکثر لوگ مچھلی کے شکاری ہین کھال اسکی پہنتے ہین خواص اجزا اگر اسکی شاخ کا برادہ بقدر ایک مثقال کے شکر اور آب خالص مین مخلوط کرکے صاحب صرع کو دین تو نافع ہو اور اگر اوسکو بیت بہتی پر جلا کرین تو مفید ہو اور اگر گندہک کے ساتھ بخور کرین سانپ اوس مکان سے بھاگ جاوین اگر وقت دردزہ کے عورت کی گردن مین حمایل کرین وضع حمل آسانی ہو شیخ نے لکہا ہی کہ بزکوہی اور بکری کے سینگ جلاکر بطور منجن کے دانتون مین لگاوین تو بہت جلا ہوگی اور مضبوط ہونگے اور درد مین سکون ہوگا اور پتہ اسکا شبکوری کو نافع ہی اور تمام سمیات ہوام کے واسطے تریاک ہی اور اوسکے جگر کو خشک کرکے جلاکر خاک اوسکی آنکھ مین مثل سرمہ کے لگاوین تاریکی چشم دفع ہو اور گوشت اسکا صاحب تپ ربع کو مفید ہی اور چربی اوسکی عقرب اور مگس گزیدہ کو نافع ہی بلکہ اسکی بو سے بچھو ہلاک ہوتا ہی اور قضیب اسکا مارگزیدہ کو نافع ہی اور عسر البول کو بھی مفید ہی اور قولنج کو سود مند ہی اور

صورت بکری کی یہ ہے



ظبی یعنی ہرن یہ حیوان تیز فہم اور سریع السیر ہوتا ہی اہل عرب کا دستور تھا کہ اگر صبحکو ہرن دیکھتے تھے اوسکو مبارک اور مستحسن جانتے تھے اور کہتے تھے کہ آج ہمارا تمام روز بخیر گذریگا ایک امر اوسکی دانائی کا یہ ہی کہ جب یہ مکان سے باہر چلنے لگتا ہی پشت کی طرف دیکھتا جاتا ہی کہ کوئی مجکو دیکھتا ہی یا نہین اگر کسیکو دیکھتا ہی تو مکان کے اندر نہین جاتا ہی اسلیے کہ اوسکو اپنی اور اپنی اولاد کی حفاظت کا خیال بہت رہتا ہی ایک امر عجیب یہ ہی کہ اندرائن تازہ کھاتا ہی دانت سے اوسکو شق کرکے اوسکے اندر سے پانی گرادیتا ہی اور کھاجاتا ہی اسکے کھانے سے اوسکو نہایت لذت حاصل ہوتی ہی اور تلخی اوسکی زبان پر نہین معلوم ہوتی ہی جس ہرن کے مشک ہوتا ہی اوسکے دو دانت بقدر ایک بالشت مثل ہاتھی کے منھ سے باہر نکلے ہوتے ہین اور اس قسم کے ہرن ملک چین مین اور تبت مین ہین لکھا ہی کہ وہان سنبل اور ریحان اور گھاس خوشبودار کھاتے ہین اونھین گھانسونکا فضلہ کسیقدر نافہ مین آتا ہی جبکہ وہ فضلہ نافہ مین پختہ ہوتا ہی اوسکی نافہ مین خارش بہت پیدا ہوتی ہی کسی پتھر سخت اور تیز مین جاکر اوسکو کھجلاتا ہی اوسوقت اوسکو بہت لذت حاصل ہوتی ہی اور قطرات خون اوس مقام سے نکلتے ہین اور پتھر پر جم جاتے ہین لوگ اوسکو تلاش کرکے نافہ مین بھرتے ہین سلاطین اوسکو بہت عزیز رکھتے ہین اور بطور تحفہ کے لوگون کو بھیجتے ہین یہ قسم مشک کی بہت خوب ہوتی ہے **خواص اجزا** سینگ اوسکے اگر تراشکر جہان بخور کرین ہوام وہان سے گریز کرین اور زبان اوسکی اگر خشک کرین زبان درازی کو نافع ہو اور پتہ اوسکا اگر کان مین ڈالین درد موقوف ہووے اور بال اوسکے عسر البول کو نافع ہین اور پوست اوسکا مقوی دماغ

معز یعنی بکری یہ جانور بہت احمق ہوتا ہے اسیوجہ سے انسان احمق کی بکری کے ساتھ تمثیل لاتے ہین اور بھیڑ سے
زیادہ دودھ دیتی ہے اور پوست اسکا باریک ہوتا ہے لکھا ہے کہ جب بکری کا بچہ شیر کے بچہ کو دیکھتا ہے
آہستہ آہستہ اوسکے قریب جاتا ہے جب شیر کی بو اوسکے دماغ مین پہونچتی ہے بیہوش ہو جاتا ہے بعد ازان
جب شیر وہان سے چلا جاتا ہے وہ ہوش مین آجاتا ہے ایک قسم کی مکھی ہوتی ہے کہ اوسکو رتیلا کہتے ہین
جب اسکا لعاب انسان پر پڑتا ہے انسان کے جسم مین درد شدید پیدا ہوتا ہے اور بکری کا بچہ رتیلا کو بہت
کھاتا ہے اوسکو کچھ مضر نہین ہوتا بلکہ نافع ہوتا ہے اور فربہی لاتا ہے **خواص اجزا** حکیم بلیناس نے
لکھا ہے کہ اگر سینگ سپید بکری کے پیسکر کسی کپڑے مین باندھین اور سوتے آدمی کے سر کے نیچے رکھدین تو جبتک
کہ شاخ اوسکی سر کے نیچے رہے گی وہ شخص بیدار نہوگا اور اگر اوسکا پتہ سر پر طلا کرین تو گنج دفع ہو اور بال پیدا
ہون اور اگر گائے کے پتہ کے ساتھ ملاکر بہرے کے کان مین ڈالدین تو نافع ہو اور تاریکی چشم اور شبکوری کو
سرمہ اسکا نافع ہے اور بال اسکے اگر صاحب تپ ربع باندھے مفید ہون اگر کلیجی اسکی بطور سرمہ کے عورت
آنکھ مین لگاوے شہوت اوسکی منقطع ہوجاتی کہ مرد کیطرف ہرگز میل نکرے اور اگر صاحب طحال تلی اسکی
کھایا کرے تو مفید ہے بلکہ اگر مکان مین اپنے ہاتھ سے لٹکاوے جب وہ خشک ہوجاویگی مریض کو بھی مرض
سے نجات ہوگی اگر بکری کو چالیس روز چوب طرفا کے ظرف مین پانی پلاوین بعد ازان اوسکا گوشت صاحب
طحال تناول کرے تو بہت نافع ہو گوشت اسکا بکثرت کھانا غم لاتا ہے اور نسیان اور سودا پیدا کرتا ہے
چربی اسکی زعفران کے ساتھ صاحب نقرس اگر طلا کرین تو نافع ہو خون اسکا مقناطیس کو پارہ پارہ کرتا ہے
اور اگر گرم کرین تو تمام پتھرون کو پارہ پارہ کرے اگر سوزن کو اسکے خون سے آب دیکر کان مین سوراخ کرین
تو وہ سوراخ کبھی بند نہوگا اور تازی کھال اوسکی اگر ہوام گزیدہ کے زخم پر رکھین تو نافع ہو اور اگر کسی شخص کی
ہڈی ٹوٹ گئی ہو تو اوسپر رکھنے سے بھی نفع بخشے اور زخمون کو بھی مندمل کرتی ہے پشت پا کی ہڈی مقوی باہ
ہے اور سکنجبین کے ساتھ صاحب طحال کو مفید ہے اور ناخن کی خاک سرکہ کے ساتھ داء الثعلب کو نافع
ہے اور دودھ اوسکا نزلہ کو مفید ہے لیکن مداومت اوسکی جوئین پیدا کرتی ہے اور شکر کے ہمراہ اگر چہرہ پر
طلا کرین تو رنگ چہرہ کا خوب ہو عورتون کو زیادہ تر نافع ہے اور کھانا اوسکا دافع نسیان اور غم و اندوہ ہے
اور محرک شہوت مگر ظلمت بصر پیدا کرتا ہے پنیر مایہ اسکا پیکان وغیرہ کو جسم سے نکالتا ہے اور پیشاب اسکا
جب حرارت آفتاب سے غلیظ ہوجاوے شہد کے ساتھ عضو سوختہ کو مفید ہے اور اگر اسکو تین روز حمام مین
بیٹھکر لگاوین تو خارش دفع کرے جو لڑکا زیادہ روتا ہو اگر اوسکے سر کے نیچے تھوڑی مینگنی اسکی رکھدین تو پھر نہ
رویگا شیخ نے لکھا ہے کہ سرگین اسکا محلل خنازیر ہے اور مکھی کے واسطے زہر قاتل ہے اور اگر کہنہ ہو تو عضو سوختہ کو مفید ہے

دجلہ کے چرا کرتا ہے جب بھیڑیے کو دیکھتے ہین دریا مین چلے جاتے ہین اور ایک امر عجیب ان مین یہ ہے کہ رات کو
بہت بھیڑیان بچہ دیتی ہین اور صبح کو چروا ہا اونکو چرانے لیجاتا ہے جب شام کو پھیر آتی ہین سب بچے اپنی اپنی ما کے
پاس چلے جاتے ہین اور انسان کا لڑکا بعد عرصہ دراز کے اپنی ما کو پہچانتا ہے مزاج اسکا گرم ہوتا ہے اور اسکے مغز کا
مزاج سرد اور چربی اسمین بہت ہوتی ہے ملک ہند مین انکی ایک قسم ہوتی ہے کہ اونکی چھ چکتیان چربی کی
ہوتی ہین ایک سینہ پر اور دو شانہ پر اور دو رانون پر اور ایک دم پر انمین سے بعض اسقدر فربہ ہوتی ہین
کہ بدون گاڑی کے لے چلنا اونکا دشوار ہوتا ہے لکھا ہے کہ جس زراعت کو بھیڑ چر لیوے وہ پھر نہین ہوتی
اور اگر بکری کھاتی ہے تو پھر وہ سرسبز ہو جاتی ہے **خواص اجزا** اگر شاخ اسکی درخت کے نیچے دفن کرین تو وہ
درخت قبل وقت معین کے بار آور ہوگا اور اگر پتہ اوسکا اوس عورت کے دودھ مین کہ اوسکے لڑکی پیدا ہوئی
ہو ملاکر کان مین ڈالین تو درد کان کا موقوف ہو اور اگر مشک مین ملاکر آنکھ مین مثل سرمہ کے لگاوین تو مانع
نزلہ اور دافع سپیدی چشم ہے اور مداومت اسکے گوشت کی اکثر بیماری اور جسم مین آبلے پیدا کرتی ہے اور نیند کا
غلبہ ہوتا ہے اور اگر صاحب صرع تناول کرے عارضہ قوی ہوتا ہے اگر اسکی ہڈی چوب طرفا کے ساتھ جلاوین بعدہ
روغن مین ملاکر عضو استخوان شکستہ پر مالش کرین ہڈی جلد جڑ جاتی ہے اور بال اوسکے اگر جلاکر برگ آس کے
ساتھ زخمہائے فاسد پر طلا کرین تو نافع ہو حکیم بلیناس نے لکھا ہے کہ اگر عورت مادہ میش کے بال اپنے پاس
رکھے تو حاملہ ہوگی اور اگر شہد کے ظرف پر سپید بھیڑ کے بال رکھدین تو چیونٹی گرد اوس کے نہ آوینگی ۔

صورت بھیڑ کی یہ ہے



متوسط ہوتاہی درمیان شتر اور گائو کے پس اگر نر وہ بچہ ان مین کا ہوتاہی مادہ گاؤ وحشی سے جفتی کرتاہی تو زرافہ پیدا ہوتا ہے حکیم طہماسپ نے لکھا ہے کہ جانب جنوب خط استوا کے ایام گرما مین کنارے دریا کے حیوانات طرح طرح کے بسبب تشنگی کے جمع ہوتے ہین پس اکثر جانور غیر جنس سے مجامعت کرتے ہین پس اون مین سے بچے عجیب الاشکال پیدا ہوتے ہین انہین سے زرافہ اور سمع اور عبار اور سواے اسکے اور جانور ہین سمع وہ جانور ہی کہ بھیڑیا نر اور کفتار مادہ سے پیدا ہوتا ہے اور عبار وہ جانور ہے کہ کفتار نر اور بھیڑیا مادہ سے پیدا ہوتا ہے ایک مرتبہ حاکم یمن نے خلیفہ کے پاس زرافہ بھیجا جب ہوا سرد چلی زرافہ مرگیا یہ جانور عجیب و غریب ہے کچھ خواص اسکے معلوم نہین اسوجہ سے بیان متروک ہے

صورت شتر گاؤ پلنگ کی یہ ہی



ضان یعنی بھیڑ اللہ پاک نے اس جانور مین بہت برکت عنایت فرمائی ہرسال ایک بچہ پیدا ہوتا ہے اور گوشت اوسکا بہت کھایا جاتا ہے تاہم جنگل ہمیشہ انسے بھرا رہتا ہے بخلاف اور جانورون کے کہ بعض کے چھ چھ اور پانچ پانچ بچے ہوتے ہین اور پھر اون مین یہ برکت نہین ہوتی اور اوسکی ایک یہ عادت عجیب ہی کہ ہاتھی اور اونٹ اور بھینس باوجودیکہ یہ سب جانور اس سے کہین عظیم الجثہ ہوتے ہین مگر انسے نہین ڈرتا ہی اور بھیڑیے کو دیکھکر ڈر جاتا ہے باوصفیکہ کتا اور بھیڑیہ ہم شکل ہوتا ہے مگر کتے سے نہین ڈرتا ہے لکھا ہے کہ گلہ انکا کنارے

جاموش یعنی بھینس عظیم الجثہ ہوتا ہی لکھا ہے کہ یہ جانور کبھی نہین سوتا ہی اسلیے کہ اوسکے دماغ مین ایک کیڑا ہوتا ہے ہمیشہ وہ ریگتا رہتا ہے رات کو اسکی سانس کی آواز سے اکثر درندے بھاگتے ہین اور یہ جانور گھڑیال کا دشمن ہے باوجودیکہ نہنگ بڑا جانور ہے مگر جب اوسکو پاتا ہے ہلاک کرتا ہی اسیوجہ سے کنارے نیل کے مصر مین بھینس چھوڑ دیتے ہین تا گھڑیال کو ہلاک کرین یہ جانور جب شیر کو دیکھتا ہے اوسکی طرف متوجہ ہوتا ہی اور اوس سے بھاگتا نہین اور مچھر سے ہمیشہ پریشان رہتا ہی اور جبتک کہ پانی مین نہین جاتا ہے مچھر اوس سے جدا نہین ہوتے اور ایک عجیب خاصیت اوسکی یہ ہی کہ اپنی ماسے جفتی نہین کرتا ہے خواص اجزا اوسکے دماغ کے کیڑے زندہ اگر کوئی شخص اپنے پاس رکھے اوسکو نیند نہ آویگی اور اسکے گوشت کے کھانے سے جون بہت پیدا ہوتی ہے اور چربی اگر نمک اندرانی مین ملاکر کلف پر طلا کرین تو نافع ہو اور برص اور خارش کو بھی مفید ہے

صورت بھینس کی یہ ہے



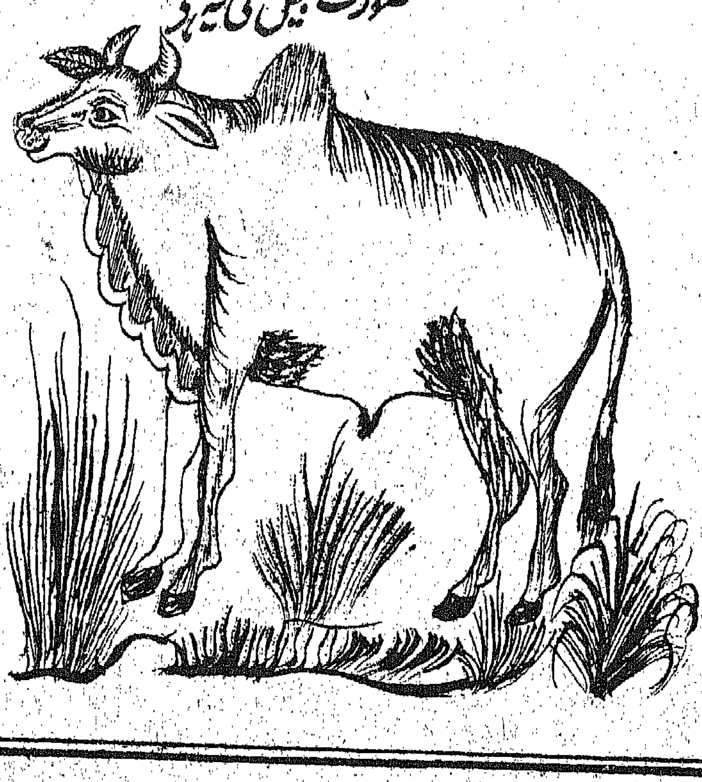
زرافہ فارسی مین اسکو شتر گاو پلنگ کہتے ہین سینگ اوسکے گاے کے سینگ کے مشابہ ہوتے ہین اور پوست اوسکا چیتے کے پوست سے مشابہ اور بکری کے پوست کے مانند باریک ہوتا ہے اور سم اوسکے گاو کے سم کے مانند ہوتے ہین گردن اوسکی بہت بلند ہوتی ہے اور دونون ہاتھ اوسکے دراز اور پیر کوتاہ ہوتے ہین اور صورت اوسکی اونٹ کی صورت سے مشابہ ہے اور دم اوسکی ہرن کی دم کے ہمشکل ہوتی ہی لکھا ہے کہ پیدایش اسکی شتر جشہ اور گاو وحشی سے ہوتی ہے کفار ملک حبشہ کے شتر سے مجامعت کرتے ہین پس اوسسے جو بچہ پیدا ہوتا ہے

چلا آتا ہی اسی وجہ سے کبھی اسکو کسی نے بے شاخ نہین دیکھا شاخ اسکی ٹھوس ہوتی ہے بخلاف شاخ اور جانورون کے
کہ اندر سے مجوف ہوتے ہین اور جب آواز سرود اور عود اور چنگ وغیرہ سنتا ہے غایت لذت سے بیخود ہو جاتا ہے
حتی کہ کسی شے سے اوسوقت خوف وہراس نہین کرتا ہی اور جب بیمار ہوتا ہی سانپ کھاتا ہے سر اوسکا کاٹ کر پھینکدیتا
ہی بعد کھانے کے تشنگی غالب ہوتی ہی مگر پانی نہین پیتا ہے تاکہ زہر اوسکا تمام جسم مین سرایت نکرے بعد ازان
سرطان کھاتا ہی اسلیے کہ سرطان اثر زہر مار کو دفع کرتا ہی اور درمیان سانپ اور گوزن کے نہایت مرتبہ کی خصومت ہی
جب سانپ گوزن کو دیکھتا ہے اپنے سوراخ کی طرف چلا جاتا ہی اور گوزن اوسکے سوراخ پر منھ رکھکر دم کھینچتا ہی
وہ سانپ دم کی کشش سے باہر آجاتا ہے لکھا ہی کہ ایک گوزن کے تعاقب مین صیاد اور کتے جاتے تھے اوس گوزن کو
اثناے راہ مین سانپ ملا اولا اوسنے سانپ کو ہلاک کیا بعد ازان اپنی راہ لی پس معلوم ہوا کہ گوزن کے نزدیک
سانپ کا مارنا اپنے بچانے سے زیادہ تر بہتر ہے **خواص اجزا** مغز اوسکا صاحب فالج کو نافع ہے اور سب
زہرون کے واسطے تریاک ہے اوسکی شاخ کا اگر ایک ٹکڑا بھی انسان کے پاس ہوتا ہے درندے اوسکے پاس
نہین آتے اور اگر مکان کے دروازے پر لٹکاوین درندے مکان کے اندر نہ آوینگے اور اگر مکان مین اوسکا بخور کرین
سانپ اوس مکان سے چلے جاوینگے اور اگر دردزہ مین عورت کے باندھین وضع بہ آسانی کرے اور اگر جلا کر خاک
اوسکی دانتون مین ملین درد موقوف ہووے اور اشک چشم اوسکے خاصیت تریاک رکھتے ہین گوشت اوسکا دردشکم کو
مفید ہی خون اوسکا زہر خوردہ اور صاحب قولنج کو نافع ہے اور عسر البول کو مفید ہی اور پوست اوسکا اگر مکان مین جلاوین
چوہے اوس مکان سے چلے جاوینگے لکھا ہی کہ چمگادڑ اپنے آشیانہ مین اسکے بال رکھتا ہے تا حشرات گزندہ سے
محفوظ رہے بال اوسکے اگر صاحب نقرس کے پیر پر باندھین درد مین سکون پیدا ہو اور اوسکے پیر کی ہڈی جسکے پاس
ہو حشرات الارض سے محفوظ رہی اور اوسکے ناخن یا سرگین کا جس جگہ بخور کرین وہان سے حشرات الارض بھاگ جاوین

صورت گوزن کی یہ ہی



ملاکر صاحب صرع کی ناک مین ڈالین تو نافع ہو اور اگر اسکے پتہ کو خطمی کے ساتھ سر پر رکھین تو حشکا دفع ہو اور بال سر کے
دراز ہون اور اگر اسکو کسی درخت مین لگاوین تو اوس درخت مین کیڑے نہ پیدا ہونگے اور اگر اسمین جو شے کی اسکنی
ملاکر صاحب تعص لنیج استعمال کرے نافع ہو اور اگر سیاہ بیل کا پتہ آنکھ مین لگاوین تاریکی چشم زائل ہو اگر گھوڑے کے
اندر اسکی چربی لگاوین اور اوسکو گلے تک مین مین دفن کرین تمام مچھر مکان کے اوس گھڑے مین جمع ہو جاوینگے اور
اگر گردہ نر کا صاحب خنازیر کی گردن مین باندھین تو سود مند ہے اسکے گوشت کی مداومت امراض کثیرہ مثل بہق
اور سرطان اور خارش اور قوبا اور جذام اور داء الفیل پیدا کرتا ہے اور اگر گوسالہ کا خایہ پیسکر شراب کے ساتھ کوئی شخص
پی لے قوت باہ زیادہ ہو اور اگر بیضہ نیمبرشت کے ساتھ کھالے تو بھی یہی فائدہ دے اگر اسکی ہڈی کی خاک روغن کے
ساتھ خارش پر لگاوین نافع ہو اگر ناخن اوسکے جلاکر منجن کرین دانت نہایت سپید ہونگے اور اگر اسکو شہد اور
روغن اور سرکہ مین ملاکر کلف پر ضماد کرین تو کلف زائل ہو اور دم اوسکی جس موضع مین جلاوین وہان کے باشندے
خصومت پیدا ہوگی سیاہ گاے کا دودھ جو کے آٹے کے ساتھ ناسور اور بواسیر کو نافع ہے حدیث شریف مین آیا ہے
کہ شیر گاو کا استعمال کرو اسلیے کہ وہ ہر درخت کی پتی کھاتی ہے دودھ اسکا زردی کو دفع کرتا ہے اور روغن اسکا ہوام
گزیدہ اگر زخم پر لگاوے درد ساکن ہو اور کہنہ زخمون کو بھی نافع ہے اور خون اسکا دفع اورام ہے حکیم بلیناس نے
لکھا ہے کہ گاو نر کا پیشاب انسان کے پیشاب کے ساتھ ملاکر صاحب تپ ربع کے ہاتھ پیر کی انگلیون پر ڈالین اوسکا
عارضہ دفع ہوگا گوبر اسکا حزمہ کے سرکہ مین ملاکر دنبلون کو اوس سے ملین نرم اور پختہ ہو جاوینگے اگر مکان
مین سرگین گاو اور مازو کو جلاوین سب مچھر اور مکھی اوس مکان سے بھاگ جاوینگے سرگین گاو روغن گندم اور سرکہ

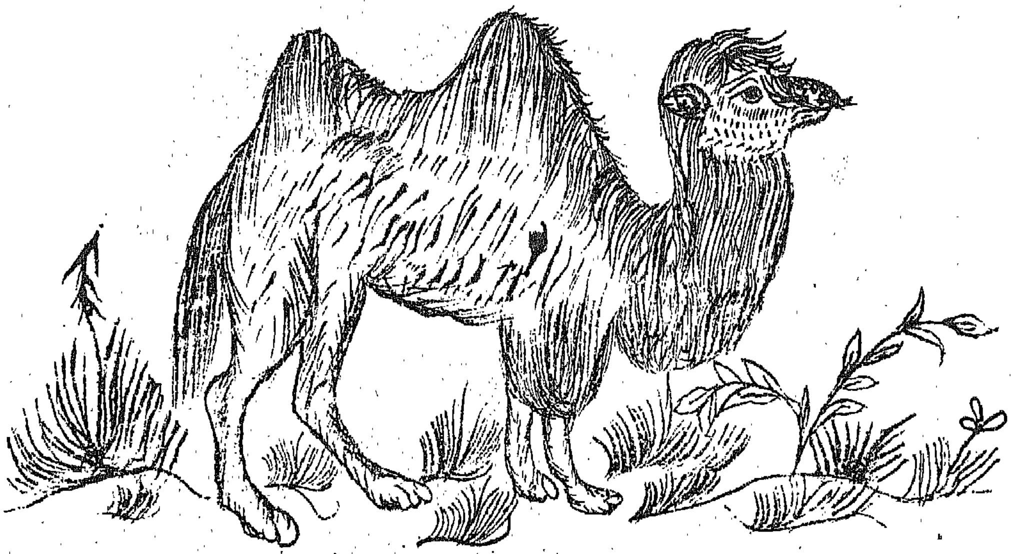


صورت بیل کی یہ ہے

شراب مین ملاکر جوش
بعد ازان قدرے
ضماد کرین تپش جس
لوہا رہ گیا ہو اوسپر
عرصہ مین نکل آویگا
گوزن اس جانور کی
گر جاتی ہین جب زمانہ
قریب آتا ہے ایسے
ہے کہ وہان ہر ایک کا
نئی شاخ نکل آتی

دین تا قصد ہو جاوے
سرگین خشک اوسمین
عضو مین کانٹا یا
لگاوین تین روز کے
بقر الوحش یعنے
ہر سال شاخ کہنہ
شاخ کے گرنے کا
مقام مین چلا جاتا
گذر دشوار ہو جب
ہین پھر اپنے مقام مین

صورت اونٹ کی بہ ہر

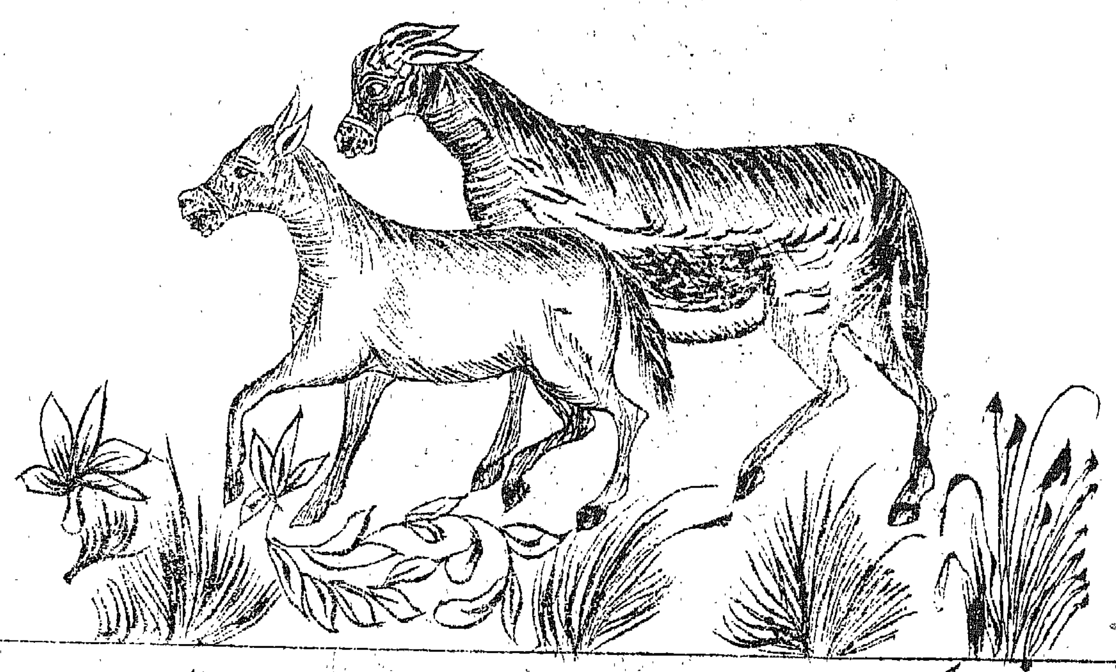


حاصل ہوتا ہے اور اوسمین زور بھی بہت ہوتا ہے مگر انسان کے نزدیک ذلیل اور خوار ہے اور انسان کا فرمان بردار ہے اور اسکے فک علی مین دانت نہین ہوتے نیچے کے دانتون سے کھاتا ہے اگر اسکو خصی بھی کرتے ہین زیادہ کام دیتا ہے اسلیے کہ دیر مین ضعیف ہوتا ہے اور جب اسکو غلبہ شہوت ہوتا ہے تلوار مارنے سے بھی باز نہین رہتا ہے اور اگر اسکی ناک مین روغن لگادین تو اوسکو عارضہ صرع لاحق ہوتا ہے اور اگر اوسکی شاخ مین روغن لگادین تو آواز نہین کرتا ہے اور ناخن اسکے روغن ملنے سے درست رہتے ہین اسکی رفتار کو عورت کی رفتار سے تشبیہ دیتے ہین جب جانور بیمار ہو اسکی شاخ پر ہاتھی دانت لگاوین بیماری دفع ہوجاویگی **خواص اجزا** اسکی شاخ کی خاک صاحب تپ ربع کو کھلاوین تو عارضہ دفع ہوگا اور اگر شراب کے ساتھ تناول کرین تو قوت باہ زیادہ ہو اور اگر ناک مین ڈالین رعاف کو سودمند ہو اور اگر مبروص استعمال کرے تو اوسکو بھی مفید ہے اور جہان اسکی شاخ جلاوین ٹڈی وہان سے بھاگ جاوے اور [illegible] ہلاک ہو ہڈی کا مغز روغن تازہ کے ساتھ اگر کان مین ڈالین درد مین سکون ہو اور اگر اسکا پتہ کو مولی کے بیج کے ساتھ ملا کر پانی اسکا جوش کرین بعد ازان اوسکو کلف پر استعمال کرین تو سودمند ہو اور اوسکے پتہ مین بمقدار مسور کے دانہ کے ایک پتھر ہوتا ہے اگر اوسکو آب شاہدانہ اور آب خرفہ کے ساتھ

جثہ کے یہ جانور تابعداری بہت کرتا ہے حتی کہ اگر ایک بچہ مہار پکڑ کے کھینچے جسطرف چاہے لیجاوے اور بار کش
ہوتا ہے یہانتک کہ تمام اسباب سفر کا اوسپر رکھتے ہین اور سوتے چلے جاتے ہین اور صابر بھی ہے اگر دس
روز تک پانی اور تین روز تک چارہ نہ دین تو کچھ اوسکو پروا نہین اوسیطرح بارکشی مین حاضر رہتا ہے چونکہ اوسکے
پیر بڑے ہوتے ہین اسلیے گردن بھی دراز ہوئی تا چارہ کھانے مین دقت نہووے اور وقت اوٹھانے بار کے
آسانی ہو اگر شتربان بقصور اوسکو مارتا ہے اوس سے بدلہ ضرور لیتا ہے اور اوسکو جوش شہوت ماہ
شباط مین ہوتا ہے اور اوسوقت مین چارہ کم کھاتا ہے اوسوقت اگر دو شتر کا بوجھ ایک پر رکھتے ہین کچھ گرانی
معلوم نہین ہوتی اور اگر عصارۂ فوتنج اوسکی ناک مین ڈالدین تو جوش اوسکا موقوف ہو جاویگا اور اپنے جنگل
مین جب بیمار ہوتا ہے درخت بلوط کی پتی کھاتا ہے مرض سے نجات پاتا ہے اگر سانپ کاٹتا ہے سرطان کھانے
سے اثر زہر کا زائل ہو جاتا ہے **خواص اجزا** اگر اسکی ہڈی کا مغز گندنا نبطی کے ساتھ زن حاملہ کے
شکم پہ ملین بچہ شکم سے گر پڑے گا اور لکھا ہے کہ اونٹ کے پتہ نہین ہوتا ہے مگر اوسکے جگر پر ایک پوست
اور اوسمین کسقدر لعاب ہوتا ہے اگر وہ لعاب بطور سرمہ کے لگاوین شبکوری زائل ہووے اور اگر سر پر
تو بال سیاہ اور دراز ہون اور گردن اور گلے کے درد کو بھی نافع ہو اور اگر نصف دانگ لعاب اور نصف دانگ
مشک ملاکر صاحب صرع کی ناک مین ڈالین تو نافع ہو اور اگر تین مرتبہ جگر اوسکا تناول کرین تاریکی چشم دفع
ہو اور اگر اسکے کھانے پر مداومت کرین تو پانی آنکھ کا بہنا موقوف ہو جاوے اور جس مقام پر اسکی
چربی رکھدین سانپ وہان سے گریز کرین اور اگر اوسکو پانی مین ملاکر بواسیر پر لگاوین تو درد موقوف
ہو جاوے اونٹ کے کان مین ایک غدود ہوتا ہے جب اوسکو نکالتے ہین پتھر ہو جاتا ہے اگر اوسکو
سرکہ کے ساتھ پیسین سپید ہو جاتا ہے اثر زہر کے دفع مین نہایت مؤثر ہے اور اگر ہڈی
اوسکی روغن زیتون کے ساتھ پیسکر صاحب صرع کے سر پر لگاوین تو نافع ہو اور اگر ساق کی ہڈی پیسکر
چیونٹی کے سوراخ مین ڈالین تو چیونٹیان وہان سے بھاگ جاوینگی اور اگر بال اوسکے بائین ران
باندھین سلسل بول کو مفید ہو اور اگر لڑکے کی ران پہ باندھین تو وہ فرش پر پیشاب نکرے گا اور اگر
بال اوسکے جلاکر خاک اوسکی ناک مین ڈالین رعاف کو نافع ہو اور خون جاری کو زخمون سے بند
کردے دودھ اوسکا تمام زہرون کو نافع اور درد دندان کو بھی کلی اوسکی مفید ہے پیشاب اسکا اگر دھوپ
مین رکھین جب جم جاوے اوسکو ناسور پر لگاوین تو نافع ہوگا اور اگر پیشاب اسکا پلاوین زردی چہرہ
دفع ہو اور قوت باہ زیادہ ہو اور اگر کان مین ڈالین درد موقوف ہو شیخ نے لکھا ہے کہ دافع رعاف
بھی ہے اور آثار زخم کو بھی دور کرتا ہے **بقر** یعنی بیل اس حیوان سے بھی انسان کو بہت نفع

اور عجیب امر یہ ہے کہ اگر تھوڑا اسگین اوسکا تنور مین ڈالدین سب روٹیان تنور سے گر پڑین اور اگر سبعنہ کی سپیدی کے ساتھ ناک مین ڈالین رعاف کو نافع ہو

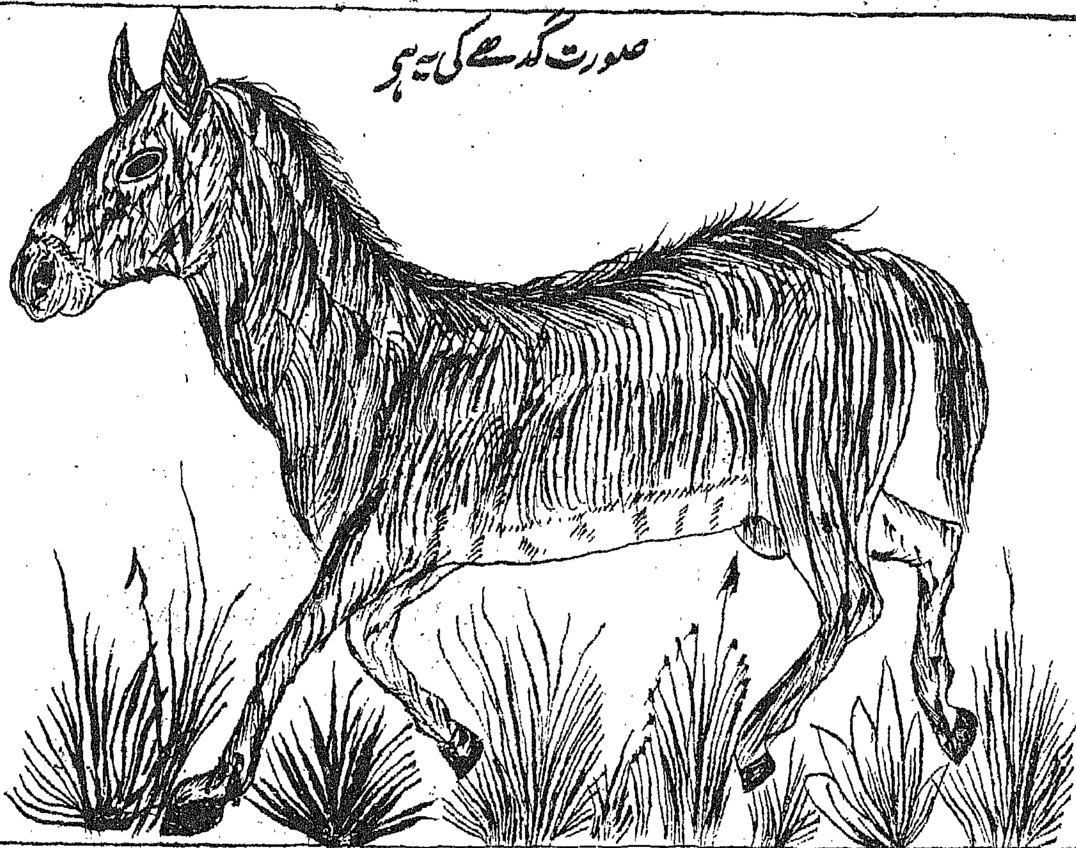
صورت گورخر کی یہ ہے



نوع چہارم نعم کے بیان مین یعنی وہ جانور جنکو چراتے ہین اور اونکے دودھ اور گوشت اور سم سے منتفع ہوتے ہین یہ نوع بہت ہوتی ہے اور منافع اسکے بہت ہین اور مطیع بھی سب سے زیادہ ہوتی ہے اور بوجہ کثرت کے کم قیمت بھی ہے اور انسان سے مانوس بہت ہوتی ہے مثل اور چوپایون کے بدخواہ اور گریزان نہین ہوتی ہے نہ دانت انکے مانند سباع کے ہوتے ہین اور نہ سم انکے مثل جانور سواری کے ہوتے ہین بلکہ بجاے سم کے انکے کھر ہوتے ہین اور ان جانورون کو بعوض سم کے شاخ عطا فرمائی ہے کام جو سم سے ہوتا ہے وہ شاخ سے کرین جس حیوان کی شاخ ہوتی ہے سم نہین ہوتے مگر گینڈے کے سم اور شاخ دونون ہین اور چونکہ غذا ان جانورون کی دانہ اور گھانس مقرر ہوئی خالق عالم نے ذہن انکے کشادہ اور دندان تیز پیدا فرمائے تاکہ اوسے دانہ او پوست کو خوب باریک کرکے کھالین اور چونکہ قوت ان مین زیادہ چاہیے تھی اسلیے شکم اونکے وسیع کیے گئے کہ بہت سی غذا کی اوسمین گنجایش ہو اور عجائب عالم سے ایک یہ امر ہے کہ دندان شتر باوجود حرکت بسیار روز کے نہین گھستے ہین ابل یعنی اونٹ حیوانات عجیب سے ہے مگر عجیب اوسکا ذہن خلائق سے جاتا رہا ہے اسوجہ سے کہ اکثر لوگ اوس سے واقف ہین اور جو شخص کہ ابتدا اگر دیکھے اوسکو نہایت تعجب ہوگا باوجود عظمت

کرم خوردہ کا بھی علاج بہتر ہے اور اگر ناک مین ڈالین خون رعاف موقوف ہو

صورت گدھے کی یہ ہے



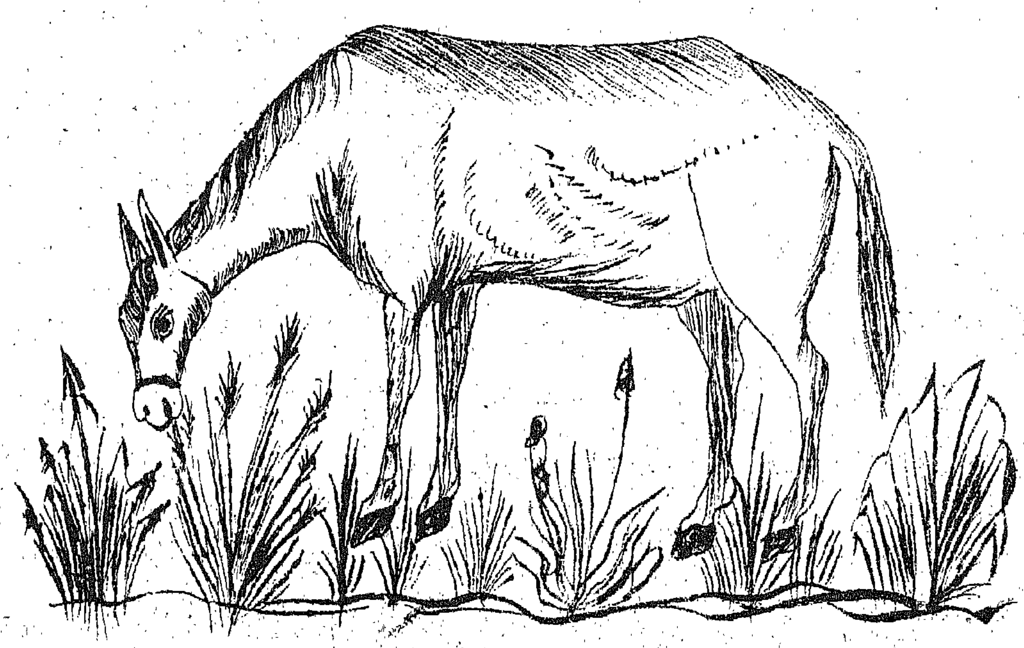
حمار الوحش یعنی گورخر یہ جانور آپس مین بہت مشابہ ہوتے ہین حتی کہ دیکھنے والے کو انکے درمیان مین تمیز کرنا بہت مشکل ہوتا ہے مادہ اسکی وضع حمل کی اوقات مین ایسے مقام کو چلی جاتی ہے کہ گذر ہر ایک کا وہان دشوار ہوتا ہے اور وہان جنتی ہے اور جب بچہ اوسکا قوی ہوجاتا ہے اوسوقت وہان سے مع بچہ اپنے مکان اصلی کو معاودت کرتی ہے اسلیے کہ نر انکے اگر بچہ نر دیکھتے ہین اوسکو خصی کرتے ہین تا وقت جوانی کے مادہ سے مزاحم ہو اور اوس جنس مین اتحاد بہت ہوتا ہے اگر ہزار ہون گے سب یکجا رہین گے اسیوجہ سے شکار انکا آسان ہے اگر ایک گورخر گرفتار ہوتا ہے سب اوسکے پاس مجتمع ہوتے ہین پس صیاد جسقدر چاہتا ہے اونمین سے گرفتار کرلیتا ہے گورخرون سے ایک قسم کا نام اجدریہ ہے لکھا ہے کہ اردشیر کے پاس ایک گھوڑا تھا اجدر نام ایک مرتبہ وہ جنگل کو چلا گیا اور گورخرون مین ملگیا اوس سے وہان اولاد ہوئی اوسکا نام اجدریہ ہے یہ قسم بہت حسین اور قوی ہوتی ہے **خواص اجزا** مغز اسکا روغن سیماب مین ملاکر بہق پر لگاوین نافع ہو اور جس شخص کو فرش پر پیشاب خطا ہو جاتا ہو اوسکو بھی نہایت مفید ہے شیخ نے لکھا ہے کہ گوشت اسکا صاحب نقرس کو مفید ہے اور چربی اوسکی روغن گل کے ساتھ کلف کو نافع ہے اور اگر اوسکے سم کی انگشتری صاحب جنون یا صاحب صرع رکھے مفید ہے اور اگر اوسکے سم کی خاک بطور سرمہ کے استعمال کرین شب کوری وغیرہ کو سود مند ہو

گدھے کو آگے کر لیتا ہے گدھا دہنے بائین دیکھتا جاتا ہے اور جب راہ ملتی ہو تو اپنے کان اور دُم خوب ہلاتا ہے یعنی اطلاع دیتا ہے اس امر کی کہ راہ مل گئی لکھا ہے کہ جب کتا اوسکی آواز سنتا ہے اوسکی پشت مین درد پیدا ہوتا ہے اور اوسی درد سے فریاد کرنے لگتا ہے اگر گدھے کے دونون کان باندھ دین تو آواز نکریگا اور اگر پتھر جیسے مثقال کا اوسکی دم مین باندھین تو بھی آواز نکریگا اور اگر عقرب گزیدہ کو اسطور سے گدھے پر اولٹا سوار کرین کہ منہ دُم کی طرف ہو تو درد اوس شخص سے منتقل ہوکر گدھے مین آجاویگا حکیم بلیناس نے کتاب خواص مین لکھا ہے کہ جب گدھا شیر کو دیکھتا ہے اپنی جگہ پہ کھڑا ہو جاتا ہے اور کبھی شیر کے پاس چلا جاتا ہے اور گمان کرتا ہے کہ بسبب قرب کے نجات ملے گی جیسے بکری کو جب بھیڑیا بلیجاتا ہے بکری اوسکے پیچھے چلی جاتی ہے اور خیال کرتی ہے کہ ہمراہی اسکی نافع ہوگی **خواص اجزا**

گدھے کی ہڈی کا مغز اگر کوئی کھالے تو اوسپر نسیان غالب ہو اور اگر روغن زیتون کے ہمراہ سر پہ لگادین تو بال بڑے ہون اور اگر دانت اوسکے اوس شخص کے سرھانے رکھین جسکو نیند نہ آتی ہو تو خواب اوسپر غلبہ کریگا جگر اوسکا اگر خشک کرکے صاحب تپ ربع کے باندھین نافع ہو اور اگر طحال اوسکی خشک کرکے عورت کی پستان پر طلا کرین تو دودھ پستان مین زیادہ ہوگا اگر ناخن اوسکے مصروع کو چند روز کھلاوین تو صرع زائل ہو اور اگر خنازیر پر لگاوین تو تحلیل ہون اور پتہ اسکا زیت کے ساتھ اگر سر پہ لگاوین تو بال سر کے دراز ہونگے حکیم بلیناس نے لکھا ہے کہ سم گدھے کا پیسکر اگر برص پر لگاوین اگرچہ کہنہ بھی ہو نافع ہوگا اور اگر زن حاملہ اسکا بخور لے باسانی وضع حمل کرے اور اگر جلا کر روغن جوز کے ساتھ ناسور پر استعمال کرین مفید ہو اور اگر تین بال اوسکے دُم سے اوسوقت لین کہ وہ اپنی مادہ کیطرف متوجہ ہو پس جسوقت اونکو ران پہ باندھین فی الحال غلبہ شہوت ہو جو شخص گوشت اسکا کھالے آفات زہر سے محفوظ رہے اور صاحب جذام کو بھی نافع ہے اور اگر اسکا گوشت اور چربی روغن زیتون کہنہ کے ساتھ استعمال کرین وجع مفاصل کو سودمند ہو اور نشان زخم بھی اسکی چربی سے دفع ہوتے ہین اور اگر پیشانی کا پوست جلا کر خاک اوسکی پانی مین ملادین جو لوگ اوس پانی کو تناول کرین درمیان اونکے خصومت واقع ہو اگر اوسکے دست چپ کی ہڈی کی انگشتری بنا کر صاحب صرع کی گردن مین ڈالے نہایت نافع ہو اور اوسکے خون کا طلا بواسیر کو مفید ہے اور جو لڑکا بدخلق ہو اوسکو دودھ اوسکا سودمند ہے اور اگر اسکے دودھ کو گرم کرکے کلی کرین درد دندان موقوف ہو اور پینا اوسکا ادویہ قاتل اور زہر ہلاہل رودہ و شکم اور سل اور سعال کو نافع ہے اور جو شخص ڈرتا ہو پوست خوشرنگ گدھے کا اپنے پاس رکھے خوف اوس سے دفع ہوگا اور اگر کسی شخص کے کوڑے کی ضرب کے سبب سے یا ہڈی کے ٹوٹنے کی وجہ سے درد ہو تازی کھال گدھے کی پہنکر سو رہے درد موقوف ہوگا اور اوسکی پیشانی کا پوست صاحب صرع کو نافع ہے اور اگر اوسکے دُم کے بال شراب کے ساتھ تناول کرین جنگ جو ہوگا جاحظ نے لکھا ہے کہ اگر اوسکے سرگین کا شیرہ گرم تناول کرے تو سنگ مثانہ دفع ہو اور درد دندان

نزدیک یہ ہے کہ منفذ اوسکا تنگ ہوتا ہے بچہ کے خروج کی وسعت اوسمین نہین ہوتی ہے اگر حاملہ ہوتی ہے ضیع حمل کی مصیبت مین ہلاک ہوجاتی ہے اسیوجہ سے نرومادہ کو جمع نہین ہونے دیتے ہین خواص اجزا اگر اوسکا نرمہ گوشت عورت کھالے یا اوسکے کان کا میل تناول کرے تو حاملہ نہوگی اگر انسان اسکا مغز کھالے حواس اوسکے مختل ہونگے اور اگر عورت حاملہ کھالے تو بچہ خبیث اور احمق پیدا ہوگا اور اگر دل اوسکا تناول کرے تو مہر گز حاملہ نہوگی اور اگر سم اسکا بمقدار پانچ درم کے جلاکر روغن آس کے ساتھ سر مین لگاوین تو بال پیدا ہونگے اور داء الثعلب کو بھی نافع ہے اور اگر کسی مکان مین اسکے سم اور بال اور سرگین کا بخور کرین چوہے اوس مکان سے بھاگ جاوینگے اور اگر اسکے خایہ کو خشک کرکے پارچہ ریشمی مین لپیٹ کر کسی چارپایہ کے باندھین تو اوسکو تکلیف راہ چلنے کی نہوگی اور اگر اسکے عرق کو عورت روئی مین لیکر احتمال کرے تو حاملہ نہوگی اور اگر پیشاب اسکا عورت حاملہ پی لے تو اسقاط حمل ہوگا اور اگر دروزہ کے وقت پی لے تو فی الحال وضع حمل کریگی جو مکھی کہ خچر کے پیچھے ہوتی ہے اگر اوسکو خشک کرکے بواسیر پر لگاوین تو نافع ہو اور اگر پیشانی کا پوست کسی مقام پر جلاوین تو اوس مقام مین کوئی کام انجام کو نہ پہونچیگا اگر اوسکے پوست کو چندے درخت سستر مین لٹکاوین بعد ازان عورت کی بازو پر باندھین تو اسقاط حمل اوسکو نہوگا

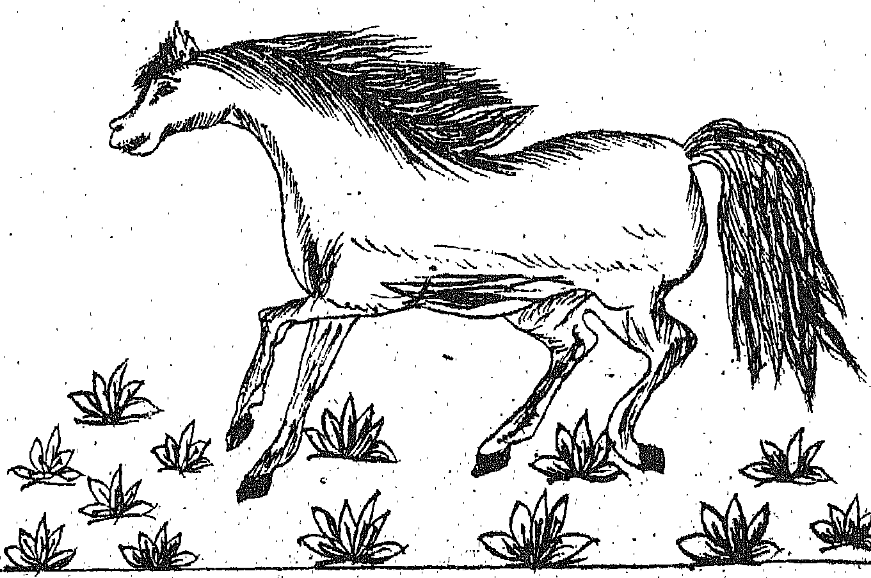
صورت خچر کی یہ ہے



حمار یعنی گدھا اعضا اوسکے کدر ہوتے ہین بسبب سردی کے اور قویٰ اوسکے بھی کدر ہوتے ہین ولیکن قوت حافظہ اسکی تیز ہوتی ہے حتیٰ کہ جس راہ سے ایک مرتبہ گذرتا ہے اوسکو یاد رکھتا ہے لکھا ہے کہ جب سائیس راہ بھول جاتا ہے

گلے سے سوتے مین آتی ہو موقوف ہو جاویگی گوشت اسکا دافع ریاح ہے اور دارچینی کے ہمراہ مبہی ہے اسکی دم کے بال اگر دروازہ کے عرض مین باندھین تو اوس مکان مین مچھر نہ آوینگے اگر مادہ اسپ کا سم عورت کے دامن کے نیچے جلاوین تو بچہ مردہ مع غلاف گر جاویگا اگر سم اسپ بدلگام کے مکان مین دفن کرین تو اوس مکان مین چوہے نہ رہینگے جیتے بیضہ سے نکلے اگر پہلے مرتبہ اوسکو گھوڑے کے سم مین پانی پلاوین تو باز اور شاہین وغیرہ اوس مرغ کو شکار نکریگا اور اگر گھوڑے کا کف اندام نہانی اور بغل مین لڑکے کے لگاوین تو وہان بال نہ پیدا ہونگے اور بواسیر پر لگاوین تو بھی نہایت نافع ہے اور اگر گھوڑیکا دودھ عورت کو اوس سے چھپا کر کھلاوین اور بعد اوسکے اوس سے مجامعت کرین تو وہ عورت حاملہ ہوگی اور اگر گھوڑے کے عرق کو انگور کے ساتھ عورت حاملہ کو کھلاوین تو اسقاط حمل ہو

صورت گھوڑے کی یہ ہے



اور اگر چہرے وغیرہ پر اس سے آہنی زخم اوسکا التیام پذیر ہوگا اور اگر اوسکی لید کی وضع حمل کے وقت عورت دھونی لیوے وضع مین اوسکو آسانی ہوگی اور اگر خشک کرکے زخم پر رکھین تو خون زخم بند ہو جاوے اور اگر عصارہ اوسکے سرگین کا ناک مین ڈالین تو خون رعاف کا بند ہو جاتا ہے اور اگر کان مین ڈالین تو درد کان کا موقوف ہو جاوے اور اگر نشان زخم پر لگاوین تو زائل ہون **البغل** یعنی خچر یہ جانور گھوڑے اور گدھے سے پیدا ہوتا ہے اگر مادہ اسپ ہے تو بچہ اوسکی شکل سے مشابہ ہوگا اور اگر مادہ خر ہے تو خر کے مشابہ ہوگا اور ہر عضو خچر کا گھوڑے اور گدھے کے عضو سے مشابہ ہوتا ہے اور اخلاق بھی مشترک ہوتے ہین اور آواز اور رفتار بھی دونون کے مشابہ ہوتی ہے عمر اوسکی دراز ہوتی ہے اسلیے کہ مجامعت کم کرتا ہے بعض کے نزدیک خچر کی مادہ حاملہ نہین ہوتی ہے اور بعض کے

بنایا کہ اسکو دو جانور کھینچتے تھے اور اوسپر مثل دس جانور کے بوجھ لدتا تھا اور نام اوسکا جرجر ہے **نوع سوم دواب کے بیان مین** یہ نوع بہترین قسم بہائم ہے از روے صورت کے اور کثیر النفع بھی ہے چونکہ انسان کو سواری کی طرف احتیاج بہت تھی اسوجہ سے جناب باری عز اسمہ نے نوع دواب کو انسان کی سواری کے واسطے پیدا فرمایا لکھا ہے کہ گھوڑے کی قوت سامعہ گدھے سے تیز ہے اسیوجہ سے گھوڑے کے کان چھوٹے اور گدھے کے کان بڑے پیدا کیے گئے اور چونکہ گھوڑا نازک مزاج ہے دم اوسکی دراز ہوئی تا مکھی وغیرہ کو دفع کرے اور مقصود دواب سے سواری تھی اسیوجہ سے اونکے سم ہوئے جس جانور کے سم ہوتے ہین اوسکے سینگھ نہین ہوتے اس مقام پر بعض اصناف دواب کا ذکر مع خواص اجزا مجملاً کیا جاتا ہے **فرس** یعنی گھوڑا بہترین حیوانات ہے بعد انسان کے صورت مین اور دوڑ مین سب سے زیادہ ہے اور اسمین خصائل ستودہ اور اخلاق مرضیہ مثل خوبصورتی اور تناسب اعضا اور صفائی رنگ اور تیز روی کے اکثر حاصل ہین اور اطاعت سوار کی تمام اقسام دواب سے زیادہ کرتا ہے بعض گھوڑونکی عادت ہوتی ہے کہ جب تک سواری مین رہتے ہین بول و براز نہین کرتے ہین اور اسپ چوگان کو سوار کے ہانکنے کی ضرورت نہین ہوتی تا وقتیکہ چوگان کو نہین گراتا ہے نہین ٹھہرتا ہے اسلیے کہ جانتا ہے کہ غرض اصلی سوار کی یہی ہے اور بعض گھوڑے وہ ہوتے ہین کہ اپنے سوار کو پہچانتے ہین سوا اوسکے اور کسیکو سواری نہین دیتے ابو عثمان مازنی نے لکھا ہے کہ خلیفہ ماموں رشید کے پاس ایک گھوڑا نام اوسکا عقبان تھا اوسکو اپنے ہاتھ سے گھانس دیا کرتا اور جب خلیفہ اوسکو آواز دیتا چلا آتا ایک روز اوس گھوڑے نے دیکھا کہ خلیفہ دوسرے گھوڑے کو گھانس دیتا ہے پس اوس روز سے نہ خلیفہ کے بولانے سے آیا اور نہ اوسکے ہاتھ سے گھانس کھائی اور گھوڑے کے مکارم اخلاق سے ایک یہ امر ہے جب کوئی گھوڑی بچہ چھوڑکر مرجاتی ہے اور گھوڑیان اوس بچہ کو دودھ دیتی ہین محمد بن سائب کلبی سے منقول ہے کہ ہزار گھوڑے حضرت داؤد علیہ السلام سے ورثہ مین حضرت سلیمان علیہ السلام کو پہونچے آپ اونکے دیکھنے مین مشغول تھے وقت نماز عصر کا آخر ہوگیا آپ نے سب کے ذبح کا حکم دیا مگر چند گھوڑے اوسمین سے کسی شخص کے پاس تھے وہ باقی رہ گئے منقول ہے کہ چند مردم کسی قوم کے آپ کے پاس کسی ضرورت کو آئے تھے جب ضرورت اونکی رفع ہوئی اپنے ملک کے عازم ہوے عرض کیا کہ یا نبی اللہ ملک ہمارا بہت دور دراز ہے کچھ خرچ عنایت ہو کہ اپنے وطن تک پہونچین آپ نے اوسی قسم سے ایک گھوڑا عنایت فرمایا اور ارشاد کیا کہ جب تم لوگ منزل پر پہونچا کرو گھوڑا اپنے غلام کو حوالہ کرنا اور تم شکار کیواسطے جانا اور لکڑی جمع کرنا شکار بہت جلد دستیاب ہوا کریگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ کوئی شکار جانے نہین پاتا جب وہ لوگ اپنے مکان پر پہونچے اوس گھوڑے کا توشہ سوار نام رکھا کہتے ہین کہ عربی گھوڑے اوسیکی نسل سے ہین **خواص اجزا** اگر گھوڑے کے دانت لڑکے کے باندھین تو لڑکے کے دانت بآسانی نکلینگے اور اگر کسیکے سرہانے رکھین تو جو آواز بعض شخصون کے

آتی تھی اور آواز ابابیل کی آواز سے مشابہ تھی حضرت سلیمان علیہ السلام نے اونھین کی لغت مین اونسے پوچھا تم کہان ہو اونھون نے کہا کہ اپنے شہر مین آپ نے فرمایا کہ شہر تمھارا اپنی جگہ سے ایک برس کی راہ پر ہٹ آیا ہے وہ نہایت متعجب ہوے بعدہ اوس قوم کو دعوت ایمان فرمائی اون لوگون نے ایمان قبول کیا اور اپنے ناخن سے چہرہ اپنا زخمی کرکے ہلاک ہو گئے آپ نے جنات کو حکم کیا کہ اس شہر کو اپنی جگہ پر نصب کرین اور شہر کو مردون سے خالی کرین پھر ایک قوم بنی اسرائیل کو وہان آباد فرمایا وہب ابن منبہ سے منقول ہے کہ جب حضرت سلیمان علیہ السلام پانی تناول فرماتے شیاطین ترشرو ہوتے مگر بوجہ حجاب ظرف کے حضرت اونکی ترشروئی ملاحظہ نفرماتے صخر جنی نے کہا کہ مین ایک ظرف آپ کے واسطے بناؤن کہ شفاف ہو اور مانع رویت نہو آپ نے فرمایا بہتر چنانچہ صخر جنی نے گیلاس شیشہ کا تیار کیا جب حضرت سلیمانؑ اوسمین پانی نوش فرماتے صورت شیاطین کی جو سامنے ہوتی معلوم ہوتی آپ کو یہ صنعت اوسکی بہت پسند آئی صخر جنی نے عرض کیا کہ اگر حکم ہو ایک شہر آپکے واسطے اس طور کا تیار کرون کہ آپ اوس شہر مین تشریف رکھین اور شہر کے باہر کی کیفیت آپکو بخوبی معلوم ہووے آپ نے اجازت دی اوسنے ایک مکان شیشہ کا تیار کیا جب حضرت سلیمانؑ اوس مکان مین رونق افروز ہوے جو شئے مکان کے اندر یا باہر ہوتی آپ کو بخوبی معلوم ہوتی لکھا ہے کہ صخر جنی نے ایک مکان اسقدر وسیع تیار کیا کہ تمام لشکر کی اوسمین گنجایش تھی اور زنانہ اور مردانہ جدا جدا بنایا اور مکان عدالت علیحدہ تھا کہ علما وغیرہ اوسمین جلوس کرتے اور حضرت سلیمان کے واسطے ایک مکان سب مکانون سے رفیع ترمرتب کیا اور اون مکانون کو بالوان مختلف اور جواہر بیش بہا سے مزین کیا جب حضرت سلیمان علیہ السلام اوس مکان مین رونق افروز ہوتے ہوا اوس عمارت عالی کو زمین سے اوٹھا لیجاتی اور آپ اپنے تمام لشکر کو ملاحظہ فرماتے جاتے اور جو شئے اوس مکان مین ہوتی بخوبی معلوم ہوتی تھی وہب ابن منبہ سے منقول ہے کہ بعض جنون نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے بیان کیا کہ بعض جزایر مین ہمنے نوع خیل کو بہت حسین اور سریع السیر دیکھا ہے آپ گھوڑے کو بہت دوست رکھتے تھے حکم کیا کہ اونمین سے چند گھوڑے یہان حاضر کرو جب جنات وہان گئے اونکی گرفتاری سے عاجز ہوے آخر کو یہ صلاح قرار پائی کہ جس چشمہ سے یہ پانی پیتے ہین وہان بجاے آب کے شراب بھر دیجاوے چنانچہ ایسا ہی کیا جب اون گھوڑون نے بجاے پانی کے شراب پی وہ سب بیہوش ہو گئے جنون نے اونکے منہ مین لگام دی اور اونکی پشت پر سوار ہو کے حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت مین حاضر لائے لکھا ہے کہ بعض جنات نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے عرض کیا کہ لوگون کو آٹا پیسنے کی نہایت تکلیف ہوتی ہے اگر اجازت ہو ہم ایک آلہ تیار کرین کہ آٹا باسانی تیار ہو جاوے آپ نے فرمایا کیا مضایقہ اونھون نے پنچکی ایجاد کی لکھا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام عمارت کے واسطے پتھر دور سے منگواتے تھے جنات سے کہا کہ ہم ایک آلہ ایسا تیار کرین کہ ایک دانہ دو دانہ کے برابر بوجھ لے چلے چنانچہ اونھون نے ایک آلہ مثل گاڑی

صورت دیو صخر کی یہ ہے



صورت دفیلدن کی یہ ہے



فصل ۳ - دیوون کے افعال عجیبہ کے بیان مین جو دیوؤن نے حضرت سلیمان علیہ السلام

کی خدمت مین ایجاد کیے قنطیطوس بادشاہ جن کا مسکن اوسکا صحراے ہند ہے اطاعت حضرت سلیمان علیہ السلام مین تھا اوسکے بھائی کا نام قفطیس ہے ہر سال مین ایک مرتبہ اوس سے اور بادشاہ سے کسی پہاڑ کی چوٹی پر ملاقات ہوتی ہے بادشاہ اوس سے عہد تازہ کرکے اوسکو ہمراہ جنات مشرق اور مغرب کے اطراف عالم مین روانہ کرتا ہے تا حالات سے ہر ملک کے مطلع کرے اور مردم کو مسخر کرے نقل ہے کہ ملک مغرب مین ایک شہر ہے بادشاہ وہانکا کافر ہے اکثر سلاطین نے اوسطرف قصد کیا مگر کوئی فتحیاب نہوا حضرت سلیمان نے قفطیس کو طلب فرمایا اور اوس شہر کا حال دریافت فرمایا اوسنے بیان کیا کہ وہ شہر حضرت شیث بن آدم علیہما السلام نے بنایا تھا اور وہان اولاد اونکی رہتی تھی زمانہ حضرت موسی علیہ السلام تک وہ لوگ مومن تھے بعد ازان زبرجد سبز کا ایک بت بنایا اب اوسکی پرستش کرتے ہین حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ اوس شہر کو مع ساکنین شہر کے اوٹھالا قفطیس نے کہا میرے واسطے خداے پاک سے قوت طلب کیجیے آپ نے دعا کی اوسکو قوت جناب باری سے عنایت ہوئی قفطیس اوس شہر کو مع ساکنان شہر اوٹھالایا حضرت سلیمان علیہ السلام واسطے سیر کے جب وہین داخل ہوے وہ قوم خضوع اور خشوع کرنے لگی اور اوس قوم کی عجیب صورت تھی رنگ اونکا سیاہ اور بال اونکے گھوڑے کی دم کے بالون سے مشابہ آنکھین سانپ کی آنکھون کے مانند ناخن ہنسیا کے مثل جسم سے رال کی بو

شکل اوسکی مثل بندر کے اور ناخن اوسکے ہنسیا کے مانند تھے اور اوسکے ہاتھ مین بربط تھا آپ نے اوسکا نام اور کام پوچھا اوسنے عرض کیا کہ نام میرا جبرہ بن حارث ہی اور بربط مین نے وضع کیا ہے آپ نے اوسکو بھی محبوس فرمایا بعد ازان ایک کو دیکھا کہ منہ اوسکا پشت پر تھا اوسکا بھی نام اور عمل دریافت کرکے قید کیا بعد ازان ایک کو دیکھا کہ اوسکے چار پیر اور دو سر تھے ایک سر پیچھے پر مثل شیر کے چہرہ کے تھا اور بدن اوسکا مانند ہاتھی کے تھا پھر ایک صورت نمود ہوئی الشکل ہاتھی کے اور ہاتھ اوسکے مانند پنجہ شیر کے اور پیر اوسکے مانند پاے مرغ کے تھے حضرت سلیمان علیہ السلام ہر ایک کا کام اور نام دریافت فرماتے اور قید کا حکم دیتے

صورت دیو مہر بن خفان کی یہ ہے



صورت دیو ملہان کی یہ ہے



صورت دیو جبرہ بن حارث کی یہ ہے



صورت دیو سمحون کی یہ ہے



علیہ السلام انکو بنظر غور ملاحظہ فرماتے تھے اور اونکے اشکال سے متعجب ہوتے تھے بعض کا رنگ سرخ اور بعض کا زرد اور بعض کا سپید اور بعض کا سیاہ اور بعض کا ابلق تھا اور بعض کا بصورت گاو اور بعض بصورت شتر اور بعض بصورت پلنگ اور بعض بصورت خر اور سونڈ انکی مثل ہاتھی کے تھی سبھون نے آپ کو سجدہ کیا حضرت سلیمانؑ درگاہ آلہی مین سجدہ شکر بجالائے پھر آپ نے جنون سے پوچھا کہ صورتین تمہاری کس وجہ سے مختلف ہین اون لوگون نے کہا کہ بسبب معاصی کے صورتون مین اختلاف پیدا ہوا اور یہ بھی ایک سبب ہے کہ مرد ہماری عورتون شیاطین کے ساتھ مختلط ہوے اور اونسے مناکحت کی اونسے اولاد ہماری مختلف الاشکال پیدا ہوئی جب سلیمان علیہ السلام نے اس قوم کو ملاحظہ فرمایا خیال شریف مین گذرا کہ اگر یہ بیکار رہینگے انسے اکثر فساد پیدا ہونگے انکو اعمال شاقہ کی تکلیف دی بعض کو لوہے ناپنے کے کام مین رکھا اور بعض کو سنگ تراشی سپرد کی اور بعض تعمیر شہر وغیرہ مین مامور ہوے اور عورتین اونکی سوت اور ریشم کے کاتنے اور کپڑا بننے مین مصروف کی گئین اور کسیکو آٹا پیسنے کا حکم ہوا اور کوئی روٹی پکاتی اور کوئی کھانا تیار کرتی جو دیگ تیار ہوتی اوسمین ہزار آدمی کھاتے اور کوئی قصابی کرتا اور کوئی دریا اور معدن سے جواہر نکالتا لکھا ہے کہ صخر نامے جن اطاعت حضرت سلیمان سے منحرف تھا آپ نے حکم کیا کہ اوسکو حاضر کرین سب لوگون نے عرض کیا کہ اوسکی قوت سے ہم لوگ عاجز ہین جس چشمہ پر وہ پانی پیتا تھا اوسمین شراب ملادی جب پانی پینے آیا شراب کی بو پائی پانی نہ پیا دوسرے روز پھر آیا اور پلٹ گیا تیسرے روز غایت تشنگی سے صبر نہو سکا اوس چشمہ سے پانی پیا اور بیہوش ہوا اور دیو اوسکے گرد جمع ہوے اونکے ساتھ فوج حضرت سلیمانؑ کی بھی پہونچی اوسکو نہایت خجالت ہوئی اون لوگون نے اوسکو اوٹھا کر خدمت شریف مین حاضر کیا اوسکے منھ اور ناک سے آگ کے شعلے نکلتے تھے جب خدمت شریف مین حاضر ہوا اور خاتم سلیمانی دیکھی وہ قوت اوسکی جاتی رہی اور سجدہ کیا اور اطاعت قبول کی اور آپ کے وسیلہ سے اپنے گناہ ماضیہ کی آمرزش چاہی وہب ابن منبہ سے حکایت ہے کہ جب حضرت سلیمان علیہ السلام کو دوسری مرتبہ بادشاہت ہوئی اللہ تعالے نے صرصر کو حکم کیا کہ شیاطین کو حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس حاضر کرے چنانچہ سب شیاطین آپ کی خدمت مین حاضر ہوے حضرت سلیمان علیہ السلام ایک ایک کی شکل بغور ملاحظہ فرماتے تھے ایک کو دیکھا کہ نصف جسم اوسکا مثل بلی کے تھا آپ نے اوسکا نام دریافت فرمایا اوسنے مہر بن خفان ابن فیلان بیان کیا آپ نے ارشاد کیا کہ کام تیرا کیا ہے اوسنے عرض کیا کہ کام میرا غنا اور پینا شراب کا ہے اور وطن میرا ملک ہند مین ہے انسان کو سرود اور شراب کی طرف متوجہ کرتا ہون آپ نے اوسکی قید کا حکم کیا دوسرے کو بہیئت قبیح ملاحظہ فرمایا رنگ اوسکا مثل دھوئین کے تھا بدن موسے اوسکے قطرے خون کے ٹپکتے تھے آپ نے اوسکا نام اور کام پوچھا اوسنے عرض کیا کہ نام میرا ملہال بن محول ہے اور کام میرا خونریزی ہے آپ نے اوسکی قید کا حکم دیا اوسنے عرض کیا کہ مجکو مقید نفرمائیے مین تمام ظالمین روے زمین کو آپ کا مطیع کر دونگا اور آپکی سلطنت مین خرابی نہ ڈالونگا بعد ازان پھر ایک شیطان سامنے آیا

دیو سے ہے بشکل عورتون کے ہوتا ہے لکھا ہی کہ یہ اکثر جنگل مین رہتے ہین اگر انسان کو پاتے ہین اوس سے کھیلتے ہین جیسے بلی چوہے سے کھیلتی ہے لکھا ہی کہ ایک شخص کو وقت شب کے بھیڑیے نے گھیرا اوسنے فریاد کی جب کوئی نہ آیا پکار کے کہا میرے پاس سو دینار ہین جو شخص مجکو اس بلا سے نجات دے سو دینار اوسکو دون لوگون نے جانا کہ یہ آواز سعلاۃ کی ہے اور کوئی اوسکی طرف نگیا آخر اوس شخص کو بھیڑیے نے ہلاک کیا جاحظ نے لکھا ہی کہ سعلاۃ جن کی عورت کو کہتے ہین سعلاۃ جب کسی خوبصورت شخص کو دیکھتی ہے اوسپر عاشق ہوتی ہے لکھا ہی کہ عمرو بن یربوع ایک جوان خوبصورت تھا سعلاۃ نے اوسکو دیکھا اور اوسپر عاشق ہوئی چنانچہ اون دونون مین موافقت اور مواصلت ہوئی اور اوس سے اولاد پیدا ہوئی اور مدت دراز تک وہ دونون یکجا رہے ایک شب برق چمکی وہ سعلاۃ چلی گئی اوسکی اولاد کو بنو سعلاۃ کہتے ہین اور ایک قسم عدار ہے یہ بھی عورتون کی صورت پر متمثل ہوتی ہین ایک یمن اور تہامہ اور مصر مین ہوتی ہین یہ اگر کسی انسان کو دیکھتی ہین اوسکے ساتھ مجامعت کرتی ہین اور منجملہ اونکے دلہاث ہے یہ جزائر مین رہتی ہین اور بصورت انسان کے ہوتی ہین اور شتر مرغ پر سوار ہوتی ہین غذا اونکی گوشت حیوانات ہے جو حیوان دریا مین غرق ہوکے کنارہ پر آ لگتا ہے اوسکو کھاتے ہین لکھا ہی کہ ایک مرتبہ کوئی دیو اس قوم کا کشتی پر چڑھ گیا ارباب کشتی نے اوس سے جنگ و جدال کی اوسنے ایک آواز اس زور سے کی کہ سب ارباب کشتی بیہوش ہوکر گر پڑے جو اوسکو کشتی سے مطلوب تھا لے لیا اور ایک قسم شق ہی نصف اول صورت انسان کے مشابہ ہوتا ہے یہ انسان سے اکثر متعرض ہوتے ہین لکھا ہی کہ علقمہ بن صفوان بن امیہ ایک رات بعزم مکہ گھر سے نکلا اثنائے راہ مین جب جومان مین پہونچا ایک شق سے ملاقات ہوئی بعد قیل و قال کے دونون مین تلوار چلی اور دونون ہلاک ہوئے اور یہ خبر مشہور ہوئی کہ علقمہ بن صفوان کو جن نے قتل کیا اور ایک قسم مذہب ہے یہ شیاطین خدمت انسان کی ہمیشہ کیا کرتے ہین اور فریب دہی مین سرگرم رہتے ہین اور عجائب غرائب چیزین بطور کشف کے دکھلایا کرتی ہین یہانتک کہ اوسکو اپنی کرامت کا یقین ہوتا ہے اور متکبر ہو جاتا ہی اور بسبب تکبر کے ہلاک ہو جاتا ہے لکھا ہے کہ ایک شخص عابد تھا ایک روز ایک مہمان اوسکے عبادتخانہ مین آیا اور عبادتخانہ مین سوائے عابد کے کوئی نتھا وقت شب کے اوسکے پاس ایک چراغ اور ایک خوان کھانے کا دیکھا مہمان کو تعجب ہوا عابد سے پوچھا کہ یہ خوان کہان سے آیا ہی اور آپ اسکو کیون نہین تناول فرماتے ہین اور نہ کسی کو دیتے ہین عابد نے جواب شافی نہ دیا جب اوسنے مبالغہ کیا عابد نے کہا کہ ایک مدت دراز سے شیطان ہر شب یہ خوان میرے پاس لاتا ہے اور چاہتا ہی کہ یہ فعل میرا عابد کرامت پر محمول کرے مجکو ابتدا سے معلوم ہوا کہ یہ حرکت شیطان کی ہے جب عابد نے یہ کلام کیا فی الحال وہ چراغ اور خوان ناپدید ہوا لکھا ہی کہ جب شیاطین اور پری جان کو حضرت سلیمان علیہ السلام کی اطاعت کا حکم ہوا جبرئیل علیہ السلام سب کو حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت مین حاضر لائے حضرت سلیمان

اوس سے دریافت کرکے تجھسے اطلاع کرینگی لکھا ہی کہ جمعہ کے روز کنارے دریا کے ایک تخت بچھاتے ہین اور ابلیس اوس تخت پر بیٹھتا ہے اور اوسکی فوج گرد اوسکے جمع ہوتی ہے جو شخص اونمین خبیث زیادہ ہوتا ہی مقرب زیادہ ہوتا ہی اور ہر شخص اپنے اعمال ساتون روز کے بیان کرتا ہے ابلیس سب سے دریافت کرتا ہے تونے کیا کام کیا ہر ایک بیان کرتا ہے وہ ملعون خوش ہوکے موافق اوسکی خدمت کے انعام دیتا ہے اور مرتبہ اوسکا بڑھاتا ہے

فصل ۲ – بعض شیاطین کے بیان مین

ایک قسم شیاطین کی غول ہے حکمانے لکھا ہی کہ غول حیوان شاذہ سے ہے بیابان مین ہوتا ہے گاہے رات کو اور کبھی دنکو مسافر کو دھوکا دیکے راہ راست سے پھیر دیتا ہے لکھا ہی کہ جب شیاطین آسمان کی طرف متوجہ ہوتے ہین شہاب ثاقب اونپر پڑتا ہے بعض جلکر خاک ہو جاتے ہین اونمین سے بعض دریا مین گرتے ہین اوس سے نہنگ پیدا ہوتے ہین اور بعض شہر مین اوس سے وبا یعنی ہیضہ کی بیماری پیدا ہوتی ہے اور بعض صحرا مین جو صحرا مین گرتے ہین اونسے غول پیدا ہوتے ہین جاحظ نے لکھا ہے غول دیو ہے کہ انسان سے سفر وغیرہ مین متعرض ہوتا ہی اور ہر وقت ایک شکل جدید پر ظاہر ہوتا ہی ایک شخص ناقل ہے کہ مین نے دیو کو دیکھا تھا سر سے ناف تک بشکل انسان تھا اور ناف سے بصورت اسپ

صورت دیو اسپ کی یہ ہے



بعض صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین نے سفر مین غول کو دیکھا ہی حضرت عمر خلیفہ ثانی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین کہ قبل زمان بعثت حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شام کی راہ مین مین نے غول کو دیکھا تھا اور یہ حکایت مشہور ہے کہ آپ نے غول کو تلوار سے قتل فرمایا تھا اور ایک قسم سعلات ہے یہ بھی قسم

اور برص کو اچھا کرتا اور مردہ کو زندہ کرتا ہون اور جو شخص یہ کام کرے وہی معبود ہے پس مجکو تم لوگ کس وجہ سے عبد کہتے ہو جب مرقس نے یہ کلام سنا دجیس کے پاس جا کر یہ حکایت بیان کی پس وہ دونون متفق ہو کر مینوس کے پاس گئے اور پیغام بیان کیا بوقاس کے دل مین یہ اعتقاد راسخ ہو گیا گمراہ ہوا اور بہتیرون کو گمراہ کیا چنانچہ قوم انکی یہ اور اسکے تابعین سے ہین نعوذ باللہ منہا لکہا ہی کہ عبد اللہ نامے ایک شخص قوم بنی اسرائیل سے بڑا عابد تہا ایک مرتبہ سنا کہ چند آدمی کسی درخت کی پرستش کرتے ہین اپنے مکان سے تبر لیکر اس ارادہ پر چلا کہ اوس درخت کو قطع کرے راہ مین ابلیس بصورت انسان اوسکے پاس آیا اور پوچھا تو کہان جاتا ہے اوسنے اپنا ارادہ بیان کیا ابلیس نے کہا اگر تو اوس درخت کو قطع کریگا وہ قوم دوسرے درخت کی پرستش کریگی تو جا کر اپنی عبادت کر عابد نے کہا کہ یہ عبادت مجکو اوس عبادت سے اولی ہے جب ابلیس نے دیکہا کہ اس سبب مین عابد آبا لڑائی پر آمادہ ہوا اور کہا مین نہ کاٹنے دونگا آخر دونون مین کشتی ہوئی عابد ابلیس کو گرا کر اوسکے سینہ پر چڑہ بیٹہا ابلیس نے کہا مجکو چہوڑدے مین ایک بات تجسے کہونگا جب خلاصی پائی سیدہا اٹہ آیا اور کہا اللہ تعالی نے تجپر کاٹنا اس درخت کا واجب نہین کیا ہے عابد نے کہا مین اوسکو ضرور قطع کرونگا پہر دوسری مرتبہ کشتی ہوئی اور پہر عابد سینہ پر سوار ہوا ابلیس نے کہا مجکو چہوڑدے مین تجسے ایک بات کہونگا کہ تیرے واسطے اس قطع درخت سے بہتر ہوگا عابد اوسکے سینہ سے اوٹہا اور پوچہا کہ کیا کہتا ہی اوسنے کہا بیشک تو مرد فقیر ہے اگر تیرے پاس مال ہووے اور تو اوسکو فقرا اور مساکین وغیرہ کو تقسیم کرے تو بہتر ہے اس درخت کے کاٹنے سے مین تجکو ہر روز دو دینار دونگا یعنی ہر روز صبح کو دو دینار تجکو تیرے سرہانے ملین گے اونکو لیکر فقرا اور مساکین پر تقسیم کرنا اور اس درخت کو نہ کاٹ عابد اس قول پر راضی ہوا اور اپنے مکان پر آیا صبحکو دو دینار اسکو ملے دوسرے روز پہر دو دینار پائے تیسرے روز دینار نہ ملے غصہ مین تبر اوٹہا کر درخت کیطرف چلا ابلیس بصورت پیر مرد اوسکے سامنے ہوا اور عزم پوچہا اوسنے وہی ارادہ اول بیان کیا پیر مرد نے کہا نہ کاٹنے دونگا پہر کشتی ہوئی ابلیس نے عابد کو مثل گنجشک کے زمین سے اوٹہا کر پہینکدیا عابد نے کہا آج کیا سبب تہا کہ تو غالب ہوا ابلیس نے کہا اوس روز تو خدا کی راہ پر تہا اور آج دینار کے واسطے تو لڑتا ہی اسواسطے مین غالب ہوا حکایت ہی کہ ایک شخص مزدک نامے نے زمانہ قباد بن فیروز مین دعوی نبوت کیا تہا اور بہت لوگ اوسکے مطیع ہوئے نوشیروان نے ایک روز مین اوسکے بارہ ہزار آدمی کہ اوسکے مطیع تہے ہلاک کیا چند لوگ اوسکے ناصرین سے جابر ہوکر بلاد مین متفرق ہوئے جب اون قبیلہ سے کوئی مرجاتا اول شب دفن کے شیطان اوس مردے کی شکل پر آتا اور کہتا کہ مین اعزہ واقربا کی رخصت کو آیا ہون اور تمکو خبر دیتا ہون کہ دین مزدک کا حق ہے یہ عادت اوس قوم مین جاری رہی کہ اوس شب کو تمام عزیز قریب میت کے یکجا ہوکر اوسکی انتظار کرتے ہین حتی کہ اگر میت کسی کا قرضدار ہوتا ہے قرضخواہ سے کہتے ہین کہ تو صبر کر ہم رات کو

اور سبکو اونکے سجدہ کرنیکا حکم ہوا عزازیل نے اپنے ربکا حکم نمانا اور مردود ہوا جن بھی مثل انسان کے بعض نیک اور
بعض بد اور بعض کافر اور بعض مسلمان ہین اور ہر شخص اپنے رئیس کے حکم کا مطیع ہی مجاہد نے لکھا ہی کہ ابلیس کے پانچ لڑکے
ہین بتبر اعور مسوط داسم زلنبور بتبر صاحب مصائب ہی اور اعور صاحب زنا ہی اور مسوط صاحب کذب ہی اور داسم
صاحب فتنہ و فساد ہی اور زلنبور صاحب خصومت ہی ابی عمامہ سی حدیث شریف مین منقول ہی کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب ابلیس زمین پر اوتارا گیا عرض کی یا اللہ تو نے مجکو زمین پر اوتارا اور مجکو رجیم گردانا میرے واسطی کوئی
مکان مقرر فرما حکم ہوا کہ حمام تیرا گھر ہی پھر عرض کیا کہ میرے واسطے کوئی مجلس معین ہو حکم آلہی ہوا بازار پھر کہا کہ طعام میری واسطی کیا
ہی ارشاد ہوا جس پر کہ نام خدا نہ لیا جاوے پھر پانی کی درخواست کی فرمایا سب نشے تیری واسطی پانی ہین اسنی کہا میرے واسطے کوئی موذن مقرر
ہو ارشاد ہوا کہ اہل مزامیر تیرے موذن ہین پھر اوسنے کہا میرے لیے کوئی قرآن معین فرما حکم کیا شعر تیرا قرآن ہے
اوسنے کہا میرے واسطے کوئی کتاب معین ہو حکم کیا کہ نقش و نگار تیرے لیے کتاب ہی پھر اوسنے کہا میرے واسطی
قصہ کیا ہے ارشاد ہوا کہ کذب بعدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شیطان بطرق متعددہ
اولاد آدم کے پاس آتا ہی **فصل ا۔ شیطان کے مکائد عجیبہ کے بیان مین** حدیث شریف مین
وارد ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک شخص قوم بنی اسرائیل مین برصیصا نامے عابد تھا شیطان
نے اتفاقًا ایک لونڈی کو دبی خناق کیا اور اوس لونڈی کے عزیزون کے دلوں مین یہ امر راسخ کیا کہ دوا اس مرض کی
برصیصا کے پاس ہے لونڈی کو اوسکے پاس لے گئے اوسنے اقبال نکیا نہایت منت اور سماجت سے اوسکو (یعنی گلے کا عارضہ ۱۲)
راضی کیا اور اوس جاریہ کو وہین چھوڑا تا یہ شخص معالجہ کرے پس شیطان نے اوس عابد کے دل مین یہ وسوسہ
ڈالا کہ اس جاریہ سے صحبت کرے چنانچہ عابد سے یہ امر سرزد ہوا بعد ازان یہ وسوسہ ڈالا کہ یہ جاریہ لوگون سے بیان
کریگی اور تو بدنام ہوگا اسکو قتل کر اور لوگون سے بیان کر کہ وہ مر گئی چنانچہ عابد نے اوسکو ہلاک کرکے دفن کیا پھر
ابلیس نے اوس جاریہ کے گھر والون کے دل مین یہ بات ڈالی کہ عابد نے اوسکو قتل کیا اور لوگون سے مرگ کا حیلہ کرتا ہی
اوسکے گھر والے عابد کے پاس آئے اور کہا کہ جاریہ کہان ہی اوسنے کہا کہ مر گئی اون لوگون نے عابد کو گرفتار کیا کہ ہم
تجکو قتل کرینگے تو نے جاریہ کو قتل کیا ہے ابلیس عابد کے پاس آیا اور بیان کیا کہ یہ سب کام مین نے کیے ہین اگر
تجکو اس واقعہ سے خلاصی منظور ہے دو مرتبہ مجکو سجدہ کر عابد نے اوسکو سجدہ کیا لوگون نے اوسکو بسبب کفر کے
ہلاک کیا لکھا ہی کہ جب حضرت عیسی علیہ السلام آسمان پر تشریف لے گئے آپ کے اصحاب قوم کو مسائل توحید
تلقین کرنے لگے اور بزرگترین اصحاب چار تھے مرقش و یحیّس و منتیوس و ثبوقاس ہر ایک نے انمین سے صومعہ
بنایا اور عبادت کرنے لگے اور کبھی صومعہ سے باہر نہ نکلے حتی کہ ایک مرتبہ ابلیس مرقس کے پاس گیا مرقس نے
پوچھا تو کون ہے ابلیس نے جواب دیا کہ مجکو عیسی نے تم چارون کے پاس بھیجا ہے اور پیغام دیا ہے کہ مین نا بینا

میری سوت بنی ہوا وسکو تو روک نہین تو میرے ہاتھ سے ہلاک ہوگی وہ بہت غصہ ہوا اور کہا کہ تو جھوٹی ہی عورت نے کہا اگر تو کہے تو مین تجکو یہ دکھلا دون جب بزاز بھی گھبرایا اور کہا اچھا تو دکھلادے وہ قحبہ وقت کی منتظر رہی ایک شب اتفاقاً بزاز کی عورت پردہ ری مین گئی یہ عورت خبر پاکے بہت خوش ہوئی اور آدھی رات کو بزاز کے مکان پر گئی اور پکار کے کہا جلد آ تا تجکو تماشا دکھلا دون بزاز اوس عورت کے ہمراہ ہوا جب عورت اپنے مکان پر لائی چند آدمی وہین پہلی وہان بیٹھے تھے فوراً اوس بزاز کو باندھکر ڈالدیا اور اوسکے مکان پر جاکر جو کچھ تھا لوٹ لائے اور اوسکو چھوڑ دیا

حکایت ہی کہ ایک پیر مرد تونگر نے جوان عورت کی خواستگاری کی اوس عورت کے باپ نے بطمع زر قبول کیا اوس عورت نے سنا اوسکو پسند نہ آیا اوس شخص کے پاس پیغام بھیجا کہ میرے باپ نے تیرے ساتھ میرا نکاح قرار دیا ہی مین بھی راضی ہون مگر بال میرے سپید ہو چکے ہین بعد عقد کے پھر شکایت نکرنا مین پہلے سے تجکو مطلع کرتی ہون اوس شخص نے جب یہ کلام سنا اوسکے ساتھ عقد سے انکار کیا بعد تھوڑے عرصہ کے اوس عورت کا نکاح ایک جوان کے ساتھ ہوگیا ایک روز پھر پیر مرد کے پاس پیغام بھیجا کہ واللہ ابھی تک میرا ایک بال سپید نہین ہوا مجھے بیسوان برس ہی مگر جیسے مرد جوان عورت چاہتے ہین ویسی ہی عورتین جوان مرد چاہتی ہین اسیوجہ سے مین نے تیرے ساتھ حیلہ کیا اور اپنی زوجیت سے تجکو باز رکھا واللہ اعلم بالصواب

نوع ثانی جن کے بیان مین لکھا ہی کہ جن حیوان آتشی شفاف الجرم ہین انکو قدرت ہی جس شکل مین چاہین آجاوین وجود جن مین اختلاف ہی بعض قائل ہین کہ جن کا وجود نہین اور بعض کہتے ہین کہ جن اور شیاطین انسان مردہ ہین اور جو ذکر انکا قرآن پاک مین ہی مراد اون سے انسان مردہ ہی کہ اونکو شیاطین کہتے ہین اور قول صحیح یہ ہی کہ جن ایک قسم کے حیوان ہین خالق عالم نے انکو آتش سے پیدا فرمایا ہی چنانچہ صراحت آیہ پاک سے ظاہر ہی وَالْجَانَّ خَلَقْنَاهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ اور حدیث شریف مین بھی یہی مضمون ہی اور سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہی کہ ملائکہ نہ مرد ہین نہ عورت اور کھاتے پیتے نہین اور انمین توالد اور تناسل اور موت نہین اور جن کھاتے پیتے ہین انمین توالد اور تناسل اور موت بھی ہے اور شیاطین تا بقائے دنیا نہ مرینگے مفسرین نے لکھا ہی کہ اللہ پاک نے ملائکہ کو نور اور نار سے پیدا کیا ہے اور جن کو اوس نار کے شعلہ سے اور شیاطین کو اوسکے دخان سے اخبار مین ہی کہ آدم علیہ السلام کی پیدائش کے پہلے جن زمین پر ساکن تھے تمام روے زمین انسے بھرا تھا اور انعام خداے پاک کے اونپر کثیر تھے اور انہین سلطنت اور نبوت تھی جب جنہون نے اپنے انبیا کی مخالفت کی اور بغاوت کرنے لگے خداے کریم نے لشکر ملائکہ انکے قتل کو بھیجا اور زمین انسے لے لی اور جو لوگ قتل سے باقی رہے اونکو اطراف زمین اور جزائر مین ڈالدیا اور بعض کو مقید کیا عزازیل بھی مقیدین سے تھا یہ طفل خوبصورت تھا ملائکہ کے درمیان مین پالا گیا اور اخلاق ملائکہ اور علم اونکا سیکھا جب عرصہ دراز گذرا رئیس ملائکہ اور خازن بہشت ہوا اور زمانہ دراز تک خدمت اوسکو رہی حتی کہ جب آدم علیہ السلام مخلوق ہوے

ابعد مدت کے وہ شخص سفر سے پھر آیا اور اوسکو اطلاع نہین ایک روز بدستور اوسکے مکان پر گیا اور اتفاقاً
اوسیوقت اوس عورت کا شوہر بھی باہر سے اندر کو جاتا تھا دروازے کے اندر پہونچکے ملاقات ہوئی اوسنے
پوچھا تو کون ہے عورت تو اپنے آشنا کو دیکھہ چکی تھی فوراً جواب دیا قاضی کا پیادہ ہے مین نے بلایا ہے
تجکو گرفتار کرنے آیا ہے تو ہمیشہ سفر کو چلا جایا کرتا تھا اور مین یہان فاقے کرتی ہون مجبور ہوکے نالش مین نے
کی چل قاضی کے محکمہ مین فیصلہ ہو جائیگا اوس شخص نے یہ سنتے ہی اوسکی کمر مین ہاتھ ڈالدیا آخر محلہ والون نے
سمجھا بجھا کے دونون کو ملادیا اور اوس قاضی کے پیادہ کو بھی کچھ دیکے رخصت کیا **حکایت** ہے کہ ایک
عورت کسی ترک سے دوستی رکھتی تھی اور ترک ایک غلام بہت خوبصورت تھا ایک روز ترک نے غلام کو اوس
عورت کی طلب مین بھیجا اوس عورت نے غلام کو گھر مین بلالیا اور اوس سے کہا مین تجکو تیرے آقا سے ہزار درجہ
زیادہ دوست رکھتی ہون غلام کی بھی طبیعت عورت خوبصورت دیکھکے مائل ہوگئی جب غلام کو دیر ہوئی
ترک انتظار مین پریشان ہوکر آخر خود اوسکے مکان پر آیا اور آواز دی عورت دروازے پر آئی ترک نے
کہا مین نے غلام کو تیرے بلانے کو بھیجا تھا کہان ہے عورت نے کہا یہان نہین آیا اس عرصہ مین اوس عورت کا
شوہر بھی آگیا اور پوچھا کہ ترک یہان کیون آیا ہے عورت نے اشارہ سے منع کیا کہ کچھہ نکہیے جب ترک اپنے مکان کو
گیا عورت نے اپنے شوہر سے کہا کہ اس ترک نے اپنے غلام کو مارا وہ غلام میرے مکان مین بھاگ آیا اوسکو
مین نے گوشہ مین چھپایا ہے اوسکو یہان سے بچا کر کسی اور جگہ چھپادے جب اوسکا غصہ فرو ہو جائیگا یہ
چلا جائیگا **حکایت** ہے کہ ایک عورت کسی شخص کو دوست رکھتی تھی اوسکو اپنے گھر مین طلب کیا اور شوہر سے
کہا کہ میری چچازاد بہن میرے گھر مہمان آئی ہے اوسکی دعوت کا سامان مہیا کر اوس بیچارہ نے سب اسباب ضیافت
مہیا کردیا اوس عورت نے مکان مین پردہ باندھکر اپنے دوست کو پردہ مین رکھا تیسرے روز اوس مرد نے
رخصت چاہی عورت نے اجازت ندی اور کہا جب موقع ہوگا مین رخصت کردونگی وہ شخص موقع پاکے
بھاگا وہ عورت اوسکے پیچھے دوڑی اور دروازہ پر پہونچکر اوسکا دامن پکڑا اور کہنے لگی کہ مین ہرگز رخصت
ہونگی اتنے مین اوسکا شوہر آگیا اور یہ حال دیکھا عورت فریاد کرنے لگی اور کہا دیکھو یہ اپنی بی بی کو آج ہی
لیجانے کہتے تھے مین نے جب نمانا تو خفا ہوکے چلے تھے مین نے دوڑکے پکڑا اور ابھی تین روز آنے کو
ہوئے مین کیونکر رخصت کردون اوس سادہ لوح نے اونکو سمجھا کے بٹھایا اور کہا بہیا کل لیجانا آج کا دن اور رہیے تو
انکی بھی خوشی ہوجائے اور اونکی مہمانداری کی رات کو بعد کھانے کے ہنسی خوشی سے رخصت ہوئے دوسرے
روز جب شوہر باہر گیا وہ عورت پردہ اولٹ کے بیٹھہ رہی جب وہ آیا کہدیا کہ وہ سوار ہوگئین **حکایت**
ہے کہ ایک عورت کسی زاہد کے پاس گئی اور بیان کیا کہ عورت تیری میرے شوہر کے پاس آیا کرتی ہے وہ مردا

دیکھا متعجب ہوا اور پوچھا تو کون ہے چور نے کہا مین دراز گوش تیرا ہون حقیقت میری یہ ہے کہ آدمی تھا میری مادر
نے مجھکو عاق کیا تھا اور مجھسے ناخوش تھی اللہ تعالی نے صورت میری مسخ فرمائی اب ما میری مجھسے خوش
ہوئی خداے پاک نے پھر مجھکو صورت انسان کی مرحمت فرمائی اوس شخص کو سواے چھوڑنے کے کچھ بن نہ آیا
حکایت ہے کہ ایک صراف اپنے گھر کو گیا چور بھی اوسکے پیچھے گیا کیسہ در پیچ اوسکے تھا جب صراف گھر مین داخل
ہوا کیسہ اور پگڑی دالان مین رکھکر لونڈی سے کہا کہ مین پاخانے جاتا ہون پانی لا اسوقت لونڈی پانی لیکر
پاخانہ کی طرف گئی چور مکان کے اندر آیا اور کیسہ لیکر راہی ہوا صراف نے لونڈی کو تہدید کی چور نے یہ حکایت
اپنے یارون سے بیان کی اونھون نے کہا تو نے مفت لونڈی کو عذاب مین پھنسایا چور نے کہا مین ابھی جاتا
ہون اور اوس لونڈی کو اس عذاب سے نجات دیتا ہون یہ کہکے پھر صراف کے گھر پر آیا لونڈی کی زاری و نالے کی آواز
سنی دروازے پر آواز دی جب صراف باہر آیا اوس سے کہا مین تیرے ہمسایہ کے دوکاندار کا غلام ہون اوس
نے مجکو یہ سلام کہا ہے کہ کیسہ اپنا یہان چھوڑکر چلے گئے اگر مین اوٹھا لیتا تو کیسہ تلف ہو جاتا صراف نے کہا
کیسہ کہان ہے اوس نے کہا میرے پاس موجود ہے بغل سے نکال کر کیسہ اوسکو دکھایا اور کہا کہ ایک تحریر میرے آقا کے
نام اس مضمون کی لکھدے کہ کیسہ مجکو پہونچا اور کیسہ مجھسے لے صراف گھر مین گیا کہ رقعہ لکھکر لاوے اور کیسہ لے
چور نے اپنی راہ لی اور لونڈی مار سے بچی حکایت ہے کہ ایک چور نے باز خرید کیا اور کوچہ گردی شروع کی جس
شخص کا دروازہ کھلا ہوتا باز کو چھوڑ دیتا اور آپ بھی گھر مین گھس جاتا اگر اوس مکان مین کوئی شخص نہ ہوتا خوب
لیتا اور اگر کسیکو دیکھتا کہتا کہ مین بازدار کسی امیر کا ہون باز میرا چھٹگیا ہے پکڑنے آیا ہون تم پکڑ دو اسی حیلے
نجات پاتا فصل سوم عورتون کے مکر کے بیان مین چند شخص جامع مسجد مین جاتے تھے اثناے
راہ مین ایک عورت کو دیکھا کہ روتی ہے اون لوگون کو رحم آیا رونے کا سبب پوچھا اوس نے کہا کہ شوہر میرا
دس برس سے سفر کو گیا تھا اب معلوم ہوا کہ وہ مرگیا اور عدت بھی گذر گئی ہنوز جوان ہون مجکو نکاح دوسرا
منظور ہے اور قاضی گواہ اوسکے مرنیکا طلب کرتا ہے مین گواہ کہان سے لاؤن اونمین سے ایک نے کہا مجکو اگر
تو دو دینار دے تو مین قاضی کے سامنے بیان کرون کہ عورت میری ہے مین اوسکو طلاق دیتا ہون تا تجکو
قاضی دوسرے نکاح کا حکم کرے عورت نے کہا میرے پاس چودہ درم ہین زیادہ اس سے میرے پاس نہین
اوس شخص نے وہ درم لے لیے اور اوسکے ہمراہ قاضی کے پاس گیا اور بیان کیا کہ یہ عورت میری ہے اب مین
طلاق دیتا ہون عورت نے کہا دس برس سے یہ غائب تھا مجکو دس برس کا نفقہ چاہیے اور اب طلاق
دیتا ہے مہر بھی میرا دے آخر الامر دس دینار پر فیصلہ کرکے اوس سے مین نے جان بری کی حکایت ہے
کہ ایک شخص سفر کو گیا اوسکی جورو کا ایک دوست تھا اکثر وہ اوسکے مکان مین جاتا اور کبھی اوسکو بلا لیتا

اوسکو محبوس کیا بعد مدت دراز کے کسری نے اوسکے حال کا استفسار کیا لوگون نے بیان کیا کہ بار بد اوسکو ہر روز کھانا کھلاتا ہی بادشاہ بار بد پر خشمگین ہوا بار بد نے کہا کہ جسقدر بقیہ رزق اوسکا پادشاہ کے پاس تھا اوس وجہ سے اوسکی ہلاکی مین تاخیر ہوئی مین اوسکو دیا کرتا تھا تا کہ اوسکا رزق پورا ہو جاوے اور وہ ہلاک کیا جاوے یہ لطیفہ پسند آیا اور اوس شخص کو قید سے آزاد کر دیا **حکایت** ہی کہ ہرمزان قاضی اکاسرہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ثانی کی خدمت بابرکت مین مقید آیا آپ نے اوسکے قتل کا حکم کیا ہرمزان نے پانی طلب کیا آپ نے اجازت دی کہ پانی اسکے واسطے لاوین جب کوزہ آب اسکے سامنے آیا ہاتھ مین لیکر عرض کیا مجکو اسقدر امان ملے کہ پانی تناول کر لون آپ نے وہ بھی قبول فرمایا ہرمزان نے وہ پانی بہا دیا اور کہا کہ ہرگز پانی نہ تناول کرونگا آپ نے ارشاد فرمایا کہ اسکو قتل نکرو جب قاضی کو قتل سے نجات ملی اسلام قبول کیا اور کلمہ شہادت ادا کیا آپ نے ارشاد فرمایا کہ تو نے قبول اسلام مین اسقدر تاخیر کیون کی قاضی نے کہا کہ اگر مین پہلے ہی ایمان لاتا لوگ کہتے کہ ہرمزان خوف شمشیر سے ایمان لایا **حکایت** ہی کہ کسری ایک روز صبح کو بیٹھا تھا ایک شخص کانا سامنے آیا حکم کیا کہ اسکو سزا دین اوسنے کہا کہ میرا کیا قصور ہی کسری نے کہا کہ تو نے میرا تمام روز منحوس کیا اوسنے کہا مین منحوس نہین ہون بلکہ تو منحوس ہے اسلیے کہ تیری دیکھنے سے مجکو اذیت سے پاس ہوئی اس سے زیادہ اور کیا منحوسی ہی بادشاہ کو یہ لطیفہ پسند آیا قتل سے امان دی **فصل ۱ چورون کے حیلون مین** **حکایت** ہی کہ ایک تاجر شام سے آیا تھا اوسکے پاس خرچی تھی اوسمین دوستون و عزیزون کے واسطے ہدیہ اور تحفہ لیے جاتا تھا ایک شب کو کسی مقام پر سوتا تھا اور خرچی سر کے نیچے رکھی تھی اتفاقا کسی شخص نے پہلے اوسکے پیر مین رسی باندھی پھر خرچی اوسکے سر کے نیچے سے کھینچی وہ تاجر جاگا چاہا کہ اوسکا تعاقب کرے دیکھا کہ پیر مین رسی مضبوط بندھی پائی جبتک تاجر نے پیر سے رسی کھولی چور دور پہونچا القصہ جب تاجر اپنے وطن مین پہونچا اور گھر مین آیا سب گھر والے ہر ایک ہدیہ مانگنے لگے اوسنے تمام کیفیت اثناے راہ کی بیان کی مگر دل مین سوچتا تھا کہ دوستون کو کیا جواب دونگا بازار سے اور خرید کرنا چاہیے اسی فکر مین تھا کہ ایک شخص نے دروازے پر آواز دی کہ امانت میری دو تاجر نے پوچھا یہ کون ہی گھر والون نے کہا یہ ایک شخص ہے کہ ہمکو امانت سپرد کر گیا تھا مانگنے آیا ہے اونھون نے وہی میری خرچی دینے کو نکالی مین نے کہا یہ میری خرچی ہی اور خوش ہو کے لے لی اوسکو کھولا دیکھا تو اوسمین سب مال پایا اور ایک چمڑے کا ٹکڑا اوسکا تھا اوسکو نکال کے اوسی رسی مین لپیٹ کے دروازے کے باہر پھینکدیا اور کہا اپنی امانت لو چور نے رسی پہچانی اور چپکا چلا گیا **حکایت** ہی کہ ایک شخص دراز گوش کی رسی کھینچے چلا جاتا تھا راہ مین چور نے رسی دراز گوش کی کھولکر اپنی گردن مین باندھ لی اور دراز گوش اپنے ساتھی کو حوالہ کیا بعد دیر کے جب اوس شخص نے گردن پھیر

ر ہ ہ ہ سے لکھے بعد ازان اوس نگینہ کو سیسہ کی انگشتری پر نصب کرے اور پہن لے جس شئے کی خواہش کرے گا اوسکو
حاصل ہوگی اور دفع نسیان ہوگا بشرطیکہ جھوٹ نہ بولے اور حمام مین نہ جاوے اور قضاے حاجت باستادگی
نکرے اور چنا نکھاوے **باب نوزدہم نیرنجات کے بیان مین** یہ صنعت قواے روحانی اور اجرام عنصری
سے مرکب ہے زمانہ قدیم مین یہ صنعت قوم کلدانیان مین تھی اہل مصر کا اعتقاد تھا کہ ارواح اجسام مین منصرف
ہین ہر روحانی کے واسطے دعا اور بخور اور ثوب اور قربانی خاص مقرر کی ہے اور یہ بھی انکا اعتقاد تھا کہ جب کوئی
صانع اس صنعت کا صنعت اپنی تمام کرتا ہے روحانیون کو دیکھتا ہے اور اونکو مخاطب کرسکتا ہے اور امور عجیب پر
قادر ہوتا ہے مثل تحصیل مال و جاہ اور دفع امراض کے امام فخرالدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیفات مین
حکایت نقل کی ہے کہ ایک صوفی عبداللہ مینی نامے رے مین ہو گئے جو شخص قسم طعام سے اوسے طلب کرتا
فی الحال وہ شے موجود ہوتی لوگ اوسے تناول کرتے تھے اور آئینہ بھی بناتے تھے **فصل ۱ - عمل حب کے**
بیان مین جس شخص کو تسخیر کرنا منظور ہو چاہیے کہ جب زہرہ راجع ہو پارۂ حریر سیاہ لیکر اوسپر صورت کسی عورت
کی بناوے اور اوسکا اور اوسکی مان کا نام لکھے اور نیچے اوسکے یہ حروف لکھے **سہ عہ عہ عاصہ**
ا اور بخور کرے عود اور لوبان کا اور تین شب مقابل زہرہ کے بخور کرے اگر زہرہ طالع ہو ورنہ مقابل قمر کے
بعدہ اوس پارۂ حریر کو بازو پر باندھے محبوب مسخر ہوگا **فصل ۲ - عمل بغض کے بیان مین** جب زحل
جدی مین پانچ درجہ پر پہونچے اور قمر اوسکے متصل ہو دو درم اشق اور دو دانگ جندہ اور دو دانق قسط اور
انگیٹھی لیکر سطح بلند پر جاوے اور پاپیجامہ کو گردش دے اور اون ادویہ کو انگیٹھی پر ڈالے اور بخور کرے جب دخان
اونکا بلند ہو سات مرتبہ یہ اسماے کے اھنو جیا ہوشیا نفر تو تیا اکر بدی نوش توش ہوش ہوشیا
ارواح الحلف طیش بجق سہوشا ثوشا آسہوشا شاھبا الا ان تجعلو عداوۃ بین فلان ابن فلانۃ وبین فلان
بن فلانۃ اور اپنی جگہ سے دوسرے دن تک جنبش نکرے جتنی کہ اون دونون شخصون مین فرقت حاصل
ہووے **باب بستم لطائف الحیل اور اخلاص نفس کے بیان مین** **حکایت** یہ کہ
سکندر شہر ارسطاطالیس پر خشمگین ہوا اور چاہا کہ اوس شہر کو خراب کرے جب اوس شہر مین داخل ہوا
ارسطاطالیس کی بہت تعظیم اور تکریم کی اس وجہ سے کہ وہ اوسکا اوستاد تھا ارسطاطالیس نے کہا کہ باشندے
یہان کے میری شکایت تیرے سامنے کرتے ہین مین چاہتا ہون کہ جو انکے حق مین کہون مقبول ہو اور
خلاف اسکے عمل کیا جاوے سکندر نے اقرار کیا بعد اوسکے سکندر نے جب اون لوگون کو اپنی نیت کے موافق
بنایا اوس قوم نے ارسطاطالیس کو شفیع اپنا گردانا ارسطاطالیس نے کہا کہ اس شہر کو خراب کر اور باشندون کو
ہلاک سکندر کو موجب اقرار کے خلاف اوسکے کرنا پڑا **حکایت** ہے کہ کسری کسی شخص پر غضبناک ہوا اور

اور ہاتھ مین کسی درخت کی شاخ لیے ہوے ہیبتناک اور اوس صورت کے نیچے یہ حروف لکھے ب ب س ر ح
ال بعد ازان اوس بلور کے نگینہ کو سیسے کی انگشتری مین نصب کرے اور نگینہ کے نیچے قدرے کافور رکھے
بعد پنجشنبہ کو قبل طلوع آفتاب کے انگلی مین پہنے جو دعا کریگا مستجاب ہوگی اور دشمنون مین مہیب اور ایمن
ہوگا لیکن چاہیے کہ پوشاک سفید پہنے اور مچھلی اور چوزے نکھاوے اور بط اوس کا استعمال کرے دوسرے شنبہ کو قمر
برج عقرب مین متصل مریخ کے ہو ایک ٹکڑا حجر شادنج کا لیکر اوسپر صورت مرد کی بنادی اس طور پر کہ دونو
ہاتھ کی طرف اوسکے ایک عورت پشت کی جانب بال لٹکائے ہوے کھڑی ہو اور وہ اپنا ہاتھ اوسکی گردن مین
ڈالے ہو اور وہ عورت پشت کی جانب کھنچی ہو اور پیرون کے نیچے ان صورتون کے یہ حروف لکھے ع ع ح ح
بعد ازان اس نگینہ کو لوہے کی انگوٹھی پر رکھے اور ایسے ہی وقت مین کہ جسمین بنایا گیا ہو اوسکو پہنے اور اسکے
نزدیک باہیبت اور وقار رہیگا اور اذیت وحوش اور حشرات سے محفوظ رہے گا لیکن چاہیے کہ [illegible]
خام نکھاوے اور بگلے کو ہلاک کرے اور اوسکو اپنے ہاتھ سے نہ بجھاوے جب پنجشنبہ کے دن قمر برج اسد مین [illegible]
ناظر ہو پارہ سنگ سبز ادنج لیکر اوسپر صورت مرد کی اس طور پر بناوے کہ دست راست مین تازیانہ اور دست چپ مین
آدھا نیزہ اور اوسکے قدم کے نیچے صورت چیرا ہے کی ہو اوس نگینے کو سونے کی انگشتری پر نصب کرے اور
نگینے کے نیچے قدرے زہرہ فیل رکھے اور شنبہ کے دن قبل طلوع آفتاب کے اوسکو پہنے جسکے پاس حاجت
لیکر جاویگا وہ حاجت روا ہوگی اور چشم خلائق مین مہیب ہوگا لیکن چاہیے کہ گوشت اسپ نہ کھاوے اور پانی کے
چشمہ مین نجاوے اور زن حیض والی اور کنجی سے مجامعت نکرے جب وقت جمعہ کے قمر برج میزان مین ہو
نگینہ لاجورد لیکر اوسپر صورت زن برہنہ اور مریخ کی کہ اوسکی گردن مین زنجیر حمائل ہو اور عورت کے پیچھے ایک لڑکا
دوش پر پشمینہ رکھے ہو اور اونکے قدمون کے نیچے یہ حروف ح ع س ل ح لکھے اور اوس نگینے کو تانبے کی انگشتری پر
نصب کرے اور نگینے کے نیچے قدرے برادہ مس لوبان رکھے اور ہاتھ مین پہنے مقبول بارگاہ سلاطین ہوگا اور
عورتین اوسکی طرف بہت میل کرینگی لیکن چاہیے کہ آب سفر مین سیاحت نکرے اور مچھلی نکھاوے اور جس عورت کے
بال سپید ہون اوس سے اپنا جسم مس ہونے دے اور الو کو نہ مارے اور اگر جمعہ کے روز یہ انگشتری پہنے جو شے
اللہ تعالے سے طلب کریگا دعا اوسکی مستجاب ہوگی اور اگر اس انگشتری کو موم مین رکھکر پانی مین ڈالے پس جس
مرد اور عورت کو یہ پانی پلاوے درمیان اون دونون کے الفت بہت پیدا ہوگی جب وقت چہارشنبہ کو قمر سنبلہ
مین ہو اور ساعت بھی سعید ہو نگینہ سنگ خام کا لیکر اوسپر صورت مرد کی اس طور پر بناوے کہ پوشاک اچھی پہنے
ہو اور دست راست مین کوئی شاخ اور دست چپ مین ظرف گلی اور پاؤن مین اوسکے جانور ہو کہ تاج اوسکا
مثل تاج مرغ کے منقوش ہو اور اوسکے قدم کے نیچے چشمہ آب جاری ہو اور جانب راست اوس صورت کے یہ حروف

تعجب ہوا کہ میرے سامنے میری شکایت کسطرح کرتے ہین شاید یہ مجکو نہین دیکھتے ہین جلسم تو تھا فکر کی ذہن مین گذرا
کہ شاید اسی انگشتری کی تاثیر ہو جیسا نگشتری کو دیکھا تو نگینہ اوسکا جانب کف دست کے تھا امتحانا اسنے نگینہ اوسکا
جانب پشت دست کے کر دیا تا معلوم کرے کہ اب بھی ہمی اثر ہو یا نہین وہ لوگ شکایت سے باز آئے اور اوسکی طرف
مخاطب ہوکے باتین ادہر اودہر کی کرنے لگے اسکو معلوم ہوا کہ اب انہون نے مجکو دیکھا یہ خاصہ عجیب اوسکا دریافت
کرکے با حتیاط اپنے پاس رکھا موقع پاکر وہانکے بادشاہ کو ہلاک کیا اور خود بادشاہی کرنے لگا کتاب سیر الملوک مین
حکایت ہی کہ جعفر بن برمک وزیر سلیمان بن عبد الملک کو خلیفہ نے خراسان مین طلب کیا جب جعفر طبرستان مین
پہونچا وہانکے عامل نے اوسکی بہت تعظیم و تکریم کی ایک روز عامل جعفر کے ساتھ کشتی مین سوار تھا اور عامل کے ہاتھ
مین ایک انگشتری یاقوت کی تھی جعفر کی نظر انگشتری پر پڑی حاکم کو خیال آیا کہ یہ انگشتری جعفر کے پسند ہے انگلی
سے نکالکر اوسپر توپہ دیا اور جعفر کے آگے رکھدی جعفر نے کہا کہ شاید تو نے میرے دیکھنے سے خیال کیا کہ اسکے پسند
ہی جعفر نے اوسکو دریا مین ڈالدیا اور دل مین سوچا کہ اسکو قبول کرلینا تھا عامل کو فراست سے یہ امر بھی معلوم ہوا او
کہا کہ اگر تو کہے تو پھر وہ انگشتری دریا سے نکلوالون جعفر نے کہا کیا مضائقہ اوسنے غلام سے ایک ڈبہ طلب
کرکے اوسمین سے ایک ماہی زندہ نکالکر دریا مین ڈالدی بعد تھوڑے عرصہ کے وہ ماہی پانی پر انگشتری منہ مین
لیے ہوے نمود ہوئی عامل نے وہ انگشتری جعفر کو حوالہ کی ایک شخص باشندہ قزوین بیان کرتا ہے کہ مین بازار کو
گیا وہان ایک شخص ایک کھلونہ بیچتا تھا مین نے اپنے لڑکے کے کھیلنے کے واسطے خرید کیا بہت عرصہ تک وہ
کھلونہ میرے گھر مین رہا ایک روز مین نے اوسکو ہاتھ مین اوٹھالیا اور اوسکی خوبصورتی دیکھکر مین نے کہا شاید یہ تصویر
بت پرستون نے بنائی ہی ہاتھ سے مین نے اوسکو پھینکدیا وہ تصویر دونون پیر سے کھڑی ہو گئی تین مرتبہ مین نے
اوسکو زمین سے اوٹھاکر پھینکا ہر مرتبہ وہ تصویر کھڑی ہو جاتی تھی مین سمجھا کہ اس جگہ کی خاصیت ہی آخر الامر مین نے
اوس مقام کی زمین کھودی وہان دفینہ ملا پس مجکو معلوم ہوا کہ یہ تمثال طلسم کی دریافت مکان خزائن کے واسطے
موضوع ہی **فصل ۱ - اعمال طلسم کے بیان مین** جب قمر حمل یا دلو مین ناظر زحل ہو اور نظر بھی
سعد ہو سنگ سنج کے نگینے پر دو شنبہ کے دن صورت مرد کی استادہ اسطور پر بناوے کہ دونون ہاتھ اوٹھائے
اور دست راست مین ماہی اور دست چپ مین حربہ اور پیر کے نیچے سوسمار ہو اور اوس نگینہ کو سیسہ کی انگشتری
پر رکھے اور نگینے کے نیچے قدرے ایلوا یا رسوت رکھے اور جب چاہے اسی ساعت مین اوسکو انگلی
مین پہنے قدر اور مرتبہ اوسکا زیادہ ہوگا اور ایذا رسانی خلق اور کاٹنے حشرات الارض سے محفوظ رہیگا اور ہمیشہ
لباس سیاہ پہنے اور شتر پر سوار ہو اور سانپ کو نمارے جب روز پنجشنبہ کے قمر حوت یا قوس مین مشتری کا
ناظر ہو ساعت اول یا دوم مین پارہ بلور لیکر اوسپر صورت ایک مرد کی لباس بلورین پہنے ہوے کرسی پر بیٹھے

آفتاب سے زمین وہان کی نہایت گرم تھی اوسکو تپ آگئی اور اوسکے ہمراہ کوئی فرش نتھا ایک زرہ نکالسکے واسطے فرش کیا اور سپر سے اسکے سر پر سایہ کیا اسکندر کو کلام منجم یاد آیا حیات سے مایوس ہوا اور اوسیوقت وفات پائی ایک منجم نے مامون رشید خلیفہ بغداد سے کہا کہ وفات تیری ملک طوس مین ہوگی اسنے کہا مین ہرگز طوس کو نجاؤنگا آخر الامر رافع بن شبیہ نے خلیفہ پر حملہ کیا خلیفہ کو اوسکا دفع کرنا منظور ہوا عزیمت خراسان سے احتراز کرتا تھا رفقا نے کہا اسواسطے ہذیان ایک منجم کے آپ مصالح کلی کو ترک کرتے ہین ہم ایسی تدبیر کرینگے کہ درمیان ہمارے اور طوس کے سو فرسنگ کا فاصلہ رہیگا جب نیشاپور مین پہونچے ایک شب راہ بھول گئے جب صبح ہوئی اپنے تئین در طوس پر دیکھا فی الحال تپ لاحق ہوئی اور وفات پائی حجاج نے ایک منجم سے پوچھا کہ بادشاہی عراق کی بعد تیرے کسکو ہوگی اوسنے کہا ایک شخص یزید نامی ہے اوسکا حاکم ہوگا حجاج نے خیال کیا کہ سواے یزید بن مہلب کے اور کوئی نہوگا اور یہ حجاج کا بہنوئی بھی تھا اپنی ہمشیرہ کو اوس سے طلاق دلوائی اور اوسپر عذاب کرنے لگا ہر روز اوس سے دس ہزار درم لیتا تھا یزید اوسکی قید سے بھاگ کر سلیمان بن عبد الملک کے پاس ملتجی ہوا سلیمان نے اوسکی شفاعت کی اور اوسکو اپنے بھائی ولید سے لے لیا جب ولید اور حجاج دونون نے وفات پائی خلافت سلیمان کو ملی اوسنے یزید کو عراق مین حاکم کیا لکھا ہے کہ کسی بادشاہ کو طبیب نے فصد کا حکم کیا منجم نے اوسکو منع کیا کہ آج فصد مناسب نہین ہے اسلیے کہ اگر فصد ہوگی زخم ہو جاویگا وزیر نے قول طبیب پر عمل کیا اور کلام منجم کو مسموع نکیا بعد فصد کے فصاد نے نشتر کان مین رکھ لیا اور دونون ہاتھ سے بادشاہ کا ہاتھ باندھا اور چاہا کہ بادشاہ کے ہاتھ کو بوسہ دے نشتر کان سے بادشاہ کے ہاتھ پر گرا اور ہاتھ کو زخمی کیا وہ زخم مدت دراز تک باقی رہا کسی شہزادہ کے حق مین منجم نے حکم کیا کہ فلان مدت مین اسکو ایک زخم مخوف پہونچیگا بادشاہ نے لڑکے کو قلعہ مین رکھا اور خدام کو حکم دیا کہ کوئی اسکے پاس نجاوے ایک روز وہ لڑکا چھری سے سیب کھاتا تھا اتفاقاً اوسکو چھینک ہوئی اوس چھری سے زخمی ہوا اور مر گیا

باب ہفتدہم عمل اصطرلاب کے بیان مین

اصطرلاب لفظ یونانی ہے بمعنی ترازو آفتاب کی اس علم سے ارتفاع آفتاب اور کواکب اور بلندی ہر شی کی معلوم ہوتی ہے اگر عالم اسکا چاہے تو اکثر اعمال نجوم اس فن سے استخراج کرے اگر دوائر کو دقائق فلک پر قسمت کرین اعمال نجوم اس سے حاصل ہوں مگر بدقت اور تفصیل اسکی مطولات مین مذکور ہے لہذا اس مقام پر ترک کی گئی

باب ہجدہم طلسم کے بیان مین

طلسم مرکب ہے قواے سماوی اور اجسام عنصری سے حکایت ہے کہ جورجیس حکیم کا دادا چرواہی کرتا تھا ایک روز بارش ہوئی اور زمین شق ہو گئی اوس شگاف مین تصویر ایک گھوڑے زرد رنگ کا دیکھا ایک آدمی مردہ کی کہ انگلی مین انگشتری طلائی پہنے ہے دیکھی اوسنے وہ انگشتری اوسکے ہاتھ سے نکالکر اپنی انگلی مین پہنی اتفاقاً ایک روز اپنے ہم پیشہ کے پاس بیٹھا تھا اور وہ لوگ اسکی شکایت کرتے تھے اسکو

کسی شخص کا وقت جماع کے پاخانہ خطا ہوجاتا ہو چاہیے کہ قبل جماع کے پاخانہ سے فراغت کرے اور اغذیہ قابض تناول کرے اور اقاقیا اور گلنار اور کندر کو پیسکر صمغ عربی مین ملا کر شافہ لے نافع ہوگا اگر عورت کے منفذ مین کوئی جسم صلب آگیا ہو تو چاہیے کہ مرد اوس سے صحبت نکرے اسلیے کہ اگر وہ عورت حاملہ ہوجاویگی وضع حمل مین اوسکی ہلاکی کا اندیشہ ہے اور اگر پوست بکارت سخت ہو اوسکو کسی شے سے دفع کرنا چاہیے اگر منفذ عورت کا کشادہ ہوگیا ہو پشک اور شکر اور سندروس اور گلاب سرخ اور قرنفل کو برابر پیسکر فتیلہ بناوین اور استعمال کرین نافع ہوگا

باب شانزدہم احکام نجوم کے بیان مین

احکام نجوم کے سات طریقہ پر ہوتے ہین اول حکم ادیان اور بادشاہی پر یہ امر ہزار سال مین ایک مرتبہ ہوتا ہے دوسرے حکم انتقال ملک کا ایک قوم سے دوسرے قوم مین یہ امر دو سو چالیس سال مین ایک مرتبہ واقع ہوتا ہے تیسرے حکم انتقال سعادت کا ایک خاندان سے دوسرے خاندان مین یہ امر ایک سو سال مین ہوتا ہے چوتھے حکم اون حوادث کا کہ ہر سال ہوتے ہین پانچوین حکم اون حوادث کا کہ ہر روز واقع ہوتے ہین چھٹے احوال موالید ہر شخص کے اسکو طالع مولود اور تحویل سال سے شمار کرتے ہین ساتوین استدلال امور مخفی پر اوسکو طالع وقت سے طلب کرتے ہین اب بعض احکام اونکے یہان پر ذکر کرتے ہین لکھا ہے کہ ایک منجم نے نمرود سے کہا کہ ان ایام مین ایک لڑکا پیدا ہوگا خلاف تیرے دین کے اور اوسکو ثبات ہوگا نمرود بن کنعان نے حکم کیا کہ جو لڑکا اس سال مین پیدا ہو اوسکو ہلاک کرین اللہ جل جلالہ نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ کو اوسکے قتل سے نجات بخشی ایک منجم نے مصعب بن ولید سے بیان کیا کہ بنی اسرائیل مین ایک لڑکا پیدا ہوگا تیرے ملک کی ہلاکت اوسکے ہاتھ سے ہوگی فرعون نے حکم قتل بنی اسرائیل کا ایک مدت تک جاری رکھا اور خود اوس لڑکے کی پرورش کی جاننا سب نے حضرت عیسی علیہ السلام اور ذوالقرنین اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خروج وغیرہ کا حکم کیا شاپور بن اردشیر سے ایک منجم نے بیان کیا کہ ملک تیرے قبضہ سے نکل جاویگا اور تو بدرجہ مساکین پہونچیگا بعد ازان پھر تجکو سلطنت حاصل ہوگی شاپور نے اوسکی علامات دریافت کیے منجم نے کہا جس روز تو طباق آہنی پر نان زرین تناول کریگا تجکو پھر سلطنت ملے گی چنانچہ ملک اوس سے نکل گیا. کسی دہ مین پہونچا وہان مزدوری کرتا تھا ایک عورت سے عقد کیا ایک روز وہ عورت اوسکے واسطے جہان وہ مزدوری کرتا تھا روٹی لیے جاتی تھی جب قریب پہونچی ایک نہر حائل تھی اوسکے عبور سے معذور تھی شاپور کے پاس ایک بیلچہ تھا اوسنے کسی طریقہ سے وہ بیلچہ اوسکی طرف روانہ کیا اوسکی عورت نے اوس بیلچہ پر چند ٹکرے باجرہ کی روٹی کے رکھدیے شاپور نے اوس روٹی کو تناول کیا اوسیوقت اوسکو حکم منجم کا یاد آیا اپنے ملک کا قصد کیا پھر مالک ہوا ایک منجم نے سکندر سے کہا کہ وفات تیری اوس زمین مین ہوگی کہ فرش وہان لوہے کا ہوگا جب سکندر شہر زور مین پہونچا ماندت

اور حب الصنوبر اور حب الخضرا کو پیسکر باسمین اور شکر کے ساتھ قوام کرکے صبح اور شام تناول کرے تو جسم مین
فربہی اور صفائی رنگ مین پیدا ہوتی ہی **فصل ۲ ۔ اثبات مو کے بیان مین** شیخ نے لکھا ہی کہ ذروح
ایک جانور پردار ہوتا ہی لیکر سایہ مین اوسکو خشک کرین بعدازان اوسکو روغن بنفشہ یا زیت مین اسقدر
اوسکو جوشدین کہ وہ روغن غلیظ ہو جاوے پھر اوسکو جس مقام پر طلا کرینگے بال پیدا ہونگے اگر چلپاسہ کو
خشک کرکے پیسین اور بھنگ اور افیون اور شوکران اور سرکہ مین ملاکر کسی مقام پر طلا کرین بال ہان کے
گر جاوینگے اور پھر کبھی نہ پیدا ہونگے بشرطیکہ بال اوس مقام کے اوکھاڑ کر طلا کرین اور اگر نورہ دو جز اور
ہرتال ایک جز پانی مین جوش کرین حتی کہ پانی غلیظ ہو جاوے تو اوسکے طلا سے بال گر جاوینگے اور اگر
آفتاب مین رکھیں تو زیادہ قوی ہوگا مگر تھوڑا روغن بھی اوسمین زیادہ کرلین **فصل ۳ ۔ خضاب کے
بیان مین** تین رطل مازو روغن مین خوب بریان کرلے حتی کہ وہ شق ہو جاوین بعدازان نمک اندرانی اور
پھٹکری دو درم پیسکر اوسمین ملاوین اور آب گرم مین اوسکا خمیر کرکے چار ساعت رکھیں اور بالون کو خوب
صاف کرکے خشک کرین بعدازان وہ خضاب اوسمین لگاوین اور بعد چھ ساعت کے اوسکو دھو ڈالین
بال سیاہ ہو جاوینگے اور اگر بالونکا سپید کرنا منظور ہو تو السرین لگاوین بعدازان ورق خطاف اور زہرہ گاؤ
سپید اور کبریت ان دواؤنکا استعمال کرین خواہ جدا جدا خواہ مرکب بعدہ کبریت سے بخور کرین بال سپید
ہو جاوینگے اگر کوئی شخص آرد باقلی اور آرد جو اور نشاستہ اور تخم تربز کو دودھ کے ساتھ ملاکر شب کے وقت
منھ پر طلا کرین اور صبح کے وقت آب نخالہ اور بنفشہ سے دھو دین اور دس روز برابر یہی عمل کرین رنگ اوسکے
چہرہ کا بہت خوب ہوگا اگر رائی سپید اور زرنیخ سرخ ہموزن دودھ مین پیسکر چہرہ پر ایک ہفتہ لگاوے رنگ چہرہ کا نہایت سرخ
ہوگا عصارہ انار شیرین زردی چشم کے واسطے نہایت نافع ہی کبوتر کے بچہ کا خون اگر بطور سرمہ کے آنکھ مین لگاوین
سرخی چشم کی زائل ہو اگر مرداسنگ سپید کو گلاب کے ساتھ ملاکر قرص بناوین درد دندان کے لیے نافع ہی اور تعوتیا
اور سماک گلاب کے ساتھ بھی یہی فائدہ رکھتا ہی **باب پانزدہم ازالہ عیوب جالع نساء کے بیان مین**
اللہ پاک نے مرد کو عورت کے واسطے اور عورت کو مرد کے واسطے پیدا فرمایا ہی اور درمیان انکے الفت بطریق استمتاع کے
عنایت کی ہی اگر کوئی شی مانع استمتاع ہوتی ہی الفت مرتفع ہو جاتی ہی اکثر اون موانع کا دفع بھی ہو سکتا ہی الاحیا
بیان موانع سے باز رکھتی ہے اگر چاہیے کہ لذت جماع کی مفقود ہو چاہیے کہ ایک مدت تک جماع ترک
کرے اور اگر وقت جماع کے مشک کو آب کافور مین مخلوط کرکے قضیب پر لگاوے لذت عجیب پیدا ہوگی
حتی کہ غایت لذت سے آواز کرنے لگے گی حکما نے لکھا ہے کہ قلت جماع سے انسان تندرست رہتا ہے
اور درازی عمر ہوتی ہے اگر موی کفتار لیکر روغن زیت مین پیسین بعدازان اوسکا بخور لین تو بھی نافع ہو اگر

نام پر نبض کی حرکت کا خیال رکھتا تھا جب اوسکے معشوق کا نام آیا نبض کی حرکت سریع ہوئی اور اضطرار محسوس ہوا اور چہرہ کا رنگ متغیر ہوا شیخ نے کہا اسی شخص پر یہ عورت عاشق ہے لوگون نے کہا اسکا کیا علاج ہے اوسنے کہا اسکا نکاح اوس شخص کے ساتھ کردو تاہلاک نہووے لکھا ہے کہ ایک شخص جذام مین مبتلا تھا کوئی طبیب اسکا علاج نکرتا ایک طبیب نے بچھو بہت پکڑواکر ایک شیشے مین بند کیے اور مجذوم کو حمام مین بٹھا کر کے وہ بچھو اوسپر چھوڑ دیے اون بچھوؤن نے اوسکے جسم مین خوب نیش زنی کی جسقدر مادہ خبیث تھا اون زخمون کی راہ سے خارج ہوگیا اور وہ شخص تندرست ہوگیا مگر بصارت مین فرق آگیا حسن علی بن طوسی نے لکھا ہے کہ ایک مقام مین ایک شخص مرگیا لوگ اوسکے دفن کی تدبیر مین تھے اتفاقاً ایک طبیب حاذق وہان وارد ہوا اور دفن سے ممانعت کی اور ایک غلام سے کہا کہ لکڑی سے اس لاش کو ضرب لگاوے جب بیس ضرب اوسپر پڑین اوسکی نبض مین حرکت پیدا ہوئی پھر دس غلام سے کہا کہ دس ضرب اور لگا نبض مین حرکت زیادہ ہونے لگی اسیطرح چند مرتبہ دس دس زیادہ کرتا گیا حتی کہ اوس شخص نے فریاد کرنا شروع کی اور کھانا طلب کیا اوسکو کھانا کھلایا اطبا نے اوس سے کہا کہ یہ علم کہان سے حاصل ہوا اوسنے کہا کہ مین ایک قافلہ کے ہمراہ تھا ایک شخص کو قافلہ مین سکتہ عارض ہوا شیخ قافلہ نے اسی عمل کا حکم کیا اوسکو ہوش آگیا لکھا ہے کہ کوئی بادشاہ نہایت بہرا ہوگیا اور اطبا اوسکے علاج سے عاجز ہوے ایک طبیب وہان وارد ہوا اور علاج شروع کیا ایک روز بادشاہ تخت پر بیٹھا تھا اور ارکان سلطنت گرد کھڑے تھے طبیب نے بادشاہ سے کہا کہ تو میرا کہنا کیون نہین کرتا ہے اور گالیان دینے لگا اور جوتا اوٹھایا بلکہ چند جوتے بادشاہ کو مارے حرارت غریزی جوش زن ہوئی اور مادہ بلغمی تحلیل ہوا فی الحال قوت سامعہ آگئی لکھا ہے کہ کسی شخص کو ہچکیان آتی تھین ہر چند علاج کیا دفع مرض نہوا ایک روز ایک دوست اوسکا آیا اور کہنے لگا کہ فلانے روز تو نے میری فلان چیز چرائی تھی مجکو دے جبتک کلام اوس مریض نے سنا فریاد کرنے لگا اور ہچکی موقوف ہوگئین حکیم ابو الفرج نے لکھا ہے کہ جب مادہ دموی معدہ مین مجتمع ہوتا ہے قوت حیوانی اوسکے دفع مین مشغول ہوتی ہے اور غالب نہین ہوتی تو ہچکی پیدا ہوتی ہے جب اوسنے الزام دزدی اپنی جانب دیکھا اور غضب اوسپر طاری ہوا قوت حیوانی غالب ہوئی اور ہچکی زائل ہوئی

باب چہاردہم زینت کی بیان مین یہ صنعت مشاطہ مین ہوتی ہے مرد اور عورت اسکے محتاج ہین اسلیے کہ حسن سبکو مرغوب اور مطلوب ہے اگر اصل خلقت مین کسیقدر حسن ہو آرایش سے زیادہ ہوجاتا ہے اگر اصل خلقت مین کسیقدر حسن سے بہرہ نہین ہے آرایش سے کچھ حسن ہو جاتا ہے

فصل ۱ فربہی کے بیان مین اگر کوئی فربہی چاہے اولاً غذائے معقول تناول کرے اور بعد ہضم کے حمام کرے اور لہو و لعب مین مشغول ہو شیخ الرئیس نے لکھا ہے کہ گوشت بط اور مرغ اور کبک فربہی لاتا ہے اور مغز بادام اور پستہ بھی شکر کے ساتھ نافع ہے اور اگر لوزہ اور فندق اور کنجد مقشر اور خشخاش

اور ایک مرض سکتہ ہے سکوت اور مردہ مین ہر ایک کو تمیز نہیں ہوتا ہے اکثر ایسا ہوا ہے کہ مسکوت کو مردہ جان کے دفن کر دیا ہے اور لقوہ بھی ایک مرض عجیب ہے کہ منھ کج ہو جاتا ہے اور رشتہ ایک مرض ہے کہ پیر سے رشتہ نکلتا ہے اگر اوسکو تمام وکمال نکالدین تو خیر ہے ورنہ عارضہ سخت ہو جاتا ہے

فصل ۲ - معالجات عجیبہ کے بیان مین

ایک شخص خواب سے اوٹھا اوسکو گمان ہوا کہ میرے حلق مین سانپ گھس گیا اس خوف مین بیمار ہو گیا تھا حکیم بقراط کو اطلاع کی اوسکے ذہن مین آیا کہ یہ وہم ہے ایک سانپ پکڑ کے اپنے پاس رکھا اور اوس شخص کو بہت پانی پلوا کر قے کرائی اور آنکھین اوسکی ایک پٹی سے باندھ دین جبکہ وہ قے کرنے لگا سانپ اوسی مقام پر ڈالدیا اور اوس سے کہا کہ سانپ تیری حلق سے گرا ہے اور آنکھین اوسکی کھولدین لکھا ہے کہ آخر عمر مین جالینوس کی بصارت مین خلل پیدا ہوا ہر چند علاج کیا سود مند نہوا اوسنے علاج ترک کر دیا ایک روز ایک طبیب اوسکے شہر مین وارد ہوا اور کوچہ بکوچہ منادی کی کہ جو شخص طبیب کا محتاج ہو میرے پاس آوے مین اوسکا علاج کرونگا جالینوس نے اوسکو طلب کیا اور علاج چشم کا مستدعی ہوا اوس طبیب نے شیر گاؤ طلب کر کے ایک دیگ مین آگ پر رکھا اور جالینوس کو معکوس دیگ کے منھ پر لٹکا دیا تا بخار اوسکا چشم جالینوس مین پہونچے عرصۂ قلیل مین اوسکی چشم مین بصارت آگئی جالینوس نے اوس طبیب سے پوچھا کہ سبب اس مرض کا کیا تھا اوسنے بیان کیا کہ تو نے جس کلوخ سے استنجا کیا تھا سانپ نے اوسپر قے کی تھی اثر اوسکے زہر کا تیرے دماغ مین پہونچا اس سبب سے باصرہ مین خلل آگیا تھا وہ اثر بخار شیر گاؤ نے جذب کر لیا جالینوس نے کہا تو جانتا ہے مین کون ہون اوسنے کہا مین نہین واقف ہون اوسنے کہا مین جالینوس ہون طبیب نے کہا مجکو ہرگز اطلاع نتھی ورنہ مین ہرگز یہان نہ آتا بعض سلاطین نے اطبا سے اپنی عورت کے عقیمہ ہونے کی شکایت کی اطبا نے کہا جب عورت بیمار ہو ہمکو اطلاع کرنا چنانچہ جب وہ عورت بیمار ہوئی اطبا کو مطلع کیا اونھون نے بعد ادراک حرکت نبض کے کہا کہ یہ عارضہ سخت ہے چالیس روز اسکو اسباب مولدہ نہ ملے وہ عورت نہایت لاغر ہو گئی بعد ازان بادشاہ کو اوسکی مصاحبت کا حکم کیا وہ عورت حاملہ ہوئی اور لڑکا پیدا ہوا بوجہ فربہی کے چربی رحم مین بہت جمع ہوئی تھی اور حاملہ نہوتی تھی جب فربہی زائل ہوئی وہ عورت حاملہ ہوئی لکھا ہے کہ ایک شخص کی ناک سے خون بہت آتا تھا اور اطبا اوسکے علاج سے عاجز ہوئے تھے محمد بن زکریا نے کائی جو نالابون مین ہوتی ہے بہت جمع کرا کے اوسکو کھلائی اور قے کرائی اوس قے کے ہمراہ ایک جونک کہ معدہ مین چسپان تھی کائی کے ساتھ نکلی اور اوسکو عارضہ سے صحت ملی لکھا ہے کہ ایک عورت بیمار تھی شیخ بو علی سینا نے اوسکو دیکھا کہا کہ یہ عاشق ہے وہ عورت عشق سے منکر ہوئی شیخ نے کہا کہ اگر تم لوگ کہو تو اوس شخص کا جسپر عاشق ہے نام بھی بتا دون اون لوگون نے کہا اس سے کیا بہتر شیخ نے کہا کہ جو لوگ اسکے قریب اور قابل مودت اور محبت ہون اونکے نام لو اور خود اوس عورت کی نبض دیکھنے لگا ہر شخص کے

سے اثر پیدا ہوتا ہے اوسیطرح چہر حیوان مین بھی اسکا اثر ہوتا ہے اسلیے کہ جب شیر کا شکار کرتے ہین اول کنارہ
جنگل کے نغمہ سرائی کرتے ہین اور دف وغیرہ بجاتے ہین تا شیر جنگل سے باہر نکل آوے اور ہاتھی کو اسیطرح
سے جنگل کے باہر نکالتے ہین اور شب ہاے تاریک مین جب آواز حدی سنتے ہین خوش ہوتے ہین اور بوجہ
کی تکلیف اونکو نہین معلوم ہوتی بعض سلاطین کی خدمت مین مغنی اوستاد نے چاہا کہ صنعت کا اظہار کرین حکم کیا
کہ کسی شتر کو پانچ روز پانی ندین چھٹے روز جب اوسکو پانی دکھلایا اوس مغنی نے نغمہ سرائی شروع کی اوس شتر نے
پانی چھوڑ دیا اور نغمہ سنے لگا جب نغمہ موقوف ہوا اوسوقت پانی پیا افلاطون نے لکھا ہے کہ آواز خوش سے
دفع حزن ہوتا ہے اسلیے کہ نفوس ضعیف ہوتے ہین اور انبساط اونمین نہین ہوتا ہے جب آواز خوش سنتے ہین نفس کو
قوت آتی ہے اور منبسط ہوتا ہے **باب سیزدہم طب کے بیان مین** علم طب صناعات شریفہ سے
ہے اسکے فوائد سے کوئی شخص مستغنی نہین ہے اہل خرد پر پوشیدہ نہین ہے کہ حیات راس المال ہے بموجب
حدیث شریف مین وارد ہے علم الابدان ثم علم الادیان لکھا ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام بیمار ہوے لوگون نے
کہا فلان دارو نافع ہوگی حضرت موسی نے کہا کہ مجکو دوا کی احتیاج نہین ہے باری تعالی شفا عنایت کریگا
وحی آئی کہ اے موسی تم ہماری حکمتون کو باطل کرتے ہو جب تک دوا کا استعمال نکروگے ہرگز شفا نہوگی **فصل ۱**
امراض عجیبہ کے بیان مین عشق بیماری قلب ہے اور روز بروز محکم ہوتی جاتی ہے حتی کہ عاشق غم عشق مین جاتا ہے
اور خود بھی کبھی اپنے نفس کو ہلاک کرتا ہے جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ مین نے ایک شخص کو دیکھا کہ ایک طفل
کی آستین پکڑے مصائب عشق کے بیان کر رہا تھا اوس لڑکے نے کہا کبتک کلمات نفاق کہیگا اوس شخص نے کہا کہ مین عشق مین
صادق ہون لڑکے نے کہا اگر تو صادق ہے تو مر جا وہ شخص فی الحال زمین پر گر پڑا اور مر گیا محمد بن عبد اللہ بغدادی نے لکھا ہے کہ ایک جوان
ایک مقام بلند پر بیٹھا تھا اور حالات عشق بیان کرتا تھا اتفاقا اوس مقام سے گرا اور مر گیا اور یہ بھی ایک مرض عجیب ہے
کہ انسان کو مس جن سے لاحق ہوتا ہے ایک شخص حالت صرع مین زبان ترکی اور تازی مین کلام کرتا تھا اور جب
دورہ صرع سے فراغت ہوتی زبان ترکی اور تازی سے نابلد محض ہوتا اور کبھی احوال غائبین اور مدفونون سے
خبر دیتا اور حالت صحت مین اوس خبر سے ناواقف محض ہوتا اور یہ بھی ایک مرض عجیب ہے کہ انسان کو
کسی نغمے کی محبت کے سبب سے لاحق ہوتا ہے نقل ہے کہ ایک شخص نے اپنے باپ کے چالیس دینار
چرا لیے اور سب دینارون کی چھریان خرید کرلین شہر قزوین مین ایک قاضی تھے شطرنج کو بہت دوست رکھتے
تھے جہان شطرنج دیکھتے طلب کر لیتے اور جملہ امراض سے ایک یہ بھی مرض ہے کہ انسان بوجہ شدت خوف کے
اپنی جان ہلاک کرتا ہے اور ایک مرض ہے سگ دیوانہ کے کاٹنے سے عارض ہوتا ہے سگ گزیدہ مثل سگ کے آواز کرتا ہے
یہانتک کہ اگر کسی کو وہ کاٹے تو اوسمین بھی اثر پیدا ہو جاتا ہے اور بعد چالیس روز کے قابل علاج نہین

کبری ہی جیسے ذہبنا آ اور تقطیع شعر مین حروف ملفوظہ معتبر ہین نہ مکتوبہ یہ ہمنے مجملاً بیان کیا اور تفصیل اس فن کی کتب مین ہے اب اسامی بحور پر اختتام کرتے ہین بحور پندرہ ہین اول طویل اصل اوسکی فعولن مفاعیلن چار مرتبہ ہے دوم مدید اصل اوسکی فاعلاتن فاعلن چار مرتبہ سوم بسیط اصل اوسکی مستفعلن چار مرتبہ چہارم وافر اصل اوسکی مفاعلتن چار مرتبہ ہے پنجم کامل اصل اوسکی متفاعلن ہی چار مرتبہ ششم ہزج اصل اوسکی مفاعیلن چھ مرتبہ ہے ہفتم رجز اصل اوسکی مستفعلن ہے تین مرتبہ ہشتم رمل اصل اوسکی فاعلاتن ہے تین مرتبہ نہم سریع اصل اوسکی مستفعلن مستفعلن مفعولات ہی دو مرتبہ دہم منسرح اصل اوسکی مستفعلن اور مفعولات ہی دو مرتبہ یازدہم خفیف اصل اوسکی فاعلاتن مستفعلن فاعلاتن ہی دو مرتبہ دوازدہم مضارع اصل اوسکی مفاعیلن فاعلاتن مفاعلتن ہے دو مرتبہ سیزدہم مقتضب اصل اوسکی مفعولات مستفعلن ہے دو مرتبہ چہاردہم مجتث اصل اوسکی مستفعلن فاعلاتن ہی دو مرتبہ پانزدہم متقارب اصل اوسکی فعولن ہے آٹھ مرتبہ

باب دوازدہم موسیقی کے بیان مین موسیقی ایک صناعت ہے موضوع اوسکا جوہر روحانی ہے اور وہ نغمہ ہے کہ نفس مین اسکے سبب سے کبھی نشاط اور سرور پیدا ہوتا ہے یہانتک کہ انسان ہنستا ہے اور کبھی غم پیدا ہوتا ہے یہانتک کہ روتا ہے حکمائے اس علم کو بیمارونکے واسطے وضع کیا ہے تاکہ اسمین مشغول ہون اور الم مرض اور ثقل مین خفت ہووے بعد اوسکے بعض لیے الحان مستخرج کیے کہ سبب یاد دلی شجاعت کی ہوئی اور اوسکو لڑائیون مین استعمال کرنے لگے لکھا ہے کہ ایک شخص کوٹھے پر کھڑا تھا اور کوئی شخص نیچے نغمہ سرائی کرتا تھا وہ شخص کوٹھے سے کود پڑا اور مغنی کے سر پر ہوا اور اوسکو کوٹھے کے گرنے سے کچھ آسیب نہ پہونچا حکما نے لکھا ہے کہ جسطرح تالیف شعر سلامت فطرت اور لغت اور نحو و صرف کی طرف محتاج ہی اسیطرح تالیف نغمہ بھی ان اشیا کی طرف محتاج ہے اور مغنی اوستاد وہ ہے کہ ہر مجلس کے موافق نغمہ سرائی کرے لکھا ہے کہ حکیم ابونصر طرخان فارابی سب علوم سے واقف تھا منجملہ اونکے علم موسیقی کا عالم اور عامل تھا سلاطین اوسکو برغبت کثیر طلب کرتے تھے اور وہ شہر ہائے ناآشنا مین سیاحی کرتا تھا جس شہر مین لوگ اوسکو پہچانتے وہان سے سفر کرتا ایک مرتبہ کسی بادشاہ نے اوسکو پہچانا اور اپنے پاس طلب کیا اوسنے عود بجانا شروع کیا بادشاہ بہت خوش ہوا حکیم نے دوسرے طریقہ سے بجانا آغاز کیا سب اہل مجلس رونے لگے اسنے طرز جدید اختیار کیا کہ سب لوگ سوگئے جب وے بغفلت طاری ہوئی ابونصر نے اپنی راہ لی لکھا ہے کہ ایک شخص کسی مطربہ کو دوست رکھتا تھا اوس عورت نے ایک نغمہ ایجاد کیا اور اسکے سامنے نغمہ سرا ہوئی اسکے دل مین اثر پیدا ہوا اوس عورت سے کہا کیا چاہتی ہے بیان کر مین تجھکو وہ شے دون اوس عورت نے کہا جان چاہتی ہون یہ شخص فی الحال گر پڑا اور مرگیا لکھا ہے کہ موذن خوش آوازی سے اذان کہتا تھا اور ایک لونڈی منصور کو وضو کراتی تھی اوس آواز پر فریفتہ ہوئی اور غایت لذت سے گر پڑی اور اوسکے منھ سے کف جاری ہوا منصور نے وہ کنیز موذن کو بخشدی جس طرف نفوس انسان مین غنا اور الحان

صورت خط ہندسے کی یہ ہے ا ب ج د ہ و ز ح ط ی ک ل م ن س ع ف ص ق ر ش ت ث خ ذ ض ظ غ

فصل ۲ مراسلات عجیبہ کے بیان مین

سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے بلقیس کے نام نامہ لکھکر ہدہد کو دیا کہ بلقیس کے پاس لیجاوے عنوان نامہ یہ تھا اِنَّهٗ مِنْ سُلَیْمَانَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَیَّ وَاْتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَ تمام خط مین یہ چار کلمے تھے اور امر اور تہدید اور نصیحت کے تھے نہی کو اس سبب سے مقدم کیا کہ سلاطین پر کبر غالب ہوتا ہے جب کبر کو ترک کیا لازم کرنا اسلام کا آسان ہے قیصر روم نے معتصم کو کلمات تہدید کے لکھے معتصم نے حضار مجلس سے حکم کیا کہ سب لوگ جواب اسکا لکھین ہر شخص نے اپنی راے کے موافق جواب لکھا معتصم نے کسی کا جواب پسند نکیا اور کاتب سے کہا لکھ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ فَهِمْتُ کِتَابَكَ وَالْجَوَابُ مَا تَرٰی

فصل ۳ توقیعات حسنہ کے بیان مین

مامون رشید نے عامل مصر کو قید کیا طاہر بن حسین نے اوسکی شفاعت مین خط لکھا مامون رشید نے اوس کتابت پر لکھا اَخِیْ اَنْتَ مَوْلَایَ فَمَا تَرْضَاهُ اَرْضَاهُ فَمَا اَنْتَ تَهْوَاهُ فَاِنِّیْ اَنَا اَهْوَاهُ لَكَ اللّٰهُ عَلٰی حَالِكَ لَكَ اللّٰهُ لَكَ اللّٰهُ اور عامل مصر کو رہا کر دیا اہل کوفہ نے عامل وقت کی شکایت مین عرضی لکھی منصور نے اونکی عرضی پر لکھا كَمَا تَكُوْنُوْنَ يُوَلّٰى عَلَيْكُمْ ولایت خراسان مین ایک بیبی رایگان نام کسی شخص نے خوارزم شاہ سے وہ دیہ اپنی معیشت کے واسطے طلب کیا اوسنے عرضی پر لکھا رایگان رایگان نباید داد حسن ابن سہل نے بہت مال خیرات کیا تھا اوسکے وکیل نے اوسکو لکھا لَا خَیْرَ فِی السَّرَفِ حسن نے اوسکے جواب مین لکھا لَا سَرَفَ فِی الْخَیْرِ

باب یازدہم عروض کے بیان مین

عروض[1] میزان شعر ہے اور تمیز درمیان شعر صحیح اور فاسد کے اور اوزان اصلیہ شعر کے کہ جو مستعمل زبان عرب مین ہین پندرہ ہین اور اونکو بحور کہتے ہین اگرچہ بعد تغیر کے اور بہت اوزان نکالے گئے ہین اور اون تغیرات کو زحافات کہتے ہین اور جمیع اوزان آٹھ ارکان سے مرکب ہین بعض بعض سے اور وہ ارکان یہ ہین فعولن مفاعیلن مستفعلن فاعلاتن فاعلن مفاعلتن متفاعلن مفعولات اور ان ارکان مین بھی اجزا ہین کہ اونکو اجزاے اصلیہ کہتے ہین اور وہ اجزا تین ہین سبب اور وتد اور فاصلہ سبب دو حرف مرکب کو کہتے ہین خواہ دونون متحرک ہون جیسے لم اور ثم یا دوسرا ساکن جیسے من اور فی اول کو ثقیل اور دوسرے کو خفیف کہتے ہین اور وتد تین حرف مرکب کو کہتے ہین اگر بیچ کا حرف ساکن ہو تو اوسکو مفروق کہتے ہین جیسے قال اور اگر آخر کا ساکن ہو تو اوسکو مقرون کہتے ہین جیسے دعا اور فاصلہ چند حروف مرکب کو کہتے ہین کہ تین سے زیادہ اور چھ سے کم ہون بشرطیکہ سب متحرک ہون اور آخر ساکن پس اگر چار حرف ہون تو فاصلہ صغری ہے جیسے ذہبا اور اگر پانچ ہون تو

کہ حافظہ مین ہے اور اوسمین خوف نسیان کا طاری تھا جناب باری نے صنعت کتابت عطا فرمائی تا کلام سہو نہو جاوے اور حاضر کلام غائب کو سمجھے اور متاخرین علوم متقدمین کو دریافت کرین اور کاتب وہ ہے کہ علم ادب خوب جانتا ہو اور اشعار اور امثال اور اخبار اور آیات قرآن کا حافظ ہو اور وقائع عرب اور حوادث عجم اور علم اشعار علم عروض اور بلاغت اور حساب سے بھی خوب واقف ہو عمرو بن مسعود وزیر معتصم بیان کرتے ہین کہ ایک روز سفر مین مجکو ایک شخص ملا وہ مجکو نہین جانتا تھا اوس سے مین نے پوچھا کہ تجکو کون صنعت معلوم ہے اوسنے کہا مین جولاہہ ہون بعدازان اوسنے مجسے کہا کہ تجہ مین کیا صنعت ہے مجکو بھی معلوم ہونی کہ مین اپنے نفس کی تعریف بیان کرون مین نے کہا کہ مجکو صنعت کتابت معلوم ہے اوسنے کہا کہ کتابت پانچ قسم کی ہوتی ہین کتابت رسائل اور کتابت خراج اور کتابت اجناد اور کتابت قضا اور کتابت شرط تو کس قسم کا کاتب ہے مین نے کہا کہ کاتب رسائل ہون اوسنے کہا کہ اگر تیرے کسی دوست کی مادر شوہر کرے تو تہنیت اوسکو کیونکر لکھیگا مین نے کہا کہ مجکو وقوف اسکا نہین ہے اوسنے کہا کہ تو کاتب رسائل نہین ہے مین نے کہا کہ کاتب خراج ہون اوسنے کہا کہ منحرف شکل کی اگر زمین ہو تو کیونکر پیمایش کریگا مین نے کہا کہ عمود کو عطوف مین ضرب کرونگا اوسنے کہا کہ کاشتکار کا ظلم کریگا مین نے کہا کہ عمود اور عطوف کو جمع کرونگا اوسنے کہا کہ سلطان پر ظلم ہوگا پھر مین نے کہا کہ مجکو نہین معلوم اوسنے کہا کہ تو کاتب خراج بھی نہین ہے مین نے کہا کہ کاتب بخششی گریگا ہون اوسنے کہا کہ اگر دو سپاہی ہون کہ ایک کا نیچے کا ہونٹ پھٹا ہوا ہو اور دوسرے کا اوپر کا ہونٹ تو کیونکر لکھیگا مین نے کہا مجکو نہین معلوم ہے اوسنے کہا کہ تو کاتب بخشی گری کا بھی نہین ہے مین نے کہا کہ کاتب قاضی ہون اوسنے کہا کہ اگر کوئی وفات پاوے اور ایک جورو اور ایک لونڈی چھوڑے اور جورو سے ایک لڑکی اور لونڈی سے ایک لڑکا اور عورت کے لڑکا مجسے ہے اور لڑکی لونڈی سے تو کیونکر فیصلہ کریگا مین نے لاعلمی اپنی بیان کی اوسنے کہا کہ تو کاتب قاضی بھی نہین ہے مین نے کہا کہ کاتب کوتوالی کا ہون اوسنے کہا کہ اگر کوئی شخص کسیکے سر پر زخم موضحہ لگاوے اور دوسرا اوسکے سر پر ماموہہ مارے تو کیا حکم کرے گا مین نے اوس سے بھی لاعلمی اپنی ظاہر کی اوسنے کہا کہ تو کاتب کوتوالی کا بھی نہین ہے بعدازان مین نے اوس سے کہا کہ تو جولاہہ ہے تو نے کیونکر یہ امر دریافت کیے اوسنے کہا کہ مین جولاہہ نہین ہون بلکہ حائک جامہ مین نے اوسکو اپنا رفیق کیا اور اچھا کام اوسکے سپرد کیا کاتب کو چاہیے کہ بہت لکھنے کی مشق رکھے اور اوضاع خطوط کو بھی دریافت کرے

فصل ۱- اوضاع خطوط کے بیان مین

صورت خط عبری کی یہ ہے

ا ب ج د ہ و ز ح ط ی ک ل م ن س ع ف ص ق ر ش ت

صورت خط سریانی کی یہ ہے

ا ب ج د ہ و ز ح ط ی ک ل م ن س ع ف ص ق ر ش ت ث خ ذ ض ظ غ

شخص کہے کہ کسر نہیں ہے تو خیر اور اگر کہے کہ کسر ہے تو اوس سے کہے کہ کسر کو پورا کرلے اور اوس کسر کے عوض دو ذہن میں
رکھے اور اوس سے کہے کہ نو نو طرح کرے اور پہ شخص ہر طرح کے عوض میں چار فرض کرتا جاوے جس طرح تمام ہو وے
ان اعداد مذکورہ کو باقی الضمیر کے ساتھ ملاوے وہی اوس شخص کے ذہن کے عدد ہونگے **فصل ۱ مسائل**
حساب کے بیان میں دو شخص سفر میں ہمراہ تھے ایک کے پاس دو روٹیاں دوسرے کے پاس
تین تھیں اثناے راہ میں ایک اور ساتھ ہوا تینوں شخصوں نے ملکر وہ روٹیاں تناول کین بعد کھانے کے اوس
نے پانچ درہم اون دونوں کو بعوض اپنے کھانے کے دیے اور کہا کہ تم دونوں بقدر اپنے اپنے حصہ کے
تقسیم کر لو جسکے پاس دو روٹی تھین اوسنے دو درہم لیے اور جسکے پاس تین روٹیاں تھین اوسکو تین درہم حوالہ کیے
جب کسی حساب دان کے پاس جاکر احوال بیان کیا اوسنے ایک درہم دو روٹی والے کو دلوایا اور چار درہم تین
روٹی والے کو کسی شخص نے ایک قطعہ زمین سو گز طول او سو گز عرض کا فروخت کیا مشتری نے کہا دو قطعہ
کرکے دو شخصوں کو بنانے کے واسطے دے کہ طول او عرض ہر ایک کا پچاس پچاس گز کا ہو اوسنے جانا کہ
سب حق اسی شخص کا ہے جب اہل حساب کی طرف رجوع کیا اونھون نے کہا کہ نصف حق اسکا ہے ایک شخص نے
کسی کو ایک قطعہ زمین کا کھودنے کے واسطے اجارہ دیا کہ چار گز طول اور چار گز عمق آٹھ درہم میں درست کر دے
اوس شخص نے دو گز طول اور دو گز عرض کا حوض تیار کیا جب اہل حساب کے پاس گیا اونھوں نے ایک درہم
اجرت دلوائی لکھا ہے کہ ایک عورت پاس جناب امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کے حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ بھائی میرا مر گیا
او چھہ سو دینار ترکہ چھوڑا ایک درہم مجکو دیتے ہیں جناب امیر المومنین اوسوقت سوار ہونے تھے ایک پاے مبارک
رکاب میں تھا اور ایک زمین پر آپ نے اوس عورت سے ارشاد کیا کہ بھائی تیرا دو لڑکے اور ایک زوجہ اور ایک مادر
او بارہ بھائی چھوڑ کر مرا ہے اوسنے کہا یہی وارث ہیں پس آپ نے فرمایا کہ حق تیرا ایک ہی دینار ہے لکھا ہے کہ فیلسوف
ہند نے شطرنج وضع کی بادشاہ ہند کو بہت پسند آئی او خوش ہو کر کہا کیا طلب کرتا ہے اوسنے کہا کہ مضاعف ہر خانہ کے
درہم طلب کرتا ہون یعنی خانہ اول میں ایک اور دوسرے میں دو اور تیسرے میں چار و علی ہذا القیاس بادشاہ کو یہ
کلام اوسکا حقیر معلوم ہوا وزیر نے کہا کہ اے بادشاہ خزائن ملک ہند کے اسکو وفا کر ینگے بادشاہ نے کہا وضع
شطرنج سے یہ طلب اچھی ہے جب عنصری نے یہ حکایت سنی چاہا کہ اسکے مقابل میں سلطان محمود کی مدح کرے
اور مدح کے اخیر میں دعا درازی عمر بادشاہ کی ہو کہ اگر مضاعف خانہاے شطرنج کو اوسپر قسمت کریں تو ہر روز
لیے درہم حصہ میں آوے چنانچہ وہ اشعار دعائیہ مرقوم ہیں **رباعی** شاہا ہزار سال تو در مملکت بزی ۔ وانگہ ہزار
ماہ بہ ہر سال ۔ ہر سالے ہزار ماہ و مہی صد ہزار روز ۔ ہر روزی ہزار ساعت و ساعت ہزار سال **باب**
دہم کتابت کے بیان میں کتابت اشرف صناعات ہے چونکہ کلام کو ثبات نہ تھا اگر اوسیقدر

سمرقندی ہی بعد ازان بغدادی اور بہترین سرخ یعنی تھول چینی ہی بعد ازان فرغانی بعدہ شاشی اور بہترین کمان کمان دمشقی کی
ہی اور بہترین تیر حجازی ہی اور بہترین راس المال تاجر کے لیے دیانت ہے جسقدر مال سوداگر تمام عمر مین خیانت سے
جمع کرتے ہین قطاع الطریق ایک مرتبہ مین لے لیتا ہے یا دریا مین غرق ہو جاتا ہے یا حاکم ظالم لے لیتا ہی اور اس بابکو
ہم دو حکایتون پر تمام کرتے ہین **حکایت** ہی کہ ایک تاجر امانت مین بہت رعایت رکھتا تھا اور کبھی اوسکے مال مین
نقصان نہین ہوتا تھا ایک مرتبہ ایک کیسہ اوسکا اطلس سرخ کا بھرا ہوا اشرفیون سے ضایع ہو گیا اوس تاجر کو کمال تعجب
ہوا ایک روز اپنے کوٹھے پر گیا کہ ناگہان وہ کیسہ ایک چیل کے پنجے سے چھوٹکے اسکے سامنے گر پڑا معلوم ہوا کہ چیل
اوس کیسہ کو گوشت جان کے سارق کے گھر سے اوٹھا لیگئی خدا کی قدرت سے اوسکے کوٹھے پر گر پڑا **حکایت** ہے
ایک تاجر کشتی پر سوار جاتا تھا اور اوس کشتی مین ایک بندر بھی تھا اتفاقاً تاجر نے کسی ضرورت کے واسطے کیسہ زر
نکالا اوس بندر نے اوچک کر کیسہ لے لیا اور دانتون سے نوچا ایک روپیہ اوسمین سے نکال کے دریا مین ڈالتا تھا اور ایک
کشتی مین حتی کہ وہ کیسہ خالی ہو گیا سوداگر نے کہا کہ اسی قوم مین سرکہ اور گلاب کی تجارت کرتا تھا اور دونون مین پانی ملاتا تھا
یہ مال اوسی تجارت سے حاصل ہوا تھا جسقدر قیمت پانی کی تھی پانی مین گئی اور باقی مجکو ملی **باب نہم**

صناعت حساب کے بیان مین حساب صناعات شریفہ سے ہے اسکی احتیاج اکثر امور دنیا و دین
مین ہوتی ہے اور انواع اسکے کثیر ہین اس مقام مین ایک نوع مستعملہ پر اختصار کیا جاتا ہی حکما نے لکھا ہے کہ اگر انگلیون کو
وقت حساب کے بنظر تامل دیکھے معلوم کرے کہ جناب باری عز اسمہ نے انگلیون کو حساب کے واسطے پیدا کیا ہی اسلیے
کہ مراتب اعداد کے چار ہین آحاد عشرات مآت الوف حساب مین دست راست سے آحاد کے واسطے خنصر اور بنصر
اور وسطی مقرر ہین اور سبابہ اور ابہام کو عشرات کے واسطے مقرر کیا ہے اور دست چپ خنصر اور بنصر اور وسطے کو
مآت کے واسطے اور سبابہ اور ابہام کو الوف کے واسطے معین کیا ہے اسطرح پر دس ہزار تک شمار ہو سکتا ہے بعد
ازان پھر از سر نو شروع کرے **فصل ۱ استخراج ضمائر کے بیان مین** اگر کوئی شخص یہ امر جاننا چاہے
کہ زید کی کس انگشت مین انگشتری ہے پس چاہیے کہ زید سے کہے کہ ابہام سے اوس انگشت تک جسمین انگشتری
ہے شمار کرے اوسکو مضاعف اور مضعف کو پانچ مین ضرب کرے مجموع سے نو نو کی طرح کرے اگر بعد طرح کے
ایک باقی رہے معلوم کرے کہ انگشتری سبابہ مین ہے اور اگر دو باقی رہین دریافت کرے کہ انگشتری وسطی مین ہے اور اگر
تین ہون بنصر مین اور اگر چار ہون خنصر مین اگر کوئی شخص اپنے ذہن مین کوئی عدد لے تو دوسرا اوسکو اسطور بتا دیگا
کہ گیرندہ سے کہے کہ نصف اوس عدد کا اوسپر زیادہ کرے اور پھر یہ شخص پوچھے کہ کسر ہے یا نہین اگر وہ شخص بیان
کرے کہ کسر ہے اوس سے کہے کہ عدد کو پورا کر لے اور یہ شخص کسر کے عوض مین ایک ذہن مین رکھے اور اگر کہے کہ کسر
نہین ہے اوس سے کہے کہ نصف مجموع کا اور زیادہ کرے اور پھر یہ شخص پوچھے کہ اب بھی کسر ہے یا نہین اگر وہ

وہ صورت دروازہ کھولدیتی جب وہ شخص مکان مین داخل ہوتا دروازہ بند کرلیتی تھی ایک کاریگر اوسکے پاس وارد ہوا اور اوسکی صنعت کا مداح ہوا اور یہ امر کہا کہ صورت خوب تو نے ترتیب دی ہے الا اس مین ایک شی باقی رہی ہے اوسنے کہا کیا شی ہے اوس کاریگر نے بیان کیا کہ تھوڑا زیبق اسکے چشم مین ہوتا یہ صورت متحرک ہوتی اوس صانع نے بھی یہ امر تسلیم کیا

باب ہشتم تجارت کے بیان مین

سوداگری صناعات شریف ہے مصالح خلق اور انتظام امور علائق تجارت پر موقوف ہے اسلیے کہ سب اشیا ایک جا نہین ہوتی ہین اگر سوداگر ایک ملک سے دوسرے ملک کو لیجاوین تو سب اشیا ہر شہر و دیار مین دستیاب ہون اللہ پاک نے صلاح خلق کے واسطے ایک جماعت مقرر فرمائی کہ مشقت سفر و محنت کشتی اپنے نفس پر گوارا کرین اور مشرق سے مغرب کو کسب مال و متاع کے واسطے اسباب تجارت لیجاوین اور مغرب سے مشرق کو قدیم الایام مین حکما نے بعض اولاد کو حصول حکمت کیطرف راغب نہ دیکھا اونکو تجارت کا حکم دیا تا سبب معاش ہو وصایاے تجارت سے ایک یہ امر ہے کہ متاع طالب اول کو دے جو جہاز فصل بیع مین خرید کرے فصل خریف مین فروخت کرے

فصل ۱ تجارت حیوان کے بیان مین

بہترین بندہ ترکی ہے بعد ازان رومی بعد ازان سیاہانی کہ ملک زنج سے لاتے ہین اور بہترین بندہ وہ ہے کہ عاقل اور فرمان بردار ہو اور بہترین کنیز وہ ہے کہ اوسکو شرم اور عفت ہو اور بہترین حیوانات انسی اور وحشی سے وہ ہے کہ جسیم اور مطیع ہو اور بہترین طیور وہ ہے کہ با الفت اور مستانس ہو لکھا ہے کہ حسن منظر باز اور اسپ مین جمع نہین ہوتا ہے اور اگر اتفاقا جمع ہووے تو بہت خوب ہوتا ہے اور بہترین باز ازرق ہے بعد ازان اشہب اور بہترین شاہین سیاہ عراقی ہے بعد ازان سپید اور بہترین باشق عراقی ہے بعد ازان سپید اور بہترین اسپ کمیت ہے بعد ازان خنگ بعد ازان اشقر بعد ازان [illegible]

فصل ۲ تجارت عطریات کے بیان مین

بہترین عود عود بلخی ہے کہ سیاہ اور سخت او ثقیل ہو بعد ازان صندل بعدہ صفی بعد ازان قماری اور بہترین عنبر عنبر اشہب ہے اور بہترین کافور کافور ریاحی قیصوری ہے مگر اسقدر خیال چاہیے کہ خام اور حبس اور مصطکی وغیرہ اوسمین ملی ہو اور بہترین مشک مشک تبت ہے اور بدترین وہ ہے کہ ہندوستان مین ہوتی ہے

فصل ۳ تجارت ملبوس اور مفروش کے بیان مین

بہترین جامہ وہ ہے کہ سنگین ہو اور بہترین خرسوسی ہے اور بہترین رنگ سبز ہے بعد ازان سپید اور بہترین حریر سابو خوارزم منقش ہے بعد ازان سادہ اور بہترین عبا وہ ہے کہ ریشم اوسمین کثیر اور سوت قلیل ہو اور بہترین کتان وہ ہے کہ سنگین ہو اور بہترین پوستین وہ ہے کہ اون اوسکا نرم ہو اور بہترین سمور وہ قسم ہے کہ شدید السواد ہو اور بعد ازان خزری ہو اور بہترین سنجاب خوارزمی ہے اور بہترین پر طاؤس اسود ہے بعد ازان احمر کہ خزر سے لاتے ہین اور بہترین فرش قالین ہے پس شیرازی بعدہ ششتری

فصل ۴ تجارت اشیا متفرقہ کے بیان مین

بہترین تیغ تیغ ہندی ہے اور بہترین قلم اہوازی ہے اور بہترین روشنائی مصری ہے اور بہترین کاغذ

دو شخص بنی قابیل سے تھے ایک کا نام نابل تھا اور دوسرے کا توبل بعد طوفان برہمن ملک کی ہو کے باتفاق چند صاحب الحکمت کے تلوار بنائی تھی

فصل بعض صناعات آہنگری کے بیان مین

صنعت زرہ جناب باری تعالی نے حضرت داؤد علیہ السلام کو مرحمت فرمائی لکھا ہے حضرت داؤد علیہ السلام نے دو شخص کو دیکھا کہ ایک دوسرے سے آپکی تعریف کرتا تھا دوسرے نے کہا اگر بیت المال سے نکھاتا حضرت داؤد نے جناب باری مین درخواست کسی صنعت کی کی حق جل علی نے اونکو صنعت زرہ بنانے کی تعلیم فرمائی لکھا ہے کہ قفال شناشی نے ایک قفل معہ کنجی بوزن ایک دانگ کے بنایا اگر کوئی شخص چاہے کہ نرم آہن کو فولاد کرے پس چاہیے کہ اوس لوہے کو آگ پر رکھے تاکہ سرخ ہووے بعد ازان آب نارنش یا دوغ ترش مین ڈالدے تین مرتبہ یہی عمل کرے وہ لوہا فولاد کے مانند سخت ہوجاویگا اگر لوہے کو زہرہ گاؤ اور بول جارپایہ سے آب دے زخم اوس لوہے کا التیام پذیر ہوگا اگر کوئی شخص چاہے کہ تلوار وغیرہ مین زنگ نہ لگے سیسہ کو روغن کے ہمراہ پتھر پر گھسین بعد چند روز کے اوسکو تلوار وغیرہ پر لگاوین ہرگز زنگ اوسمین نہ پیدا ہوگا اگر تلوار کو روغن خنزر اور آب گندنا سے آب دین تو تلوار جس شے پر لگاوین اوسکو قطع کرے گی اگر کوئی شخص چاہے کہ لوہے مین زنگ نہ لگے ایک مدت تک اوسکو روغن گل سے آب دین ہرگز اوسمین زنگ نہ لگیگا

باب ہفتم نجاری کے بیان مین

اس صنعت کا بھی فائدہ عام ہے جب جناب باری تعالی نے چاہا کہ قوم نوح علیہ السلام کو ہلاک کرے نوح علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ کشتی بصورت مرغ کے تیار کرین اور درمیان اوسکا مثل سینہ مرغ کے ہووے اور اعمال نجاری سے منجنیق اور ناعور اور طاحون ہی لکھا ہے کہ یہ آلات جنون نے وضع کیے ہین اور منجملہ اعمال عجیبہ نجاری کے صورت مشعل ہے صورت اوسکی یہ ہے کہ ایک تخت بناتے ہین اور اوسکے نیچے ایک میل چرخ پر قائم کرتے ہین اور اوس میل پر صورت بناتے ہین کہ ہاتھ مین شمع لیے ہوے ہے اور اوس صورت کے نیچے ایک حوض مرتب کرتے ہین جب چرخ کو گردش ہوتی ہے اوس میل کو بھی گردش ہوتی ہے وہ صورت ہاتھ مین شمع روشن لیے ہوے پھرتی ہے اور سب شمعون کو گرد تخت کے ہوتی ہین روشن کرتی ہے اور منجملہ صناعات نجاری کے صندوق مغنی ہے صورت اوسکی یہ ہے کہ ایک صندوق بشکل مخروط بناتے ہین اور اوسمین چار طنبوری ہر ایک مقابل دوسرے کے ہوتے ہین اور درمیان صندوق کے ایک میل قائم کرتے ہین اور اوس میل پر چار کانٹے لگاتے ہین اور اوس میل کے سر پر ایک صورت دو مسطر ویہ ہوتی ہے کہ وہ دونون مسطر متقاطع صلیبی باہم متقاطع ہین اور اون مسطرون کے اطراف مین ڈورے بندھے ہوتے ہین جب صورت کو حرکت ہوتی ہے اون ڈورون اور مسطرونکو بھی حرکت ہوتی ہے اور انکی حرکت سے میل کو بھی گردش ہوتی ہے اور میل کی گردش سے وہ کانٹے طنبور سے متصل ہوتے ہین اور اون مین آواز پیدا ہوتی ہے قزوین مین ایک شخص صنائع عجیب کرتا تھا منجملہ اوسکے صورت پس دروازہ بناتا تھا جو شخص دروازہ کو حرکت دیتا

اوسکی مشہور ہی لکھا ہی کہ فراعنہ بادشاہ مصر ہلاک ہوا بادشاہی وہان کی عورتون کو ہوئی جب بادشاہی دیلوکی ہوئی اوسکے
زمانہ مین ایک عورت ساحرہ تدورہ نام تھی حاکمہ نے اوس سے کہا کہ ہمارے گھر مین کوئی مرد نہین ہاکہ حفاظت
ملک کرے ہمارے واسطے کوئی صنعت کر کہ دافع اعداہووے تدورہ نے ایک مکان مصور تعمیر کیا جو عدو
پیدا ہوتا تصویرین اوس مکان کی حرکت کرتین اگر کوئی عضو اون تصویرون کا توڑ دیتے دشمن کا بھی وہ ہی عضو
ضائع ہوجاتا اسوجہ سے کوئی بادشاہ قصد اوس طرف نکرتا تھا یہ حکایت خواص مصر مین مرقوم ہے اور عمارت
عجیب سے منارہ اسکندریہ ہی اوس منارہ پر ایک مینار ہی جب کوئی شخص دم سے اوسطرف کا عازم ہوتا ہی مینار
مین صورت اوسکی ظاہر ہوتی تھی اوسیوقت موکل منارہ سکو مطلع کرتا تھا تاوہ لوگ مستعد ہوین اور دشمن
غفلت سے قابض ہونے پاوے وہ مینار زمانہ عبد الملک بن مروان تک باقی تھی ایک شخص ملک فرنگ سے
آیا اور ولید بن عبد الملک کے ہاتھ پر مسلمان ہوا بہت مقامات مین اوسنے خزائن نکالے اسوجہ سے مصر مین
اوسکا شہرہ ہوا ایک روز اوسی فرنگی نے کہا کہ اس منارہ کے نیچے سکندر کی کنجیان ہین اگر اجازت ہو تو مین کنجیان
اوسکی نیچے سے نکالکر پھر منارہ درست کردون ولید نے اجازت دی جب اوسنے نصف منارہ خراب کیا اہل اسکندریہ
نے داد بیداد کی وہ تو اپنا کام کر چکا تھا شب کو گھوڑے پر سوار ہوا اور ملک فرنگ کو راہی ہوا ابو بکر خطیب نے
تاریخ بغداد مین لکھا ہی کہ جب منصور نے بغداد کو تعمیر کیا اپنے مکان مین ایک قبہ بنایا اسی گز بلند اور قبہ کے
سر پر ایک سوار کی صورت ہاتھ مین نیزہ لیے ہوے بنائی جب کوئی خارجی کسیطرف سے پیدا ہوتا وہ سوار اوسکی
طرف نیزہ سے اشارہ کرتا ایک مرتبہ ہوا شدید چلی اور پانی بہت برسا وہ قبہ گر گیا لکھا ہی کہ ملک اندلس مین ایک مکان
تھا اوسکو بیت الملوک کہتے تھے جو بادشاہ مرجاتا اوسکا تاج اوس مکان مین رکھدیتے اور نام اوسکا اور مدت
عمر اوسکی اور تاریخ و سنہ اوسکی ولادت کا لکھکر رکھتے تھے اوس مکان کا دروازہ مقفل رہتا تھا جو شخص بادشاہ
ہوتا اوسمین ایک قفل لگاتا اور وصیت کرتا کہ بعد ازین اسکا کوئی دروازہ نکھولے حتی کہ لدریق بادشاہ ہوا
اوسنے چاہا کہ دروازہ اسکا کھولے وہان کے بزرگون نے اوسکو منع کیا اوسکو گمان ہوا کہ اسمین مال بہت ہے
اسوجہ سے مجکو منع کرتے ہین غرضکہ اوسنے اوسکا دروازہ کھولا اوس مکان مین دیوار و نیز اشکال عرب کے
گھوڑو نیز معہ عمامہ بنی تھی اور وہان لکھا تھا کہ جبتک یہ دروازہ نکھولا جاویگا یہ ملک باقی رہیگا اور جب کھولیگا
یہ ملک ہاتھ سے جاویگا لدریق بہت پشیمان ہوا اوسی سال اہل عرب نے اوس ملک کو لے لیا واللہ اعلم

باب ششم صناعت آہنگری کے بیان مین

یہ صنعت عام المنفعت ہی اکثر صناعات
مین استعمال اسکا ہوتا ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام زمین پر تشریف
لائے اونکے پاس ہتوڑا اور کلبتین اور سنسی تھی اول تیشہ بنایا بعد ازان کارد پہلے جس شخص نے تلوار بنائی تھی

راہ پوچھی اون لوگون نے چند رستے بتائے حضرت مریم علیہا السلام نے اوس قوم پر نفرین کی اور بیدہ عادی **فصل**
انکے اعمال عجیبہ کے بیان مین ایک کپڑا روم مین بنا جاتا ہے اوسکو بوقلمون کہتے ہین اہل یونان کا نکالا
ہوا ہے ہر لحظہ اوسمین ایک رنگ جداگانہ معلوم ہوتا ہے کبھی سبز اور کبھی زرد اور گاہے سرخ اور گاہے ابلق اور
کبھی بنفشجی تانا اوسکا سیاہ اور سرخ ہوتا ہے اور بانا اوسکا سبز اور زرد جیسے رنگ مرکب ہوتے ہین اور آفتاب
اوسکے مقابل ہوتا ہی ہر لحظہ ایک نیا رنگ معلوم ہوتا ہے لکھا ہے کہ خاقان چین نے ایک کپڑا بنوایا اوسمین تصویرین حیوانات
اور اشجار کی بنی تھین بادشاہ نے چاہا کہ سلاطین کو ہدیہ بھیجے دانشمندونکو جمع کرکے اوس کپڑے کو دکھلایا سبھون نے
پسند کیا مگر ایک صلح نے یہ عیب نکالا کہ اسمین طاؤس کی صورت بنی ہے کہ وہ چونچ سے چیونٹی کو اوٹھاتا ہے
جو دیکھیگا اہل چین کو ہنسے گا کہ یہ لوگ اتنا نہین جانتے کہ طاؤس چیونٹی کو چونچ سے نہین اوٹھا سکتا سب نے
اس قول کو پسند کیا آخر بادشاہ نے ہدیہ نہ بھیجا واللہ اعلم **باب پنجم صناعات معماری کے**
بیان مین یہ صناعات بھی امہات صناعت سے ہے اسلیے کہ انسان کے واسطے مسکن ضرور چاہیے جسمین
اوسکو تکلیف ہوتی ہے حکمانے لکھا ہے کہ کھانے کی لذت ایک ساعت رہتی ہے اور نکاح کی ایک ہفتہ اور بنا کی
تمام عمر جب عمارت کو بغور دیکھتا ہے ایک سرور اور فرحت تازہ حاصل ہوتی ہے جب حکما کسی شہر یا دیہ کی عمارت
چاہتے تھے مکان بہتر اور معقول کنارہ دریا کے اطراف مین اوسکے پہاڑ ہون قرار دیتے تھے اور مکانات بلند
بنواتے اس طور پر کہ ہواے شمالی اوسمین بخوبی آوے اور دروازہ مشرق کی طرف کرتے تھے اسلیے کہ جب
آفتاب بلند ہو مکان کو روشن کرے اور کدورت اور بخارات کو اوس سے دفع کرے اجزاے جسم انسان کو
اجزاے مکان سے تشبیہ دی ہے اور بنا حمام کی جن کی ایجاد کی ہوئی ہے لکھا ہے کہ ایک جن حضرت سلیمان
علی نبینا و علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا کہ مین نے آپ کے واسطے ایک مکان بنانے کا ارادہ کیا ہے کہ ایک درجہ
اوسمین گرم اور ایک سرد اور ایک معتدل ہو حضرت سلیمان علیہ السلام کو تعجب ہوا اوس جن نے حمام ترتیب دیا
درجہ اول گرم اور دوم معتدل اور سوم سرد تھا **فصل عمارتہاے نادرہ کے بیان مین** لکھا ہے
کہ ملک مغرب مین ایک شہر ہے چار دیواری اوسکی تانبے کی اور دورہ اوسکا چالیس فرسنگ کا اور ارتفاع
اوسکا سو گز کا ہی لکھا ہے کہ بانی اوسکا ذوالقرنین تھا کنجی اوس مکان کی وہین دفن ہے درمیان شہر کے
ایک میل ہے حیوانون کو اپنی طرف جذب کرتا ہے جسطرح مقناطیس لوہے کو جذب کرتا ہے جو شخص اوس
شہر کی دیوار پر چڑھتا ہے ہنسی اوسپر غالب ہوتی ہے اور اوسکو اپنی جانب وہ میل کھینچتا ہے ابو حامد اندلسی
نے لکھا ہے کہ اس شہر کو حضرت سلیمان علیہ السلام نے تعمیر کیا تھا بعد حضرت سلیمان علیہ السلام کے جنون نے
اوسپر قبضہ کر لیا جو شخص اوسکی دیوار پر جاتا ہے جن اوسکو گرا دیتے ہین اوس شہر مین دروازہ نہین ہے حکایت

سے روکے نے حربہ سے کہ شیر پر حملہ کرے اور اوسکے شکم کے نیچے آجاوے اور اوسکے شکم مین چھری مارے اور اوسکے ہمراہی شیر کو گھیر لین اس طور پر شکار مجانین بغداد کے کرتے تھے اور اگر چیتے کا شکار منظور ہو چاہیے کہ ایک ظرف مین خمیر بھر کر اوسکی راہ گذر پر رکھدین جب چیتا آکر اوسکو کھاویگا مثل مردہ کے ہوجاویگا پھر اختیار ہے جسطرح چاہین اوسکو شکار کرین اور اگر شحم بدبودار اور مغز بادام تلخ اور مغز مشمش تلخ باہم مخلوط کرکے حیوانات درندہ کو کھلاوین وہ درندہ ہلاک ہوجاویگا **فصل ۲ - طیور کے شکار کے بیان مین** اگر ناکو گندہک اور مغز مشمش تلخ مین جوش دیکر چھٹکادین جو مرغ اوسکو کھاویگا بیہوش ہوگا اوسکو اوٹھا کر بیت اوسکے حلق مین ٹپکادے وہ جانور بہوش مین آجاویگا اور اگر باقلا کو گندہک کے پانی مین دو روز تر کرین جب کلنگ اوسکو کھاویگا اوڑنے سے معذور ہوگا اگر روئی کو شراب مین تر کرکے رکھین جو کلاغ اوسکو کھالے بیہوش ہوجاوے صیاد جب دریاے خضر مین مرغان آبی کا شکار چاہتے ہین ایک کدو مجوف پانی پر ڈالدیتے ہین جب مرغان آبی اوس کدو سے مانوس ہوجاتے ہین کوئی شخص اوس کدو کو اپنے سر پر رکھتا ہی اور اوسمین دو سوراخ آنکھون کی محاذات مین کرلیتا ہی اور پانی مین سیر کرتا ہی ایک ایک جانور کا پیر پکڑکے پانی کے اندر لیجاکر بازو اوسکا توڑڈالتا ہی اور چھوڑدیتا ہی جب سب جانورون کے شکار سے فراغت پاتا ہے ہر ایک کو باسانی گرفتار کرلیتا ہی **فصل ۳ - مچھلی کے شکار کے بیان مین** تخم کراث کو تین روز سرکہ مین تر کرکے جس جگہہ تالاب وغیرہ مین مچھلیان ہوتی ہین چھوڑدے سب مچھلیان مثل مردہ کے پانی کے اوپر آجاتی ہین اگر صاف شیشہ مین روغن بھرے اور منہ شیشہ کا گوند وغیرہ سے مستحکم بند کردے اور اوسمین رسی باندھکر پانی مین چھوڑدے بہت مچھلیان اوسکے گرد جمع ہونگی اور اسقدر بیخود ہونگی کہ ہاتھ سے گرفتار کرے **فصل ۴ - حشرات کے شکار کے بیان مین** اگر کوئی شخص چاہے کہ سانپ کو گرفتار کرے پس چاہیے کہ گھڑیال بجاوے جب سانپ اوسکی آواز سنیگا اپنے مکان سے باہر نکل آویگا کسی لکڑی سے ایک ضرب اوسکو لگاوے وہ سانپ حرکت سے معذور ہوجاویگا اور اگر دوسری ضرب بھی لگاویگا تو سانپ چلا جاویگا اگر قدرے گندہک اور ہرتال جوش کرین اور پانی اوسکا شہد مین ملاکر رکھدین مکھیان اوسکو بہت کھاوینگی اور سب ہلاک ہونگے

باب چہارم فن حیاکت کے بیان مین جولاہہ گری بھی امہات صناعات سے ہے اسلیے کہ انسان لباس کی طرف محتاج ہے اہل تواریخ نے لکھا ہے کہ اولا اس کام کو حضرت آدم علی نبینا وعلیہ السلام نے کیا تھا آدم علیہ السلام جب دنیا مین تشریف لائے برہنہ تھے آپ نے کسی شے کا کپڑا بنا اور خست اس صنعت کی اسوجہ سے تھی کہ کرنے والے اس پیشہ کے ہمیشہ رذیل ہوتے تھے بسبب طمع اور زیادتی اجرت اور سوت چرانے کی اگر انمین یہ امور نہوتے تو یہ لوگ اشرف صناع ہوتے کہ سب مردہ و زندہ اسکی طرف محتاج ہین مجاہد نے لکھا ہی کہ حضرت مریم حضرت عیسی علیہ السلام کی تلاش مین جاتی تھین جلاہون کی قوم پر گذرین اور انسے

کے اور بھی فوائد مثل دودہ اور اُون کے ہوتے ہین **فصل ۲ اشبانی کے اعمال عجیبہ کے بیان مین**
اگر کوئی شخص چاہے کہ بکریان زیادہ ہوان پس چاہیے بکریان اصناف مختلف کی جمع کرے ابن عباس رضی اللہ
عنہما سے منقول ہے کہ ایک عورت جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت بابرکت مین حاضر ہوئی
اور عرض کیا کہ میری بکریان زیادہ نہین ہوتی ہین آپ نے ارشاد کیا رنگ اونکا کیا ہے اوس عورت نے عرض
کیا کہ رنگ اونکا سیاہ ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ اونمین سپید بھی مخلوط کردے اگر وقت قرار حمل کے باد جنوبی چلتی ہے
بچہ مادہ ہوگا اور اگر شمالی ہو بچہ نر ہوگا اگر کوئی شخص چاہے کہ بچے کسی رنگ مخصوص کے پیدا ہوان پس چاہیے کہ
بکریون کی نظر کے سامنے وہ بھی رنگ اکثر رکھے اسلیے کہ وقت حرکت بچہ کے جو شی اوسکی ماکے سامنے ہوتی ہے بچہ
اوسی صورت کا پیدا ہوتا ہے لکھا ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے مامون کی بکریان چراتے تھے جب حضرت
یوسف صدیق علیہ السلام پیدا ہوے حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے مامون سے کہا مین چاہتا ہون کہ
اپنی زمین پر بکریان تمھاری چراؤن اونکے مامون نے کہا کہ اجرت اپنی مقرر کرو حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا
درمیان بکریون کے جاکر ملاحظہ کرو جو بکری سرخ یا سیاہ سفید ہو اور جو بھیڑی کہ سیاہ ہو اور جو نر کہ پیر اوسکے سفید ہون
اونکو گلہ سے نکالکر بعد ازان جو بکری یا بھیڑی اس رنگ پر ہو وہ اجرت میری ہو اونکے مامون نے اوسکو قبول
کیا جو اوس رنگ پر بکریان وغیرہ تھین اونکو نکالکر باقی حضرت یعقوب علیہ السلام کو حوالہ کین جس جگہ حضرت یعقوب
علیہ السلام بکریون کو پانی پلاتے تھے وہان کے درختون کی شاخ بعض زمین مین دفن کردین اور بعض کے پوست
کو جدا کیا اور بعض کو ابلق رنگ کیا تاکہ رنگ شاخونکا مثل رنگ اونھین بکریون کے معلوم ہو جب بکریان پانی
پیتی تھین اور بچہ کو حرکت ہوتی تھی نظر بکریون کی اون شاخون پر پڑتی تھی سب بچے اوسی رنگ کے پیدا
ہوتے تھے جو رنگ اونکی اجرت کا مقرر ہوا تھا اسیوجہ سے حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس بکریان بہت
جمع ہوگئین لکھا ہے کہ یہ حکایت توریت شریف مین منقول ہے اگر کوئی شخص چاہے کہ مویشی فربہ ہون پس
چاہیے کہ ایک مرتبہ گھانس شور کھلاوین اور ایک مرتبہ شیرین گھانس چراوین واللہ اعلم **باب سوم شکار کے
بیان مین** اوسمین چند فصلین ہین **فصل ۱ درندون کے شکار کے بیان مین** اگر کسی شخص کو
ہاتھی کا شکار کرنا مقصود ہو پس چاہیے کہ ہاتھی شب کو جس درخت کا تکیہ لگاتا ہے تنہ اوسکا نصف سے زیادہ تراشے
اور نصف سے کم باقی رہنے دے جب ہاتھی اوسکا تکیہ لگاویگا وہ درخت گر جاویگا اور ہاتھی بھی گر جاویگا اگر شیر کا
شکار مقصود ہو پس چاہیے کہ دس آدمی یکجا ہوکر جاوین اور دف وغیرہ بجاوین جب شیر باہر نکلے اور شکاری اوسکی طرف
قصد کرے اور اوسکے ہمراہی آگے پیچھے اوسکے عقب مین کھڑے ہون اور استاد اپنے ہاتھ مین حربہ لے جب
شیر کے برابر پہونچے اور شیر حربہ منہ کی طرف نکھاوے استاد بقوت تمام اوسکی پشت پر حربہ لگاوے اگر اوسکو طپانچہ

چاہیے کہ زمین مین قوت کم ہو ارض قوی لائق گیہون کے ہوتی ہی اور ارض ضعیف لائق جو کے اور باجرہ کیواسطے زمین ریگ آمیز چاہیے چاہیے ایک سال زراعت کرین دوسرے برس اوس مین کو بے زراعت رکھین تا قوی ہووے اور چاہیے کہ تخم ایک سال کا ہووے دوسالہ ضعیف ہوتا ہی اور سہ سالہ ناقص ہوتا ہی اگر عصارہ موش تخم پر ڈال کر اوس تخم سے زراعت کرین تو وہ زراعت گزند موش سے محفوظ رہیگی اگر آب خیار سے زراعت یا اوسکے تخم کو تر کرین کوئی حیوان موذی اوس زراعت کے گرد نجاویگا اگر چاہین کہ زراعت جلد بار آور ہو تخم نطرون و می مین ملا کر بودین اور اگر تخم کو عصارہ حنظل مین تر کرکے بودین تو زراعت اور اوسکے ثمر مین کڑواپن پیدا ہوگا **نوع دوم** غرس صاحب فلاحت نے لکھا ہی کہ اگر حال زمین کا دریافت کرنا منظور ہو چاہیے کہ ایک گڑھا بقدر ایک گز کے کھودین اور ایک شیشے مین مٹی اوسکی ڈال کر پانی مین ملادین جب مخلوط ہوجاوے اوسکو رکھدین تا خاک پانی کے نیچے بیٹھے اور پانی صاف ہووے بعد ازان اگر اوس پانی کا ذائقہ اچھا ہووے دریافت کرین کہ زمین اچھی ہی جب درخت لگانے کے واسطے گڑھا کھودین اگر زمین بلند ہو دو گز گہرا گڑھا کھودین اور اگر زمین پست ہو ایک گز اسلیے کہ حرارت آفتاب زیادہ اس سے نہین پہونچتی ہے درخت میوے کے لگانے مین چاہیے کہ قمر زائد النور ہو اور قبل استوا لیل و نہار کے درخت لگاوے تا ثمر خوب پیدا ہووے اگر کوئی شخص چاہے کہ دانہ انگور مین تخم نہو اوسکی شاخ کو شگافتہ کرے اور مغز اوسکا نکالکر اوسکی پوست کو ملاکر باندھے اور گوبر اوسپر لگا کر بووے انگور بے تخم پیدا ہوگا اور جس درخت مین یہ عمل کرین تخم اوسکا چھوٹا ہوویگا اگر کوئی شخص چاہے کہ انگور دوا گزیدہ حیوانات موذی کا ہووے شاخ اوسکی بقدر چار انگشت کے شق کرے اور اوسکا مغز نکال کر اوسمین تریاک اکبر بھرکرے اور اوسکے پوست سے پھر اوسکو باندھکر بووے اور قدرے تریاک اوسپر ڈالدے اور ہمیشہ اوسکی شاخ مین تریاک ڈالتا رہے انگور اوسکا گزیدہ حیوانات موذی کے واسطے دوا ہوگا اگر چاہین کہ ایک خوشہ مین انگور بالوان مختلف پیدا ہون سب طرح کے انگور کی ایک ایک تاک لاکر باہم مخلوط کرے اور اونٹ کی ساق مین اوسکو بودے کہ چار انگل وہ ہڈی خالی رہے اور اوسکو زمین مین دفن کردے اور تھوڑا سماد عتیق اوسپر ڈالدین کہ تاک کا پوشیدہ ہوجاوے پس انگور بالوان مختلف پیدا ہونگے اگر چاہین کہ کسی میوہ پر کچھ کتابت ظاہر ہووے پس چاہیے کہ جب میوہ خام ہو اوسپر جو چاہین روشنائی سے لکھدین جب میوہ پختہ ہوگا کتابت اوسپر باقی رہیگی اور اگر روشنائی اوسپر سے محو کرین کتابت بالوان مختلف ظاہر ہو واللہ اعلم بحقیقۃ الحال

باب دوسرا شبانی مین یہ کام امہات صناعات سے ہے اسلیے کہ غذا انسان کی یا نبات ہی یا حیوان اور نبات کے حصول مین مشقت کثیرہ ہی بخلاف حیوان کے اور کوئی مال ایسا نہین ہے کہ ہر سال دو چندان ہووے بے مشقت شاقہ کے مگر چارپائے کہ گھاس پانی پر قناعت کرتے ہین اور ہر سال مضاعف ہوتی ہین اور حبوب ایک سال مین چند اضعاف ہوتے ہین الا مشقت سے خالی نہین اور چارپایون مین سواے زیادتی

رہتی ہی درمیان اس قوم اور قزوین کے تین منزل کا فاصلہ ہی ہر ملک مین ایک بادشاہ مخالف دوسرے بادشاہ کے ہی درمیان بادشاہون کے ہمیشہ لڑائی رہتی ہی اور مذاہب انکے مختلف ہین بعضے زیدیہ اور بعضے شیعی اور بعضے ناصری ہین اور لباس و طعام انکا سب لوگون سے خلاف ہی جو شخص انکا احوال مشاہدہ کرتا ہی متعجب ہوتا ہی

فصل ۲۰ عادات قوم جبل کے بیان مین

اگر کوئی شخص کسیکو قتل کرتا ہی اور قاتل کا سراغ نہین ملتا ایک شخص کو اوسکی قوم سے ہلاک کرتے ہین لکھا ہی کہ ایک شخص نے کسیکو قزوین مین قتل کیا اور گیلان مین چلا گیا مقتول کی قوم نے قاتل کو گیلان مین گرفتار کیا حاکم گیلان نے استفسار حال کیا ان لوگون نے بیان کیا کہ اسنے ہمارے بھائی کو قتل کیا ہی حاکم نے کہا تم بھی اسکے بھائی کو قتل کرو ان لوگون نے کہا یہ ہمارے مذہب مین جائز نہین حاکم نے کہا تمہارے بھائی کا کیا سن تھا اون لوگون نے کہا چالیس برس کا تھا حاکم نے کہا جتنے چالیس برس کا ہوگا اسکو قتل کرنا اور منجملہ انکی عادات کے یہ امر ہے کہ انکی عورتین چہرہ اور سر اور بازو کھولے ہوئے مردون سے اختلاط کرتی ہین اور زنا اس قوم مین بہت کم ہے اور منجملہ انکی عادات سے ایک یہ عادت ہی کہ انکی قوم کے سنار اپنی دوکان سکہ اکثر سلاطین کے کرتے ہین جو شخص چاہے روپیہ اونسے بنوا لے اور ایک انکی یہ عادت ہی کہ شغال کی آواز سے تفاول کرتے ہین اکثر چالیس چالیس روز متواتر انکے ملک مین بارش ہوتی ہی اور نہایت پریشان ہوتے ہین اور شہر کے جنگل مین شغال بہت رہتے ہین اور تمام چلاتے ہین جسوقت شغال کی آواز کے ساتھ کتا بھی بولتا ہی حکم کرتے ہین کہ کل آفتاب نکلیگا اور بارش موقوف ہوگی چنانچہ لوگون نے اسکا بھی تجربہ کیا ہی اور منجملہ عادات ایک یہ ہے کہ جب کوئی عابد زاہد انکے ملک مین وارد ہوتا ہے نہایت اعتقاد سے کہتے ہین مصلحت یہ ہی کہ تربت اسکی اسی ملک مین بنے تا برکت اسکی ہمسے زائل نہووے لکھتا ہی کہ ایک سید خوبصورت وہان وارد ہوا اہل گیلان نے کہا کہ یہ شخص نہایت متقی ہے اسکو قتل کر کے یہین دفن کرین اور اسکی زیارت کیا کرین اور سفر مدینہ منورہ سے باز رہین جب سید صاحب نے یہ امر سنا قوم سے کہا کہ مین پہلے سے سفر نکرونگا اگر زیارت میری زندگی مین کرو اولی ہے

نظر دوم صناعات کے بیان مین

چونکہ انسان پوشاک اور خورش کا محتاج ہی اور حصول اسکا چند مقدمات پر موقوف ہی اور ہر فرد بشر مین اجتماع کل مقدمات کا دشوار ہی حکمت حکیم ازل کی اس امر کو مقتضی ہوئی کہ شہر اور قریات مین اجتماع اناس ہوا اور ہر قوم ایک صنعت کے ساتھ قیام کرے اس مقام مین چند باب صناعات کے مذکور ہوتے ہین

باب اول فلاحت کے بیان مین

اہم ترین اور اولین صناعات صناعت فلاحت ہی اور وہ دو قسم پر ہی زراعت اور غرس

نوع اول زراعت

صاحب فلاحت نے لکھا ہی کہ اگر بعد بارش کے زمین شق ہو جاوے زراعت خوب ہوگی جب کوئی گھانس کا نشان زمین مین پیدا ہو دیکھنا چاہیے کہ جڑ اوسکی سخت ہی یا نرم اگر جڑ اوسکی سخت ہی تو معلوم کرنا چاہیے کہ زمین مین قوت بہت ہے اور اگر نرم ہی تو معلوم کرنا

بادشاہ نے یہی کیا اوسکو مرض سے شفا ہوئی **صنف زنج** یہ قوم بہت ہی جانب مغرب اقلیم اول کے مسکن گزین
ہی حکما قائل ہین کہ یہ قوم رذیل ترین اصناف بنی آدم ہے اسلیے کہ زمین انکی ملک کی بسبب شدت حرارت آفتاب
کے محترق ہی اسیوجہ سے رنگ انکے سیاہ ہوتے ہین اور بو انکے جسم کی کریہ اور عقول انکی فاسد اور طرب انپر غالب ہوتی ہی
اور انکی کوئی شریعت نہین ہی منجملہ انکی عادات کے یہ امر ہے کہ جب بادشاہ انکا ظلم کرتا ہی رعایا متفق ہوکر اوسکو معزول
کرتی ہے اور دوسری کو بادشاہ کرتی ہی اور کہتی ہی کہ ظالم نیابت زمین کے لیے سزاوار نہین ہی اور منجملہ اونکی عادات کے
یہ امر ہی کہ زیور لوہے کا بناتے ہین اور لوہا اونکے نزدیک مثل سونے چاندی کے ہے اور منجملہ اونکی عادات کے یہ ہے
کہ گاے پر سوار ہوتے ہین اور ایک گاے ملک انکا نگبار مین ہوتی ہی نہایت تیز رفتار مثل شتر کے اوٹھتی اور بیٹھتی ہی وہی
گاے سواری کے واسطے مخصوص ہی **صنف نوبہ** یہ قوم عظیم ہی ملک مصر کے دکن جانب شہر انکے بہت ہین
عقاید انکے موافق عقاید نصرانیون کی ہین انکے بادشاہ کا نام کائیل عظیم ہی اوسکے معتقد ہین اور بیان کرتے ہین کہ وہ طعام نہین
کھاتا ہی شراب اور طعام اوسکے پاس پوشیدہ لیجاتے ہین اگر کوئی شخص اس راز پر مطلع ہو جاے اوسکو ہلاک کر ڈالتی
ہین اور تمام رعایا بادشاہ کی محکوم ہی جو چاہے اوسپر کرے کوئی مزاحم نہین محمد بن مروان کہتا ہی کہ جب مجکو ابو مسلم کی
لڑائی مین شکست ہوئی ملک نوبہ مین پہونچا وہان کے بادشاہ نے میرا رہنا گوارا نکیا میری ملاقات کو ایک مرتبہ
آیا ایک مرد سیاہ دراز قد تھا مین اوسکے استقبال کو خیمہ تک گیا وہ بادشاہ در خیمہ پر خاک مین بیٹھ گیا ہر چند مین نے
اصرار کیا کہ چلکر خیمہ مین جلوس کرے کچھ قبول نکیا آخر مین نے خاک پر بیٹھنے کا سبب پوچھا اوسنے کہا خداے
پاک نے مجکو بادشاہی عنایت کی مجپر تواضع واجب ہی بعد ازان مجسے کہا کہ جامہ حریر کیون پہنا ہے تمھارے مذہب
مین حرام ہے مین نے کہا متابعت سلاطین سلف کرتا ہون اوسنے کہا شراب حرام ہی کیون نہین پیتے ہو
مین نے جواب دیا کہ مین نہین پیتا ہون بعض فاسق پیتے ہین اوسنے کہا مال غنیمت کا بیوجہ کیون لیتے ہو مین نے
کہا کہ بعض حاکم ظالم لیتے ہین مین نہین لیتا ہون ایک ساعت سرنگون رہا بعد ازان چلا گیا اور چند لوگ متعین کیے
کہ مجکو جلد وہانسے نکالدین **صنف بربر** یہ قوم اقلیم سوم کی جانب مغرب مین برقہ سے کنارہ بحر محیط تک
رہتی ہے انکی طینت مین جور وجفا اور غصہ اور فتنہ انگیزی اور گمراہی بہت ہی بعض کہتے ہین کہ یہ لوگ بقایاے قوم
جالوت سے ہین انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین نے ایک غلام خرید کیا جناب رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ غلام کس قوم سے ہے مین نے عرض کیا کہ قوم بربر سے آپ نے ارشاد کیا کہ اسکو بیچ ڈالو
اگرچہ ایک دینار کو بکے مین نے سبب پوچھا آپ نے فرمایا کہ اس امت مین اللہ پاک نے ایک پیغمبر مبعوث فرمایا اس قوم
نے اوسکو ذبح کیا اور گوشت پکایا انکی عادت سے یہ امر ہے کہ غربا کی دعوت کرتے ہین اور اعزاز واکرام اوسکا بہت
کرتے ہین اور نہایت فضیلت اور کرم جانتے ہین **صنف حبل** یہ قوم جنگل مین کنارے دریاے خزر کے

کرتے ہین جب کوئی شخص مانند دراز تک خدمت بت کی کرتا ہی ایک تاج روئی کا بناکر اوسکو روغن مین آلودہ کرتا ہی اور سر انگشت مین ایک فتیلہ رکھکر روشن کرکے آگے بت کے بیٹھتا ہے تاکہ ہلاک ہوجاوے آور منجملہ اونکی عادت کے قماربازی ہی جب تمام مال اپنا ہار جاتے ہین اپنے اعضا پر بازی بدکر کھیلتے ہین اوسوقت اگر کوئی عضو اونکا قطع کیا جاتا ہی دریغ نہین کرتے ہین آور منجملہ اونکی عادات کے یہ ہی کہ پانی اور آگ کی قسم کھاتے ہین ایک شخص راوی ہی کہ ایک مرتبہ مجکو کسی جرم مین متہم کیا اور مجکو یہانتک مارا کہ میرے ہوش و حواس باختہ ہوے بعدازان مجھسے کہا کہ آب و آتش کی قسم کھا میری فہم مین یہ قول نہ آیا آخر وہ ایک دیگ لائے اور اوسمین پانی جوش کیا اور اوسمین تیر ڈالدیا اور مجھسے کہا کہ اسمین سے تیر نکال دے ناچار مین نے تیر نکال دیا پس مجکو اونھون نے چھوڑدیا اور عذرخواہ ہوے اور ایک عادت یہ ہی کہ اکثر لوگ بتخانون مین مال و متاع چڑھاتے یہانتک کہ عورتون کو چڑھاتے ہین وہ عورتین انکے یہان رہ وقف ہوتی ہین اور اونکو زوانی صنم کہتے ہین اور اکثر عورتین خود بھی اپنے تئین وقف بتخانون کا کرتی ہین دستور ہی کہ جو شخص بتخانے مین بتون کی زیارت کے لیے آتا ہی تین دن جہان رہتا ہی وہین کے مال سے کھاتا ہے اور اگر خواہش جماع کی ہوتی ہے اونھین عورتون سے مجامعت کرتا ہی اور بعد تین روز کے رخصت ہوتا ہی سلاطین اونکی سفارش مجرمون کے حق مین ممنوع کرتے ہین آور ایک عادت اونکی یہ ہی کہ دو آدمی شریک ہوکر ایک عورت سے نکاح کرتے ہین ایک شخص تاجر ناقل ہی کہ مین ملک ہند مین گیا وہان ایک شہر مین پہونچکر مکان کرایہ کا لیکر مقیم ہوا صاحب خانہ کے پاس ایک عورت تھی میرے سامنے اوس سے صحبت کی مجکو ہنسی آئی اوسنے کہا ہمارے نزدیک یہ عیب نہین ہے دوسرے روز دوسرا شخص آیا اور اوسی عورت کے پاس رہا تیسرے روز پھر وہی شخص اول آیا مین نے اوس سے کہا کہ کل یہان اور شخص تھا اوسنے کہا میرا بھائی تھا مین نے کہا تیری جورو سے ہم خواب ہوا تھا اوسنے کہا کہ وہ بھی اوسکا شوہر تھا یہ عورت شراکت مین ہے ایک روز وہ مچھلی کے شکار کو جاتا ہی مین یہان رہتا ہون دوسرے روز مین شکار کو جاتا ہون وہ یہان رہتا ہی اور ایک اوس قوم کی یہ رسم ہی کہ جب بادشاہ انکا مرتا ہی سب مرد ریش اپنی قطع کرتے ہین اور سب عورتین اپنے گیسو کاٹتی ہین ایک شخص ناقل ہی کہ مین نے ایک عورت خوبصورت بادشاہ کے واسطے خرید کی مصاحب بادشاہ کے اوسکے گیسو قطع کرنے کو آئے مین ہزار دینار دیتا رہا کہ گیسو اوسکے نہ کاٹین کچھ سودمند نہوا اور بال اوسکے سر کے تراش ڈالے آور منجملہ اونکی عادات کے احراق موتی ہی جب کوئی شخص مرجاتا ہی اوسکو آگ مین جلاتے ہین اگر اوسکی عورت یا عزیز یا دوست اوسکی موافقت چاہتے ہین اوسکو بھی جلادیتے ہین آور منجملہ اونکی عادات کے یہ امر ہی کہ جب کسی امر مین ہمت اپنی مصروف کرتے ہین وہ امر واقع ہوتا ہی لکھا ہی سلطان محمود جب شہرہاے ہند کا محاصر تھا بیمار ہوا اور ہرگز افاقہ نہوتا تھا ایک شخص آیا اور خبر دی کہ ایک جماعت ہنود نے ہمت اپنی اس امر مین مصروف کی ہی کہ بادشاہ بیمار رہے سلطان نے پوچھا کہ اسکی کچھ تدبیر بھی ہی اوسنے کہا کہ طبل وغیرہ خوب زور سے بجوائے جائین کہ وہ سب مشوش ہوجائین چنانچہ

کہا یہ امر قدرت بشر سے خارج ہے دوسرے روز صبح کو ابر عظیم نمودار ہوا اور منتشر ہونے لگا مجھپر خوف طاری ہوا اور گھوڑے سے اوترکر دو رکعت نماز ادا کرکے مناجات کرنے لگا بعد تھوڑے عرصہ کے ایک سپاہی میرے پاس آیا اور بیان کیا کہ وہ آفت اللہ تعالی نے ہمسے دفع کی مین نے سر اوٹھایا دیکھا کہ وہ ابر میری فوج سے جدا ہوگیا اور فوج ترک پر ژالہ باری کرتا ہے میری فوج نے چاہا کہ ہمکو اجازت ملے تو اسوقت فوج غنیم پر حملہ آور ہون مین نے منع کیا اور کہا کہ عذاب خدا اونکے واسطے کیا کم ہے دوسرے روز لشکر غنیم مین کوئی نرہا تھا بہت اسباب میری فوج کے ہاتھ لگا مین نے اللہ کا شکر کیا **صنف ہند** یہ قوم بھی بہت ہے جانب مشرق اقلیم اول و ثانی کے ساکن ہین ذکاوت اور عقل اور صناعت مین مشہور ہین **فصل ۱۰۔ مذاہب اہل ہند کے بیان مین** اکثر ان لوگون کا مذہب تناسخ ہے اور بعض وجود باری تعالی کے معترف ہین لیکن انبیا کے منکر ہین اور بت پرست ہین انکا ایک بادشاہ تھا حکیم برہمن اکبر اوسکا نام اور وہی پیشوا اس قوم کا تھا برہمن اوسکی اولاد مین ہین حکمت ہندی اوسکی ایجاد ہے ایذا رسانی حیوانکی اوسکے مذہب مین جائز نہین اسی وجہ سے براہمہ گوشت نہین کھاتے برہمن کے پاس سات حکیم حاضر ہوے اور کہا کہ اہم اشیا یہ ہے کہ ہم اس امر مین فکر کرین کہ ہم کہانسے آئے اور کہان جاوینگے اور کسواسطے آئے ہین حکیم اول نے کہا کہ جو لوگ ہمسے سابق تھے اونکو یہ امر نہین معلوم ہوا ہمکو بھی نہ معلوم ہوگا دوم نے کہا کہ اگر مخلوق خالق کے اسرار پر اطلاع پاوے حکمت منتقض ہو جاوے اور غرض نہ حاصل ہوے سوم نے کہا کہ ہم اپنے نفوس سے مطلع ہین اور یہ اہم ترین مقدمات ہے اسلیے کہ معرفت حاضر کی معرفت غائب سے دشوار ہے چہارم نے کہا کہ جو شخص اپنے نفس سے آگاہ نہین اوسکو کچھ معلوم نہین پنجم نے کہا کہ اسی سبب سے صحبت علما اور تحصیل علم واجب ہے ششم نے کہا کہ ہر شخص پر واجب ہے کہ تحصیل اسباب سعادت نفس اپنے سے غافل نرہے خصوصاً ایسے مقام مین کہ بقا وہان ممتنع اور خروج وہانسے واجب ہے ہفتم نے کہا کہ ہم یہان مضطر آئے ہین اور متحیر یہانسے جاوینگے اقوال اہل دیانات مین مختلف ہین بعض کہتے ہین کہ دنیا دار بلا ہے اور آخرت دار سعادت جو شخص وہان پہونچا سعادت اوسکو حاصل ہوئی اسیوجہ سے یہ لوگ اپنے تئین قتل اور ضرب و حرق سے ہلاک کرتے ہین تا محنت دنیا سے نجات پاکر سعادت آخرت حاصل کرین **فصل ۱۱۔ عادات اہل ہند کے بیان مین** اس قوم کی ایک یہ عادت ہے کہ جب کوئی اپنے نفس کو ہلاک کرنا چاہتا ہے بادشاہ وقت سے اول اجازت طلب کرکے بعد اوسکے منھ پر نقاب حریر کی ڈالکے چارپایہ پر سوار ہوتا ہے اور طبل وغیرہ بجواتا ہے اور گرد اوسکے تمام اعزا اور اقارب اور گرد و جوار کے لوگ ہوتے ہین اور سر پر ٹوپی ریحان کی رکھتے ہین اور دماغ کی جگہ پر ایک سوراخ رکھتے ہین اور اوسمین گندھک وغیرہ بھر کر روشن کرتے ہین اور اوسکو پان کھلاتے ہین بعد تشہیر کے ایک آتش عظیم مین اوسکو چھوڑ دیتے ہین اور اوسکے ہاتھ مین ایک خنجر دیتے ہین تاکہ وہ اپنے نفس کو ہلاک کرے اور ایک عادت یہ ہے کہ ہمیشہ خدمت بت کی

سکونت انکی جانب شرقی اقالیم کے ہے شمال سے جنوب تک اس قوم کو اور قوموں سے بسبب کثرت عدد
اور زیادت شجاعت کی امتیاز حاصل ہے انکی طبیعت پر ظلم اور غضب اور قہر اور ایذا رحیوان غالب ہی اور ہمیشہ
انہین خصومت غالب آتی ہی اس قوم کا کوئی دین خاص نہین ہی بعض آفتاب پرست ہین و بعض نصرانی ہین
اور بعض اور ملل سے ہین لکھا ہی کہ ہشام ابن ملک نے بادشاہ ترک کو دعوت اسلام کی رسول نے بیان کیا کہ جب مین اوسکے
پاس گیا وہ بیٹھا اپنے ہاتھ سے زین بناتا تھا مین نے کہا کہ بادشاہ عرب کو تیرے ساتھ محبت ہی چاہتا ہی کہ تو اسلام
قبول کرے اوسنے کہا کہ اسلام کسکو کہتے ہین مین نے شرائط اسلام بیان کیے اوسنے بعد چند روز کے مجکو طلب کیا
جب مین اوسکے پاس گیا وہ ایک پشتہ پر کھڑا تھا اور اوس پشتہ کے نیچے لاکھ سوار مسلح کھڑے تھے مجسے کہا کہ اپنے
مالک سے کہدو کہ اس قوم مین کوئی پیشہ نہین ہر کسی کا مال چھین کے کھاتے ہین اور اسلام مین حرام ہی کہان سے
کھاوینگے **فصل ۹ - انکی عادات کے بیان مین** ایک عادت یہ ہی کہ زانی او سارق پر بہت عذاب کرتے
ہین اور اکثر جادوگر ہوتے ہین جادو انکا بطرز عجیب و غریب ہوتا ہی **حکایت** ہی کہ ایک مرد ترکی نے ایک
عورت کو گرفتار کیا ایک مدت تک وہ عورت اوسکے ساتھ رہی ناگاہ وہ شخص بیمار ہوا اوسکے اقربا نے کہا کہ اس
عورت نے کچھ اسکو کھلایا ہی ایک روز سب جمع ہوے اور ایک عورت جادوگر کو لائی اوسنے اوس عورت کو بکری پر
سوار کیا اور گرد اوسکے تمام اقربا اوس مرد کے سر برہنہ کھڑے ہوے اور اوس عورت نے جادو شروع کیا ناگاہ
گوسپند نے آواز کی اونھون نے آواز گوسپند کی سنتے ہی کہا کہ یہ بیماری اس عورت کے سبب سے نہین ہی اور انکی
عادات مین یہ ہی کہ جب کوئی بیمار ہوتا ہی ایک جماعت اوسکے گرد جمع ہوتی ہی اور گوسپند اوسکے چپ راست دوڑاتے
ہین اور کہتے ہین کہ ملک الموت کو دفع کرتے ہین اونمین سے ایک جماعت کی عادت ہی کہ بکری کا شانہ دیکھکے کام کرتے
ہین کہ جیسا رنگ اسمین ظاہر ہوتا ہی اوسکے موافق کام کرتے ہین اور اس علم کو معتبر جانتے ہین اور اس قوم مین ایک
پتھر ہی جب اوسکو پانی مین ڈال دیتے ہین فی الحال ابر پیدا ہوتا ہی اور بارش ہوتی ہی اوسکو یت کہتے ہین اوس پتھر کا
ایک پارہ جلال الدین خوارزم شاہ کے پاس تھا حسن محمد نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ مین خدمت عماد الملک مین حاضر تھا
تذکرہ یت کا ہوا بعض حاضرین کو یہ امر بعید معلوم ہوا عماد الملک نے حکم کیا کہ فلان ترک کو حاضر کرین جب وہ حاضر
ہوا اوس سے کہا کہ اس قوم کو عمل یت دکھلادے اوس ترک نے وہی پتھر اوٹھا کر ظرف آب مین ڈالا فی الحال
ابر ظاہر ہوا اور بارش شروع ہوئی حالانکہ فصل بارش نہ تھی اسمعیل بن احمد سامانی کہتے ہین کہ ایک مرتبہ مین ترکونکے
مقابلہ کو گیا میرے ہمراہ بیس ہزار سوار تھے اور اونکے ساتھ ساٹھ ہزار چند مرتبہ مقابلہ کیا غلبہ حاصل ہوا ایک روز ایک
سپاہی میری فوج سے آیا اور بیان کیا کہ میرا عزیز فوج ترک مین نوکر ہے وہ کہتا تھا کہ ہماری فوج مین ایک شخص ہے
کل تمہاری فوج مین اولے برساویگا کہ سبب تمہاری ہلاکی کا ہوگا اسمعیل نے اوس سپاہی کو بہت جھڑکا او

یہ بڑی قوم ہے اولاد عیص بن اسحق علیہ السلام سے سکونت اونکی جانب غربی اقلیم خامس وسادس کے ہی اور ملک لنکے بہت وسیع ہین رنگ مین سپیدی زیادہ ہی اور بدن انکے سخت زیادہ ہوتے ہین اور طبیعت انکی لہو وطرب کیطرف زیادہ متوجہ ہے اسلیے کہ وہ طرف زہرہ کے متعلق ہے **فصل ۷- دیانات اہل روم کے بیان مین** اہل روم قدیم الایام مین اعتقاد حکما پر تھے اسلیے کہ وہ اپنے زعم دانائی مین مثل رسولون کے تھے بواسطہ عقل اور بسبب مجاہدہ اور ریاضات کے اس مرتبہ کو پہونچے تھے کہ درمیان انبیا اور حکما کے فرق قلیل باقی رہا تھا اور اونہین وہ شخص بادشاہ ہوتا تھا کہ نہایت عاقل اور دانا ہوتا تا امور مملکت مین خرابی نہ واقع ہو اور خلق کو تہذیب نفوس و مکارم اخلاق تعلیم کرے اور اذیت حیوان کو دفع کرے جب کسی بادشاہ مین کوئی عیب دیکھتے تھے دوسرے شخص کو بادشاہ کرتے تھے اتفاقاً ایک بادشاہ کو کوئی عارضہ لاحق ہوا لوگون نے چاہا کہ اوسکو موقوف کر کے دوسرے کو بادشاہ کرین اوسنے کہا چندی صبر کرو مین اپنا علاج کرتا ہون اگر اچھا ہو گیا تو مین بادشاہت کرونگا ورنہ تمکو اختیار ہے وہان سے ملک شام مین معالجہ کے واسطے گیا وہان نصرانی ہو گیا اور ایک جماعت قسوس اور رہبانین اپنے ہمراہ ملک روم مین لایا اور اپنی قوم کی دعوت کی قوم نے قبول کیا اور سب نصرانی ہو گئے اونمین تین فرقہ ہوے ایک گروہ کہنے لگا کہ مسیح ابن اللہ ہے اس گروہ کو ملکانی کہتے ہین دوسرے فرقہ نے کہا کہ مسیح اور اللہ اور روح القدس ہے اس گروہ کو نسطوری کہتے ہین تیسرے گروہ نے کہا عیسیٰ خدا ہے اس گروہ کو یعقوبی کہتے ہین یہ اعتقادات اونکے ابتک قوم نصاریٰ مین موجود ہین **فصل ۸- عادات نصاریٰ کے بیان مین** منجملہ اونکے اس قوم کی ایک یہ عادت ہی کہ اپنے مکانون مین صورت حکما و سلاطین وغیرہ کی تبرکاً بناتے ہین اور صورت گری مین بہت مشاق ہین لکھا ہی کہ ایک صورت گر کسی شہر مین وارد ہوا کوئی شخص رات کو اوسکو اپنے گھر مہمان لیگیا شب کو جب وہ غافل ہوا جو کچھ اوسکے پاس نقد تھا لے لیا اور اوسکو اپنے مکان سے لیجا کر دور ڈال دیا جب صبح کو اوسکو ہوش آیا نقد اپنے پاس نہ پایا حاکم شہر کے پاس دادخواہ ہوا حاکم نے پوچھا نشان مکان اور نام صاحب مکان سے تو واقف ہے اوسنے کہا نہین لیکن جو لوگ وہان حاضر تھے اونکی صورت میرے پاس کاغذ پر لکھی ہے اوس کاغذ کو دیکھکر لوگون نے بیان کیا کہ فلان حمامی ہے اوسکو طلب کر کے روپیہ اوسکا دلوا دیا اور منجملہ اونکی عادات کے ایک یہ عادت ہے کہ اپنے لڑکے کو خصی کرتے ہین اور بہ نیت عبادت اوسکو وقف کرتے ہین وہ لوگ عبادت خانون مین رہتے ہین رہبان اونہین کو کہتے ہین اور اونکی قضیب مین کوئی نقص نہین آتا اسی سبب سے مجامعت پر قدرت رکھتے ہین ولیکن اونسے عورت حاملہ نہین ہوتی ہے اور تبرکاً یہ رسم ہے کہ جب کوئی شخص نکاح کرتا ہی تو اپنی عورت کو کسی رہبان کے پاس لیجاتے ہین تا کہ وہ بکارت زائل کر دے اور شوہر بھی ہمراہ ہوتا ہے تا حال زوال بکارت کا معلوم کرے **صنف ترک** یہ قوم بہت ہے

اور عوض نہ لونگا بشرطیکہ بادشاہ مجکو اجازت دے کہ اپنے لڑکے کو مین کتابت سکھاؤن عامل نے یہ امر بادشاہ کو لکھا بادشاہ
نے کہا کہ اوس سے روپیہ نہ لیا جاوے بلکہ اور لوگون سے قرض لیا جاوے اسلیئے کہ اس منفعت مین مضرت بہت ہے کہ
اگر فرزند اوسکا کتابت سیکھیگا میری اولاد کا وزیر ہوگا اور وہ لائق وزارت کے نہین ہے پس امور سلطنت مین فساد
پیدا ہوگا **فصل** لکھا ہی کہ فارس مین دس آدمی تھے کہ مثل اونکے قسم انسان مین نہ تھے **اول** فریدون کہ عدل
اور انصاف مین مشہور تھا بعد ضحاک کے عالم کو عدل و دادرسی سے معمور کیا **دوم** اسکندر بن دارا بن بہمن
کہ بادشاہ اور حکیم تھا حکیم ارسطاطالیس کا شاگرد تھا سلاطین روم اور ترک اور چین اور ہند اوسکے مطیع تھے بتیس
برس کے سن مین جہان سے رحلت گزین ہوا **سوم** کسری کہ اوسکو نوشیروان بن قباد کہتے ہین زمانہ اوسکا اشرف
اور احسن زمان تھا اور اس سے زیادہ کیا اور اشرف ہوگا کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکے عہد مین
پیدا ہوے اور حکایات اوسکی عدل کی مشہور ہین **چہارم** بہرام بن یزدجرد کہ اوسکو بہرام گور بھی کہتے ہین لکھا ہی کہ اوسکی
مثل کوئی تیر انداز نہ تھا کہتے ہین کہ ایک روز گلہ آہو بہرام کے سامنے نکلا اور اوسکے ساتھ ایک عورت تھی اوس سے بہرام نے
پوچھا کہ آہو کو کسطرح شکار کرون اوس عورت نے کہا کہ سم اور گوش اسکا تیر سے دوسار ہوجاوے بہرام نے کمان
کھینچی اتفاقا اوسوقت ہرن سم سے اپنے کان کو کھجلاتا تھا اوسنے تیر لگایا ہرن کا سم اور گوش تیر مین چھد گیا
پنجم رستم بن زال کوئی سوار اوسکے مثل مین نہ تھا مشہور ہے کہ اگر اوسکے ساتھ ہزار سوار ہوتے دو ہزار سے مقابلہ
کرتا اس صورت سے کہ ہزار حریف ہزار سوار سے مقابلہ کرتے اور ہزار سے خود مقابلہ کرتا اور ہلاک کرتا **ششم** جاماسب
منجم وزیر گشتاسب بن لہراسب اوسنے اپنی کتاب مین خروج عیسی علیہ السلام و بعثت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی خبر دی ہی مثل اوسکے کوئی منجم نہین ہوا **ہفتم** بزرجمہر وزیر نوشیروان کہ صاحب رای وتدبیر وعقل وذکا تھا لکھا ہی
کہ اہل ہند نے شطرنج ایجاد کی اور بادشاہ نوشیروان کو ہدیہ بھیجی بزرجمہر نے اوسکے کھیلنے کا طریقہ نکالا اور اوسکے
مقابلہ مین بازی نرد نکالی اور ہندوستان کو روانہ کی **ہشتم** باربد مغنی کسری پرویز لکھا ہی کہ جب کوئی شخص چاہتا
کہ کوئی امر بادشاہ سے عرض کرے باربد سے بیان کرتا وہ اوسکو نظم کرتا اور اوسکے واسطے راگ ایجاد کرتا اور بادشاہ
کے سامنے اوسکو گاتا پادشاہ اوس امر سے مطلع ہوجاتا اور غرض صاحب غرض کی حاصل ہوجاتی **نہم** صانع تصویر
شبدیز اور وہ ایک گھوڑا بہت خوبصورت تھا کسری نے حکم کیا کہ سطح کوہ پر ستون پر ایک محل بناوین اور صورت
شبدیز کی اوس محل مین اسطرح بناوین کہ گھوڑا کھڑا ہو اور کسری اوسپر زرہ پہنے ہوے سوار ہو بعض کہتے ہین
کہ صنعت جن کی ہے اسلیے کہ اسقدر نزاکت کے ساتھ تصویر بنانا صنعت انسان سے خارج ہے **دہم** فرہاد صانع
نہر قصر شیرین اوسنے اوس مکان مین صورت شیرین کی بہت خوبصورت بنائی ہے ایک شخص اوس تصویر پر عاشق
ہوا لوگون نے ناک اوس تصویر کی توڑ ڈالی اس زمانہ تک وہ تصویر بدون ناک کی ہے **صنف دوم**

قرار دیا اور ستتر برس تک مذہب مجوس کو محکم رکھا یہانتک کہ ظہور اسلام ہوا **فصل ۷ عادات اہل فارس کے**
بیان مین منجملہ اونکے حسن سیرت سلاطین اور انصاف رعایا ہی کسریٰ کہ سلاطین فارس سے تھا اوسکی یہ عادت تھی کہ
دادخواہی خود کرتا اور چونکہ بعض وقت مین دادخواہ کی رسائی دشوار ہوتی ہی حکم تھا کہ جو چاہے عرضی لکھکر دے اور چونکہ
یہ بھی غربا کے لیے ایک امر دشوار تھا لہذا صندوق مقفل دروازہ پر رکھا تھا کہ جو چاہے عرضی اپنی صندوق مین
ڈالدے اور علاوہ اس اہتمام کے دروازے پر نقارہ رہتا تھا کہ جو دادخواہ آوے نقارہ بجاوے فی الحال بادشاہ
اوسکو طلب کرکے دادرسی کرتا حتی کہ یہ نوبت ہوئی کہ سات برس تک کوئی دادخواہ نہ آیا اتفاقاً ایک روز نقارہ کی
آواز بادشاہ کے گوش زد ہوئی بادشاہ نے دربان کو حکم دیا کہ کوئی مظلوم آیا ہی اوسکو حاضر کر دربان گیا ایک درازگوش
کو دیکھا اوسکو بادشاہ کے سامنے حاضر کیا وہ درازگوش نہایت ضعیف تھا دربان کو حکم دیا کہ یہ مظلوم ہی اسکو اصطبل مین
لیجا اور دانہ گھاس دلوادی اور اوسکی مالک کے تفحص کا حکم کیا لوگون نے بیان کیا کہ درازگوش فلان گازر کا تھا اب ضعیف
ہوگیا ہی اوسکے کام کا نہین اسوجہ سے اوسنے مطلق العنان کر دیا ہی گازر کو طلب کیا اور دو شخصون کے سامنے
درازگوش کو اوسکے حوالہ کیا اور عہد لیا کہ اسکی زندگی تک اسکو جدا نکرے انصاف رعایا کا یہ ہی کہ ایک روز قباد بادشاہ
کسی قریہ مین جا نکلا دیکھا ایک عورت اور ایک لڑکا باغ مین موجود ہی لڑکا ہر بار چاہتا ہی کہ درخت سے میوہ توڑے
وہ عورت مانع ہے بادشاہ نے عورت سے کہا کہ اسکو کیون اجازت نہین دیتی ہی عورت نے کہا کہ ابھی اس میوہ سے
حق بادشاہ کا نہین نکلا ہی اگر اسکو اجازت دون میری جانب سے خیانت ثابت ہوگی اور جب رعیت نے خیانت کی
بادشاہ عدل نکریگا اور برکت اٹھ جاویگی قباد اس کلام سے متعجب ہوا اور حکم کیا کہ ہماری رعیت سختی مین ہے
ملوک پر خراج جدید مقرر کرین اور رعیت مطلق العنان کی جاوے تا بفراغ بالی بسر کرین اور منجملہ اونکے جلوس سلاطین کا
نیروز اور مہرجان مین ہی قبل ایام نیروز اور مہرجان کے منادی ہوتی تھی کہ ان دنون مین کوئی شخص اہل حاجت کو حضوری
بادشاہ سے منع نکرے اور جو منع کریگا مجرم ہوگا اور بادشاہ قضایای ارباب حاجت مطالعہ کرتا اور وزرا اور قاضی القضات
سے کہ جانب راست بیٹھتے تھے مشورہ کرکے مقدمات فیصل کرتا اگر کوئی شخص بادشاہ پر مدعی ہوتا بادشاہ خود وزرا
اور قاضی کے سامنے کھڑا ہوتا اور ربکاری کرتا اگر حق مدعی کا ہوتا اوسکو حق اوسکا حوالہ کرتا اور اگر اوسکا نہوتا تو مدعی کی
تنبیہ کرتا اور منادی کرتا کہ یہ جزا اوس شخص کی ہی کہ عیب جوئی بادشاہ کی کرے اور منجملہ اونکے مرتبہ شناسی ہر شخص کی تھی اگر
کوئی شخص چاہتا کہ مرتبہ میں بلند ہو اور کوئی صفت ارتفاع مرتبہ کی اوسمین نہوتی تو مرتبہ اوسکا بلند نہ کیا جاتا **حکایت**
ہی کہ نوشیروان شہر انطاکیہ کو ایک مدت تک محاصرہ کیے رہا جب احتیاج زر کی ہوئی اپنے ممالک محروسہ کے عمال کو پیام
بھیجا کہ مجھکو ضرورت زر کی ہی اگر کوئی مہاجن ہو اوسکو روانہ کرو تا وہان کے مالدار لوگ روپیہ قرض دین اور خراج زمین
سے ادا کیا جاے کسی ملک مین کوئی مالدار تھا اوسنے وہان کے عامل سے کہا کہ بقدر حاجت بادشاہ کے مین دونگا

ہی اور وہ ایک قوت ہی کہ نفوس بشری کو بواسطہ اختلاط روحانیات کے حاصل ہوتی تھی اور اوس قوت کے سبب سے
احوال کائنات کا دریافت کرتے تھے زمان جاہلیت مین کاہن بہت تھے بعد بعثت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے فن کہانت مفقود ہوگیا اور منجملہ اونکے اعتقاد کے یہ ہے یعنی جب کوئی شخص کسی شہر کو جاتا اور اوس شہر مین وبا ہوتی
وہ شخص در شہر پر مثل چارپایون کے کھڑا ہوتا اور دس مرتبہ مثل گدھے کے بولتا بعد ازان شہر کے اندر داخل ہوتا وبا سے
محفوظ رہتا تھا **فصل ۴ اون امورات کے بیان مین کہ اہل عرب کے ساتھ مخصوص**
ہین منجملہ اونکے کہانت ہی کہ ذکر اوسکا سابقا کیا گیا اور منجملہ اونکے اصابۃ العین ہی یہ خاصیت بنی اسد مین تھی جب
چاہتے کہ اوسکو چشم بد اثر کرے تین روز فاقہ کرتے بعد ازان اوس چیز کو دیکھتے اور کہتے کہ یہ شی بہت اچھی ہے ہنوز
وہ دن تمام نہوتا کہ وہ شی کسی آفت مین مبتلا ہوتی اور یہ نظر بد اونکو اس قدر حاصل تھی کہ جب کوئی چارپایہ اونکے
سامنے سے گذرتا غلام کو حکم دیتے کہ جاکر اس چارپایہ کا گوشت خرید لا چند قدم وہ چارپایہ چلکر گر پڑتا اور مقصد
اونکا حاصل ہوتا **صنف** فرس اولاد فارس بن طہمورث سے ہین سکونت اونکی درمیان اقلیم ثالث اور رابع اور
خامس کے ملک ایران مین ہی بسبب خاصہ اقلیم کے وہان کے لوگ عاقل و خوش شکل زیادہ ہین اور تدبیر مملکت اور حصول
علوم اور صنائع مین سب سے افضل اور کامل ہین اقوال و ملبوس انکا نہایت لطیف ہی **فصل ۵ دیانات**
اہل فارس کے بیان مین زمانہ گشتاسب بن لہراسپ تک اہل فارس کواکب پرست تھے عہد گشتاسب مین
زردشت بن سپیدبومان نسل بادشاہ منوچہر سے ظاہر ہوا اور دعوی نبوت کا کیا گشتاسب تک پہونچ سکا ایک
روز گشتاسب بلخ مین اپنے مکان مین بیٹھا تھا کہ چھت مکان کی شق ہوگئی اور ایک شخص اوس مین سے نکلا
بعض لوگ بوجہ خوف بیہوش ہوگئے اور بعض چلے گئے گشتاسب نے بھی اپنی جگہ سے حرکت کی اور پوچھا تو کون ہی اوسنے
جواب دیا کہ مین رسول خدا کا ہون گشتاسب نے کہا کہ تیرے چھت سے نکلنے پر وثوق نہین ہوسکتا ہی ہمارے پاس
علما اور حکما ہین اونسے مناظرہ کر اگر وہ تیری اطاعت کی اجازت دینگے تو ہم تیری اطاعت کرینگے آخر الامر علما اور حکما
جمع ہوے اور قول اوسکا سنا بادشاہ کے پاس آئے اور کہا کہ قول درست ہی لیکن کوئی معجزہ اس سے طلب کرنا چاہیے
گشتاسب نے پوچھا کیا معجزہ طلب کروگے اون لوگون نے بیان کیا کہ اسکو مضبوط باندھین اور جو ادویہ ہمارے پاس
ہین اسپر ملا کرین بعد ازان تانبا گداختہ کرکے اسپر ڈالین اگر یہ شخص مر گیا تو خیر ورنہ اسکی اطاعت کرین زردشت نے
یہ امر قبول کیا اور جس کتاب کو اپنے اوپر منزل کہتا تھا حاضر کیا اور مناجات کی کہ یا الٰہی اگر یہ کتاب تو نے مجھپر نازل
فرمائی ہی مجکو اس تانبے کے ضرر سے محفوظ رکھ بعد ازان اون لوگون سے کہا کہ اب مجھپر تانبا گرم کرکے ڈالو لوگون نے
اوسکے اوپر تانبا ڈالا وہ تانبا ہر بن مو سے مثل ایک دانہ کے نمود ہوا اون دانون کو خزائن سلاطین مجوس مین
دیکھا تھا گشتاسب نے اطاعت اوسکی قبول کی اور تمام اپنی حکومت مین آتش خانہ بنوائے اور آتش کو قبلہ اپنا

جمع کر دیے اور کہا انکو جاکر ذبح کر چنانچہ اوسنے جاکر ذبح کیے امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اون کے گوشت سے لوگون کو ممانعت فرمائی اور ارشاد کیا کہ یہ اونٹ اللہ کی راہ مین نہین ذبح ہوئی ہین انکا کھانا درست نہین ہے چنانچہ گوشت اونکا پڑا رہا اور وحوش اور طیور نے کھایا لکھا ہے کہ ایک شخص قبیلہ حی مین پہونچا اور ایک شخص کے مکان مین جاکر پانی طلب کیا ایک لونڈی اوس مکان سے پانی اوسکے واسطے لائی اوس شخص نے پوچھا کہ یہ کون قبیلہ ہے اوسنے کہا بنی عامر اوس شخص نے چند اشعار قبیلہ بنی عامر کے بیان مین پڑھے بعد ازان اوس لونڈی نے پوچھا کہ تو کون قبیلہ سے ہے اوسنے کہا کہ قبیلہ بنی تمیم سے لونڈی نے چند اشعار مدح قبیلہ بنی تمیم مین پڑھے اور جملہ عادات اہل عرب سے ایک یہ امر ہے کہ جب کوئی شخص اونسے پناہ طلب کرتا ہے وہ لوگ اوسکی حفاظت کرتے ہین **حکایت** ہے کہ مالک بن خریم ہمدانی نے قصد بازار مکان کا کیا ایک مقام پر ایک اژدہا پیدا ہوا چاہا کہ اوسکو ہلاک کرین وہ اژدہا مالک کے دروازے پر گیا مالک نے قوم کو اوسکے قتل سے منع کیا اور اونکی عادات سے ایک یہ امر ہے کہ جب لڑکی سن تمیز کو پہونچتی تھی اوسکو آراستہ کرکے خالی مکان مین لیجاکر اوسکو زندہ ایک گڑھے مین بٹھا کر چلے آتے تھے جب سے اسلام ظاہر ہوا یہ رسم منقطع ہوگئی اور جملہ عادات سے ایک یہ امر ہے کہ جب کسی کے پاس ہزار شتر ہو جاتے ایک شتر کی آنکھ نکال ڈالتے اور جب دو ہزار ہوتے دوسرے کی آنکھ قطع کرتے تھے اور اونکے اعتقاد مین یہ امر تھا کہ چشم بد سے حفاظت ہوگی اور جملہ عادات سے ایک یہ امر ہے کہ جب کسی شتر کے خارش ہوتی تمام شترون کو جو سالم ہوتے تھے داغ دیتے تھے تاکہ اورون کو خارش نہووے اور اونکی عادات سے ایک امر یہ ہے کہ جب گاے بیل کو پانی پلانے لیجاتے اگر بیل پانی نہ پیتا تھا اوسکو مارتے تھے تاخوف سے پانی پی لے اور گاے کو نہین مارتے تھے اسلیے کہ وہ دودھ دیتی تھی اور اونکی عادتون سے یہ امر ہے کہ جب کوئی شخص سفر کو جاتا اگر راہ مین کوئی جانور جانب چپ سے آتا اور جانب راست چلا جاتا تھا اوسکو مبارک جانتے تھے اور بطلب حاجت روانہ ہوتے تھے اور اگر اسکے خلاف ہوتا تھا سفر نہین کرتے تھے

فصل ۳ ۔ اہل عرب کے اعتقادات فاسدہ کے بیان مین

اکثر واضع ان اعتقادات کا عمرو بن لحی تھا منجملہ اونکے یہ امر ہے کہ جب بکری پانچ مرتبہ بچہ دیتی اور ہر مرتبہ مین دو بچہ مادہ تو اوسکو آزاد کر دیتے اسکو بحیرہ کہتے ہین اور منجملہ اونکے عقائد کے یہ ہے کہ جب کوئی ضرورت پیش آتی نذر کرتے تھے کہ بعد قضاے حاجت کے ایک شتر آزاد کرینگے جب حاجت پوری ہوتی شتر کو آزاد کرتے تھے اور اسیکو سائبہ کہتے تھے اور منجملہ اونکے اعتقاد کے یہ امر ہے کہ جب کوئی شخص مرجاتا ایک شتر کے ہاتھ پیر باندھکر اوسکی قبر پر چھوڑ دیتے حتی کہ وہ شتر بھی گرسنگی سے ہلاک ہوجاتا تھا اور منجملہ اونکے اعتقاد کے یہ امر ہے کہ جب کوئی مرد سخی مارا جاتا تھا اوسکا خون دیوانہ کو کھلاتے تھے دیوانگی اوسکی دفع ہوجاتی تھی اور منجملہ اونکے اعتقادات کے کہانت

تھے بطن النخلہ مین اونکی پھل کی وہ پرستش کرتے تھے اسلیے کہ شیطان اونکے پھلون کی رعایت کرتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید کو حکم کیا کہ بطن نخلہ مین تین درخت ہین وہان جاکر ایک کے پھل کو کاٹ ڈالین جب حضرت خالد تعمیل حکم شریف سے فارغ ہوکر خدمت اقدس مین حاضر ہوے آپ نے ارشاد فرمایا کہ تمنے کیا دیکھا اونھون نے عرض کیا کہ کچھ نہین دیکھا پھر آپ نے حکم کیا کہ دوسرے درخت کے پھلون کو قطع کرو اوسکی قطع مین بھی کچھ نہ دکھلائی دیا پھر حکم ہوا کہ تیسرے درخت کے بھی پھل قطع کرو جب حضرت خالد تیسری مرتبہ وہان گئے ایک عورت کو دیکھا کہ نہایت غصہ سے دانت پیستی چلی آتی ہے حضرت خالد نے اوسپر تلوار لگائی وہ عورت گر گئی جب بغور اوسکو دیکھا تھوڑا کوئلہ تھا بعد ازان اوس درخت سوم کو بھی اونھون نے قطع کیا اونھیں درختونکو لوگ عزی کہتے تھے حضرت خالد نے یہ خبر جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی آپ نے فرمایا وہی عزی تھی اسکے بعد کوئی عزی نہین ہے

فصل ۳ عادات عرب کے بیان مین

منجملہ اونکے افتخار ہے جب وقت بہار کا آتا تھا چند قوم کے لوگ مجتمع ہوتے تھے ہر قوم سے ایک شخص کھڑا ہوتا اور اپنی قوم کی تفاخر بیان کرتا اور اشعار فخریہ پڑھتا اور کبھی ایسا ہوتا تھا کہ جب دو شخص اپنی اپنی قوم کا تفاخر بیان کرتے ایک دوسرے کا نقص بیان کرتا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ قوم اوس اور خزرج ایک دوسرے پر تفاخر کرتے تھے قوم اوس نے کہا ہماری قوم مین وہ شخص تھا کہ ملائکہ نے اوسکو غسل دیا یعنی حنظلہ بن ابو عامر الذہب جب جنگ احد مین شہید ہوے ملائکہ نے اونکو غسل دیا اور ہماری قوم مین سے عاصم ابن افلح تھے کہ جب شہید ہوے اور مشرکون نے چاہا کہ اونکی توہین کرین خدا ے پاک نے مکھیون کو گرد اوسکے جمع کر دیا تا اوسکے گرد کوئی آنہ سکے اور ہماری قوم سے وہ شخص تھا کہ شہید ہوا اور مشرکون نے اوسکی خرابی چاہی لاش اوسکی زمین مین غائب ہوگئی ہرچند تلاش کیا لاش کو نہ پایا اور ہماری ہی قوم سے ایک وہ شخص تھا کہ جسکی موت سے عرش کو جنبش ہوئی تھی یعنی سعد بن معاذ خزرج نے کہا کہ ہماری قوم مین چار شخص زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قاری قرآن تھے یعنی زید بن ثابت اور ابی بن کعب اور معاذ بن جبل اور ابو زید اور ہماری ہی قوم سے وہ شخص تھا کہ اللہ پاک نے شعر گوئی مین تائید فرمائی ہے یعنی حسان بن ثابت حکایت ہے کہ غالب بن صعصعہ نے فرزدق کے دروازے پر اونٹ کو ذبح کیا اور اپنے ہمسایونکو تقسیم کیا ایک حصہ سحیم بن دثیل ریاحی کو بھیجا اوسنے حصہ پھیر دیا اور بہت غضبناک ہوا اور خود ایک اونٹ ذبح کرکے ہمسایون کو تقسیم کیا غالب نے دوسرا اونٹ ذبح کرکے تقسیم کیا سحیم نے بھی دوسرا ذبح کرکے تقسیم کیا غالب نے اور اونٹ ذبح کرکے تقسیم کیے آخر کو سحیم مجبور ہوا جب کوفہ مین لوگون نے اوسکو بہت ملامت کی اوسنے عذر کیا کہ مین اوس وقت عاجز تھا میرے پاس کوئی اونٹ باقی نہ رہا تھا لوگون نے سو اونٹ

مثل اخلاق بہائم کے ہوتے ہین اور علی ہذا القیاس حال ارباب مشرق و مغرب اور شہر ہای بعید کا اور ہر صنف کے واسطے دیانت ایک طرز جداگانہ پر ہی صنف عرب مخصوص ہی فصاحت اور حکمت کلام کے ساتھ اور صنف ہند مزید ذکا کے ساتھ اور صنف فارس مخصوص ہے کثرت عقل کے ساتھ لیکن چونکہ توفیق رفیق نہ تھی شیطان نے فرصت پائی اس مقام پر بعض کا ذکر مجملاً کیا جاتا ہی **صنف عرب** ایک قوم ہی اشرف امم اولاد حضرت اسمعیل علی نبینا و علیہ السلام سے مقام انکا جانب مغرب اقلیم دوم اور سوم کا ہی فصاحت لسان اور حکمت کلام ہمیشہ سے انہین ہی

فصل ۱ ۔ اہل عرب کے دیانات کے بیان مین

اہل عرب قدیم ایام مین مذہب حضرت ابراہیم علی نبینا و علیہ السلام پر تھے بعد ازان مختلف ہو گئے بعض قائل ہوے کہ جو کچھ ہے حیات دنیا ہی ہمکو موت بھی ہی اور پھر حیات ہی اور دہر ہمکو ہلاک کریگا اور بعض نے فرشتون کو اپنا معبود قرار دیا اور قائل ہوے کہ ملائکہ بنات اللہ ہین اور بعض عبادات اصنام کرنے لگے اول جس شخص نے ملک عرب سے عبادت اصنام اختیار کی تھی عمرو بن لحی تھا اور وہ رئیس عرب تھا لکھا ہی کہ ایک مرتبہ وہ بیمار ہوا لوگون نے اوس سے کہا کہ ملک ملقا مین ایک چشمہ گرم ہے اگر تو وہان جاوے تو تجھکو صحت ہو عمرو بن لحی وہان گیا وہان کے لوگ بت پرست تھے اوسنے اون سے حال بتون کا دریافت کیا اون لوگون نے بیان کیا کہ ہم اگر ان بتون سے طلب بارش کرتے ہین بارش ہوتی ہی اور اگر ہمپر کوئی دشمن حملہ آور ہوتا ہی یہ بت ہماری نصرت کرتے ہین عمرو بن لحی نے اون سے ایک بت لیا اور اپنے مکان پر آیا اہل عرب کو اوس بت کی پرستش کیطرف دعوت کی اور جس بدعت کو چاہا اپنے اہل مین مروج کردیا اسلیے کہ وہ رئیس اور کاہن تھا شیطان اوسکو خبرین پہونچاتا تھا اور سخاوت مین بھی مشہور تھا حتی کہ وقت موسم کے دس ہزار شتر ذبح کرتا اور دس ہزار روپیہ نقد تقسیم کرتا ریاست اوسکی اولاد مین تین سو برس رہی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جب مین سیر دوزخ کو گیا وہان ایک شخص کوتاہ قد سرخ زرد دیکھا مین نے پوچھا یہ کون ہی لوگون نے کہا کہ یہ عمرو بن لحی ہے اسنے دین اسمعیل کو متغیر کیا تھا اور اہل عرب کو عبادت اصنام کیطرف متوجہ کیا تھا بعد اوسکے دین اہل عرب کا بھی متغیر ہوا بعض سنگ پرستی کرتے اور بعض درخت پوجتے تھے اور بنو حنیفہ روغن اور شہد کی پرستش کرتے تھے ایک مرتبہ اس قوم مین قحط عظیم واقع ہوا روغن اور شہد اونھون نے کھا لیا ایک شخص پتھر پر بیٹھکر حاجیون کے واسطے آٹا پیسا کرتا تھا جب وہ مرگیا لوگون نے کہا اسکے جوف مین پتھر ہے اوس پتھر کو پوجنے لگے اور نام اوس شخص کا لات تھا بنی سقیف اوسکو پوجتے تھے کہتے ہین کہ درمیان مین اوسکے شیطان تھا وہ کلام کرتا تھا جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ابو سفیان اور مغیرہ بن شعبہ کو روانہ کیا تھا کہ اوس بت کو خراب کرین چنانچہ اب وہ پتھر منارہ مسجد طائف کے نیچے ہے قریش مین مین درخت

که حمام مین نکلتا ہی اگر دنبلون پر لگاوین تو وہ دنبل پختہ ہو جاوینگے اور اگر عرق کشتی گیرونکا اوس عورت کی پستان مین
لگاوین که دودھ اوسکی پستان مین منعقد ہو گیا ہو سفید ہو گا عورتون کا عرق خارش کو سودمند ہی عورت کا دودھ
شہد کے ساتھ سنگ مثانہ کو پارہ پارہ کرتا ہی جو عورت که لڑکی جنی ہو دودھ اوسکا زعفران اور دانہ مہی کے ساتھ
اگر آنکھ مین لگاوین درد چشم زائل ہو پیشاب انسان کا اگر جوش کرکے صاحب نقرس کے پیر مین لگاوین درد نقرس
دفع ہو اور اگر اوسکو تناول کرین سمیات قاتل کو دفع کرے پیشاب نابالغ کا شہد کے ہمراہ ظرف مسی مین اگر جوش
کرین سپیدی چشم کو دفع کرے اور اگر بقدر ایک رطل صاحب یرقان کو دین بطور پیرکہ اوسکو اطلاع نہو یرقان دفع ہو
اور اگر پیشاب طفل ہفت سالہ کو صاحب برص استعمال کرے تو برص زائل ہو اور اگر خارش یاقوبا پر طلا
کرین مفید ہی لکھا ہی که کسی صاحب طحال نے خواب مین دیکھا که کوئی اوس سے کہتا ہی که تین پیمانہ اپنے پیشاب
کے ہر روز پیا کر چنانچہ ایسا ہی کیا چند روز مین عارضہ اوسکا جاتا رہا اگر پہلا فضلہ لڑکے کا آنکھ مین لگاوین
سپیدی چشم زائل ہووے اور اگر اوسمین سرکہ انگوری ملاکر صاحب قولنج استعمال کرے نافع ہو اور اگر خشک کرکے
ناسور پر رکھین گوشت ناقص دفع ہو گا اور اچھا گوشت پیدا ہو گا اگر رتیلا گزیدہ کو غلیظ انسان کھلاوین اور
اوسکو تنور گرم مین بٹھاوین حتی که اوسکے جسم مین عرق آجاوے زہر سے ہلاک نہو گا اور اثر زہر کا زائل ہو جاویگا
اور اگر غلیظ انسان کو چرک مگس کے ساتھ جلاکر خاک اوسکی تین روز حمام مین خارش پر لگاوین خارش دفع ہو گی
اور اگر اوسکو بطور سرمہ کے آنکھ مین لگاوین خارش چشم کی زائل ہو اور براز انسان اگر خشک کرکے شہد مین ملاکر
پیسین طلا اوسکا خناق کو نافع ہو اور زخمہاے زہر آلود کو بھی سودمند ہی جو کیڑے انسان کے شکم مین پیدا
ہوتے ہین اگر اونکو خشک کرکے پیسین سرمہ اوسکا سپیدی چشم کو مفید ہی **نظر ساتوین اصناف انسان اور**
اونکی دیانات اور عادات اور رسوم کے اختلاف کے بیان مین حکما
متفق ہین که سبب ان اختلاف کا اختلاف آب و ہوا ہی اسلیے که مزاج بسبب اختلاف آب و ہوا کے مختلف
ہوتا ہی اور جب مزاج مختلف ہوا صور اور افعال اور اخلاق بھی مختلف ہو جاوینگے تفاوت درمیان اہل شام
اور عراق اور خراسان کے کمتر ہی اوس تفاوت سے که درمیان اہل حبش اور زنگ اور خزر اور روس اور
صقلاب کے ہی اسلیے که اہل زنگ خام اور اہل حبش سوختہ ہین بسبب مسامتت آفتاب کے اور اہل خزر اور روس و صقلاب خام ہین
بسبب دوری آفتاب کے سمت الراس اونکی سے اسی سبب سے ملک گرم سیر مین لوگون کے رنگ سیاہ ہوتی ہین اور بال اونکی پیچیدہ اور
باطن اونکا سرد ہوتا ہی اور ظاہر گرم اور دانت نہایت سفید اور اخلاق اونکی مثل اخلاق درندون کی ہوتی ہین اور ملک سردسیر کے
لوگون کے مزاج پر برودت غالب ہوتی ہی اور لون اونکا سپید ہوتا ہے اور بال اونکے سپید ہے اور آنکھین تنگ اور
گوشت سخت اور باطن مین اونکے حرارت ہوتی ہی اور شجاع ہوتے ہین اور خواہش اونکی کند اور اخلاق اونکے

اوسکو طلب کیا اور لاؤ اوسکو کھانا کھلایا بعد ازان اوس سے کہا کہ اب عقرب پر افسون کر اوسنے افسون
کیا اور آب دہن عقرب پر ڈالا وہ عقرب مرا پس حکیم نے دریافت کیا کہ یہ اثر آب دہن صائم مین ہے اگر آب دہن
صائم مقناطیس پر لگاوین تو اوس مین قوت جذب آہن نرہے گی اگر لڑکون کے دانت جو گرجاتے
ہین اونکو بحفاظت رکھین کہ زمین پر نہ گرنے پاوین اون دانتون کو اگر چاندی وغیرہ مین لپیٹ کر جو عورت
اپنے پاس رکھے گی وہ حاملہ نہوگی اور اگر اونکو پیسکر مار گزیدہ کے زخم پر لگاوین تو نفع کرے دندان انسان کہ بیخ سے
گرے ہون اگر اونکو ہار کے پیرون کے ساتھ کسی شخص کے بستر کے نیچے رکھین وہ خواب سے بیدار نہو گا جب تک
کہ وہ دانت اوسکے بستر کے نیچے رہینگے اگر دانتون مین درد ہو انسان مردہ کے دانت پاس رکھنے سے
درد موقوف ہوجاویگا اور استخوان انسان مردہ کے اگر صاحب تپ ربع اپنے پاس رکھے تپ زائل ہوا اور
اگر صاحب نقرس اپنے پیر پر باندھے تو نافع ہو اور اگر پیسکر عورت کے دماغ مین ناس دین خواب گران اوسپر
غالب ہوگا اور ناس اسکی صاحب صرع کو بھی بہت نافع ہے زمانہ حکیم جالینوس مین کوئی شخص صرع
کے علاج مین مشہور تھا مگر کسی سے وہ علاج اپنا بیان نہین کرتا تھا آخر ایک روز معلوم ہوا کہ انسان
مردہ کے استخوان سوختہ ہی جو ناف کہ ولادت کے وقت کاٹی جاتی ہے اگر اوسکا ٹکڑا انگشتری مین نگینہ
زبرجد کے نیچے رکھکر جو شخص پہنے قولنج سے محفوظ رہیگا اور اگر اوس ناف کو پیسکر قنطریون اور خربوزہ کے
ساتھ استعمال کرین سنگ مثانہ پارہ پارہ ہوکر جاویگا قلفہ لڑکے کا اگر پیسکر خشک کرین اور اوسمین کسیقدر
مشک ملا کر جس شخص کو کہ ابتداے جذام ہو کھلاوین تو مرض مین زیادتی نہوگی خصیہ لڑکے کا اگر کسی
لکڑی مین لٹکا کر اوس لکڑی کو باغ یا زراعت مین رکھدین تو وہان ٹڈی نہ آویگی اور اگر خصیہ انسان کا
کتے یا بلی کو کھلاوین وہ دیوانہ ہو جاوے اور اگر اوسکو خشک کرکے پیسین جس شخص کو عارضہ روزکوری کا
ہو وہ سرمہ کرے روزکوری دفع ہو اور اگر خواجہ سرا اوسکو کھالے تو محتلم ہو تراشہ ناخن انسان کا اگر جلا کر پیسا جاوے
جو شخص کسیکو بدون اطلاع کھلاوے کھانے والا کھلانے والے سے نہایت الفت کریگا بعض نے لکھا ہے
کہ یہ مجرب ہی خون انسان کا اگر پانی مین ملا کر شکم پر لگاوین درد شکم دفع ہو اور اگر کسی کی ناک سے خون
آتا ہو ایک کپڑے پر نام اپنا خون سے لکھکر اپنی نظر کے سامنے رکھے بند ہوجاویگا اور اگر خون حیض گزیدہ
سگ دیوانہ کے زخم پر لگاوین نافع ہو اور اگر بہق یا برص پر ضماد کرین تو بھی مفید ہو اگر خون حیض باکرہ کا آنکھ
مین لگاوین سپیدی چشم دفع ہو اور اگر عورت کی پستان پر ضماد کرین پستان اوسکی دراز نہونگی اور خون
بواسیر کتے کو دیوانہ کرتا ہے نطفہ انسان کا اگر برص یا بہق یا قوبا پر طلا کرین نافع ہو اور اگر روغن عنبر کے ساتھ
ملا کر عورت کو کھلاوین تو عورت اوس شخص کے عشق مین مبتلا ہوگی حتی کہ بیخود ہوجاویگی عرق انسان

کثرت سے معلوم ہوتی ہے اور ہڈیان اوسکی جسم کی طویل ہوجاتی ہین اور شہوت اوسکو بہت ہوتی ہے اور احتلام
بھی بکثرت ہوتا ہے اور عمر اوسکی دراز ہوتی ہے اور اوسکے جسم پر بال کم اوگتے ہین اور ساق پا اوسکی کج ہوجاتی
ہین اور آواز اوسکی باریک ہوجاتی ہے اسلیے کہ اوسکے بول کا مقام تنگ ہوجاتا ہے اور جلد خلق سے خفا ہوجاتا ہے اور غصہ بھی جلد
آتا ہے اور افشاے راز جلد کرتا ہے اور ذوق منقطع اوسکو بہت ہوتا ہے اور منجملہ اونکے یہ امر ہے کہ نابینا کو رغبت جماع کی بطرف بینا سے زیادہ ہوتی ہے
اور قوت مجامعت کی کثیر ہوتی ہے اور منجملہ اونکے یہ امر ہے اگر عورت حائضہ وقت ابر کے زیر آسمان برہنہ ہوجاوے ابر آسمان سے
دور ہوجاویگا اور جس مین مین سردی کا خوف ہو اگر عورت حائضہ وہان برہنہ گر پڑے تو اوس مین سے خوف
سرما جاتا رہیگا اور وقت برہنگی زن حائضہ کے درندے اوس سے گریز کرتے ہین اور اگر کسی چشمہ پر گذرتی ہے
تو پانی چشمہ کا تلخ ہوتا ہے اور اگر کھیرے وغیرہ کے کھیت مین گذرے تو سب پھل تلخ ہوجاوین اور اگر مصروع سے
متصل ہوجاوے تو صرع مین سکون ہو اور اگر آئینہ مین نظر کرے تو قلعی اوسکی مکدر ہوجاوے اور اگر مرد اوسکے
ساتھ مجامعت کرے تو بیمار ہوجاوے اور حسن اور نشاط اور طراوت اوسکی کم ہووے اور اگر سانپ کی کینچلی
پیر پر رکھے تو وہ سانپ مرجاوے اور اگر زن حائضہ شنائی کرے تو بطیر یا گرد بکریون کے نہ آویگا اور اگر قریب
آویگا تو اوسکے شکم مین درد پیدا ہوگا اور اگر پارچہ حیض کشتی کے کنارہ پیسین پر باندھین تو وہ کشتی باد مخالف
سے محفوظ رہیگی اور اگر کسی شخص کو تپ ربع ہو چاہیے کہ وہ کپڑے جو عورت وقت وضع حمل کے پہنتی تھی پہنے
تو تپ ربع زائل ہوگی

فصل ۱ - فوائد اجزاے انسان اور اوسکے خواص مین

بال انسان کے اگر سرکہ کہنہ مین بھیگا کر زخمون پر لگاوین مفید ہون اور منفر سگ دیوانہ بھی زخمون کو نافع ہے
اور اگر بالون کو لڑکے کے پیشاب مین ملاکر خارش پر ضماد کرین تو خارش دفع ہو اور جس شخص کو نسیان
بہت ہو بالون کا بخور کرے نسیان دفع ہوجائیگا اور اگر انسان کے بالون کو جوش دیکر صاحب نقرس اپنے پیر پر
لگاوے درد مین سکون پیدا ہو اور اگر عورت کا پورا بال کھاری پانی مین گرے اور اوسمین حرارت آفتاب
موثر ہو وہ بال سانپ ہوجاتا ہے کلہ بوسیدہ انسان کا اگر کسی مکان مین دفن کرین کبوتر اوس مکان سے
بہت الفت کرینگے اور اگر کسی صحرا مین دفن کرین شیر اوس مین سے گریز کریگا دماغ انسان کا بقدر دو
دانہ کے اگر موضع گزیدہ ہوام پر لگاوین زہر ہوام کا اوسکے بدن سے دفع ہوگا آنسو انسان کے کہ بسبب
شادی کے نکلے ہون اور سرد ہون اگر شخص محزون تناول کرے حزن اوسکا دور ہو اور اگر مصروع
تناول کرے صرع زائل ہو اور خون جاری بھی بند ہوجاتا ہے اور اگر وہ آنسو گرم ہون تو جو شخص اوسکا
استعمال کریگا گریہ اور حزن اوسپر غالب ہوگا لعاب دہن انسان صائم کا عقرب کے واسطے زہر ہے حکیم
جالینوس نے لکھا ہے کہ ایک شخص افسونگر عقرب کو افسون سے پکڑتا تھا ایک روز حکیم جالینوس نے

کھینچتا ہے صاحب مکان سے پوچھا کہ اسکی گردن مین گھنٹی کیون ڈالی ہے اوسنے کہا کہ جبتک اوسکی آواز سنتا ہون معلوم کرتا ہون کہ وہ چلتا ہی اور جب آواز اوسکی نہین سنتا ہون دریافت کرتا ہون کہ وہ ٹھہر گیا پھر اوسکو ہانک دیتا ہون والی نے کہا کہ اگر گدھا کھڑا ہو اور سر ہلایا کرے تو تو کیا کریگا اوسنے کہا کہ اگر ایسا گدھا ہو تو تو کوئی اور تدبیر بیان کر **حکایت** ہی کہ وزیر ذوالسعادات گھوڑے سے گرا حکم کیا کہ اسکا دانہ موقوف کیا جائے لوگون نے بعد عرصے کے جب گھوڑا قریب ہلاکت پہونچا اوسکی خطا معاف کرائی حکم دیا کہ جو اسکو دیوین لیکن یہ مین پڑا الین کہ وہ پہچان لے **حکایت** ہی کہ ابی ہذیل کی عورت کا جب وقت وضع حمل کا قریب آیا قابلہ کے پاس گیا اور کہا کہ اگر تیری کوشش سے لڑکا پیدا ہو تو تجھکو بہت روپیہ دونگا۔

حکایت ہی کہ زمانہ مامون رشید مین ایک مرتبہ دجلہ مین پانی بکثرت آگیا مامون رشید نے منصور نعمان سے کہا کہ کیا مشورہ ہی منصور نے کہا سقون کو حکم دے کہ پانی مشکون مین بھر کر مٹی پر چھڑک دین

نظر چھٹی خواص انسان کے بیان مین منجملہ اونکے نطق ہی اور یہ ایک قوت ہی کہ اسکی سبب سے آدمی مافی الضمیر بیان کرتا ہی اور دریافت کرلیتا ہے اور کلام ظاہر ترین دلالات ہے اور منجملہ اونکے ضحک ہی اور ضحک بواسطہ تعجب کے ہوتا ہے جب کسی شئے عجیب کو دیکھے یا سنے تو ہنستا ہی اور یہ قوت سوا انسان کے کسی مین نہین اور منجملہ اونکے ہے پیدا ہونا بال کا سر پر بخلاف دیگر حیوانات کہ اونکے تمام بدن پر بال بمنزلہ لباس کے ہوتے ہین چونکہ انسان کے واسطے لباس خارج سے مقرر ہوا سر پر بال زینت کے واسطے پیدا کیے اور دماغ کی حفاظت بھی اس سے ہوتی ہی اور منجملہ اونکے سفید ہونا بالون کا کہ یہ صفت سوا انسان کے اور کسی مین نہین ہی کہ ایام پیری مین بال سفید ہو جاتے ہین چونکہ انسان مین حرارت کم ہوتی ہے اور رطوبت زیادہ علی الخصوص ایام کہولت مین حرارت اور بھی کم ہو جاتی ہے اور رطوبت کو تحلیل نہین کرسکتی ہے اور رطوبت کو متعفن کرتی ہی پس اوس حرارت متعفنہ سے بال سفید ہو جاتے ہین اور منجملہ اونکے یہ امر ہے کہ جب عضو متالم یا مضروب کو مس کرتے ہین درد مین سکون ہو جاتا ہے اور اسی سبب سے انسان کے جب کسی عضو مین صدمہ یا ضرب پہونچتی ہے فورًا اوس عضو کو مس کرتا ہی اور منجملہ اونکے یہ امر ہے کہ جب کسی شخص کی آنکھ مین رمد ہوتا ہے جو شخص اوسکی طرف بکثرت دیکھے گا اوسکی آنکھ مین بھی رمد پیدا ہو جاتا ہے اور اسیطرح صاحب جرب اور جذام اور برص اور سرسام مین خوردہ کھانے سے یا اوسکی ہمنشینی سے یہ عوارض پیدا ہو جاتے ہین اور منجملہ اول کے یہ امر ہے کہ ابرص جب برہنہ پا کسی زمین پر چلتا ہے اوس زمین مین کوئی شی نہین اوگتی ہی اور منجملہ اونکے یہ امر ہے کہ جب آدمی کو خواجہ سرا کرتے ہین اوسکے بدن مین ضعف آجاتا ہی بخلاف دیگر حیوانات کے اور اوسکی عقل مین فتور آجاتا ہے اور بدبو اوسمین بہت آجاتی ہے اور کھوکھ اوسکو

پروردگار تو کس قدر عقل مین مبالغہ فرماتا ہی حکم ہوا کہ ہیہات نہین محیط ہی کہ اسکو کوئی علم آیا تم عدد ریگ کے جانتی ہو ملائکہ نے جواب
دیا کہ نہین ارشاد جناب باری ہوا کہ مین نے عقل کی قسمین بموجب شمار عدد ریگ کے پیدا فرمایا ہی پس بعض کو بقدر ایک دانہ کے
عقل مرحمت کی اور بعض کو بقدر دو دانہ کے اور بعض کو بقدر تین دانون کے اور بعض کو بقدر چار دانون کے اور بعض کو اس سے
زائد و علی ہذا القیاس اسکے اوپر اکثر حکایتین بھی دلالت کرتی ہین **حکایت** ہی کہ ایک طبیب کسی مریض کے مکان پر گیا
مریض کو دیکھا کہا شاید تو نے کچھ میوہ کھایا ہی اوسنے اقبال کیا طبیب نے کہا کہ اب ہرگز نکھانا کہ حال تیرا لائق اسکے نہین ہی
دوسرے روز جب گیا اور نبض اوسکی دیکھی کہا کہ شاید تو نے مرغ کا چوزہ کھایا ہی مریض نے اوسکا بھی اقبال کیا طبیب نے
کہا کہ اب ہرگز نکھانا لوگون کو اوسکی حذاقت پر نہایت تعجب ہوا ایک روز طبیب کے لڑکے نے اپنے باپ سے پوچھا کہ تجکو کیونکر
معلوم ہوا تھا کہ اوس مریض نے میوہ یا چوزہ کھایا ہی طبیب نے کہا کہ یہ امر صرف بسبب علم طب کے مجکو نہین معلوم ہوا
بلکہ مین نے عقل سے دریافت کیا کہ جب مین اوسکے گھر مین گیا میوہ کا پوست پڑا تھا پس عقل سے دریافت کیا کہ جب میوہ
مریض کے سامنے آیا ہوگا اوسنے بمنت و الحاح ضرور طلب کرکے کھایا ہوگا اور اوسکے چہرہ پر بھی کسیقدر ورم پایا گیا او
نبض مین بھی نرمی پائی گئی اور قارورہ مین غلظت تھی مجکو یقین ہوا کہ اسنے میوہ کھایا ہی تاہم مین نے کلام محتمل کہا تھا
دوسرے روز اوسکے گھر مین مرغ کے پر پڑے تھے اور مریض کی نبض مین امتلا تھا اور قارورہ مین غلظت تھی خیال مین آیا کہ سواے
مریض کے مرغ کا چوزہ کسی نے نہین کھایا ہوگا جب لڑکے نے یہ بات باپ سے سنی خود ارادہ کیا کہ اسی طور کرے چنانچہ ایک مرتبہ
کسی مریض کے مکان پر گیا تھا بیمار کو دیکھا اوس سے کہا کہ تو نے گدھے کا گوشت کھایا ہی بیمار نے کہا کہ حاشا و کلا مین نے نہین کھایا
حکیم صاحب گدھا حرام ہی اوسکا گوشت کوئی کیونکر کھائیگا حکیم صاحب شرمندہ ہوکر چلے آئے رفتہ رفتہ یہ خبر اوسکے باپ کو پہونچی
اوسنے پوچھا کہ تو نے کس وجہ سے کہا کہ مریض نے گدھے کا گوشت کھایا ہی لڑکے نے کہا کہ جب مین اوسکے گھر مین گیا مین نے
دیکھا کہ گدھے کا پالان رکھا ہی خیال مین آیا کہ یہ پالان اوس گدھے کا ہی اگر زندہ ہوتا تو یہ پالان اوسکی پشت پر رکھا ہوتا
اور اگر مر گیا ہوتا تو دروازہ پر پڑا ہوتا اوسکے باپ نے کہا کہ اگر ان مقدمات سے بعض بھی درست ہوتے تو مجکو امید تھی کہ تو
سچا ہوتا مگر مقدمات بالکل فاسد تھے **حکایت** ہی کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ایک روز اپنی شاگردون کو سبق پڑھاتے
تھے ایک جوان حسین امام صاحب کے پاس آیا آپ نے جب اوسکو دیکھا اپنے شاگردون سے ارشاد کیا کہ بات کرنے مین احتیاط
کرو جبتک کہ یہ شخص ابتداے کلام نکرے امام صاحب اوسوقت اوقات نماز کے درس مین مشغول تھے آپ نے فرمایا
کہ وقت نماز صبح کا آتا ہی ساتھ طلوع فجر کے اور باقی رہتا ہی طلوع آفتاب تک اوس شخص نے کہا کہ اگر آفتاب قبل طلوع فجر کے
طلوع کرے تو کیا حکم ہی امام صاحب نے شاگردون سے فرمایا کہ تم سب چپ ہو کہ یہ امر خلاف گمان کے واقع ہوا **حکایت** ہی
کہ معاویہ بن مروان کا ایک باز اوڑ گیا اوسنے حکم کیا کہ شہر کے دروازے بند کردین تا باہر نہ جانے پاوے **حکایت** ہی کہ ایک
روز والی شام کسی آٹا پیسنے والے کے دروازے پر گیا دیکھا کہ ایک گدھے کی گردن مین گھنٹی بندھی ہے اور وہ چکی

ہین کبھی موجود ہی اور وہی قوت استعداد علوم نظری اور صناعات فکری کی ہی اسیکو عقل غریزی کہتے ہین دوسری عقل بالملکہ یہ قوت لڑکون کو سن تمیز مین حاصل ہوتی ہی بواسطہ اوسکی ضروریات اور ممکنات اور محالات کو جانتا ہی اسی قوت سے دریافت ہوتا ہی کہ دو ایک سے زائد ہی یا ایک شخص دو مکان مین ایک ہی وقت نہین رہ سکتے ہین یا اگر اوسکی کوئی چیز چوری جاتی ہی جانتا ہی کہ یہ فعل بدون فاعل کے نہین واقع ہوا اور یہ بھی جانتا ہی کہ کل جزو سے اعظم ہے تیسری عقل مستفاد اس قوت سے حقیقت اشیا کی مجملاً معلوم ہوتی ہی جیسے کہ معلوم ہی کہ علوم موجب شرف ہین اور تجارت موجب نفع جس شخص مین یہ قوت نہین ہوتی ہے اوسکو غبی کہتے ہین اور جسمین یہ قوت ہوتی ہی اوسکو عاقل کہتے ہین اسلیے کہ وہ مصالح اور مفاسد کو جانتا ہی چوتھی عقل فعال اس قوت کے سبب سے تحصیل علوم بتفصیل ہوتی ہی جیسا کہ لوگ تحصیل علم کرتے ہین اور صناعت سیکھتے ہین جس شخص مین یہ سب قسمین حاصل ہوتی ہین عقل اوسکی کامل ہوتی ہے اور وہ شخص قطع شہوت کرتا ہی واسطے سعادت عاجل کے اور احتمال مکروہ کرتا ہی اور واسطے لذت آجل کے اور اوس شخص سے کام عمدہ صادر ہوتے ہین اور مرتبہ اول اور دوم جبلی مطبوع ہی اللہ تعالی کی عنایت سے اور سوم اور چہارم مسموع ہی جیسا کہ فرمایا جناب امیر المومنین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے کہ مین نے عقل کو دو طرح پر دیکھا ایک مطبوع اور دوسری مسموع اور مسموع نہین نافع ہوتی ہے جبتک کہ مطبوع نہو جیسے کہ ضوء شمس کی نہین نافع ہوتی ہی جبتک کہ روشنی چشم نہووے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ اللہ پاک نے عقل سے بزرگ کوئی شی نہین پیدا فرمائی اور شرف عقل اظہر ہے اسلیے کہ عقل وسیلہ ہے سعادت دنیوی اور اخروی کا یہانتک کہ بہائم باوجود قصور ادراک اور سطوت اور قوت اور عظمت جثہ کے آدمی کی تعظیم کرتے ہین اسواسطے کہ وہ جانتے ہین کہ انسان کو حسن تدبیر خوب معلوم ہے اور اوسکے باعث سے ہمکو مسخر کریگا اسیوجہ سے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شیخ اپنی قوم مین مثل نبی کے ہے بیچ امت کے اور یہ امر بسبب کثرت مال اور درازی عمر کے نہین ہوتا ہی بلکہ بوجہ وفور عقل کے ہوتا ہی اسلیے کہ مرد ضعیف کو اکثر تجربہ کامونکا حاصل ہوتا ہی یہ ثمرہ عقل کا ہی **قول اختلاف عقول انسان کے بیان مین** حق اس باب مین یہ ہی کہ قسم اول اور ثالث اور رابع قابل زیادت اور نقصان ہی اور قسم دوم قابل زیادت اور نقصان کے نہین ہی تفاوت قسم اول کا ظاہر ہی اسلیے کہ وہ ایک نور ہی ابتداء سن تمیز مین ظاہر ہوتا ہی اور پھر وہ زیادہ ہوتا جاتا ہی سن کہولت تک لوگ اس قسم مین اکثر متفاوت ہین جیسا کہ دیکھا جاتا ہی کہ ایک شخص غایت فطانت مین مشہور ہی اور دوسرا نہایت بلادت مین معروف ہی ابن سلام نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہی کہ ملائکہ نے جناب باریتعالی سے سوال کیا کہ ای پروردگار کوئی شی تو نے عرش سے بزرگتر بھی پیدا فرمائی ہی حق تعالی نے جواب دیا کہ ہان عقل کو عرش سے بزرگتر پیدا کیا ہے پھر فرشتون نے عرض کیا کہ اسے

کو پیدا کرتی ہی کہ لائق اصل ہونے دوسرے شخص کے اوسی نوع سے ہو جیسے نطفہ حیوان مین اور دانہ نبات مین چوتھی
مصورہ یہ قوت غذا سے اشکال عجیب پیدا کرتی ہی جیسا کہ بعض عضو کو گول اور بعض کو لانبا اور بعض کو
ٹھوس اور بعض کو مجوف۔ **قسم تیسری مدرکہ** وہ پانچ ہین **حس مشترک** یہ قوت مقدم دماغ مین ہوتی ہی
محسوسات کا ادراک کرتی ہی اور یہ قوت سوائے قوت باصرہ کے ہے اسلیے کہ قطرہ نازلہ خط مستقیم دکھائی دیتا ہی اور
نقطہ دائرہ اور پھر اوسی شئی کو دیکھتی ہی کہ اوسکے مقابل ہے حالانکہ مقابل بصر کے ایک قطرہ اور ایک نقطہ ہے
اور جو کہ خط مستقیم اور دائرہ معلوم ہوتا ہی وہ بسبب دوسری قوت کے معلوم ہوتا ہی کہ وہ سوائے قوت بصر کے
ہی جو صورتین کہ یہ قوت ادراک کرتی ہی بواسطہ حواس ظاہر کے کبھی خارج مین موجود ہوتی ہین اور کبھی خارج مین نہین
موجود ہوتی ہین بلکہ متخیلہ صورت کو ترکیب دیکر حس مشترک پر عرض کرتی ہی جیسے کہ اکثر مریض اور خوف زدہ صور
مختلف دیکھا کرتی ہین **خیال** یہ قوت دماغ مین ہوتی ہی بعد حس مشترک کے اور خزانہ اوسکی ہی جو صورت یہ قوت
ادراک کرتی ہی خیال اوسکو محفوظ کرتا ہی **وہم** یہ قوت وسط دماغ مین ہوتی ہی جو معانی جزئیہ کا ادراک کرتی ہے
جیسے صداقت زید اور عداوت عمرو **حافظہ** یہ قوت موخر دماغ مین ہوتی ہی اور خزانہ وہم اور اوسکے مدرکات
کی حافظہ ہے **متفکرہ** یہ قوت وسط دماغ مین ہی تصرف اسکا ان امور مین ہوتا ہی کہ خیال اور وہم مین موجود
ہین اگر یہ قوت اطاعت عقل مین ہوتی ہے اوسکو متفکرہ کہتے ہین اور اگر اطاعت عقل مین نہین ہوتی ہے
اوسکو متخیلہ کہتے ہین جیسا کہ کوئی تصور کرے کہ فلان شخص کے دو سر ہین یا فلان کے سر نہین ہی **صنف**
تیسری قوائے متحرکہ کے بیان مین اوسکی دو قسمین ہین **قسم پہلی** قوائے باعثہ اوسکی دو نوع ہین **نوع**
پہلی قوت شہوانیہ یہ قوت خواستگار شئے نافع کی ہوتی ہے منجملہ اوسکے شہوت غذا کی ہی اور یہ قوت مادہ کل
قوتون کا ہی اگر اسمین خلل ہوتا ہی سب قوتون مین خلل ہوتا ہی مثال اوسکی یہ ہی کہ جب کسی مریض کو خواہش
غذا کی نہین رہتی ہی سب خواہشین اوسکی ساقط ہو جاتی ہین اور منجملہ اوسکے شہوت وقاع ہی واسطے بقائے
نسل کے اگر یہ قوت نہوتی نسل منقطع ہو جاتی **نوع دوسری** قوۃ غضبیہ ہی اگر یہ قوت حیوان مین نہوتی
اکثر تلف ہو جاتے اسلیے کہ حیوان کے عدو بہت ہین بعض طالب نفس ہین اور بعض طالب غذا اور بعض
طالب مکان اور بعض طالب اہل و اولاد پس اگر یہ قوت نہوتی کیون دفع اعدا کرتا **قسم دوسری** قوای فاعلہ
کہ انسے مباشرت افعال کے واسطے تحریک صادر ہوتی ہی اور انکی تحریک سے اعضا اور مفاصل مین حرکت حاصل
ہوتی ہی اگر یہ قوت حیوان مین نہوتی تو حیوان مثل دست شل شدہ کے ہوتا پس حکمت حکیم مطلق مقتضی ہوئی کہ یہ
قوت حیوان کو دی جاوے تا بمقتضائے خواہش اور نفرت کے آلہ طلب اور گریز ہووے **صنف چوتھی** قوائے
عقلیہ اور وہ چار ہین **پہلی** عقل ہیولانی اس قوت کے سبب سے انسان بہائم سے ممتاز ہے اور یہ قوت لڑکے

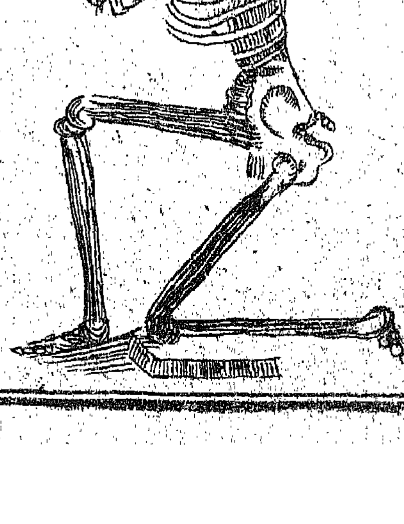
یہ قوت جمیع جلد بدن مین موجود ہی اسکے باعث سے ملائم اور مخالف معلوم ہوتا ہی مثل گرم و سرد و تر و خشک
و نرم و سخت چکنی و کھردری کے یہ قوت اول قوی ہی کہ جناب باری تعالی نے حیوان مین پیدا فرمائی ہی کہ اوسسے
ملائم اور مخالف معلوم کرتا ہی جیسے آگ کہ جب اوسکی حرارت معلوم کرتا ہی اوسکے قرب سے گریز کرتا ہی اور یہ
قوت تمام حیوانون مین موجود ہی بخلاف نباتات کے کہ اگر اونکو جلا دین یا کاٹ ڈالین تو اونکو خبر نہین ہوتی
دوم شم یہ قوت مقدم دماغ مین ہوتی ہی اس قوت سے ہر شی کی بو معلوم ہوتی ہی کہ اسکی بو اچھی ہی یا بری
سوم بصر یہ قوت آنکھ مین ایک پٹھہ مجوف کے اندر ہی اس قوت سے صورت اور رنگ شی کا معلوم ہوتا ہے
اور دور و نزدیک کی چیز نظر آتی ہی چہارم سمع یہ قوت صماخ مین ایک پٹھے کے اندر ہے کہ بسبب
اس قوت کے حیوان ادراک صوت کرتا ہے جب آواز ہوا مین ملتی ہی ہوا موج زنی کرتی ہی جیسے کہ جب دریا مین
کوئی شی ڈالدیتے ہین اوسمین دائرے پیدا ہوتے ہین اور وہ دائرے جسقدر اوس مقام سے دور ہوتے ہین
خفیف ہوتے جاتے ہین پس جب ہوا کی موج زنی سے آواز صماخ مین پہونچتی ہے اور قوت سامعہ اوسکو
ادراک کرتی ہے اسیکو سماعت کہتے ہین پنجم ذوق یہ قوت جرم زبان مین ہوتی ہے اسکے
سبب کھانے کا ذائقہ معلوم ہوتا ہے اگر یہ قوت حیوان مین نہوتی تو حیوان غذاے صالح اور مضر مین فرق
نکر سکتا **صنف دوسری** قواے باطنہ کے بیان مین اوسکی چند قسمین ہین **قسم پہلی** قواے خادمہ کے
بیان مین وہ چار ہین **پہلی جاذبہ** یہ قوت غذاے نافع کو اپنی طرف کھینچتی ہے اور یہ قوت سب اعضا مین
ہوتی ہی اسلیے کہ جب غذا معدہ مین جاتی ہے اور بعض اعضا فوق معدہ اور بعض تحت معدہ ہین اور ہر عضو
حصہ اپنا جذب کرتا ہی باوجودیکہ غذا ہر عضو کی مخالف دوسرے کے ہے اسواسطے کہ غذا ہڈی کی بارد یابس
ہی اور غذا گوشت کی حار رطب **دوسری ماسکہ** یہ قوت غذا کو امساک کرتی ہی جبتک کہ قوت مغیرہ اوسمین
موثر نہین ہوتی ہی اگر کوئی پانی تناول کرے اور اوسکو معکوس لٹکا دین تو پانی نگریگا اسلیے کہ ماسکہ اوسکو
گرنے سے محفوظ رکھتی ہی **تیسری ہاضمہ** یہ قوت احالہ کرتی ہی اوس شی کو کہ جاذبہ نے جذب کیا ہی اور اوسکو
بسبب استحالہ کے مزاج صالح دیتی ہی یہانتک کہ بعض کو غذا کرتی ہی اور بعض کو فضلہ **چوتھی دافعہ** یہ قوت
شی غیر صالح کو دفع کرتی ہی اگر کفایت سے فاضل ہو **قسم دوسری** قواے مخدومہ کے بیان مین وہ بھی
چار ہین **پہلی غاذیہ** یہ قوت غذا کو مشابہ متغذی کے کرتی ہے یعنی جو غذا معدہ اور کبد مین پہونچتی ہے
بعض کو اوسمین سے صلاحیت ہڈی ہونے کی دیتی ہی اور بعض کو عصب ہونے کی اور اسی طور پر صالح کرتی
رہتی ہی یہانتک کہ جمیع اقطار مین موافق مقتضاے طبع کے بدل ماتحلل ہووے **دوسری نامیہ** یہ
قوت جسم کو زائد کرتی ہی یہانتک کہ نشو تمام ہوتا ہی **تیسری مولدہ** یہ قوت غذا سے اون اجزا

اساس کے ہی شکم سر بن سے پیدا کیا شکم مانند سکان کے ہی اور دماغ مثل بالاخانہ کے اور پیر اوس مکان کے مرکوب ہین کہ ایک مکان سے دوسرے مکان مین لیجاتے ہین اور زانو کو پیدا کیا کہ اوسکی وجہ سے نشست و برخاست باسانی ہو دماغ مین قوت نفسانی کو ودیعت رکھا اور منبت اعصاب گردانا کہ حس و حرکت اوس سے حاصل ہووے دل کو منشار قوت حیوانی اور منبت شرائین کا و عیبہ روح مین گردانا اور ریہ کو منشار صوت اور ترویح قلب کیا قلب کو واسطے پختہ کرنے غذا اور صاف کرنے رقیق کے غلیظ سے پیدا کیا کبد کو واسطے مستحیل کرنے غذا کے ساتھ خون کے پیدا کیا اور منشار اوردہ کیا طحال اور پتہ اور کلیہ کو خادم کبد کا کیا تا کہ طحال مادہ سوداوی اپنی طرف کھینچے اور پتہ مادہ صفراوی اور کلیہ مادہ مائی تا خون پانی سے جدا رہے اور غذا کے لائق ہووے اور مثانہ کو واسطے خدمت کلیہ کے پیدا کیا تا پانی اپنی طرف جذب کرے اور احلیل کی راہ سے اوسکو خارج کرے جیسا کہ اوردہ کو واسطے خدمت کبد کے مقرر کیا تا کہ خون تمام اعضا مین پہونچاوے اور امعا یعنی انتڑی کو واسطے خدمت معدہ کے پیدا کیا تا کہ ثقل کو معدہ سے دور کرے اور انثیین اور آلہ تولید کو واسطے بقاے نوع کے پیدا فرمایا انثیین مادہ منی کو پشت سے کھینچتے ہین اور وہان سے احلیل کی راہ سے خارج ہوتا ہے ذکر مثل ایک ظرف کے ہے فضلات اوسمین جمع ہوتے ہین جو فضلہ نافع ہوتا ہے مثل نطفہ کے اوسکو رحم مین پہونچاتا ہے اور جو فضلہ نافع نہین ہوتا ہے مثل بول کے اوسکو صحرا وغیرہ مین پھینکتا ہی جب یہ حکمت حکیم ازلی کی تمام ہوتی ہی رحم مولود پر تنگ ہوتا ہی اور وہان گنجایش نہین رہتی ہی بکمال لطف اوسکو راہ ملتی ہی کہ اوس راہ سے وہ شکم مادر سے نکلتا ہی جیسا دس مکان تنگ سے نکلتا ہی اوسکو الہام ہوتا ہی کہ پستان اپنے منہ مین لے چونکہ وقت تولد کے مزاج اوسکا نازک اور ضعیف ہوتا ہے سواے غذاے لطیف کے متحمل نہین ہوسکتا ہی پہلے ہی سے اوسکے واسطے دودھ کی تدبیر کیجاتی ہی جیسی کہ مہمان کے واسطے قبل سے کھانا تیار کیا جاتا ہے جب مولود قوی اور محتاج غذاے ثقیل کا ہوتا ہے اوسکے منہ مین دانت پیدا کیے جاتے ہین **نظر پانچوین قوی کے بیان مین** قوی ایک قسم ہی ملائکہ سے کہ اللہ پاک نے واسطے اصلاح ابدان اور قوام منافع اعضا کے پیدا فرمائے ہین حکما قائل ہین کہ مثال نفس اور قوی کی ساتھ بدن کے یہ ہے کہ بادشاہ مع خدم وحشم کے اپنے شہر مین رہتا ہو اور ساتھ بیداری کے یہ مثل ہے کہ شہر کے دروازے کھلے ہون اور بازارون مین آمد و رفت لوگون کی خرید و فروخت کے واسطے جاری ہو اور باشندے اوس شہر کے اپنے کامون مین مشغول ہون اور نیند کے ساتھ یہ مثل ہے کہ جیسے لوگ شہر مین سوتے ہون اور دروازے شہر کے بند ہون اور باشندے آرام کرتے ہون عجائب اور صنائع باری تعالی کے جو قوی مین ہین فہم انسان سے خارج ہین لیکن بعض اونمے چند صنفون مین مذکور ہین **صنف اول قواے ظاہرہ کے بیان مین** اور وہ پانچ ہین اول لمس

رانونکی ہڈیون کے ساتھ اور زانون کی ہڈیون کو ساق کی ہڈیون کے ساتھ اور ساق کی ہڈیون کو قدم کی ہڈیون کے ساتھ اسیطرح سب عضا کو ملا کے سر سے پا تک ایک جسم بنایا ہے سب ہڈیان آدمی کے بدن کی دوسو اڑتالیس ہین سوا بے چھوٹی ہڈیون کے کہ خلل مفاصل کو انسے بھرا ہے اور اونکو سمسانیات کہتے ہین اور وہ آلات کہ واسطے تحریک عظام کے پیدا کیے عضلات ہین اور سب بدن مین پانسو اونتیس ہین اور عضلات کو لحم اور عصب اور رباط اور غشا سے مختلف المقادیر پیدا کیا چونتیس عضلات فقط واسطے تحریک حدقہ چشم اور اجفان کے ہین اور اسیطرح ہر عضو مین یہ حال اعضا سے مفردہ بدن کا ہے کیفیت اعضاے مرکبہ کی مثل خوبی تصویر اور استحکام عظام اور بقاے اشکال اور تزئین ظاہر و باطن کی کہ ترتیب اعصاب و عروق پر موقوف ہے احاطہ ادراک بشر سے خارج ہے لیکن کسیقدر جو مدرک انسان ہے مثل ایک قطرہ کے ہے دریاے عظیم سے جاننا چاہیے کہ جناب باری تعالی نے پشت کو اساس بدن فرمایا اور شکم کو مقام غذا قرار دیا اور سر کو حاوی حس مقرر کیا اور چشم کو سات طبقون سے حراست کے لیے پیدا کیا اور ہر طبقہ کو ایک ہیئت اور شکل مخصوص عنایت کی اور پلکون کو نگہبان چشم کیا تا خاک و خاشاک سے اوسکو محفوظ رکھین اور کانون کو شگافتہ کیا اور اوسکے اندر آب تلخ ودیعت رکھا کہ گزند ہوام سے امن ہین اور گرد اوسکے صدف گوشت کو مثل دیوار کے بنایا کہ آواز کو جمع کرے اور صماخ مین پہونچاوے اور باطن گوش کو پیچ پیچ بنایا تا آواز اوسکے گوشون مین رہے اور تھوڑی تھوڑی سامعہ مین پہونچے اسلیے کہ اگر پیچ پیچ نہوتا تو آواز بیکبار سامعہ مین پہونچتی اور وہ اوسکا ضبط نکر سکتی اور ناک کو درمیان چہرے کے بلند کیا اور منخرین کو کشادہ کیا اور قوت شامہ کو اوسمین ودیعت رکھا تا کہ اوسکے سبب سے ذائقہ اشیا کا کسیقدر معلوم ہوجاوے اور منخرین کی راہ سے ہوا کو جانب دل کے متوجہ کیا تا کہ حرارت دل کو معتدل کرے اور اوسکی غذا بھی ہو اور دہن کو کشادہ کرکے اوسمین زبان کو نصب کیا تا کہ بیان کرے ما فی الضمیر کو اور دانتون سے دہن کو آراستہ کیا بعض اونمین سے تیز واسطے کاٹنے کے اور بعض چوڑے مضبوط واسطے کچلنے کے اور لبون کو پردہ دار دندان کیا تا منطبق ہون دہن پر اور اوسکے منفذ کو پوشیدہ رکھین اور وقت کھانے کے اشیا کی کچلنے مین معین ہین اور آواز کو اسلیے پیدا کیا کہ بدون آواز کے تلفظ غیر ممکن ہے اور سر کو بالون سے اور چہرہ کو بھوون اور پلکون سے آراستگی دی اور ہاتھونکو دراز پیدا کیا کہ ہر طرف گردش اونکو آسان ہو اور ہتیلی کو چوڑا اور انگلیونکو پانچ پر تقسیم کیا اور ہر اونگلی مین تین پورہنائی اس طور پر کہ اگر اونکو کھولے تو بصورت طبق کے ہوجاوینگی اور اگر بند کرے تو آلہ ضرب اور خزانہ ہون اور بڑا انگشت بصورت قفل کے ہوجاوے کہ جو شئے اوسکے اندر ہو گرنے سے محفوظ رہے اور اطراف انملہ کو ناخن سے زینت بخشی تا کہ اوس سے چھوٹی چیز اوٹھا لیوے اور خارش اعضا کو بھی دفع کرے اور اعضاے اسفل مین سرین مثل

اسقدر عجائب ہین کہ عمر طویل اوسکے دریافت مین صرف کی جاوے تاہم عشر عشیر اوسکا معلوم نہو جیسا کہ قرآن شریف مین وارد ہے وَفِي أَنْفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ چشم حقیقت بین سے دیکھنا چاہیے کہ اوس صناع یکتا نے قدرت کاملہ سے ذکر اور انثی کو سلسلہ شہوت مین مسلسل کیا اور نطفہ کو ساتھ حرکت جماع کے جسم سے باہر نکالا اور خون حیض کو عروق مین سے جمع کیا اور پانی اور خون سے کہ طبع انسان کی اوس سے متنفر ہے کیفیت صورت پاکیزہ پیدا کی کس حکمت سے ذکر اور انثی دونون کے نطفون کو جمع کیا اور خون حیض سے غذا دی تا نمو حاصل ہو پھر اوسی نطفہ سے عظام اور اعصاب اور اوتار اور عروق بنائے اور اونسے اعضائے ظاہر کو درست کیا بعض اعضا کو دراز اور بعض کو مدور کان آنکھ ناک ہونٹ ہاتھ پیر کو دراز کیا اور سر انگشتان اور اعضائے باطنہ جیسے قلب اور کلیجہ اور گردہ اور پھیپھڑا اور تلی اور معدہ اور امعاء اور رحم اور مثانہ مدور کیا اور عظام سخت کو نطفہ تنک سے پیدا کر کے عماد بدن کا بنایا اور جس عضو کو مناسب جو شکل تھی اوس شکل پر اوسکو مشکل کیا بعضے چھوٹے لنبے چوڑے گول ٹھوس خالی بنائے اور چونکہ انسان محتاج طرف حرکت کے ہے کبھی طرف حرکت تمام بدن کے اور کبھی طرف حرکت بعض بدن کے ہڈیان بدن مین بہت پیدا کین اور چھوٹا اور درمیان اونکے مفاصل رکھے تا حرکت آسان ہو اور ہر عضو کے لیے موافق اوسکی حرکت کے ہڈی پیدا کی اور سب مفاصل ایک دوسرے سے جدا اور پھر بعض کو بعض کے ساتھ اوتار سے باندھا کہ وہ اطراف عظام سے نکلے ہین اور اتصال مفاصل کے واسطے ایک ہڈی کا ایک جانب اونچا کیا اور دوسری ہڈی کا ایک طرف گہرا کیا تا ایک کے اندر جم بیٹھے اور استخوان سر کو پچپن ۵۵ ٹکڑون سے بنایا کہ سب مختلف الاشکال ہین اور بعض کو بعض کے ساتھ ایسا پیوند کیا کہ شکل کروی حاصل ہوئی

صورت اعضائے جسم انسان کی یہ ہے

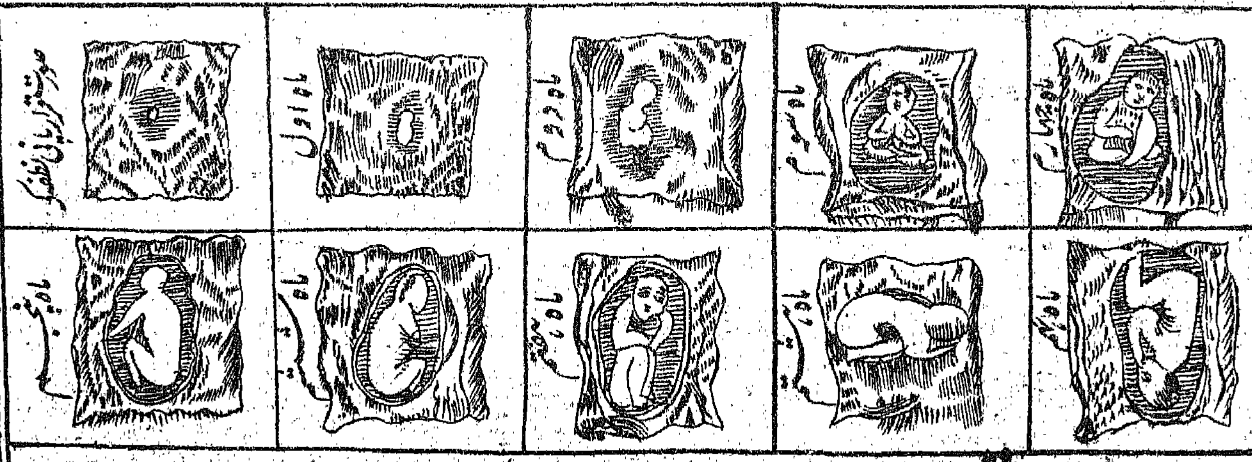


چھ ٹکڑون سے تحت اور چبڑا اور دو سے فک سفل اونکی تیز واسطے کاٹنے واسطے کچلنے کے اور گردن کو سر کا کیا اور پشت کے مہرونکو پشت سے لیکر زیر سرین تک مہرون سے پشت اور سرین اور تین سے عصعص استخوان سینہ سے پیوند ہاتھ کی ہڈیون کے ساتھ

چودہ سے فک علی یعنی اوپر کا اور تینتیس ۳۳ سے دانت بعض کے اور بعضے چوڑے مضبوط سات مہرون سے بناکے حامل گردن کے مہرون سے متصل کیا تینتیس ۳۳ ہڈیان ہین بارہ پانچ سے قطن اور تین سے اور استخوان پشت کو ساتھ دیا اور بازوون کی ہڈیون کو اور سرین اور زنہار کی ہڈیونکو

ہی اور دو مہینہ تک یہی کیفیت رہتی ہی اور منجمین قائل ہین کہ یہ حالت ترتیب مشتری مین ہوتی ہی بعد ازان باری تعالی اوسمین ایک حرارت پیدا فرماتا ہے اوسکے سبب سے وہ علقہ مضغہ ہو جاتا ہے اور یہ کیفیت تین مہینہ تک رہتی ہی یہی اہل نجوم مقر ہین کہ یہ صورت ترتیب مریخ مین ہوتی ہے جب چار مہینہ ختم ہوتے ہین اختلاط اجزا کا تمام ہوتا ہے اور صورت پیدا ہوتی ہے اور اشکال اور اعضا اور مفاصل مرکب ہوتے ہین اور اعصاب یعنی پٹھے اطراف جسم مین منتشر ہوتے ہین اور عروق مین نمو ظاہر ہوتا ہی خداے پاک ایک فرشتہ کو حکم فرماتا ہے کہ اوس جسم مین روح دم کرے اوسوقت اوسمین حرکت پیدا ہوتی ہے ارباب نجوم کہتے ہین کہ یہ حالت ترتیب آفتاب مین ہوتی ہے بعد ازان پانچوین مہینہ مین خلقت تمام ہوتی ہے منجم قائل ہین کہ یہ کیفیت ترتیب زہرہ مین اچھی ہوتی ہے جب چھٹا مہینہ شروع ہوتا ہے حرکت سریع پیدا ہوتی ہے اور ہاتھ پیر اور لب و دہن کو جنبش ہوتی ہے اور خواب اور بیداری طاری ہوتی ہے نزدیک ارباب نجوم کے یہ کیفیت ترتیب عطارد مین ہوتی ہے اور جب ساتوان مہینہ آتا ہے گوشت جسم پر زیادہ پیدا ہوتا ہے اور جثہ بزرگ اور سخت ہوتا ہے اور بستہ اور کشادہ کی قوت پیدا ہوتی ہے اور وہ مقام تنگ معلوم ہوتا ہے اور قصد باہر نکلنے کا کرتا ہے اگر مشیت ایزدی ہوتی ہے اوس زمانہ مین لڑکا پیدا ہوتا ہے ورنہ وہین جا گزین رہتا ہی آٹھوین مہینہ تعب اور ثقل و سیر غالب ہوتا ہی اور حرکت بھی زیادہ ہوتی ہے پس اگر اوس تعب مین ولادت ہوتی ہے تو لڑکا مردہ پیدا ہوتا ہے اور اگر زندہ ہو زندگی اوسکی کم ہوتی ہے اور حرکت بھی ثقیل ہوتی ہے منجمین کہتے ہین کہ یہ کیفیت ترتیب زحل مین ہوتی ہے نوین مہینہ وہ تعب دفع ہو جاتا ہے اور مزاج معتدل ہوتا ہے اور اپنی قوت سے رحم کے باہر آتا ہے نجومی قائل ہین کہ یہ حالت ترتیب مشتری مین ہوتی ہے واللہ اعلم بالصواب

شکلین قرار پانے نطفہ کے روز سے نہایت نوین مہینے تک یہ ہین



نظر چوتھی تشریح اعضاے انسان کے بیان مین انسان کے بدن مین

وہان گیا اہسیا طاہر نے لشکر فارس کو قتل کیا اور بادشاہ کو بھی ہلاک کیا **حکایت** ہی کہ جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ مسند خلافت پر جلوہ افروز ہوئے اول طلحہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے بیعت کی آپ نے طلحہ کا ہاتھ اپنے دست مبارک مین لیا ہاتھ طلحہ کا جنگ احد سے خشک تھا آپ نے فرمایا کہ خلافت میری صاف نہوگی چنانچہ خلافت صاف نہوئی اور آپ نے انتقال فرمایا **حکایت** ہی کہ خلیفہ سفاح جوان خوب صورت تھے ایک روز آئینہ دیکھتے تھے جب اپنا جمال دیکھا کہا کہ خدایا مین نہین کہتا ہون جیسا کہ سلیمان بن عبد الملک نے کہا کہ مین جوان ہون بلکہ مین عرض کرتا ہون کہ عمر میری اپنی طاعت مین دراز کر اور بعافیت مجکو بخش یہ کلام اوسکا تمام نہوا تھا کہ ایک آواز معلوم ہوئی کہ کوئی شخص دوسرے شخص سے کہتا ہی کہ اجل درمیان میرے اور تیرے دو مہینہ پانچ روز مین آویگی پس خلیفہ نے کہا حَسْبِیَ اللّٰہُ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَبِہٖ اَسْتَعِیْنُ اوسی عرصہ مین خلیفہ کو تپ لاحق ہوئی اور بعد دو مہینے پانچ روز کے جان بحق تسلیم ہوئے **حکایت** ہی کہ طاہر بن حسین ری سے واسطے مقابلہ عیسی بن ہامان کے چلے اور اپنی آستین مین چند درم رکھ لیے کہ فقرا پر نفقہ کرین لیکن وہ درم سہو ہوئے اور آستین کھل گئی اور درم گر گئے اوسکے ہمراہیون مین ایک شاعر تھا اوسنے کہا کہ تو عیسی بن ہامان کو ہلاک کریگا چنانچہ ایسا ہی ہوا یعنی عیسی بن ہامان کو ہلاک کیا اور جانب بغداد کے آیا وہان امین کو بھی قتل کیا **نظر تیسری بیان پیدایش انسان مین** جب نطفہ رحم مین قرار پکڑتا ہے شکل کرہ کے مدور ہوتا ہی پس حرارت رحم اوسکو غلیظ کرتی ہے اور اوسپر ایک پوست باریک ظاہر ہوتا ہے بعد ازان اوسکے باطن مین منافذ ہوتے ہین اور عروق رحم اوس سے متصل ہو جاتی ہین بعد ازان ہوا اون منافذ مین گذر کرتی ہے اور اونھین منافذ سے غذا اوسکو پہونچتی ہے پھر بحکم خالق عالم قوت مصورہ اوسمین پیدا ہوتی ہے وہ قوت اوسکو تقسیم کرتی ہے ایک حصہ دل کے واسطے درمیان مین رکھتی ہے اور ایک حصہ جانب راست کبد کیواسطے اور ایک حصہ جانب فوق دماغ کے لیے اور ایک حصہ جانب تحت آلات تولید کے واسطے بعد ازان سرہ کو ورید اور شریان سے متصل کرتی ہے تا غذا اوس طرف سے جاوے اور یہ ترتیب چھ روز مین ہوتی ہے بعد ازان پندرہ روز مین علقہ ہوتا ہے اور ستائیس دن مین گوشت ہو جاتا ہے اور مہرہ پشت کہ اساس بدن ہین ممتد ہوتے ہین سینتیس ۳۷ روز کے عرصہ مین سر دوش سے پیدا ہوتا ہے اور ہاتھ پیر شکم سے ظاہر ہوتے ہین اور ہڈی پیدا ہوتی ہے اوسکے بعد اون ہڈیون پر بوجہ خون حیض کے گوشت پیدا ہوتا ہی اور خون حیض کا مثل روغن چراغ کے گرم ہوتا ہے اور بعض نے لکھا ہی کہ تینتیس ۳۳ روز مین علقہ ہوتا ہے اور بعضے قائل ہین کہ یہ مدت ترتیب رحل مین ہوتی ہے بعد ازان علقہ مین حرارت معتدل پیدا ہوتی

مقیم ہوگا پس بادشاہ نے کہا کہ اے سطیح یہ امر کب واقع ہوگا آیا میرے زمانہ مین واقع ہوگا یا بعد میرے سطیح نے
کہا کہ بعد تیرے زمانہ کے ساٹھ یا ستر برس کے یہ امر واقع ہوگا بعد ازان وہ لشکر ہلاک ہوگا یا بعض ہلاک ہونگے
اور بعض بھاگ جاوینگے بادشاہ نے کہا وہ کون ہوگا جو اوس لشکر کو قتل کریگا اور اونکو نکالے گا اوسنے
کہا کہ ارم ذی یزن ملک عدن سے آویگا اور ایک کو بھی نچھوڑیگا پس بادشاہ نے کہا کہ بادشاہی اوسکی ہمیشہ
رہیگی یا منقطع ہوگی اور بعد اوسکے کون مالک ہوگا اور عدل کریگا اوسنے کہا کہ پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کہ اوسکے لیے اللہ پاک وحی بھیجیگا بادشاہ نے کہا کہ وہ نبی کون ہونگے اوسنے کہا کہ وہ نبی فرزندان غالب
بن فہر بن مالک بن نضر سے ہین کہ بادشاہی اونکی قوم مین آخر زمانہ تک رہیگی پھر بادشاہ نے کہا کہ کیا زمانہ
کیواسطے آخر بھی ہے اوسنے کہا کہ ہان ایک وہ روز ہوگا کہ اوس دن اولین و آخرین جمع ہونگے اور نیک لوگ
سعادت پاوینگے اور بدبخت شقاوت بادشاہ نے کہا یہ سب جو تو بیان کرتا ہے سچ ہے اوسنے کہا کہ تحقیق
جو کچھ مین بیان کرتا ہون راست ہے اور اسمین کچھ شک نہین چنانچہ سب قول اوسکا درست ہوا اور منجملہ
اونکے نفوس اصحاب عرافہ کے ہین اور وہ لوگ استدلال لاتے ہین بعض حوادث سے
بعض پر بسبب مناسبت کے یا بوجہ مشابہت خفیہ کے **حکایت** ہے کہ اسکندر ایک شہر مین وارد ہوا
وہان بتخانہ تھا اور اوسمین ایک عورت کو دیکھا کہ کپڑا بنتی تھی اسکندر سے کہا کہ اے اسکندر
تو نے ملک پایا ہے کہ بہت طویل اور عریض ہے بعد ازان وہان کا بادشاہ اوس بتخانہ مین آیا
اوس سے اوس عورت نے کہا کہ اسکندر تجھسے ملک لے لیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا بعد ازان وہان کے حاکم نے
اوس سے پوچھا کہ تجھکو کیونکر معلوم ہوا تھا کہ اسکندر مجھسے ملک لے لیگا اوسنے کہا کہ ارواح جانتے ہین
کاموںنکو علامات خفیہ سے جب اسکندر میرے پاس آیا تھا مین کپڑے بننے کی تدبیر مین تھی اور جب
تو میرے پاس آیا تھا مین فارغ ہو چکی تھی اور اوسکے کاٹنے کی فکر مین تھی **حکایت** ہے کہ فیروز بن
یزدجرد بادشاہ فارس نے چاہا کہ واسطے قتل ہیاطلہ کے روانہ ہوا ایک عراقی نابینا بادشاہ کے پاس گیا مگر
بادشاہ کو نہین پہچانا اپنے لڑکے سے کہا کہ تجھے کیا معلوم ہوتا ہے بیان کر اوسنے کہا کہ ایک عقاب کو درخت پر
دیکھتا ہون اوس عراقی نے کہا بہتر ہے جانور عظیم درخت عظیم پر بادشاہ ہے کہ جسکے دروازے پر کھڑا
ہون جب فیروز سامنے آیا اوسکی تعریف کی فیروز نے کہا کہ تجھکو کیونکر معلوم ہوا کہ مین بادشاہ ہون اوسنے
کیفیت عقاب کی جو اپنے لڑکے سے سنی تھی بیان کی بعد ازان بادشاہ نے کہا کہ بیان کر مین جس مقام پر
جاتا ہون مقتول ہونگا یا قتل کرونگا اوسنے کہا کہ اس قول کا اعادہ کر جب اوسنے تین مرتبہ اپنے قول کا
اعادہ کیا اور ہر مرتبہ بہ نیت قتل کی اپنی طرف کی مرد عراقی نے کہا جو تو کہتا ہے وہی ہوگا چنانچہ جب بادشاہ

قتل اوسکے ذہن سے دفع ہوا اور اوس کتاب کے لینے کو چلا اثنائے راہ مین حجاج کے ہمراہی ملگئے اونھون
نے عبداللہ کو گرفتار کر لیا اور منجملہ اونکے نفوس اصحاب قیافہ ہین قیافہ دو طرح سے ہے قیافہ
بشر اور قیافہ اثر قیافہ بشر وہ ہے کہ بسبب ہیأت اعضا کے نسب پر استدلال لاتے ہین اور یہ علم مخصوص
ہے ایک قوم عرب کے ساتھ کہ اوسکو بنی مدلج کہتے ہین ایسی شناخت نسب اونکو حاصل ہے کہ اگر اس
قوم کے پاس ایک لڑکا بیس عورتون مین بٹھا کے اوس سے پوچھا جاوے کہ مان اسکی کون ہے اگر ان مین سے
کوئی اوسکی مان ہوگی پہچان دینگے اور اگر نہوگی تو بھی بتلا دینگے حکایت ہے کہ ایک تاجر نے بیان کیا
کہ مین نے اپنے باپ کے ترکہ سے بہت مال اور ایک غلام حبشی پایا ایک مرتبہ مین سفر مین شتر پر سوار تھا
اور وہ غلام حبشی شتر کی مہار لیے تھا ایک مقام پر ایک شخص سے کہ قوم بنی مدلج سے تھا ملاقات ہوئی
اوسنے میری طرف بغور دیکھا اور کہا کہ اس شتر سوار کو اس حبشی کے ساتھ مشابہت ہے اس بات کے سننے
سے میرے دل مین خلجان رہا جب مین اپنے مان کے پاس آیا اوس سے مین نے یہ کیفیت بیان کی اوسنے
کہا باپ تیرا ضعیف تھا اور کوئی اولاد اوسکے نہ تھی مجکو خیال آیا کہ بعد اسکے یہ سب مال فوت ہوگا اس
خیال سے مین نے اس غلام کے ساتھ صحبت کی اور اوس سے حاملہ ہوئی اور تو پیدا ہوا اور اگر مجکو یہ
نہ معلوم ہوتا کہ عقبی مین تجکو اسکی خبر ہوگی یہان بھی مین تجسے نہ بیان کرتی اور قیافہ اثر وہ ہے کہ انسان
قدم سے دریافت کرتے ہین یہ علم بھی ایک قوم عرب کے ساتھ مخصوص ہے اور یہ قوم ریگستان مین
رہتی ہے جب کوئی اونکے ملک سے بھاگ جاتا ہے اوسکے قدم کے نشان پر چلے جاتے ہین اور اوسکو
پکڑ لاتے ہین اور چور کو بھی اسی طرح سے گرفتار کرتے ہین اور زیادہ امر عجیب ہے کہ نشان قدم دیکھکر بیان کر دیتے
ہین کہ یہ نشان جوان کے پیر کا ہے یا بڈھے یا لڑکے کا یا عورت کا یا یہ شخص غریب الوطن تھا یا باشندہ
یہانکا اور منجملہ اونکے نفوس کاہنان ہین کہ نفوس اونکے روحانیات سے ملاقات کرتے
ہین اور اوس سے وہ احوال کائنات کے کہ جو خواب مین لوگ دیکھتے ہین اور سوا اسکے اور حادثات دریافت
کر سکتے ہین حکایت ہے کہ ربیعہ بن نصر اللخمی ایک بادشاہ تھا ملوک حمیر سے اوسنے ایک خواب ہولناک
دیکھا اپنے تمام ملک کے کاہنون اور منجمون کو جمع کیا اور اون سے کہا کہ میرا خواب بتلاؤ اور تعبیر بھی بیان
کرو سب نے جواب دیا کہ پہلے اپنا خواب بیان کر امیر نے کہا کہ اگر تمھاری تعبیر خواب سننے پر موقوف ہے
تو مجکو تمھاری تعبیر پر اعتماد بھی نہین ہے آخر الامر ایک شخص سطیح نامی کہ بہت بڑا کاہن تھا اوسنے کہا کہ تو نے
ایک انگلی دیکھی کہ تاریکی سے نکلی اور زمین پر گری بعد ازان کاسہ سر کو کھا گئی پس بادشاہ نے کہا کہ یہی خواب
تھا پھر تعبیر اوسکی پوچھی سطیح نے کہا کہ تیرے ملک مین ایک لشکر آویگا اور درمیان ابین اور جرش کے

بعض اونسے نورانی ہین کہ اونکو عالم ارواح سے اطلاع ہوتی ہے اور بسبب فیض عالم ارواح کے امور عجیبہ کا استفادہ
کرتے ہین اور بعض اونسے کدر اور مبتلاے شہوات جسمانی ہین اونکو عالم ارواح سے کچھ خبر نہین اور بعض حکما قائل
ہین کہ نفس ناطقہ جنس ہے اور اوسکے تحت مین انواع ہین اور ہر نوع کی تحت مین افراد ہین ہر فرد ساتھہ دوسری
فرد کے مخالف بالشخص ہے اور ہر نوع کو ایک روح کے ساتھہ عالم ارواح سماویہ سے ایسی نسبت ہے کہ جیسے
فرزند کو باپ کے ساتھہ ہوتی ہے اور اصحاب طلسمات اون ارواح کو طباع تام کہتے ہین لکھا ہے کہ وہی روح
متولی اوس نفس کی ہوتی ہے کبھی بمناجات اور گاہے بالہام اور کبھی بخواب اور کبھی ساتھہ قسم یا صنعت
کے پس منجملہ نفوس فاضلہ کے نفوس انبیا کے ہین صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین چونکہ جناب
باری تعالی نے انبیا علیہم السلام کو پیشوا ے خلق مقرر فرمایا ہے انواع فضائل اونکو عنایت فرماے اور
انواع رذائل اونسے دور کیئے تاکہ خلق اونکی اقتدا کرے اور اونکو سچا اپنے مرحمت کیئے تا خلق اونکی اطاعت کرے
اور منجملہ اون کے نفوس اولیا کے ہین چونکہ اولیا انبیا علیہم السلام کے تابع ہین نفوس اولیا کے
بھی نفوس انبیا کے مانند ہین اونسے بھی آثار عجیب ظاہر ہوئے جیسا کہ مقامات زہاد اور عباد مین مذکور
ہے کہ صاحب امراض مہلک اونکی دعا سے اچھے ہوئے اور بارش ہوئی اور وبا دفع ہوئی اور سوا اسکے اور بھی
کرامات اونسے ظاہر ہوتی ہین جیسا کہ تذکرۃ الاولیا مین منقول ہے اور منجملہ اونکے نفوس ارباب
فراست ہین نفوس اونکے استدلال کرتے ہین امور ظاہرہ اور باطنہ پر جیسا کہ قرآن پاک مین اللہ جل شانہ
فرماتا ہے اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِیْنَ اور جیسا کہ حدیث شریف مین وارد ہے کہ خوف کرو
مومن سے کہ وہ نور خداوند کریم کو دیکھتا ہے **حکایت** ہے کہ ابو سعید خراز رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ مین نے
حریم کعبہ مین ایک درویش کو دیکھا کہ سواے ستر عورت کے جسم اوسکا برہنہ تھا مجکو یہ ہیئت اوسکی مکروہ معلوم
ہوئی اوسنے اپنی فراست سے میری کراہت کو معلوم کیا اور کہا کہ خداے تعالے خوب جانتا ہے جو تمھارے
دل مین ہے پس اوس سے حذر کرو مین نہایت پشیمان ہوا اور مین نے توبہ کی اوسنے یہ امر بھی اپنی
فراست سے دریافت کیا اور کہا اللہ تعالی عز مجدہ توبہ قبول کرتا ہے اور عفو گناہ کرتا ہے اپنے بندون سے
حکایت ہے عبد اللہ ابن زیاد سے بن طبان ایک امیر تھا امراے عراق سے اوسنے چاہا کہ حجاج کو ہلاک
کرون ایک روز دیکھا کہ حجاج دروازہ پر کھڑا ہے اوسنے اپنے دل مین خیال کیا کہ اسوقت موقع ہے اسکو
ہلاک کرون اور درمیان دونون کے بقدر ایک نیزہ کے فرق باقی تھا حجاج نے فراست سے یہ امر دریافت
کیا اور کہا کہ اے عبد اللہ تیری کتاب فلان شخص کے پاس ہے تو نے اوس سے نہین لی اوسنے کہا کہ
نہین حجاج نے کہا تو اوسکے پاس جا اور اپنی کتاب لے آ جب عبد اللہ نے نام کتاب کا سنا خیال

چارپایونکو پانی پلانا جو پانی کہ اونکے پینے سے بچتا اوسکو نگاہ رکھتا تا کہ اور کوئی جانور نہ پی لے خاقان ابن صبیح بیان کرتے ہین کہ مین خراسان مین ایک کے پاس گیا اوسنے ایک چراغدان پیش کیا ایک چھوٹی لکڑی پتلے ڈورے مین بندھی ہوئی اوسمین لٹکی تھی مین نے پوچھا کہ یہ لکڑی کسواسطے باندھی ہے اوسنے کہا یہ بتّی اُسکانے کے لیے ہے اسواسطے باندھی ہے تا ضائع نہو مین نے کہا اگر ضائع ہوجاویگی اور کوئی لکڑی اوٹھا لیجیے اوسنے کہا اگر ہر روز نئی لکڑی پڑیگی روغن جذب کریگی نقصان روغن کا ہوگا ایک شخص اور وہان موجود تھا اوسنے کہا کہ اگر یہی احتیاط تھی تو پہلے ہی سے لکڑی نہ باندھنی چاہیے تھی آخر اسنے کچھ روغن جذب کیا ہوگا لوہے کی سلائی ہوتی تو کچھ روغن ضائع نہوتا **حکایت** ہی کہ شہر موصل مین ایک مدرس تھا ہر روز خدمتگار کو شوربا خریدکرنے بھیجتا ایک روز اوس سے پیالہ اثنائے راہ مین ٹوٹ گیا اوسنے دوسرا پیالہ مثل پیالہ سابق کے خرید کرکے شوربا مول لیا مدرس نے جب اوس پیالہ کو دیکھا خدمتگار سے کہا کہ یہ پیالہ میرا نہین ہے اوسنے کہا کہ وہ پیالہ ٹوٹ گیا اوسکے عوض یہ دوسرا پیالہ لایا ہون مدرس نے کہا کہ تونے مجپر بڑا جبر کیا زمانہ دراز سے اوس پیالے مین کھانا تھا اوسمین اب روغن نہین جذب ہوتا تھا یہ نیا پیالہ ہے پھر روغن جذب کریگا **حکایت** ہی کہ ایک اعرابی ابوالاسود دؤلی کے پاس گیا وہ درخیمہ پر بیٹھا تھا اور آگے اوسکے ایک طبق خرماے ترکار کھا تھا اوسمین سے اوٹھا اوٹھاکر کھاتا تھا اعرابی نے کہا السلام علیک ابوالاسود نے کہا کہ تونے وہ بات کہی کہ سب کہتے ہین اعرابی نے کہا کہ درخیمہ پر مین بھی آؤن اوسنے کہا کہ تیری پشت پر بہت زمین وسیع ہی اعرابی نے کہا کہ بسبب حرارت آفتاب کے پتھر گرم ہین پیر میرے جلے جاتے ہین اوسنے کہا کہ اپنے پیرونپر پانی ڈال دو تا پتھر سرد ہون پھر اعرابی نے کہا کہ مجکو اجازت دیتا ہے کہ مین بھی تیرے ہمراہ خرمے تناول کرون اوسنے کہا کہ جو تیرا حصہ ہو اوسے کہا اعرابی نے کہا خدا کی قسم تجسے زیادہ مرد لئیم مین نے نہین دیکھا اوسنے کہا تونے دیکھا ہی مگر تجکو یاد نہین اس عرصہ مین ایک خرما اوسکے ہاتھ سے زمین پر گر پڑا اوس اعرابی نے اوٹھاکر چادر سے پاک کیا پس ابوالاسود نے کہا کہ جس شخص نے اسکو پاک کیا ہی وہ پلید زیادہ ہی اوس چرک سے کہ جس سے اسکو پاک کیا ہے اعرابی نے کہا کہ مجکو بُرا معلوم ہوا کہ دانہ خرما شیطان کے واسطے پڑا رہے اوسنے کہا کہ قسم خدا کی مین وہ نہین کہ یہ دانہ جبرئیل و میکائیل کے واسطے چھوڑدون یہ کہکے وہ دانہ اوسنے لے لیا **حکایت** ہی کہ ایک ظریف نے کسی بخیل سے کہا کہ تو میری دعوت کیون نہین کرتا ہے بخیل نے کہا اسوجہ سے کہ ایک لقمہ حلق کے نیچے نہین اوترتا ہے تو دوسرا کھاتا ہی ظریف نے کہا کہ تو میری دعوت کر کھانا کھانے مین تجسے مشورہ کرونگا اور جب منہ مین رکھونگا تجسے اجازت طلب کرونگا اور جب حلق کے نیچے اوتارونگا دو رکعت نماز ادا کرونگا بعد اوسکے دوسرا لقمہ تناول کرونگا

فصل ۲ - نفوس مختلفہ انسان کے بیان مین

حکما قائل ہین کہ نفوس بحسب اختلاف جواہر کے مختلف ہین

کہ وہ میری پناہ مین آیا ہی پس بادشاہ دیر تک متامل رہا بعد ازان کہا کہ جسکو تو نے پناہ دی مین بھی اوسکو پناہ دیتا ہون
پھر معن نے کہا کہ اوسکو کچھ خرچ بھی عنایت کر تا کہ وہ غنی ہو جاوے بادشاہ نے پانچہزار درہم مرحمت کیے معن نے بادشاہ کی
بہت تعریف کی اور اپنے مکان پر آیا اوس شخص کو وہ عطیہ شاہی دیا اور کہا کہ پھر کبھی مخالفت خلفا نکرنا کہ عمل تیرا
باطل ہووے اور ہلاک ہو جاوے اور منجملہ اونکے تواضع ہے یعنی اپنے کو حقیر اور کمتر جاننا حدیث شریف مین ہی
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تواضع بندہ کو بلند مرتبہ کرتی ہے ایک دوسرے سے تواضع کرو خدای تعالے
تمکو بلند مرتبہ کریگا ابن کثیر علماے مشہور اور قراء سبعہ سے کہ زہد اور تقوی مین مشتہر تھے اونھون نے چند اشعار
مین اپنا انکسار نفس بیان کیا خداے تعالے نے اونکو دنیا مین بزرگ کیا اور آخرت مین بھی اونکی بزرگی مین کوئی
شبہہ نہین یہ بیان اخلاق فاضلہ کا تھا ایزد پاک نے بعض اولیا کو ان اخلاق کے ساتھ موصوف کیا ہی اونکے مقابل مین
اخلاق رذیلہ ہین اونکا ذکر گذشتہ لوگون مین کرنا فضول ہے اسواسطے کہ اس زمانہ مین اکثر لوگ باوصاف رذیلہ موصوف ہین
ولیکن عیان راچہ بیان لہذا چند حکایتون پر اختصار کرتے ہین **بخل** یعنے کسی شے کو جمع کرنا اور کسیکو بوقت
اوسکی احتیاج کے نہ دینا حدیث شریف مین ہی کہ بخل ایک درخت ہے دوزخ مین اور شاخین اوسکی دنیا مین پھیلی
ہین پس جو شخص اوسکی شاخ پکڑتا ہے اوسکو وہ درخت دوزخ کی طرف کھینچتا ہے روایت ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طواف کعبۂ شریف مین مشغول تھے ناگاہ ایک شخص کو دیکھا در کعبہ مین لٹکا ہے اور کہتا ہے
قسم عظمت اور بزرگی اس مکان کی کہ آیا گناہ میرے تو نہ بخشیگا آپ نے فرمایا کہ گناہ تیرا کیا ہی اوسنے عرض کیا
کہ گناہ میرا بہت بڑا ہے اور وسعت بیان سے باہر ہے پس آپ نے ارشاد فرمایا کہ گناہ تیرا بڑا ہی یا پہاڑ بڑے ہین
اوسنے عرض کیا کہ گناہ میرا بڑا ہے بعد ازان پھر آپ نے ارشاد کیا کہ گناہ تیرا بڑا ہی یا دریا اوسنے عرض کیا گناہ میرا
پھر آپ نے پوچھا کہ گناہ تیرا بڑا ہے یا عرش اوسنے کہا گناہ میرا پھر آپ نے ارشاد کیا کہ گناہ تیرا بڑا ہے یا خداے
پاک اوسنے کہا خداے تعالے بزرگ اور برتر ہے پس آپ نے فرمایا کہ اپنے گناہ سے مجکو مطلع کر اوسنے
عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین مرد توانگر اور مالدار ہون جب کوئی سائل میرے پاس آتا ہے
یہ معلوم ہوتا ہی کہ شعلۂ آتش میرے مقابل ہے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے
پاس سے دور ہو ایسا نہو کہ مجکو بھی اوس سے اذیت ہو قسم ہے خداے پاک کی اگر تو دو ہزار سال درمیان کعبہ اور
مقام ابراہیم کے نماز پڑھے اور اسقدر روئے کہ تیرے اشکون سے دریا جاری ہون اور اون دریاؤن سے
آبپاشی زراعت وغیرہ ہووے بعد ازان تو مر جاوے تو لئیم اور بخیل مریگا خداے تعالے تجکو آگ مین ساکن کریگا
نہین جانتا ہی تو کہ بخل کفر ہے اور کافر آتش مین رہتا ہے **حکایت** ہے کہ ملک عرب مین ایک شخص تھا
قوم ہلال ابن عامر بن صعصعہ سے وہ شخص بخل مین ضرب المثل تھا غایت اوسکے بخل کی یہ تھی کہ جب اپنے

کہ مین نے سنا ہی کہ وہ کہتا ہی کہ حسین ابن علی رضی اللہ عنہما فرزند رسول ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر اس قول پر کوئی دلیل لاوے تو خیر نہین تو مین تجھکو ہلاک کرونگا اوس شخص نے کہا کہ اگر قرآن پاک سے دلیل لاؤں تو مجھکو ہلاک کریگا اوسنے کہا نہین پس اوس شخص نے آیہ پاک وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمَانَ آخر تک پڑھی اور کہا کہ خدا تعالی نے عیسی علیہ السلام کو ذریت ابراہیم مین شمار کیا حسین علیہ السلام ذریت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیون نہین ہو سکتے ہین پس حجاج نے اوسکو رہا کیا اور سمجھا اوسکے علو ہمت ہی یعنی امر حقیر پر راضی نہوتا اور ہمیشہ مرتبہ بلند کا طالب رہنا حدیث شریف مین ہی کہ اللہ پاک کارہاے بزرگ کو دوست رکھتا ہی اور کارہاے حقیر کو دوست نہین رکھتا ہی **حکایت** ہی کہ عمارہ ابن حمزہ روز ادرسی کے مجلس منصور مین حاضر تھے ایک مرد اوس مجلس مین کھڑا ہوا اور عرض کیا کہ مین مظلوم ہون بادشاہ نے پوچھا کس نے تجھپر ظلم کیا اوسنے کہا کہ عمارہ ابن حمزہ نے اسباب میرا غصب سے لیلیا ہے بادشاہ نے عمارہ ابن حمزہ سے کہا کہ اپنے مخاصم کے برابر کھڑے ہون عمارہ ابن حمزہ نے کہا اگر وہ اسباب اسکا ہی خدا اوسکو مبارک کرے اور اگر وہ اسباب میرا ہے مین نے اسکو بخشا جو مرتبہ کہ بادشاہ نے مجھکو مرحمت کیا ہی بعوض اس اسباب کے نہین بیچتا ہون حضار مجلس کو اوسکی علو ہمتی پر تعجب ہوا اور سمجھا اوسکے حسن عہد ہی یعنی حفاظت احوال اقربا اور احبا کی حدیث شریف مین ہی کہ حسن عہد جزو ایمان سے ہے **حکایت** ہی کہ امیر المؤمنین مہدی نے حکم کیا کہ جو شخص فلان کوفی کو لاوے لاکھ درہم انعام دونگا اور وہ کوفی معن ابن زائدہ کا دوست تھا اور خلیفہ کے خوف سے مخفی رہتا تھا ایک روز حسب اتفاق باہر نکلا کسی شخص نے اوسکو دیکھا اور پہچانا دامن اوسکا پکڑ لیا اور کہا کہ یہ گریختہ ہی بادشاہی قیدخانہ سے چلا آیا ہی وہ کوفی نہایت خوف سے قریب ہلاکت ہوا ناگاہ اوسکے کان مین آواز سم اسپ کی آئی دیکھا تو معن ابن زائدہ ہی پس مرد کوفی نے کہا کہ اے معن مجکو بچا اللہ تعالی تجکو محفوظ رکھے گا معن نے توقف کیا اور اوس شخص سے کہا کہ تو کون ہے اور کیون اسکو لیے جاتا ہی اوسنے کہا کہ یہ بادشاہ کے قیدخانہ سے چلا آیا ہے اور اوسنے حکم کیا ہے کہ جو شخص اسکو پکڑ لاویگا لاکھ درہم انعام پاویگا پس معن نے اپنے غلام سے کہا کہ گھوڑے سے اوترا اور میرے بھائی کو سوار کر وہ شخص جو پکڑے لیے جاتا تھا شور اور غل کرنے لگا کہ لوگو معن درمیان میرے اور مطلوب شاہ کے حائل ہوتا ہی معن نے کہا کہ جا بادشاہ سے کہدے کہ فلان شخص معن کے پاس ہی پس وہ شخص بادشاہ کے پاس حاضر ہوا اور کیفیت بیان کی بادشاہ نے حکم کیا کہ اوسکو محبوس کرو اور معن کے پاس رسول بطلب روانہ کیا جب رسول بادشاہ معن کے پاس آیا معن نے اپنے اقربا اور دوستون کو طلب کیا اور کہا کہ جبتک جان ہے اسکو ہرگز نہ دینا اور خود بادشاہ کے پاس حاضر ہوا اور سلام کیا بادشاہ نے سلام کا جواب نہ دیا اور کہا کہ اے معن تو ہمپر ظلم کرتا ہی معن نے کہا کہ ہان مین نے تمھارے حکم سے ایک پندرہ ہزار آدمیون سے جنگ کی اور بہت مشقت اوٹھائی اور تم میری طرف نظر نہین کرتے اور میرے واسطے ایک آدمی کو نہین بخشتے

جاوے اسی غصہ مین اوس شخص نے اپنی راہ لی بعد ازان اوس گرفتہ نے صومعہ سے نکل کر شیخ سے کہا کہ تمنے کیا سمجھکر اوس سے کہا کہ فلان صومعہ مین ہی اگر وہ چلا آتا تو مجکو ہلاک کرتا شیخ نے کہا کہ سچ بولنے کی برکت سے تو نے نجات پائی ورنہ وہ تجکو ہلاک کرتا اللہ تعالے لئے مجھے اپنا لطف زائل نہین کرتا ہی جبتک کہ مجھسے صدق صادر ہوتا ہی اور منجملہ اونکے وفا ہی یعنی ثابت رہنا اوس کام پر جسکا التزام کیا ہو چنانچہ حکم وفا قرآن پاک مین موجود ہی اور حدیث شریف مین وارد ہی کہ مومن اپنے عہد وپیمان پر ثابت رہین **حکایت** ہی کہ عبد اللہ ابن مبارک ایک سال حج فرماتے اور دوسرے برس غزا فرماتے اونکا خود بیان ہے کہ ایک سال مین جہاد کو گیا تھا جب صف جنگ مرتب ہوئی ایک کافر نے مجھسے درخواست جنگ کی مین صف سے جدا ہوا کہ اوس سے لڑون وقت نماز کا آگیا مین نے اوس کافر سے کہا کہ اس قدر صبر کر تا مین ادا ے فریضہ کرلون اوسنے کہا کہ مین ایقدر عرصہ تک متامل ہون بعد ازان وہ شخص کافر آفتاب کی پرستش کرنے لگا جب اوسنے آفتاب کو سجدہ کیا مین نے چاہا کہ اوسکو ہلاک کرون ناگاہ آواز آئی اَوْفُوا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا جب مین نے یہ کلام سنا ہاتھ اپنا اوسکے قتل سے کھینچ لیا اوس کافر نے پوچھا کیا کرتا تھا مین نے کہا کہ تیرے ہلاک کا قصد کیا تھا اوسنے کہا پھر کیون نہین قتل کیا مین نے کہا کہ مجھے کسی نے کہا کہ قول وفا کر کافر نے کہا کہ اوسی شخص نے مجھسے یہ کہا تھا کہ قول وفا کر غرضکہ وہ شخص مسلمان ہوا اور اوسیوقت داخل لشکر اسلام ہوا اور اسلام مین کامل اور ثابت ہوا اور منجملہ اونکے رحمت ہی یعنی نرم ہونا قلب کا کسی شخص کی تکلیف یا مصیبت پر حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو شخص خلق پر رحم نہین کرتا ہی اللہ پاک اوسپر رحم نفرمائیگا روایت ہی کہ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اثناے راہ مین ایک لڑکے کو دیکھا کہ مشک کاندھے پر لیے جاتا ہی اور روتا ہی آپ نے سبب گریہ پوچھا اوسنے عرض کیا کہ مشک بھاری ہی مجھسے اسکا تحمل نہین ہوسکتا ہی آپ نے مشک اوس سے لے لی اور خود بنفس نفیس اوسکے مکان تک لے گئے باپ اوسکا یہودی تھا اوسنے پوچھا کہ مشک کیا کی اوسنے کہا بوجہ بوجھ کے مجھسے نہ اوٹھتی تھی ایک شخص نے مجھسے لیکر دروازہ تک پہونچادی جب دروازے پر آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اور کہا کہ یہ کام انبیا علیہم السلام کا ہی اور کلمہ شہادت ادا کیا اور مسلمان ہوا **حکایت** ہی کہ ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ نے بیت المقدس مین ایک شیخ سے سنا کہ ایک شخص قوم بنی اسرائیل سے گوسالہ اپنی ماکے پاس لے گیا اور تعظیما اوسکو ذبح کیا پس ہاتھ اوسکے خشک ہوگئے اور ایک زمانہ تک خشک رہے ایک روز اثناے راہ مین کسی جانور کے بچہ کو دیکھا کہ آشیانہ سے گر پڑا ہے اوسنے اوس بچہ کو اوٹھا کر اوسکے آشیانہ مین رکھدیا پس ارحم الراحمین نے اوسکے ہاتھ اس عوض مین درست فرمائے اور منجملہ اون کے نرم زبانی ہے حدیث شریف مین وارد ہے اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا **حکایت** ہی کہ حجاج نے کسی شخص کو طلب کیا جب وہ حاضر ہوا اوس سے کہا

لہ یعنی تحقیق بعض بیانات سحر ہوتا ہے ۱۲

جو خطا ہوئی ہو اوسکو بخشدینا انس ابن مالک رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ
جب بندگان خدا عرصۂ قیامت مین واقف ہونگے منادی ندا کریگا کہ جس شخص کا اجر خداوند کریم پر ٹھہرا ہو تا کہ
داخل بہشت کیا جاوے لوگون نے عرض کیا کہ صاحب اجر کون لوگ ہین آپ نے ارشاد کیا وہ لوگ ہین کہ عفو
تقصیر کرتے تھے پس چند ہزار لوگ کھڑے ہونگے اور بغیر حساب داخل بہشت کیے جاوینگے **حکایت** ہے کہ
ایک روز عمار بن یاسر کے مکان مین ایک چور آیا اور کوئی شئی چرائی لوگون نے عمار بن یاسر سے کہا کہ اسکے
ہاتھ قطع کرنا چاہیے کہ وہ ہمارا دشمن ہے عمار رضی اللہ عنہ نے کہا کہ عیب اوسکا پوشیدہ کرتا ہون اور اوسکی خطا کو
عفو کرتا ہون تا کہ باری تعالی روز قیامت کو میرے عیب کو چھپاوے اور میری خطا کو عفو کرے اور منجملہ اون کے
چھپانا بھید کا ہے اور یہ کمال مروت اور فتوت ہے حدیث شریف مین وارد ہے کہ فرمایا آپ نے جو شخص اپنے بھائی
کے عیب پر مطلع ہو پس چاہیے کہ اوسکو چھپا دے تو جنت مین داخل ہوگا **حکایت** ہے کہ جب زمانۂ وفات
یعقوب علیہ السلام کا قریب آیا اپنی اولاد کو وصیت فرمائی کہ عیب پوشی ضرور کرنا چاہیے اون لوگون نے
پوچھا کہ کس طرح پر آپ نے فرمایا کہ مین نے تمام عمر مین کوئی نیکی نہین دیکھی کہ اسکو اظہار نہین کیا اور کوئی عیب
نہین دیکھا کہ اوسکو نہین چھپایا اور منجملہ اونکے ذکا ہے یعنی تیزی ذہن اور جلد دریافت ہونا حقیقت اوس شئی کہ
کہ محسوس ہوا اور سمجھنا اصل مقصود کو **حکایت** ہے کہ کوئی بادشاہ اپنے دشمن پر غالب ہوا اور اوسکو اسیر
کیا اوس مغلوب کا ایک اور بھائی تھا بادشاہ نے اوس سے کہا کہ اپنے بھائی کو بھی طلب کر اور تحریر اس طرح پر
لکھ کہ بادشاہ نے میری بہت تعظیم و تکریم کی تو بھی یہان چلا آ کہ بادشاہ احوال گذشتہ سے درگذرا چنانچہ اوسنے
قول بادشاہ سب لکھا مگر آخر مین لفظ انشاء اللہ کی لکھی اور نون انشاء اللہ کو مشدد کیا جب وہ کتابت اوسکے
بھائی کے پاس پہونچی اور نون ان شاء اللہ کو مشدد دیکھا معلوم کیا کہ اسمین کچھ بھید ہے دیر تک متامل رہا کہ
بھائی نے کیا لکھا ہے آخر کو یہ امر ذہن مین آیا کہ تشدید سے تشدید اعادہ ہے اور غرض یہ جملہ ہے اِنَّ الْمَلَأَ يَأْتَمِرُونَ
بِكَ لِيَقْتُلُوكَ[۱] اور منجملہ اونکے صدق ہے یعنی موافق کرنا زبان کو اخبار دل کے ساتھ روایت ہے کہ حضرت ابو بکر
رضی اللہ عنہ نے ایک روز خطبہ مین فرمایا کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سال اول مین اسی
مقام پر فرماتے تھے کہ راست گو ہونا چاہیے اسلیے کہ راستی نیکی کے ساتھ ہے اور یہ دونون بہشت مین ہین
حکایت ہے کہ شیخ جنید رحمۃ اللہ علیہ ایک روز درِ صومعہ پر کھڑے تھے ناگاہ ایک شخص بھاگتا ہوا آیا
اور کہا کہ مین تجھسے اور خدا سے پناہ مانگتا ہون شیخ نے کہا کہ میرے صومعہ مین چلا جا چنانچہ وہ شخص صومعہ مین
جب گیا ایک مرد اوسکے پیچھے تلوار کھینچے ہوئے معلوم ہوا شیخ سے پوچھا کہ وہ شخص گریختہ کہان گیا شیخ نے
کہا کہ صومعہ مین ہے وہ شخص خفا ہوا اور کہا کہ تو چاہتا ہے کہ مین صومعہ کیطرف مشغول ہون اور وہ شخص چلا

[۱] تحقیق لوگ فرمانبرداری کرتے ہین تیری تاکہ قتل کرین تجھکو ۱۲

آپ کے غلاموں نے اوسکی تعزیر کا قصد کیا آپ نے اونکو منع فرمایا اور اوس شخص کی طرف ملتفت ہو کر فرمایا
کیا کہ تو بدی میری جسقدر مجھ میں ہیں نہیں جانتا ہے میں سب جانتا ہون اگر تجکو ضرورت ہو تو اوسکو بیان کرون
وہ شخص شرمندہ ہوا پس آپ نے پیراہن اپنا اوسکو عنایت کیا اور غلام سے حکم کیا کہ اسکو ہزار درہم حوالہ کردے
اوس مرد نے کہا کہ یہ جوان اولاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے **حکایت** ہے کہ ایک شخص نے
شعبی رحمہ اللہ کو برا کہا شعبی رحمہ اللہ نے کہا کہ اگر تو صادق ہے اللہ تعالی مجکو بخشے اور اگر تو کاذب ہے اللہ تعالی
تجکو بخشے **حکایت** ہے کہ کسی شخص نے اقلیدس سے کہا کہ مجکو ہرگز راحت نہیں جبتک کہ تجکو قتل نکرون
اقلیدس نے کہا مجکو بھی ہرگز راحت نہیں جبتک کہ تیرے دل سے یہ ملال دفع نہو **حکایت** ہے کہ احنف
ابن قیس نے کہ حلم میں ضرب المثل تھا کہا کہ میں نے حلم قیس بن عاصم منقری سے سیکھا وہ ایک روز اپنے
دروازے پر کھڑا تھا اور تلوار گردن میں حمائل کیے ہوے اپنی قوم سے کلام کرتا تھا ناگاہ دو شخصوں کو اوسکے
پاس لائے کہ ایک کی مشکیں بندھی تھیں اور دوسرا مقتول تھا لوگون نے کہا کہ یہ مقتول لڑکا تیرا ہے اور یہ دوسرا
تیرا بھتیجا قاتل اسکا ہے پس احنف نے اپنے بھتیجے کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ اے برادرزادہ میرے تو
اپنے پروردگار کا عاصی ہوا اور اپنے نفس کو اپنے تیر سے گرایا تو نے اور اپنے چچا کے بیٹے کو ہلاک کیا
تو نے بعد ازان اپنے دوسرے لڑکے سے کہا کہ اسکے بازو کھول دے اور اپنے بھائی کو دفن کر اور اپنی
ماں کے پاس سو شتر لیجا اور منجملہ اونکے کرم ہے یعنی احسان کرنا اوس شخص کے ساتھ کہ اوسنے بدی کی ہو
حکایت ہے کہ جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ جنگ صفین میں ہر روز صبح کو
درمیان دونون صفون کے کھڑے ہوتے اور ندا فرماتے کہ اے معاویہ کب تک کشت وخون خلائق
ہوگا تم میرے سامنے آؤ تا کار یکسو ہو پس عمرو ابن عاص نے کہا کہ اس مرد نے خوب انصاف کیا پس معاویہ نے
کہا کہ اے عمرو خدا کی قسم میں تجسے راضی نہونگا جبتک کہ تو علی سے نہ لڑے گا عمرو ابن عاص حضرت علی پر
حملہ آور ہوے حضرت نے اوس حملہ کو رد کیا اور قصد کیا کہ عمرو کو تلوار سے قتل کریں عمرو ابن عاص نے
اپنے تئین گھوڑے سے گرایا اور ستر عورت کو کھول دیا پس حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے چشم مبارک
کو بند کیا اور گھوڑے کو وہان سے پھیرا بعد ازان ایک روز معاویہ اور عمرو ابن عاص یکجا بیٹھے تھے معاویہ
نے عمرو ابن عاص کی طرف بغور دیکھا اور خندہ کیا عمرو ابن عاص نے سبب خندہ کا پوچھا معاویہ نے
کہا کہ مجکو تمھارے اوس روز کے فعل پر ہنسی آتی ہے کہ جس روز تم حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے لڑتے
تھے تمکو کیونکر یہ امر ثابت ہوا کہ ستر عورت کھولنے سے علی واپس پھر جاوینگے عمرو نے قسم کھا کر کہا کہ مجکو
تحقیق معلوم تھا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نہایت کریم النفس ہین اور منجملہ اونکے عفو ہے یعنی خطا سے

غضبناک ہوے اور وہ آدمیون شامی کو طلب کیا اور کہا کہ جو شخص تم سے عباس کو قتل کریگا سو اوقیہ سونا اور سو اوقیہ چاندی اور سو دینے عطا کرونگا پس وہ دونون شخص عباس کی طرف آئے اور اونکو لڑائی کیواسطے طلب کیا عباس نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے عرض کیا آپ نے عباس کی ہتھیار لیکر اپنے جسم مبارک پر آراستہ کیے اور اونھین کے گھوڑے پر سوار ہوے اون دونون شخصون کو شک بھی نھین ہوا کہ یہ عباس ہین یا نہین اسلیے کہ عباس حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اشبہ تھے پس ایک شخص اوسسے جنگ جو ہوا آپنے اوسکو مہلت دم مارنے کی ندی اور قتل کیا دوسرا شخص جب مقابل ہوا اوسکو بھی ہلاک فرمایا بعد ازان سلاح عباس کے اونکو حوالہ کیے اور ارشاد فرمایا کہ جب تمکو کوئی شخص لڑائی کے واسطے طلب کرے مجکو اطلاع کرنا یہ خبر معاویہ نے سنی کہا کہ اللہ تعالی نے ستیزگی کو زبون کیا ہی جو شخص ستیزگی کریگا مغلوب ہوگا اور منجملہ اونکے صبر ہی اور وہ ایک قوت ہی کہ ضبط کرتی ہے نفس کو اور منع کرتی ہے اوسکو شی مکروہ سے اور مقہور کرتی ہی نفس کو اور حکم عقل کو لازم جانتی ہی حکایت ہی کہ عروہ ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے پیر مین باد خورہ پیدا ہوا لوگون نے مشورہ دیا کہ اس پیر کو قطع کر ڈالو ورنہ تمام بدن مین اوسکا سرایت کریگا غرض کہ اوسکو قطع کیا اور حضرت عروہ رضی اللہ عنہ تسبیح اور تہلیل مین مشغول رہے اور اُف بھی نکی اوسیدن صاحبزادے آپکے کوٹھے سے گرے اور جان بحق تسلیم کی احباب اور اعزا صاحبزادے کی تعزیت اور پیر کے استفسار حال مین مشغول ہوے آپنے ارشاد کیا کہ حکم خدا پر راضی ہون اگر ایک عضو قطع ہوا اور اعضا باقی ہین اور اگر ایک لڑکے نے انتقال کیا اور اولاد موجود ہین اور منجملہ اونکے حلم ہے یعنی ضبط کرنا غصہ اور غضب کا کہ بسبب قضاے حاجت کے ہوتا ہے حدیث شریف مین آیا ہی کہ فرمایا آپ نے جب قیامت کے دن تمام خلائق جمع ہوگی منادی ندا کریگا کہ کہان ہین ارباب فضل پس چند لوگ سامنے ہونگے اور بعجلت جانب بہشت روانہ ہونگے پس ملائکہ اونسے پوچھینگے کہ تم لوگون مین کیا فضل ہی وہ لوگ جواب دینگے کہ جب ہمپر کوئی ظلم کرتا تھا ہم صبر کرتے تھے اور جب کوئی ہماری بدی کرتا تھا ہم اوسکو عفو کرتے تھے اور جب کوئی ہمسے جہالت کرتا تھا ہم اوسکو قبول کرتے تھے پس ملائکہ اونسے کہینگے کہ تم لوگ اچھے عمل کرتے تھے حکایت ہی کہ حضرت عیسی علیہ السلام قوم جہود مین تشریف لیگئے وہ لوگ آپ کی خدمت کرتے تھے آپ نے اونکی توصیف کی پس لوگون نے حضرت عیسی علیہ السلام سے عرض کیا کہ یہ جہود آپکو بد کہتے ہین اور آپ اونکا وصف کرتے ہین آپ نے فرمایا کہ جسقدر ہر شخص کے پاس ہو خرچ کرے حکایت ہی کہ ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو دشنام دی آپ نے فرمایا کہ آیا اس شخص کو کوئی حاجت ہے کہ مین اوسکی کفالت کرسکتا ہون پس وہ شخص نے سر اپنا نیچا کر لیا اور شرمندہ ہوا حکایت ہی کہ امام زین العابدین ایک روز مسجد مین تشریف لیگئے کوئی شخص آپکو برا کہتا تھا پس

کے آواز بلند فرماتے کہ ای معاویہ کبتک خونریزی خلائق کی ہوگی اپنی صف سے نکلکر مجھسے مقابلہ کرو تاکہ ایک شخص غالب ہو اور دوسرا مغلوب ہو **حکایت** ہے کہ عمرو ابن عبدود جنگ خندق مین تین روز برابر صف کفار سے مقابلہ کے واسطے نکلا اور کسی نے مقابلہ اوسکا اختیار نکیا تیسرے روز اوسنے کہا کہ ای قوم تمکو اعتقاد ہے کہ مقتول ہمارے بہشت مین جاوینگے اور مقتولین کفار دوزخ مین پس کیون ہراسان ہوتے ہو اور کرامت خداوند کریم کو باعانت اعدا اختیار نہین کرتے ہو آخر الامر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت طلب کی آپ نے اجازت دیکر اونکو حافظ حقیقی کے سپرد کیا حضرت خلیفہ رابع نے اپنے صف سے خروج کیا اور تھوڑے زمانہ تک گھوڑے پر سے لڑتے رہے اوس وقت اسقدر غبار بلند ہوا کہ دونون آدمی چشم خلائق سے ناپدید ہوے بعد تھوڑے عرصہ کے جب غبار فرو ہوا دکھلائی دیا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ تلوار اپنی عمرو بن عبدود کے کپڑون مین پاک کرتے ہین اور اوسکو ہلاک فرماچکے ہین **حکایت** ہے کہ بعض سنین مین کفار ترک نے خروج کیا لشکر مسلمانون کا اونکے مقابلے کو گیا صف کفار سے ایک سوار نکلا اوسکے مقابلہ کو تین سوار پے در پے لشکر اسلام سے نکلے اور سب شہید ہوے چوتھی بار ایک سوار لشکر اسلام سے نکلا اور سوار ترک کو ہلاک کرکے پھر اپنی جگہ پر آیا راوی کہتا ہے کہ مین نے چاہا کہ اوسکے نام ونشان سے واقف ہوون دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ عبداللہ ابن مبارک تھے مین نے اونسے پوچھا کہ تم سب سے پوشیدہ کیون رہے ہو اور اس فتح عظیم کو کس واسطے پوشیدہ رکھا عبداللہ نے کہا کہ جسکی راہ مین جنگ جو ہوا وہ جانتا ہے اورونکی جاننے کی حاجت نہین ہے **حکایت** ہے ابن الاعرابی کہ جنگ صفین مین حاضر تھے بیان کرتے ہین کہ عباس ابن ربیعہ صف سے نکلے اور تمام جسم اونکا سلاح مین پوشیدہ تھا مگر دونون آنکھین اونکی مغفر کے نیچے سے مثل شعلۂ آتش کے روشن تھین اور اونکے ہاتھ مین تیغ یمانی تھی اوسکو ہلاتے تھے ناگاہ عرار بن ادہم شامی نے اونکو آواز دی اور کہا کہ ای عباس مجھسے جنگ کر عباس نے کہا ای عرار تو اپنی زندگی سے مایوس ہو چکا ہے گھوڑے سے اوتر پس دونون شخص گھوڑون سے اوترکر ایک دوسرے کے مقابل ہوے اور تلوار سے لڑائی رہی کسیکی زخم بھی نہ لگا اسوجہ سے کہ دونون آدمی سلاح مین پوشیدہ تھے پس عباس نے ایک تلوار اوسکی ناف پر ماری پہلو اور سینہ اوسکا زخمی ہوا اور زمین پر گرا لشکر اسلام مین نعرۂ تکبیر بلند ہوا پس حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ارشاد فرمایا کہ میرے دشمنون سے کون مقابلہ کرتا ہے لوگون نے کہا عباس بن ربیعہ آپ نے فرمایا کہ ای عباس کیا مین نے تمکو اور عبداللہ ابن عباس کو لڑائی کی ممانعت نہین کی تھی عباس نے عرض کیا کہ مجبور ہون مجکو لڑائی کے واسطے طلب کرتے ہین کیونکر جواب ندون آپ نے فرمایا کہ فرمانبرداری امام کی اولی ہے جواب دینے دشمن سے معاویہ عرار ابن ادہم

تیار کر اور اپنے اطفال کو کھلا اور خود گرسنہ سو رہا اوس عورت نے اہل محلہ کو طلب کیا اور کہا کہ چلو اس آگ کے
پاس اور کباب تناول کرو جب صبح کو حاتم خواب سے اوٹھا سوائے ہڈی کے اوس گھوڑے مین گوشت کا
نشان نپایا **حکایت** ہی کہ ایک مرتبہ حاتم کسی مہمان کو گھر لایا بعد چار روز کے مہمان نے رخصت طلب
کی حاتم نے کہا کہ اب درمیان ہمارے اور تمھارے حق صحبت پیدا ہوا جو تمکو ضرورت ہو مجھسے بیان کرو کہ
مین اوسمین کوشش کرون مہمان نے بعد عہد و میثاق کے کہا کہ مین روم سے آیا ہون ایک روز مجلس
قیصر مین حاضر تھا قیصر نے اہل مجلس سے مخاطب ہوکر کہا کہ عالم مین کوئی شخص مجھسے زیادہ سخی ہی سب نے
کہا نہین مگر ایک شخص نے کہا کہ ملک عرب مین ایک شخص حاتم نام نہایت سخی ہی قیصر کو اس کلام سے
ملال ہوا اور حکم کیا کہ کوئی شخص سر اوسکا ہمارے پاس لاوے چنانچہ مین اس امر پر مامور ہوکر یہان تک آیا ہون
حاتم نے کہا کہ تو حاتم کو پہچانتا ہی اوسنے کہا کہ نہین حاتم نے کہا کہ حاتم مرد شجاع ہے اور قوت مین بھی تجھسے
زیادہ ہی تو اوسپر فتح نپاویگا اوسنے کہا کہ کسی حیلہ سے اوسکا سر لونگا حاتم نے کہا کہ اگر اوسکے دونون ہاتھ بھی بندھے
ہون تو بھی تجکو اوسپر ظفر محال ہی بعد اوسکے حاتم نے کہا کہ حاتم قوت مین میرے برابر ہے تو میرے ہاتھ
باندھ اگر تو مجھپر غالب آویگا تو حاتم بھی تجھسے مغلوب ہوگا اوس مہمان نے حاتم کے دونون ہاتھ باندھے
پس حاتم نے کہا کہ اب طالب سر حاتم حاتم مین ہون مجکو قتل کر اور قیصر کو دے اور اپنا انعام لے اوس مہمان نے
کہا معاذ اللہ قیصر کو تجھسے کیا نسبت یہ مجھسے نہوگا کہ دنیا کے واسطے تجکو ہلاک کرون تو ہر چند قیصر سے
سخاوت مین زیادہ ہی وہ فقط مال بخشتا ہی اور تو مال اور جان بخشتا ہی **حکایت** ہی کہ کعب بن قامہ ملک
عرب مین سخی مشہور تھا ایک مرتبہ ہنگام سفر قافلہ مین پانی نرہا اور اوسکے ہمراہ تھوڑا پانی تھا وہ اوسنے ہمراہیو نکو
دیدیا اور خود تشنگی سے ہلاک ہوگیا اور منجملہ اونکے قناعت ہی یعنی ضبط کرنا قوت کا اوس چیز کے استعمال سے
کہ خارج ہو مقدار کفایت سے یعنی مقدار کفایہ سے زیادہ اپنے نفس کیواسطے صرف نکرنا حدیث شریف مین آیا ہی
کہ قناعت گنجی ہی کہ کبھی فنا نہوگی **حکایت** ہی کہ داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ نے باپ کے ترکہ سے بیس دینار
پائے اونکو بیس سال مین صرف کیا اور منجملہ اونکے شجاعت ہی یعنی پیش قدمی کرنا دفع مکائد دشمن مین موافق
عقل کے اور شجاعت متوسط ہی درمیان تہور اور جبن کے عمرو بن عاص نے معاویہ سے کہا کہ مین اکثر تمکو
پیش قدمی کرتے دیکھتا ہون شجاعت تمھاری خیال مین آتی ہی اور بعض وقت تمکو ہراسان پاتا ہون نامردی
تمھاری ذہن مین جاگزین ہوتی ہی پس مجھسے بیان کرو کہ تم نامرد ہو یا شجاع معاویہ نے کہا کہ جب امکان فرصت
دیکھتا ہون دلیر ہوتا ہون اور جب فرصت نہین پاتا ہون نامرد ہو جاتا ہون **حکایت** ہی حضرت
علی کرم اللہ وجہہ ہر روز صبح کو جنگ صفین مین درمیان دونون صفون کے کھڑے ہوتے اور جانب معاویہ

دیکھوں تو پہچان لوں پس عبد اللہ ابن جعفر نے اوس کنیز کو طلب کیا اور کہا کہ میں نے اس کنیز کو تیرے واسطے
خرید کیا ہی قسم خداے پاک کی کہ میں اسکے قریب بھی نہیں گیا ہوں اسکو تم لو اور تمکو مبارک ہو جب عبد الرحمن اپنے
مکان کو جانے لگے کہا کہ اسکے ہمراہ لاکھ درہم اور لیتے جاؤ عبد الرحمن نہایت خوشی سے رونے اور کہا کہ خدا تعالے
نے تمکو ایسی بزرگی کے ساتھ خاص کیا ہی کہ اور کسی بنی آدم کو یہ بزرگی نہیں دی ہے یہ نعمت تمکو مبارک ہو **حکایت**
ہی کہ یزید ابن مہلب اور موسی بن نصر کو حجاج نے محبوس کیا اور اونسے دس ہزار درہم روز طلب کرتا ایک روز
فرزدق شاعر نے کچھ یزید کی مدح لکھکر پیش کی یزید نے کہا کہ اس وقت میں تو میری مدح کرتا ہے اور سنے کہا کہ تجکو
آج بقیمت ارزان خرید کرتا ہوں یزید نے اپنے غلام کو حکم دیا کہ دس ہزار درہم فرزدق کو دے دے میں آج
ظلم حجاج پر صبر کرونگا **حکایت** ہے کہ درمیان یزید بن مہلب اور موسی بن نصر کے بہت محبت تھی ایک مرتبہ
موسی عامل مغرب تھا سلیمان بن عبد الملک نے اوسپر عتاب کیا اور اوسکے قتل کا ارادہ کیا یزید بن مہلب نے
عراق سے اوسکی شفاعت کی سلیمان نے کہا کہ خون تیرا یزید کو بخشا لاکھ دینار دیت دے یزید نے یہ خبر سنی اور
کہا کہ دیت مجکو دینا چاہیے پس لاکھ روپیہ عراق سے روانہ کیا **حکایت** ہی کہ معن ابن زائدہ حاکم عراق تھا اور
بصرہ میں رہتا تھا ایک شاعر دروازے پر آیا اور امیدوار ملازمت ہوا مگر دربانوں نے اجازت نہ دی آخر الامر
ایک روز حاکم کنارہ نہر کے سیر باغ میں معروف تھا اوس شاعر نے ایک تختہ پر چند اشعار لکھکر وہ تختہ نہر میں
ڈال دیا جب حاکم نے اوس تختہ کو دیکھا اوٹھوا لیا اور پڑھا بعد ازاں اوس شاعر کو طلب کرکے دس ہزار روپیہ
عنایت کیے اور اوس تختہ کو اپنی مسند کے نیچے رکھدیا دوسرے روز تختہ کو اوٹھا کر پڑھا اور اوس شاعر کو طلب
کیا اور لاکھ دینار مرحمت کیے شاعر وہ دینار لیکر وہاں سے چلا گیا شاید کہ حاکم وہ دینار مجسے واپس کرے تیسرے
روز پھر حاکم نے اوس شعر کو پڑھکر شاعر کو طلب کیا وہ نہ ملا نہایت افسوس کیا اور کہا کہ مجکو واجب تھا کہ تمام
مال دیتا اوسکو حوالہ کرتا اور اپنے پاس کچھ نہ رکھتا لکھا ہی کہ مثل حاتم کے کوئی سخی نہیں ہوا ہی اوسکی عورت حکایت
کرتی ہے کہ ایک مرتبہ بسبب قحط کے اکثر فاقہ کی نوبت آئی تھی حتی کہ شب کو لڑکے میرے بھوک کے سبب سے
نہ سوتے تھے اوسی عرصہ میں ایک روز عبد اللہ حاتم کے پاس آیا حاتم نے اوسکی مہمان نوازی کی اور میں اپنے
لڑکوں کو تسکین دیتی تھی جب قریب پہر رات کے گذری حاتم نے میری سامنے کچھ قصہ و حکایت بیان کیے
تاکہ میں سو جاؤں آخر الامر میں نے اپنے تئیں سوتا بنایا ناگاہ کسی نے پردہ خیمہ کا اوٹھایا حاتم نے پوچھا تو کون
ہے اوسنے کہا کہ میرے لڑکے بھوک سے مثل گرگ کے غل مچاتے ہیں اور کوئی تدبیر نہیں کہ اونکی تسکین ہو
اسواسطے تیرے پاس آئی ہوں حاتم نے کہا اونکو یہاں لاؤ وہ عورت گئی اور دو کو دوش پر اور چار کو ہمراہ
لائی حاتم اوٹھا اور اپنی سواری کے گھوڑے کو ذبح کیا اور آگ روشن کی اور اوس عورت سے کہا کہ اسکے کباب

کلام پاک مین اہل عفت کی تعریف فرمائی ہی **حکایت** ہی کہ محمد ابن سیرین جوان خوبصورت تہا اور پیشہ بزازی کا کرتا تھا ایک عورت بادشاہی اوسپر عاشق ہوئی اوسنے محمد بن سیرین کو کپڑا خرید کرنے کے واسطے اپنے مکان مین طلب کیا اور اوس سے مواصلت چاہی محمد بن سیرین نے کہا کہ مجکو کوئی عذر نہین الا اسقدر حاجت درکار ہے کہ قضاے حاجت کرون بعد ازان تیرے حکم سے انکار نکرونگا پس اوسنے پاخانہ کو روانہ کیا اوسنے وہانکی نجاست اپنے چہرہ اور بدن پر لگائی اور وہان سے واپس آیا جب عورت نے اوسکو اس حالت مین دیکھا اوس سے نفرت کی اور کہا کہ یہ دیوانہ ہی اسکو مکان سے نکالدو محمد بن سیرین نے اس حیلہ سے اوس عورت سے نجات پائی پس خداے تعالی نے اوسکو علم اور پرہیزگاری اور تعبیر خواب عنایت فرمائی اور حال اوسکا مثل حال حضرت یوسف صدیق علیہ السلام کے تہا اور منجملہ اونکے سخا ہے یعنی بخشش کرنا اوس مال کو کہ نفس دوست عزیز رکھتا ہو اور سخاوت اصل سعادت ہی حدیث شریف مین وارد ہی کہ خالق عالم نے کسی ولی کو نہین پیدا کیا مگر صفت سخاوت اور حسن خلق پر روایت مین ہی کہ قبیلہ بنی طے سے چند لوگ گرفتار ہوکر خدمت شریف مین جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آئے آپ نے اونمین سے ایک شخص کو جدا کر لیا اور باقی کے قتل کا حکم دیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہا خدا ایک ہی اور گناہ بھی ایکا ایک ہی اسکے جدا کرنے کی کیا وجہ ہی آپ نے ارشاد کیا کہ جبرئیل مین میرے پاس آئے اور کہا ان سب کو قتل کرنا چاہیے الا فلان شخص کو خداے تعالی نے اوسکو بسبب سخاوت کے آزاد فرمایا ہی ایک روایت مین ہی کہ خداے پاک نے حضرت موسی علی نبینا و علیہ السلام پر وحی نازل فرمائی کہ سامری کو نہ قتل کرو اسلیے کہ وہ سخی ہے **حکایت** ہی کہ عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب سے حضرات حسنین رضی اللہ عنہما نے ارشاد کیا کہ تو بخشش مال مین اسراف کرتا ہی عبد اللہ نے کہا کہ اللہ تعالی مجکو اپنے فضل و احسان سے عطا کرتا ہی اور مین نے عادت اپنی اس طور پر جاری رکھی ہی کہ بندگان خدا پر احسان کرون پس اگر مین اس عادت کو قطع کرون خوف آتا ہی کہ خداے تعالی اپنے فضل و احسان کو مجھسے قطع نکرے منجملہ اوسکے سخاوت سے ایک یہ امر ہی کہ عبد الرحمن ابن ابی عمار کسی کنیز پر عاشق ہوے اور شہرہ اونکے عشق کا زبان زد خاص و عام ہوا لوگ اونکو پند و نصائح کرتے تھے اور وہ عذر کرتے جب خبر عبد اللہ بن جعفر کو پہونچی وہ عازم سفر حج تھے کسی شخص کو اوس کنیز کے مولا کے پاس روانہ کیا اور چالیس ہزار درہم دیکر اوسکو خرید کیا جب سفر حج سے معاودت کی اوس کنیز کو پوشاک اور زیور عمدہ سے آراستہ کیا جب عبد الرحمن ابن ابی عمار انکی زیارت کو آئے اونکی بہت تعظیم اور تکریم کی جب عبد الرحمن ابن ابی عمار نے قصد رخصت ہونیکا کیا عبد اللہ بن جعفر نے کہا کہ اوس عورت کے عشق نے تمہارا کیا حال کیا عبد الرحمن بن ابی عمار نے کہا کہ گوشت اور رگ و پیے مین محبت اوسکی راسخ ہوگئی ہے عبد اللہ ابن جعفر نے کہا کہ اگر اوسکو دیکھو تو پہچان لو اونے کہا کہ اگر بہشت مین

وہی معادم نفس ہے اور وہی مدرک جمیع معلومات اور فاعل جمیع افعال کا ہے اور شارع کی جانب سے
نفس مکلف ہے اور متعرض خطاب ثواب اور عقاب کا ہے باقی بدن اوسمین مثل سلطان کے حکمران ہے اور بعد
خرابی بدن کے باقی رہتا ہے سعادت میں یا شقاوت میں مگر ایک حال سے دوسرے حال کی طرف اور ایک مکان
سے دوسرے مکان میں انتقال کرتا ہے لکھا ہے کہ حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے خطبہ میں
ارشاد فرمایا کہ اے لوگو اللہ تعالی نے ہمکو ہمیشہ کے واسطے پیدا کیا ہے یعنی ہمیشہ رہوگے مگر ایک مکان سے دوسرے
مکان میں منتقل ہو یعنی پہلے پشت پدر سے رحم مادر میں اور وہان سے دنیا میں آئے پھر دنیا سے برزخ میں
اور برزخ سے بہشت یا دوزخ میں جاؤگے بعد ازان یہ آیہ پڑھی مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَ
وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَى بعض حکما نے لکھا ہے کہ مثال نفس کی عالم جسمانی میں آنا اور آفات بدن میں
مبتلا ہونا مثل اسکی بعینہ ایک طبیب غریب الوطن کی ہے کہ کسی شہر میں جا کر بد خلق سنگدل پر فریفتہ ہو
اور وہ عورت اکثر طعام لذیذ اور لباس فاخرہ اور مکان خراب اوس سے طلب کرے اور وہ طبیب غایت
محبت سے مخالفت اوسکی نکر سکے اور تمام ہمت اپنی اوسکے اصلاح فرمان میں صرف کرے اور اپنے
امور کی اصلاح اور اپنی شان اور اعزہ اور اقارب اور وطن اور نعم سابقہ فراموش کرے اور کوئی سبب اوسکی
راحت کا صحبت اوس عورت کے ترک کرنے کے سوا نہو لیکن اگر کوئی شخص اوس سے ترک محبت کو کہے تو مارے
خوف جدائی کے زہرہ اوسکا شق ہو جاویگا ظاہر ہے کہ نفس جوہر روحانی ہے اوسکو لذات جسمانیہ سے کچھ واسطہ
نہیں بلکہ یہ سب بدن کی خواہش ہیں اور جس شی کیطرف اسکو احتیاج ہوتی ہے وہ یا واسطے منفعت یا دفع
مضرت جسم کے ہے اور نفس جبتک بدن کے ہمراہ رہتا ہے نہایت اندوہناک رہتا ہے **فصل ۱ - اخلاق
انسان کے بیان میں** خلق ایک ہیئت ہے نفس میں کہ بسبب اوسکی صدور افعال بسہولت ہوتا ہے
بدون فکر و اندیشہ کے پس اگر اوس ہیئت سے افعال نیک موافق عقل کے صادر ہوں اوسکو خلق نیک
کہتے ہیں اور اگر اوسکے خلاف سرزد ہوں تو اوسکو خلق بد کہتے ہیں اور فائدہ خلق نیک کا دنیا اور آخرت میں
عظیم ہے چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ بہت بھاری چیز میزان میں رکھی جاویگی خلق نیک ہے اور
حدیث شریف میں آیا ہے کہ خلق بد ایسا گناہ ہے کہ بخشا نجاویگا پس جو شخص خلق بد اختیار کرتا ہے لوگ اوسکی
صحبت سے گریز کرتے ہیں اور جو شخص خلق نیک اختیار کرتا ہے سب اوسکا افتخار کرتے ہیں اور وہ مثل
بادشاہ کے ہوتا ہے اور وہ خاصیت انبیا علیہم السلام کی ہے جو شخص اخلاق بد کا جامع ہو وہ مرید شیطان ہے
اوس سے لوگون کو دور رہنا چاہیے تاکہ خلق اوس سے اخلاق بد نسیکھے **بیان اخلاق فاضلہ کا**
منجملہ اونکے عفت ہے یعنی باز رہنا شہوات سے موافق شرع شریف کے اللہ جل جلالہ نے اپنے

مطلب: اسی زمین سے ہمنے تمکو پیدا کیا اور اسی میں تمکو لوٹاوینگے یعنی اور اسی سے تمکو نکالینگے دوسری بار سورۂ طٰہٰ القرآن

چلتے ہیں اور بعض ہوا پر اوڑتے ہیں اور بعض پانی میں رہتے ہیں دریائی حیوانات بری حیوانات سے انواع میں زیادہ ہیں حدیث شریف میں حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے منقول ہے کہ خلاق عالم نے زمین میں ہزار گروہ پیدا کیے چھ سو دریا میں اور چار سو خشکی میں شمار انواع حیوانات کا قدرت بشر سے خارج ہے بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ جو شخص معنی آیہ پاک ویخلق ما لا تعلمون کے دریافت کرنا چاہے پس چاہیے کہ وقت شب کے جنگل میں آگ روشن کرے اور ملاحظہ کرے کہ کتنے قسم کے ہوام عجیبۃ الاشکال اور مختلف الالوان معلوم ہوتے ہیں کہ کبھی ذہن میں بھی نہیں گذرتے ہیں اور خلقت حیوان باختلاف مواضع کے مختلف ہوتی ہے جیسا کہ مشاہدہ ہوتا ہے کہ ایک ہی حیوان ایک مقام پر اور شکل کا ہوتا ہے اور دوسرے مقام پر دوسری شکل اور وضع پر ہوتا ہے اس مقام میں بعض حیوانات کا ذکر مع عجائب اور اونکے خواص کے کیا جاتا ہے **نوع پہلی انسان کے بیان** میں اور اسمیں چند نظریں ہیں **نظر پہلی حقیقت انسان میں** جاننا چاہیے کہ انسان اشرف المخلوقات اور خلاصہ کائنات ہے اللہ پاک نے اوسکو ساتھ حسن صورت اور نطق و بیان اور عقل اور علم کے تمام حیوانات پر ترجیح دی ہے نطق اسواسطے دیا کہ معنی کلیہ اور جزئیہ کو تعبیر کرے اور ما فی الضمیر اپنا ایک سے دوسرا بیان کرے عقل و فہم اسواسطے عطا فرمائی تا سبب اوسکے مصالح اور مفاسد اشیا کو معلوم کرے کہ کیا صنعت صانع بیمثال ہے شکل انسان کی مثل شہر کے بنائی گویا نفس ناطقہ اوسمیں حاکم ہے اور عقل وزیر اور قوی لشکر ہیں اور تمام اعضا خادم ہیں اور دماغ نفس ناطقہ کی بمنزلہ محل کے ہے وہ اشرف اعضا اور مثل مکان کے ہے اور تمام بدن جائے حکومت اوسکی ہے بواسطہ حواس کے تمام امور جزئیہ کا ادراک کرتا ہے اور عقل تمام کلیات پر اوسکو مطلع کرتی ہے اسیطرح تمام بدن میں تصرف نفس کا نافذ ہے اور انسان کو عالم صغیر کہتے ہیں اس سبب سے کہ غذا قبول کرتا ہے اور بڑھتا ہے کہا ہے کہ نبات ہے اور اس حیثیت سے کہ حساس اور متحرک ہے حیوان ہے اور اسوجہ سے کہ ادراک حقائق اشیا کرتا ہے ملک ہے پس انسان مجمع ہے ان سب امور کا جس جانب اپنی ہمت مصروف کرتا ہے اوس طرف لاحق ہو جاتا ہے اگر ہمت اپنی اصلاح بدن کی طرف متوجہ کرتا ہے مثل نبات کے ہوتا ہے کہ بوجہ آب پاشی کے تر و تازہ ہو اور اگر ہمت اپنی جانب حیوانیت کی صرف کرتا ہے پس یا صاحب غضب ہوتا ہے مانند درندوں کے یا بسیار خورندہ ہوتا ہے مانند گاے بیل کے یا حریص ہوتا ہے مثل سور کے یا لالچی ہوتا ہے مثل کتے کے یا صاحب کینہ ہوتا ہے مثل شتر کے یا متکبر ہوتا ہے مثل شیر کے یا صاحب حیلہ ہوتا ہے مثل لومڑی کے پس اگر ان سب صفات کے ساتھ موصوف ہوتا ہے شیطان کا مرید ہوتا ہے اور اگر ہمت اپنی جانب صفات ملکیہ کے صرف کرے تو جانب عالم علوی کے متوجہ ہوگا اور اسفل کی جانب سے طبیعت اوسکی نفیر ہوگی فرشتہ ہوتا ہے **نظر دوسری نفس ناطقہ کے بیان** میں حق انسان کیسا ہی امر اہم میں مشغول ہو اپنے ذات کا عالم ہوتا ہے اگرچہ اعضاے ظاہریہ وباطنیہ سے غافل ہوتا

ہو جاتے ہین یہ گھانس کلف اور بہق کو نافع ہے اگر طلا کرین اور پینا اس کا برص اور سنگ مثانہ کو مفید ہے

وسولن شیخ نے
کلف کو نافع ہے اور
سنگ گردہ و سنگ مثانہ
اسکو قطع کرتی ہے
کدو کہتے ہین شیخ نے
بونے کے وقت
کدو پیدا ہوگا
ساتھ اتفاقاً ہین
اسکا شہد اور شیر
تو کدو شیرین ہوگا
وہب سے منقول ہے
جب لوگ کھاتا
کدو اور عدس مین
کدو مسکن قلب

لکھا ہے کہ یہ گھانس
جالینوس نے لکھا ہے
کو مفید ہے لقطین
اور فارسی مین اسکو
لکھا ہے کہ اگر تخم اسکا
معکوس رکھین تو
جیسا کہ بیان اسکا
ہو چکا ہے اگر تخم
مین ترکر کے بودین
حضرت علی کرم اللہ
کہ آپ نے فرمایا
پکاوین چاہیے کہ
زیادہ پکاوین اسلیے
اور دافع حزن ہے

صورت درخت وسولن کی یہ ہے



صورت درخت کدو کی یہ ہے



اور ایک خاصیت اوسکی یہ ہے کہ اسکے درخت پر مکھی نہین آتی ہے چنانچہ جب حضرت یونس علی نبینا وعلیہ السلام پیٹ ماہی سے نکلے اللہ پاک نے درخت کدو وہان پر پیدا کیا تا کہ مکھی وہان نہ آوے اسواسطے کہ جسم مبارک آپکا مثل گوشت پختہ کے ہوگیا تھا بسبب حرارت ماہی کے للہ الحمد کہ بیان نباتات ختم ہوا بفضلہ وکرمہ واللہ اعلم بالصواب

نظر تیسری بیان حیوانات مین

حیوان مرتبہ چہارم مین ہے اجسام سے اور مرتبہ تیسری مین ہے کائنات سے کہ موالید ثلثہ ہین اور حس و حرکت ارادیہ کے ساتھ حیوانات سے ممتاز ہے اور اس خاصہ مین تمام حیوانات مشترک ہین اور حس و حرکت مین حیوان کے بہت مصالح اور منافع ہین چنانچہ انہین دو خاصیتون سے دشمن دوست کو پہچانتا ہے اور دشمن سے بھاگتا ہے اور مطلوب کی طلب مین جاتا ہے اور تحصیل غذا مین مصروف ہوتا ہے اور ہر نوع حیوان کو اللہ تعالی نے بشکل مختلف پیدا فرمایا اور اعضا بھی مختلف دیے اور قوت مین بھی اختلاف رکھا اور بعض کو بعض کی غذا کیا بعض زمین کے اوپر رہتے ہین اور بعض زمین کے نیچے سوراخون مین رہتے ہین بعض زمین پر

صورت درخت ہلیون کی یہ ہے



اور قولنج ریحی کو نافع ہوا اور اوسکی جڑ کا جوشاندہ عسر البول اور عسر الحمل کو نافع ہے اور مسہل ہے اور شراب کے ساتھ جوشاندہ اسکا گزیدہ رتیلا کو مفید ہے اور تخم اسکا درد دندان کو نافع ہے اگر عورت اسکو فرج کے اندر رکھے ادرار بول اور حیض کو نافع ہو مصنف کتاب نے ایک حکایت عجیب لکھی ہے کہ کوہستان ازبل مین ایک مقام منبت ہلیون ہے حاکم وہان کا ہر سال ہلیون کی شراب تیار کرتا اور تحائف کے ساتھ بادشاہ کو بھیجتا ایک مرتبہ کسی قافلہ کے ساتھ اوسنے شراب باحتیاط تمام روانہ کی اثناء راہ مین وہ قافلہ لٹ گیا اسباب غارت مین ڈاکہ زنون نے صندوق شراب کے دیکھے گمان کیا کہ شہد ہے بخوشی اوسکو نوش کیا سبکا اونکو اسہال شروع ہوا کثرت اسہال سے طاقت حس وحرکت کی منقطع ہوئی کوئی مسافر اوس طرف سے گذرا اونکا یہ حال دیکھکر شاہ ازبل کے پاس حاضر ہوا اور اونکی کیفیت بیان کی بادشاہ نے اونکو طلب کیا وہ سب مثل مردہ کے حاضر کیے گیے خلقت اونکے گرد جمع ہوئی اور اونکو دیکھکر خندہ کرتی تھی اور کہتی تھی کہ یہ سب ہلیون کے نشہ سے بدمست ہین الحاصل اون سب کو شفاخانہ مین رکھا بعض مرگئے اور بعض زندہ رہے حاکم نے اونکو رہا کیا

صورت درخت کاسنی کی یہ ہے



اور کہا کہ انکی یہی سزا تھی ہندبا یعنی کاسنی یہ گھانس تلخ ہے اوسکی دو قسمین ہین بری اور بستانی ہی کاسنی بستانی کی عریض ہوتی ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے کہ اسکی ہر پتی مین ایک قطرہ ہے آب جنت سے شیخ نے لکھا ہے کہ مرہم اسکا ربد حار اور نقرس کو نافع ہے کاسنی بری کا سرمہ بیاض چشم کو مفید ہے اور اسکی جڑ کا ضماد مار گزیدہ اور زنبور گزیدہ اور ابرص اور صاحب تپ

صورت درخت ورس کی یہ ہے



ربع کو مفید ہے ورس یہ گھانس ایک سال تک سے بیس برس تک پیدا ہوتی ہے دانہ اسکا کنجد کے مشابہ ہے جب خشک اسکا پختہ ہوتا ہے غلاف اوسکا شق ہو جاتا ہے اور دانے اوسکے منتشر

دوچندان پیدا ہوگی لکھا ہی کہ اگر کسی شخص کی نظر مجامعت کیوقت نرگس پہ پڑے تو شہوت اوسکی بستہ ہوگی اگر کوئی شخص بصل نرگس کو اور چشم ضفدع کو اوسوقت کپڑے مین باندھے کہ طلوع جوزا ہو اور جوزا اوسکا ناظر ہو بعدہ اوس کپڑے کو اگر عورت خفتہ کے سینہ پر رکھین تو وہ عورت اپنا حال مخفی حالت خواب مین بیان کریگی اگر نرگس کی جڑ کو زخم پر رکھین وہ زخم دونون جانب سے ملجاویگا اور گوشت اوسپر پیدا ہوگا اور ضماد اوسکا داء الثعلب کو مفید ہی شیخ نے لکھا ہی کہ بصل نرگس خار وغیرہ کو عضو سے دفع کرتی ہی اور شہد او رآرد شیلم کے ساتھ زیادہ سریع التاثیر ہے پھول اسکا کلف اور بہق کو دفع کرتا ہی اور صداع کو بھی مفید ہے اور اُسکے کھانے سے قے آتی ہی اگر چار درم نرگس شہد کے ہمراہ عورت حاملہ کھالے بچہ اوسکے شکم سے خروج کرے خواہ زندہ ہو یا مردہ **نسرین** فارسی مین اسکو نسترن کہتے ہین یہ گھانس صحرائی اور بستانی ہوتی ہے اور سکن درد دندان ہے اور صحرائی صداع کو مفید ہے اگر طلا کرین اور اوسکو تناول کرکے قے کرین فواق کو نافع ہو **نعناع یعنے پودینہ** شیخ نے لکھا ہے کہ یہ گھانس مقوی معدہ اور سکن ہچکی اور مبہی ہے اور شکم کے کیڑے اس گھانس سے ہلاک ہو جاتے ہین اگر عورت قبل جماع کے اسکو اندر فرج کے رکھے تو وہ عورت حاملہ نہوگی اور ضماد اسکا دافع صداع ہے اگر گزیدۂ سگ پہ لگاوین نافع ہو عصارہ اسکا سرکہ کے ہمراہ سیلان دم کو مفید ہے اور آب انار کے ساتھ ہیضہ کو مفید ہے **ہلیون** شیخ نے لکھا ہے کہ اگر اسکی پتی جوش کرکے تناول کرین درد پشت اور عرق النسا

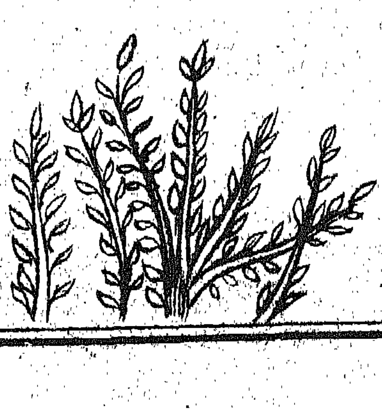
صورت درخت نرگس کی یہ ہے



صورت درخت نسترن کی یہ ہے



صورت درخت پودینہ کی یہ ہے



ساتہہ اگر زنبور گزیدہ کو ایکدرم پلاوین تو درد موقوف ہو اور روغن اسکا فالج کو سودمند ہے اور [illegible] خشک
شہد کے ساتہہ اگر آثار زخم پر لگاوین تو مفید ہے

صورت درخت ناردین کی یہ ہے



ناردین اسکو سنبل رومی کہتے ہین پتی اسکی مثل برگ عصفر کے ہوتی ہے اور شاخین اسکی زرد رنگ اور ہموار ہوتی ہین اسمین ساق اور پہول نہین ہوتا ہے اگر سرمہ مین ملاکر آنکہہ مین لگاوین پلکین پیدا ہونگی
اور اگر تناول کرین ادرار بول اور حیض ہو اور بقدر ایک درم کے فالج اور لقوہ کو نافع ہے نانخواہ یعنی

صورت درخت اجواین کی یہ ہے



اجواین یہ گہانس مشہور ہے لکہا ہے کہ یہ گہانس چار مہینے تازی رہتی ہے اور آٹہہ مہینے خشک جو شخص اسکو کہاوے پیدا کرے خون اوسکے بدن مین بہت پیدا ہوگا اگر بکریون کو چار دن مین یہ گہانس کہلاوین تو نر اونکے بہت قوی ہونگے
اور مادہ اونکی بچہ بہت جنین گی اور دودہ اور بال اونکے زیادہ ہونگے اور جون اونکے بدن مین نہ پیدا ہوگی
اور اگر درخت خرمے کے نیچے نانخواہ لگاوین تو درخت خرمہ کا پاک وصاف ہوگا اور ہوام گزیدہ کو
نافع ہے حکیم بلیناس نے لکہا ہے کہ نانخواہ کو اکثر دیکہنا رنگ کو زرد کرتا ہے شیخ نے لکہا ہے کہ نانخواہ
برص اور بہق کو مفید ہے اور شہد کے ہمراہ اگر موضع خون جاری پر ضماد کرین نافع ہو اور جوشاندہ اسکا
عقرب گزیدہ کو سودمند ہے اگر زخم اوسکے پانی سے دہووین اور پینا اوسکا ہوام گزیدہ کو مفید ہے
نرجس یعنی نرگس حدیث شریف مین آیا ہے کہ ہر شخص کے سینہ اور دل کے درمیان مین ایک شاخ ہوتی ہے
برص یا جذام یا دیوانگی سے نہین دفع ہوتی ہو وہ شاخ نرگس کے سونگہنے سے پس چاہیے کہ نرگس سونگہین اگرچہ سال مین ایک
مرتبہ ہو سکے حکیم جالینوس نے لکہا ہے کہ جسکے پاس دو روٹی ہون چاہیے کہ ایک روٹی کے عوض مین نرگس
خرید کرے اور ایک روٹی تناول کرے اسلیئے کہ روٹی غذاے تن ہے اور نرگس غذاے روح ہے لکہا ہے کہ جو
شخص نرگس کو بضرب شدید توڑے یا اوسمین ہو خار زور سے چہوڑے بعد ازان اسکو بوے تو نرگس

ضعیف ہوئی اور شفائے مطلق کو اس مریض کی صحت منظور تھی اوسکے واسطے یہ تدبیر فرمائی

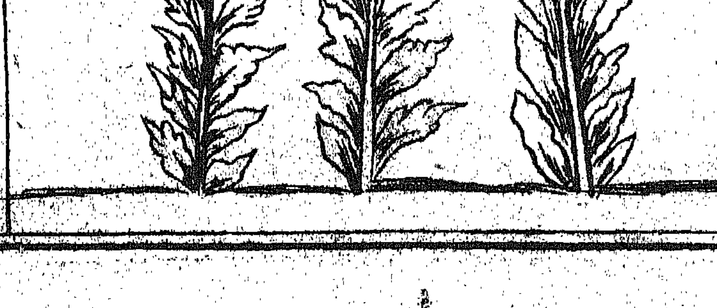
صورت درخت ماہودانہ کی یہ ہے



صورت درخت ماہیزہرج کی یہ ہے



صورت درخت مرزنجوش کی یہ ہے



ماہو دانہ اسکو حب الملوک بھی کہتے ہین پتی اسکی مثل چھوٹی مچھلی کے ہوتی ہے پھل اوسکے ایک خوشہ مین تین ہوتے ہین رنگ اوسکا سیاہ ہوتا ہے نقرس اور استسقا اور وجع مفاصل اور عرق النسا اور قولنج کو نافع ہے اگر اسکے پھل کو ماکیان ضعیف کے ساتھ پکاکر شوربا اوسکا تناول کرین اسہال پیدا ہووے اور زیادہ صفرا اور بلغم دفع ہو ماہی زہرج شاخ اس گھانس کی باریک ہوتی ہے اور پتی اسکی مانند برگ طرخون کے اور درخت اسکا مثل درخت شبرم کے اور رنگ اسکا زرد مائل بہ تیرگی ہوتا ہے یہ گھانس یعنی زہردار ہے اگر اس گھانس کو کسی حوض مین ڈالدین مچھلیان اوسکی سست ہوکر پانی کے اوپر نکل آوینگی وجع مفاصل اور عرق النسا اور نقرس کو نافع ہے +

مرزنجوش یہ گھانس مشہور ہے خوشبودار ہوتی ہے شیخ نے لکھا ہے کو صداع اور شقیقہ کو نافع ہے اور جوشاندہ اسکا استسقا اور عسر البول کو مفید ہے اور سرکہ کے

کرتا ہے مازریون
ہے ایک قسم اسکی
ایک قسم چھوٹی
ہوتی ہے جسکے
غالب ہوتی ہے
ہوتی ہے اور سب
کلف کو مفید ہین
سریع التاثیر ہے

صورت درخت ماش کی یہ ہے



اس گھانس مین ہر
بڑی ہوتی ہے اور
مثل سنگ زیتون کے
رنگ مین سیاہی
اوسمین سمیت غالب
قسمین اسکی بہت اور
اور کبریت کے ساتھ
شیخ نے لکھا ہے
کہ اگر شراب کے ہمراہ ہوام گزیدہ تناول کرے نافع ہو اور اگر اسکو آٹے مین بے پانی کے مخلوط کرین اور اوسکو سگ
یا موش یا خنزیر کھائے تو ہلاک ہو جائیگا بقدر دو درم کے زہر قاتل ہے اور بعض نے لکھا ہے کہ مچھلی بھی پانی مین
اس سے ہلاک ہوتی ہے اور حب القرع کو دفع کرتی ہے اگر ایک یا دو درم مستسقی کو کھلاوین اوسکو اسہال عظیم ہوگا
اور عارضہ دفع ہوگا الا یہ علاج خطرناک ہے قاضی ابو علی تنوخی نے ایک حکایت عجیب لکھی ہے کہ ایک شخص
مبتلاے استسقا تھا اعزہ اوسکے اوسکو بغداد مین علاج کے واسطے لیگئے وہان اطبا اوسکے علاج سے عاجز
ہوئے بیمار کو جب امید صحت کی نرہی لوگون سے کہا کہ مجکو مطلق العنان کردو جو چاہون تناول کرون پس وہ
مریض اپنے دروازے پر بیٹھا اور جو کا ندار اودھر سے نکلتا اوس سے اشیاے ماکولات خرید کرتا اور کھاتا
اتفاقاً ایک روز ایک شخص ملخ بریان بیچتا ہوا نکلا اوسنے بہت ٹڈی خرید کر کے تناول کین بعد ایک ساعت کے اوسکو
اسہال شروع ہوا تین روز تک کثرت اسہال ہی قریب تین سو مرتبہ کے اجابت ہوئی بعد ازان اسہال
موقوف ہوا اور شکم کیفیت اصلی پر آگیا اور عارضہ سے صحت پائی بعض اطبا نے اوس سے دریافت علاج کیا
اوسنے کیفیت ملخ خوری کی بیان کی طبیب نے کہا کہ مین مشتاق ملاقات ملخ فروش ہون جب اوس سے ملاقات
ہوئی طبیب نے پوچھا
کس صحرا مین کیا تھا اوسنے
طبیب اوسکے ہمراہ
اوس مین مازریون
کیا کر ملخ کے کھانے سے
ضعیف ہوئی بعد

صورت درخت مازریون کی یہ ہے



کر تو نے شکار ملخ کو
نام اوس صحرا کا بیان کیا
اوس صحرا کو گیا دیکھا کہ
لگی ہے اور نزدیک تشخیص
کچھ قوت مازریون کی
ازان پختہ ہونے سے اوس

لوبیا یہ گھانس
شیخ نے لکھا ہے
خواب پریشان دیکھتا
لکھا ہے کہ خورندہ کو
کرتی ہے اور نجیم
کرتی ہے اور خون
خون نفاس کو
لوف پتی اسکی
نافع ہے اور جھڑ
بہق وغیرہ کو مفید
ساتھ مقوی باہ
بدن پر لگاوین
نیلوفر یہ گھانس
شگوفہ اسکا شب کو
اور دن کو پانی کے
حکیم بلیناس نے
نیلوفر کو سایہ مین
جلاوین تو نہ جلیگا
لکھا ہے سونگھنا اسکا
صداع حار اور قاطع
منی کو خراب کرتا ہے
ہے اور دافع بہق
ماش شیخ نے
کو مضر ہے اور ضماد
ساکن کرتا ہے الا

صورت درخت لوبیا کی یہ ہے



صورت درخت لوف کی یہ ہے



صورت درخت نیلوفر کی یہ ہے



معروف و مشہور ہے
کھانے والا اسکا
ہے اور بعض نے
فربہ اور خوشرنگ
مروڑ کو شکم سے دفع
حیض کو جاری اور
قطع کرتی ہے
زخمہائے خراب کو
اسکی کلف اور
ہے اور شہد کے
ہے اگر اسکو
سانپ قریب آویگا
خوشبودار ہوتی ہے
پانی کے اندر رہتا ہے
اوپر نمودار ہوتا ہے
لکھا ہے کہ اگر
خشک کرکے
شیخ نے
خواب لاتا ہے اور مسکن
شہوت ہے اور مادہ
تخم اسکا مقوی باہ
اور دار الثعلب ہے
لکھا ہے قوت باہ
اسکا درد دندان کو
دندان کو ضعیف

صورت درخت لصف کی یہ ہے



متغیر ہو جاتی ہے اسکے
سر قی ہین تو خوب پختہ
جڑ ہین ایک اور پھل
اور وہ نہایت تیز
ڈالتی ہین تا اوسمین
اسکی جڑ کا فالج
و درد دندان کو نافع ہے

پھل کو نمک مین پرورش
ہوتا ہے اور اسکی
ہوتا ہے شکل کھیرے کے
ہوتا ہے اوسکو شیرہ مین
جوش آوے پوست
اور عرق النسا اور
خصہ وغیرہ اگر نئے خشت کی

جڑ ہو اور پتی اسکی نافع بواسیر و مقوی باہ ہے اور تمام سمیات کے واسطے تریاق ہے اگر کسی شخص کے کان مین کوئی کیڑا گھس گیا ہو پانی اسکا کان مین ڈالین وہ کیڑا ہلاک ہوگا اور اگر بہق پر لگاوین تو اوسکو بھی نافع ہوگا

صورت درخت لفاح کی یہ ہے



لفاح فارسی ہین
سپید ہوتی ہے شلغ
سونگھنے سے سکتہ
کو مفید ہے اگر ایک ہفتہ
ملین تو برص زائل
کہ نمک مین ملاوین
کریگی اگر عورت

اسکو شابرک کہتے ہین پتی
نہین ہوتی ہے اسکے
پیدا ہوتا ہے الاصابع
اسکی پتی کو برص پر
ہو وے اگر اسکے تخم کو
تو اوسمین آگ اٹھ
اسکو فرج مین

اوٹھاوے خون جاری موقوف ہو جاوے اور شہد کے ساتھ گزیدہ ہوام کو مفید ہے لفاح بری کی جڑ کو یبروح کہتے ہین اور جڑ اسکی بصورت انسان کے ہوتی ہے ایک قسم بصورت مرد کے اور دوسری بصورت عورت کے اگر اسکو اورام صلب اور وجع مفاصل اور خنازیر اور ریتلا پر لگاوین نہایت نافع ہو اور اگر شراب مین ملا کر تناول کرین بہت نشہ پیدا ہو جسکے پاس یہ جڑ ہوگی خواب اوسپر راحت طاری ہوگا اگر کسی شخص کا کوئی عضو تراشنا منظور ہو تین پیمانہ شراب کے اوسکو لفاح کی جڑ کے ساتھ پلاوین جب اوسپر غفلت طاری ہو اوس عضو کو تراشین اوس شخص کو ہرگز اذیت قطع عضو کی نہ معلوم ہوگی اگر دندان فیل کو چھ گھڑی اسمین پکاوین تو وہ دانت نہایت نرم ہو جاویگا جو شئے چاہین اوس سے بنا لین

پیدا ہوتی ہے بڑی ہوتی ہے خصوصاً جو درخت زیتون کے سایہ میں پیدا ہو شیخ نے لکھا ہے
کہ اسکے کھانے سے سکتہ اور فالج اور تشنج پیدا ہوتا ہے



صورت درخت لبلاب کی یہ ہے

لبلاب اسکو کہتے ہیں یہ گھاس قریب ہوتی ہے اسکے اور اشنان کے ہیں اور پتے اسکے صداع میں نافع ہمراہ درد طحال کو

حبل المساکین بھی جس درخت کے اوپر پیچیدہ ہوتی ہے بہت بلند ہو جاتی ہے لانبے ہوتے ہیں ہے اور سر کے نافع ہے شیخ نے

لکھا ہے شیرہ لبلاب بزرگ کا نور ہے یعنی بال کو گرا دیتا ہے اور قاتل جوں کا ہے



صورت درخت بارتنگ کی یہ ہے

لسان الحمل بھیڑ کی زبان کو کہتے ہیں بارتنگ کہتے ہیں چھوٹی اور بڑی شیخ کو صاحب خانہ بدر کی ہے اور جوشاندہ نافع ہے اور یہ گھاس

یہ گھاس بکری کے ہے زبان شیرازی اسکی دو قسم ہیں لکھا ہے کہ جڑ اسکی گردن میں لٹکانا نافع اسکا درد دندان کو صرع اور تپ ربع کو

نافع ہے اور نمک کے ساتھ سگ گزیدہ کو مفید ہے



صورت درخت لسان العصافیر کی یہ ہے

لسان العصافیر کے مشابہ ہے پتی کو مفید ہے شیخ نے اور دافع خفقان ہے اسکو کبیر بھی کہتے ہیں ہوتی ہے شیخ نے اظہار و سستی میں خراب

یہ گھاس بن کھنگ اسکی زہم اور دنبل لکھا ہے مقوی باہ لصف اس گھاس زمین خراب میں پیدا لکھا ہے کہ اگر کاشتکار کا کرتا ہے یہ گھاس

کبیکولشہ اگر اس
بچھاوین بچھو وغیرہ
حرکت ہون اور یہ
بھی زیرہ لکھا ہے
اپنے مکان سے
اوسکے خانہ مین
ڈالین وہ کیونٹہ اوس
کے یکایک چیونٹی اسکی بو
لکھا ہے کہ اگر اسکے پانی
چہرہ کا صاف ہوگا
ساتھ سکنجبین کے ان جو
ہوگا اور اگر اسکا فتیلہ

گھانس کو فرش
وہان کے عجیب و
ہلاک ہون کمون
کہ اگر چاہین کہ کیونٹہ
الفت کرے پس
چند دانہ زیرہ کے
مکان سے محبت
سے بھاگتی ہے سیفشے
سے چہرہ کو دھوین
اور اگر اسکو پیسکر سرکہ
ناک سے جاری ہو ستوقہ
بنا کر ناک مین کھین

صورت درخت کبیکولشہ کی یہ ہے



صورت درخت زیرہ کی یہ ہے

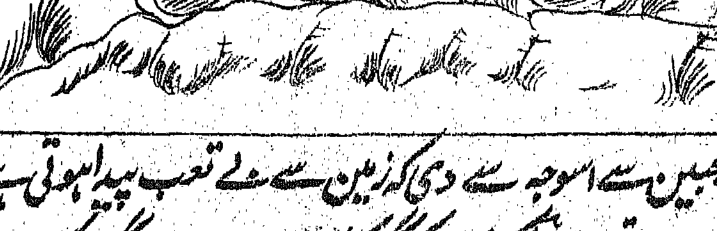


تو بھی یہی فائدہ ہے اور شیرا اوسکا اگر آنکھ مین لگاوین روشنی چشم زیادہ ہوگی اگر زیرہ اور نمک ہوزن ملا کر بطور قرص کے اوسکو خشک کرکے آٹے یا میدہ مین کھین وہ آٹا اور میدہ زمانہ دراز تک خراب نہوگا

کماۃ یہ گھانس بہت
ماہتاب سے پیدا ہوتی ہے
زمین ہوتی ہے
سے اسکی پیدایش ہے
مین بوجہ قواے ارضیہ
حدیث شریف مین
کہتے ہے اور پانی

زمین مین بسبب تاثیر
اسکے تخم اور شاخ
صرف قوای ارضیہ
جیسا کہ جواہر زمین
کے متولد ہوتے ہین
آیا ہے کہ کماۃ مثل ترنجبین
اسکا علاج چشم ہے

صورت کماۃ کی یہ ہے



اسکو تشبیہ آپ نے ترنجبین سے اسوجہ سے دی کہ زمین سے بے تعب پیدا ہوتی ہے جیسے ترنجبین درخت پر ہوا سے پیدا ہوتی ہے لکھا ہے کہ اگر کماۃ زمین مین ایام گرما تک رہے اور اوسوقت مین بارش باران ہو تو اوس زمین مین سانپ پیدا ہوںگے ایک قسم کماۃ کی ہے کہ درخت زیتون کے سایہ مین پیدا ہوتی ہے اوسکو قطر کہتے ہین وہ زہر قاتل ہے جو کماۃ کہ درخت کے سایہ مین

کہ کرفس دشتی دار الثعلب اور ثالیل کو نافع ہے اور بستانی خارش اور قوبا کو مفید ہے کرفس خوردہ کو اگر عقرب نیش مارے نہایت تکلیف ہو پہنچے بلکہ عجب نہین ہے کہ وہ شخص ہلاک ہو پس چاہیے کہ جس مقام مین عقرب کا خوف ہو کرفس کھاوے شیرہ اسکا اگر آنکھ مین لگاوین تاریکی چشم دفع ہو بیخ کرفس اگر حامل کھاوین درد دندان کو نافع ہو اور تخم اسکا استسقا اور عسر البول کو مفید ہے اور غلاف بچہ کو شکم سے دفع کرتا ہے

صورت درخت کرویا کی یہ ہے



صورت درخت دھنیا کی یہ ہے



جس قوم کے درمیان مین اسکا بخور کرین ان سب پر خواب طاری ہو اور فواق امتلائی کو بھی نافع ہے کرویا شیخ نے لکھا ہے کہ گندنا محلل ریاح اور دافع خفقانات ہے کیڑے شکم کے اس سے ہلاک ہوتے ہین اور ادرار بول ہوتا ہے اور درد شکم کو مفید ہے کزبرہ یعنی دھنیا حکیم بلیناس نے لکھا ہے کہ اگر دھنیا کو مع بیخ قطع کرکے عورت کی ران مین باندھین وضع حمل و سہل آسان ہو شیخ نے لکھا ہے کہ کزبرہ تر خواب لاتا ہے اور تاریکی چشم کو دفع کرتا ہے اور تر و خشک قوت باہ کو مضر ہے اور مادہ منی کو قلیل کرتا ہے اور شیرہ اوس کا دودھ کے ساتھ درد پاے ہلاک کو دفع کرتا ہے اور کثرت اسکے استعمال کی ذہن اور عقل مین فتور لاتی ہے تخم اسکا گزیدہ مگس کو نافع ہے اگر بقدر تین کف دست کے تناول کرین حکیم بلیناس نے لکھا ہے کہ بخور اسکا اگر مکان مین کرین سانپ اور بچھو اوس مکان سے گریز کرین اور اگر اسکو بعد لہسن کے کھانے کے تناول کرین بو لہسن کی دفع ہو +++

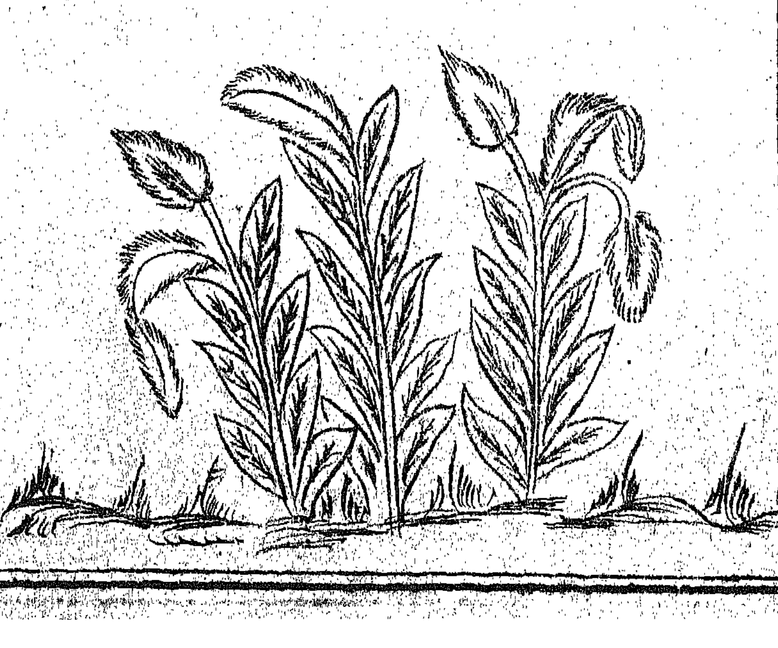
اوسکی قوی ہوگی اور اگر اوسکو پیسکر گزیدہ عقرب یا زنبور پر لگاویں فی الحال درد ساکن ہوگا اسکے کھانے پر مداومت کرنے سے تاریکی چشم پیدا ہوتی ہے شیخ نے لکھا ہے کہ گندنا شامی دافع ثآلیل اور رعاف ہے اور اسکے کھانے سے صداع پیدا ہوتا ہے اور خوابہائے پریشان دکھلائی دیتے ہیں اور بن دندان اور روشنی چشم کو مضر ہے اور گندنا نبطی بواسیر کو نافع ہے اور اگر اوسکے پوست کو کھاویں اور اوسکا بخور کریں قوت باہ پیدا ہو اور بعض نے لکھا ہے کہ اگر گندنے کو چبا کر زخم پر کہ اوس سے خون جاری ہو رکھیں تو خون بند ہوگا اور اگر خون حیض بند ہو تو دس درم گندنا اور بیس درم شہد ملا کر نوش کریں خون جاری ہوگا اور گندنا نبطی آواز کو صاف کرتا ہے چنانچہ اکثر گانے والے اسکا استعمال کرتے ہیں

صورت درخت کرسنہ کی یہ ہے



کرسنہ حکیم دیسقوریدس نے لکھا ہے کہ یہ گھاس چھوٹی اور باریک ہوتی ہے تخم اسکا غلاف میں ہوتا ہے بقدر دانہ مسور کے الا دانہ مسور کا مسطح ہوتا ہے اور دانہ اسکا مضلع یعنی پہلودار ہوتا ہے رنگ زرد بہ تیرگی مائل ہوتا ہے اور دانہ منقشر اسکا مثل مسور منقشر کے ہوتا ہے اور ذائقہ اسکا درمیان ماش اور مسور کے ہوتا ہے شیخ نے لکھا ہے کہ اگر اسکو چھائیں پر لگاویں تو نافع ہو اسکا ضرر بھی اتا ہے اور ضماد اسکا اگر زخم گزیدہ مار اور گزیدہ سگ دیوانہ پر لگاویں تو مفید ہو

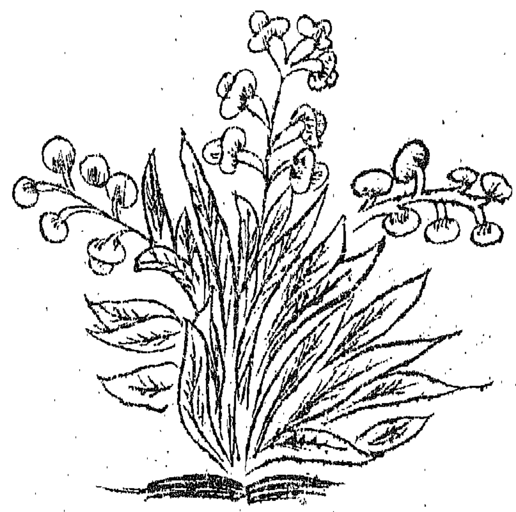
صورت درخت کرفس کی یہ ہے



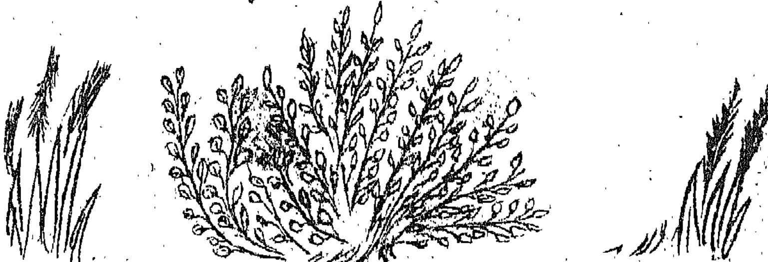
کرفس یہ گھاس مشہور ہے بستانی اور صحرائی ہوتی ہے اسکو کھانے سے دہن میں خوشبو آتی ہے اسیوجہ سے جو لوگ خدمت سلاطین میں حاضر رہتے ہیں اسکے کھانے پر مداومت کرتے ہیں اور قوت باہ بھی اس سے زیادہ ہوتی ہے خواہ مرد کھاوے یا عورت اگر کرفس کو صاحب رعشہ عضو رعشہ دار پر رکھے تو رعشہ دفع ہوگا شیخ نے لکھا ہے

نافع ہے اور
تپ ولرزہ کو
کے ساتھ دافع ہے
یہ گھانس مشہور ہے
کہ یہ گھانس مفرح
دل اور مقوی
کو نافع ہے
ہے کہ پتے لطیف
اور اسکے پتے
اور نرم ہوتا ہے
ہوتا ہے صاحب
نافع ہے خصوصاً
اسکا زکام کو
تخم سے درد کو
اور نطرون
زخم گزیدہ سگ دیوانہ کو نافع ہے اور موم کے ساتھ امراض ناخن کو مفید ہے اور شہد اور مے کے ہمراہ مقوی باہ ہے

صورت درخت گاوزبان کی یہ ہے



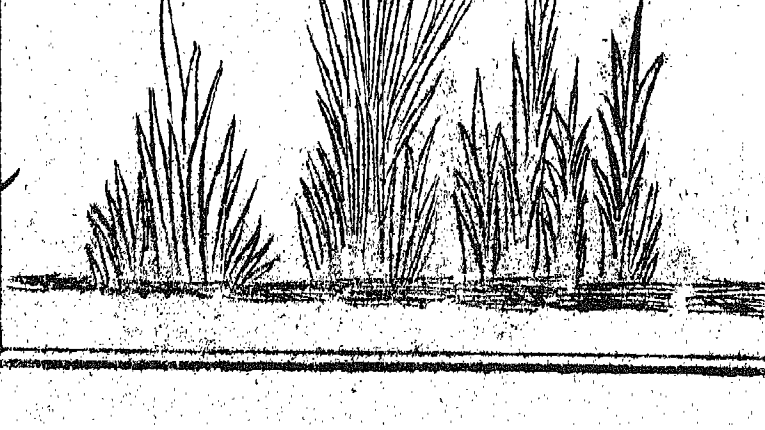
صورت درخت السی کی یہ ہے



روغن کے ہمراہ
مفید ہے اور شراب
شبیہ ہے گاوزبان
شیخ نے لکھا ہے
ہے اور دافع حزن
اور مجلی بصر اور دل
کنار اسکے افسر
بنائے جاتے ہین
پہننے سے جسم فربہ
اور رنگ بھی اچھا
مزاج حار کو بہت
ایام گرما مین بخور
مفید ہے اسکے
سکون ہوتا ہے
اور انجیر کے ساتھ

کراث فارسی مین
اسکو گندنا کہتے ہین
اسکی دو قسمیں ہین
شامی اور نبطی لکھا
ہے کہ جب تخم اسکا
زمین مین ڈالین
تین روز تک اوسمین
پانی نہ دین تاکہ جڑ
اوسکی قوی
ہو جاوے بعد
ازان اوسمین
پانی دین اور اگر
چاہین کہ جڑ اوسکی
سستی ہووے
پس مینگنی بکری
کی لیکر مینگنی مین
تین دانہ رکھکر
اوسکو بو دین جڑ

صورت درخت گندنا کی یہ ہے



پیسکر غمگین پیشانی پر لگاوین غم اور حزن اوسکا دفع ہوگا جو شخص اسکو کھا کر سو رہے خوابہاے پریشان دیکھے اور جس عورت کا خون حیض بند ہو گیا ہو اسکو تناول کرے جاری ہوگا اور اسکا کھانا سعال کہنہ کو مفید ہے اگر لڑکے اسکے کھانے کی عادت کرین نشو ونما اونکا خوب ہو اور اسکے کھانے سے آدمی خوش آواز ہوتا ہے اور کدورت چہرہ کی دفع ہوتی ہے اور اگر اسکو خام تناول کرین وسواس اور وہم فاسد اور بیخوابی دفع ہو شیخ نے لکھا ہے کہ یہ گھانس مسکن درد ہے اور گرمی اور رعشہ کو نافع

صورت درخت قنبیط کی یہ ہے



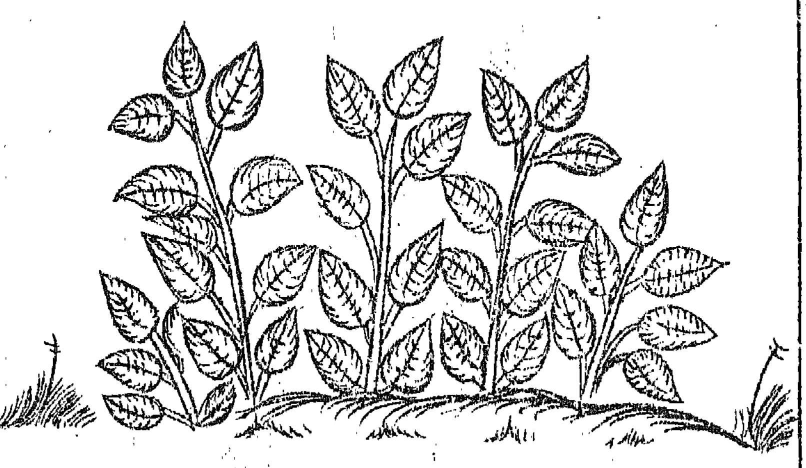
ہے اور خواب لاتی ہے اور بصارت کو مضر ہے تخم اسکے اگر باغستان وغیرہ مین جلادین کیڑے وہان کے ہلاک ہونگے اور اگر عورت بعد جماع کے اس گھانس کو فرج مین اوٹھالے حاملہ ہوگی اسوجہ سے کہ منی خراب ہو جاتی ہے اور تخم اسکا اسکے نیچے اور سرکہ کے ساتھ گزیدہ سگ دیوانہ کو نافع ہے اور تنہا تخم اسکا دافع تشنگی ہے اور مادہ منی کو زیادہ کرتا ہے

صورت درخت قیصوم کی یہ ہے



قیصوم یہ گھانس خوشبودار ہے فارسی مین اسکو بوے ماران کہتے ہین اسلیے کہ اسکی بو سے سانپ گریز کرتے ہین اگر اس گھانس کو کسی گاؤن کے گرد لگاوین تو اوس موضع مین جسقدر سانپ ہونگے ہلاک ہونگے یا وہان سے گریز کرینگے شیخ نے لکھا ہے کہ یہ گھانس روغن کے ساتھ بال کے پیدا کرنے مین نہایت نافع ہے اور خون حیض کو جاری اور بچہ مردہ کو شکم سے دفع کرتی ہے اور عسر البول کو

صورت درخت قنابری کی یہ ہے



سفید ہے خواہ
یا ضماد چند
تھوڑا تھوڑا
پتے اسکے
پستان اور
نافع ہین اور
کبھی سفید ہے
بیخ بھنگ
صحرائی اور
درخت صحرائی
بلند ہوتا ہے اور

تناول کرین
روزون مین
زائل ہوگا اور
زنہار اپنے
سینہ کو
گزیدہ ہوام کو
قنب
یہ گھانس
بستانی ہوتی ہے
بقدر ایک گز کے
پتی اسکی سپیدی

مائل ہوتی ہے پھل اسکے مانند فلفل کے ہوتے ہین اوسمین روغن ہوتا ہے جڑ اوسکی جوش کرکے اورام حارہ پر
لگاتے ہین نافع ہوتی ہے عصارہ اسکا درد گوش کو مفید ہے اور بستانی کے تخم کو شہدانج کہتے ہین اور
پتی کو بھنگ اسکے کھانے سے عقل مین نقصان پیدا ہوتا ہے اور کبھی خناق پیدا ہوتا ہے یا جنون
اور خون جاری کو بند کرتی ہے اور درد کو ساکت کرتی ہے حتی کہ درد نقرس کو بھی زائل کرتی ہے خواہ طلا ہو یا اکل
شیخ نے لکھا ہے کہ صداع اور تاریکی چشم پیدا کرتی ہے اور بہت کھانے سے مادہ منی کم ہوتا ہے اور بعض نے
لکھا ہے کہ دافع ریاح ہے اور روغن اسکا درد گوش کو بسبب رطوبت کے ہو نہایت سود مند ہے

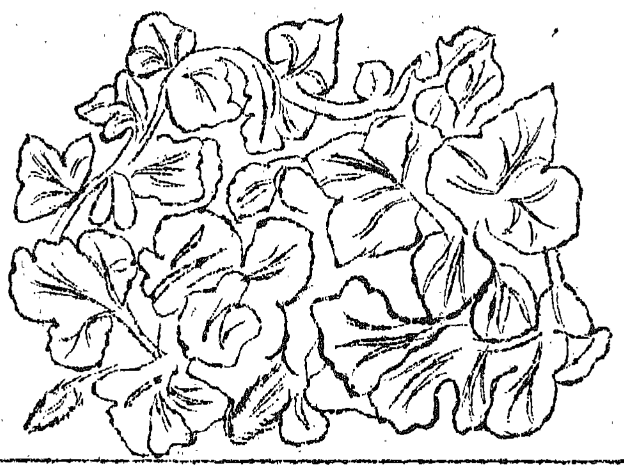
صورت درخت بھنگ کی یہ ہے



قنبیط اسکو
بہت لکھا ہے کہ
شوربے مین بو دیکن
نہ سکے اور خشک
اوسمین کیا جائے
اگر اسکو دربیابان
تو زیادہ ہوگا
تخم کی زائد ہوگی

کرنب بھی کہتے
اگر اسکو زمین
تو جسم اسکا
ذائقہ ہوگا اور
پیدا ہوگا اور
انگور کے بو دین
تو انگور سے قوت
اگر اسکے ورق کو

صورت درخت کبر کی یہ ہے



صورت درخت کتان کی یہ ہے



اوسکو منہ سے دور گرکے کھ درد بدستور
سابق عود کریگا اور پھول اسکا
دانتھاے جسم اور
سویق کو سرکہ سر کے ساتھ
نافع ہے قطن سے
کتانس مشہور ہے
فارسی مین اسکو پنبہ
کہتے ہین عرق
اسکی پتی کا قابض ہے
لڑکون کو وقت اسہال کے
دیتے ہین پوست اسکا
جلا کر خاک اور اسکی جڑ
دندان کے زخمون کو
نافع ہے پھل اسکا
اگر نرم ہوتا ہے کپڑے اوسکے

جسم کو نرم رکھتے ہین اور اگر سخت ہوتا ہے پوشاک اوسکے بدن کو سخت کرتی ہے پوشاک اسکی سرد المزاج اور ضعیف دولت
کو نافع ہے اسلیے کہ اسمین گرمی ہوتی ہے مصنف نے لکھا ہے کہ میرے بن دندان مین زخم ہوگئے تھے اسکی وجہ سے نہایت
تکلیف تھی اور کوئی علاج مفید ہوتا تھا ایک شخص بغدادی نے مجھسے بیان کیا کہ اسکے پھل کا پوست جلا کر
خاک اوسکی زخمون پر رکھ مین نے اوسکے کہنے سے خاک اوسکی زخمون پر لگائی درد موقوف ہوگیا اور تین مرتبہ کے

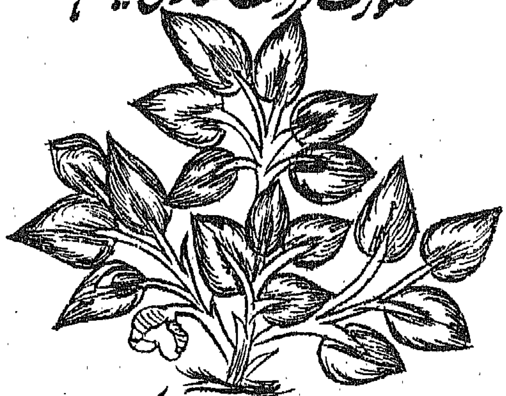
صورت درخت روئی کی یہ ہے



استعمال سے عارضہ
بالکل دفع ہوگیا
قنابری زبان ایران
یا اسکو عشقت کہتے ہین اور
شیرازی مین شہدانہ کلف اور بہق
کو نافع ہے اور برص کو نہایت

کھاتے ہین اسکی شاخ کی مسواک اچھی ہوتی ہے اور لکڑی اسکی نرم بھی ہوتی ہے اور ذائقہ اسکا اچھا ہوتا ہے اور گوند اسمین کثرت سے پیدا ہوتا ہے اور سعال ورزخم ریہ کو نافع ہے اور آواز کو صاف کرتا ہے **قت**

صورت درخت قثاد کی یہ ہے



صورت درخت قت کی یہ ہے



یہ گھانس مشہور ہے بہائم اسکے کھانے سے فربہ ہوتے ہین اور روغن اسکا رعشہ کو مفید ہے **قثا** فارسی مین اسکو خیازا اور بادرنگ کہتے ہین لکھا ہے کہ جسوقت ثمر اسکا چھوٹا ہو کسی حیوان کا کالبد بنا کر اوسمین رکھکر خوب بند کردین تا کہ اوسمین خاک وغیرہ نہ جاوے تو وہ قثا بڑھکر بصورت اوسی کالبد کے ہو جاویگا اگر عورت حائضہ اوسکے کھیت مین جاوے تو پھل وہان کے پژمردہ اور تلخ ہونگے اور اگر اسکے تخم کو بوے روغن پہونچیگی تو بھی ثمر اسکا تلخ ہوگا لکھا ہے کہ اگر چاہین کہ قثا دراز ہووین چاہیے کہ کسی ظرف کشادہ دہن مین پانی بھر کر قثا سے چار انگل کے فاصلے پر رکھدین جبکہ وہ قثا اس ظرف سے متصل ہوا وسی قدر اوس ظرف کو قثا سے دور کردین چند مرتبہ یہی فعل کرین قثا دراز ہوتا جاویگا اگر تخم اسکا معکوس بودین پتے اور پھل اس درخت مین بہت ہونگے اور بڑے تخم اسکا اگر شہد مین تر کرکے بودین تو پھل شیرین پیدا ہوگا شیخ نے لکھا ہے کہ پتے اسکے گزیدہ سگ دیوانہ کو نافع ہین اور پھل اسکے دافع تشنگی اور سنگ مثانہ ہین اور بیہوشی کہ بوجہ تپ کے لاحق ہوتی ہے اوسکو بھی مفید ہے اور پیشاب کو بھی جاری کرتا ہے اور اگر بدن پر ملین رنگ کو صاف کرے اور حرارت صفرا کو دور کرتا ہے **قرطم** اسکو فارسی مین کازیرہ کہتے ہین پھول اسکا کسم ہے شیخ نے لکھا ہے تخم اسکا سینہ کو صاف کرتا ہے اور آواز کو صاف اور انجیر کے ساتھ قولنج کو نافع ہے اور شہد کے ہمراہ مقوی باہ اور پتے اسکے یا پھل یا دونون شراب کے ساتھ عقرب گزیدہ کو مفید ہے اور اگر قرطم صحرائی بھی عقرب گزیدہ منہ مین رکھے درد موقوف ہوگا الا جب

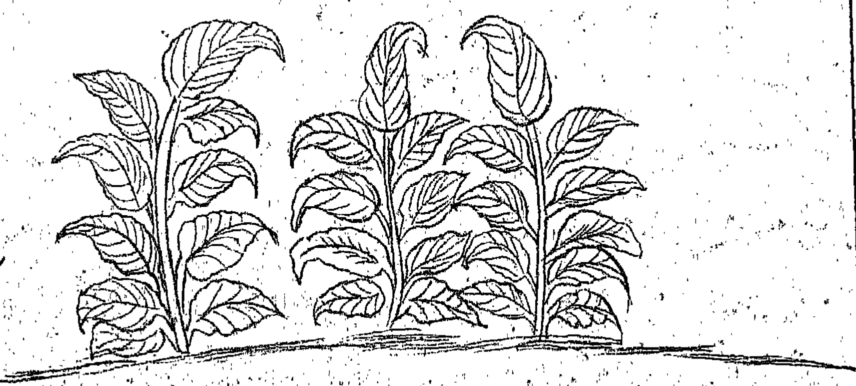
داغہاے سیاہ جسم سے دفع کرتی ہی اگر شراب کے ساتھ جوش کرکے ضماد کرین اور حمام مین دفع جرب اور خارش کے واسطے بیٹھین تو نافع ہو اور جذام اور زخمہاے دہن اور ہچکی کو بھی دور کرتی ہے اور صاحب تقان اور استسقا کو نافع ہی اور گزیدہ عقرب اور لسان کے زخم کو ضماد اسکا نافع ہی

صورت درخت فقن ہٹائی کی یہ ہے



قاتل الذئب کو ئی استعمال اگر گوشت گرگ کو ہلاک ہو صاحب نے لکھا ہے ہند مین کچلہ مین پیدا ہوتی جلد ہلاک ہوتا ہی اس سے پیدا ہوتا ہی کانٹا اسمین ہین کانٹے جلاتے اوسکی شتر

صورت درخت قاتل الذئب کی یہ ہی



صورت درخت قاتل الکلب کی یہ ہی



اس گھانس کو نہین کرتا ہے کے ساتھ دین تو وہ قاتل الکلب اختیارات کہ اس گھانس کو کہتے ہین ہند ہی کتا اس سے بہت اور رعاف بھی قتادہ نے بہت لوزہ ہی ہو ہین اور لکڑی اور گاؤ وغیرہ

فنجنکشت

ہوتی ہے اور
درخت سے مشابہ
پانی کے پیدا
اسکے پتیون کے
ہین اسمین پھول
ہین الاستعمال اسکی
پتے اور پھل استعمال
شیخ نے لکھا
چہرہ کو صاف
کو دفع اور خواب
تناول کرین بادہ
اور بادہ منی کم
استراحت کرین
جن عورتون کے
ودراز کو چلے جاتے
تدخین کرتی ہین
اونکی کم ہوتی ہین
کو نافع ہے اور
گزیدہ سگ پر

یہ گھانس بڑی
بسبب بزرگی کے
ہوتی ہے قریب
ہوتی ہے پتے
پتے سے مشابہ
اور پھل ہوتے
پھول ہین
مین نہین آتے
ہے کہ ضماد اسکا
کرتا ہے اور صداع
لاتا ہے اگر اسکو
شیر کو زیادہ کرے
اگر اسکے فرش
مانع احتلام ہے
شوہر ملک دور
ہین وہ اسکی
تاکہ قوت باہ
اسکا مارگزیدہ
ضماد اسکا عضو
مفید ہے اسکے

صورت درخت بقلۃ الحمقا کی یہ ہے



صورت درخت فنجنکشت کی یہ ہے



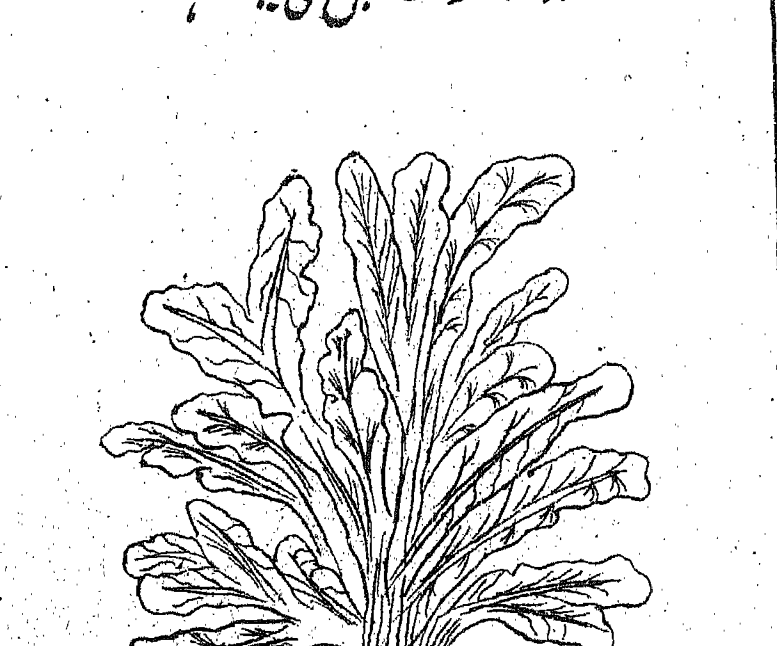
پتون کا دخان ہوام کو دفع کرتا ہے

فوتنج یہ گھانس خوشبودار ہوتی ہے پتی اسکی چھوٹی ہوتی ہے اور اسکی دو قسمین ہین نہری اور کوہی نہری کہ کنارہ تالاب وغیرہ پر پیدا ہوتی ہے دافع بیہوشی ہے اور کثرت احتلام کو مانع مرہم اسکا گزیدہ ہوام کو مفید ہے اور اسکی تدخین سے ہوام گریز کرتے ہین آسکے پتے چبانے سے بوے لہسن وپیاز دور ہوتی ہے اور اسکے کھانے سے قوت باہ کم ہوتی ہے اسلیے کہ گردہ کو مضر ہے اور کوہی

اگر شہد کے ساتھ اسکا ضماد کرین داغہاے سیاہ چہرہ وغیرہ سے دفع ہون اگر آب شراب مین پڑے تو شراب خراب ہو جاویگی اگر عصارہ اسکا بچھو پر ڈالین تو ہلاک ہو اور جسکو گرمی معلوم ہوتی ہو ترب سر پر ڈالے گرمی دفع ہوگی اور طلا اسکا کلف کو مفید ہے اگر افسونگرون کے صندوق کو کہ جسمین سانپ رکھتے ہین ترب اور نوشادر سے آلودہ کرین تمام سانپ اوس صندوق کے ہلاک ہو جاوینگے اور اگر سر اور چہرہ پر عصارہ ترب لگاوین تو بال نکل آوینگے اور جڑین اونکی مضبوط ہونگی اور اگر آنکھ مین لگاوین روشنی چشم پیدا ہوگی اور سپیدی چشم کی دفع ہوگی پوست اسکا اگر بطور سرمہ کے آنکھ مین لگاوین نظر تیز ہو اور اگر مکان مین ڈالدین بچھو اوس مکان سے بھاگ جاوین تخم اسکا قوت باہ زیادہ کرتا ہے اور تشنج کو دفع کرتا ہی اسکے کھانے سے کپڑون مین جوین پیدا ہوتی ہین اور دفع سموم مین موثر ہی اور گزیدہ سانپ کو بھی مفید ہی

فجل اسکو بقلة الحمقا اسوجہ سے کہتے ہین کہ جہان نمی پاتا ہے پیدا ہوتا ہے اور اسکو فارسی مین برہین کہتے ہین جو شخص اسکے فرش پر آرام کرے خواب نہ دیکھیگا اور اگر اوسکو زخم پر رکھین تو نافع ہو اور قوت باہ کو مفید ہے اگر اسکو بورق کے ساتھ پیسکر شہد مین خمیر کرین بعد ازان ناف اور مقام پیشاب پر طلا کرین نہایت باہ اوسوقت ہوگی شیخ نے لکھا ہے کہ اگر مسوڑھوں کو اس سے کاٹین تو پھر نہ پیدا ہونگے کثرت سے استعمال اسکا درد چشم اور صداع حار اور بواسیر کو نافع ہے اور خون حیض کو جاری کرتا ہے اور پردہ پیدا کرتا ہے یعنی اسکی کندہی دندان کو دفع کرتی ہے اگر درخت خرما کو سردی سے آفت پہونچی ہو عصارہ فجل اوسپر طلاع کرین نافع ہوگا تخم اسکا اگر سرکہ مین پیسکر سفوف بناوین دافع تشنگی ہو تپ ہاے حار کو دودھ اسکا نافع ہی اور کثرت اسکی قوت باہ کو مضر ہی

صورت درخت فجل کی یہ ہے



عنب الثعلب یعنی مکو فارسی مین اسکو روباہ ترک اور سگ انگور بھی کہتے ہین اسکی چند
قسمین ہین بعض سمی ہین اور بعض مرہم مین مستعمل ہین اور بعض خواب لاتی ہین مثل افیون کے
جو قسم خواب لاتی ہے اگر اوسکے بارہ دانہ کھالے دیوانگی اور فواق پیدا ہو اور رنگ خراب
ہو جاوے اور اگر قسم کشندہ کو بقدر چہار درہم استعمال کرین تو وہ بھی جنون پیدا کرے اور اگر اوسکی
جڑ کے پوست کو شراب کے ساتھ بمقدار ایک مثقال کے کھالین نیند غالب ہو اور تمام قسمون کا
شیرہ درد چشم کو دافع ہے اور مقوی بصر **فجل** فارسی مین ترب ہندی مین مولی کہتے ہین لکھا ہے کہ اگر

صورت درخت مکو کی یہ ہے

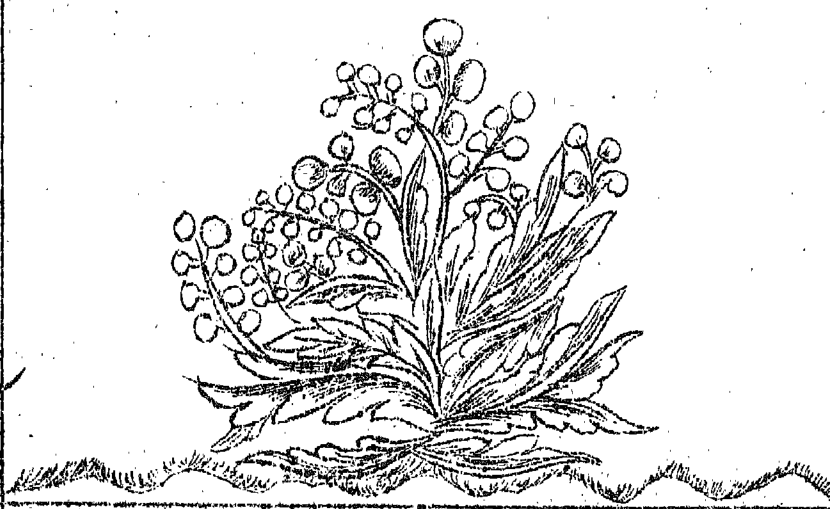


چاہین ترب بڑی
ہو پس جسقدر
ایک ترب کی درازی
منظور ہو اوسی اندازے
ایک لکڑی لیکر بالکل
اوسکو زمین مین
داخل کرین بعدازان
اوسکو نکال لین
گویا وہی ترب کا سانچہ
ہے بعدازان ہمین
گھانس اور تخم ترب کو
سرگین مین ملاکر
ڈال دین اوسی قدر
دراز مولی پیدا ہوگی
اور یہ بھی لکھا ہے
کہ اگر اوسکے تخم کو
شہد مین لتکر کے
بودین تخم اوسکا
شیرین ہوگا اور
اسکے کھانے سے
ڈکار بدبو پیدا ہوتی
ہے ابن الفرج
طبیب نے لکھا ہے کہ
سبب اسکا یہ ہے

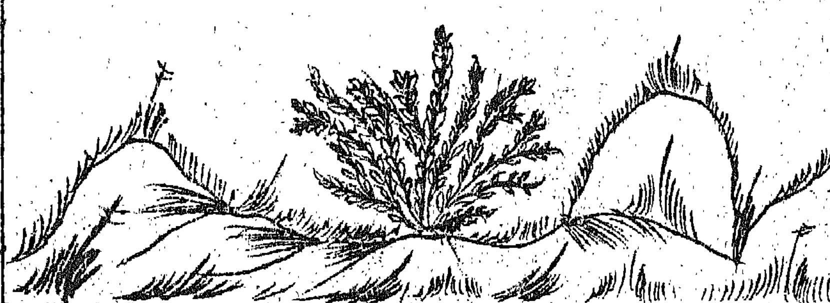
کہ جب ترب معدہ مین پہونچتی ہے فضلات ردیہ کو دفع کرتی ہے پس ڈکار مین بدبو آتی ہے اور یہ بدبو
ترب کی نہین ہوتی ہے بلکہ فضلات ردیہ کے سبب سے آتی ہے اور بعد لہسن کے ترب کھاوین لہسن
کی بو دور ہو جاتی ہے جو عورت حالت نفاس مین ترب تناول کرے دودھ اوسکے پستانمین
زیادہ پیدا ہوگا اور اگر مرد ترب کھایا کرے قوت باہ زیادہ ہو الا آواز مین فساد پیدا ہوگا اور بکثرت
استعمال اسکا معدہ کو پاک کرتا ہے اور اگر ترب کا ٹکڑا عقرب پر رکھدین عقرب فی الحال ہلاک ہو جاویگا
جس شخص کو عقرب نیش مارے اگر وہ ترب کھالے زہر عقرب اوسکو اثر نکریگا اور ترب داء الثعلب اور
داء الحیہ مین بال پیدا کرتی ہے مگر جون بالون مین پڑ جاتی ہین اور سر اور چشم اور دندان کو مضر ہے اور

تو نافع ہے اور اگر عضو گزیدہ پر کھی چپکا کر رکھیں تو بھی مفید ہے

صورت درخت کافور اسرم کی یہ ہے



صورت درخت مسور کی یہ ہے



صورت درخت عظام کی یہ ہے



شعیران فارسی
اسرم کہتے ہیں
ہوتی ہے شیخ
کہ زکام بارد کو
مجلی چشم
یعنی مسور لکھا
تخم کے ساتھ
اوسکی ہوا و غفلت
چاہیں کہ مسور
جیا ہے کہ مسور
بودین شیخ نے
آٹے کے ساتھ
تو نافع ہوا اور بکثرت
تاریکی چشم اور
اور بعض نے
سرکہ کے ساتھ
پیر رکھیں تو نافع
خوشی ہوتی ہے
ہوتے ہیں اور
اسکا خشاق
عظام عصارہ
نیل ہے کاغذ اور

ہیں اسکو کا فور
یہ گھانس خوشبودار
نے لکھا ہے
نافع ہے اور
عدس
ہے کہ مسور
ہوتے ہیں
کرتا ہے اگر
جلد تیار ہوں
سر کہ میں اور کو
لکھا ہے کہ مسور
اگر نقرس پر لگاویں
استعمال اسکا
جذام پیدا کرتا ہے
لکھا ہے کہ اگر اسکو
جوش کرکے شقاق
ہوا سکے کھانے
اور ریاح پیدا
نیند آتی ہے پانی
کو نافع ہے
اس گھانس کا
بہق کو زائل کرتا ہے

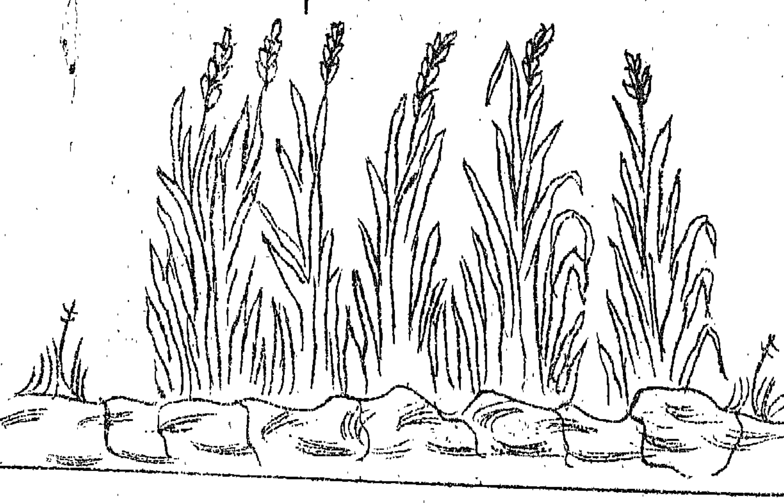
اور داء الثعلب کو نافع ہے اور دمعوں کو اچھا کرتا ہے اور کانٹے کو جسم سے دور کرتا ہے اور
شکر کے ہمراہ سرفۂ اطفال کو مفید ہے +

کو تحلیل کرتی ہے
لکھا ہے کہ یہ گھاس
دوران سے
صعتر
کلیداروکہتے
یا درد دندان ہو
تونافع ہو اور
کو بھی مفید ہے
خارپشت اور
بڑے سانپ
وہ علاج اپنا
سے کرتے ہین
یہ گھاس مشہور ہی اگر
کسی شی کا شہد مین
اگر کوئی شے
کھا لے گا
معلوم ہوگی
لکھا ہے کہ یہ
حلق کو پیدا
قوت باہ کو
طرخون
عاقرقرحا
دندان کو جوشاندہ

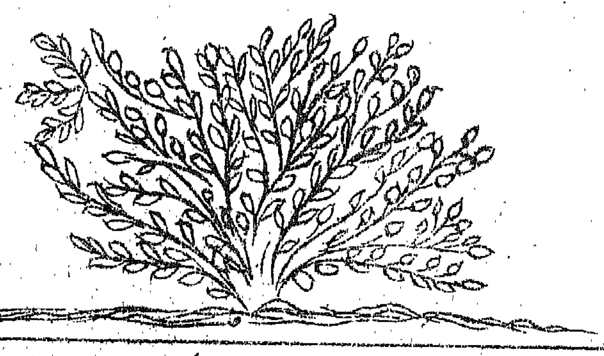
اور بعض نے
مسکر ہے اور
پیدا کرتی ہے
اسکو فارسی مین
ہین جسکو درد سر
اگر اسکو چباو
حب القلع
لکھا ہے کہ
بنولہ کو جب
کاٹتے ہین
صعتر بری
طرخون
اسکو چباوین تو ذائقہ
نہ معلوم ہوگا حتی کہ
تلخ اوسوقت
تو تلخی اسکی نہ
شیخ نے
گھانس درد
کرتی ہے اور
ضعیف
کوہی کی جڑ کو
کہتے ہین درد
اوسکا سرکہ کے

ساتھ نافع ہے اور دندان متحرک کو بھی مضبوط کرتی ہے اگر قبل نوبت تپ لرزہ کے اسکو بدن مین ملین

صورت درخت شلیم کی یہ ہے



صورت درخت صعتر کی یہ ہے

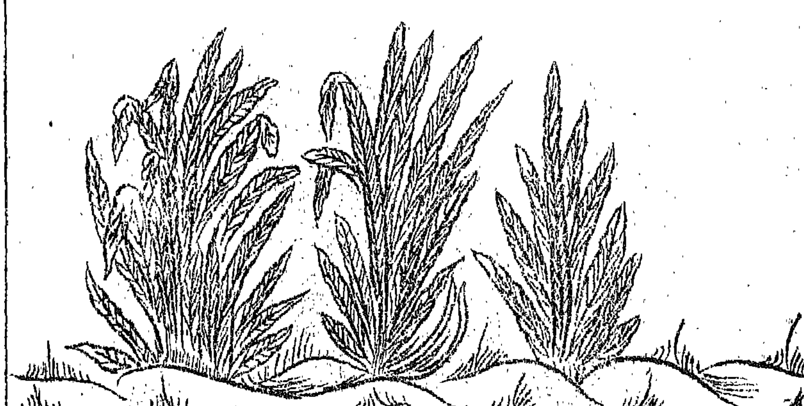


صورت درخت طرخون کی یہ ہے



شونیز یعنی سیاہ دانہ محمد بن زکریا نے لکھا ہے کہ اگر اسکے جوشاندہ سے مکان مین قلعی کرین تو مچھر وہان کے ہلاک ہونگے اور اگر صابون مین ملا کر چہرہ پہ ملین تو چھائین دفع ہو حکیم بلیناس نے لکھا ہے اگر سیاہ دانہ اور قلقند کو باہم ملا کر مکان مین بخور کرین تو مچھر وہان پیدا نہ ہونگے شیخ نے لکھا ہے کہ ثالیل منکوس ل اور بہق اور برص کو طلا اسکا نافع ہے اور کلی اسکی درد دندان اور زکام کو مفید ہے خصوصاً چوب صنوبر کے ہمراہ اگر ابتداء آمد نزول مین سیاہ دانہ کو روغن سوسن آسمانگونی مین ملا کر ناس لین تو مانع آمد ہو ہوام اسکے دخان سے گریز کرتے ہین کثرت اسکی زہر قاتل ہے

صورت درخت سیاہ دانہ کی یہ ہے



شیح فارسی مین اسکو درمنہ ترکی کہتے ہین یہ گھاس اندر سے خالی ہوتی ہے پتی اسکی سرو کی پتی سے مشابہ ہے شیخ نے لکھا ہے کہ درد شکم اور حب القرع کو یہ گھانس مفید ہے اور خاک اسکی زیت کے ساتھ داء الثعلب کو نافع اور یہ گھاس گوشت زیادہ کرتی ہے اور برودت ناقصہ کی دافع ہے اور گزیدہ عقرب اور ریتلا کو مفید ہی

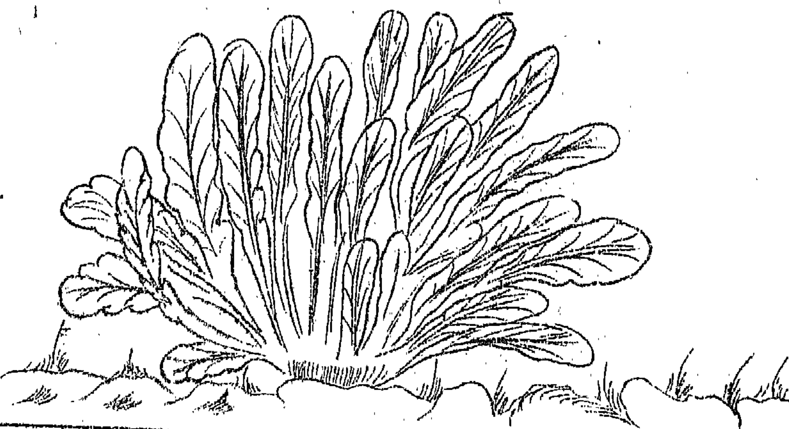
صورت درخت شیح کی یہ ہے



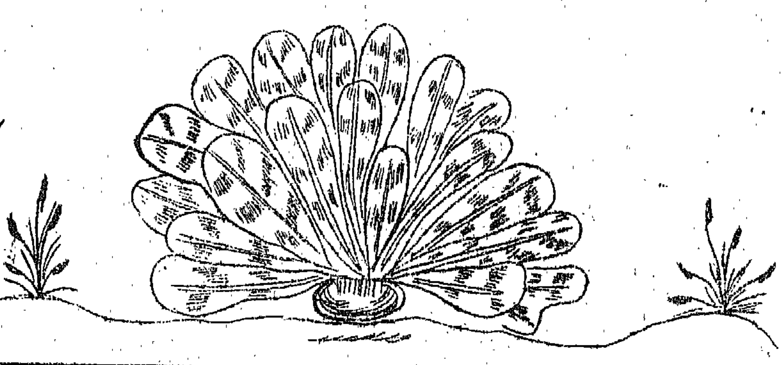
سلیم یہ قسم گیہون کی ہے الا گیہون سے دانہ اسکا چھوٹا ہوتا ہے اسکے آٹے کو روان کہتے ہین اگر اسکے آٹے کو خمیر کرکے اوس مقام پر رکھین کہ جہان کانٹا لگ گیا ہو تو کانٹا اوس مقام سے نکل آویگا اور اگر کرنب مین ملا کر بہق مین لگاوین تو مفید ہو اور تخم کتان کے ساتھ اورام اور خنازیر

بانشگاف پر کسبب سردی کے بدن میں ہو جاتے ہیں لگاویں تو نافع ہو صاحب علت انیہ کے
گلو میں شلجم لٹکا دیں تو نافع ہو

صورت درخت شلجم کی یہ ہے



صورت درخت شخار کی یہ ہے



صورت درخت شوکران کی یہ ہے



شخار
اسکو کہتے ہیں
سلے ہوتے ہیں
بقدر ایک انگشت
اور رنگ اوسکا
سفید نے لکھا
طلا کریں
حاملہ اپنے پاس
رکھے ضماد اسکا
اور نقرس
کو مفید ہے
نے لکھا ہے
کہ انسان کی
سو نفت کے
اور پتے اسکے
کے ہوتے
اسکا سپید اور
انیسوں کے
عراق میں دریا
ہوتی ہے شیخ
کہ اگر شوکران کو

اسکو خسوالنجار
پتے اسکے چوڑے
حجم حزا اور پتوں کا
کے ہوتا ہے
سیاہی مائل
ہے کہ اگر بہق پر
نافع ہوا اگر زن
رکھے اسقاط حمل
اور ام صلب
اور عرق النسا
شوکران دیسقوریدس
کہ شاخ اس
مانند شاخ
ہوتی ہے
مثل برگ قشاد
ہیں اور پھول
تخم اسکا مثل تخم
ہوتا ہے اکثر ملک
کا نٹوں کے بیدا
نے لکھا ہے
بعد حجامت کے جس

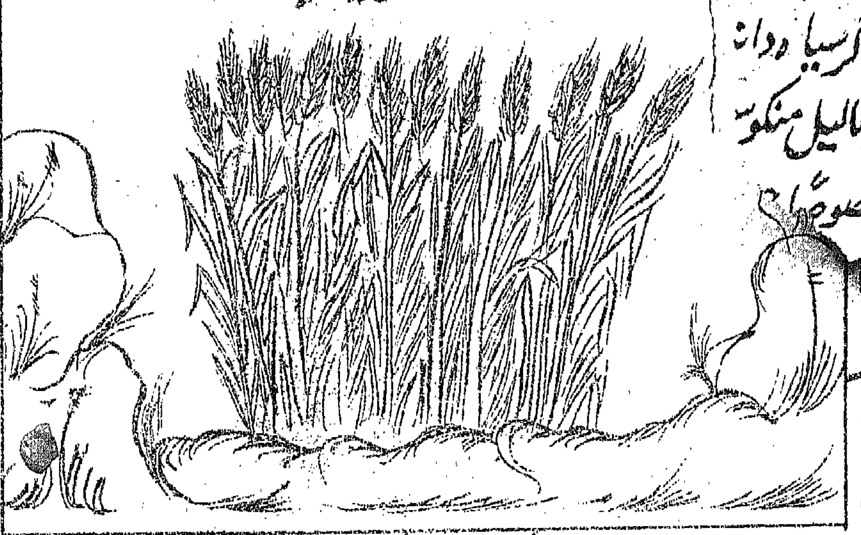
مقام میں طلا کریں تو بال وہاں پر نہ پیدا ہونگے اور اگر پستان دختر پر لگا دیں تو پستان بزرگ نہو دیں اور ضماد
اسکا نقرس کو نافع ہے اور اعضاء منی کو بھی مفید ہے اور دافع احتلام ہے ولیکن کھانا اسکا زہر قاتل ہے

شونیز یعنی سیاہ دانہ
مچھر وہان کے ہلاک ہو
لکھا ہے اگر سیاہ دانہ
لکھا ہے کہ ثالیل منکوس
مفید ہے خصوصا
کھوان
سے پھول توڑ
توڑ ڈالین لوگون نے
اوس لالہ کو منسوب

اور آب شبیر سونف کے ساتھ پستان مین دودھ زیادہ کرتا ہے

یعنی لالہ لکھا ہے
مین پیدا ہوتا تھا
خدا النعمان کہتے
ایک مرتبہ اوسطرف
کے جسنے اسمین
ہین اوسکے پاس
نعمان کی طرف
کیا اور اس سبب

صورت درخت جو کی یہ ہے



کہ اوسکو نہایت پسند تھا شقائق النعمان کہنے لگے یہ لالہ آفتاب کے ساتھ پھرتا ہے دن کو پتے
اسکے کھلے رہتے ہین اور شب کو باہم ملجاتے ہین سرمہ اسکا تاریکی چشم کو دافع ہے شیخ نے
لکھا ہے کہ لالہ پوست جوز کے ساتھ خضاب ہے اور جرب اور قروح کو نافع اگر لالہ کو مع شاخ کے
جوش کرکے استعمال کرین دودھ زیادہ پیدا ہوتا ہے اور بعض نے لکھا ہے کہ خون حیض کو جاری
کرتا ہے اور اگر اسکو ناک مین سونگھین تاریکی چشم اور تقشیر دماغ اور بیاض عین کو نافع ہو

شلجم لکھا ہے
تخم کرنب
گندے ہین
تخم کرنب اور
شلجم پیدا ہوتا
کہ اگر کسی ظرف کو
کرین اور اوسمین
اور اوپر سے
ڈال کر زمین مین

کہ جب تخم شلجم اور
تین سال
تخم شلجم سے
تخم کرنب کے
سے لکھا ہے
کھانس سے پر
تخم شلجم بو دین
اوسمین گوبر
دفن کرین شلجم

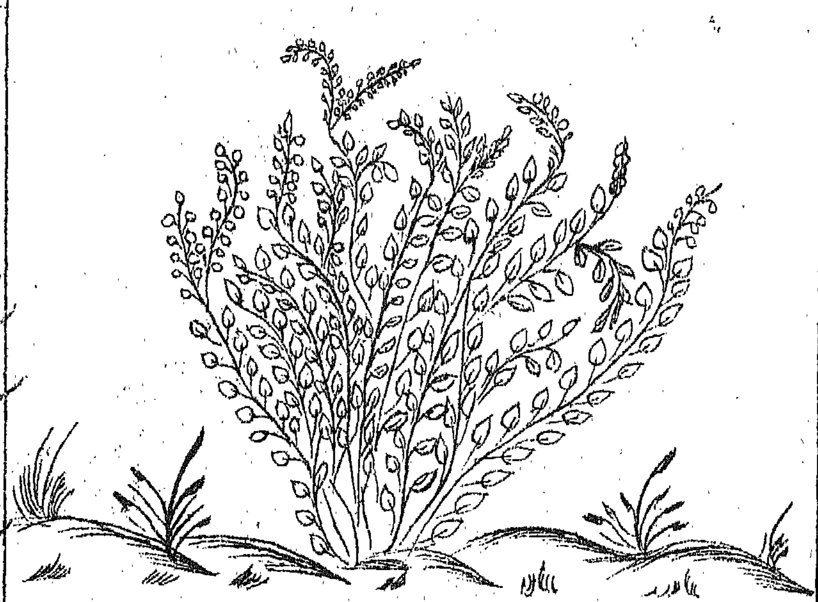
صورت درخت لالہ کی یہ ہے



بقدر وسعت اوس ظرف کے پیدا ہوگا اور اگر شلجم کو پیشاب گاو اور آب زیتون اور خاک میں ملا کر بو دین
بودین تو اوسکے درخت مین کیڑا نہ پیدا ہوگا شلجم مطبوخ شہوت پیدا کرتا ہے اور اگر شلجم کو پکا کر نظر کرے

باغستان مین پیدا ہوتی ہے شاخین اوسکی باریک اور پتی اوسکی طرخون کی ہو صاحب علت انبہ کے
شیخ نے لکھا ہے کہ یہ گھانس قاطع مادہ منی اور مضر قوت باہ ہے اگر
دانتون پر رکھین باسانی دانت گرجاوینگے دو درم اس گھانس سے

صورت درخت شبرم کی یہ ہے



صورت درخت شجرہ مریم کی یہ ہے



شجرۂ مریم بھی کہتے ہین گرد کام بارد اور کو نافع ہے جبہ مشبیہ ہے اور ہے تفسیر امیرالمومنین علی روایت کی ہے صلی اللہ علیہ وآلہ کہ اللہ تعالی نے پیدا کیا ہے تفصیل جبرئیل علیہ السلام کے پاس گیہون حکم سے لائے ہے کہ اختیار کیا خدا کی جنت پہ تیری اولاد کا نے لیا ایک قبضہ حوا علیہا السلام قبضہ اوس سے

اسکو خسس الحمار تیر اسکے جڑ سے جھڑ جڑ اور پتیون کا نزول کرتا ہے اسکی فواق ہو اسقاط حمل کرتی یعنی جو حضرت کرم اللہ وجہہ نے کہ جناب رسول اللہ وسلم نے فرمایا کہ جو کو گیہون سے اسکی یہ ہے کہ جب آدم علیہ السلام اللہ تعالی کے اور کہا یہ وہی چیز تو نے اوسکو یہ رزق ہے تیرا اور پس آدم علیہ السلام اوس سے اور نے لیا ایک پس جو گیہون کہ

آدم علیہ السلام نے بوئے اوس سے گیہون پیدا ہوے اور جو گیہون کہ حوا علیہا السلام نے بوئے
اوس سے جو پیدا ہوے شیخ نے لکھا ہے کہ اگر جو کو سرکہ مین جوش کرکے طلا کرین جرب اور نقرس کو

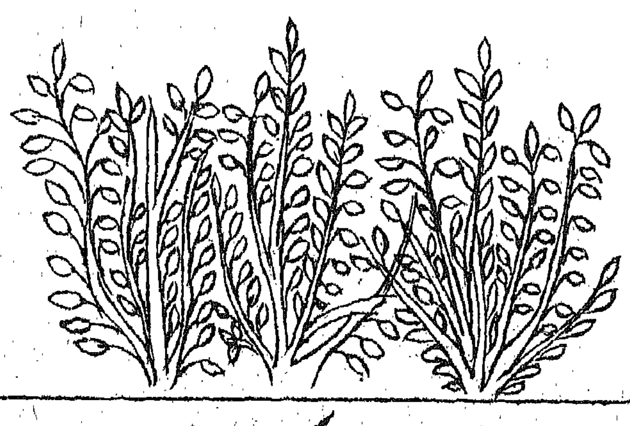
اس گھانس کو بچھا دین ہوام وہان سے گریز کرینگے اور اگر سرکہ مین پکا کر سر پر لگاوین تو جوئین سر کی ہلاک
ہونگی اور پینا اسکا دافع خفقان اور فواق ہے بچہ مردہ کو رحم سے اور زخم اور کیڑون کو دفع کرتی ہے
اور وضع حمل مین آسانی کرتی ہے تخم اسکا درد شکم کو نافع ہے **شاہترج** یعنی شاہترہ

صورت درخت سیسنبر کی یہ ہے



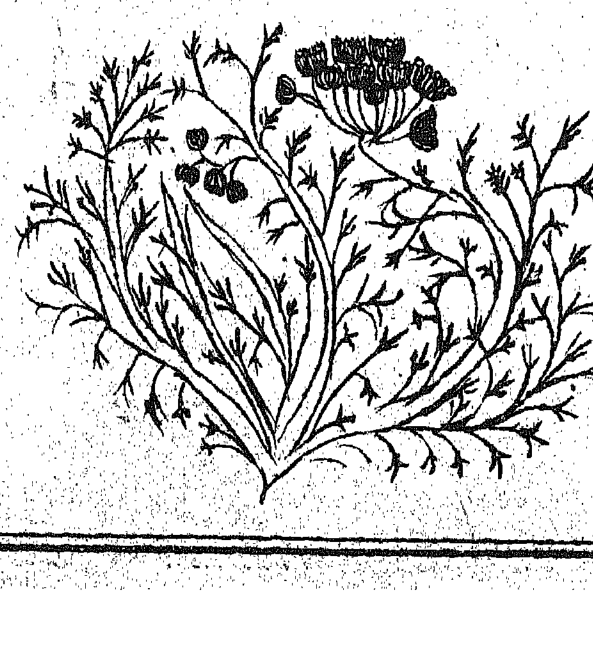
یہ گھانس معروف ہے نہایت
تلخ ہوتی ہے شیخ نے لکھا
ہے کہ پسینا اسکا خارش
وغیرہ کو مفید ہے اور بن
دندان اور معدہ کے واسطے
مقوی ہے اور بدر بول ہے **شبت**
یہ گھانس مشہور ہے لکھا ہے
کہ اگر ایک سال زمین کو جوت کر
آب پاشی کریں اور اوس مین کچھ

صورت درخت شاہترہ کی یہ ہے



بعد دین دوسرے برس تک وس
زمین مین شبت خود بخود پیدا
ہوگی اس کے تخم سے تاریکی
چشم پیدا ہوتی ہے شیخ نے
لکھا ہے کہ شبت نیند لاتی ہے

صورت درخت شبت کی یہ ہے



اور ضماد اسکا بواسیر کو نافع ہے
اور تخم اسکا فواق امتلائی
کو نافع ہے اور مادہ منی کو کم
کرتا ہے اور بواسیر کو دفع
حکیم بلیناس نے لکھا ہے
کہ اگر کوئی شبت کو بستر کے
نیچے رکھے تو خواب مین
نہ ڈرے **شبرم** یہ گھانس مشہور ہے

صورت درخت سنبل کی یہ ہے



سوسن یہ گھانس
شاخ اور پتے
اسکا مختلف
زرد سپید
ہوام کو نافع
اسکی خواب
اگر اسکو کوٹ کر
لگاوین تو داغ
سر کے ساتھ
صداع ہے

خوشبودار ہوتا ہے جسمین
ہوتے ہین پھول
الالوان ہوتا ہے
اور آسمان گونی گرم
ہے خوشبو
خوب لاتی ہے
داغہاے جسم پر
دفع ہونگے اور اگر
سر پر رکھین دافع
اور جوشاندہ اسکا

عضو سوختہ کے واسطے اور سرکہ کے ہمراہ خارش کے واسطے مفید ہے اور اگر کوٹ کر شہد کے ساتھ بہق
اور جرب پر لگاوین نافع ہو اور اگر اوس سے منہ دھووین تو رنگ چہرہ کا صاف ہو شیخ نے لکھا ہے
کہ روغن سوسن آسمان گونی کا بچہ مردہ کو شکم سے دفع کرتا ہے اور بواسیر کو نافع ہے اور اگر شکم پر لگاوین تو

صورت درخت سوسن کی یہ ہے



درد شکم کو مفید ہو
رنگ کی سوسن
خاصیت
اگر سوسن کوئی
اور سر اوسکا
کر دین تمام سال
اور جب اوسکو
آفتاب مین
کھل جاوے

اور اسیطرح جس
کی جڑ ہو یہی
رکھتی ہے لکھا ہے
برتن مین رکھین
مضبوط بند
تازہ رہتی ہے
نکالین اور لگاوسکو
رکھین تاکہ وہ
اور جڑ سوسن

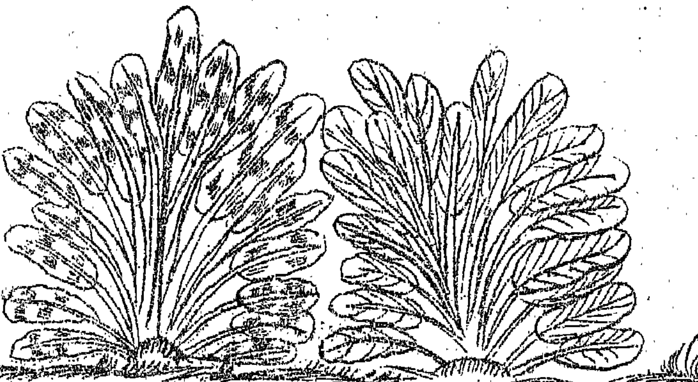
آسمان گونی کی ہڈی پر گوشت پیدا کرتی ہے اور خواب لاتی ہے اور صداع کو زائل کرتی ہے سیسنبر
یہ گھانس خوشبودار ہوتی ہے اوسکو نمام بھی کہتے ہین اسلیے کہ خوشبو اوسکی خبر دیتی ہے اوسکے وجود سے
اسکی بو کا ضماد دافع صداع ہے اور گزیدہ بکس کو نافع ہے شیخ نے لکھا ہے کہ جس مقام پر

اور تمام سمیات کی دافع ہے اور بعض نے لکھا ہے کہ چولائی انگور کے ساتھ مدقوق کو سود مند ہے

سلق یعنی چقندر بین گوبر گائے کا اوسمین چقندر مضبوط اور زائقہ پتی اوسکی داء الثعلب نافع ہے مگر چاہیے آب نطرون سے سر پر کہین تو بال

لکھا ہے کہ اگر زمین ڈالین بعد ازان بووین تو جڑ اوسکی اوسکا مقول ہوگا اور داغہائے جسم کو کر اوگا اور انکو دہو لے اگر چقندر کے پتے سیاہ اور کھوکر

صورت درخت چقندر کی یہ ہے



والے ہونگے شیخ نے لکھا ہے کہ عصارہ اسکا مسون کو دور کرتا ہے اور چھپر کو ہلاک اور پٹے کے پتے کے ساتھ لقوہ کو مفید ہے

سمسم فارسی تل ہے شیخ نے اسکی پتی اور شاخونکا اور تخم اسکا سبزی خون مردہ کو زائل ہے اور فربہی لاتا ہے ہو اور آب کنجد فائدہ عظیم بعض کے نزدیک حل ہے اور کنجد اور تخم السی کے

اسکی کنجد اور ہندی لکھا ہے کہ عصارہ بالون کو دراز کرتا ہے کو دافع کرتا ہے اور شقاق کو نافع خصوصا جب بقشر اور ارجیض بھی رکھتا ہے حتی کہ خوف اسقاط ہمیان تخم خشخاش ہمراہ اگر تنہا اول

صورت درخت تل کی یہ ہے

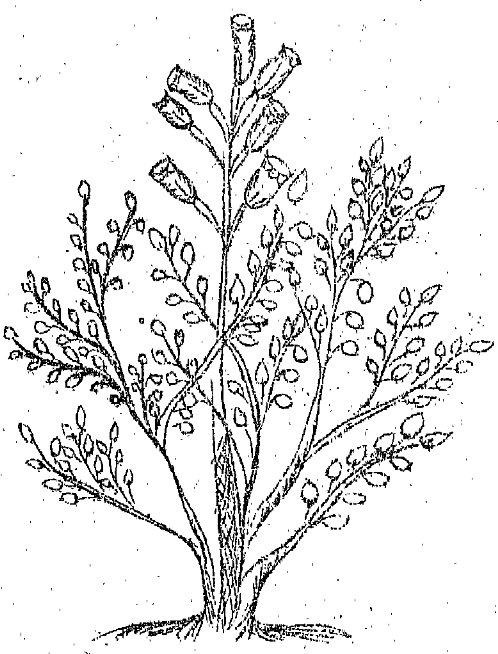


کرین قوت باہ اور مادہ منی زیادہ ہو

سنبل یہ گھانس خوشبودار ہوتی ہے خوشہ اسکا چھوٹا ہے اگر منہ مین رکھین خوشبو آتی ہے اور سینہ کو پاک کرتا ہے اور خفقان کو زائل خون فاسد کو رحم سے نکالتا ہے اور سرمہ اسکا مانع نوازل اور مقوی دماغ ہے

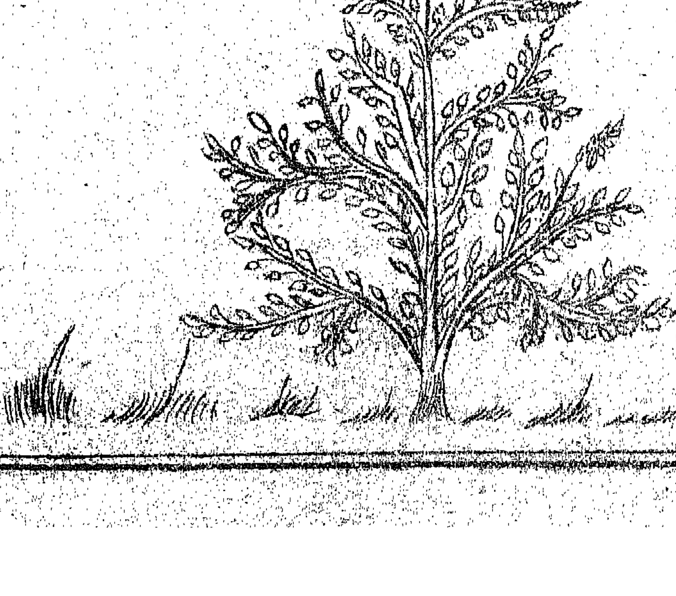
ساذج پیدا ہوتی ہے اور اگر وہان لکڑی جلاتے ہین تو ساذج نہین پیدا ہوتی ہے فوائد اسکے بہت ہین خصوصاً امراض چشم مین نہایت نافع ہے شیخ نے لکہا ہے کہ اگر اسکو جامہ مین رکھین تو کیڑے اوسمین نہ پیدا ہون گے اور اگر زبان کے نیچے رکھین منہ مین خوشبو پیدا ہوگی بعض نے لکہا ہے کہ یہ گہانس درد دل کو نافع ہے

صورت درخت ساذج کی یہ ہے



سنداب یعنی چولائی جس مقام پر چولائی ہوتی ہے سانپ وہان نہین بیٹھتا ہے اور چولائی قوت باہ زیادہ کرتی ہے اگر زن حاملہ چولائی کو بہی کھائی فی الحال وضع حمل کرے اور اوسکے نیچے دہونی اوسکی کسی بچے شکم مین مر جاوے گا اور یہ گہانس گزیدہ سگ دیوانہ کو مفید ہے اور خوشبو اسکی صاحب صداع اور مرگی کو نافع ہے اور اگر عورت کے دودھ مین ملاکر سرمہ کرین تاریکی چشم زائل ہو اور اگر اسکے پانی سے جس مکان مین فتیلی کرین مچھر اوس مکان کے ہلاک ہون گے شیخ نے لکہا ہے کہ چولائی نطرون کے ساتھ اگر مسون وغیرہ پر لگاوین تو مفید ہو اور بواسیر و پیاز کو بہی چولائی منع کرتی ہے اور وردالثعلب اور خنازیر کو نافع ہے اور پینا اور ضماد اسکا فالج اور عرق النسا اور وجع مفاصل کو شہد کے ساتھ مفید ہے

صورت درخت چولائی کی یہ ہے



اونکو تخت پر ڈالکر چلا گیا بادشاہ نے اوسکے لانے کا حکم دیا اوس سے شاہسپرم پیدا ہوئی بادشاہ کو زکام اور اجتماع فضلات دماغ سے نہایت تکلیف تھی استعمال اوسکا مفید ہوا شیخ نے لکھا ہی کہ ریحان بواسیر اور رعاف وغیرہ کو نافع ہے اگر تخم اوسکے خون شتر مین ملاکر بغل مین لگاوین بدبوی بغل دفع ہوتی ہے

زعفران یہ گھانس مشہور ہے کشمیر مین پیدا ہوتی ہے جڑ اسکی مثل پیاز کے ہوتی ہے اور پھول اسکا زعفران ہے جڑ اوسکی کوٹ کر عصارہ اوسکا مانند دودھ کے ہوتا ہے نکال کر اوسکا آٹا بناتے ہین اور روٹی پکاتے ہین اور تناول کرتے ہین جو شخص زعفران زار مین جاتا ہے ہنسی اوسپر غالب ہوتی ہے شیخ نے لکھا ہی کہ زعفران خواب لاتی ہے اور خوش رنگ کرتی ہے اور پردہ چشم کو مجلا اور نوازل کو دافع ہے اور زعفران کا سرمہ زردی چشم کو نافع ہے اور ادرار بول اور قوت باہ کو زیادہ کرتی ہے اگر عورت پر وضع حمل مین دشواری ہو زعفران پینے سے آسانی ہوتی ہے اور بعض نے لکھا ہے کہ زعفران دل کو خوش اور قوی کرتی ہے اور زیادہ دو ایک درم سے زہر قاتل ہے جس مکان مین زعفران ہوتی ہے حشرات الارض وہان سے گریز کرتے ہین حکیم بلیناس نے لکھا ہی کہ جس عورت کو وضع حمل مین دشواری ہوتی ہو دس درم زعفران اگر ہاتھ مین لے فی الحال وضع حمل کریگی تخم اسکا چہرہ کو صاف کرتا ہی اور چشم کو روشن

ساذج یہ گھانس ہندی ہے پتی اور شاخین اسکی مانند ریحان کے ہوتی ہین اور اسین پھول بھی ہوتا ہے لکھا ہے کہ ملک ہند مین یہ گھانس تالاون کے اوپر پانی سے ظاہر ہوتی ہے اور اوسکو جڑ سے کچھ تعلق نہین ہوتا ہی بعض نے لکھا ہی کہ ملک ہند مین جب تالاب وغیرہ خشک ہو جاتے ہین وہان کی زمین جلادیتے ہین اوس خاک سے

صورت درخت زعفران کی یہ ہے



ریباس یہ گھانس کوہستان مین پیدا ہوتی ہے اور پتھر سے اوگتی ہے بعض لوگ کہتے ہین کہ
تاثیر رعد سے ہوتی ہے چنانچہ اکثر لوگون نے یہ حکایت کسریٰ بادشاہ سے بیان کی اور قلت ریباس

صورت درخت ریباس کی یہ ہے



کی شکایت کی بادشاہ نے حکم کیا کہ پہاڑ پر
پانی چھڑکین اور طبل بجاوین تا ریباس
پیدا ہو شیخ نے لکھا ہے ریباس مانع
طاعون ہے اور دافع مستی خمر ہے اور اسکے
عصارہ کا سرمہ مقوی بصر ہے اور رتیلی
کو دفع کرتی ہے

ریحان فارسی

مین اسکو شاہسپرم کہتے ہین اہل فارس
کہتے ہین یہ گھانس ملک ایران مین
نہ تھی زمانہ نوشیروان مین پیدا ہوئی
ایک روز بادشاہ داد دہی کے واسطے
بیٹھا تھا ناگاہ ایک سانپ اوسکے تخت کے نیچے سے نکلا حضار مجلس نے قصد اوسکے ہلاک کیا بادشاہ
منع کیا اور کہا شاید یہ بھی دادخواہ ہو اوسوقت سانپ چلا گیا لوگ اوسکے تعاقب مین چلے گئے ایک
کنوین کے کنارے پر پہونچا اور اوسکے اندر گیا اور پھر آیا جو لوگ اوسکے تعاقب مین گئے تھے کنوین

صورت درخت ریحان کی یہ ہے



دیکھنے لگے اوسمین ایک
سانپ مردہ دیکھا اور اوسکی
پیٹھ پر ایک بڑا بچھو بیٹھا
تھا اون لوگون نے نیزہ سے
اوس بچھو کو اوٹھا لیا
اور بادشاہ کے پاس حاضر
کیا اور کیفیت سانپ کی بیانکی
دوسرے برس اوسیوقت معینہ پر
پھر وہی سانپ حاضر ہوا اوسکے
منھ مین تھوڑے دانہ ہا سیاہ تھے

شیخ نے لکھا ہے کہ اسکے پتون سے مچھر گریز کرتے ہین اور تمام حیوانات کے واسطے زہر قاتل ہے حکیم بلیناس نے کتاب خواص مین لکھا ہے کہ بعض سلاطین جب اپنے دشمنون کی مقاومت سے عاجز ہوے حکم کیا کہ جو اور بعض ماکولات کو ورق دفلی مین جوش دین اور جب قریب لشکر اعدا کے پہونچین اوس جو اور ماکولات کو وہین چھوڑ دین تا لشکریان اعدا اوسکو لوٹ لین جب اوسکو تناول کرینگے یا اپنے چارپایونکو دینگے سب ہلاک ہونگے چنانچہ ایسا ہی کیا لشکریان اعدا سب ہلاک ہوگئے اور یہ بادشاہ چیرہ کیا

صورت درخت دفلی کی یہ ہے



اور جو لوگ باقی تھے اونپر حملہ آور ہوا اور اسیر کیا شیخ نے لکھا ہے کہ اگر اسکے جوشاندے سے مکان مین قلعی کرین تو اس مکان کے پسو وغیرہ ہلاک ہونگے اور اگر دفلی کو تانبے پر گھسکر اوس سے چھری وغیرہ کو تیز کرین تو نہایت تیز ہوگی اور مدت دراز تک کند نہوگی اور اگر مکان مین گڑھا کھود کر اوسمین دفلی کی پتی بھرین تمام مکان کے پسو وہان جمع ہونگے اور اگر چوہون کے سوراخ مین ڈال دین سب چوہے ہلاک ہوجاوینگے اور خفاش دفلی سے بھاگتے ہین

رازیانج یعنی سونف یہ گھانس صحرائی اور بستانی ہوتی ہے سونف تازہ بستانی عورتونکے دودھ کو زیادہ کرتی ہے اور ادرار بول اور حیض بھی کرتی ہے اور دفع سدہ اور نافع آب نزول ہے اور صحرائی سنگ مثانہ کو پارہ پارہ کرتی ہے اور حمیات کہنہ کو نافع ہے اور محلل ریاح اور شراب کے ساتھ دافع سم ہوام و سگ دیوانہ کو مقوی بصر ہے و بقراطیس نے لکھا ہے کہ ہوام بستانی سونف کو

صورت درخت سونف کی یہ ہے



قوت بصر کے واسطے کھاتے ہین اور سانپ بعد ایام سرما کے جب زمین پر آتے ہین اپنی آنکھ کو درخت سونف پر رگڑتے ہین تاکہ قوت باصرہ زیادہ ہو اسوجہ سے کہ ایام سرما مین اکثر زمین کے نیچے تاریکی مین بسر کرتے ہین

نکال کر زمین مین لگاوین جب اوسمین پتے نکلین اوپر کے پتے توڑ ڈالین ثمر اوسکے سب سے پہلے پیدا ہونگے اور اگر چاہین کہ اسکے درخت مین کیڑا نہ پیدا ہو تو کسیقدر نانخواہ اسکے تخم مین ملاوین پھل اسکا حمیات محرقہ کو نافع ہے اور ادرار بول کرتا ہے اور کثرت استعمال اسکی تشنگی پیدا کرتی ہے اور اگر پیسکر چہرہ پر لگاوین تو رنگ کو صاف کرتا ہے خیری اسکو خشخاش بری کہتے ہین اکہا ہے کہ رنگ اسکا مختلف ہوتا ہے اگر سرخ اور زرد اور سفید ہے ایک ایک شاخ لیکر مانند گیسو کے بیچین بعد ازان اوسکو نچوڑین پھل اوسکا سرخ اور زرد اور سفید ہوگا سونگھنا اوسکا دماغ رطب کو نافع ہے اور تحلیل ریاح غلیظ کرتا ہے اور پینا اسکا ادرار بول کرتا ہے اور بچہ مردہ کو شکم سے نکالتا ہے دفلی اسکو فارسی مین خرزہرہ کہتے ہین یہ گھانس بری اور بحری ہوتی ہے برگ بری کے مشابہ برگ بعینہ اخسنا کے ہوتے ہین مگر اوس سے کچھ باریک اور شاخین دراز اوسکی اور زمین پر منبسط ہوتی ہین آخر فصل بہار مین پیدا ہوتی ہے اور بحری کنارے حوض اور چشمہ وغیرہ کے پیدا ہوتی ہے شاخین اوسکی زمین سے بلند ہوتی ہین اور پتے اوسکے مانند برگ بید کے ہوتے ہین اور خار اوسکے پوشیدہ ہوتے ہین اعلی ساق اوسکی اسفل شاخ سے غلیظ تر ہوتی ہے پھول اوسکے مثل گل کے ہوتے ہین پھل اوسکا سخت ہوتا ہے اور اندر پھل کے ریشے مانند بال کے ہوتے ہین

صورت درخت کہیرے کی یہ ہے



صورت درخت خیری کی یہ ہے



لکھا ہے کہ سرکہ کے ہمراہ بہت پیسا لگا کر اگر دھوپ مین بیٹھین تو نافع ہو اور خنازیر پر بھی ضماد اسکا کبریت کے ساتھ نافع ہے اور بعض نے لکھا ہے کہ داغہاے جسم کو ضماد اسکا مفید ہے اور جوشاندہ اسکا عسر ولادت اور عسر البول کو نافع ہے آب گل خطمی سے اگر بال دھوئین تو بال نرم ہونگے اور بمقدار ایک مثقال اگر اوسکو تناول کرین تو قولنج کو نافع ہو

صورت درخت خطمی کی یہ ہے

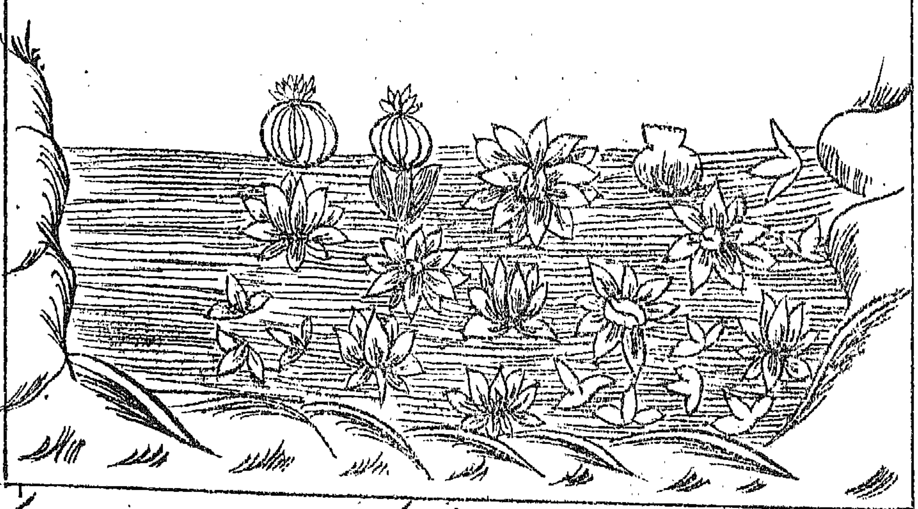


تخم یہ گھانس معروف ہے اگر اسکو کیسہ مین رکھین تاکہ سیاہ اور بودار ہوئے تو خضاب اسکا بالونکو سیاہ کرے گا خضاب اسکا خوب نہ ہو خیار یعنی کھیرا لکھا ہے اگر چاہین کہ کھیرا اور کدو وغیرہ مین تخم نہو تو چاہیے کہ شاخین اوسکی زمین مین دفن کرین اور سیقہ اوسکو کھلا رکھین بعد ازان جب وہ بلند ہو پھر اوسکو دفن کرین تین مرتبہ اسیطرح عمل کرین بعدہ شاخین جب بلند ہون اونکو قطع کرین پھر جب شاخین نئی زمین سے نکلین گی اوسمین جب پھل لگینگے اوسکے اون پھلون مین تخم نہونگے اور اگر چاہین کہ درخت اسکا جلد بار آور ہو چاہیے کہ ایام سرما مین کسی نادے مین بودین دن بھر میدان مین ہے خواہ دھوپ ہو یا باران سامنے رکھین اور وقت شب مکان سایہ دار مین رکھین جب ایام سرما گذر جاوین اوسکو نادیے

صورت درخت تخم کی یہ ہے



صورت درخت کوکنار کی یہ ہے



صورت درخت خصیۃ الثعلب کی یہ ہے



صورت درخت خصی الکلب کی یہ ہے



اسکا افیون
نفع ہوتا ہے
صداع کو
نافع ہے
ایک گھانس ہے
شیخ بن اوسکے
خصیۃ الثعلب
تشنج اور
دافع اور قوت باہ
قائم مقام گوشت
ہے خصوصا
ساتھ
یہ گھانس
کے ہے
دو طرح کے
ایک فوقانی
تحتانی ایک
دوسرا ابھرا
کرتا ہے اور زخمون کو
لکھا ہے کہ مین نے اسکو ملک
باشندے وہانکے کہتے تھے
قوت باہ زیادہ کرتا ہے
ہے اور بعض نے لکھا ہے
خطمی یہ گھانس مشہور
اسکا سرخ اور کبھی

ہے اوسمین
صاحب
ضیا اسکا
خصی الثعلب
ہوتی ہے
پھل کو
کہتے ہین
فالج کو
کو نافع ہے اور
سقنقور کے
شراب کے
خصی الکلب
مثل خصی الثعلب
پھل اسکے
ہوتے ہین
دوسرے
خالی ہوتا ہے
اورام بلغمی کو تحلیل
صاف کرتا ہے شیخ نے
شروان مین دیکھا ہے
کہ خشک پھل اسکا
اور تازہ خلاف اسکے
کہ بواسیر کو نافع ہے
ومعروف ہے پھول
سپید ہوتا ہے شیخ نے

اور داء الثعلب اور قوبا اور وجع مفاصل
اور عرق النسا کو نافع ہے عصارہ اسکا
اگر کان میں ٹپکاویں درد گوش کو مفید ہے
اور اگر کلی کریں تو ملیں کو دافع ہے قسم
تیز کرتا ہے اور تخم کو پاک کرتا ہے
اور قوت باہ کو زیادہ

صورت درخت رائی کی یہ ہے



خس

فارسی میں اسکو کاہو کہتے ہیں لکھا ہے کہ اگر اسکے
تخم کو قبل بلوغ کے ناخواہ میں رکھیں تاکہ
اوسمیں بوئے ناخواہ آجاوے بعد ازان بووین
تو اوسمیں کوئی کیڑا وغیرہ نہ پیدا ہوگا خس بارد ہوتی ہے حتی کہ تشنگی کو دفع کرتی ہے اور شہوت جماع کو
قطع کرتی ہے جن عورتوں کے مرد بلاد دور دراز میں ہوئیں اگر اسکو سرکہ کے ساتھ استعمال کریں شہوت
اونکی محو ہو جاویگی اور خواب اوپر طاری ہوگا اسلیے کہ دماغ میں تازگی ہوتی ہے اسی وجہ سے وہ بڈھے
کہ اونکو نیند کم آتی ہے اوسکا استعمال خرفہ
وغیرہ کے ساتھ کرتے ہیں تاکہ برودت اوسکی
کم ہو جاوے شیخ نے لکھا ہے کہ بدا وست
اسکی کھانے سے آنکھ کو تاریک کرتی ہے
اور دودھ پستان میں زیادہ پیدا کرتی ہے
اگر شراب خوار اسکو تناول کرے تو نشہ شراب
کی اوسمیں تاثیر نکریگی اگر اسکے تخم کو
بطور سفوف استعمال کریں احتلام سے
نجات پاویں اور اگر پیسکر عقرب گزیدہ کے
زخم پر چھڑکیں تو نافع ہو

صورت درخت کاہو کی یہ ہے



خشخاش

اسکو فارسی میں کوکنار کہتے ہیں تخم اسکا سپید اور سیاہ ہوتا ہے سپید خواب لاتا ہے اور نوازل
سینہ کو مفید ہے اور شہد کے ساتھ مادہ منی کو زیادہ کرتا ہے اور سیاہ سے نیند زیادہ آتی ہے جس
شخص کو نیند نہ آتی ہو اگر اوسکو پیشانی پر لگاویں تو نافع ہو پھول اوسکا آثار زخم کو جلادیتا ہے عصارہ

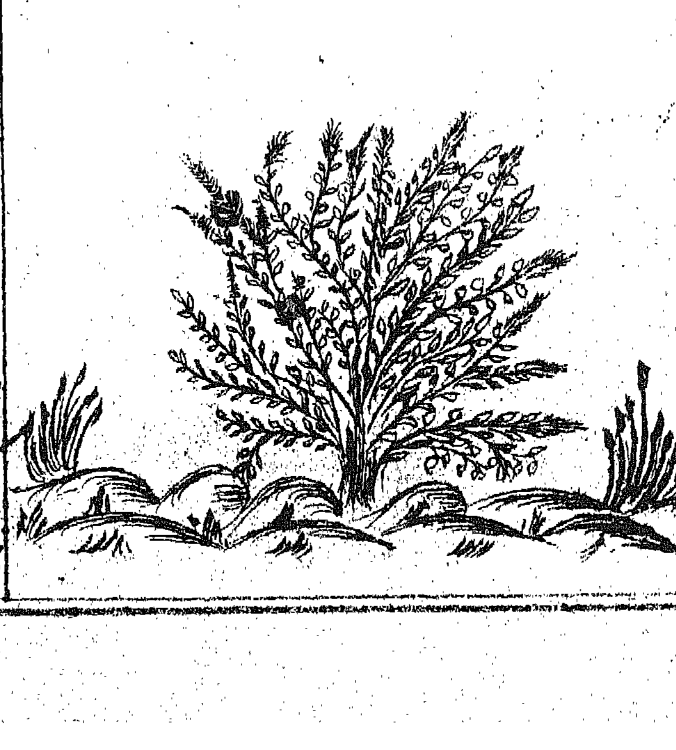
صورت درخت خیاری کی یہ ہے



نافع ہے اور اگر نمک کے ساتھ چبا کر
نواصیر پر لگاویں تو مفید ہو تخم اسکے اگر زہر خوردہ
پانی میں بھگو کر اوس سے چند مرتبہ قے کرے
اثر زہر دفع ہوگا اور گزیدہ کو دینا لا کو نافع ہے

خربق یہ بھی اس گھانس کی
برگ حنا سے مشابہ ہے اور ساق اسکی
زمین سے کم بلند ہوتی ہے مانند عناقیہ
کے ہوتی ہے لکھا ہے کہ اگر باغ میں شاخ
خربق لگاویں مچھر باغ کے ہلاک ہونگے
اور اگر گندہک کے ساتھ کوٹ کر چیونٹی کے بل میں ڈال دیں تو چیونٹیاں وہاں سے گریز کرینگی اور اگر
خربق سیاہ کو گندہک کے ساتھ پیسکر گوشت پر چھڑکیں اور اوس گوشت کو درندوں کو دیں جو درندہ اسکو
کھاوے گا شکار میں آجاوے گا اور اگر کوئی شخص بقدر دو درم اوسکو کھالیوے او لا اوسکو اسہال
پیدا ہوگا بعد ازاں تشنج اعضا حتی کہ انھیں عوارض میں ہلاک ہو جاویگا اوضماد اسکا ثآلیل اور بہق کو دفع
کرتا ہے اور اگر اسکی استواشت سے استفراغ کریں برص کو مفید ہو اور اگر اسکو سرکہ میں پکا کر کان میں ڈالیں
تو درد گوش میں سکون ہوگا اور قوت سامعہ زیادہ ہوگی اور اگر سرکہ میں ملا کر کلی کریں تو درد دندان کو مفید
ہو شیخ نے لکھا ہے کہ اگر قریب انگور کے خربق لگاویں تو پھل اوس انگور کا اسہال لاویگا

صورت درخت خربق کی یہ ہے



خردل یعنی رائی اسکو عصارہ عنب میں ڈالیں
تو وہ عصارہ جوش نکرے گا اور زمانہ دراز
تک حالت اصلی سے رہے گا محمد بن زکریا
نے لکھا ہے کہ اگر رائی کو سانپ کے سوراخ میں
ڈالیں تو سانپ ہلاک ہو جاویگا شیخ نے
لکھا ہے کہ اسکے دخان سے تمام حشرات
الارض بھاگتے ہیں اور چہرہ صاف
ہوتا ہے اور داغ جھائے کہنہ اور خون مردہ عضو سے
دفع ہوتا ہے اور خردل برّی تپ ربع اور جرب

تھوڑے سے گیہوں لائے اور کہا کہ یہ رزق تمہارا اور تمہاری اولاد کا ہے اوٹھو اور زمین کھود و اور اوسمین یہ تخم ڈال دو اوس زمانہ مین یہ گیہوں بیضۂ شتر مرغ سے بھی چند حصہ زائد تھا بعد ازاں زمانہ کفر مین بقدر بیضہ مرغ کے ہوگیا پھر بعد عرصہ کے وہ گیہوں بقدر چند فندق کے ہوگیا اور زمانہ عزیر علیہ السلام تک بقدر چند نخود کے رہا لکھا ہے کہ بونے کے وقت جو دانہ بیل کے سر پر پڑتا ہے وہ اوگتا نہین ہے جاحظ نے لکھا ہے کہ جسکے شکم مین کیڑے پڑے ہون وہ خوشہ اسکے کھائے کیڑے اوسکے ہلاک ہونگے اسکے دانہ اور آٹے کا ضماد چہرے کو صاف کرتا ہے اگر اسکو عضو گزیدہ سگ دیوانہ پر لگاوین تو مفید ہو گندم خام کھانے سے کیڑے شکم مین پیدا ہوتے ہین اور سرکہ کے ہمراہ ضماد اسکا داغہا ے زخم کو مفید ہے اور خمیر اسکا دمامیل کو پختہ کرتا ہے اور آب نمک کے ساتھ ضماد اسکا قوبا کو دور کرتا ہے

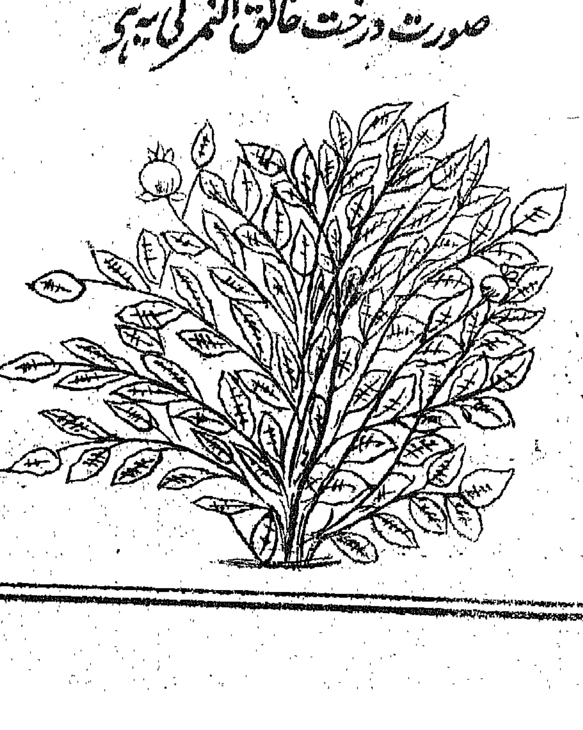
حی العالم

گزیدہ رتیلا کیواسطے عجیب ہے گھانس زہر قاتل اسکا شیرہ ہے اگر اسکو بچھو کے بچھو فوراً گریز کرتا اور مسون کو پختہ ناخوش فارسی مین اسکو پتی اسکی شب کو اور دن کو کھل جاتی ضماد جرب اور جون کو دفع کرتا ہے ضماد اوسکا درد کو ساکن خصوصاً زیست کے

صورت درخت حی العالم کی یہ ہے



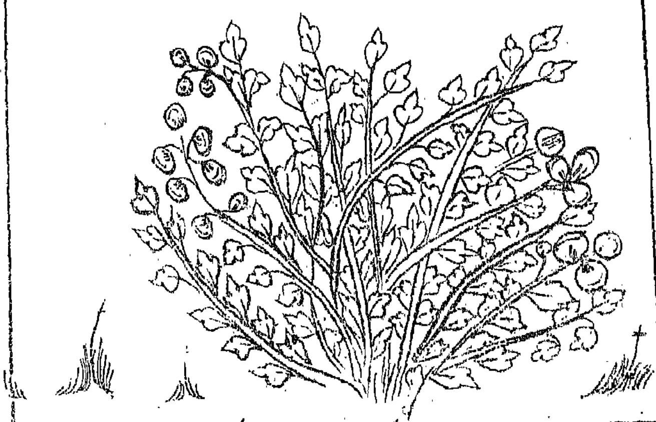
صورت درخت خالق النمر کی یہ ہے



یہ گھانس مشہور ہے اسمین خاصیت خالق النمر یہ ہے استعمال ضماداً ممنوع ہے قریب لے جاوین سے بو اسکی سر کرتی ہے بو اسکی ہوتی ہے خبازی نیبرک کہتے ہین منضم ہوتی ہے اسکے پتونکا ہے خارش اور اور گزیدہ سگ پر فی الحال کرتا ہے ہمراہ زیادہ تر

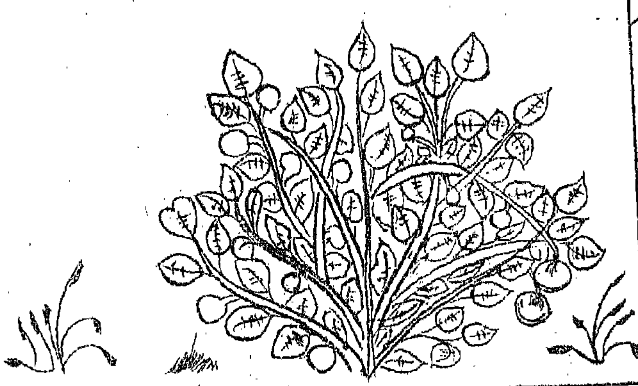
ضعف بینائی کو مفید ہے شیخ نے لکھا ہے کہ ضماد اسکا گزیدۂ ہوام اور عصارہ اسکا صرع اور وجع حلق اور خناق کو مفید ہے اور برگ اور تخم اسکا قوت باہ کو زیادہ کرتا ہے صاحب حمی کو یقین ورق یا تین دانہ اسکو نافع ہیں اور تمیمی کو بھی مفید ہے اور بعض نے لکھا ہے کہ تخم اسکا تخم پیدا کرتا ہے مگر گزیدۂ ہوام کو سود مند ہے

صورت درخت حندقوقی کی یہ ہے



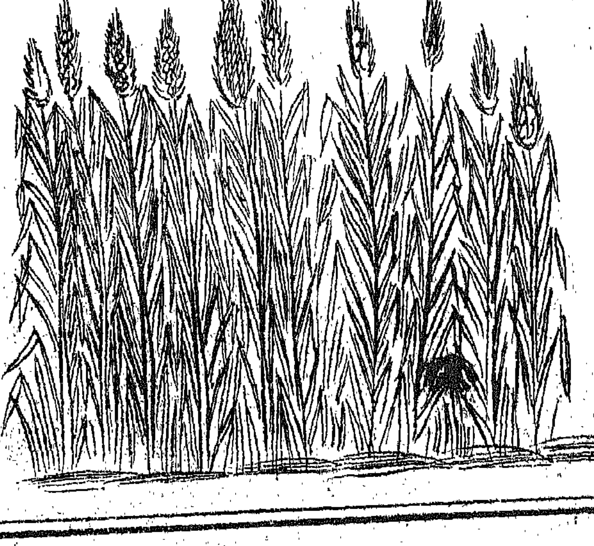
حنظل یہ گھانس نہایت تلخ ہوتی ہے ہرن اسکو بہت عزیز رکھتا ہے اور درندے اس سے گریز کرتے ہیں اگر ورق تازہ اسکا خون جاری پر رکھیں خون بند ہو جائے گا اور مالیخولیا اور صرع کو نافع ہے

صورت درخت حنظل کی یہ ہے



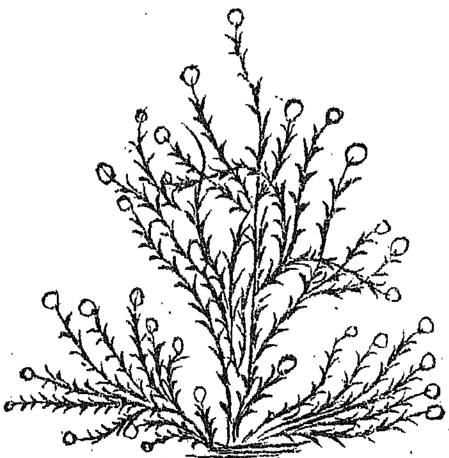
پھل اسکا اگر پانی ملا کر مکان میں لگا دیں تو اوس مکان میں بچھو نہون گے اور اگر ہونگے تو ہلاک ہو جاینگے اگر حنظل کو صاحب جذام یا داء الفیل لگاوے تو نافع ہو درد نقرس اور عرق النسا کو بھی مفید ہے جڑ اسکی مارگزیدہ اور عقرب گزیدہ کو نافع ہے بعض کہتے ہیں کہ یہ تریاق ہے زنگی اسکو پوشیدہ رکھتی ہیں اور ہوام کو اس سے شکار کرتے ہیں لکھا ہے کہ کسی شخص کو بچھو نے چار جگہ ڈنک مارا بقدر دو درہم کے اوسکو حنظل کھلا دیا اور وسوسش ہیں اسکو سکون ہوا حنطہ یعنی گیہون کعب الاحبار نے لکھا ہے کہ جب حضرت آدم علی نبینا و علیہ السلام زمین پر تشریف لائے حضرت میکائیل علیہ السلام

صورت درخت گیہون کی یہ ہے



دور ہوں اور اگر
کے مکان میں
حلبہ گہانس
اسکے تخم کو زمین
درخت میں کیڑا
تخم سے سر دہوویں
اور جوشاندہ اسکا
اور اگر وقت درد زہ
میں آسانی ہوگی
چہرہ کو صاف
کے ہمراہ طلا بالونکو
دور کرتا ہے اور
الانسہ میں بوے
کو بھی مضر ہے
اسکو خام تناول
ہوگی شیخ نے
چہرہ کو صاف
روغن کا طلا
خارش اور زخمہاے
درد دندان وصفائی
جوشاندہ اسکا بچہ مردہ
اور قوت باہ زیادہ
کو سانپ کے سوراخ میں
سے نکل جاے گا
مارگزیدہ کو نافع ہے

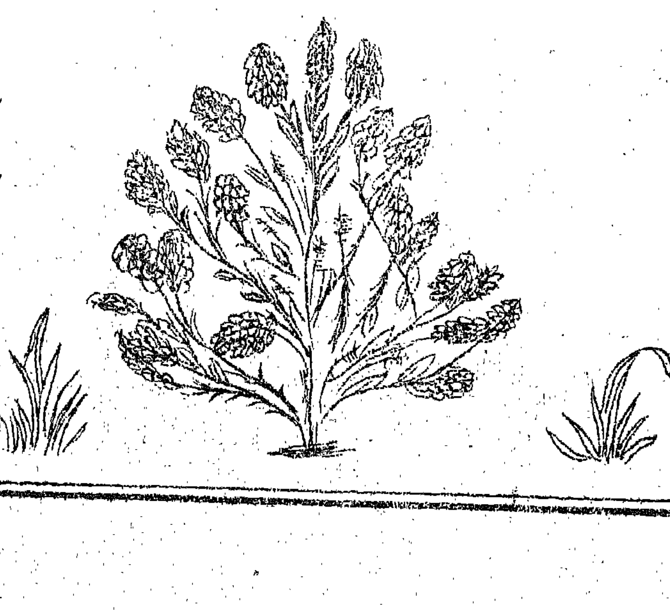
صورت درخت حسک کی یہ ہے



صورت درخت حلبہ کی یہ ہے



صورت درخت چنے کی یہ ہے



اوسکو یا اوسکے خار کو نشا
رکہیں تو سانپ گریز کرینگے
مشہور ہی لکہا ہے کہ اگر
ملا کر بو دیں تو اوسکے
نہ لگے گا اور اگر اسکے
تو جوت سر کی مر جاوینگی
آواز کو صاف کرتا ہے
عورت کو دیں وضع حمل
شیخ نے لکہا ہے
کرتی ہے اور روغن
نافع ہے اور آثار زخم کو
جہائیں کو دفع کرتا ہے
بد پیدا کرتا ہے اور ادرار
حمص یعنے نخود اگر
کریں منہ میں بو پیدا
لکہا ہے کہ کہانا اسکا
کرتا ہے اور اسکے
قدبا کو مفید ہی اور آٹا اسکا
خبیثہ کو نافع ہی اور آب نخود
آواز کو مفید ہے اور
کو شکم سے دفع کرتا ہے
کرتا ہی لکہا ہی کہ اگر نخود
ڈالیں تو سانپ سوراخ
صند قوقی ضماد اسکا
اور عصارہ اسکا

کر ضماد اور شرب اسکا
نافع ہے اور اسکے
ہین زن حاملہ اسکو اگر کشتہ
حمل ہوگا عصارہ اسکا
قوبا کو مفید ہے حرشف
فارسی مین کنگر کہتے
کر طلا اسکا ثعلب کو
اسکا جڑون کھانا
کرتا ہے اور یہی ہے
اسکو سپند کہتے ہین
شیخ نے لکھا ہے
مفاصل کو نافع ہے
شراب کے ہوتا ہے
اور کھاوین تو قولنج
ولیسقو پس سے
تاکیبان کے پتہ کے
عسر البول کو نافع ہے
مکان مین قلعی کرین
آدمی کی خسک
ہے اور اسمین کانٹے ہوتے
کرتے ہین متقوی پارہ
پارہ پارہ کرتی ہے
نافع ہے عذاب کے
کرتی ہے اگر اسکو
مکان مین لگاوین

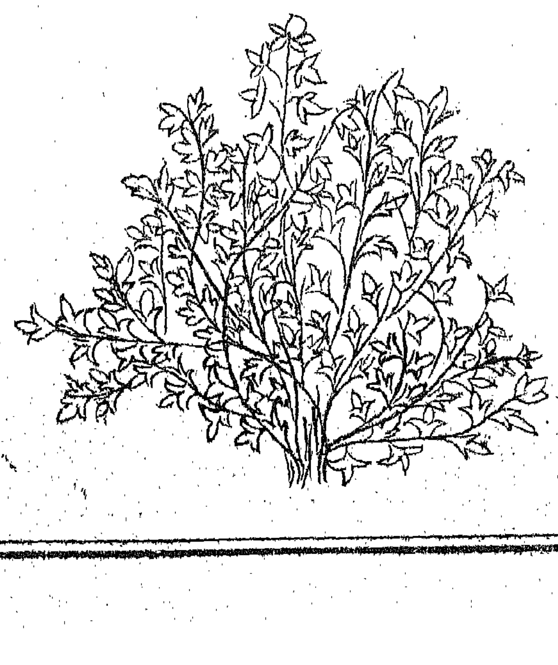
صورت درخت حرف کی یہ ہے



صورت درخت حرشف کی یہ ہے

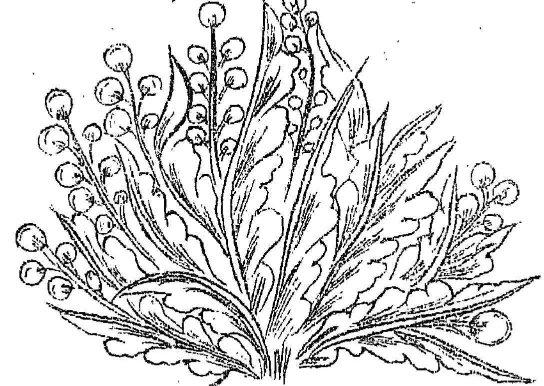


صورت درخت سپند کی یہ ہے



شہد کے ہمراہ گزیدہ ہوام کو
دخان سے ہوام بھاگتے
ہے کھاوینگی اسقاط
رحم اور عرق النسا اور
یہ گھانس خاردار ہے اسکو
ہین شیخ نے لکھا ہے
نافع ہے اور عصارہ
کرتا ہے اور اوراریول
حرمل فارسی ہین
بو اسکی تیز ہوتی ہے
کر اسپند او حباع
اور اوس مین نشہ مثل
اگر اسکو طلا کرین
کو نافع ہے حکیم
لکھا ہے کہ اسپند
ساتھ قوت ہے اور
تخم اسکا اگر سرکہ مین ملاکر
تو اوس مکان مین کھیچی
یہ گھانس زردی مائل ہوتی
ہین مچھر اس سے گریز
ہے سنگ مثانہ کو
عسر البول اور قولنج کو
ہمراہ اثر زہر کو دور
بیش کرکے
مچھر مکان سے

کرتا ہے اور بعض نے لکھا ہے کہ تخم جرجیر گاے کے پتہ کے ساتھ زخمون کو نافع ہے خاصہ عجیب اسکا یہ ہے کہ تخم اسکا اگر کوئی کبوتر کو کھلاوے تو تمام پر اوسکے گر جاوینگے حکیم بلیناس نے لکھا ہے کہ اگر تخم جرجیر کو شکر اور روغن گاو کے ساتھ ملا کر کوئی شخص کسیکو دے وہ شخص اوسکے وسیلے سے محبت کریگا



صورت درخت جرجیر کی یہ ہے

جرز یعنی زردک اگر جرز کو پانچ درم شہد مین جو شخص کھاوے ہر روز تناول کرین قوت باہ زیادہ ہو اور اگر اوسکے تخم کو بریان کرکے اوس عورت کے دامن کے نیچے دھونی کرے کہ بچہ اوسکے شکم مین مرگیا ہو تو بچہ مردہ شکم سے نکل آویگا



صورت درخت جرز کی یہ ہے

جاج ایک قسم ہے درخت خاردار کی ترنجبین اوسپر گرتی ہے یہ درخت اکثر ملک خراسان اور ماوراءالنہر مین ہوتا ہے شبنم اس درخت کی شکم کو صاف کرتی ہے اور سعال کو دفع اور سینہ کو نرم یہ ترنجبین صداع اور تشنگی کی دافع ہے اور شکم پاک صاف کرتی ہے وقت ذبح ونحر کے جو شخص اسکو وزن کرتا ہے یا اوٹھا کر لیجاتا ہے اوسکو دست آتے ہین



صورت درخت جاج کی یہ ہے

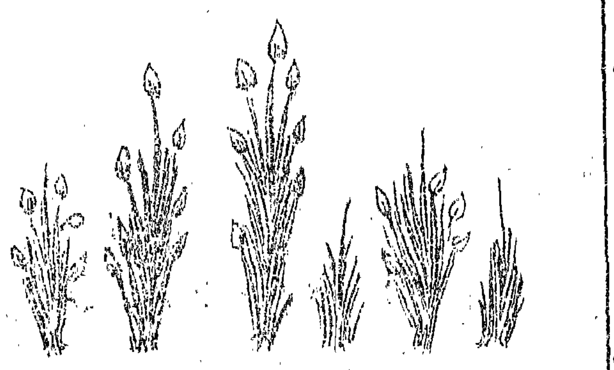
حاشا یہ گھانس مستدیرہ ہوتی ہے پتی اسکی چھوٹی ہوتی ہے اور پھول اسکا سرخ ہوتا ہے دیسقوریدس نے لکھا ہے کہ یہ گھانس اکثر پتھر پر اوگتی ہے شیخ نے لکھا ہے کہ مسوڑونکو زائل کرتی ہے اور اگر اسکو طعام مین ملادین قوت باصرہ تیز ہوتی ہے حرف اسکو حب الرشاد اور سپندان بھی کہتے ہین ذہن اور ذکا اور قوت باہ کو زیادہ کرتی ہے عصارہ اسکا بالونکو مضبوط اور قوی کرتا ہے شیخ نے لکھا ہے



صورت درخت حاشا کی یہ ہے

جسم پر طلا کریں نافع ہو اور اوسکو بھونکر دانتوں پر ملنا درد کو موقوف کرتا ہی اور مطبوخ اسکا سعال کہنہ کو نافع ہی اور گزیدہ ہوام کو بھی نہایت مفید ہی اگر شراب کے ساتھ استعمال کریں شیخ نے لکھا ہی کہ میں نے اسکو گزیدہ ہوام اور گزیدہ سگ دیوانہ پر آزمایا ہی نہایت مفید پایا اور بعض نے لکھا ہے کہ لسن واسطے خارش مقعد کو بہت مفید ہی اور اسکو شق کر کے عضو مارگزیدہ پر رکھیں قوت زہر بہت کم ہو جاتی ہے اگر کوئی شخص کسی عورت کا امتحان کرے کہ یہ عورت باکرہ ہی یا ثیبہ لیس چاہیے کہ لسن کو کوٹ کر شہد میں ملاوے اور عورت اوسکو باندھ لیوے اگر عورت کے منہ سے

صورت درخت لہسن کی یہ ہے



بوے لسن نہ آوے تو باکرہ ہے ورنہ ثیبہ ہے اور اسیطرح اس سے شناخت عقیمہ اور غیر عقیمہ کی بھی ہوجاتی ہے اگر استعمال لسن مداومت کریں تو بیماری دہن دفع ہو اسکے پوست کو جلاکر زیت میں ملادیں اور سر پر رکھیں تو بال بہت پیدا ہونگے اور گھونگر والے ہونگے جادریا اسکو دخن بھی کہتے ہیں لکھا ہی کہ جس زمین میں یہ گھانس ہوتی ہے وہ زمین خراب ہو جاتی ہے اور زمانہ دراز تک خراب رہتی ہے دانہ اسکا زمانہ دراز تک خراب نہیں ہوتا لوگ اسکو بجاے قہوے وغیرہ کے کھاتے ہیں شیخ نے لکھا ہے کہ اسکو

صورت درخت جادرس کی یہ ہے



پکاکر جس عضو میں درد ہو اگر باندھے درد موقوف ہو جاوے جرجیر لکہا ہے کہ اسکو دریائی بقول یعنی ترکاریوں سے ہیں وہ ترکاری خوب پیدا ہوگی اور بہت آسیبین اوس سے دفع ہونگی اور یہ بھی لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص چاہیے کہ انار ترش شیرین ہو جرجیر کو کوٹے اور انار کی جڑون میں اسکو لگادے بعد اوسکے پھر جڑون میں مٹی بھر کر تو پھل اوسکے شیرین ہونگے اور اگر جرجیر کو باریک کر کے جھائیں پر لگاویں تو نافع ہوگا اور اگر اوسکو تناول کرے اور بغل میں طلا کرے تو بدبوی بغل کی دور ہو جاویگی شیخ نے لکھا ہے کہ اگر جرجیر کو گاے کے پتہ کے ساتھ ملاکر داغہاے زخم پر لگاویں تو دور ہو جاوینگے اور کھانا اسکا مارگزیدہ کو نافع ہے اور تخم اسکا شہد کے ہمراہ غشی کو زائل کرتا ہے اور قوت باہ زیادہ

صورت درخت بیش کی یہ ہے



بعد ازان برگ بیش
حب و لطی کے برگ
اپنے دشمن کے پاس
کرتے پس جو شخص
مدہنا ہلاک ہوجاتا
باقلی مصری کہتے
استوار لیل ونہار کے
گھانس پیدا ہوتی
کے واسطے صحرا مین

بشدت بیچ اسکو کہلاتے
بیش کہانے لگتے اوسکو
بطور ہدیہ کے روانہ
اوسکے پاس
بیس اسکو
ہین لکہا ہیکہ وقت
اوسکو ہوتے ہین جب
سے جانور چرنے
جاتے ہین جو درخت

اسکا گھانس مین ہوتا ہے گھاس بیل اوسکو نہین کہاتے ہین اسلیے کہ قبل پہولنے کے ذائقہ اسکا
تلخ ہوتا ہے جس زمین مین ایک مرتبہ یہ گھانس پیدا ہو جاتی ہے وہان کوئی چیز اچھی نہین ہوتی دانہ اسکا

صورت درخت باقلی مصری کی یہ ہے



گول ہین اور ذائقہ
شیخ نے لکہا ہے
باریک کرتی ہے اور
کرتی ہے مرہم اسکا
اسکے پانی کو جس
تو اوس مکان مین
ضماد اسکا عرق النسا
کو شکم سے نکالتا ہے

اوسکا تلخ ہوتا ہے
کہ یہ گھانس بالون کو
دانہ اسکے جسم کو ایک
برص کو نافع ہے
مکان مین لگا دین
مکھیان نہ آوینگی اور
کو مفید ہے اور بچہ مردہ
ثوم اسکو فارسی مین

سیر کہتے ہین اور ہندی مین لہسن لکہا ہے کہ اگر لہسن کو اوس وقت بو دین کہ قمر تحت زمین ہو تو اوسمین بو نہو گی اگر وقت
زراعت سیر کے غروب ثریا ہو تو زراعت اچھی ہوگی پتی اسکی اگر چبا کر درد چشم پر رکھین تو فی الحال درد چشم زائل ہوگا
اور اگر شہد کے ساتھ چبا کر گزیدہ ہوام پر رکھین فی الحال نافع ہوگا جڑ اسکی اگر کوٹ کر بدن پر ملا کرین داء الثعلب
کو دور کرے اور اگر شہد کے ساتھ پیسکر منہ پر ملین شقاق اور جھائین کو دور کرے اور اگر سر پر رکھین بال گرنے
اور شق ہونے سے محفوظ رہین اور اگر اسکو کوئی بعد زہر کھانے کے کھالے تو زہر اثر نکریگا شیخ نے لکھا ہے کہ سیر دافع آبہاے
مختلف ہے اور اگر جوش کرکے پانی اسکا تناول کرین تو لیبہ قمل وغیرہ مین نافع ہے خاک اسکی شہد مین ملا کر دوا اسکا

اسکا زخمون کو مفید
لکھا ہے کہ سونگھنا اسکا
بوپوانس ہے
ہوتی ہے جہان
یہ ہے اور جہان یہ
درخت بیش اچھا
یہ گھانس تریاق
واسطے سواے
گھانس کے اور درخت بیش کے
جذام کو نافع ہے
سکا ذکر چشم بھی کہتے
ہوتا ہے اور یہ مسخن
دماغ اور محلل ریاح
یہ گھانس ملک
بمقدار نصف درہم
اور جانوران زہردار
ہین اونکو کچھ مضر نہین
سو ضرر نہین کرتی ہے
کو کہتے ہین کہ دریان
رہتا ہو اور اوسکو

صورت درخت بوپوانس کی ہے



صورت درخت بہار کی ہے



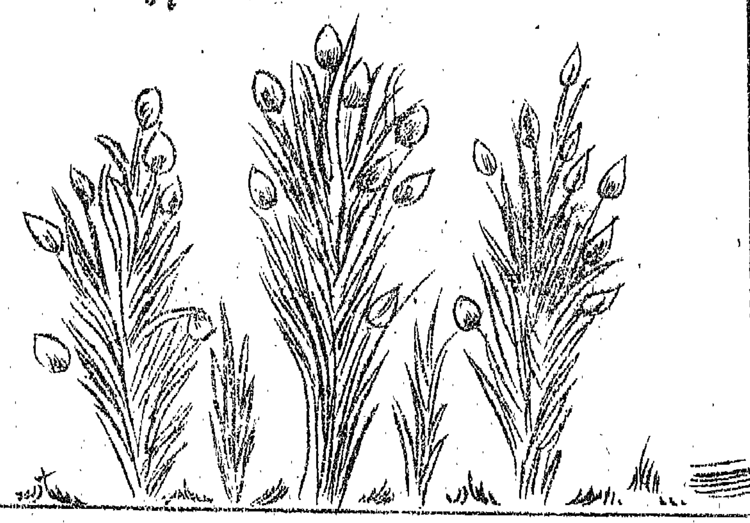
ہے بعض نے
صاحب زکام کو مضر ہے
گھانس وہان پیدا
درخت بیش ہوتا
گھانس ہوتی ہے
خوشبو ہوتا ہے اور
ہے سب چیزون کے
سانپ کے خواص بیش
یکسان ہین برص اور
بہار اس گھانس
ہیت پھول اسکا زرد
خوشبو اسکی نافع
دماغ ہے بیش
ہند مین ہوتی ہے
کہ زہر قاتل ہے
اس گھانس کو کھاتی
ہوتی ہے اور فار البیش
فار البیش اوس چوہے
صحراے بیش کے
کھاتا ہو شیخ نے

لکھا ہے کہ برص اور جذام کو یہ گھانس نافع ہے خواہ ضماد کرین یا تناول کرین الا تناول مین قلت ضروری ہے
اسلیے کہ بقدر نصف درہم کے سم قاتل ہے جو شخص اس گھانس کو کھاتا ہے آنکھین اوسکی نکل آتی ہین اور لب
اور زبان پر ورم آجاتا ہے پادشاہان ہند جب کسی شخص کی ہلاکی بحیلہ چاہتے تھے لونڈی کے لڑکے کو بیش مین
پرورش کرتے تھے اس طور پر کہ ہنڈولہ مین لڑکے کو رکھتے اور ہنڈولہ کے نیچے برگ بیش بچھاتے بعد زمانہ دراز
کے ہنڈولہ کے اندر برگ بیش بچھاتے اور بعد انقضاے زمانہ دراز کے کپڑون پر بچھا کر اوسمین لڑکے کو رکھتے

آفت نہ آئیگی اور اگر خربزہ کے کھیت میں کیڑے پیدا ہوے ہوں انکو جمع کر کے پانی میں جوش دے اور اوس پانی کو دوسرے کھیت میں خربزہ کے ڈال دے تو اوس میں کیڑا نہ پیدا ہوگا اور تخم خربزہ کو گلاب میں رکھیں بعد ازان اوسکو بووین تو خربزہ میں خوشبو گلاب کی ہوگی حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے حدیث شریف منقول ہے کہ فرمایا جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ کھاؤ تم خربزہ کو اسلیے کہ پانی اوسکا رحمت ہے اور شیرینی اوسکی شیرینی جنت سے ہے اور جو شخص ایک لقمہ خربزہ کا تناول کرے لکھتا ہے اللہ پاک ہزار نیکیاں اور محو فرماتا ہے اوسکے نامۂ اعمال سے ہزار برائیاں اور بلند فرماتا ہے واسطے اوسکے ہزار درجے اسلیے کہ خربزہ میوہ ہاے جنت سے ہے اور وہب ابن منبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خربزہ طعام اور شراب اور فاکہہ اور خلال اور اشنان اور ریحان ہے معدہ کو پاک کرتا ہے اور رنگ کو صاف اور اشتہا پیدا کرتا ہے شیخ نے لکھا ہے کہ خربزہ جلد کو صاف کرتا ہے تخم اسکا چھائیں وغیرہ داغہاے جسم کو دفع کرتا ہے پوست اسکا نزلہ کو آنکھ سے دور کرتا ہے اور بعض نے لکھا ہے کہ کھانا اسکا کثرت سے سنگ مثانہ کو دفع کرتا ہے بلبوس

یہ بھی ایک قسم کی پیاز ہے مگر گرہ اسکی چھوٹی ہوتی ہے مشابہ پیاز نرگس کے ہے پتے اسکے مثل گندنے کے پتے کے ہوتے ہیں اور پھول اسکا مانند گل بنفشہ کے ہوتا ہے شیخ نے لکھا ہے اگر اسکو داغہاے جسم پر ضماد کریں تو سفید ہو اور زردی بہشتہ پاکیان کو مسوں کو نافع ہے اور کھانا اسکا قوت باہ کو زیادہ کرتا ہے

صورت درخت بلبوس کی یہ ہے



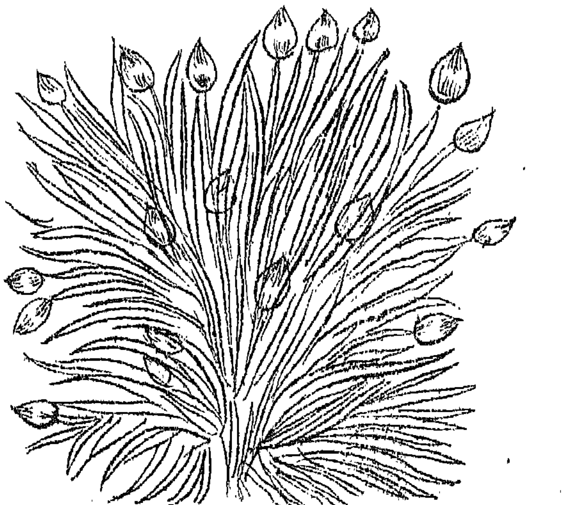
بنفسج یہ گھانس مشہور ہے مقام سایہ دار میں پیدا ہوتی ہے خوشبو اسکی دماغ کو مفید ہے اور استعمال اسکا صاحب خناق ورم الصبیان کو سودمند ہے شیخ نے لکھا ہے کہ صداع دموی کو گھٹاتا اسکا نافع ہے اور ضماد اسکا ورم چشم حار کو دور کرتا ہے اور عسر البول کو نفع کرتا ہے اور روغن

صورت درخت بنفشہ کی یہ ہے



سفتہ اوسکو تناول کرین مادہ منی زیادہ ہوگا جاحظ نے لکھا ہے کہ کثرت استعمال پیاز سے عقل مین فتور پیدا ہوتا ہے
لکھا ہے کہ ایک قوم امیر معاویہ بن سفیان کے پاس آئی امیر معاویہ نے اونکے واسطے طعام طلب کیا بعد ازان پیاز
طلب کی اور کہا کہ اسکو تناول کرو تمنے کبھی نہ کھایا ہوگا خاصیت اوسکی دفع سموم مین مشہور ہے اگر کوئی شخص پیاز کو
چھری سے تراشے تو بو اوسکی نہایت تیز ہوگی اور چھری کے سر مین ایک گرہ پیاز کی لگاوے بعد ازان چھری سے

صورت درخت پیاز کی یہ ہے



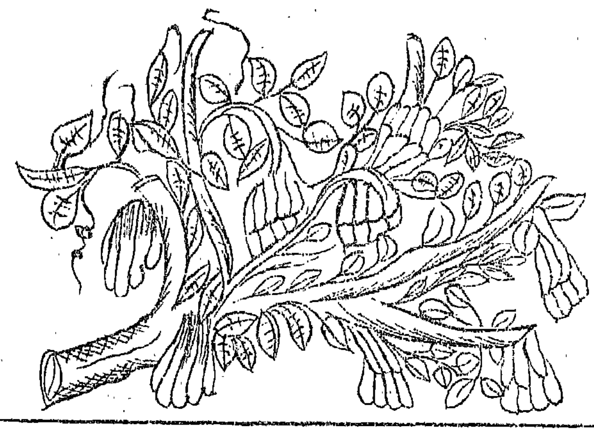
پیاز کو تراشی تو بو اوسکی تیز ہوگی شیخ نے لکھا ہے
کہ پیاز رنگ کو سرخ کرتی ہے اسلیے کہ پیاز
خون کو جلد کیطرف کھینچتی ہے تمام اقسام
پیاز کے مضرت آنہا ہے ناقص کو دفع کرتی ہین
اور زیادہ منی کو زیادہ او گزیدہ سگ دیوانہ کو
مصیبت ہے عصارہ اسکا آب برگ کو نافع ہے دیدہ
روشن کرتا ہے اگر بطور سرمہ کے لگاوین تخم اسکا
بموجب ہے شیخ اگر آنکھ مین لگاوین تو سپیدی چشم کو
دفع کرے اور اگر دانتہای جسم پر لگاوین یا کسی
عضو خاص پر داد التہاب کیواسطے استعمال کرین یا نمک کے ساتھ مسون پر لگاوین تو نفع بخشے اور کثرت سے
کھانا اسکا خواب لاتا ہے اور بواسیر زیادہ کرتا ہے اور پانی اسکا امراض گوش کو مفید ہے بطیخ یعنی خربزہ

صورت درخت خربزہ کی یہ ہے



اگر تخم اسکا دودھ اور شہد مین تر کرکے
بیو دین تو پھل نہایت شیرین ہوگا ملک
خوارزم مین شلغ شو اور اشتر غاز کو چاک
کرکے اوسکے درمیان مین تخم خربزہ رکھدیجے
آب کے خربزہ پیدا
ہین بدون اعانت شیرین اور لذیذ ہوتا ہے
ہوتا ہے اور نہایت مین بطور ہدیہ کے
تاجر وہان سے اطراف
لیجاتے ہین خوشبو اسکی نہایت تیز ہوتی ہے
قوت ادویہ کو دفع کرتی ہے جس مکان مین خربزہ ہوتا ہے خمیر وہان نہین اوٹھتا ہے فصل خربزہ مین شراب خوش نہین
آتی ہے اسلیے کہ خربزہ قوت خمیر شراب کو دفع کرتا ہے لکھا ہے اگر خربزہ کے کھیت پر رکھدین تو وہان کوئی

صورت درخت باقلا کی یہ ہے



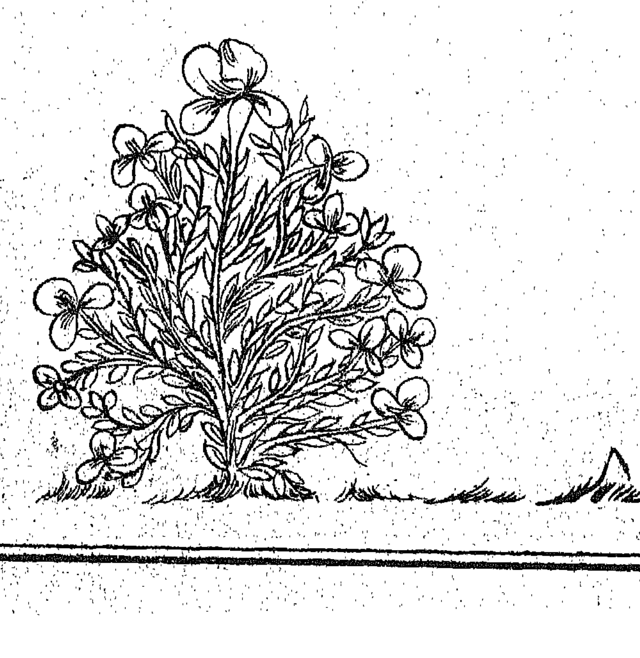
پیدا ہوتی ہے شاخین اسکی سرخ
سیاہی مائل ہوتی ہین اور پتی اسکی
مثل کرفس کی پتی کے ہوتی ہے اسمین
پھول نہین ہوتے ہین لکھا ہے کہ افراسیاب
نے سیاوش پسر کیکاوس کو قتلما
قتل کیا تھا اوسکے خون سے یہ گھانس
پیدا ہوئی ہے شیخ نے لکھا ہے
کہ پتی اسکی بواسیر اور سنگ مثانہ اور

صورت درخت پر سیاوشان کی یہ ہے



یرقان اور گزیدہ سگ دیوانہ اور سانپ
اور عسر البول وغیرہ کو نافع ہے
برنجاسف پتی اس گھانس کی
چھوٹی اور زرد یا سپید ہوتی ہے ایام گرما
مین پیدا ہوتی ہے صداع بارد کو ضماد
اسکا نافع ہے اور یہ گھانس کا ہم اور سدہ
کو مفید ہے اور بچہ مردہ کو شکم سے دفع کر دیتی
ہے اور اسکو زخمہا تازہ پر چھڑکین تو

صورت درخت برنجاسف کی یہ ہے



مفید ہے **بصل** یعنے پیاز لکھا ہے کہ پیاز
تخم سے پوست جدا کرکے اگر اسکو
بوئین تو پھل اوسکا اچھا ہوگا اور جسقدر
کھیت اسکا نشیب مین ہوگا قوت
اسمین زیادہ ہوگی اگر وقت طلوع ثریا
کے پیاز کو کھیت سی نکالین تو پیاز بزرگ افتد
ہوگی اور اگر شہد مین ملا کر آنکھ مین لگاوین
تو نظر تیز ہوگی اور ضعف کو مفید ہے
اگر آب پیاز کو شہد مین پکاوین اور ایک

صورت درخت بادروج کی یہ ہے



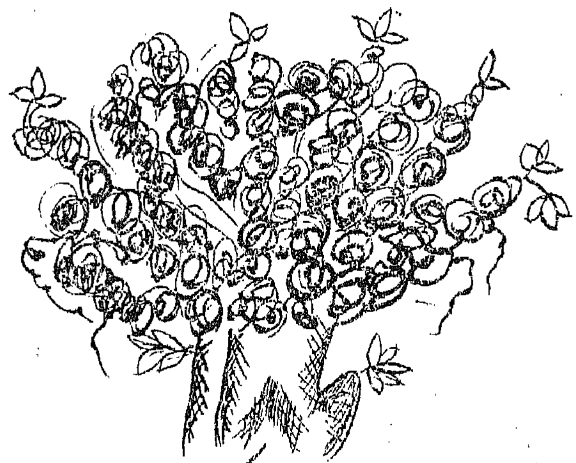
صورت درخت بادنجان کی یہ ہے



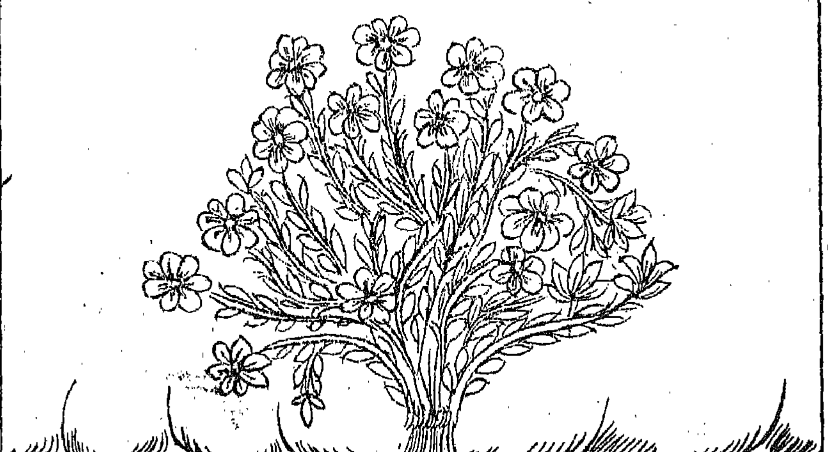
الا کھانا اسکا تیرگی چشم
کو مضر ہے تخم اسکا
عسر البول اور گزیدہ عکس
اور عقرب اور مار
آبی کو نافع ہے
بادنجان اگر سایہ
مین خشک کرکے
بعد ازان گاے کی
چربی کے ساتھ پیسکر
عورت ناکتخدا پر ضماد
کرین تو پستان
اوسکی سنگ اور
آدمی سخت ہونگی
شیخ نے لکھا ہے
کہ استعمال اسکا
سدہ پیدا کرتا ہے
اور معین خلط سودا
ہوتا ہے اور رنگ
چہرہ کو سیاہ کرتا ہے
اور بعض نے لکھا ہے
کہ درد خاصرہ پیدا
کرتا ہے اور بعض نے
لکھا ہے اگر کوئی شخص
چاہے کہ بادنجان
زمانہ دراز تک
رہے اور خراب
نہو تو اوسکو
خاک کے نیچے
رکھدے یا چربی
مین ملا کر لٹکا دے
باقلا یعنی لوبیہ لکھا
ہے کہ اگر اسکے تخم کو قبل

بونے کے نطرون مین ڈال دین تو سب سے پیشتر پھل لاویگا پھول اسکا غم و حزن پیدا کرتا ہے اگر اسکو دیکھا کرین اگر اوسکو سیسہ کے ہاون مین پیسکر آفتاب کی تمازت مین رکھدین تو خضاب معقول ہو جاوے پھل اسکا ظلمت دیدہ اور خواب پریشان لاتا ہے جاحظ نے لکھا ہے کہ اسکو بکثرت کھانا عقل کو خراب کرتا ہے اور اگر لہسن کے ساتھ یا بعد لہسن کے کھاوین تو بو اوسکی دفع ہو جایگی اور اگر باقلا دجاج کو کھلاوین تو بیضہ نہ دیگی شیخ نے لکھا ہے کہ اگر باقلا کی قاش کرکے خون جاری پر رکھین تو خون موقوف ہو جاویگا اور پوست اوسکا اگر بالون پر لگاوین تو بال باریک ہونگے اور اگر لڑکا نابالغ اپنے اون مقامون پر لگاوے کہ جہان بال نکلنے والے ہون تو وہان بال نہ پیدا ہونگے اور اگر بالون کو قطع کرکے چند مرتبہ اسکو لگاوین تو کبھی بال نہ پیدا ہونگے اور اگر باقلا کو مع پوست پیسکر چہرہ پر لگاوین تو جھائین دور ہو جاویگی اور رنگ چہرہ کا صاف ہو جائیگا **پرسیاوشان** یہ گھانس نہر اور حوض وغیرہ مین کنارون پر

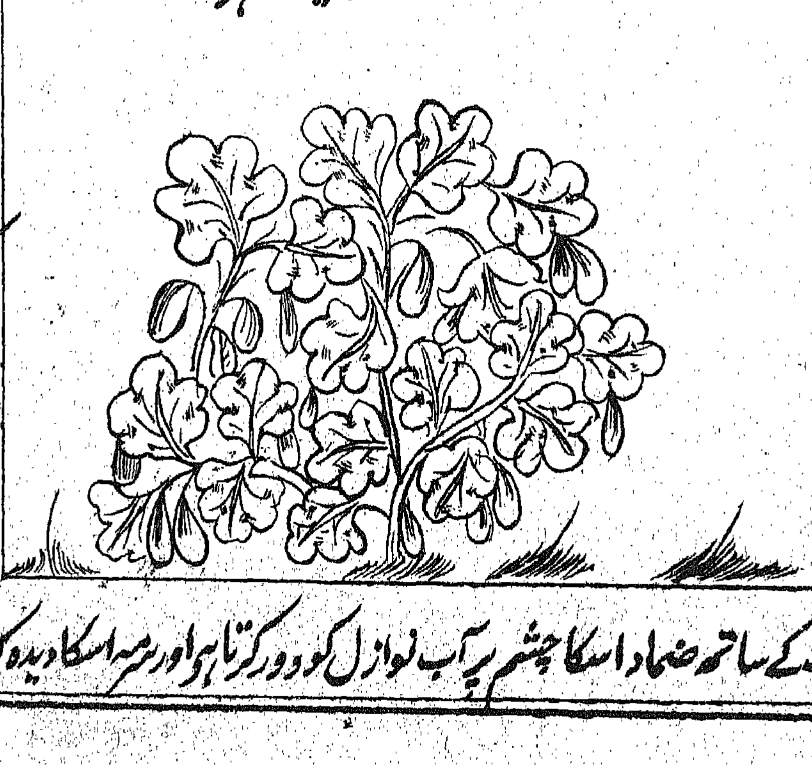
صورت درخت اکشوث کی یہ ہے



صورت درخت بابونہ کی یہ ہے



صورت درخت بادرنجبویہ کی یہ ہے

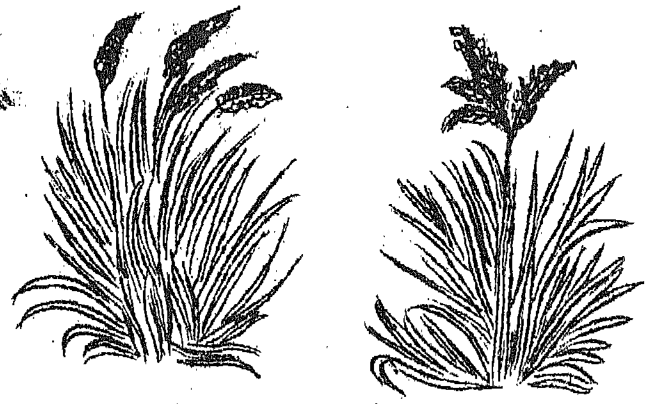


بابونج بھی کہتے ہیں گاؤسر
پتے اوسکے چھوٹے
اسکے زرد یا سرخ
لکھا ہے کہ صداع
ہے بچہ مردہ کو شکم
اور قولنج کو مفید ہے
بادرنگ بویہ کہتے
کہ بچھو اس سے
اور دہن میں اس سے
اور جرب سوداوی
خناق وغیرہ کو
بعض نے لکھا ہے
کرتی ہے اور جملہ
و بلغمی کو نافع ہے
جوک بھی کہتے
اسکو بابری بھی
عقرب کو مفید ہے
کثرت سے ضعف
اور اسکے سونگھنے
آتی ہے لکھا ہے
کیڑے پیدا ہوتے
اسکو چبا کر دھوپ
اسمیں کیڑے پیدا
لکھا ہے کہ عصارہ

معروف و مشہور ہے
ہوتے ہیں اور پھول
ہوتے ہیں شیخ نے
اور عسر البول کو نافع
سے نکالتی ہے
بادرنجبویہ فارسی میں
ہیں شیخ نے لکھا ہے
ہلاک ہو جاتا ہے
خوشبو پیدا ہوتی ہے
اور تفریح قلب اور
مفید ہے اور
کہ ذہن کو صاف
امراض سوداوی
بادروج اسکو
ہیں اور ہندی میں
کہتے ہیں گزیدہ
اور استعمال اسکا
بصر پیدا کرتا ہے
سے چھینک
کہ اسمیں سے
ہیں اگر کوئی شخص
میں رکھدے تو
ہونگے شیخ نے
اسکا نکسیر کو نافع ہے

خصوصاً کہ شراب کے ساتھ ضماد اسکا چشم پر آب نوازل کو دور کرتا ہے اور سرمہ اسکا دیدہ کو روشن کرتا ہے

صورت درخت اشنان کی یہ ہے



افسنتین شیخ نے لکھا ہے کہ اس گھانس کو
پارچہ ہا پوشیدنی اور پوستین میں
رکھتے ہیں تا کہ اونمیں کیڑا نہ پیدا ہو
اور اگر اسکو روشنائی میں ملادیں تو رنگ
روشنائی کا امتداد ایام سے متغیر نہو
اور اگر کاغذ پر لکھیں تو کاغذ انقضائے
زمانہ دراز سے پارہ پارہ نہوگا چہرہ کو
خوش رنگ کرتی ہے اور داء الثعلب اور آثار زخم کو کہ ظاہر جسم پر باقی ہوں دفع کرتی ہے اور فساد

صورت درخت افسنتین کی یہ ہے



ہوام سے مامون رکھتی ہے
اقحوان فارسی میں اسکو بابونہ گاو
اور بابونہ گاو چشم کہتے ہیں شاخیں
اسکی باریک اور پھول اسکے سفید
اور گاہے سرخ ہوتے ہیں شیخ نے
لکھا ہے کہ نواصیر کو مفید ہے اگر کوئی
اسکو کثرت سے سونگھے تو اوسپر خواب طاری ہوگا اور بواسیر اور درد قولنج اور درد مثانہ کو نافع ہے

صورت درخت اقحوان کی یہ ہے



اکشوث ایک گھانس ہے
کہ پتے اوسکے نہیں ہوتے درخت پر
پیچیدہ ہوتی ہے ذائقہ اوسکا
تلخ ہے لوگ درخت سے جدا کرتے
خشک کرتے ہیں کبھی درخت
انگور پر پیچیدہ ہوتی ہے ثمر
اوسکا بھی تلخ کرتی ہے
تخم اوسکا سفید ہوتا ہے
سرکے ساتھ فواق
یعنی ہیچکی کو مفید ہے عرق اسکا یرقان اور ادرار بول اور حیض اور تپ ہائے کہنہ اور درد شکم کو نافع ہے



اسقیل
نصف درہم مسہل ہے
وکشندہ ہی اور رعشہ کو بھی
سر اگر شالیل پر طلا کرین نافع ہے
عرق النسا کو مفید ہے دانتونکو
دفع کرتی ہے اور مجلی بصر ہے
اسکو باندھے ورم طحال مین
سود مند ہے اگر اسکو

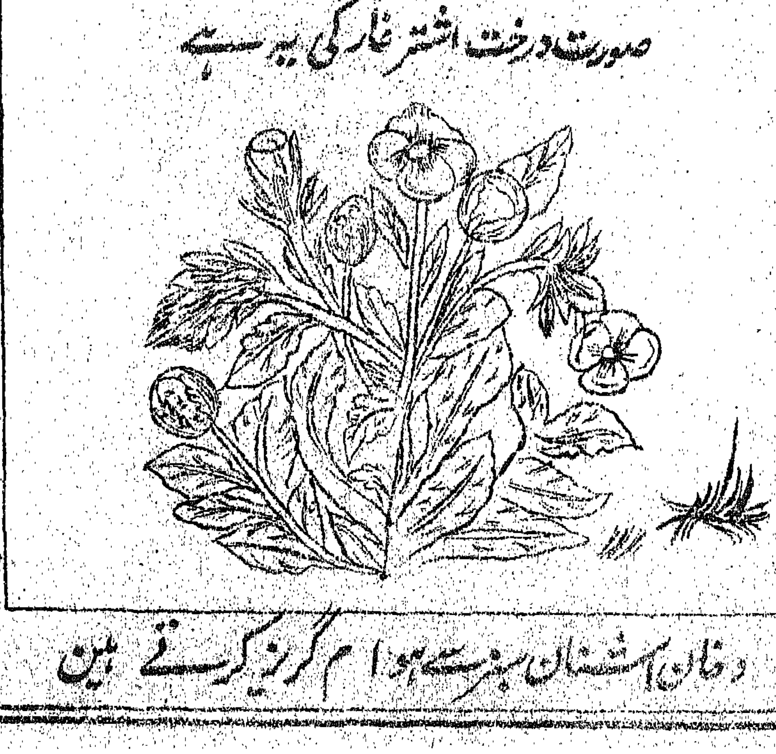
اسکو بصل الفار ہندی کانڈہ
کہتے ہین شیخ نے لکھا ہے
اور صداع اور مالیخولیا او
سخت کرتی ہے اور بدبو دہن سے
اگر صاحب طحال ایک روز
تخفیف معلوم ہوگی اور استسقا
مکان مین آویزان کرین ہوام

اوس مکان مین نہ آوینگے اور بعض کے نزدیک گزندہ مار کو مفید ہے


صورت درخت اسقیل کی یہ ہے

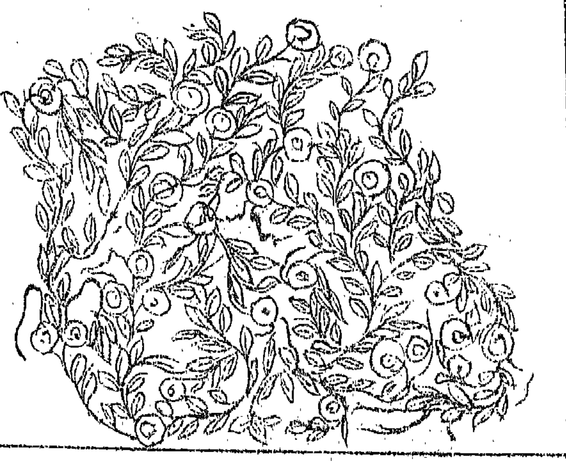
اشترغار ہندی مین
کہتے ہین یہ گھانس
اور عرق اسکا معدہ
پیدا کرتا ہے اور ہاضم
لاتا ہے اور دماغ کو
اس گھانس سے
صاف کرتے ہین
کرتی ہے اقسام
سپید اکثر امراض کو
خرالعصافیر کہتے
بقدر ایک درہم
مفید ہے اور تین
نافع ہے اور سہال
دندان کی ہے اور
اور پانچ درہم اسقاط
اور دس درہم

اسکا اونٹ کٹارہ
تپ ربع کو نافع ہے
کو مفید ہے اور شہوت کو
سے الانعشیان
مضر ہے اشنان
دھوبی کپڑے سے
میل کو خوب دور
اسکے بہت ہین
نافع تر ہے کہ اوسکو
ہین بعد ازان سبز
کے عسر البول کو
درہم استسقا کو
لاتی ہے اور مجلی
ہر بکو دفع کرتی ہے
حمل مین موثر ہے
زہر قاتل ہے اور

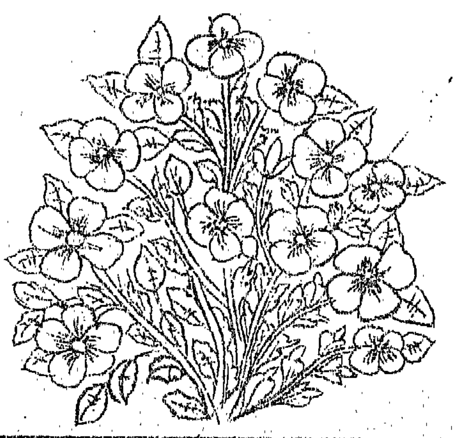

صورت درخت اشترغار کی یہ ہے

دخان اشنان سبز سے ہوام گریز کرتے ہین

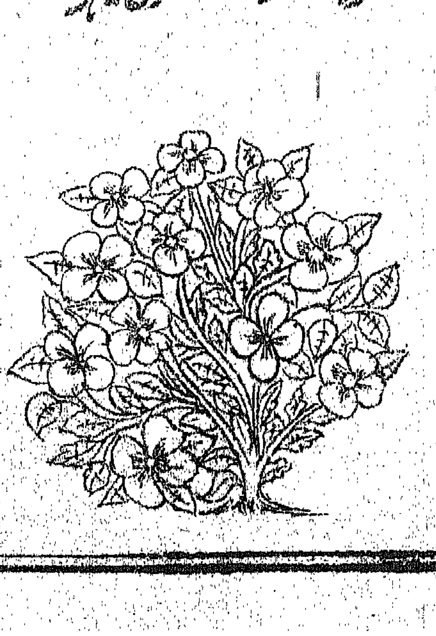
ہر کہ ورق اسکا چھوٹا اور
سفید ہوتا ہے پھول اسکا
اور کبھی لاجوردی جس عضو
آکے یہان اس گھانس کا
آتا ہے اور ... کبھی ...
کرین صرع کو مفید ہے
نافع ہے اذریون پھول
اور ... سکے درمیان ...
لگتا ہے کہ اگر اسکو ...
مین لگاوین تو نافع ہے
تمام سمیات کو مفید ہے
زیادہ تر نافع ہے ...
سکو اگر زن حاملہ حمول
اذریون ہووے وہان جاوے
آذخر گھانس مشہور ہے
معدہ ہے اور خارش
دروشتانہ اور درد دندان کو
ہونا فع ہے آرشہ
کہتے ہین استعمال
کرتا ہے اور جسم کو
معلوم ہوتے ہین ...
اسکا کھانے فی الحال
پیدا ہوا استفا نافع
درد پشت اور ... سینہ
اور تخم اسکا تپ ... رجوع



صورت درخت اذن الفار کی یہ ہے



صورت درخت اذریون کی یہ ہے



صورت درخت اذخر کی یہ ہے

شاخ اوسکی باریک ہوتی ہے
زرد ہوتا ہے اور کبھی آسمانی
مین کانٹا وغیرہ ... گیا ہو
ضماد کرین تو وہ کانٹا نکل
الیتام ہوتا ہے اگر اسکی جنبال
اور شراب کے ساتھ گزیدہ ہوام
اسکا نہایت سرخ ہوتا ہے
سیاہی ہوتی ہے شیخ نے
مین پھیکر دار الثعلب
خاک اسکی عرق النسا کو
خصوصاً گزیدہ ہوام کو
حکیم نے لکھا ہے کہ اذریون
کرے یا جس مکان مین
استفاط حمل کرے گی
خوشبودار ہوتی ہے مقوی
اور ادرار بول وحیض
کرے بسبب برودت کے
فارسی مین اسکو بیخ
اسکا چہرہ کو روشن
اور خوابہائے خوش
زہر ہے جو شخص پست
درد سر مین اور زبان مین
یعنی بالک یہ گھانس
اور سعال کو مفید ہے
قلب کو نافع ہے مقدار استعمال

اور خوبصورت اور خوشبودار ہوتا ہی لکھا ہی کہ پہلا پھول جو غنچہ سے نکلا ہو اگر اوسکو تین انگلیون سے توڑے
اور دست چپ سے آنکھ پر ملے تو درد چشم سے اوس سال محفوظ رہے گا اگر گلاب پر کی شبنم جمع کرکے بطور
سرمہ کے آنکھون مین لگاوین تو روشنی چشم کی زیادہ ہوگی شیخ نے لکھا ہے کہ گلاب سے بدبو عرق بدنکی
دفع ہوتی ہے اور اگر برگ گل کو پیسکر ثالیل یعنی مسون پر لگاوین تو دفع ہون گے اگر کسی عضو جسم مین خار
وغیرہ لگیا ہو یا اوسکے زخم مین درد ہو تو ضماد اوسکا مفید ہی بشرطیکہ تازہ ہو اور صاحب کام کو مضر ہے جو
گل کے بستر پر راحت کرے قوت باہ اوسکی کم ہو جاویگی اور جعل ایک جانور ہے سرگین مین پیدا ہوتا ہی اسکی
خوشبو سے ہلاک ہو جاتا ہے اور اسیطرح جو حیوان کہ بدبو سے پیدا ہوتا ہے اسکی خوشبو سے ہلاک ہو جاتا
ہی عرق اسکا خون جاری ہین کو دفع کرتا ہی اگر کوئی شخص پھول اسکا بلّی کی ناک مین مل دے تو وہ بیمار ہو جاویگی
اور عجب نہین ہلاک ہووی

صورت درخت گلاب کی یہ ہی



یاسمین

پھول اسکا سپید اور زرد اور ارغوانی ہوتا ہی اور بہی پھول اسکا پھل ہی شیخ نے لکھا ہی کہ پھول اسکا داغہای بدن کو دفع کرتا ہے اور اکثر سونگھنا اسکا یرقان و صداع پیدا کرتا ہی الا صداع بلغمی کو تحلیل کرتا ہی اور بعض لوگون نے لکھا ہی کہ بو اسکی رعشہ و فالج و لقوہ و عرق النسا کو مفید ہی روغن اسکا محرور المزاج ناک سے خون جاری کرتا ہی اور ضماد اسکا مقام بول پر عسر البول کو مانع ہی واللہ اعلم بحقیقۃ الحال

صورت درخت یاسمین کی یہ ہی



قسم دوسری نباتات نجوم کے بیان مین

تعریف اوسکی تقسیم نباتات مین سابق ذکر کیگئی عقل عقلا اور فہم اذکیا عجائب حشائش اور ضبط فوائد سے عاجز و قاصر ہی الا جسقدر کہ مشہور ہین اور کتب سے معلوم ہوتی ہین اونکو اس مقام مین بہ ترتیب حروف معجم کے بیان کیا

اذن الفار ایک گھاس

تو درخت میں ثمر ہوگا بوجہ فراق کے اصمعی نے اہل یمامہ سے ایک حکایت بیان کی ہے کہ اون لوگوں نے بیان کیا کہ ہمارے مساکن کے قریب میں ایک باغ تھا ہمیشہ پھلتا تھا ایک سال اوسمین پھل نہ آیا ہم ایک مرد واقف کار کو لائے وہ شخص درخت پر چڑھا اور اوسکو دیکھکر کہنے لگا کہ اسمین کوئی علت معلوم نہیں ہوتی ہے اوسکے بین پاس دیکھنے لگا ایک نخل نر دیکھا اپنی وسعت سے کہا کہ یہ مادہ اوس نر پر عاشق ہے اگر اون دونوں کو قریب کرو تو البتہ یہ درخت پھلیگا ہمنے ایسا ہی کیا وہ درخت اوس سال پھلا لکھا ہے کہ درمیان نخل اور سرو کے دشمنی ہے جہان درخت سرو ہوتا ہے درخت خرما وہان نہیں ہوتا ہے جو شخص ان ملک غیر سے آتا ہے اولاد اوس سے دریافت کرتے ہیں کہ تیرے پاس چوب سرو تو نہیں ہے اگر چہ بسبب بھی اوسکے پاس ہوتی ہے لے لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ درخت خرما کو سرو سے عداوت ہے اگر یہ لکڑی وہان لیجاؤ گے تو ہمارا نقصان ہوگا اور عجائب نخل سے ایک یہ امر ہے کہ اگر اسکی لکڑی جلادیں تو کوئلہ نہیں ہوتا ہے جیسے انسان کا گوشت جلنے سے کوئلہ نہیں ہوتا ہے اگر اسکی شاخ کو بطور لکڑی کے مکان میں لگاویں تو پارہ پارہ ہوگی اور اگر شاخ کو درمیان سے شق کریں اور ایک شق کی پشت پر دوسری شق کی پشت کو رکھیں تو مکان زیادہ دراز تک رہیگا پتے اسکے بوے لہسن کو دفع کرتے ہیں اور پھل اسکا قوی کرتا ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ فرمایا آپ نے عجوہ بہشت سے ہے جو شخص ہر روز سات عجوہ نہار کھایا کرے زہر سے شفا پائے اور عجوہ ایک قسم ہے خرمے کی لکھا ہے یہ درخت بعد چالیس برس کے پھلتا ہے شیخ نے لکھا ہے کہ بسر یعنی خرماے خام کا استعمال کثرت سے صداع اور تپ ولرزہ پیدا کرتا ہے اور بسر سوختہ اور نمک بن دندانوں کو مضبوط کرتا ہے اور رطب یعنی خرماے پختہ تر و تازہ مادہ منی کو زیادہ کرتا ہے اور طبع کو نرم بہتر ہے اعور زنونکی لیے بعد ولادت کی ہے

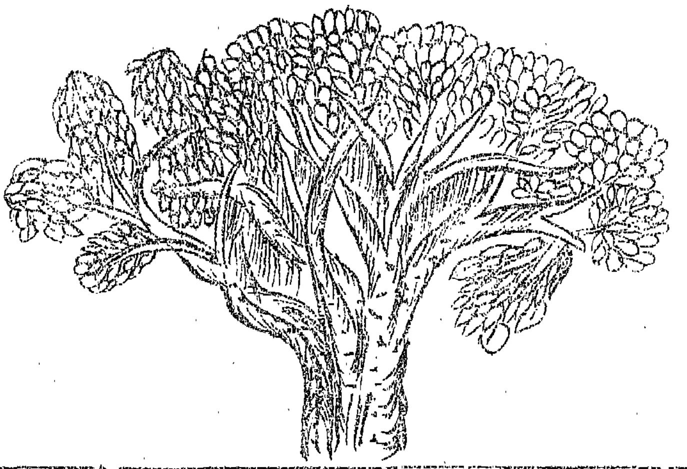
صورت درخت خرمے کی یہ ہے



ورد یعنی گلاب
کہ درخت گل جلد
گرم پانی دیا کریں
کے وقت تھوڑی
رکھدیں تو پھول
خوشبودار ہوگا
سے سانپ
کسی شخص کو درخت
زہر اوسکا نہ ہوگا اور
اسکے پھول ہیں

لکھا ہے کہ اگر چاہیں
پھوڑ تو اوسمین
اور اگر درخت لگانے
پیاز اوسکی شاخ کہین
اوس درخت کا بہت
اس درخت کی لکڑی
بھاگتا ہے اگر سیاہ
گلاب کے قریب گاڑ تو
پھل اس درخت کے
پھول اسکا بہت عمدہ

صورت درخت بیر کی یہ ہے



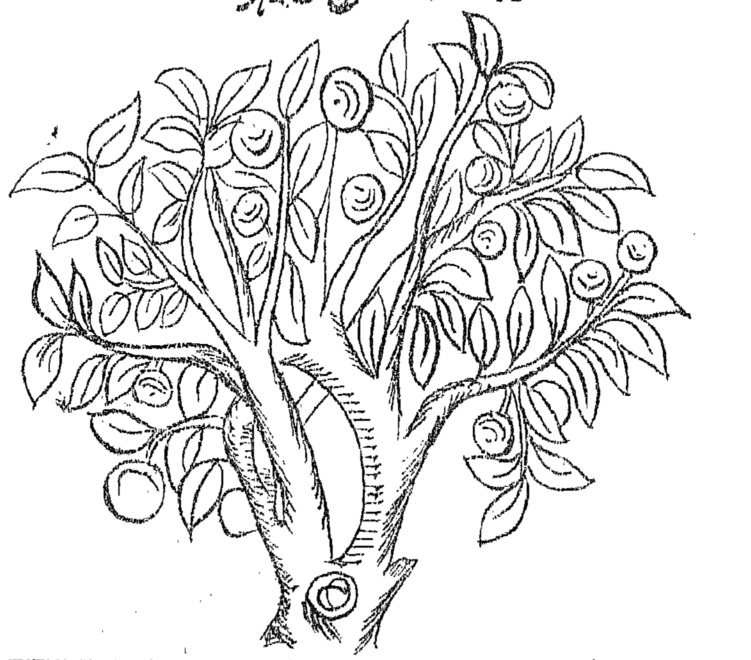
اگر سر اور تن
کرتے ہین تو
دراز ہوتے
نہین ہوتے
دافع حرارت
مسرح کرتا ہے
اور تشنہ ہوتا ہے
اسکا خون
کرتا ہے اور
سر کے بسبب شفا ہے

ہین بلکہ جام
بال قوی اور
ہین اور شگافتہ
ہین گوند اوسکا
ہے اور بالونکو
پھل اسکا شیرین
خشک پھل
روان کرتا ہے
اوس مین سہال کے
معدہ کے ہوے

دفع کرتا ہے اگر اسکے پھل اوسکے پوست سے جدا کرکے مع تخم تناول کرین نخل یعنی درخت خرما یہ درخت مبارک ہے سواے ملک اسلام کے اور کہین نہین ہوتا ہے باوجودیکہ ملک ہند و حبشہ و نوبہ گرم سیر ہین الا وہان نہین پیدا ہوتا ہے اوسکا پاک نے اہل اسلام کو اس شجر کے ساتھ مکرم فرمایا ہے حدیث شریف مین آیا ہے کہ گرامی رکھو عمہ اپنے کو مراد نخلہ سے ہے آپنے اسکو عمہ اسوجہ سے فرمایا کہ بعد ترتیب کالبد آدم علیہ السلام کے جو خاک باقی رہی تھی اوس سے اس درخت کو خالق عالم نے پیدا کیا ہے یہ درخت استقامت قد اور نر و مادہ ہونے مین مشابہ انسان کے ہے اگر سر اوسکا تراش ڈالین یہ درخت ضائع ہو جاتا ہے اور یہ درخت حاملہ ہوتا ہے بخلاف اور درختون کے جو پھل اسمین پہلے سال پیدا ہوتا ہے اوسمین بو نطفہ انسان آتی ہے اگر اوسمین سے ایک شاخ جدا کرلین پھر وہان پر شاخ نہین نکلتی ہے مثل اعضا انسان کے اور اوسپر ریشہ ہوتے ہین جیسے انسان کے جسم پر بال ہوتے ہین لکھا ہے کہ جو نخل نہ پھلتا ہو لیں ایک شخص تبر لیکر اوسکے کاٹنے کو جاوے اور دوسرے شخص سے یہ بیان کرے کہ مین اس درخت کو گراے دیتا ہون اسوجہ سے کہ اسمین پھل نہین آتا ہے اور دوسرا شخص اسکو منع کرے اور کہے کہ یہ درخت مبارک ہے اس سال پھلے گا پھر وہ شخص تبر دار کہے کہ نہ پھلیگا اور دو تین ضرب اوسپر لگا دے وہ دوسرا شخص اوسکا ہاتھ پکڑ کے کہے کہ امسال صبر کر اگر یہ درخت اس سال نہ پھلے تو سال آیندہ تو یہ درخت گرا دینا پس اگر یہ شخص تبر دار اوسکے کہنے سے اوس سال چلا آویگا تو اوس سال سے اوسمین پھل بہت آویگا صاحب فلاحتہ نے لکھا ہے کہ اگر نخل مذکور اور اناث یکجا ہون تو ثمر اور حمل اونمین بہت ہوگا اسلیے کہ اونمین محبت ہوتی ہے اور اگر دو مین سے ایک کو قطع کرین

نفع ہوتی ہیں
مقعد کی اور دماغ
جوز ہندی بھی
عربانی کہتے ہیں
درخت خرما کی
تمر اوسکا
شبیہ تا شیر
اسکے پھل پر
اوس ریشہ کی
ہیں اور کشتیاں

صورت درخت نارنج کی یہ ہے



شگوفہ اوسکا
ہے نارجیل اسکو
کہتے ہیں اہل
درخت نارجیل
مشابہ ہے لیکن
نارجیل ہوتا ہے
خاک اور ریشہ کے
ریشہ بہت ہوتا ہے
ریسمان بنا کے
اوس سے

باندھتے ہیں اسلیے کہ وہ رسی پانی میں کم گلتی ہے مغز اسکا لذیذ اور شیرین ہوتا ہے اگر تازہ ہو اور جب کہنہ ہو جاتا ہے آبلہ ہاے جسم کو نافع ہوتا ہے اور کھانا اوسکا مادہ منی کو زیادہ کرتا ہے خصوصاً شکر کے ساتھ اور روغن اسکا دافع بواسیر ہے حکیم بلیناس نے لکھا ہے کہ ریشہ اوسکا اگر بجاے فتیلہ کے چراغ میں ڈالیں اور اوس چراغ کو مجلس میں رکھیں تو مجلس میں کسی شخص کو جلد نیند نہ آویگی شیخ نے لکھا ہے کہ نارجیل مبہی ہے اور روغن اوسکا دافع بواسیر ہے خصوصاً اگر کہنہ ہو

بنق فارسی
اور ہندی میں
کہ اگر اسکے تخم کو
میں چند روز
تو اوسکے پھل
آویگی اور اگر
شہد اور دودھ
خشک کریں
بو دیں تو پھل
شیرین ہوگا

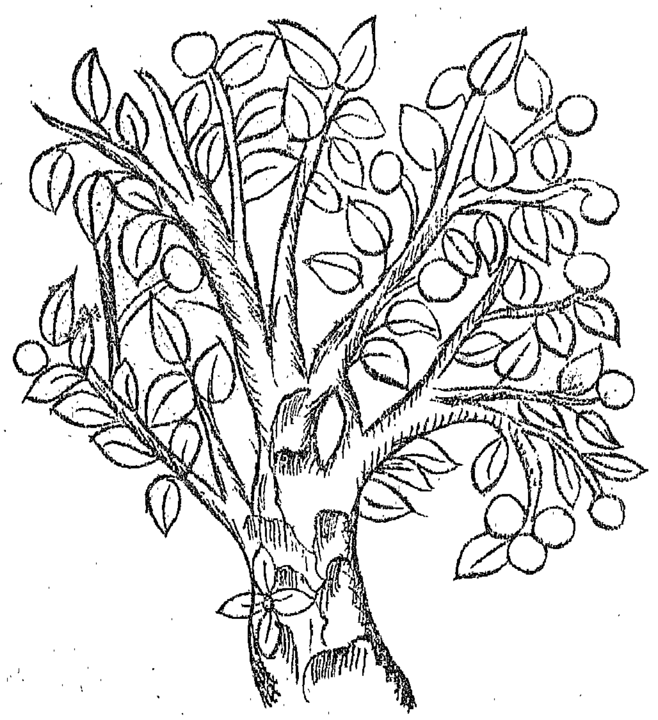
صورت درخت نارجیل کی یہ ہے



میں اسکو گلنار
کہتے ہیں لکھا ہے
عرق گلاب
تر کر کے بو دیں
سے بوی گلاب
اسکے تخم کو
میں تر کر کے
بعد ازاں اوسکو
اوسکا بہتر اور
اسکے پتے کو

یہ درخت ملک
ہوتا ہے اور
مین پیدا ہوتا
عریض اور
بمقدار زمین گز کے
گز کے اور بلندی اس
قد آدمی سے
ہے اور شاخین
مین ہمیشہ
درخت بار آور
پھل پختہ
ناقص ہو جاتا ہی

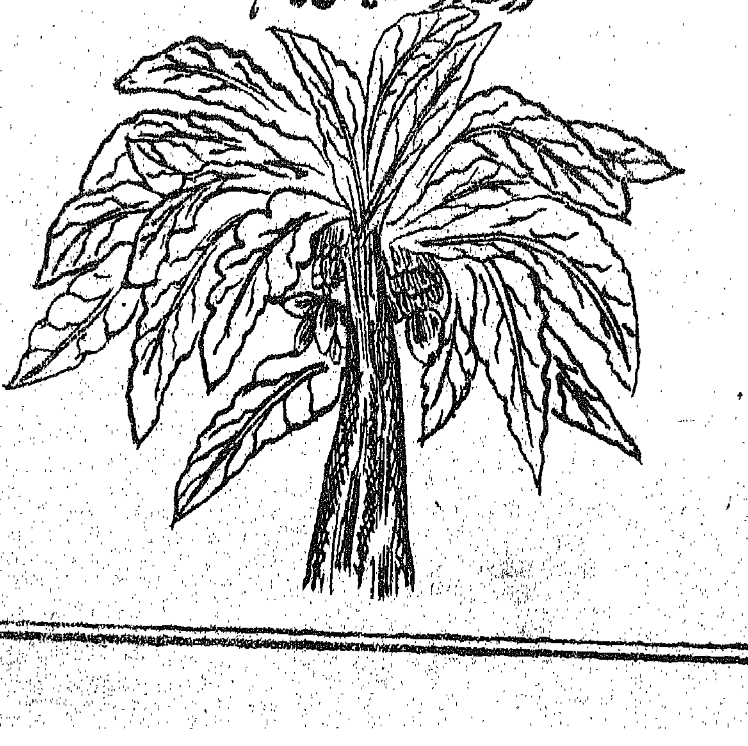
صورت درخت زرد آلو کی یہ ہی



موز یعنی کیلہ
گرمسیر مین
اکثر جزیرون
ہے تیغے اسکے
طویل ہوتی ہین طول
اور عرض بمقدار دو
درخت کی بمقدار
کچھ زیادہ ہوتی
اوسکی گرد جڑ
نکلتی ہین جب
ہوتا ہے اور
ہوتا ہی وہ درخت

اوسکو قطع کر ڈالتے ہین اور اوسکی شاخونکو پرورش کرتے ہین اونمین بھی بطور سابق شاخین نکلتی ہین ایکبار درخت ایک مرتبہ سے زیادہ بار آور نہین ہوتا ہے اسکے پھل کا مزہ مشابہ انگور کے مزہ کی ہوتا ہی شیخ نے لکھا ہی کہ کیلہ سے پیشاب بہت ہوتا ہی اور قوت باہ زیادہ ہوتی ہی الا اسکی مداومت سے سدہ پیدا ہوتا ہی اور بعض نے لکھا ہی کہ استعمال کیلہ کا طبیعت کو نرم کرتا ہی اور سوزش سینہ اور حلق کو مفید ہی

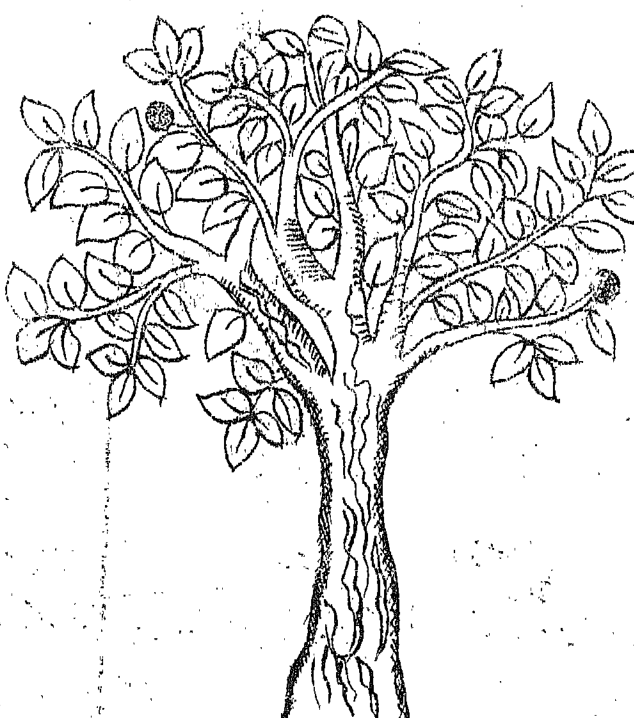
صورت درخت کیلہ کی یہ ہے



نارنج یہ درخت
مین ہوتا ہے
درخت ترنج کے
لگا وین تو شیرینی
سے مبدل ہو
چبانا دہن مین
کرتا ہے اور
کی بو دور کرتا ہی
اثر ہی اور چھیلیان

بھی ملک گرمسیر
لکھا ہی کہ اگر
نیچے نرگس
ترنج کی شیرینی
اسکے ورق کا
خوشبو پیدا
پیاز اور لہسن
اور تخم مین بھی
اوسکی بو سے

صورت درخت لیموکی یہ ہے



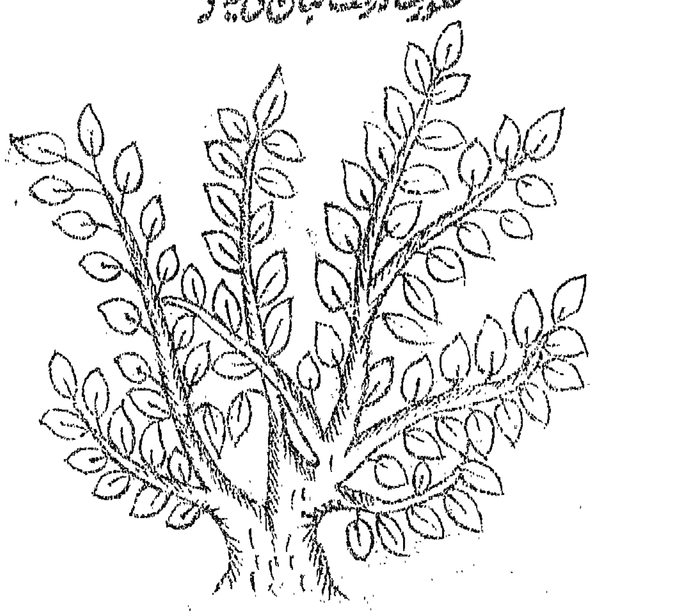
پوست کھایا جاتا ہے یا مغز حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ کوئی نبی انبیا اللہ سے ایک قوم کی طرف مبعوث ہوا پس قوم اونکے ساتھ ایمان نہ لائی اوس دن قوم مین ایک دن عید کا تھا سب لوگ اوس دن جمع ہوتے تھے اونکے پیغمبر بھی وہان

تشریف لائے اور دعوت اسلام کی قوم نے کہا کہ اگر تم پیغمبر سچے ہو اللہ پاک سے دعا کرو کہ اس چوب خشک سے میوہ تر و تازہ ہمکو عنایت کرے کہ رنگ اوسکا ہمارے کپڑون کے رنگ سے مشابہ ہو یعنی زرد پس پیغمبر نے دعا کی اوسیوقت اوس چوب خشک مین پتے سبز پیدا ہوئے اور فی الحال پھل لگے وہ پھل زردآلو تھے پس جس شخص نے اون پھلون کو اس ارادہ سے تناول کیا کہ ایمان لاوے تخم تک اوسکا شیرین تھا اور جس شخص کی نیت برگشتہ تھی تخم اوسکے زردآلو کا تلخ تھا چنانچہ اوسکے کندہی دندان کو کر بسبب ترشی کے دانتون مین پیدا ہوتی ہے نافع ہے ابن شیخ نے لکھا ہے کہ زردآلو تازہ سے تپ پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ اوسمین عفونت ہوتی ہے اور زردآلو خشک سے تپ دفع ہوتی ہے اور صفرا بھی دور ہوتا ہے لکھا ہے کہ ایک طبیب اور عطار دونون ساتھ جاتے تھے اثنائے راہ مین ایک شخص کو دیکھا کہ درخت لگا رہا ہے طبیب نے اوس سے پوچھا کہ کیا کرتا ہے اوسنے کہا کہ اپنے اور تمہارے واسطے عمل کرتا ہون مین اوسکے پھل سے نفع یاب ہوتا ہون اور تم اوسکی علت سے یعنی جب لوگ اوسکو کھاتے ہین بیمار ہوتے ہین اوسوقت طبیب کیطرف توجہ کرتے ہین اور طبیب اوسکو خشک کر کے عطار کو دیتے ہین عطار بھی اوس سے فائدہ ہوتا ہے اوسکے تخم کا روغن دافع بواسیر ہے اور مغز اوسکا بھی بلح اور امراض بلغمی کو مفید ہے

درخت بہت تھے ناگاہ ایک روز اوس باغیچہ سے ایک سانپ مثل مشک آب کے ظاہر ہوا سبکو تلاش ہوئی کہ کوئی
افسون گر اسکو آکر پکڑے بہزار خرابی ایک افسون گر آیا اوسکو مین نے کچھ خرچ بھی دیا اوسنے اپنی افسون گری
شروع کی وہ سانپ اوسکے سامنے آیا اور آتے ہی اوسکو کھایا فی الحال وہ مرگیا اوسکے مرنے کی خبر مشہور ہوئی مین نے
اوس سانپ کے خوف سے مکان اور باغ کو ترک کیا بعد مدت دراز کے ایک افسونگر میرے پاس آیا اور کہا کہ مین نے
سنا ہے تمہارے مکان مین کوئی سانپ ہے مین چاہتا ہون کہ اوسکو شکار کرون مین نے اوس سے حکایت
افسون گر سابق کی بیان کی اور کہا کہ مین نہین چاہتا ہون کہ تو بھی ہلاک ہو اوسنے کہا کہ وہ شخص میرا بھائی تھا
مین چاہتا ہون کہ اپنے بھائی کا بدلا اوس سانپ سے لون پس مین نے وہ باغ اوس شخص کو بتا دیا اور کوٹھے پہ
جاکر تماشا دیکھنے لگا اوس شخص نے ایک روغن اپنے پاس سے نکالا اور تمام بدن پر ملا بعد اوسکے ایک اور روغن
نکالا اوسکو آگ پر رکھا بعد تھوڑے عرصہ کے وہ سانپ مثل خم کے نکلا جب قریب افسونگر کے آیا اوسکو
دیکھکے بھاگا افسون گر نے اوسکا تعاقب کیا اور سانپ کو پکڑ لیا سانپ نے سر اپنا اولٹ کر اوسکے ہاتھ پر دانت
لگایا اور اپنی راہ لی مین اوس شخص کو اپنے مکان پر اوٹھا لایا وہ شخص اوسی شب کو ہلاک ہوا لوگون کو اور زیادہ
خوف طاری ہوا اور اکثر لوگون نے اوس بستی کی اقامت ترک کی بعد عرصہ دراز کے ایک اور افسونگر
وارد ہوا اور حال اوس سانپ کا دریافت کیا مین نے اوسکو منع کیا اوسنے بیان کیا کہ وہ دونون افسون گر
میرے بھائی تھے مجکو اونکا انتقام لینا ضرور ہے صورت اوسکی افسونگر سابق سے مشابہ تھی ناچار مین نے اوسکو باغ کا
نشان دیا اور مین اپنے اوسی مکان قدیم کے کوٹھے پر دریافت حال کے واسطے جا بیٹھا اوسنے بھی بدستور
سابق ایک روغن بدن پر ملا اور دوسرا آگ پر رکھا وہ سانپ سامنے ہوا افسون گر نے اوسکی پشت پر جاکر
اوسکو پکڑا اوسنے ایک انگشت افسون گر پر زخم دیا اوسنے فی الحال اوس سانپ کو ایک صندوق مین
کہ ہمراہ لایا تھا بند کیا اور انگلی اپنی تراش کر ایک روغن جوش کرکے اوسمین رکھدی بعد اوسکے افسون گر کو
اپنے مکان پر لایا وہان لڑکے لیموے سے بازی کرتے تھے اوسنے کہا تمہارے ملک مین یہ شے ہے مین نے
کہا بہت اوسنے کہا جسقدر ہو میرے واسطے لاؤ کہ ہمارے شہر مین لیمو مثل تریاک کے ہے مین نے کہا تمہارے
شہر کا کیا نام ہے اوسنے کہا عمان غرضکہ مین نے اوسکو بہت لیمو حوالے کیے اوسنے اونکا عرق زخم پر لگانا
شروع کیا حتی کہ اثر زہر جاتا رہا اور یہ سلامت رہا اوسنے کہا کہ جان بری میری بسبب لیمو کے ہوئی اگر میرے
بھائی لیمو پاتے تو ہلاک نہوتے بعد ازان اوس سانپ کو صندوق سے نکالکر سر اور دم اوسکی کاٹکر
پھینک دی اور اوسکو جوش دیکر روغن اوسکا نکال کر ایک شیشے مین رکھا اور اپنی راہ لی مشمش
یعنی زرد آلو لکھا ہے کہ اسکے پھل کو مع پوست و مغز کھاتے ہین بخلاف پھل اور درختون کے کہ خواہ اونکا

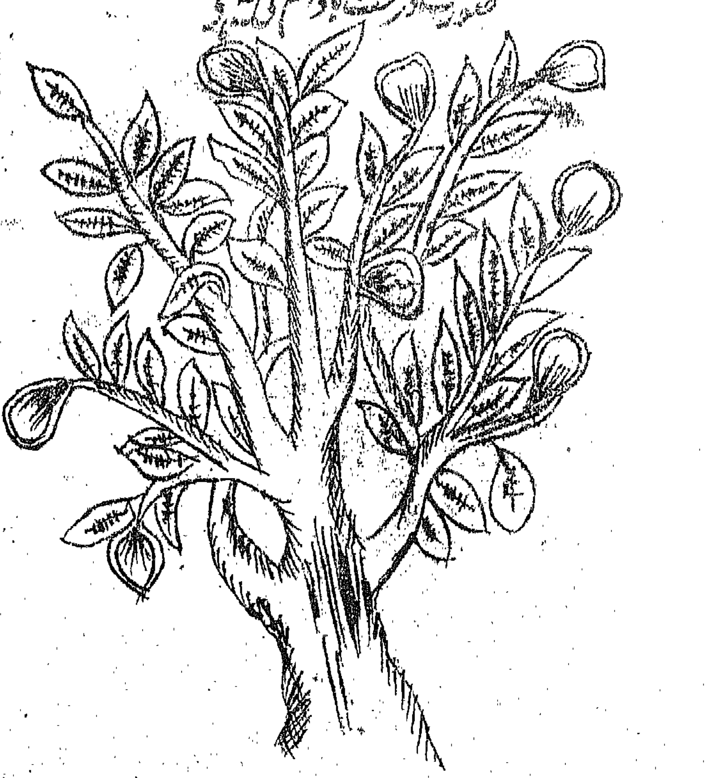
کہ درخت بادام کا لگاوے شہد مین ملا دے کہ شیرہ اوسکا اسکے بادام اسقدر نرم ہو کہ تھوڑا عمل کرے کہ جیسا بقا اگر بیشاب مرد اور عورت بادام تر کرین بعد ازان نہایت سبک ہوگا حتی چاہین کہ بادام درخت سے شاخون سے بادام ٹپکا دین

پس چاہیے کہ اولا بادام کو خوش ذائقہ ہوگا اور اگر چاہین سے ٹوٹ جاوے پس چاہیے کہ جو زمین مذکور ہوا ہے اوسکو نابالغ مین پانچ روز تک اوسکو بہو دین تو پوست ہاتھ سے ٹوٹ جاویگا اگر بکری تو چاہیے کہ سر جوز کو ہرگز بادام خراب نہوگا



صورت درخت لبان کی یہ ہے

اور زمانہ دراز تک درخت پہ رہیگا پھل اسکا اگر شیرین ہووے قے بھی لاتا ہے اور معدہ کو نافع ہے اور سینہ کو بلغم سے پاک کرتا ہے خصوصاً انجیر کے ساتھ اور گردہ و مثانہ کو مفید ہے شیخ نے لکھا ہے کہ بادام شیرین سے



صورت درخت بادام کی یہ ہے

قوت بینائی زیادہ ہوتی اور زخم سگ دیوانہ کو تلخ قولنج کو نافع ہے اور داغہا سے جسم کو شخص چاہے کہ شیرہ اسکا چاہیے کہ تیل پیوے تلخ کھالیوے شراب کا بادام تلخ کو شہد مین ہے کہ ایک عارضہ سگ دیوانہ کو نافع تلخ خارش کو بھی مفید

ہے اور قولنج کو نافع بھی مفید ہے اور بادام نیند لاتا ہے اور دافع ہے اگر کوئی نشہ نہووے پس شراب کے چند بادام نشہ اوسپر نہوگا اگر ملا کر کھاوین دافع نملہ ہوتا ہے اور زخم ہووے اور بادام ہے لیمو یہ درخت

بلاد گرم سیر مین ہوتا ہے خواص اسکے درخت اور پوست اور پھل اور اوسکے ترشے کے وہ ہین جو ترنج مین مذکور ہوچکے

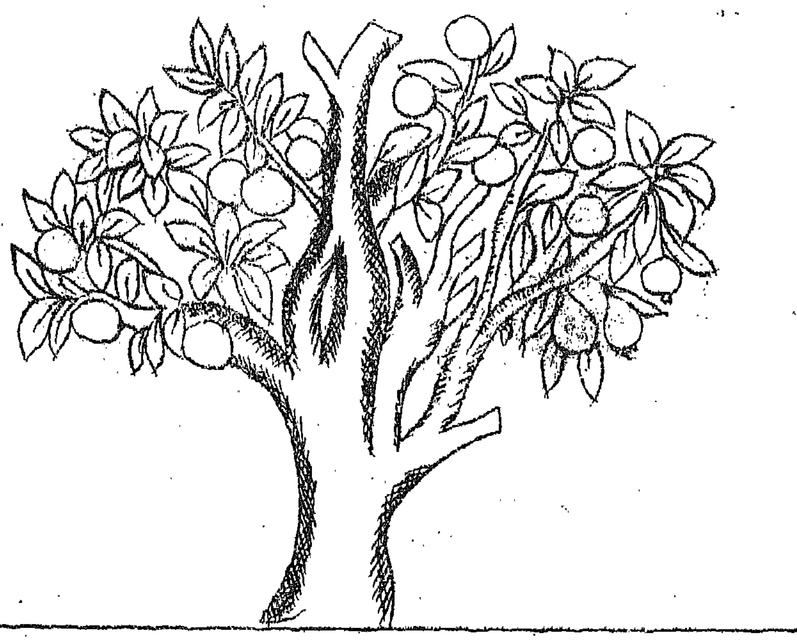
ہین آب لیمو کو دفع زہر مارو غیرہ مین خاصیت عجیب ہے ایک حکایت عجیب ابو جعفر بن عبد اللہ بصری نے لکھی ہے کہ

کنارہ نہر دیر کے میرا ایک موضع تھا اوس موضع مین مین نے سکونت اختیار کی قریب مکان کے ایک باغچہ میرا تھا اوس مین

یہ درخت عمان کے
پہاڑون سے
اگر اوسکے پتے
اسہال عظیم اوسکو
اوسکا بہت
ملکھی طوبت اوسکی
اوس طوبت سے
نہایت مضر ہے
کوئی چیز عوض
تمام مچھلیان

زہر سے
کنارے پیدا ہوتا ہے
چہیکر کوئی پی جاوے
پیدا ہو وے شگوفہ
خوشبودار ہوتا ہے
کھاتی ہے جو شہد
پیدا ہوتا ہے
اگر اوس درخت سے
مین ڈال دین
پانی کے اوپر

صورت درخت اررودکی یہ ہے

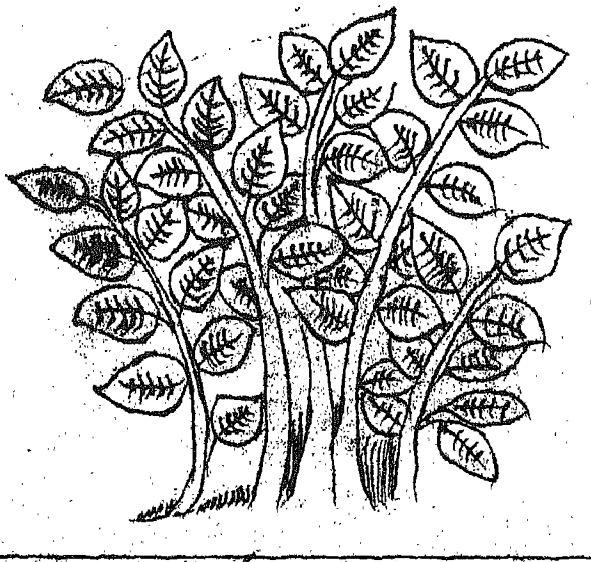


جمع ہو جاتی ہین اور مثل ماہی مردہ کے ہو جاتی ہین شکار اونکا آسانی ہوتا ہے

لبان یہ درخت
درازی اوسکی
نہین ہوتی ہے
بحر عمان کے
سے پتے اوسکے
ہوتے ہین گوند
اور گوند اوسکا
نکالتے ہین کہ
مرفع کرتے ہین
بعد دو ایک روز کے
جو شخص اوسکے
مداومت کرے

خاردار ہوتا ہے
دو گز سے زائد
پہاڑون مین
پیدا ہوتا ہے
مشابہ برگ آس
اوسکا کندر ہے
اس طریقہ سے
جابجا درخت کو
اوس مین سے
گوند اوسکا نکلتا ہے
گوند کھانے کی
ذکی اور ذہن

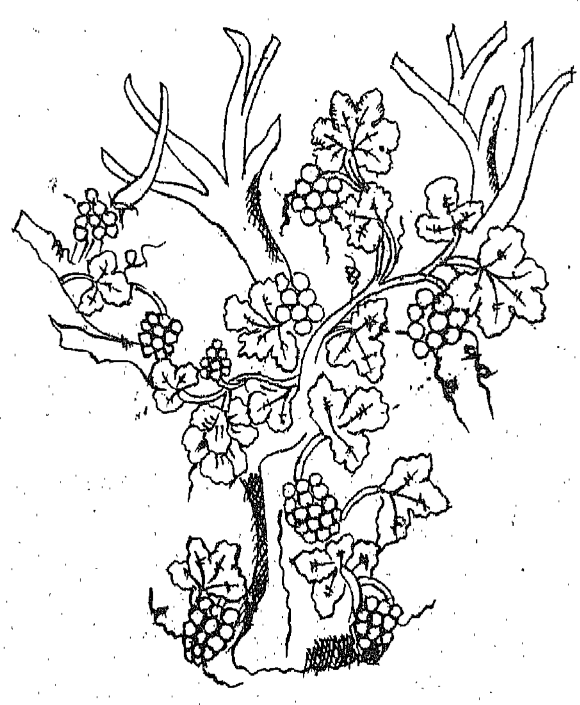
صورت درخت لاعیہ یہ ہے



ہوگا اور نسیان اوسکا دفع ہوگا کندر زخمہاے تازہ کو اچھا کرتا ہے اور انتشار زخم کو مانع ہے اور اگر بطخ کی
چربی کے ساتھ داد پر لگاوین تو مفید ہو اور جریان خون بینی کو نافع ہے لوز یعنی بادام جو شخص کہاتا ہے

آدمی ہلاک بھی ہوجاتا ہے نعوذ باللہ منہا سرکہ اسکا بہتر ہوتا ہے بموجب حدیث شریف کے سرکہ اسکا اگر خون جاری پر ڈالین تو بند ہوجاویگا اور مقام سوختہ کو زخم اور دادپر ضماد اسکا مفید ہے اور اگر سر پر لگاوین درد سر کو فائدہ بخشے اور کلی اسکی دندان متحرک کو ساکن کرتی ہے اور اگر حلق مین جونک اٹکی ہو سرکہ انگور تھوڑا اشناول کرین جونک حلق سے نکل آویگی سرکہ انگور مبہی اور دافع استسقا ہے اور گزیدہ ہوام کو ضماد اسکا نافع ہے زیاد ابن ابی ہند نے لکھا ہے کہ کسی شخص نے انگور خشک جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین ہدیہ بھیجے پس آپ نے ارشاد فرمایا بسم اللہ نعم الطعام الزبیب یشد العصب ویذہب الوصب ویطفی الغضب ویرضی الرب ویطیب النکہۃ ویذہب البلغم ویصفی اللون اطبا نے لکھا ہے کہ زبیب مقوی معدہ ہے تخم کے ساتھ حبس کرتا ہے اور بدون تخم قراقر پیدا کرتا ہے

صورت درخت انگور کی یہ ہے



کمثری لکھا ہے کہ جب زمانہ دراز تک پس ظرف شاخ ازان اوس ایک رکھین تو خراب مدت درخت مین پھول مقوی

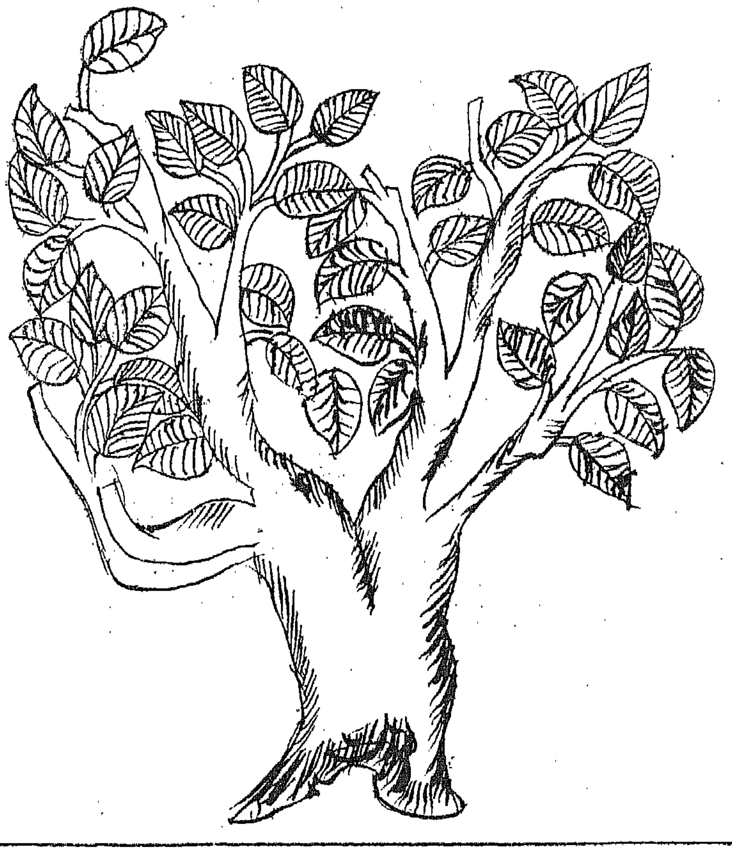
یعنی امرود چاہین کہ امرود درخت مین ہین ایک مین تھوڑا رکھین بعد شاخ پر پھل کو کوئی پھل نہوگا اور دراز تک رہے گا اوسکا دماغ ہے

شیخ نے لکھا ہے کہ پھل اسکا تشنگی اور صفرا دفع کرتا ہے لیکن قولنج کو پیدا کرتا ہے اور بعض نے لکھا ہے کہ اگر امرود زمانہ دراز تک رکھنا چاہین تو سر پر ہر ایک امرود کے روغن زفت لگا کر لٹکا دین امرود مدت مدید تک رہیگا اور خراب نہوگا لاعیہ یہ بھی ایک قسم تھوہڑ کی ہے دودھ اسکا زہر قاتل اور سوزندہ ہے

قطرات زخم اور قوبی کونافع ہین پتے اسکے اگر چباوین بن دندان کو قوی کرے اور اگر تنبو نکا مرہم کرین صداع
حار کونافع ہوا اور اگر اسکے ورق کو جو کے آٹے کے ساتھ ملاکر آنکھون پر ضماد کرین نزلہ کو مفید ہے پھل اسکے
بہت قسم کے ہوتے ہین بہترین اقسام جوق ہی اور عجیب ترین اقسام عیون البقر اور اصابع العذاری اور دوالی
اور ملاحی ہین یہ قسمین ملاری ہی مین ہوتی ہین دانے اسکے بڑے اور خوشے اسکے گران ہوتے ہین عیون البقر
اس وجہ سے کہتے ہین کہ مثل چشم گاو کے ہوتے ہین اور دانہ انکا سیاہی مائل مانند جوز کے ہوتا ہے اور اصابع العذاری
اس باعث سے کہتے ہین کہ مثل انگشتان زنان ہوتے ہین خوشہ اسکا ایک گز تک ہوتا ہی اور دوالی اسلیے
کہتے ہین کہ مثل چرخے کے ہوتا ہے انگور جسوقت درخت سے توڑا جاتا ہے اگر کوئی کھائے تو قراقر اور نفخ شکم
ہوتا ہی اور اگر اوسکو دھوکر کھاوین تو کچھ نقصان نہین ہوتا ہی اور بعض نے لکھا ہی کہ بدن کو فربہ کرتا ہی اور قوت
باہ زیادہ کرتا ہی اور مادۂ منی بہت پیدا ہوتا ہی اگر انگور کو جلاکر خاک کرین تو وہ خاک گزیدہ ہوام کو مفید ہی شراب
اسکی عہد جمشید بادشاہ مین نکلی ہی حکایت اوسکی یہ ہی کہ رفقاء بادشاہ نے کسی شکار کا تعاقب کیا رفتہ رفتہ ایک
پہاڑ پر پہونچے وہان درخت انگور تھے اور اونمین خوشے لگے تھے اون خوشونکو بادشاہ کے پاس لائے بادشاہ
نے کہا کہ مین نے سنا ہی اس پہاڑ پر اکثر گیاہ زہرآلود ہین شاید اسمین بھی زہر ہو اسکو باحتیاط رکھو کہ امتحان
کیا جاوے پس بعد ایک مدت کے وہ دانے نشق ہو گئے اونکا عرق نکال لیا جب بادشاہ دار السلطنت مین
پہونچا اوس عرق مین جوش آگیا تھا اور ذائقہ اوسکا تلخ ہوگیا تھا گمان بادشاہ کا قوی ہوا کہ فی الحقیقت
یہ زہر ہی ایک مجرم کو محبس سے طلب کرکے اوسکو حکم دیا کہ اسکو پی لے بوجہ تلخی کے اوسکو پینا دشوار ہوا آخرالامر
ایک جام اوسنے تناول کیا کچھ اثر سمیت کا اوسپر ظاہر نہوا دوسرا جام اوسکو دیا وہ بھی اوسنے تناول کیا پس
اوسکے چہرے پر کچھ تغیر پیدا ہوا اسکو یقین ہوا کہ اثر زہر ہی ایک جام اور دیا وہ بھی اوسنے پیا اور رقص کرنے لگا
اور آثار بشاشت او سرور اوسکے چہرہ سے ظاہر ہوے سب نے کہا کہ یہ خوشی مرگ کی ہے بعد ازان وہ شخص
سو گیا سبکو یقین کلی ہوا کہ یہ شخص مرگیا جب وہ بیدار ہوا اوسنے ایک جام اور طلب کیا جب اوسنے وہ جام بھی
تناول کیا اوسمین وہ اضطراب اور بیخودی باقی نرہی حضار مجلس سے اور ایک شخص نے اوسکو پیا اور اوسکی
لذت اور سرور سے بادشاہ کو مطلع کیا بادشاہ نے بھی اوسمین سے نوش فرمایا اور حکم کیا کہ اسکے درخت یہان
بھی لگائے جاوین تاکہ سبکو یہ شراب میسر ہو بعض فقہا کے نزدیک شراب علاج کے واسطے جائز ہے انتہی جبہ
سے حکما نے لکھا ہے کہ شراب شہوت کو زیادہ کرتی ہی اور شب کوری اور زہر کو نافع ہے اور باطن کو اخلاط فاسدہ
سے پاک کرتی ہے اور وجع مفاصل کو مفید ہے بالکثرت اسکی عقل مین نقصان لاتی ہی اور نسیان پیدا ہوتا ہے
اور منہ مین بدبو آتی ہی اور قوت باہ زائل ہوتی ہے اور ضعف بصر اور صرع اور سکتہ لاحق ہوتا ہے اور گاہ گاہ

کرم یعنی انگور
کے سب درختون
اور بہت پیدا
اسکا ضعیف
فلاحتہ نے لکھا
انگور سے ایک قسم
جسمین قوت
اوسکو بودین
اوسکے بہت
اور اگر چاہین
بہت نافع اور
اور جلد بڑھے
لیکر نصفت

صورت درخت کافور کی یہ ہی



فوائد اس درخت
سے زائد ہین
ہوتا ہو درخت
ہوتا ہی صاحب
ہے کہ عجائب
ہی کہ تاک انگور
پھلنے کی ہووے
اوس سال خوشہ
بڑے ہونگے
کہ درخت اسکا
قوی ہووے
پس درخت نو
اول ماہ دی مین

لگاوین اور سر اوس نہال کا سرگین سے آلودہ کرین کہ اوسکو خاصیت عجیب ہی اور اوسکے گڑھے مین کسیقدر
بلبوطا اور بانخواہ ڈالدین جڑ اوسکی قوی ہوگی اور اگر قدرے باقلا بھی رکھدین جلد بار آور ہوگا پس جب شاخ بجالاوے
درخت انگور عجیب و غریب ہوگا بخلاف اور درختہاے انگور کہ جو اس طور پر نہ لگائے ہون اور اگر نہال انگور مین
شگاف کرکے اوسمین تھوڑی سقمونیا رکھدین تو پھل اوسکے جو شخص کھالے گا اوسکو اسہال پیدا ہوگا اور اگر ایک
نہال انگور سپید اور ایک انگور سیاہ لیکر شق کرین اسطرح پر کہ پوست اونکا جدا ہو اور آپسمین باندھین اوس درخت سے
تین طرح کے انگور سرخ و سیاہ و سپید پیدا ہونگے اور اگر چاہین کہ انگور مین کیڑا نہ لگے پس جس آلہ سے اوسکے نہال کو
نکالین چاہیے کہ وہ آلہ خون خرس یا مرغ مین آلودہ ہو اوس درخت مین کیڑا نہ پیدا ہوگا اور اگر چاہین کہ انگور
سپید و سیاہ ہووے پس قدرے نفط اوسکی جڑ مین ڈالدین انگور سیاہ ہوگا اور اگر چاہین کہ درخت انگور آفت
سرما سے محفوظ رہے پس چاہیے کہ گرد اوسکے دخان سرگین کرین تاکہ وہ دخان تمام درخت پر پہونچے بعد ازان
ثمر کز وہان ڈالین انگور آفت سرما سے محفوظ رہے گا قطرات آب وقت تراشنے کے تاک انگور سے ٹپکتے ہین
جو شخص کہ شراب کو بہت عزیز رکھتا ہو اون قطرات کو کھالے محبت شراب اوسکے دل سے جاتی رہیگی بلکہ شراب
کے نام سے اوسکو نفرت پیدا ہوگی الا شرط یہ ہی کہ اوسکو سابق سے اس خاصیت کی اطلاع نہو شیخ نے لکھا ہی کہ یہ

ثنیۃ الرکاب پر ہوتی ہی اوسمین فائدہ قصب الذریرہ کا مثل ہوتا ہی اور ثنیۃ الرکاب بفتحہ پہاڑ کو کہتے ہین ملک
نہاوند مین ہی اور یہ قسم بھی مجلی بصر ہے اور بخور اسکا کہانسی کو نافع ہی اور بہمراہ شہد اور تخم کرفس کے استسقا کو نافع ہی
اور منجملہ اونکے ایک قصب مشہور ہی اور خواص عجیب اوسکا یہ ہی کہ اگر وہ ایک مرتبہ سانپ پر مارین سانپ بیحس و
حرکت ہو جاوے اور ہلاک ہو اور اگر دومرتبہ مارین سانپ سلامت رہے جڑ اوسکی اگر پیاز کے ساتھ اوس عضو پر
رکھین کہ کانٹا اوسمین لگیا ہو تو کانٹا نکل آویگا اور خون حیض اور پیشاب جاری کرتی ہے اور کہانے مین اگر نمک بہت
ہوگیا ہو تو نے پیسکر کہانے مین ڈالدین زیادتی نمک کی جاتی رہیگی اسکی جڑ مین قوت جاذبہ بہت ہی اگر کسی عضو مین پیکان
رہگیا ہو اوسکی جڑ پیسکر وہان رکھدین پیکان عضو سے نکل آویگا اور منجملہ اونکے قصب القنا ہی ملک ہند مین ہوتی
ہی اوسکے تیر بناتے ہین لکھا ہی کہ جب ہوا تیز چلتی ہی نیستان مین بعض نے بعض سے رگڑتی ہی اوس سے آگ پیدا ہوتی
ہی اور نیستان جلجاتا ہی اوسکی خاک سے طباشیر پیدا ہوتی ہی خفقان کو مفید ہی اور مقوی دل ہی اور تپ کو دفع کرتی ہی

کافور یہ درخت بڑا ہوتا ہے
جسی کہ اسکے سایہ مین بہت آدمی
آرام کر سکتے ہین شیر ببر کو
اس درخت سے نہایت محبت
ہوتی ہے اسوجہ سے
کوئی آدمی جا نہین سکتا
ہی مگر وقت معینہ پر اور
پیدایش اسکی اوس
پہاڑ پر ہے کہ قریب
دریا کے ہووے
ملک ہند مین لکڑی اسکی

صورت درخت کی یہ ہی



سپید اور نرم اور سبک ہوتی ہی گوند اوسکا ساق درخت سے جاری ہوتا ہی وہی کافور ہی اور کبھی جوف
درخت مین بھی کافور بستہ ہوتا ہی محمد بن زکریا نے لکھا ہی کہ کافور اس درخت کا گوند ہی لیکن جوف درخت مین
ہوتا ہی اگر ساق درخت کے اوپر سوراخ کرتے ہین کافور رقیق مثل پانی کے جاری ہوتا ہی اور اگر نیچے سوراخ کرتے
ہین پارہ پارہ بستہ نکلتا ہی شیخ نے لکھا ہی کہ استعمال کافور کا بالون کو سپید کرتا ہی اور دردسر حار کو نہایت مفید ہی
اور نیند کو دور کرتا ہے اور حواس کو قوی اور تیز کرتا ہی اور درد دندان کو مفید ہے اور قاطع شہوت ہے

صورت درخت فلفل مرج کی یہ ہے



ہندی میں گزیدہ کو سانپ کو نہایت نافع ہے

قرنفل

یہ درخت بعض جزائر ہند میں ہوتا ہے پھل اسکا نہایت خوشبودار ہوتا ہے بو اسکی یاسمین سے مشابہ ہے رنگ اسکا مائل بسیاہی ہے باشندے اون جزائر کے بیج جوش دیے کسی طرف کو روانہ نہیں کرتے ہیں اسلیئے تاکہ اور مقام میں بیج پیدا ہوسکے شیخ نے لکھا ہے کہ قرنفل بوے دہن کو خوش کرتا ہے اور نظر کو تیز اور آنکھ کے جالے کو دفع کرتا ہے اور بعض نے لکھا ہے کہ قرنفل کی بو دماغ کو قوی کرتی ہے خصوصاً ضعف دماغ سوداوی کو بہت مفید ہے اور مقوی دل ہے اور سرور پیدا کرتی ہے اور دافع بیہوشی ہے

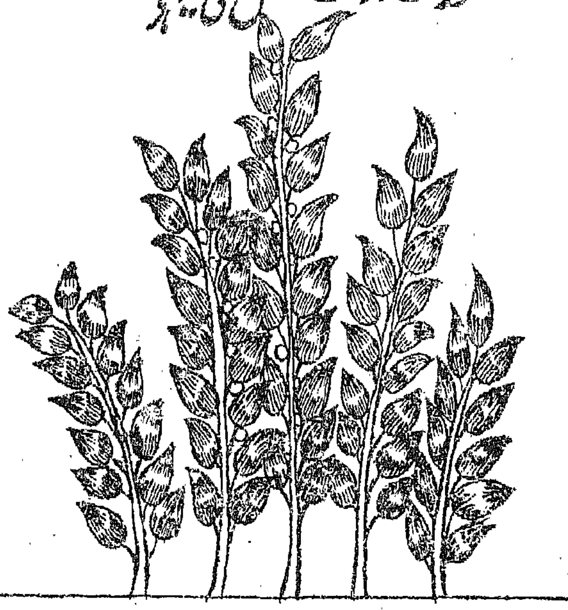
صورت درخت قرنفل کی یہ ہے



قصب

فارسی میں اسکو نی کہتے ہیں اقسام اسکے بہت ہیں منجملہ اونکے قصب السکر ہے کھانسی اور درد صدر اور سینہ کو مفید ہے اور رطوبت سے سینہ کو صاف کرتی ہے شیخ نے لکھا ہے کہ گودا اسکا مجلی البصر ہے اور پوست اور بیخ اسکی داء الثعلب کو نافع ہے اور پھول اسکا اگر کان میں ڈالیں تو پھر نہیں نکلتا ہے اور آدمی بہرا ہو جاتا ہے اور منجملہ اونکے قصب الذریرہ ہے ملک نہاوند میں ہوتا ہے لکھا ہے کہ جو نے

صورت درخت فلفل کی یہ ہے



صورت درخت فندق کی یہ ہے

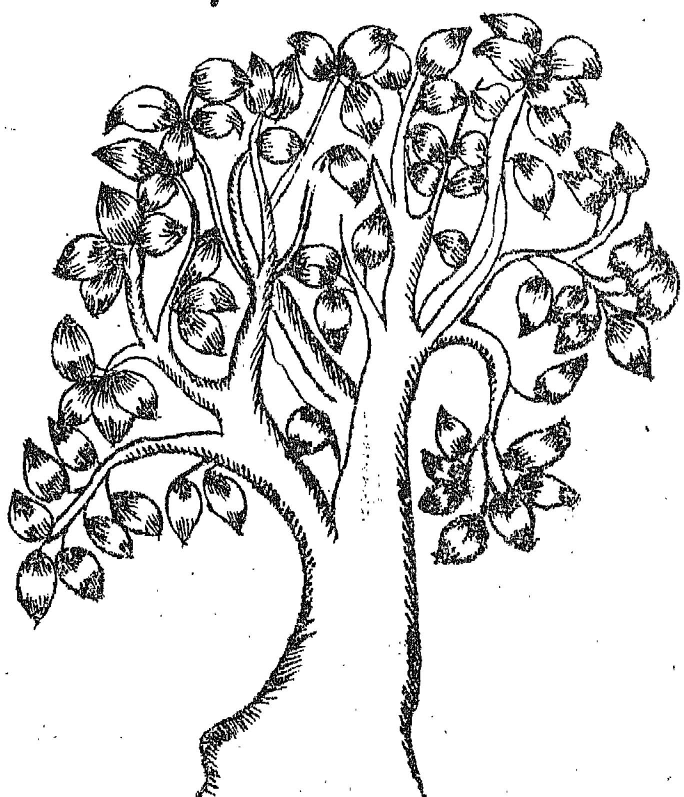


لکھا ہے کہ گرد بیٹھ
خصوصاً شہد آب
ساتھ اور اگر
پاس رکھین
محفوظ رہین
بریان کر کے
داء الثعلب کو
بال نکل آوین
کے ساتھ
کہنہ کو مفید ہے
شراب کے
تناول کرین
ہو گا اور اگر
زیت کے
لکڑی سے
سبزی چشم پیدا ہی
اور اگر اسکے
سرین تیز فہمی
فلنجمشک ہی ج
پھل اسکے
ہوتے ہین
بناتے ہین

مارگزیدہ کو مفید ہے
اور انجیر کے
فندق کو پینے
اگر زنبور کاٹے
اور اگر فندق کو
پیسین تو ضماد
نافع ہوا اور
اور پیسکر شہد
اگر کھاوین بچھال
اور اگر بعد
بطور نقل کے
نشہ غالب
اسکو پیسکر
ساتھ زیت
آنکھ مین لگاوین
مبدل ہو گی
کھانے مین رداوت
حاصل ہو گی
یہ درخت مشہور ہے
مانند فلفل کے
اوس سے حضض
اور حضض دو طرح کا

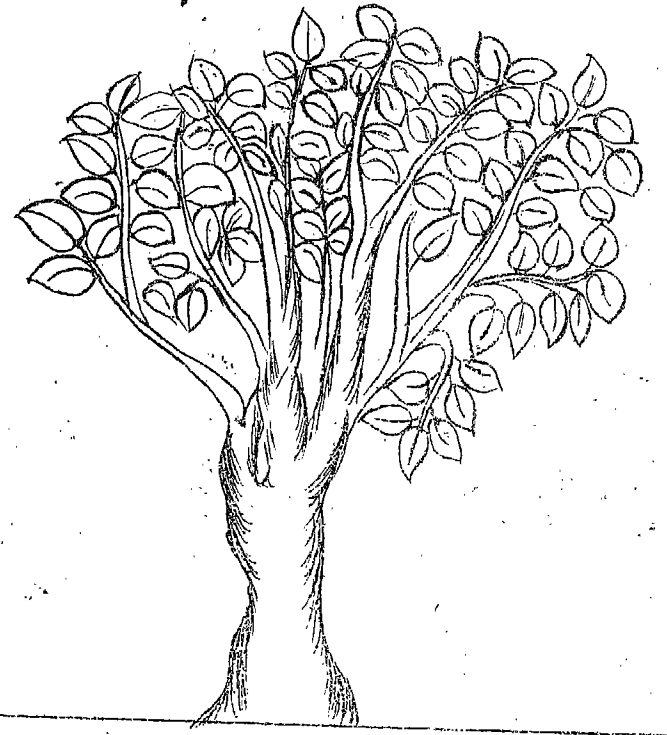
ہوتا ہے ہندی اور مکی شیخ نے لکھا ہے کہ اگر لکڑی اسکی پیسکر سر پر رکھین بال قوی ہووین اور اگر اوسکی
شاخ کو سرکہ مین جوش دیکر طحال پر ضماد کرین نافع ہوا اور حضض اوسکا داغہاے بدن کو زائل کرتا ہے اور
زخم بن دندان کو فائدہ بخشتے اور درد چشم اور تاریکی چشم کو دفع کرے اور بواسیر کو بھی نافع ہے اور حضض

صورت درخت پستہ کی ہے



فلفل درخت ہندی ہے ناحیہ ملیبار مین ہوتا ہے درخت اوسکا عظیم ہوتا ہے اور اوسکے نیچے ہمیشہ پانی رہتا ہے اسکے درختون مین خوشہ لگتے ہین جیسے ہوا سخت چلتی ہے خوشہ پانی پر گرتے ہین اسی وجہ سے پوست اوسکا شگافتہ ہوتا ہے لوگ پانی پر سے اوسکو اٹھاکر جمع کرتے ہین جو چاہتا ہے وہان سے لے لیتا ہے کوئی شخص اوسکا مالک نہین ہے جاڑے گرمی ہمیشہ پھل اوسمین رہتے ہین جب آفتاب بلند ہوتا ہے پتے گرد سے خوشہ کو چھپا لیتے ہین تاکہ خشک نہووے اور جب گرمی آفتاب کی کم ہوجاتی ہے پتے اوسکے گرد سے ہٹجاتے ہین تاکہ ہوا اوسمین اپنا اثر کرے ایک شخص اپنا مشاہدہ بیان کرتا ہے کہ درخت فلفل مثل درخت انار کے تھا اور پتون مین دو شاخین برابر تھین کہ درازی اونکی بقدر ایک انگشت کے تھی اون مین فلفل لگی تھی جالینوس نے لکھا ہے کہ جو شئے اول درخت فلفل سے پیدا ہوتی ہے بعد ازان اوس مین دانہ پیدا ہوتا ہے اوسکو دار فلفل کہتے ہین دار فلفل گزیدہ ہوام کو مفید ہے خواہ تناول کرین یا ضماد اور مقوی باہ ہے دار فلفل ہمراہ جگر بز کے شب کوری کو بہت نافع ہے شیخ نے لکھا ہے کہ دار فلفل بورہ ارمنی کے ساتھ بہق یعنی سپیدی جسم کو نافع ہے اور زفت کے ساتھ خنازیر کو تحلیل کرتا ہے اور مادہ منی کو کم کرتا ہے اور بعض لوگون نے لکھا ہے کہ اگر عورت بعد مباشرت کے اپنے پاس رکھے تو اوسکو حمل نرہے گا **فندق** یہ درخت مشہور ہے لکھا ہے کہ اگر اس کی لکڑی سے عقرب کے گرد دائرہ کھینچین تو بچھو اوس دائرہ کے باہر نکلیگا اوس دائرہ سے حکیم بقراط نے لکھا ہے کہ پھل اسکا مقوی دماغ ہے شیخ نے لکھا ہے کہ اگر فندق سلائی مین لگاکے آنکھون مین لگاوین سبزی چشم اوس سے زائل ہووے اور بعض نے

صورت درخت غرب کی یہ ہے



فادانیا میں ہوتا ہے بھی ہوتا ہے کہتے ہیں شیخ کہ لکڑی اس درخت بدن سے دور تقرس اور صرع تھی کہ اگر اسکی باندھیں تو صرع لکڑی کھولدالیں اسکے پھل کا بخور نفیس ہے اگر پندرہ دانہ اسکے شراب کے ساتھ تناول کریں تو کابوس کو کہ ایک قسم کی صرع ہے دور کرے فستق یعنی پستہ بادام اور فاک کیا ہے لکڑی ہوتی ہے اگرچہ لکڑیوں کے کہ تر ہوتی ہیں شیخ پھل اسکا گزیدہ اگر اسکے روغن زردی زائل ہو اور بعض لوگوں کہ شمر اسکا اور دافع سعال

صورت درخت فادانیا کی یہ ہے

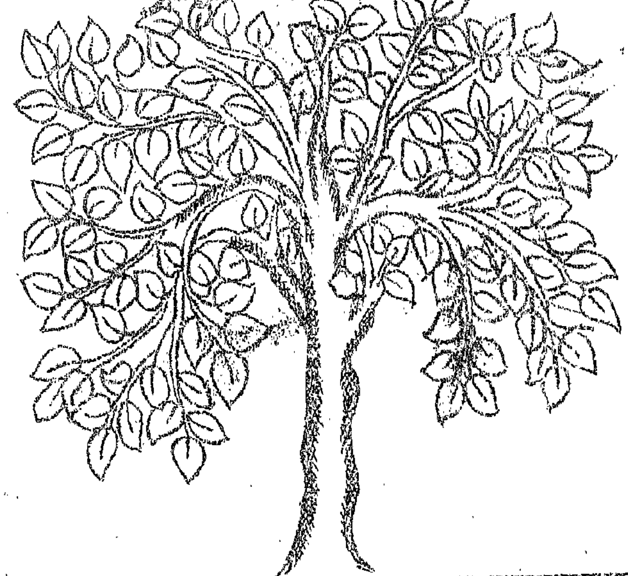


یہ درخت ملک روم اور ملک ہند میں اسکی لکڑی کو عود الصلیب نے لکھا ہے کی سیاہ داغ کرتی ہے اور کو بھی مفید ہے لکڑی مصروع پر دفع ہو اور عجیب بھی صرع عود کر آوی دیوانگی اور صرع کو لکھا ہے کہ یہ درخت انگور سے ہر کہ اور اسکی مشتعل تر ہو بخلاف اور مستعمل ہیں نے لکھا ہے کہ ہوام کو مفید ہے سر کو تکیہ میں لگاویں الامداومت ضرور ہے نے لکھا ہے مقوی باہ بلغمی ہے اور اگر

اسکے پوست کا بخور کریں جوں اگر کپڑے میں پیدا ہوں گی ہلاک ہو جاوینگی

اور بہشت اور سنگین ہوتا ہے مضر اوسکا معدہ اور دماغ اور قلب ہے بہترین اقسام عود قماری ہے اور عود تار کو
ہاتھ میں لیں تو ہاتھ میں خوشبو آجاتی ہے شیخ نے لکھا ہے کہ عود کو اگر چباویں تو منہ میں خوشبو پیدا ہوتی
ہے اور دماغ اور حواس قوی ہوتے ہیں اور شکم سے خوشبو اسکی ظاہر ہوتی ہے پیاز اسکا رایح درد انگیز کو نافع ہے

صورت درخت عود کی ہے



صورت درخت غبیرا کی ہے



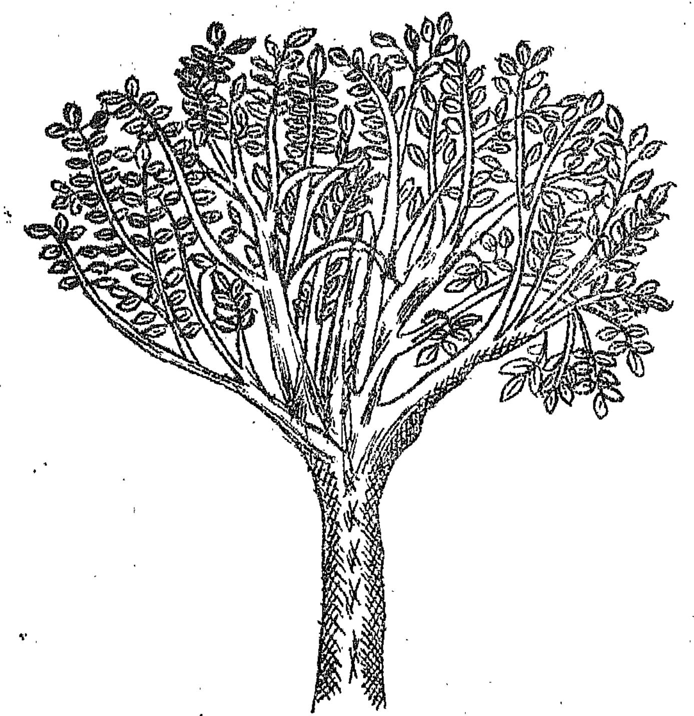
غبیرا فارسی کہتے ہیں لکڑی دراز تک رہتی ہے نہیں ہوتی ہے عورت سوتے شہوت غالب ہو تو ترک کرے شیخ اسکے پھل کو بعید بطور نقل کے ہوگا اور مانع ہے حمام کے درختی لکڑی کے بناتے ہیں ہیں شوبت درخت ہیں اسکو سپیدار لکھا ہے کہ خاکستر ساتھ اگر مسوان پر جاتے رہیں گے کا اعصاب میں پتے اسکے اگر زخم خشک ہو جاوینگے اسکے نظر کو مفید

ہیں اسکو سنجد اسکی پاتی ہیں مانند اور غراب پھول اوسکا اگر اسقدر اوسپر کہ حیا و دیانت نے لکھا ہے کہ اگر شراب خوری کے کھاویں نشہ غالب اور سلسل البول ہے اس درخت کی بہت مضبوط ہوتے بڑا ہوتا ہے فارسی کہتے ہیں شیخ نے اسکی بیخ کے لگاویں تو مسے پوست اس درخت فائدہ عظیم رکھتا ہے تازہ پر رکھیں تو زخم تازے پھول ہیں اسکے درخت کو

زخم لگاتے ہیں اوس سے گوند نکلتا ہے اوس گوند سے ورق پیدا ہوتا ہے وہ ورق اگر کھاویں تغذیہ کی چشم کو نافع ہو

دفع کرتا ہے اور رطوبات زائدہ کو بن دندان سے دور کرتا ہے اور دندان کرم خوردہ کو بھی نافع ہے اور بعض لوگون نے لکھا ہے کہ مازو زخم تازہ پر اگر چھڑکین تو خشکی پیدا کرے اور بالونکو بھی سیاہ کرتا ہے اور خاک اوسکی سرکے کے ہمراہ خون جاری کو بند کرتی ہے

صورت درخت مازو کی یہ ہے



عناب یہ درخت مشہور ہے ملک جرجان مین بہت ہوتا ہے اسکے پتونکا مرہم درد چشم حار کو مفید ہے اور پھل اوسکے مسکن خون ہین کہتے ہین کہ یہ درخت خون کو جذب کرلیتا ہے یہانتک کہ اگر کسی شخص کا ہاتھ یا بدن اوسکے قریب پہونچتا ہے تو اوس مقام کا خون جذب کرلیتا ہے اگر چاہین کہ اوسکو ایک شہر سے دوسرے شہر مین لیجاوین تو ہر روز چارپایہ کہ جسپر لیجاتے ہین بدلا کرین تاکہ چارپایہ کی تمام رطوبت جذب نکرے اور جالینوس نے لکھا ہے کہ یہ درخت خون کو جذب نہین کرتا ہے بلکہ غلیظ کرتا ہے اگر اسکو چہرے پر لگاوین تو چہرہ پر خوبی اور تازگی اور صفائی پیدا ہوگی

صورت درخت عناب کی یہ ہے



عناب تلیین مین خاصیت غریب رکھتا ہے سینہ اور ریہ کو نافع ہے اور معدہ اور امعا کی تلیین کرتا ہے اور سختی کو دور کرتا ہے

عود یہ درخت جنا ہند مین ہوتا ہے اسکی جڑین کاٹ کر زمین مین دفن کرتے ہین تاکہ پوسیدہ ہوں اور رنگ لکڑیکا اوس سے زائل ہووے اوسی لکڑی کو عود کہتے ہین عود ہند سیاہ



صورت درخت سرو کوہی کی یہ ہے

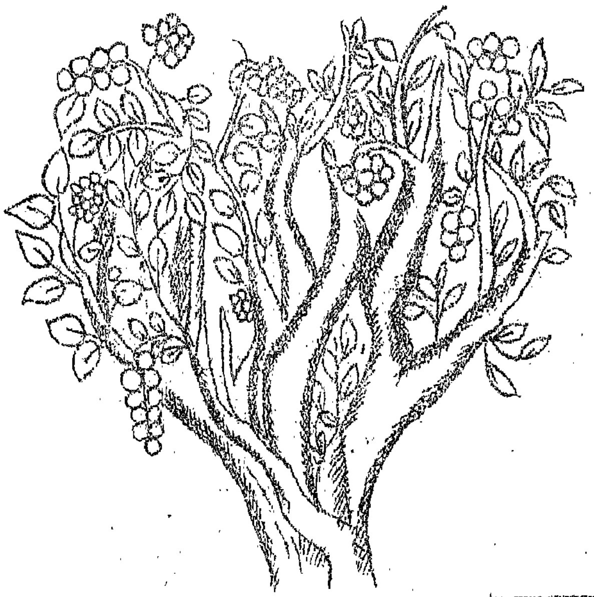
حتی کہ سیاہ ہو جاوے بعد ازان کان مین ڈالین تو بہرے کو نافع ہو اور اگر اسکے پھل کو زن حاملہ کھا لے یا شراب کے ساتھ پی لے یا اوسکو حمول کرکے یا اوسکی دھونی لے تو اسقاط حمل ہو جاویگا عشر یہ درخت صحرائی ملک یمن مین ہوتا ہے اہل عرب کی ایام جاہلیت مین عادت تھی کہ جب عزم سفر کرتے اور درخت کے قریب جاتے اور دو شاخین اوسکی ایکدیگر باندھ دیتے بعد ازان سفر کرتے پھر بعد معاودت سفر کے اگر اوس شاخ کو دیکھتے اور اوسی طرح درخت مین بندھی پاتے تو یقین کرتے کہ عورت نے خیانت و بدوضعی نہین کی ہے اور اگر اوسکے خلاف دیکھتے تو معلوم کرتے کہ عورت نے ہمارے بعد خیانت و بدوضعی کی ہے یہ درخت سم قاتل ہے ایک قسم اسی درخت کی ایسی ہے کہ جو شخص اوسکے سایہ مین بیٹھے ہلاک ہو جاوے اگر اسکی لکڑی لیکر عضو سوختہ اور داد پر ضماد کرین تو مفید ہو



صورت درخت عشر کی یہ ہے

عفص یہ درخت کوہی ہے فارسی مین اسکو درخت مازو کہتے ہین اس درخت مین ایکسال مازو پھلتا ہے اور ایک سال بلوط جاحظ نے فضل ابن اسحق سے نقل کی ہے کہ اس درخت کی ایک ہی شاخ پر مازو اور بلوط دیکھے ہین نے یہ امر اگر راست ہے تو یہ درخت بھی ان حیوانوں کی مثل ہے کہ ایک سال مادہ اور ایک سال نر رہتے ہین شیخ نے لکھا ہے کہ ضماد مازو کا داد کو

صورت درخت سرو کی یہ ہے

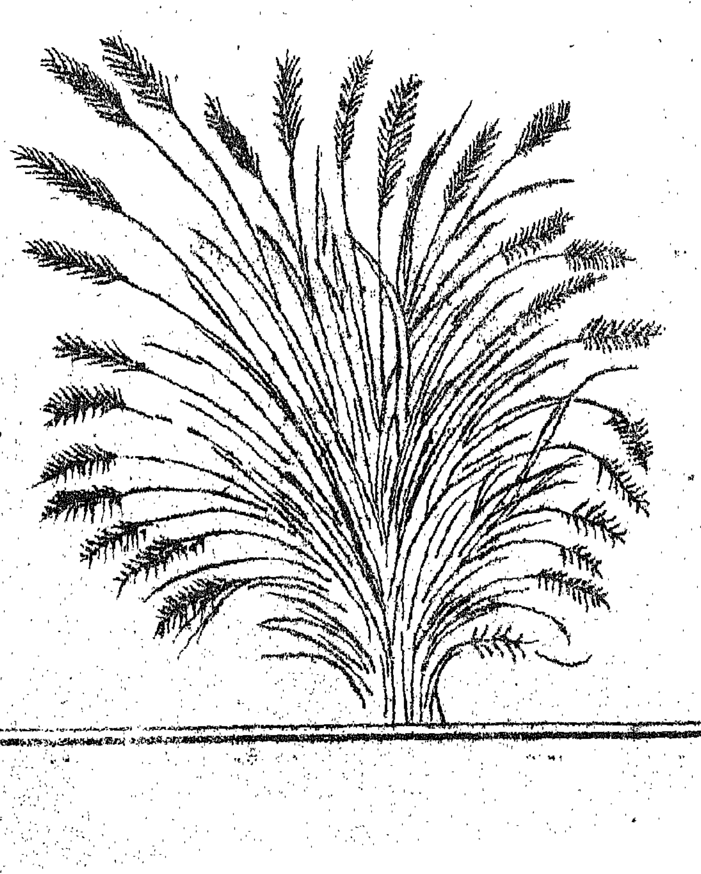


فارسی مین
ہین شیخ نے
شاخ گز
ساتھ پکاکے
ہیے اور پتے
شراب مین
تو درد دندان کو
اگر سر پر لگاوین
ہلاک ہون اور
لکھا ہے کہ ضماد

اسکو گز کہتے
لکھا ہے کہ
کی سرکہ کے
طحال کو نافع
اوسکے اگر
جوش کرین
نافع ہون اور
تو جون سر کی
بعض نے
اسکے پتو نکا

اورام کو نافع ہے اور بخور زخم تازہ کو خشک کرتا ہے پھل اوسکا امراض چشم اور گزیدہ مار کو اور رعاف اوسکی عصی
سوختہ کو نافع ہے اگر بن دندان کا گوشت نرم ہوگیا ہو طرفا اوسپر چھڑکین سخت ہوجاویگا

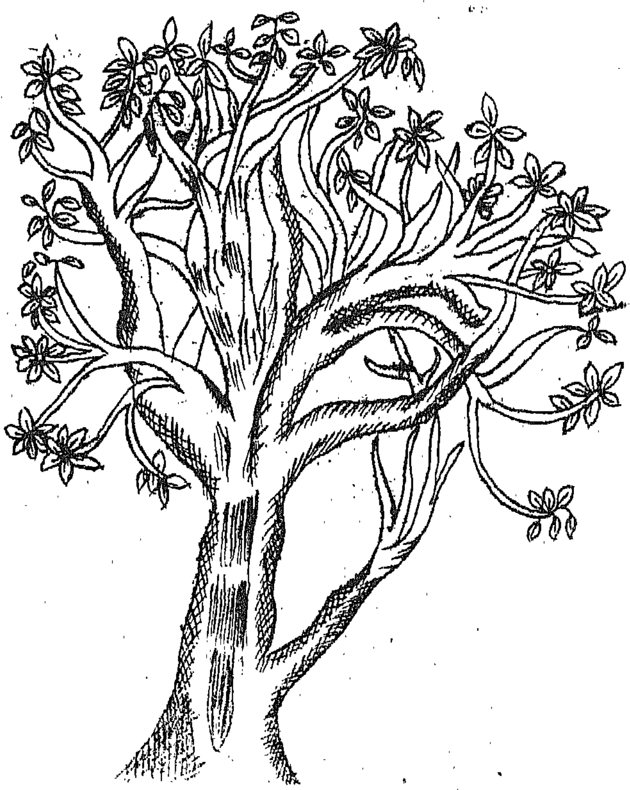
صورت درخت طرفا کی یہ ہے



عرعر یہ درخت
خاردار بہت ہوتے
مثل برگ سرو
اسکو سرو کوہی
نے لکھا ہے
پھل یا لکڑی اگر
دخان سے
ستارہ کرتے ہین
مثل زعرور کے
سیاہ مزہ دار اور
ہین اوسکو
اگر اسکے پھل کو
ملا کر کنفیہ آہنی ہے

بڑا ہوتا ہے یہین
ہین پتے اوسکے
کے ہوتے ہین
کہتے ہین شیخ
کہ اسکے پتے یا
جلا دین تو اوسکے
حشرات الارض
اور پھل گول اوسکے
ہوتے ہین لیکن
خوشبودار ہوتے
پھل سے کہتے ہین
روغن اور سرکہ مین
جوش دین

صورت درخت صندل کی یہ ہے



شمع کے روشن ہوتی ہے جب
اوسکی لکڑی سے پوست جدا کرکے
آگ پر رکھتے ہین اوسمین سے رطوبت
نکلتی ہے اوسکو قطران کہتے ہین
شیخ نے لکھا ہے کہ اسکے دخان اور
خاک سے ہوام دفع ہوتے ہین اگر
اوسکے پوست کو سرکہ مین جوش
کرکے کلی کرین تو درد دندان کو نافع
ہے پتے اوسکے زخمون کو مفید ہین شگوفونکا
مرہم بادفتق کو نافع ہے پھل اوسکے شیرین
اور بہی ہوتی ہین اور درد اعصاب اور
سعال کو نافع اور اگر جوز یا انجیر یا خرمے کے
ساتھ تناول کرین تو گزیدہ عقرب کو نافع ہے

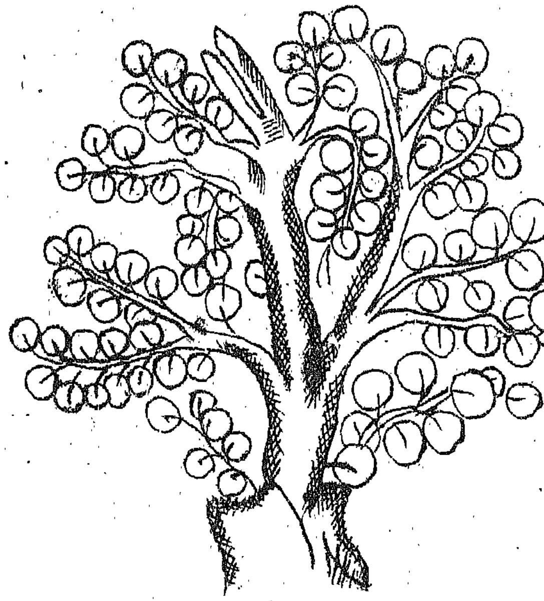
صورت درخت صنوبر کی یہ ہے



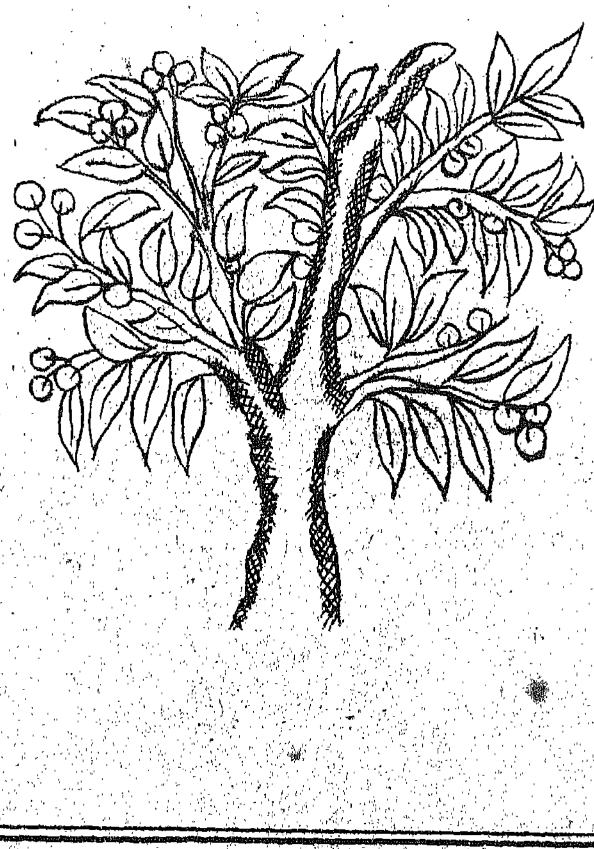
صنوبر یہ درخت عظیم مثل درخت
بلوط کے ہوتا ہے پہاڑون ملک
یمن مین پیدا ہوتا ہے پھل
اوسکے عناقید ہین خوشہ اوسکے
مثل خوشہ بطم کے ہوتے ہین
اور پتے اوسکے سرخی مائل ہوتے ہین
جوشاندہ اوسکا سعال کیواسطے
نہایت مفید ہے درد و ہین اور سختی
سینہ کو بھی نافع ہے گوند اوسکا
مانند لادن کے اور خوشبودار ہے
ہے عورتین خوشبو مین داخل
کرتی ہین طرفا

لاتے ہین اور درد
اور نقرس اور استسقا
اوسکے اگر مرغ کے
پکا کر کھاوین
شاہلبوط یہ درخت
ہوتا ہے پھل اوسکا
مشابہ ہے خوش
سیاہ رنگ
فندق کے
لکھا ہے کہ یہ پھل
نافع ہے اور جسکے
زیادہ نکلتا ہو اوسکو
صندل یہ درخت
دو قسم کا ہوتا ہے
شیخ نے لکھا
سپید کا ضماد
درد سر اور خفقان
ہوتا ہے دونونکو
تناول کرین تو بھی
اور بعض نے
سرخ کا ضماد
کو نافع ہے
مشہور ہے ملک
ہوتا ہے لکڑی
ہوتی ہے آگ

صورت درخت شباب کی یہ ہے



صورت درخت شاہلبوط کی یہ ہے



مفاصل اور عرق النسا
کو نافع ہے اور پتے
شوربے کے ساتھ
قولنج کو نافع ہے
ملک شام مین اکثر
نصف جوز کے
ذائقہ ہوتا ہے او
ذائقہ مین مثل
ہوتا ہے شیخ نے
اسکا زہر باد کو
بدن سے خون
بھی مفید ہے
ملک ہند مین
سپید اور سرخ
ہے کہ چوب صندل
گلاب کے ساتھ
کرتپ مین عارض
مفید ہے اور اگر
مفید ہوگا
لکھا ہے کہ صندل
حمرہ اور صداع
صنوبر یہ درخت
روم مین اکثر
اوسکی روغندار
دکھانے سے مثل

مشہور ہے گوند اسکا
مثل کہربا کے روشن اور
کاہ ربا ہوتا ہے چوب اوسکی
زہر ہے اوس سے
روغن نکلتا ہے اوسکو
روغن جوانی کہتے ہین
خاصیت اوسکی یہ ہے کہ جبر
خون کرتا ہے کشتگی کیبر
واسطے خوشنمائی اور سبکی
اور تقویت کے استعمال کرتے ہین

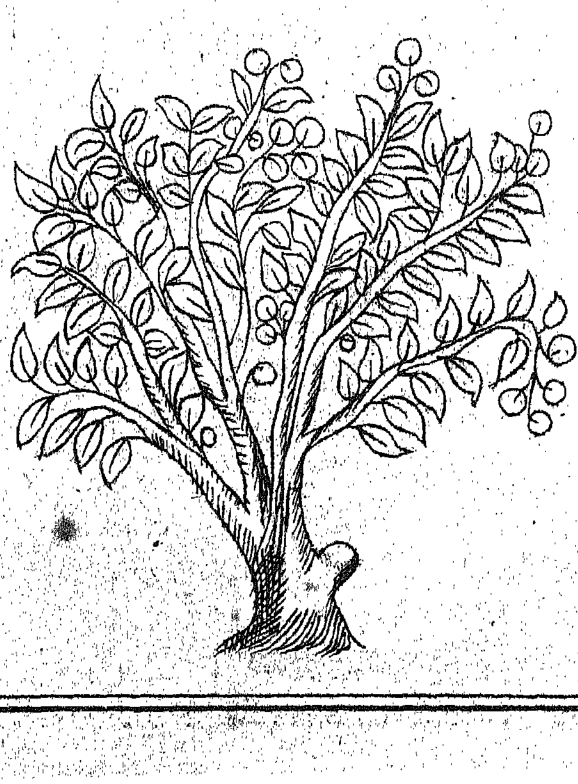
صورت درخت سمرہ کی یہ ہے



شیخ نے لکھا ہے کہ دخان اسکا ناصیر کو خفیف اور بواسیر کو خشک اور درد دندان کو موقوف کرتا ہے اور قوۃ باہ
کو زیادہ اور خفقان کو زائل کرتا ہے

شباب ایک درخت
ہے کہ پتے اوسکے مثل
چھوٹی پچھلی کے ہوتے
ہین اور طول ہین بعض
ایک انگشت کے پھل اوسکے
تین تین ایک خوشہ مین
ہوتے ہین مثل بڑی
گولی کے بشکل فندق
کے اور سرد اسمین تین تخم ہوتے
ہین سیاہ رنگ فارسی مین
اوسکو باہودانہ اور حب الملوک
بھی کہتے ہین شیخ نے لکھا ہے
کہ دانہ اسکے اسہال

صورت درخت سندرس کی یہ ہے



لکھا ہے کہ اگر چاہین
ترو تازہ رہے تو
بہی کو رکھین اور اگر
بہت مناسب ہے
بہی ہو وہان اور
سب فواکہ خراب
برگ انجیر مین لپیٹکر
ہووے بعد ازان
بہی کو اوسمین رکھکر
تا خشک ہوجاوے

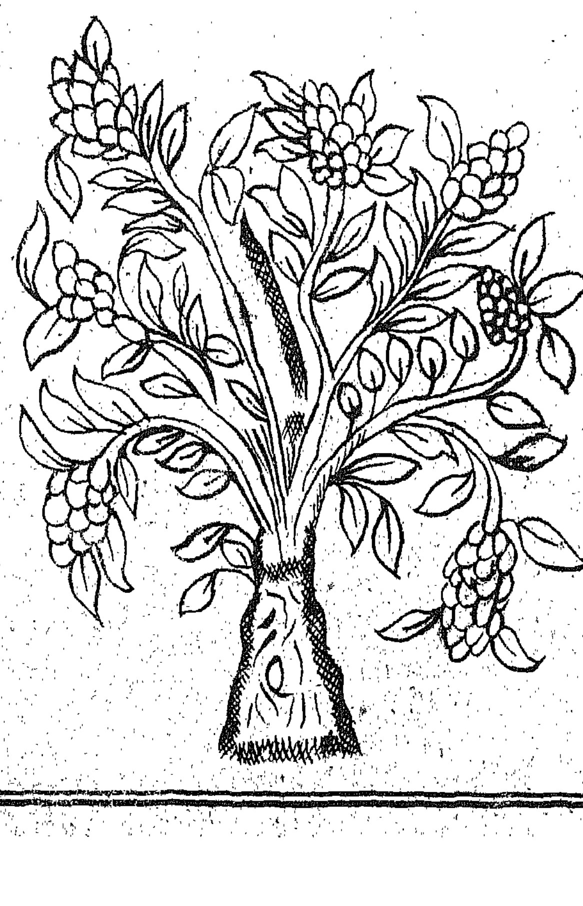
صورت درخت بہی کی یہ ہے



کہ بہی مدت دراز تک
ہر شخص چوب پر
چوب انجیر ہو تو
اور جس مکان مین
فواکہ ہون ورنہ
ہونگے اگر بہی کو
رکھین تاکہ خشک
بالون کو مٹی مین ملاکر
آفتاب مین رکھدین
زمانہ دراز تک بہی

تر و تازہ رہیگی **سماق** یہ درخت کوہی ہے گوند اسکا درد دندان کو نافع ہے شیخ نے لکھا ہے کہ پھل اسکا
نہایت مقوی معدہ اور قاطع صفرا ہے اور ضماد اسکا دافع ورم ہے اور سیاہی اور نشان زخم کو بدن سے
زائل کرتا ہے اور درد ناخن کو مفید اور حقنہ اوسکا بواسیر کو نافع ہے

صورت درخت سماق کی یہ ہے



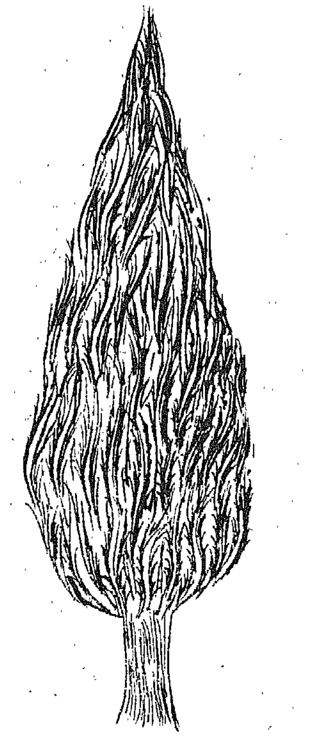
شمرہ یہ درخت
ذکر اسکا
اہل عرب مین
درخت سے
خون کے نکلتی
کہتے ہین سمرہ
ہے مصنف
ہے کہ اس
کوئی خاصیت
نہین ہوئی
سندرس
ملک روم

اشتباہ
اکثر اسکے
رطوبت شکل
ہے اہل عرب
نے حیض سیاہ
نے لکھا
درخت کی
معلوم
واللہ اعلم
یہ درخت
مین ہوتا ہے

رکھین تو وہ میدہ اور
خراب ہو گا برگ سرو
سرکہ مین جوش کرین
نافع ہے آور منہ مین
اور گوشت بن دندانکو
سرو ہق پر رکھین
کے ہمراہ تناول کرین
ہو اگر بیسکر زخم پر
ہوا ور خاک اوسکی
زخمہاے تازہ پر
ہو شیخ نے لکھا ہے
تو خبیصہ وغیرہ وہان
سرکہ مین جوش
درد دندان کو

آثار ماثہ دراز تک
اگر چوب گلاب کے ساتھ
تو کلی اوسکی درد دندانکو
خوشبو بھی پیدا کرتی ہے
سخت آور اگر برگ
تو نافع ہوا ور اگر شراب
عسر البول کو مفید
رکھین تو سود مند
عضو سوختہ اور
اگر چھڑکین تو مفید
کہ جو سر داگر جلا وین
نز ہین سگے اور اگر
کر کے کلی کرین
مفید ہو

صورت درخت سرو کی یہ ہے



سفرجل یعنی بہی اسکی لکڑی کی خاک اور برگ مین تاثیر مثل توبیتے کے ہے اور پھول اسکے مقوی دل و دماغ ہین یحیی ابن طلحہ نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ مین خدمت شریف جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین ایک مرتبہ حاضر ہوا آپ کے دست مبارک مین بہی تھی پس وہ بہی مجکو مرحمت فرمائی اور ارشاد ہوا کہ یا ابا محمد اسکو لے کہ یہ دلکو پاک کرتی ہے اور ایک روایت مین ہے کہ آپ نے بہی کو توڑا اور جعفر ابن ابیطالب کو عنایت فرما کے ارشاد کیا کہ اس کو کھا لے کہ یہ رنگ کو صاف کرتی ہے اور خوبصورت عورت حاملہ کو تیسرے مہینہ مین کہ بچہ اختلاج مین آتا ہے اگر بہی کھلاوین تو لڑکا خوبصورت پیدا ہو گا عجائب بہی سے ایک یہ امر ہے کہ اگر اوسکو چھری سے تراشین تو خشک ہو جاتی ہے اور اگر ہاتھ سے توڑین تو تر و تازہ رہتی ہے شیخ نے لکھا ہے کہ بہی مسکن تشنگی اور مقوی معدہ ہے اور اگر بہی کو بعد شراب کے بطور نقل کے کھاوین تو نشہ زیادہ ہو اور بعض لوگون نے لکھا ہے کہ اگر زن حاملہ بہی اور انار کے کھانے پر مداومت کرے تو لڑکا ذکی اور دلیر اور خوبصورت اور نیک خلق اور نیک ذات پیدا ہو گا اگر دودھ پستان زن مین بستہ ہو گیا ہو بہی کو شہد مین جوش کر کے پستان پر رکھین نافع ہے اگر بہی مکان انگور مین رکھین تمام انگور خراب ہو نگے

زیتون لے کے نازل ہوے اور فرمایا کہ اس درخت کو بو اور اوسکے میوہ کو لیکر اوسکے تخم سے روغن تیار کرو تمام امراض کو مفید ہوگا سواے موت کے خاصیت عجیب اس درخت کی یہ ہے کہ زمانہ دراز تک بدون پانی کے قائم رہتا ہے اسکی لکڑی اور روغن مین دھوان نہین ہوتا ہے لکھا ہے کہ اسکے درخت کے نیچے ڈھیلے بہت رکھنا چاہیے کہ غبار اوسسے اوٹھ کر درخت پر نہ پہونچے اسلیے کہ غبار اونکا جب درخت پر پہونچتا ہے دہنیت او رخشکی اونکی زیادہ ہوتی ہے اور اگر چند مینخین چوب بلوط کی گرد اوسکے لگاوین تو درخت زیتون قوی ہوگا اور بہت پھلے گا اور اگر یا قلاے مگس خوردہ لیکر سوراخ اونکے موم سے بند کردین اور اونکو زیتون کی جڑ کھود کے جڑ کے پاس رکھین اور اوپر سے مٹی ڈالدین تو پھل اوسکے ہرگز خراب نہ ہونگے حکیم بلبناس نے لکھا ہے کہ اگر چوب درخت زیتون گزیدۂ عقرب کے باندھین تو فی الحال درد موقوف ہوگا شیخ نے لکھا ہے کہ اگر برگ زیتون جوش کرکے اوسکے پانی سے مکان مین قلعی کرین تمام مکھیان اوس مکان سے دور ہو جاوینگی اور بعض لوگون نے لکھا ہے کہ برگ زیتون کو اگر سرکہ مین جوش کرکے اوسکی کلی کرین تو درد دندان ساکن ہو جاتا ہے گوند اسکا زخمون کو ملتئم کرتا ہے اور بواسیر کو نافع ہے شیخ نے لکھا ہے کہ گوند زیتون بری سپیدی چشم اور پردۂ چشم اور زخمونکو مفید ہے اور درد دندان کرم خوردہ کو بھی نافع ہے اگر اسکے گوند کو پانی مین گھولین اور روٹی اوس پانی مین تر کرکے چوہون کے آگے ڈالدین پس جو چوہا کہ اوسکو کھاوے گا فی الحال مر جاویگا احوص ابن حکیم نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہترین خورش سرکہ اور روغن زیتون ہے اور ایک روایت مین ہے کہ فرمایا آپ نے کھانا زیتون کا پیٹ کو پاک کرتا ہے اور بلغم کو دور کرتا ہے اور عصاب کو مضبوط اور سستی کو زائل کرتا ہے اور اخلاق پسندیدہ پیدا ہوتے ہین اور نفس پاک ہوتا ہے اور اندوہ دور ہوتا ہے شیخ نے لکھا ہے کہ سرمہ اسکا تاریکی چشم اور صداع کو زائل کرتا ہے اور بعض لوگون نے لکھا ہے کہ زیت کہنہ بری کا ضماد نقرس وغیرہ کو مفید ہے اور اگر تخم اسکا بوئین تو درخت نہین ہوتا ہے اور تدھین اسکی رد دندان کو نافع ہے

صورت درخت زیتون کی یہ ہے



سرو یہ درخت خوبصورت اور راست قد ہوتا ہے چنانچہ راستی مین ضرب المثل ہے گرمی جاڑون مین سبز رہتا ہے بسبب اپنی حرارت کے سردی زمستان سے متاثر نہین ہوتا ہے لکڑی یا شاخین اوسکی اگر جلادین تو اوسکے دخان سے مچھر بھاگتی ہین اور ہلاک ہوتے ہین اوسکی لکڑی کے تراشہ کی گولیان بنا کر اگر سیدہ یا آٹے مین

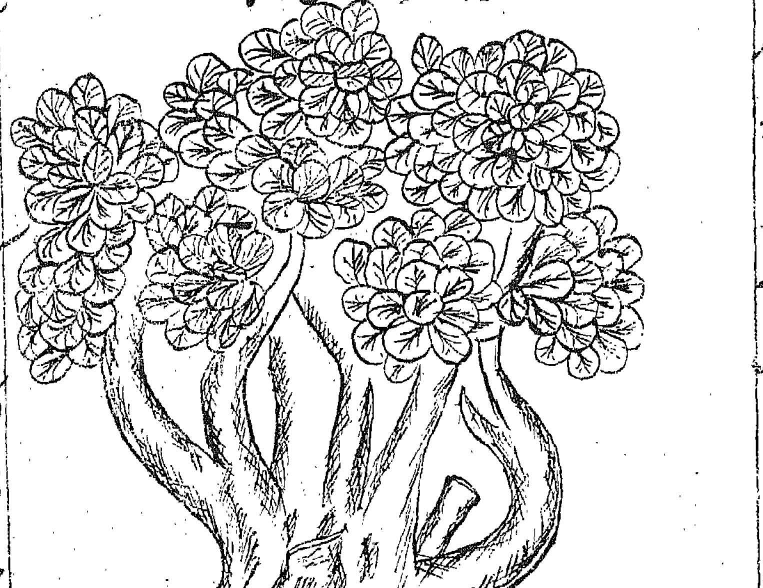
تنہ مین گاڑ دین تو پھل اوس درخت کے ضائع ہونگے بلکہ تمام پھل نختہ ہونگے اور اگر چاہین کہ انار مین تخم نہ ہو چاہیے کہ نیچے
کی شاخین اوسکی کاٹکر اونکے اندر سے مغز نکال ڈالین اور پھر اون شاخون کو پیوند کردین اور اوپر سے گھانس باندھ دین پس
جب وہ درخت بڑا اور بار آور ہوگا اوسمین تخم نہوگا اگر چاہین کہ دانہ انار کے سرخ ہون پس چاہیے کہ حمام کی خاک پانی مین
ملاکر اوسکی جڑ مین ڈالدین دانہ ہای سرخ اوسکے پھل مین پیدا ہونگے اور اگر چاہین کہ انار ترش و شیرین ہووے پس اوسکی
جڑ سے مٹی نکالکر جڑونکو سور کے ناخن اور آدمی کے پیشاب مین لت کرین ترشی اوسکی شیرینی سے مبدل ہو جاویگی لکھاہی
اگر شاخ انار کے پتے جفت ہونگے تو انار بھی جفت ہونگے اور اگر پتے طاق ہونگے تو انار بھی طاق ہونگے اور جسقدر ایک انار
مین دانے ہوتے ہین اوسیقدر تمام درخت مین انار ہوتے ہین اسکی لکڑی سے حشرات الارض گریز کرتے ہین اسیوجہ
اکثر طیور اپنے آشیانون مین اسکی لکڑی رکھتے ہین محمد زکریا نے لکھاہی کہ دخان چوب انار سے حشرات الارض گریز کرتے
ہین بعض لوگون نے لکھاہی کہ اگر کوئی شخص چوب انار سے زخمی ہو تو زخم اوسکا اچھا نہین ہوتا ہی مگر گوشت اسپ خشک
سے پھول اسکے سرخ اور سپید ہوتے ہین شیخ نے لکھاہی کہ اگر کسی شخص کے بن دندان سے خون آتا ہو چاہیے کہ اسکے
پھولونکو پیسکر بن دندان مین لگاوے جریان خون موقوف ہوگا اور دانت مضبوط ہونگے پھل اسکے اکثر امراض کو
مفید ہین روایت ہی کہ حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ جو شخص چالیس روز صبح کو انار
مع اوسکی سپیدی کھاوے معدہ اوسکا قوی ہوگا اور کوئی دانہ انار کا شکم مین نہین جاتا ہی کہ دل کو قوی اور روشن
نکرے اور وسوسہ شیطان سے باز نرکھے لکھاہی کہ اگر انار کو ہاتھ سے توڑین مسطور ہی کہ اسکو کسی طرحکا آسیب پہونچے اور دونون
طرف اوسکے زیت گرم مین تر کرین بعد ازان انار کو اوس مکان مین رکھین کہ ہوا وہانکی معتدل ہو تو وہ انار زمانہ دراز تک رہیگا
اور اگر انار کو درخت مین لگا رہنے دین اور اوسپر گھانس لپیٹ دین اور اوسکو جص مین آلودہ کردین تو بھی زمانہ دراز تک رہیگا
پوست انار سے حشرات الارض بھاگتے ہین چوب انار کو اگر غلہ مین ڈالدین تو غلہ مین کیڑے مدت دراز تک نہ پیدا ہونگے



زیتون یہ درخت مبارک اور کثیر النفع
ہی ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہی کہ
اللہ پاک نے قرآن مجید مین زیتون کی قسم کھائی
ہی اور حذیفہ بن الیمان سے روایت ہی کہ فرمایا
جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ آدم علیہ السلام نے اپنے جسم مین
کوئی مرض پایا درگاہ جناب باری مین شکایت
کی پس حضرت جبرئیل علیہ السلام درخت

اور زمانہ دراز تک رہتا ہی جب درخت پرانا ہوجاتا ہی اندر سے مجوف ہوجاتا ہی پتے اوسکے مثل انگشت پنجگانہ کے ہوتے ہین خفاش اوس سے بھاگتا ہے اور وہ ایک کیڑا ہوتا ہی بعض طیور اوسکے برگ کو اپنے آشیانہ مین رکھتے ہین تاکہ خفاش اوسکے آشیانہ مین نہ آوے اگر برگ چنار دہوکر مرہم بناوین اور آنکھون پر اوسکا ضماد کرین نزلہ کو نافع ہو اور اگر اوسکے پوست کو سرکہ کے ساتھ پکاکر کلی کرین نافع درد دندان ہے اور عضو سوختہ کو بھی مفید ہے اوسکے پھل کو جوز السرو کہتے ہین اگر اوسکو چربی مین ملاکر مرہم بناوین گزیدہ حشرات الارض کو نافع ہے

صورت درخت چنار کی یہ ہے



دہمست اس درخت کو شجرۃ الغار کہتے ہین پتے اسکے مانند برگ آس کے ہوتے ہین الا اوس سے کسیقدر بڑے ہوتے ہین اور پھل اوسکے سرخ اسقدر فندق کے ہوتے ہین یہ درخت کو بھی ہی لکھا ہے کہ اگر کسی زمین پر درخت دہمست کی شاخ رکھین تمام آفات وہان کی اور یہی شاخ سر کے گرد باندہنگی اور لوگ سلامت رہین گے پتے اسکے فالج اور لقوہ اور قولنج کو مفید ہین اگر برگ دہمست کو جو کے ساتھ ملاکر لگاوہ رکھین تو ورم ... دراز کے اون ... شراب کے ساتھ بھون پر لگاوین نافع ہی اور اونکو پیسکر بدن پر ملین تو بدن پر مکھی آ بیٹھے گی اور اگر گزیدہ مگس ... کے ساتھ ملاوین تو نافع ہے یہ تمام سمیات کے واسطے تریاق ہے اور روغن اسکا صداع ... کو نافع ہی

صورت درخت دہمست کی یہ ہی



رمان یعنی انار بلاد سرد مین درخت اسکا قوی نہین ہوتا ہی اور بلاد گرم مین قوی اور اچھا ہوتا ہی لکھا ہی کہ اگر انار کے گرد درخت آس لگاوین تو انار خوب پیدا ہونگے اور اگر بونے کے وقت تھوڑا شہد اسکے گڑھے مین ڈالدین تو انار شیرین پیدا ہوگا اور اگر سرکہ ڈالدین تو ترش پیدا ہوگا اگر سیسہ کی کیل درخت انار کے

صورت عوج بن عنق کی یہہ ہے



زندہ رہا جب طوفان
اوسکی کمر تک تھا
اوسکی طینت مین جبر اور فساد
تھا جب قوم بنی اسرائیل
زمین تیہ مین جمع ہوئی عوج
بن عنق نے ایک پتھر بقدر
انکے لشکر کے اوٹھا کر چاہا کہ
اونکے اوپر پھینکے حضرت موسی
علیہ السلام کو اوسکے قصد
سے اطلاع ہوئی آپ نے اپنا
عصا مارا وہ گر گیا اور دونون
ساق پا اوسکے دریاے نیل پر
بطور پل کے زمانہ دراز تک
رکھے تھے اور منجملہ اونکے محمد
بن فضلان رسول مقتدر
باللہ نے لکھا ہے کہ مین نے
بادشاہ بلغار سے پوچھا کہ مین نے
سنا ہے آپ کی سرکار مین ایک
شخص عظیم الخلقت ہے بادشاہ نے
کہا کہ وہ شخص ہمارے ملک کا
نہین ہے بلکہ ایک مرتبہ
دریا مین سیلاب آیا اوسکے ساتھ مین یہ شخص یہان آگیا قد اوسکا بارہ گز کا ہے اور سر اوسکا مانند بڑی
دیگ کے اور ناک اوسکی زائد ایک ہاتھ سے اور آنکھین بہت بڑی اور ہر اونگلی اوسکی بقدر ایک ہاتھ
کے تھی نہ وہ ہم سے کلام کرتا تھا اور نہ ہماری بات سمجھتا تھا ایک زمانۂ دراز تک یہان رہا بعدہ ایک مرتبہ
اوسکے سینہ پر ایک زخم نمود ہوا اور مر گیا معلوم نہین کہ کہان سے آیا اور کس قوم سے تھا

صورت اوسکی یہ ہے



اور منجملہ اونکے وہ ہے کہ حکایت کی ہے فقہاے موصل نے کہ بعض پہاڑون مین موصل کے آدمی دیکھے گئے ہین کہ قد اونکا نو گز کا تھا حالانکہ سن اونکا اوس وقت مین پندرہ برس سے کم تھا اور منجملہ اونکے

صورت اوسکی یہ ہے



وہ ہے کہ منقول ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے کہ فرمایا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہ ملک یمن مین ایک شخص کو دیکھا کہ اوپر کا جسم اوسکا دو جسم تھے جدا جدا چار ہاتھ دو سر دو منھ اور دونون منھ سے کھاتا پیتا تھا اور آپس مین لڑتا تھا اور صلح کرتا تھا اور نیچے کا جسم اسکا مثل عورت کے تھا بعد دو برس کے [illegible] جانبکا اتفاق ہوا تو دیکھا کہ اوس شخص کا ایک جسم باقی تھا لوگون سے دریافت کیا معلوم ہوا کہ ایک جسم [illegible] مر گیا تھا اوسکو قطع کر ڈالا اور ایک جسم سے وہ اپنے [illegible] آپ چلتا پھرتا تھا



صورت انسان وجسم آبی کی یہ ہے

آور منجملہ او نکے وہ
صرانی رحمۃ اللہ علیہ
کہ او نھون نے بیان
ناقل تھا کہ مین ایک
پاس گیا دیکھا
ایک پنجرہ رکھا
مین ایک جانور
تھا سر اوس جانور کا
اور اوسکی پشت
تھے مین نے
کہ یہ کیا ہے اوس
بزبان فصیح عربی

ہے کہ ابو سعید
سے منقول ہے
کیا کہ ایک شخص
مرتبہ قاضی یحیی کے
کہ اوسکے پہلو مین
ہے اور پنجرے
لشکل کپڑے کے
مثل انسان کے
اور سینہ پر دو پلے
قاضی سے پوچھا
جانور نے خود
مین چند اشعار

پڑھے اشعار انا الراعی ابو عجوۃ + انا ابن اللیث اللبوۃ + احب الراح والریحان + والنشوۃ والقہوۃ +
ولی اشیاء تطرف یوم الفرس والدعوۃ + فمنہا السلعۃ فی الظہر لا یسترہا القروۃ + واما السلعۃ الاخری
فلو کان لہا عروۃ + لما شک فیہا انہا رکوۃ بعدہ + جب ان اشعار کے پڑھنے سے فارغ ہوا فریاد
کرنے لگا اور اپنے تئین پنجرے مین گرا دیا مین نے قاضی سے اوسکی کیفیت پوچھی اوسنے کہا مجکو
اسکے حال سے اطلاع نہین ہے بلکہ سلطان کے پاس ایک کتاب ہے اوسمین اسکا حال مذکور ہے



صورت راعی کی یہ ہے

آور منجملہ انکے
خوارزمی نے
مستجاب نے
سکے پاس
کیے اوس مین
عجیب تھین
کہ اوسکے سر پر
تھے اور دوسرے

وہ ہے کہ ابو ریحان
لکھا ہے کہ حاکم
نوح بن سامانی
ہدیے روانہ
دو چیزین
ایک گھوڑا
دو سینگ
روباہ کہ اوسکے

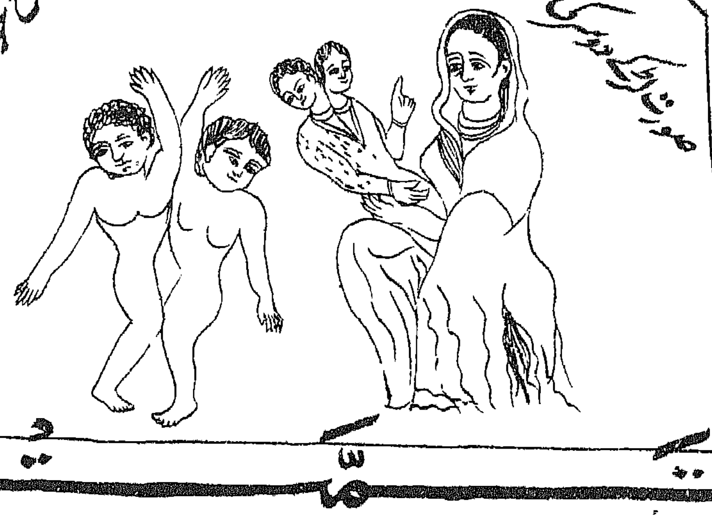
دو باز وتھی جب اڑتی تو باز و کھول دیتی تھی اور جب ساکن ہوتی تو بند کر لیتی تھی ابوریحان نے کہا
کہ سہ کیانیان مین روباہ پرندہ تھی لوگ وسکو جانتے تھے

صورت گھوڑے سینگدار کی یہ ہی



صورت روباہ پردار کی یہ ہی





اور منجملہ اونکے وہ ہے کہ ملک خراسان مین گل
وساسان نام ایک قریہ ہی وہان ایک عورت کے لڑکا
پیدا ہوا اوسکے دو سر اور بعض وقت واقع ہوتا ہی
کہ ایک بیضہ سے دو سر اور چار ہاتھ اور دو پیر کا
بچہ پیدا ہوتا ہی واللہ اعلم بالصواب
تمام ہوا ترجمہ
عجائب المخلوقات کا واللہ اعلم
بالصواب والیہ المرجع و
المآب و صلی اللہ
علی خیر خلقہ محمد
وآلہ وصحبہ اجمعین فقط

تمت

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنہ کہ کتاب لاجواب عجائب المخلوقات اردو حسب فرمایش لالہ بہاری لال صاحب
ماہ شوال المکرم سنہ ۱۳۱۱ھ مطابق ماہ اپریل سنہ ۱۸۹۴ع بار اول مطبع دبدبۂ احمدی لکھنؤ مین چھپی